

بحر زخار

جلد دوم
مشمول بر
لجۂ چہارم و پنجم

تألیف
وجیہ الدین اشرف
(قرن دوازدہم ہجری قمری)

تصحیح و تدوین
آذرمیدخت صفوی

مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه اسلامی علیگر - علیگر
باہمکاری

مرکز تحقیقات فارسی راینی فرهنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران - دہلی نو



سلسلہ مدارِیہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلہ عالیہ مدارِیہ سے متعلق کتابیں
سلسلہ مدارِیہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلہ مدارِیہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

© جمله حقوق برای مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه اسلامی علیگر - علیگر و مرکز تحقیقات فارسی راینی فرهنگی سفارت جمهوری اسلامی ایران - دهلی نو محفوظ است.

نام کتاب : بحر زخار
مؤلف : وجیه الدین اشرف
تصحیح و تدوین : آذرمیدخت صفوی
انتشارات : مرکز تحقیقات فارسی، دانشگاه اسلامی علیگر - علیگر با همکاری مرکز تحقیقات فارسی راینی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران - دهلی نو
چاپ اول : اسفند ماه ۱۳۹۲ هـ ش / مارس ۲۰۱۴ م
حروفچینی و صفحه آرایی : شاهد سعید خان
طراحی جلد : مجید احمدی، عائشه فوزیه
ناظر چاپ : حارث منصور
چاپ : الفا آرت، نوئیدا (یو. پی.)

شابک : ۹۷۸-۹۶۴-۴۳۹-۵۰۵-۵
نشانی : شماره ۱۸، تیلک مارگ، دهلی نو ۱۱۰۰۰۱
تلفن : ۲۳۳۸۳۲۲۲-۴، دورنگار: ۲۳۳۸۷۵۴۷

gandeparsi@icro.ir
ichdelhi@gmail.com
mtfhend@gmail.com

فهرست

پیشگفتار	بیست و نه	حضرت خواجه حسین منصور حلاج	۹
لجّه چهارم: در بیان احوال حضرت خواجه		خواجه فارس بن عیسیٰ بغدادی	۹
معروف کرخی منسوب خانواده ایشان.		شیخ عبد الرحمن	۱۰
نهر اول: احوال خواجه معروف کرخی		عبد الملك اسکاف	۱۰
خواجه معروف کرخی	۱	ابراهیم بن مالک	۱۰
خواجه سرّی بن مقلس سقطی	۲	احمد بن حسین منصور حلاج	۱۰
خیر نساج	۳	خواجه ابو الحسن نوری	۱۱
خواجه سمنون محب	۳	خواجه ابراهیم صیّادی البغدادی	۱۱
خواجه جنید بغدادی	۴	حضرت خواجه محمد سماک	۱۱
خواجه ابو سعید خراز	۴	خواجه محمد بن اسلم طوسی	۱۲
خواجه محمد رویم	۵	خواجه ممشاد دینوری	۱۲
خواجه عبد الله خفیف	۵	سیّد احمد بن ابو الحسن الرفاعی	۱۲
خواجه عمر بن عثمان المکی	۶	حضرت ابوبکر واسطی	۱۴
خواجه ابوبکر شبلی	۶	شیخ ابو العباس سیّاری	۱۴
خواجه ابو العباس ابن عطاء	۷	خواجه ابو العباس نهاوندی	۱۵
خواجه ابو محمد حریری	۷	شیخ فرخ زنجانی	۱۵
حضرت شیخ ابو العباس	۷	نظامی گنجوی	۱۶
ابوبکر کتانی	۸	شیخ ابوبکر بن عبد الله بن موسیٰ الشّلاج	۱۶
خواجه ابو علی رودباری	۸	محمد بن محمد الغزالی الطوسی	۱۷
حضرت شیخ ابو علی کاتب	۸	شیخ ابو الفتح بن محمد غزالی	۱۷
شیخ روز بهان بقلی شیرازی	۸	حضرت امام احمد غزالی	۱۷

۲۷	ابو الحسن درّاج	۱۸	عین القضاة همدانی
۲۷	ابو العباس بستی	۱۹	ابو جعفر حدّاد
۲۷	شیخ ابو بکر رازی	۱۹	شیخ احمد اسود دینوری
۲۷	ابو الخیر حمصی	۲۰	حضرت ابو سهل صعلوکی
۲۷	ابو عمر دمشقی	۲۰	ابراهیم بن ثابت
۲۷	ابو طمستان	۲۰	ابو الحسن حضرت
۲۸	شیخ ابو سعید اعرابی	۲۰	خواجه عبد الواحد بن علی السیّاری
۲۸	ابراهیم بن احمد	۲۱	ابو بکر مفید
۲۸	ابو بکر مصری	۲۱	ابو عمر بن نحد
۲۸	ابو بکر عطوفی	۲۱	ابو عمر حمّاد قریشی
۲۸	ابو مراحم شیرازی	۲۱	ابو جعفر الکبیر
۲۸	شیخ ابو عمر زجاجی	۲۲	محمّد کهمش ابن الحسن همدانی
۲۹	شیخ ابو بکر بن داؤد دینوری	۲۲	ابو طالب اخمیمی
۲۹	جعفر بن محمّد نصیر الخلدی	۲۲	زیاد الکبیر الهمدانی
۲۹	حضرت بندار بن حسن بن مهلب شیرازی	۲۳	ابو بکر بن سعدان
۳۰	شیخ وجیه الدّین	۲۳	ابو بکر محمّد بن الحسن بن وهب عطوفی
۳۰	حضرت شیخ عبد الواحد ابو الفضل یمنی	۲۳	شیخ حسین بن علی موجی
۳۰	شیخ ابو الفرح طوسی	۲۳	حضرت ابو جعفر
۳۱	شیخ ابو الحسن علی الهنکاری	۲۴	شیخ ابو الحسن غزنین
۳۱	شیخ ابو سعید المخرمی	۲۴	ابو علی احمد بن ابراهیم منسوخی
۳۲	حضرت شیخ حمّاد دبّاس	۲۴	شیخ ابو جعفر بن محمّد الخلدی البغدادی
۳۲	شیخ ابو الوفا	۲۵	حضرت شیخ ابو الحسن حصری
۳۳	نهر دوم: احوال حضرت محبوب	۲۶	ابو بکر دقاق
	سبحانی شیخ عبد القادر گیلانی و	۲۶	ابو عبد الله خاقان الصوفی
	اولاد و امجاد و دیگر منتسبان سلسله	۲۶	ابراهیم خواص
	ایشان.	۲۶	ابو الحسن وراق

۴۹	حضرت مخدوم سیّد حامد	۳۴	شیخ محی الدین عبد القادر
۵۰	حضرت ابو المحاسن سیّد موسی گیلانی	۳۶	شیخ سیف الدین عبد الوهاب
۵۲	سیّد عبد القادر	۳۷	حضرت شیخ شرف الدین
۵۲	میر سیّد اسمعیل	۳۸	حضرت تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق
۵۲	حضرت قمیص بن ابو الحیات	۳۹	حضرت شاه عبد العزیز
۵۴	حضرت مولوی محمد وارث	۳۹	شیخ سراج الدین عبد الجبار
۵۵	شیخ داؤد جهنی وال	۳۹	شیخ ابو اسحاق ابراهیم
۵۷	شیخ ابو اسحق مہرنک	۴۰	ابو الفضل محمد
۵۸	حضرت ودود	۴۰	میر زکریا یحییٰ
۵۸	شاه ابو المعالی	۴۰	حضرت شیخ موسی ابو نصر
۵۹	حضرت شیخ بلاول	۴۰	حضرت شیخ ابو الحسن علی بن احمد
۶۱	میر سیّد محمد قادری	۴۱	شیخ محمد الادانی
۶۱	حضرت شیخ عبد الحق دهلوی	۴۱	حضرت ابو السعود بن الشبلی
۶۶	حضرت شیخ نور الحق	۴۲	حضرت شیخ علی
۷۰	میر سیّد محمد مبارک محدث بلگرامی	۴۳	حضرت شیخ ابو عمر صدیقی
۷۲	حضرت شاه متور متوگل	۴۳	حضرت ابو سعید سیّد حسینی قیلوی
۷۳	سیّد قادری بن سیّد ضیاء اللہ بلگرامی	۴۳	حضرت قصب البان موصلی
۷۵	میر سیّد ابو الفتاح	۴۴	شیخ احمد بن مبارک
۷۶	حضرت زاهد خان	۴۴	حضرت شیخ بقائی بن بطور
۷۶	مولوی محسن الدین سورتی	۴۴	شیخ ابو عمر
۷۷	حضرت میر محمد شاه میر لاهوری	۴۵	موقف الدین المقدسی
۸۱	حضرت ملا خواجہ کلان	۴۵	شیخ احمد الجونی
۸۲	حاجی صالح کشمیری	۴۵	شیخ ابو سعید بن سهل ابو مسعود
۸۲	حضرت نور الدین شاه سرمد	۴۶	حضرت سیّد شیخ محمد الحسینی الجیلانی
۸۴	حضرت شاه عبد اللطیف	۴۷	حضرت شیخ عبد القادر
۸۶	شیخ ابو المکارم لاهوری		

۸۸	شاه برکت فتحپوری	۸۸	حضرت محمد دارا شکوه	۱۰۶
۸۹	حضرت شاه غریب الله	۸۹	حضرت ملا بدھن بن شیخ ابو سعید	۱۰۷
۹۱	حضرت حاجی نعمت الله سرھندی	۹۱	حضرت شاه حیات الله	۱۰۸
۹۱	حضرت شاه نتھا	۹۱	حضرت حاجی ابراھیم محدث قادری	۱۰۸
۹۲	حضرت حاجی مصطفی سرھندی	۹۲	شیخ افضل محمد	۱۰۹
۹۳	ملا حامد گوجر	۹۳	شیخ ابو القتح بن جمال الدین مکی	۱۰۹
۹۳	حضرت ملا خواجہ بهاری	۹۳	حضرت شیخ جلال محمد قادری	۱۱۰
۹۴	حضرت شیخ محمد	۹۴	شیخ پیر محمد	۱۱۱
۹۵	حضرت احمد	۹۵	حضرت شیخ جمال بهیرہ	۱۱۲
۹۵	حضرت شیخ عنایت الله سیاح	۹۵	حضرت سید حسین	۱۱۲
۹۶	سید شاه محمد	۹۶	حضرت شیخ یوسف قادری	۱۱۳
۹۷	حضرت شاه فضل الله	۹۷	حضرت شیخ یوسف	۱۱۳
۹۷	میان مان	۹۷	حضرت شیخ محمد عینی	۱۱۳
۹۷	حضرت شاه صدر جهان	۹۷	حضرت شیخ محمد نابلسی	۱۱۴
۹۸	شاه محب الله جان بلقر	۹۸	حضرت خواجہ علی مسیحی گجراتی	۱۱۴
۹۸	میر محمد سعید	۹۸	حضرت شیخ عبد الغفور بن داؤد	۱۱۵
۹۸	شاه الله بندی	۹۸	میان شیر علی سرھندی	۱۱۵
۹۹	حضرت ملا شاه اختر	۹۹	شیخ عبد المعطی قادری	۱۱۵
۱۰۳	حاجی محمد ملتانی	۱۰۳	سید محمد عطا	۱۱۵
۱۰۳	شیخ احمد سناسی	۱۰۳	حضرت شیخ راجی محمد عیسی	۱۱۶
۱۰۴	شیخ احمد دهلوی	۱۰۴	سید تاج الدین قادری نھروالہ	۱۱۷
۱۰۴	شاه ابو المعالی	۱۰۴	حضرت سید شیخ بن عبد الله عبد	۱۱۷
۱۰۵	حضرت شاه ملا	۱۰۵	روسی	
۱۰۵	محمد مراد بن عبد السلام	۱۰۵	شیخ بدر الدین سرھندی	۱۱۷
۱۰۵	مرزا مداری	۱۰۵	مولانا میر علی کنہوہ	۱۱۸
۱۰۵	شاه عبد الواحد	۱۰۵	امیر محمود بن مودود لاری	۱۱۸

۱۳۵	حضرت سید یسین	۱۱۹	میر سید اسمعیل بن سید ابدال
۱۳۶	حضرت شاہ عبد الصمد	۱۲۰	حضرت شیخ امان پانی پت
۱۳۶	شیخ بھلول دھلوی	۱۲۱	حضرت شیخ زکریا بن تاج التین اجودھنی
۱۳۷	حضرت سید عبد اللہ حضر موتی	۱۲۱	حضرت شیخ رکن الدین اجودھنی
۱۳۷	حضرت شاہ قاسم سلیمانی	۱۲۱	مولانا حسین چشتی
۱۴۰	حضرت شاہ کبیر بالا پیر	۱۲۲	مولانا حسین صاحب کمالی
۱۴۱	حضرت محمد مہدی شاہ	۱۲۲	شیخ سیف الدین
۱۴۱	حضرت شیخ برہان الدین	۱۲۲	حضرت شیخ محمد بن حسن طاہر
۱۴۱	حضرت تاج محمود دیوانہ	۱۲۲	سید شاہ میر
۱۴۲	شاہ فضل اللہ قادری	۱۲۲	حضرت مخدوم جیو قادری
۱۴۲	شیخ سلیم کنبہ	۱۲۳	سید شاہ محمد قادری
۱۴۲	حضرت حاجی نوشہ	۱۲۳	شیخ طاہر
۱۴۴	الولد سرلابیہ حضرت بخت جمال	۱۲۴	شیخ قلندر سندی
۱۴۴	حضرت شاہ پیر محمد	۱۲۵	حضرت شیخ عبد الباق
۱۴۵	حضرت شاہ رحمت اللہ	۱۲۶	حضرت شاہ شجاع کنبہ
۱۴۶	حضرت محمد تقی شاہ مالا	۱۲۷	سید شاہ غلام محی الدین
۱۴۷	حضرت پیر علی شیر	۱۲۷	حضرت شاہ غلام نبی
۱۴۸	حضرت شاہ پیر محمد انباسی	۱۲۸	حضرت شیخ عبد اللہ بھتوی
۱۴۹	حضرت سید شاہ محمد	۱۲۸	حضرت شاہ منصور
۱۴۹	شیخ بہاؤ الدین قادری	۱۲۹	حضرت خواجہ گوہر
۱۵۰	سید ابراہیم بن معین	۱۲۹	حضرت شاہ عبد الواحد
۱۵۱	حضرت شاہ مجیب اللہ	۱۳۰	حضرت شاہ منعم
۱۵۲	سید ولی اللہ قادری	۱۳۲	شاہ عبد الشکور
۱۵۲	حاجی امان اللہ سندیلوی	۱۳۲	حضرت شیخ محمد صادق
۱۵۲	سید عبد الصمد خدائما	۱۳۳	حضرت شاہ بدیع الزمان
۱۵۳	سید شاہ عبد الرزاق	۱۳۳	حضرت سید مرتضیٰ محلث یمنی بلگرامی

۱۶۰	حضرت محمد شاکر روحانی	۱۹۰	ملاً نظام الدین
۱۶۲	حضرت شاه محمد طه	۱۹۲	حضرت مولوی سید شاه
۱۶۳	حضرت میر محمد شفیع	۱۹۳	مولوی غلام فرید
۱۶۳	مولانا غلام نقشبند	۱۹۴	مولوی عبد الحق
۱۶۷	شیر زمان خان	۱۹۶	حضرت محمد رضا
۱۶۷	حضرت مولوی شرف الدین	۱۹۶	ملاً کمال الدین فتحپوری
۱۶۷	حضرت حافظ محمد قاسم	۱۹۷	حضرت شاه رحمت اللہ
۱۶۹	حضرت شاه بدر عالم	۱۹۸	حضرت میر اسمعیل
۱۷۱	حضرت سید غلام یحییٰ بہاری	۱۹۹	حضرت شاه شاکر اللہ
۱۷۳	حضرت مولوی علم الہدی	۲۰۰	حضرت حافظ معین الدین
۱۷۳	حضرت شاه احسن اللہ	۲۰۰	حضرت مولوی عبد العزیز
۱۷۴	شاه افہام اللہ	۲۰۱	حضرت شاه غلام حسین
۱۷۵	حضرت شاه علیم اللہ	۲۰۲	شاه غریب اللہ دکھنی
۱۷۶	حضرت شاه کریم اللہ	۲۰۲	حضرت شاه بہاء الدین قادری
۱۷۶	حضرت شاه عبد القادر	۲۰۳	حضرت شاه عبد الواحد
۱۷۸	حضرت شیخ علی بن عیسیٰ بحیلی	۲۰۳	حضرت ضیاء الدین
۱۷۹	حضرت شیخ حبیب اللہ شیرازی	۲۰۴	حضرت سید نعمت اللہ
۱۸۰	حضرت شاه شاہی سنبھلی	۲۰۴	شاه کوسل
۱۸۰	حضرت شاه حیدر	۲۰۵	حضرت سید زین الدین
۱۸۱	شاه عبد الملک دکھنی	۲۰۶	شیخ قاسم بن شیخ التروی الیشوری
۱۸۱	حضرت شاه عنایب اللہ	۲۰۷	حضرت میر سید غلام قادر کولانی
۱۸۳	حضرت شاه فضل اللہ	۲۰۹	حضرت مولوی محمد علی بدائونی
۱۸۵	شاه نجم الدین	۲۱۰	عبد اللہ سیاح خیر آبادی
۱۸۶	شیخ روح اللہ	۲۱۱	مولوی محمد صالح خیر آبادی
۱۸۷	شاه فضل اللہ الہ آبادی	۲۱۴	حضرت حاجی صفہ اللہ خیر آبادی
۱۸۹	شاه علم اللہ	۲۱۴	حضرت مولوی احمد اللہ

۲۱۷	حضرت شاه حسام الدین	۲۵۲	میر سید علی
۲۱۹	حضرت شاه محمد اعظم	۲۵۳	شیخ کمال الدین قریشی
۲۲۰	حضرت حاجی شاه هدایت	۲۵۳	حضرت زکریا
۲۲۴	حضرت شاه عالم	۲۵۴	حضرت قاضی عبد القادر
۲۲۵	حضرت میر جهان	۲۵۵	حضرت شیخ احمد
۲۲۵	سید شاه فتح علی	۲۵۶	حاجی محمود
۲۲۶	حضرت شاه ولایت سندیلوی	۲۵۷	قاضی عبد الرزاق
۲۲۶	حضرت نصیر الحق	۲۵۷	حضرت حسن اوتاد
۲۲۶	حضرت میر سید محمد	۲۵۷	حاجی شیخ عمر سکندر پوری
۲۲۷	مولوی محمد دایم	۲۵۸	خدا داد افغان
۲۲۷	حضرت مولوی عبد الکریم	۲۵۸	حضرت شیخ حسین پانی پتی
۲۲۸	حضرت سید سعد الله	۲۵۸	شیخ عمر دیوبندی
۲۲۹	حضرت شاه عشق الله	۲۵۹	حضرت شیخ عبد الکریم
۲۳۰	سید شاه محمد هاشم	۲۵۹	شاه نتهی
۲۳۰	حضرت شاه بر حور دار	۲۶۰	حاجی خواجه جهان
۲۳۲	حضرت شاه ثناء الله	۲۶۰	حضرت شاه حامد
۲۳۶	قاضی شیخ هبت الله حوراسی	۲۶۱	شاه تاج محمد
۲۳۷	شاه محمد عاقل سبز پوش	۲۶۲	حضرت شیخ یعقوب خراباتی
۲۳۷	حضرت شاه نعمت الله	۲۶۴	حضرت درویش خان افغان
۲۳۸	حضرت شاه حسین واعظ	۲۶۶	حضرت شاه عبد النبی
۲۴۰	حضرت تهوّر شاه و نصیر شاه	۲۷۱	حضرت شاه محمد پناه
۲۴۰	حضرت شاه فقیر الله قادری	۲۷۱	شاه محمد جلیل
۲۴۱	شیخ حسن	۲۷۲	حضرت سید شاه محمد عازن
۲۴۵	حضرت حاجی محمد	۲۷۲	شاه پیر علی
۲۴۷	شیخ فضل الله	۲۷۳	حضرت شاه بهاء الدین
۲۴۷	شیخ عبد الرزاق جهنجهانوی	۲۷۴	حضرت شاه رحمت الله

۲۹۴	حضرت شاه علیم اللہ	۲۷۵	شاه محمد ماہ جوہری
۲۹۵	حضرت شیخ محمود قلندر	۲۷۶	شیخ محمد بن ابراہیم ملتانی
۲۹۹	حضرت سید حاجی ابراہیم	۲۷۶	حضرت شیخ خاں جہان
۳۰۰	بندگی اسمعیل	۲۷۷	حضرت میر سید طہ قطب الدین
۳۰۱	شیخ شاه محمد	۲۷۹	شاه فتح محمد غیاث الدین
۳۰۲	نہر سوم: در احوال حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی	۲۸۰	شاه کمال کتھلی
		۲۸۱	حضرت شاه عنایت قادری
۳۰۲	شیخ ابو نجیب سہروردی	۲۸۱	حضرت شاه محب اللہ
۳۰۴	شیخ حسن بلغاری	۲۸۱	سید محمد جمال الدین
۳۰۴	شیخ رکن الدین سنجاسی	۲۸۲	حضرت سید فتح جمال الدین
۳۰۵	شیخ صفی الدین	۲۸۲	حضرت محمد عیسیٰ حافظ
۳۰۶	سید صدر الدین موسیٰ	۲۸۳	حضرت حاجی سید حسین البغدادی
۳۰۶	خواجہ علی	۲۸۵	حضرت شیخ نصیر الدین
۳۰۷	شیخ ابراہیم	۲۸۵	حضرت خواجہ یحییٰ
۳۰۷	شیخ اوحد الدین حامد الکرمانی	۲۸۶	حضرت شاہ ابراہیم
۳۰۸	سید قاسم انوار	۲۸۷	شاہ عبد الرزاق قادری
۳۰۸	سید احمد	۲۸۷	شیخ محمد کان
۳۰۸	شیخ عبد اللہ ملتانی	۲۸۷	شاہ ولی محمد
۳۰۹	شیخ عمر باغستانی	۲۸۷	مولانا نور الہدی
۳۱۰	حضرت شیخ خاوند ظہور	۲۸۸	حضرت مولوی نعم الہدی
۳۱۰	خواجہ داؤد	۲۹۰	شاہ محمد حسین قادری
۳۱۱	حضرت بابا آبریز	۲۹۰	شاہ چھیدا
۳۱۱	شیخ برہان الدین آبریز	۲۹۱	حضرت سید ضیاء اللہ بلگرامی
۳۱۲	شیخ ابو سعید آبریز	۲۹۲	حضرت شاہ احمد اللہ گور کھپوری
۳۱۲	حضرت شیخ بخشش	۲۹۳	شاہ بدیع اللہ
۳۱۲	مولانا تاج الدین درعمی	۲۹۴	حضرت فدا شاہ

۳۱۲	شیخ شهاب الدین سهروردی	۳۲۵	مولانا شمس الدین محمد
۳۱۳	حضرت شیخ ترک بیابانی	۳۲۵	شیخ ابو القاسم جلال الدین تبریزی
۳۱۳	شیخ شهاب الدین مقتول	۳۲۶	حضرت خواجه علی
۳۱۴	حضرت میر سید معز الدین	۳۲۷	قاضی حمید الدین ناگوری
۳۱۴	سید نور الدین مبارک غزنوی	۳۲۷	شیخ احمد نهروالی
۳۱۴	حضرت پریخارا	۳۲۸	شیخ عین الدین قصاب
۳۱۶	شیخ عماد الدین	۳۲۸	شیخ محمود موینه دوز
۳۱۶	حضرت مولانا سلیمان بن عبد الله عباسی	۳۲۸	شیخ حسن رسن تاب
۳۱۷	حضرت مولانا صدر الدین	۳۲۹	شیخ بدر الدین صاحب ولایت
۳۱۷	حضرت شاه ظهیر الدین کتوری	۳۲۹	شیخ جلال
۳۱۸	شاه خیر الدین	۳۳۰	شیخ ضیاء نحشمی
۳۱۸	حضرت شاه ظهیر الدین ثانی	۳۳۰	شیخ شرف الدین سعدی
۳۱۹	شیخ عطاء الله	۳۳۲	شیخ بهاء الدین محمد زکریا ملتانی
۳۱۹	حضرت شاه علاء الدین فتحپوری	۳۳۲	حضرت خواجه حسن افغان
۳۲۰	شیخ صیاء الدین رومی	۳۳۳	حضرت شیخ دید
۳۲۱	شیخ نجیب الدین علی بن برغش شیرازی	۳۳۳	حضرت حسن افغان
۳۲۱	شیخ طهیر الدین عبد الرحمان	۳۳۳	شاه عالم
۳۲۲	شیخ نور الدین عبد الصمد نظیری	۳۳۳	شیخ فخر الدین ابراهیم العراقي
۳۲۲	شیخ زین الدین ابو بکر خوافی	۳۳۵	شیخ صدر الدین بن بهاء الدین زکریا
۳۲۳	درویش احمد	۳۳۶	حضرت شیخ صلاح الدین درویش
۳۲۳	حضرت سید اله داد	۳۳۶	شیخ ابو الفتح رکن الدین
۳۲۳	شیخ سراج الدین عالم	۳۳۷	حضرت شیخ بهاء الدین
۳۲۴	حضرت مولانا محمد امین	۳۳۸	شیخ ابو العباس سهروردی
۳۲۴	حضرت مولانا شمس الدین محد تلباد کلنی	۳۳۸	میر سید صدر الدین
۳۲۴	مولانا محمد خوشرالی	۳۳۹	حضرت شیخ حبیب سهرورد
۳۲۵	شیخ صوفی علی	۳۳۹	حضرت شیخ عبد الله قریشی

۳۵۹	حضرت شاه عبدالرزاق	۳۴۰	شاه غلام محمد
۳۵۹	شیخ عبد الباقي و شیخ عبد العنی	۳۴۰	حاجی سلیمان بنی اسرائیل
۳۶۰	شیخ عبد العزیز	۳۴۱	سید عثمان لعل شهباز
۳۶۰	حضرت قاضی علیم الدین	۳۴۲	حضرت شیخ محمود براق
۳۶۰	حضرت شیخ الاسلام	۳۴۲	حضرت شاه عثمان سیاح
۳۶۱	حضرت سید ناصر الدین محمود	۳۴۳	حضرت شیخ صدر الدین
۲	حضرت چایلدہ شیخ الاسلام	۳۴۴	حضرت سید جلال سرخ بخاری
۳۶		۳۴۵	حضرت میر سید احمد کبیر
۳۶۳	شیخ محمد حسن	۳۴۵	مخدوم جہانیاں سید حلال حسین بخاری
۳۶۳	میر سید برہان الدین گجراتی	۳۴۷	مخدوم اخي راجگیری
۳۶۴	حضرت میر شاه عالم گجراتی	۳۴۹	شیخ سراج الدین سوخته
۳۶۴	داؤد ملک بن محمود	۳۵۰	حضرت میر سید علیم الدین
۳۶۵	حضرت شاه نجم الدین گجراتی	۳۵۰	یعقوب بن حسین بن محمود بن سلطان
۳۶۵	مخدوم شیخ سراج	۳۵۰	سید صدر الدین
۳۶۶	حضرت مولانا نور الدین محمد صالح	۳۵۱	حضرت سید کبیر الدین
	احمد آبادی	۳۵۲	مولانا سماء الدین
۳۶۷	حضرت میر رستم علی	۳۵۴	حضرت شیخ عبد اللہ بیابانی
۳۶۷	حضرت سید حلال اصغر	۵۴	حضرت شیخ محمد یسین
۳۶۹	سید تاج الدین	۳	
۳۶۹	حضرت سید میران راحو بہاری	۳۵۵	مولانا جمالی
۳۷۰	حضرت شاه نعمت قلندر میر پوری	۳۵۶	شیخ چندن
۳۷۲	حضرت قاضی محمود چایلدہ	۳۵۶	شیخ ادھن
۳۷۲	حضرت شیخ حاجی عبد الوہاب	۳۵۷	مولانا عجایب
	بخاری ملتانی	۳۵۸	حضرت سید ابراق
۳۷۴	شیخ محمد یوسف	۳۵۸	حضرت خواجہ سالار
۳۷۴	شرف الدین شاه شہماز	۳۵۹	شاه عبد الکریم

۳۸۸	حضرت مجیب شاه	۳۷۵	شیخ عبد الکریم
۳۸۹	سید مرتضی آنند	۳۷۶	حضرت شیخ جلال منو
۳۹۰	حضرت شاه تقی سهروردی	۳۷۶	حضرت ابراهیم بهگری
۳۹۱	حضرت سید ابراهیم نوری	۳۷۶	حضرت امان افغان
۳۹۲	حضرت شیخ بهاو الدین	۳۷۷	حضرت شیخ نظام
۳۹۲	نهر چهارم: در احوال فردوسیان .	۳۷۷	حضرت میر سید محمد
۳۹۳	حضرت شیخ نجم الدین کبری	۳۷۸	حضرت سید جلال
۳۹۴	شیخ بهاء الدین ولد	۳۷۸	حضرت سید حقیر بخاری احمد آبادی
۳۹۴	سید برهان الدین محقق	۳۷۸	شیخ محمد وارث
۳۹۴	شیخ محمد الدین بعدادی	۳۷۸	حضرت سید فیروز
۳۹۵	حضرت شیخ سعد الدین حمویه	۳۷۸	شیخ بابو بن حیون
۳۹۶	شیخ سیف الدین باخرزی	۳۷۹	حضرت میر سید علاء الدین سهرورد
۳۹۶	شیخ رضی الدین علی لاله الغزنوی	۳۷۹	حضرت شیخ کریم الله ملتانی
۳۹۷	بابا کمال جندی	۳۸۰	حضرت شاه فخر الدین
۳۹۸	شیخ عین الرمان	۳۸۱	حضرت شیخ منجهن بن عبد الله
۳۹۸	شیخ نجم الدین رازی	۳۸۱	شیخ قاسم بن شیخ یوسف سندهی
۳۹۸	خواجه شمس الدین تبریزی	۳۸۲	حضرت بهای اسحاق حضور
۳۹۹	شیخ فرید الدین عطار	۳۸۳	شیخ دو مہان سندهی
۴۰۰	حضرت شیخ صلاح الدین قونوی	۳۸۳	شیخ صالح سهروردی
۴۰۱	حضرت چلی حسام الدین محمد	۳۸۴	میر سید امیر ماه بن سید نظام الدین
۴۰۱	بهاؤ الدین	۳۸۵	امام عبد الله یافعی
۴۰۲	حضرت چلی عارف	۳۸۶	حضرت عاشق دیوان
۴۰۲	حضرت سید برهان الدین محقق	۳۸۶	حضرت شاه ارزان
۴۰۳	مولانا جلال الدین بلخی الرومی	۳۸۷	حضرت شاه کالی
۴۰۴	شیخ بدر الدین سمرقندی	۳۸۷	حضرت شاه سحاول
۴۰۴	حضرت شمس رکن الدین فردوسی	۳۸۸	سینت شاه

۴۱۷	شیخ حسین خوارزمی	۴۰۴	حضرت شیخ نجیب الدین
۴۱۸	حضرت سید هزیر الدین حسین	۴۰۵	شیخ شرف الدین بن یحیی منیری بهاری
	حسینی زیدی	۴۰۷	شیخ مطهر شمس الدین بلخی
۴۱۹	لجّه پنجم: درین لجّه پنج نهر اند.	۴۰۸	شیخ جمال
	نهر اول: مجملی در احوال اولیای	۴۰۹	حضرت شیخ کبیر حایک
	مغرب زمین از هر سلسله و بعضی	۴۰۹	حضرت شیخ حسن بن معز بلخی بهاری
	تابعان ایشان.	۴۱۰	شاه امان الله بلخی
۴۱۹	حضرت شیخ اسرائیل	۴۱۰	شیخ جمال الدین احمد جورقانی
۴۱۹	حضرت خواجه دوانون	۴۱۱	حضرت شیخ نور الدین اسفرانی
۴۲۰	خواجه یوسف بن الحسین	۴۱۱	حضرت شیخ رکن الدین علاءالدوله سمنانی
۴۲۱	خواجه سهیل بن عبد الله	۴۱۲	شیخ اخی علی
۴۲۱	ابو عبد الله عبادانی	۴۱۲	شیخ حافظ بهاؤ الدین عمر ابروهی
۴۲۱	ابو عبد الله سیلی	۴۱۳	شیخ نجم الدین محمد الادکانی
۴۲۱	شیخ ابو الحسن سالم	۴۱۳	شیخ احمد دهشتانی
۴۲۲	ولید بن عبد الله سقا	۴۱۳	شیخ تقی الدین علی
۴۲۲	حضرت میمون	۴۱۴	حضرت شیخ عبد الله عرجستانی
۴۲۳	حضرت ابراهیم بن داؤد القصار	۴۱۴	شیخ شرف الدین محمود بن عبد الله
۴۲۳	حضرت زهرون		مردقانی
۴۲۳	شیخ مسلم مغربی	۴۱۴	حضرت میر سید علی بن شهاب
۴۲۴	سید جمال الدین مغربی		الدین همدانی
۴۲۴	خواجه ابو الخیر جماد اقطع	۴۱۵	میر سید محمد
۴۲۵	خواجه ابو عثمان مغربی	۴۱۵	شیخ عزیز بن نسفی
۴۲۵	حضرت ابو عقاب بن علوان مغربی	۴۱۶	حضرت حاجی محمد
۴۲۶	حضرت ابراهیم بن شیبان الکرمان سامی	۴۱۶	حضرت شیخ حسن خوارزمی
۴۲۶	خواجه ابو عبد الله محمد بن اسمعیل مغربی	۴۱۶	شیخ یعقوب کشمیری
		۴۱۷	شیخ محمود عجدوانی

۴۳۹	شیخ ابو العباس المرشی	۴۲۶	السوسی ابو یعقوب یوسف بن
۴۳۹	حضرت شیخ ابو الحسن بکری		حمدان السوسی
۴۴۰	شیخ زین العابدین	۴۲۷	ابو یعقوب محمود سلام ربات
۴۴۰	حضرت شیخ ابو مدین مغربی	۴۲۷	شیخ یسین اسود
۴۴۲	سلیمان حواص مغربی	۴۲۷	شیخ ابو بکر شعرانی
۴۴۲	سیّد جمال الدین مغربی	۴۲۷	ابو محمّد اسحاق عتابدی
۴۴۲	شیخ موسی سدرانی	۴۲۸	حضرت محمّد شیرین متخلّص به مغربی
۴۴۴	شیخ محی الدین ابن عربی	۴۲۸	حضرت ابو محمّد عبد الله
۴۴۵	شیخ صدر الدین محمّد بن اسحاق	۴۲۹	حضرت ابو عبد الله معروف به ابن مطرف
	القونوی	۴۲۹	سیّد بیت الله معروف به شاه میر
۴۴۵	مولانا محمّد	۴۳۰	حضرت شیخ عیسیٰ مغرب المدنی
۴۴۵	بابا اسحاق مغربی	۴۳۱	شیخ ابو عبد الرحمن مغربی
۴۴۶	حضرت شیخ احمد کهتو گجراتی	۴۳۱	شیخ ابو عبد الله محمّد
۴۴۷	حضرت مولانا محمّد مجد	۴۳۱	شیخ یسین مغربی الاسود
۴۴۷	خواجه ابوسلمان دارانی	۴۳۲	شیخ ابو محمّد سر حالی
۴۴۸	خواجه احمد خوارى	۴۳۲	حضرت ابراهیم بن سعد علوی
۴۴۸	حضرت ابو جعفر غربی	۴۳۲	ابو الحارث اولاسی
۴۴۹	حضرت ابو یعقوب بن حلف کوفی	۴۳۳	شیخ ابو الحسن اقطع مغربی
	قیسی	۴۳۳	عبد الله مهدی بارودی
۴۵۰	حضرت صالح عدوی	۴۳۳	ابو القاسم حمزه
۴۵۱	حضرت ابو عبد الله محمّد شرقی	۴۳۳	حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی
۴۵۲	حضرت ابو یحییٰ صحناحی	۴۳۴	حضرت شیخ ابو العباس
۴۵۲	حضرت ابو الحجاج یوسف شیریلی	۴۳۵	شیخ نجم الدین اصفهانی
۴۵۳	حضرت ابو عبد الله قسوم	۴۳۵	شیخ ابو الحسن بکری المصری الشافعی
۴۵۳	ابو عمران موسی بن عمران احراری	۴۳۶	شیخ ابو بکر خطّاب
۴۵۳	حضرت ابو عبد الله خنّاط	۴۳۷	حضرت ابو عبد الله محمّد

۴۶۲	ابو الحسنین یحییٰ بن صانع	۴۵۴	حضرت ابو عبد اللہ احمد بن جمهور
۴۶۲	ابن العباس ابو عبد اللہ الناحی	۴۵۴	ابو علی حسین شکار
۴۶۲	ابو عبد اللہ بن زین البایری	۴۵۵	ابو عبد اللہ بن محمد عرفی الطائی
۴۶۲	ابو عبد اللہ القرار	۴۵۵	حضرت ابو محمد عبد اللہ بن استاد
۶۲	ابو زکریا یحییٰ بن حسین		مورودی
۴		۴۵۶	حضرت ابو عبد اللہ باغی الشکار
۴۶۲	حضرت عبد السلام	۴۵۶	ابو محمد عبد اللہ القطان
۴۶۳	ابو عبد اللہ القسطلی	۴۵۷	حضرت ابن سعدون الحباوی
۴۶۳	ابو عباس احمد بن منذر	۴۵۸	ابو عبد اللہ محمد اشرف الترمذی
۴۶۳	حضرت موسیٰ معلّم	۴۵۸	حضرت ابو محمد مخلوف قنابلی
۴۶۳	ابو عباس خراز	۴۵۹	حضرت صالح حرّاز
۴۶۳	ابو عبد اللہ حافی	۴۵۹	حضرت عبد اللہ خیاط
۴۶۳	ابو عبد اللہ محمد باہلی	۴۵۹	حضرت ابو العباس احمد بن ہمام
۴۶۳	ابو عبد اللہ بن مرابط	۴۶۰	ابو احمد السلاوی
۴۶۳	میمون تونسسی	۴۶۰	حضرت ابو اسحاق ابراہیم احمد
۴۶۴	ابو محمد عبد اللہ بن حسن کتانی		ظریف قلبی حریری
۴۶۴	نہر دویم: در احوال سلسلہ قلندریہ .	۴۶۰	حضرت عبد اللہ ابراہیم مالقی محار
۴۶۵	حضرت عبد اللہ مشہور بہ عبد العزیز المکی	۴۶۱	حضرت ابو یحییٰ بن ابن بکر سہناجی
۴۶۶	حضرت شاہ خضر رومی	۴۶۱	حضرت ابو العباس بن ماحد
۴۶۶	حضرت شاہ نجم الدین قلندر	۴۶۱	حضرت ابو عبد اللہ
۴۶۷	حضرت شمس الدین قلندر	۴۶۱	حضرت یوسف بعرا
۴۶۷	شاہ قطب الدین قلندر جونپوری	۴۶۱	ابو الحسن القنوی
۴۶۸	حضرت شیخ نصیر الدین جونپوری	۴۶۱	ابو اسحاق قرطبی
۴۶۹	حضرت نظام الدین قلندر	۴۶۲	ابو عبد اللہ
۴۶۹	حضرت شیخ داؤد	۴۶۲	علی بن موسیٰ بن نغرات

حضرت شاه عبد السلام	۴۷۰	حضرت سالار مسعود	۴۹۵
حضرت شاه عبد الرحمن جان باز	۴۷۱	حضرت سکندر دیوانه	۵۰۲
حضرت شیخ عبد التمیم	۴۷۳	میر سید حسین خنگ سوار	۵۰۶
حضرت شیخ محمد	۴۷۵	سید معروف شهید	۵۰۷
حاجی عبد الطیف	۴۷۵	حسان شهید	۵۰۷
شیخ فضل	۴۷۶	حضرت زین الدین و ملک وزیر الدین	۵۰۸
حضرت شیخ عبد القدوس	۴۷۷	سلطان محمود	۵۰۸
شیخ ابو سعید	۴۷۸	حضرت سید حسینی	۵۰۹
حضرت شاه مجتبی	۴۷۹	حضرت عازی کمال	۵۰۹
حاجی معین الدین عرف قاصی مینا	۴۸۰	نهر چهارم: درین نهر چهار شعبه اند.	۵۰۹
حضرت حاجی قاضی محمد تقی	۴۸۲	شعبه اول: مجلی در احوال سلطان	۵۱۰
سید در گاهی بلگرامی	۴۸۵	العارفین حضرت بایزید بسطامی و	
حضرت شاه حمایت الله	۴۸۵	بعضی اولیا که به وساطت سلسله	
سید باسط علی قلندر	۴۸۶	ایشان.	
میر کفایت الله	۴۸۷	حضرت بایزید بسطامی	۵۱۰
حضرت شاه فتح قلندر	۴۸۸	خواجه عبد الله داستانی	۵۱۱
حضرت شاه آصف	۴۸۸	خواجه ابو الحسن خرقانی	۵۱۲
شاه محمد صالح دیوانه	۴۸۹	شیخ ابو القاسم گرگانی	۵۱۲
حضرت شمیر علی شاه	۴۸۹	ابو علی فارمدی	۵۱۳
شاه عبد الواحد	۴۹۰	خواجه یوسف همدانی	۵۱۳
حضرت شاه غلام بندگی	۴۹۱	خواجه عبد الله برقی	۵۱۴
حضرت شاه اولیا خیر آبادی	۴۹۱	حضرت خواجه حسن انداکی	۵۱۴
حضرت بدر اسلام	۴۹۲	حضرت خواجه احمد نیسوی	۵۱۴
شاه مطهر علی	۴۹۳	حضرت منصور اتا	۵۱۵
حضرت شاه شکر الله	۴۹۳	حضرت عبد الملك خواجه	۵۱۵
نهر سیوم: در احوال شهداء.	۴۹۴	حضرت تاج خواجه	۵۱۵

محمد دانشمند	۵۱۵	سید شریف جرجانی	۵۳۱
شیخ حلال الدین مجرد نرکستانی	۵۱۶	حضرت خواجه عبد الله اصفهانی	۵۳۲
حضرت زنگی انا	۵۱۶	حضرت مولانا نظام الدین خموش	۵۳۲
شیخ عبد الخالق غجدوانی	۵۱۷	حضرت مولانا سعد الدین کاشغری	۵۳۲
حضرت احمد صدیق	۵۱۸	حضرت شیخ عبد الکبیر یمنی	۵۳۳
خواجه اولیا کسر	۵۱۸	خواجه شهاب الدین	۵۳۳
خواجه دهقانی قلنی	۵۱۸	خواجه بهاء الدین عمر	۵۴۳
خواجه زکی خداپاردی	۵۱۸	حضرت نور الدین عبد الرحمن حامی	۵۳۴
خواجه سوکمان	۵۱۸	مولانا عبد العفور لاری	۵۳۷
حضرت خواجه عارف دیوگیری	۵۱۹	مولانا فتح الله	۵۳۸
حضرت خواجه محمود انجر فغنوری	۵۱۹	مولانا غیاث الدین احمد	۵۳۸
امیر خردانکنون	۵۱۹	مولانا نور الله بن حسین واعظ	۵۳۸
خواجه علی رامیتنی	۵۲۰	مولانا علاء الدین محمد مکتب دار	۵۳۹
خواجه محمد بابا سماسی	۵۲۱	حضرت مولانا علاء الدین قوهستانی	۵۳۹
حضرت سید امیر کلان	۵۲۱	حضرت مولانا نظام الدین حسین	۵۴۰
شیخ عارف دیکرانی	۵۲۳	میر علانیری	۵۴۰
شیخ قسم	۵۲۴	حضرت زین الدین محمود کمانگر	۵۴۱
حضرت خلیل انا	۵۲۴	خواجه مرتضی	۵۴۱
حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند	۵۲۵	بابا حیدر ابدال	۵۴۲
شمس الدین محمد حافظ شیرازی	۵۲۵	حضرت مولانا شمس الدین محمد روحی	۵۴۲
خواجه محمد درویش	۵۲۶	بابا شهاب الدین بیر جندی	۵۴۴
خواجه محمد پارسا	۵۲۷	حضرت خواجه کلان	۵۴۴
خواجه علاء الدین غجدوانی	۵۲۸	علی بن الحسین الواعظ الکاشفی	۵۴۴
خواجه علاء الدین عطار	۵۳۰	حضرت خواجه یعقوب چرخي	۵۴۵
حضرت حسن عطار	۵۳۰	حضرت ناصر الدین خواجه عبد الله احرار	۵۴۵
حضرت یوسف عطار	۵۳۱	خواجه محمد عبد الله	۵۴۷

۵۴۷	خواجه محمد یحیی	۵۵۹	خواجه هاشم و خواجه صالح
۵۴۸	خواجه عبد الهادی بن خواجه عبد الله	۵۵۹	خواجه خواجگی امکنکی نقشبندی
۵۴۹	خواجه خاوند محمود	۵۶۱	حضرت باقی بالله
۵۴۹	خواجه عبد الحق	۵۶۲	خواجه عبد الله
۵۴۹	خواجه عبد العلیم	۵۶۳	خواجه عبد الله المعروف به خواجه خرد
۵۵۰	خواجه عبد الشهد		
۵۵۰	مولانا اسمعیل عرب	۵۶۳	حضرت خواجه تاج الدین سنهلی
۵۵۱	خلفای عالی قدر خواجه عبد الله احرار		خواجه حسام الدین ابرار
۵۵۲	مولانا قاسم	۵۶۴	
۵۵۲	میر عبد الاول	۵۶۵	شیخ الهداد
۵۵۳	مولانا جعفر	۵۶۵	شیخ عبد الواحد اجودهنی
۵۵۳	مولانا برهان الدین حیلانی	۵۶۶	حضرت شیخ احمد کابلی سرهندي
۵۵۴	مولانا لطف الله جیلانی		مجدد الف ثانی
۵۵۴	مولانا شیخ خداوند	۵۶۸	حضرت شیخ محمد صادق
۵۵۵	مولانا ابو سعید	۵۶۹	حضرت شاه یحیی سهرندی
۵۵۵	مولانا سلطان	۵۶۹	حضرت شیخ محمد سعید
۵۵۵	مولانا محمد قاضی	۵۶۹	حضرت فرخ شاه
۵۵۶	مولانا خواجه علی تاشکندی	۵۷۰	شیخ محمد بایزید سهاپوری
۵۵۶	شیخ حبیب تاجر تاشکندی	۵۷۰	حضرت شاه علام محمد
۵۵۶	مولانا نور الدین تاشکندی	۵۷۲	شاه عبد الاحد ثانی
۵۵۷	مولانا زاده اتراری	۵۷۲	حضرت سعد الله
۵۵۷	مولانا ناصر الدین اتراری	۵۷۳	خواجه میر درد
۵۵۷	مولانا عبد الرحمن	۵۷۳	حضرت شیخ محمد عابد
۵۵۸	حضرت خواجه دیوانه	۵۷۴	حضرت سید میر حان طباطب
۵۵۸	مولانا اسمعیل استردانی	۵۷۴	شیخ محمد معصوم
۵۵۸	حضرت شیخ خاوند ظهور	۵۷۵	حضرت محمد نقشبند

۵۷۵	شیخ عبد اللہ	۵۹۲	مولانا عبد الواحد لاہوری
۵۷۵	حضرت معلو شاہ	۵۹۲	مولانا امان اللہ
۵۷۶	حضرت شاہ زبیر	۵۹۲	شیخ عبد الحی
۵۷۷	حضرت شیخ محمد صدیق	۵۹۲	شیخ محب اللہ مائیکپوری
۵۷۷	حضرت شاہ مقیم	۵۹۳	میر محمد خان
۵۷۸	خلفہ ابراہیم	۵۹۳	شیخ غلام محمد
۵۷۹	حضرت شاہ روشن	۵۹۳	شیخ پیر محمد جنیدی
۵۸۰	شاہ قطب الدین محمد اشرف الحسن	۵۹۴	شیخ عبد الوہاب نقشبندی لاہوری
۵۸۰	مرزا عطاء اللہ	۵۹۴	حضرت شیخ آدم بنوری
۵۸۰	صوفی سالم کابلی	۵۹۶	شاہ سلطان بلیا و شاہ مظفر اودھی
۵۸۰	حضرت سیف الدین	۵۹۶	شیخ مسعود
۵۸۱	حضرت سید نور محمد	۵۹۶	حضرت میر سید علیم اللہ
۵۸۲	محمد بد اوئی	۵۹۹	حضرت محمود خان افغان
۵۸۲	احوند ملا موسیٰ	۶۰۰	محمد خان ترین
۵۸۲	حضرت شاہ نظام الدین	۶۰۰	حضرت سید آیت اللہ و سید محمد
۵۸۳	حضرت مرزا جان خانان		ہدی و سید انو حیفہ و سید محمد
۵۸۷	حضرت ملا عبد السلام	۶۰۱	میاں شاہ لعل
۵۸۷	شیخ ناصر علی شاعر	۶۰۱	حضرت مولوی فیض اللہ
۵۸۸	حضرت میر نعمان	۶۰۱	عبد اللہ خان
۵۸۹	حضرت میر محمد ہاشم	۶۰۲	حضرت شاہ عبد الکریم
۵۸۹	حضرت سید شاہ زین الدین	۶۰۲	شاہ تات شاہ آبادی
۵۹۰	حضرت شیخ بدیع الدین سہارنپوری	۶۰۲	حضرت مولوی عبد السلام
۵۹۱	شیخ محمد طاہر	۶۰۳	حضرت سید شاہ امید علی
۵۹۱	حضرت شیخ حمید بنگالی	۶۰۴	حضرت شیخ عبد النبی سنام چوراسی
۵۹۱	حضرت شیخ نور محمد	۶۰۶	حضرت شیخ بابزید قصوری
۵۹۲	شیخ کریم الدین نانا حسن اندالی	۶۰۶	شاہ عبد اللہ کوهانی

۶۲۲	مولانا لطف الله	۶۰۷	حضرت شاه بازید الله هو
۶۲۲	مولانا ولی میانگی	۶۰۸	حضرت سید عبد الله
۶۲۳	مولانا پاینده قلعتی	۶۰۸	حضرت میر ابو العلی اکبر آبادی
۶۲۳	مرزا شاه نقشبندی	۶۱۰	سید مربی
۶۲۳	شیخ قصاب	۶۱۱	حضرت شیخ محمد صالح
۶۲۴	خواجه جویباری	۶۱۲	حضرت سید برکت الله
۶۲۴	خواجه کلان	۶۱۳	سید آل محمد و میر سید نجات الله
۶۲۴	مولانا خرد دیوانه	۶۱۴	حضرت شاه حمزه
۶۲۵	ملا دولت صحاف	۶۱۴	حضرت سید آل احمد
۶۲۵	خواجه کلان خواجه دهیدی	۶۱۵	حضرت سید احمد شاه
۶۲۵	خواجه کلان	۶۱۵	حضرت شاه فرهاد
۶۲۶	حضرت خواجه اسحاق	۶۱۵	حضرت مولوی برهان الدین
۶۲۷	مولانا اسمعیل	۶۱۶	حضرت شاه منعم
۶۲۷	حضرت شیخ درویش عزیزان	۶۱۶	شاه قطب الدین
۶۲۸	بابا شاه سعید پلنگ پوش	۶۱۶	حضرت مولوی حسن رصا
۶۳۰	حضرت بابا شاه مسافر	۶۱۷	شاه پارسا
۶۳۱	حضرت شاه محمود	۶۱۷	حضرت شاه وجه الله
۶۳۲	حضرت حاجی نصرت	۶۱۸	شاه حسن علی
۶۳۳	حضرت قاضی ادریس سامانی	۶۱۸	شاه حیات
۶۳۳	حضرت مولوی خیر الدین	۶۱۸	حضرت مرزا گهسیتا
۶۳۴	مولوی عزیز الله بن ملا محمد ولی	۶۱۹	حضرت شاه مقیم
۶۳۵	حضرت عبد الحکیم	۶۱۹	حضرت میر سید جلال رضوی
۶۳۵	حضرت جلال خان رهیله ثم الکجراتی		الدهلی البخاری
۶۳۵	حضرت غلام رسول گجراتی	۶۲۱	سید محمد قایم
	شعبه سیوم: در بیان مجملی از احوال	۶۲۱	مولانا خواجگی احمد بن جلال الدین
	بزرگان شطاریه.	۶۲۲	حضرت احمد خواجه بهاء الدین محمد

۶۵۸	شیخ سراج محمد	۶۳۶	شیخ عبد الله شطکار
۶۵۹	میر تاج الدین علی جلال بخاری	۶۳۷	شیخ محمد اعلا بنگالی
۶۶۰	حضرت شیخ بهیکه	۶۳۸	شیخ ابو الفتح هدایت الله سرمست
۶۶۰	میر سید محمود محقق	۶۳۹	میر سید علی بن قوام
۶۶۱	شیخ ودود الله بن شیخ معروف صدیقی	۶۴۳	حضرت شیخ مبارک بالا دست
۶۶۱	شیخ احمد متوکل	۶۴۴	حضرت شیخ اله بخش گنج بخش
۶۶۲	شیخ ضیاء الله		گره مکتبسی
۶۶۲	شیخ جلال الدین بن طیب	۶۴۵	حضرت موسی عاشقان بهرائچی
۶۶۲	حضرت شیخ دولت	۶۴۵	حضرت شیخ حاجی شطاری
۶۶۳	حضرت شیخ بدھن شطاری	۶۴۵	حضرت دوست محمد شاه دوسی
۶۶۴	حضرت شیخ یوسف چریا کوتی	۶۴۶	شاه محمد حسین
۶۶۴	حضرت سید سلطان	۶۴۷	حضرت شیخ حاجی محمد ابن محمد
۶۶۴	حضرت شیخ داؤد شطاری		عینی
۶۶۵	شیخ علی شیر بنگالی	۶۴۸	حضرت شیخ مبارک خیر محمدی
۶۶۶	شیخ ولی محمد خان شیخ لشکر محمد علوان	۶۴۸	حضرت شاه سید طفر علی
۶۶۶	شیخ حمید بن لار	۶۵۰	حضرت شیخ ظهور حاجی حمید
۶۶۷	سراجی سید مصطفی	۶۵۲	حضرت فرید الدین احمد
۶۶۷	شیخ ظهور الدین محمد بن حلال گجراتی	۶۵۳	حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری
۶۶۷	شیخ میان عطا	۶۵۵	شیخ نور الدین ضیاء الله
۶۶۸	شیخ الله بخش	۶۵۵	شیخ حمزه بن شیخ سدید قریشی
۶۶۸	حضرت شیخ خواجہ عالم	۶۵۵	شیخ بدھ عبد الله
۶۶۹	حضرت شیخ جی	۶۵۶	شیخ عبد اللطیف بن شیخ نور محمد
۶۷۱	حضرت شیخ نور محمد خلیل		احمد آبادی
۶۷۲	حضرت شیخ جلال واصل	۶۵۶	شیخ صالح حافظ
۶۷۲	حضرت سید شاه مراد	۶۵۷	حضرت شاه نصر الله
۶۷۳	شیخ کمال بن ابراہیم بن شیخ حمال	۶۵۸	شیخ ماکھو

۶۷۳	شیخ برهان شطاری برهانپوری	۶۹۰	حضرت شیخ اولیاء
۶۷۳	سید پیر	۶۹۰	حضرت شیخ ابو یرید
۶۷۴	شیخ مرنضی	۶۹۰	شیخ عبد الرحیم
۶۷۴	حضرت شیخ وجیه الدین گجراتی	۶۹۱	شیخ محمود بن عبد الله گجراتی
۶۷۷	حضرت شیخ عبد الله	۶۹۱	شیخ فتح الله
۶۷۷	شیخ کمال محمد عباسی	۶۹۲	تاح العاشقین
۶۷۸	ملا موهن بهاری	۶۹۲	شیخ عیسی بن قاسم سندھی
۶۷۹	شیخ مبارک صدیقی محمد اشرف	۶۹۴	حضرت شیخ بالو سندھی محرورو
	شطاری لاهوری	۶۹۴	شیخ عبد الستار
۶۷۹	حضرت مولوی محمد صالح	۶۹۴	حضرت شیخ محمد استفتاح
۶۸۰	میر سید غلام محمد	۶۹۵	شعبه چهارم: مجملی در احوال شیخ
۶۸۰	شیخ صدر الدین داگر		بدیع الدین قطب المدار
۶۸۱	حضرت شیخ احمد بن جلال	۶۹۶	حضرت سلطان بدیع الدین شاه مدار
۶۸۲	شیخ محمد حسن	۷۰۲	حضرت قاضی محمود شاه کنتوری
۶۸۲	حضرت شیخ شمس الدین	۷۰۴	حضرت میبھی مدار
۶۸۳	حضرت شیخ صدیق	۷۰۶	حضرت شیخ طه مدار
۶۸۳	شیخ ولی محمد بن شیخ راجی	۷۰۶	حضرت شیخ حمید
۶۸۳	حضرت شیخ امان الله	۷۰۷	حضرت شیخ قطب عالم
۶۸۴	حضرت شیخ عبد اللطف بن ملک	۷۰۷	شاه محمود کنتوری
	شاه	۷۰۷	حضرت شیخ ثابت مداری
۶۸۵	حضرت شیخ محمد جیو برهنه سر	۷۰۸	حضرت شیخ حمید بن شیخ جلال بن
۶۸۶	حضرت شیخ حسن		شیخ ثابت
۶۸۶	حضرت شیخ محمد معروف به عوئی	۷۰۹	حضرت شاه احد علی
۶۸۷	حضرت شیخ لشکر محمد عارف	۷۰۹	حضرت شاه عطا الله بن محمد شریف
۶۸۹	حضرت شیخ ابراهیم قاری شطاری	۷۱۰	حضرت شاه میان
۶۸۹	قاضی محمود	۷۱۰	حضرت مولوی اسمن الدین

۷۱۱	سید احمد	۷۲۳	حضرت شاه بولن ابدال
۷۱۲	حضرت شاه حسین	۷۲۴	حضرت شیخ پیاره
۷۱۳	حضرت قاضی شهاب الدین قدوائی	۷۲۵	حضرت شیخ کمال الدین بن سلیمان
۷۱۴	حضرت قاضی مظهر	۷۲۵	شیخ دولت گجراتی
۷۱۵	سید جلال الدین	۷۲۵	حضرت شیخ فخر الدین
۷۱۶	حضرت شیخ کرم الله	۷۲۷	حضرت شیخ دانبال
۷۱۶	حضرت شیخ داؤد صلاح مداری	۷۲۷	شیخ حسین معمر بلخی
۷۱۸	حضرت حسین شاه	۷۲۸	حضرت خواجه مقری مداری
۷۱۸	حضرت شمس بنی	۷۲۸	شیخ فخر الدین مداری
۷۱۸	حضرت سید خاصه	۷۲۹	شیخ جلال الدین سارچی
۷۱۹	حضرت سید راجی دهلوی	۷۳۰	نهر پنجم: مجملی در احوال خواجه ویس قرنی و دیگر اولیا او.
۷۱۹	حضرت شاه الا	۷۳۰	خواجه ویس قرنی
۷۱۹	حضرت شیخ محمد جنید بداونی	۷۳۱	حضرت خواجه اویس قرنی
۷۲۰	مولانا حسام الدین سلامتی	۷۳۲	خواجه محمد بن علی حکیم
۷۲۰	سید محمد طاهر	۷۲۰	الترمذی
۷۲۰	حضرت شیخ مظهر قدس سره	۷۳۴	حضرت ابو بکر وراق
۷۲۰	شیخ شمس ثانی	۷۳۴	خواجه ابو علی جرجانی
۷۲۰	سید صدر الدین نامور	۷۳۴	شیخ یحیی بن معاذ رازی
۷۲۱	میر سید صدر جهان	۷۳۴	نامقی الجامی
۷۲۱	حصرت شیخ آدم	۷۳۵	شیخ ابو طاهر گرد
۷۲۱	شیخ فرید	۷۳۶	حضرت شیخ زین الدین ابو بکر
۷۲۲	شیخ محمد	۷۲۲	نایبادی
۷۲۲	پولادی	۷۲۲	مولانا محمد ساغری
۷۲۲	حصرت شیخ الیاس	۷۳۶	حضرت شیخ داؤد
۷۲۲	حضرت حاجی سلیمان	۷۳۷	شیخ عبد الله کهنواس
۷۲۳	حضرت قاضی عبد الملک		

۷۳۷	شیخ علی افغان	۷۵۲	میان ابراہیم خان
۷۳۷	سیّد احمد افغان	۷۵۳	میان سعید خان
۷۳۸	حضرت شیخ محمد بن عبد الملک	۷۵۳	حضرت مولوی وحیہ موہانی
	قاری	۷۵۴	حضرت شاہ عبد الجلیل
۷۳۹	حضرت شیخ محمد بن شیخ ابو	۷۵۸	حضرت حسن صاف
	الحسن بھکھری	۷۶۱	شیخ نور اللہ
۷۴۰	شیخ علاء الدین بن شیخ نور الدین	۷۶۲	حضرت سیّد جلال
	اجودھنی	۷۶۳	حضرت میر سیّد حامد
۷۴۰	سیّد سلطان بھرائچی	۷۶۴	حضرت میر سیّد شمس الدین
۷۴۰	حضرت مولانا حلال الدین ابو یزید	۷۶۵	حضرت میر طاہر تیز رو
	نورانی	۷۶۶	حضرت شیخ سعد اللہ لاہوری
۷۴۱	شیخ حلا الدین ابو سعید نورانی	۷۶۷	حضرت حاجی شیخ سیّد محمد
۷۴۱	مولوی طفیل علی		ملتان
۷۴۱	سیّد ابراہیم	۷۶۸	شیخ نور اللہ
۷۴۲	حضرت شاہ افضل حدانما	۷۶۹	حضرت شاہ عبد الرحمن چشتی
۷۴۲	حضرت میان الہ داد	۷۷۳	خلفای شاہ عبد الرحمن چشتی
۷۴۳	شیخ حنید غازی پوری	۷۷۴	شیخ ولی محمد اندان
۷۴۵	ولی اللہ شاہ عبد اللہ	۷۷۴	حضرت شیخ فرید الدین
۷۴۵	حضرت شیخ عبد الرب	۷۷۴	شیخ عبد الرسول
۷۴۶	میر سیّد عبد الجلیل	۷۷۴	شیخ محمد فاضل
۷۴۸	شیخ امجد دہلوی	۷۷۴	شیخ خان محمد
۷۴۸	سیّد غلام مرتضیٰ	۷۷۵	حضرت شاہ فاضل
۷۴۸	حضرت شاہ معصوم	۷۷۶	شاہ عبد الرحمن
۷۴۹	میر سیّد حسن رسولنما	۷۷۷	نظام الدین امیتھی
۷۵۲	سیّد شاہ ہاشم	۷۷۷	حافظ محمد فاضل
۷۵۲	سلطان محمد کرمانی	۷۷۸	غلام حسین

عز زحار	بیست و هشتم
۷۸۶	حضرت محمد رضا ۷۸۲ حضرت خضر ابدال
۷۸۶	حضرت شاه خیالی ۷۸۳ شاه عبد الخالق سرسای
۷۸۷	حضرت شاه مرزا ابرهان ۷۸۵ شاه بی پروا

پیش گفتار

مایه کمال بهجت و شادمانی است که جلد دوم تذکره بحر زخار با همکاری مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه اسلامی علیگر (هند) و رایزنی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران در دهلی نوبه چاپ می رسد. بی شك بدون حمایت و كمك جناب آقای علی فولادی رایزن محترم فرهنگی جمهوری اسلامی ایران در هند چاپ جلد دوم این كتاب امكان پذیر نبود. از این كه ایشان با طیب خاطر و علاقه مندی بسیار این زحمت را قبول فرمودند، سپاسگزاریم. این همکاری نه فقط نشانه كرم ذات و علوفطرت ایشان، بلكه شاهد بارز عشق و علاقه آن جناب به حفظ مآثر ادبی و میراث مكتوب مشترك هند و ایران است كه ما را اسیدوار میسازد در آتیه نیز چنین همکاری ها و پروژه های مشترك را در انجام وظیفه مان كه غیر از استحکام و گسترش و ترویج زبان فارسی چیزی دیگر نیست، به اجرا در آوریم.

بحر زخار تالیف شیخ وجیه الدین اشرف اودهی تذکره ای مبسوط و دامنه دار و بسیار ارزشمند صوفی و عرفا است كه در قرن سیزدهم هجری / هجدهم میلادی در هند برشته تحریر در آمد. بحر زخار مشتمل بر هشت "لحه" می باشد. لحه اول، دوم و سوم بایك مقدمه مفصل از مصحح در جلد اول بحر زخار در سال ۲۰۱۲ با همکاری مركز تحقیقات فارسی و رایزنی فرهنگی ایران بچاپ رسید. جلد دوم كه پیش نظر دارید مشتمل بر دو لحه بعدی یعنی لحه چهارم و پنجم است. لحه چهارم منقسم است بر چهار نهر و هريك از آن برای تذکره یكی از سلاسل معروف صوفیا مانند چشتیه، قادریه، سهروردیه، فردوسیة مختص است.

نهر اول:

در احوال خواجه معروف کرخی و مریدان و منتسبان ایشان هست. مثلاً

خواجه معروف کرخی، خواجه سرّی سقطی مرید معروف کرخی، خیر نساج مرید سرّی سقطی، خواجه سمنون، جنید بغدادی مرید و خواهر زاده سرّی سقطی، خواجه ابو سعید خراز شاگرد جنید بغدادی، خواجه رویم، شیخ ابو الوفا و غیره.

نهر دوم:

در احوال عبد القادر گیلانی و اولاد احفاد ایشان و خلفا و دیگر منتسبان مانند: شیخ عبد القادر گیلانی خلیفه شیخ ابو الوفا، شیخ سیف الدین خف و خلیفه عبد القادر گیلانی، حضرت تاج الدین ابوبکر عبد الرزاق خلف اصغر و خلیفه برتر شیخ عبد القادر گیلانی و غیره.

نهر سوم:

درین نهر مؤلف احوال بزرگان سلسله سهروردیه را بیان کرده است که از حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سهروردی شروع شد. اسامی بعضی از آنها که ذکرشان درین نهر آمده است بقرار زیر است:

شیخ نجیب الدین سهروردی، شیخ حسن بلغاری مرید شیخ نجیب، شیخ رکن الدین، شیخ صفی الدین اردبیلی، سید بدرالدین خلف و خلیفه سید صفی الدین اردبیلی، شیخ اوحد الدین کرمانی، شیخ بهاء الدین متقی و غیره.

نهر چهارم:

درین نهر احوال بزرگان سلسله فردوسیّه آمده است که مبدأ این سلسله حضرت نجم الدین کبری است. اسامی بعضی از آنها درج ذیل است:

نجم الدین کبری، بهاء الدین ولد سید برهان الدین محقق، شیخ مجد الدین بغدادی، شیخ سعد الدین حمویه، سیف الدین بلخیزی، بابا کمال جندی، شیخ فریدالدین عطار، حضرت سید هزبرالدین و غیره.

لجّه پنجم:

مؤلف لجّه پنجم را در پنج نهر تقسیم کرده است:

نهر اول:

درین نهر شرح احوال اولیای مغرب زمین از هر سلسله و بعضی از تابعان ایشان

آمده است مثلاً شیخ اسرافیل، ذوالنون مصری، سهیل بن عبد الله تستری، حضرت میمون، ابراهیم بن داؤد و غیره.

نهر دوم:

در احوال سلسله قلندریه است. مبدأ این سلسله حضرت شیخ عبدالعزیز مکی هستند. اسامی بعضی از آنها درج ذیل هست:

حضرت شاه خضر رومی مرید حضرت عبدالعزیز مکی، شاه نجم الدین قلندر خلیفه شاه خضر رومی، شمس الدین قلندر مرید نجم الدین، قطب الدین قلندر حونیوری، شاه شکر الله و غیره.

نهر سوم:

برای احوال شهدا مختص است مانند حضرت سالار مسعود، حضرت سکندر دیوانه، سید حسین خنگ سوار، سید معروف شهید، حسان شهید، سلطان محمود، سید حسینی و غیره.

نهر چهارم:

مؤلف نهر چهارم را مجدداً در چهار شعبه تقسیم کرده است و در تحت هر شعبه بزرگان يك سلسله مخصوص را جا داده است، مثلاً:

شعبه اول: در بیان احوال سلطان العارفین بایزید بسطامی که مبدأ سلسله طیفوریه هستند و اولیای دیگر که به وساطت این سلسله به دوست حقیقی واصل و ملحق شده اند. اسامی بعضی از آنها که تحت این شعبه آمده است درج ذیل است:

بایزید بسطامی، خواجه عبد الله داستانی، مرید و برادرزاده بایزید، ابوالحسن خرقانی، شیخ ابوالقاسم گرگانی و غیره که سر سلسله صوفیان بوده.

شعبه دوم: در احوال خواجه بهاء الدین نقشبند، حافظ شیرازی مرید و خلیفه خواجه بهاء الدین، خواجه درویش فرزند خواجه بهاء الدین، خواجه محمدیار خلیفه خواجه بهاء الدین، نور الدین عبد الرحمن جامی مرید شیخ سعد الدین کاشغری و غیره است.

شعبه سوم: در بیان احوال بزرگان شطاریه هست. با ذکر احوال بزرگان شطاریه مانند شیخ عبد الله شطار مرید و خلیفه شیخ محمد عارف طیفور، شیخ محمد اعلا ننگالی اعظم خلیفه شیخ عبد الله شطار، شیخ ابوالفتح هدایت الله و غیره.

شعبه چهارم: در بیان احوال شیخ بدیع الدین قطب المدار و حلقا و متبعان ایشان هست، مانند:

قاضی محمود کنتوری خلیفه اکبر شاه مدار، حضرت میتهی مدار و غیره.

نهر پنجم: این آخرین نهر لجه پنجم هست و مختص است برای بیان احوال اویس قرنی و دیگر اولیا که بدین مشرب مشرف بوده اند، مانند:

خواجه محمد بن علی الحکیم الترمذی، خواجه ابو علی جرجانی مرید خواجه محمد ابوبکر وراق، شیخ یحیی بن معاذ رازی.

اسیدوار است بایاری خداوند متعال سه لجه آخر بحر زخار همراه با فهرست الفبایی / اماکن / و اعلام و غیره از هر سه جلد بزودی در دست استادان و دوستداران زبان و ادب فارسی قرار خواهد گرفت.

.....

نسخه های خطی بحر زخار:

طبق اطلاع نویسنده فقط پنج نسخه بحر زخار در کتابخانه های مختلف هند و خارج از هند موجود می باشد اما بیشتر از آنها ناقص هستند. خوشبختانه نسخه ای که در کتابخانه آزاد تحت شماره ۲۵۶، ۲۵۷ وجود دارد نسبت به نسخه های دیگر کامل تر است و فقط دو برگ اخیر ضایع شده است. اما طبق اطلاعات فهرست که در ابتدای نسخه داده شده است پایان کتاب بر ذکر احوال امره اصفهانی می شود و ذکر امره اصفهانی درین نسخه وجود دارد.

نسخه های بحر زخار که در دست داریم درج ذیل هست:

۱. نسخه کتابخانه آزاد، دانشگاه اسلامی علیگر:

مشخصات نسخه: النصف اول:

شماره نسخه : ۲۵۶، فارسیه اخبار، یونیورسیتی کلکشن

کل اوراق : ۷۸۹

سطر فی صفحه :	۱۳
خط :	نستعلیق، خیلی خوش
اندازه صفحات :	۱۰.۵ X ۸.۵
سنه استنساخ :	۱۲۹۳ هـ یا ۱۳۰۸ هـ
مشخصات: النصف الثاني:	
شماره نسخه :	۲۵۷، فلسیه اخبار، یونیورسیتی کلکشن
کل اوراق :	۶۴۶
سطر فی صفحه :	۱۳
خط :	نستعلیق، خیلی خوش
اندازه صفحات :	۱۰.۵ X ۸.۵

این نسخه مولانا آزاد از دو حیث دارای اهمیت و ارزش خاصی است. اول اینکه تاریخ استنساخ این نسخه در ابتدای متن بافته می شود "استکثب فی ۱۳۰۸ هجریه مقدسه" و از روی این عبارت تاریخ استنساخ را ۱۳۰۸ هـ فرض کرد اما در پایان فهرست نصف ثانی بدست کاتب نوشته شده "تمام شد کتابت فهرست هذا در ۱۲۳۹ هـ." بنابر این می توانیم حدس بزنیم که کتابت نسخه در سال ۱۲۹۳ هـ آغاز شده و در سال ۱۳۰۸ هـ پایان رسید. هر دو جلد این نسخه فهرست طولانی اساسی عرفا و صوفیا را دارا می باشد و تراجم آنها با همین ترتیب درین نسخه یافته می شود. نسخه کتابخانه آزاد با این عبارت شروع می شود: "حمد بیحد قدیمی را که از مینای وحدت باده السمت..." و با این عبارت پایان می رسد: موج احوال آن روح مولی عالم روحانی حضرت امیر اصفهانی..... عصابة خود را بگرفت

۲. نسخه مولانا آزاد (سبحان الله کلکشن)

مشخصات نسخه:	
شماره نسخه :	۹۲۰/۳۰، سیرت فلسفی سبحان
الله کلکشن	
کل اوراق :	۲۲۰
سطر فی صفحه :	۲۸

خط : نستعلیق خوش، خوانا

اندازه صفحات : ۱۰.۵ x ۵.۵ x ۱۳.۸

سنه استنساخ : ندارد

این نسخه مولانا آزاد ناقص الآخر است و مشتمل است بر اولین سه لجه و قسمتی از لجه چهارم. فهرست ندارد، ابتدایش از حمد بیحد قدیمی می شود و به ذکر احوال حاجی نوشه که ذکرش در نهر دوم لجه چهارم آمده پایان می رسد.

۳. نسخه آصفیه، حیدرآباد

مشخصات نسخه:

شماره نسخه : ۲۳۸

کل اوراق : ۱۸۴۳

سطرفی صفحه : ۱۷

خط : نستعلیق، خوانا

سنه استنساخ : ندارد

نسخه آصفیه ناقص الطرفین و از آغاز و انجام افتاده است و مشتمل بر اولین پنج لجه و قسمتی از لجه ششم است. ابتدایش از احوال خدیجه الکبری که در لجه اول آمده می شود و با ذکر ادیب کندی که ذکرش در لجه ششم به ترتیب الفبائی شده است پایان می رسد. بر صفحه او شماره صفحه ۱۰۱ داده شده است. ازین معلوم می شود که در ابتدای این نسخه فهرست داده شده بود که حالا با مرور زمان از دست رفته چرا که حصه متن زیاد ضایع نشده است.

۵. نسخه کتابخانه مختار اشرف، کچهوچه

مشخصات نسخه:

شماره نسخه : ندارد

کل اوراق : ۲۹۴

سطرفی صفحه : ۱۴

خط : نستعلیق خوش، خوانا

اندازه صفحات : 10 x 25

سنه استنساخ : ندارد

۵. نسخه موزه برطانیه، لندن

مشخصات نسخه:

شماره نسخه : or 1848

کل اوراق : ۵۹۵

سطرفی صفحه : ۱۷

خط : نستعلیق

اندازه صفحات : 12.5 x 7.5

سنه استنساخ : حدود ۱۸۵۰ء

این نسخه هم ناقص الآخر است و اولین سه لجه و قسمتی از لجه چهارم را دارا می باشد. ولی ازین حیث دارای اهمیت است که قریب تر با دوره مولف هست. در ابتدایش فهرست اسامی داده شده است که مشتمل است بر ۷ ورق، بعدا لجه اول تا سوم مکمل و قسمتی از لجه چهارم را دارد که با ذکر صوفیای سلاسل قادریه پایان می رسد.

در آخر وظیفه خود میدانم که از همه دوستان و همکاران خود که بدون حمایت و تشویق ایشان، مخصوصاً بدون کمک آقای دکتر محمد احتشام الدین، اسستمت پروفیسور مرکز تحقیقات فارسی، چاپ جلد حاضر امکان پذیر نبود، صمیمانه سپاسگزاری بنمایم. از مسئولین کتابخانه مختار اشرف کچهوچه که نسخه بحر زخار را بماند مرحمت فرمودند نیز تشکر ویژه می نمایم. هم چنین برای دوست نوجوان و دانشمند نوباوه بوستان عرفان، دکتر سراج اجملی، استاد یار بخش اردو، که نسخه کچهوچه را برای ما فراهم نمودند تشکر و شادباش دارم. 'کرم کردی الهی زنده باشی'.

آذر میدخت صفوی

نشانه های اختصاری

- ا: برای نسخه کتابخانه مولانا آزاد، (ذخیره یونیورسیتی) دانشگاه
اسلامی علیگر-هند
- ب: برای نسخه کتابخانه مولانا آزاد، (ذخیره سبحان الله) دانشگاه
اسلامی علیگر-هند
- ج: برای نسخه کتابخانه آصفیه، حیدرآباد-هند
- د: برای نسخه کتابخانه مختار اشرف، کچهوچه-هند

لجّه چهارم

مجملی^۱ در احوال حضرت خواجه معروف کرخی منسوب خانواده ایشان،
درین لجّه چهار نهر اند:

نهر اّوّل مجملی^۲ در احوال خواجه معروف کرخی قدّس سرّه^۳.

موج احوال آن ملک المشایخ روحانی، آن سلطان طوائف سبحانی، آن
آب زلال تشنه کامان وادی محبّت و^۴ اجلال، آن به طایفه واصلین عین وصال، آن
ممدوح^۵ عالم چرخ، قطب ارشاد خواجه معروف کرخی، کثیّت او ابو محفوظ و
نام پدرش فیروز، بعضی معروف بن علی گفته اند، از قدمای مشایخ کبار استاد
خواجه سرّی سقطی و غیره، پیشوای اولیای هفت خانواده بود، مقدم طریقت و
متقدّم طوائف و مخصوص به انواع لطائف و خلاصه عارفان عهد^۶، و کرامت^۷ و
ریاضات بسیار داشت، در مقام انسیت و شوق به عایت بوده است که نظیری نداشت.
صاحب نفحات گوید پدر او موالی^۸ امام علی موسی رضا بود. شیخ فرید
عطار فرماید، مادر و پدرش ترسا بودند، او را به معلّم فرستادند، استاد گفت بگو الله
مه است، او گفت الله يك است، استاد نزد خواجه بگریخت در خدمت امام
موسى علی رضارفت، مسلمان شد و ریاضات نمود و تربیتها یافت و به خرقة امام
مشرّف شد. مادر و پدرش نیز بر دست او اسلام آوردند. پس وی به خواجه طائی
پیوست، اخذ فواید نمود و ریاضات چندان کشید و آن قدر در صدق قدم زد که
مشار الیه قوم شد و عالمی به وی تولّا نمود.

۳. د: 'قدس سرّه' ندارد

۶. ج: 'بلند'

۲. د: نهر اول 'مجمع'

۵. ج: د: 'مخدوم' عالم

۸. ج: 'مولی' امام علی

۱. د: 'مجمع' در احوال

۴. د: 'محب را' جلال

۷. د: 'کرامات' و ریاضات

روزی بر دجله جماعه^۱ اوباشان رسیدند، اصحاب شیخ گفتند دعا کن این همه غرق شوند که فساد به دنیا^۲ نباشد، خواجه فرمود دست بردارید، گفت الهی چنانکه ایشان را عیش^۳ در دنیا عنایت کرده ای در آخرت هم عطا کن. اصحاب گفتند این چه دعاست؟ فرمود، تأمل کنید تا معلوم شود، چون آن جماعت خواجه را دیدند رباب شکستند و شراب ریختند و به پای خواجه افتادند توبه کردند. وی را بس کمالات عالی اند، این مختصر گنجایش آن نیافت، در دو صد هجری وفات یافت، قبر در بغداد.

موج احوال آن فخر خاندان^۴ ملکوت، آن باعث نازش سیاحان لاهوت، آن نقطه پر کار بی نقطه، قطب عالم **خواجه سرّی بن مفلس سقطی**، از طبقه اولی بود، کنیت او ابوالحسن است، امام اهل تصوّف بود، اول کسی که در بغداد سخن حقایق و تصوّف گفت او شد، مرید خواجه معروف کرخیست، خواجه حبیب راعی و خواجه حارث محاسبی و خواجه بشرحافی را دیده بود، خال و پیر خواجه جنید بغدادیست. در تذکرة الاولیاء نویسد: اول او سقط فروشی کرده،^۵ یکبار آتش در بغداد افتاد، آنرا گفتند دوکان نو هم بسوخت، فرمود من فارغ شدم، چون نیک نگه کرد نسوخته بود، چون چنان دید هر چه داشت به درویشان داد و طریقه تصوّف بر گرفت^۶ و از تربیت خواجه معروف به ریاضت شاقه در آمد، چنانچه چهل سال نفس او کرده نان و غسل خواست و نداد و عابد چنان بود که خواجه جنید گفتی، هیچ کس را در عبادت زیاده^۷ از سرّی نیافتم، نود و هشت سال پهلو به زمین نهاد،^۸ مگر به بیماری مرگ، با این همه^۹ روز چند کُرت آئینه می دید که از بی نیازی حق تعالی و شامت گناه روی من سیاه نشده باشد. وی شبی یعقوب علیه السلام را به خواب دید، گفت، یا رسول الله! این چه شور در عالم انداخته ای؟ چون ترا از حضرت خدا محبت کمال است، سخن یوسف علیه السلام بباد ده، پس ندا رسید

۱ ح: 'جماعی'	۲ د: فساد 'دنیا' نباشد	۳ ج: 'عیش ایشان' د: 'عیش' ندارد
۴ ج: فخر 'عابدان'	۵ د: 'کردی' یکبار	۶ د: تصوّف 'کرامت'
۷ ح: زیاده 'در عبادت'	۸ د: 'بر نهاد'	۹ د: همه 'هر روز'

یا سرّی دل نگهدار، پس یوسف علیه السلام را برو نمودند، سه شبانه روز بیهوش افتاده ماند، به روز شنبه وقت صبح سوّم ارمضان دو صد و پنجاه و سه هجری وفات یافت، قبر در بغداد.

موج احوال آن مهد نشین سیر سلوک، آن مرجع مشایخ و ملوک، آن معنی الفقیر لایحتاج، شیخ وقت خیر نساج،^۲ مرید سرّی سقطی است، از طبقه ثانیه بود، کنیت او ابوالحسن و نامش محمد بن اسماعیل، اصل از سامره بود، در بغداد ماندی با ابو حمزه بغدادی صحبت داشت، اسناد بسیار مشایخ است، در وعظ و عشق و صفا شأنی بزرگ داشت، خواجه شبلی و ابراهیم خواص در مجلس او توبه کردند، یک صد و بیست سال عمر یافت. شخصی را غلام گریخته بود او را از شبه گرفتار^۳ کرد و پارچه بافی آموخت، او این مقدمه را عتاب^۴ الهی دانسته، معصیت خود را عفو خواست، حق تعالی از آن خدشه و قید نجات بخشید. روزی پیرزنی کرباس^۵ خود را برای بافت^۶ داد و اجرتش را گفت به که سپارم؟ بر سر^۷ دجله نشسته بود، گفت، اگر من نباشم به این ماهیان بسیار به من خواهد رسید، آن هم چنان کرد، چون باز بر دجله آمد ماهیان آن نقد را بدو حاضر کردند. روز وفات عزرائیل به قبض روح او آمد^۸ گفت، ساعتی تأمل کن نوعی که توبه قبض روح من ماموری من برای ادای نماز مامورم، برخاست طهارت کرد، نماز ادا نمود، سپس قبض روحش شد در سه صد و بیست و دو هجری.

موج احوال آن متجلی به شمع جمال، آن تشنه آب زلال وصال، آن علیلان عشق را طب، **خواجه سمّون محب**، کنیت او ابوالحسن و به قولی ابوالقاسم از صحبت داران خواجه سرّیست، وی را مردم سمّون محب می گفتند و وی^۹ خود را کاذب می گفت، به مگه رفت، اعیان آنجا او را بر منبر کردند که وعظ گوید،

۳ الف: گرفتار ندارد

۶ د: برای بافت

۹ ج: مردی خود

۲ ج: خیر النساج

۵ ج: کبر پاش

۸ د: روح او آید

۱ ج: سوّم ارمضان

۴ ج: عنایت الهی

۷ د: بر دجله

خلق را مستمع نیافت، روی به قنادیل کرد که با شما می‌گوییم، از سخن وی قنادیل فی الحال بر یکدیگر آمدند و پاره شدند و یکبار در وعظ گفتن سرغ از هوا آمده بر دوش او نشست، پس به زمین افتاد، متقار و پرو بال چندان زد که خون از دهنش بر آمد و بمرد. او تقدّم محبت بر معرفت کرده و دیگران بر خلاف آنند^۱ به قولی، بعد خواجه جنید و به قولی حضور خواجه وفات کرد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مثبت حقیقت وحدت، آن مقتبس انوار حقیقت، آن معدن اسرار دقایق، آن مطلع انوار حقایق، آن قافله سالار ارباب تصوف، آن امام اصحاب تعارف، آن به علم معنی علم افراخته به اوستادی، سید الطایفه **خواجه جنید بغدادی**، ابوالقاسم کنیت و زجاج و خراج لقب دارد. پدرش آبگینه فروختی، اصلش از نهاوند و مولد و منشأ بغداد، مرید و خواهر زاده سرّی سقطی است، با خواجه محمد قصاب صحبت داشت و مذهب سفیان ثوری بود و اکثر مشایخ مذهب داشتند و از ائمه سادات این قوم است، اکثری ازین طایفه نسبت ارادت بدو دارند و در زمانه متأخرین چند سلاسل بدو می‌پیوند^۲ و لقبش سید الطایفه الهند آمد. شیخ الشیوخ عالم بود و امام ائمه جهان، در فنون علم کامل و در معاملات و ریاضات و کلمات لطیف و اشارات عالی بر همه سبقت داشت، از اوّل تا آخر پسندیده و جمله طائفه بر امامت او متفق اند، او را طاؤس العلما و سلطان المحققین می‌گفتند و در عمر هفت سالگی با سرّی به مکه رفته و در مسجد حرام چهار صد پیر جمع بودند و سخن در سکر می‌گذاشت، در آن میان سخن جنید غالب آمد همه پسندیدند و ایرا کمالات پس عالی اند، در دو صد و نود و هفت بسم الله الرحمن الرحیم گفته روحش به ملاء اعلی شتافت و در بغداد مدفون شد.

موج احوال آن صدر نشین محفل ارشاد، آن همدرس بعین^۳ استاد، آن موحد با اعزاز، **خواجه ابو سعید خراز**، وی خرز موزه می‌کرد و می‌کشاد گفتند چه کار می‌کنی؟ گفت به این کار مشغولی دارم تا که خواجه جنید مرا مشغول

۱. ح: 'آن اند' ۲. ج: می 'پیوندند' ۳. ج: 'بعین استاد'

گردانده خدا، بغدادی اصل است، گویند ارادت از منصور طوسی داشت و با ذوالنون مصری و سرّی سقطی و عبد الله تستری و بشر حافی صحبت داشت و به قول شیخ عبد الله انصاری که خواجه ابوسعید خود اقرار شاگردی جنید می کرد مخصوص به کرامت و تربیت^۱ مریدان قبولیت تمام داشت و در طریقت مجتهد بود، مشایخ وی را نشان تصوّف می گفتند، در دو صد و هشتاد و شش وفات یافت.

موج احوال آن صاحب سیاحت بی حجب، آن عالم علوم بی کتب، آن هوای معانی را غنیم، قطب وقت خواجه محمّد رویم اصلش از بغداد، از اجلّة مشایخ فقه بود، در مذهب متابعت داؤد اصفهانی داشت، وی خود را شاگرد جنید می نمود، شیخ فرید عطار نویسد که وی از اجلّة مشایخ است^۲، بر امامت و بزرگی او مردم را اتّفاق است، مذهب صلح کل داشت، در ممالک کرامت خدیو بود و لطافت کلامش در توحید حجّت است، درین^۳ طایفه کمالاتش بس عالی در نفحات است، این مختصر گنجایش آن نیافت، به تاریخ دوازدهم شوال سنه سه صد و سه وفات یافت.

موج احوال آن منوّر جمال، آن معطر وصال، آن مورد الطاف لطیف حضرت خواجه عبد الله خفیف، صاحب سفینه الاولیا او را مرید حضرت رویم نویسد در مرآة الاسرار اثبات خرقه از رویم نموده مرید ابوطالب خراج بغدادی نوشته، شیخ المشایخ ملک شیخ الاسلام زمانه بود، در علوم صوری و معنوی مقنن، اکثر مشایخ اقتدا بدو کنند، در حقایق اسرار در وقت او نظیری نبود، در شب هزار رکعت خواندی و بعد هر رکعت ده هزار بار سورة اخلاص تمام خواندی، در سال چهار اربعین معمول داشت و آخر حیات چهل چله کشیده در آخر روز آخر چله وفات کرد، گفته^۴ چهل است بر من نعمت صوری چندان ریخته اند که چه گویم لیکن گاهی بر خود زکات واجب نکردم چنان زیستم، بیست و سوم رمضان سه صد و شصت و نه وفات.

۲. د: 'است' ندارد

۱. ج: 'در' تربیت

۴. د: 'گفتی' چهل

۳. د: 'در' ندارد

موج احوال آن مرشد اهل طریقت، آن فرع اصل حقیقت، آن مصقله زنگ شکی، خواجه عمر بن عثمان المکی از بزرگان طریقت و سادات این قوم، مرید خواجه جنید و صحبت دار خواجه ابوسعید خراز بود و پیر منصور حلاج است، روزی ترجمه گنج نامه نوشته زیر سجاده داشت، منصور حلاج برد، در حق او دعای بد کرد، هر که این اجزا برده عنقریب است که دستش ببرند و بردار کشند، آنچه بر منصور گذشت از نفس رانی او بود، وی را کمالات بس^۱ عالی اند، در دو صد و نود و یک وفات یافت.

موج احوال آن غواص بحر بی کنار، آن منبع سرچشمه اسرار، آن کان جواهر سر لا مکان، آن کلیم با ملک المنان، مظهر اسرار رب جلی، قطب افراد خواجه ابو بکر شبلی، نامش جعفر بن توس است، در مجلس خواجه نساج توبه نموده مرید خواجه جنید شد،^۲ عالم به ذکر فقه و مجلس گفتی، وی را ریاضات مجاهدات کمال بود و کلمات حقایق و کرامات لا شمار^۳، خواجه جنید در حق او گوید در هر قوم تاج است و تاج این قوم شبلی، نفس شبلی مرده بود، این مرتبه کم حاصل سالکان است، وی از مرتبه قطبی و غوثی و فردیت گذشته به محبوبی رسیده بود کمالاتش زیاده از انداز^۴ تحریر است، بعد دفن منکر نکیر از او پرسیدند من ربک؟^۵ گفت خلقت شما از آدم^۶ سابق^۷ است؟ گفتند آری، گفت همراه ملایک آدم علیه السلام را سجده کرده اید؟^۸ گفتند آری، گفت پدر را سجده هم کنید^۹ و از پسر حقیقت رب می پرسید، حیاتش هشتاد و هفت سال، در سه صد و سی و سه وفات.

موج احوال آن قطب دایره اخلاص، آن مخصوص با اختصاص، آن میرا از

- | | |
|---------------------|--|
| ۱ د: 'بس' کمالات | ۲ د: 'نموده' مرید خواجه جنید با ذوالنون مصری و سرّی سقّی و |
| عید الله سقّی | ۳ د: 'از' شما |
| ۴ ب: 'اندازه' تحریر | |
| ۵ ب: 'من ربک' ندارد | ۶ ب: 'ار' آنجا دم |
| ۷ د: 'سابق' ندارد | |
| ۸ د: 'اید' ندارد | ۹ د: 'همی' کنبد |

جرم و خطا، امام المشايخ **خواجه ابوالعباس ابن عطا**، از کبار مریدان خواجه جنید است، وی سلطان اهل تحقیق و برهان اهل توحید بود، پیش از وی هیچ مشایخ را اسرار معانی و تاویل آن علم و بیان لطایف دیگری را نبود، او از خواجه جنید گفت، اغنیا افضل اند از فقرا از آنکه از اغنیا حق تعالی حساب خواهد و بی واسطه عتاب کند و عتاب دوست از همه فاضل تر بود. جنید گفت، از اغنیا حساب خواهد و از فقرا عذر کند، پس عذر فاضل تر^۱ است از حساب، عطا پدرش پیر مرد کامل و ثابت به رضا و تسلیم بود، نه پسر او فاطع^۲ طریقان به سفر به حضورش کشتند، او خندان ماند، در سه صد و نه هجری شهیدش کردند.

موج احوال آن سجّاده نشین سیّد الطایفه، آن سرزمره تکیه و خاتمه،^۳ آن صدر نشین اقلیم بی نظیری، شیخ وقت **خواجه ابو محمد حریری**، احمد بن الحسن مرید و جانشین خلیفه ولی هند^۴ خواجه جنید است. بعد مرشدش سجّاده نشین او شد، يك سال به مگه ماند خواب و سخن نکرد، پا دراز هم نکرد، وی را کمالات پس عالیست، در سه صد و دوازده یا چهارده وفات نمود.^۵

موج احوال آن ارباب هدایت را مقتدا، آن صاحب ولایت را پیشوا، آن منزّه از گفتگو، غوث وقت **حضرت شیخ ابوالعباس**، نام وی احمد بن محمد بن عبدالکریم است،^۶ شیخ آمل و طبرستان بود، مرید شیخ محمد بن عبدالله طبريست که مرید ابو محمد حریری بود. صاحب نفحات الانس^۷ گوید، ابوالعباس قبله غوث زمان خویش^۸ بود، کرامت و فراست در عهد خویش بسیار داشت، بزرگان شهر اورا بدو^۹ تفخر بود، می گفتند که وی را افضل الهیست در میان ما که چون در توحید خواهیم ازو پرسم، سال وفات نوشته نیافت.

موج احوال آن شیخ^{۱۰} محفل توفیق، آن شمس فلک تحقیق، آن زنده به

د. ۱: عذر حاصل تر	د. ۲: او قطع	ج. ۳: خاتمه
د. ۴: ولی هند	ج. ۵: وفات نمود	ج. ۶: است ندارد
د. ۷: الانس ندارد	ج. ۸: خوش دار	د. ۹: نرو تفخر بود
د. ۱۰: آن شمع محفل		

حیات جاودانی، مرشد وقت **ابو بکر کتانی**، وی بغدادی الاصل است و شیخ مگه بود، از اصحاب خواجه جنید است در مگه مجاورت کرده و همانجا در گذشته، او از شام تا صبح نماز کردی، از حضرت علی مرتضی رضی الله تعالی عنه غباری داشت، پیغمبر صلی الله علیه وسلم^۲ رفع آن نمود، حضرت علی رضی الله تعالی عنه در حق او نوازش فرموده به مقصد اصلی رسانید، در سنه صد و دوازده وفات یافت.

موج احوال آن واقف اسرار ممات فی الحیات، آن مخزن علو مراتب و ارادات، آن محو تجلیات باری، مقتدای قوم **خواجه ابو علی رودباری**، از اصحاب خواجه جنید است، نسب وی به نوشیروان کسری می رسید، از بزرگان نامدار و اولیای کبار بود، با ابوالحسن نوری^۴ صحبت داشته، حافظ حدیث بود و خال ابو عبد الله رودباریست، شیخ ابو علی کاتب گفت، ندیدم جامع تر علم شریعت و طریقت را از ابوعلی رودباری و آنحضرت به سلسله^۵ نقشبندیه به واسطه خواجه جنید می رسد، در سه صد و بیست و یک وفات یافت.

موج احوال آن که مدام با اور رسول صلی الله علیه وآله وسلم^۷ مخاطب، حضرت شیخ ابوعلی کاتب، ارادت از شیخ علی رودباری داشت، از کبار مشایخ مصر است، کرامات ظاهر داشت، وی را هر شکلی که پیش آمدی در معامله حضوری سرور کائنات صلی الله علیه وسلم حاصل یافتی و آن را ظاهر کرده آنجناب حل فرمودی^۸، در سه صد و پنجاه و سه وفات.

موج احوال آن عارف دایم الاحوال، آن شیفته وعده وصال، آن رای محرم رازی، قطب ابدال شیخ روزبهان بقلی شیرازی، به نفحات آرد، وی سلطان العرفا و برهان العلما از سراج الدین محمود خلیفه ابن عبدالسلام بن احمد بن ابوالحسن

۱ ح: 'از' ندارد	۲ ح: 'علیه و آله وسلم'	۳ د: 'از' ندارد
۴ د: 'سوری' صحبت	۵ ح: 'بر سلسله'	۶ الف: 'آن مدام'
۷ الف: 'صلعم'	۸ د: 'کردی'	۹ ح: 'د: ششصد و پنجاه'
۱۰ الف: 'آوردی'		

است که از اصحاب شیخ ابوسلمه قسوی مرید شیخ ابوعلی رودباری بیعت داشت، ابتدا در سکندریه در حدیث با ابونجیب سهروردی هم سبق بود، اواخر ولولّه عشق بدو رسید غلبه شوق و استغراق بر وی غلبه نمود اکثر بانگ و فریاد می نمود. ابوالحسن کردویه گوید، روزی^۱ در مجلس صوفی باویکجا^۲ شدم و شناختم^۳ و به خاطر آوردم در علم و حال از زیاده ام^۴. فی الحال بر خطرۀ من آگاه شده گفتم، ای ابوالحسن آنرا از خاطر دور دار، امروز^۵ هیچ کس با برادر روزبهان^۶ برابر نیست، وی یگانه زمانه خود است، در پانزدهم محرم سال شش صد و شش وفات.

موج احوال آن منصور به تائیدات آسمانی، آن شهید شهادت معانی، آن اهل وحدت را تاج، **حضرت خواجه حسین منصور حلاج**، کنیت او ابوالمعیت از شهر بیضای فارس است، روزی نه دکان حلاج رفت و او را به کاری فرستاد خود کار او می کرد، ازین باعث مشهور به حلاج شد. مرید خواجه عمر عثمان المکی است، اگرچه اکثری وی را گمان به الحاد و تکفیر و زندقه می کردند شیخ فرید عطار از تربیت روحانیش به آن مرتبه رسید و شبلی و دیگر بزرگان تعریف او نموده اند و آن منصور حلاج ساحر در بلخ دیگر بود آنرا هم به قتل رسانیده بودند.

حسین منصور حلاج از مقدّسان^۷ زمانه و در کمالات یگانه بود، کمالاتش زاید از حوصله تحریر است، ریاضتش ازینجا قیاس باید کرد پنجاه سال در هر نماز غسل کردی، یکبار با چهار صد صوفی رو به صحرا نهاد و ماکولات بهم نرسید، صوفیان گفتند ما را شوربایی و نان می باید بهر یک دو نان و شوربا رسید، در ذیقعه سه صد و نه هجری شهید گردید.

موج احوال آن مطلوب محبوب، آن فائز مطلوب، آن رسته^۸ از ظلم و بیدادی عارف صادق **خواجه فارس بن عیسی بغدادی**، از خلفای حسین منصور حلاج است، از مدققان این طائفه بود، از بغداد به خراسان از آنجا به سمرقند در عبادات و

۱. د: 'گوید روزی ندارد' ۲. ج: 'یکی شدم' ۳. ج: 'بشناختم'

۴. د: 'زیاده او' ۵. د: 'امر در هیچ کسی' ۶. الف: 'ما را در بیان'

۷. ج: 'مقدّسات زمانه' ۸. د: 'آن رشته'

ریاضات کوشیده، وی را کمالات عالیست، معاصر علم الهدی ماتریدی بود که در سنه صد و سی و پنج وفات یافت.

موج احوال آن محتشم به عارفان ربّانی، آن مقرب در گاه سبحانی، آن مقبول حضرت یزدان، مقتدای وقت **شیخ عبدالرحمن**، نامش محمد حسین بن محمد بن موسی السلمی است، مرید خواجه شبلی بود، ویرا فضایل و کمالات بس بلند است، در وقت بی نظیر بود. در مرآة الاسرار نویسد: تفسیر حقایق طبقات صوفیه و دیگر تصانیف بآن منسوب اند، و بعد ابوالفضل شیخ ابو سعید ابوالحیر، از او خرقه پوشیده پس از سالها روح مطهر او شیخ محی الدین عربی را معاونت نموده، در حیرت او را مرتبه رفیع و مقام وسیع است اندر تصوف، در چهار صد و دوازده وفات یافت.

موج احوال آن صوفی صاف عبد الملک اسکاف، شاگرد حلاج بود، صد و بیست سال عمر یافت، حمزه عقیلی بود در بلخ، روزی از استاد پرسید عارف کیست؟ گفت کسی را که نابینا کنند و بر دار نمایند و جسدش بسوزند و خاکسترش بر باد دهند، اینهمه بر حلاج گذشته، هیکل نام شاگرد او را نیز شهید کردند و شاگرد الحسین نام نهادند.

موج احوال آن صوفی سالک، **ابراهیم بن مالک** و به قولی **احمد بن مالک** شاگرد حلاج و صحبت دار جمید و نوری بود. قول اوست، روزی که حلاج بر دار شد آن شب جناب عالی را به خواب دیدم، گفتم خداوند! این چه بود که با حسین کردی؟ بنده خود گفت سرتی بدو گفتم او آنرا آشکارا کرد، کمالات او در نفعات بسیار آمده.

موج احوال ۲ آن به خانه ولایت و هاج **احمد بن حسین منصور حلاج**، پسین شب از پدر وصیت خواست، گفت نفس خود را در شغلی افکن پیش از آنکه ترا در شغل افکند.

موج احوال آن نور الانوار سرور، آن معدن کمالات وفور، آن خلاص یافته از سخن دوری، مجذوب به کمند وحدت خواجه ابوالحسن نوری، در تفحات نویسد، مرید سرّی سقطیست، قدوّه اهل تصوّف و مقتدای ارباب^۱ محبّت، ریاضاتی بی اندازه و کراماتی پسندیده داشت، با احمد حواری و محمد علی قصاب و ذوالنون مصری صحبت داشت مشایخ او را امیر قلوب می گفتند و شیخ فرید عطار گوید چو در شب سخن کردی نوری از دهنش لامع شدی وجه تسمیه نوری از آنست و به قولی از نور باطن به اسرار خبر دادی، مشرب اینار^۲ داشت تا که وی وفات نکرد خواجه حنید با همچکس از حقیقت صدق سخن نکرد که صادق می بود، در دو صد و شصت و پنج و به قولی هشتاد و شصت^۳ وفات یافت.

موج احوال آن سلطان وادی تجرّد، آن برهان اقلیم تفرّد، خو گرفته به آزادی، مرد زمانه خواجه ابراهیم صیّادی البغدادی، با خواجه معروف صحبت داشته، مرد وقت و یکتای زمانه بود و خواجه معروف گفت فقر را لازم گیر و مترس از آن، روزی وی پیش سرّی سقطی آمد، سرّی از خادم گفت تا برای او يك جبّه^۴ از بازار بخرید، گفت ای ابواسحاق آن را بیوش به ده درم خریده ام، ابراهیم گفت با فقرا می نشینی و ده درم ذخیره می کنی، آن جبّه نپوشید کلماتش بس عالی اند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن به طایفه^۵ صوفیه امام، آن مقبول انام، آن در کسوت درویشی از کثرت پاك حضرت خواجه محمد سماک، خواجه معروف^۶ کرخی را، رحمة الله علیه، کشایش سخن ازو بود، هارون الرّشید بدو سخت متواضع بود، خواجه احمد حواری گوید، او بیمار بود، قاروره او پیش حکیم ترسا می بردم، پیری نورانی در راه پیش آمد، گفت سبحان الله برای دوست خدا از ترسا معونت می خواهی، بگو این آیت بر آن ورد بخواند، باز آمدم و بدو گفتم، گفت آن خضر^۷ بود، پس آیت^۸ خواند شفا یافت.

۱. د: اهل 'محبّت' ۲. د: 'مسرت انبار' ۳. ب: هشتاد و هشت

۴. د: 'جبّه ندارد' ۵. د: 'طایفه' ۶. د: خواجه 'معرفت'

۷. د: ح: گفت 'آن خضر علیه السلام بود' ۸. د، ج: پس 'آن' آیت

موج احوال آن مظهر زمین و زمان، آن ظلمت زدای افلاك جهان، آن متمکن بساط قدوسی خواجه محمد بن اسلم طوسی، او را مقتدای مطلق و از یگانه جهان باید شمرد، به غایت مصاحب حضرت امام موسی علی رضا است و به يك كجاوله بالای شتر با امام می نشست و خواجه اسحاق زمام شتر گرفته میراند، وعظ گفتی، پنجاه هزار کس ازو براه راست آمدند دستور داشت وام کرده به فقرای داد، وقتی جهودی گفت از من وام ^۱ داری بده، گفت ندارم مگر این قلم تراشیده، جهود ^۲ دست به قلم دراز کرد فی الحال زر خالص گردید.

موج احوال آن سلطان دار الملک عشق و اتحاد، آن مقتدای صالحین عالم ایجاد، آن مستحق به رهبری، شیخ المشایخ خواجه ممشاد دینوری، دینور شهرست از شهرهای کوهستان مغرب کرمان شاه، در بغداد نشو و نما یافت، از بزرگان مشایخ عراق است و از جوانمردان این طایفه، یگانه در علم و عمل و کرامات بود، اصحاب خواجه جید بغدادی است از اقوال اوست که بهشت و هرچه دروست بر من ^۳ عرض می کنند من از گوشه چشم بدو التفات نمی کنم. در تفحات نویسد: عبد الله طاقی گفت، از خواجه حنیف شنیدم، من ممشاد را به خواب دیدم دست به سوی آسمان برداشته می گفت، ای پروردگار قلوبی و ^۴ ای پروردگار قلوب و درین گفتن آسمان به سوی سروی نزدیک می شد تا که افتاد آسمان بر سروی پس شگافته شد و ممشاد را برداشت، کمالاتش زیاده از تحریر است، در دو صد و نه وفات یافت.

موج احوال آن سید صاحب ولایت، آن شمع ارباب هدایت، آن همیشه در فنای احدیت ساعی سید^۵ احمد بن ابوالحسن الرفاعی قدس سره، وی صاحب مقامات بزرگ و احوال بلند داشت، تصرفات و خوارق عادات عجیبه که از وی ظاهر شد و اکثر اشیا را منقلب گردانید که کمتر ازین طایفه به وجود آمده باشد

۳. د: 'بم' عرض

۲. د: ج: 'چون' جهود

۱. د: از من 'دام'

۴. د: 'ای پروردگار قلوبی و' ندرد

۵. ج: 'سیدی' احمد

و هزاران از وی تربیت یافتند و به کمال رسیدند^۱، لیکن اصحاب وی دو فرقه اند، یکی ارباب هدایت و تمکین، دوم آنکه به آتش در آیند و به مارها بازی کنند^۲ و عجایب^۳ می نمایند و از این طریق نداشت. صاحب نفحات گوید که وی اولاد پاک نهاد موسی کاظم است^۴ ساکن ام عیبه بود از دیار بطایح و نسبت حرقه وی^۵ بر پنج واسطه به حواجه ابوبکر شبلی می رسد بدین ترتیب - سید احمد ابوالحسن رفاعی از شیخ علی قاری، وی از شیخ ابوالفضل، وی از شیخ ابوعلی غلام ابن ترکان، وی از شیخ علی رودباری، وی از شیخ محلی عجمی، وی از شیخ ابوبکر شبلی، وی از خواجه حنند بغدادی، قدس الله ارواحهم.

در نفحات آرد که ابوالحسن علی خواهر زاده او گفته که يك روز بر در خلوت وی نشستہ بودم، پیش وی آواز کسی شنیدم، چون نظر کردم شخصی به خدمت وی آمد که هرگز ندیده بودم، بعد از ساعتی آن شخص از روزنی که در دیوار خلوت سیدی بود بیرون رفت، چون برق در هوا بگذشت پس من به خدمت سیدی در آمدم و پرسیدم این چه کس بود؟ گفت، تو دیدی؟ گفتم آری، پس فرمود که وی یکی از رجال اربعه بود که بحر محیط را به وی محافظت می کنند^۶ سه روز است که مهجور کرده اند اما نمی داند، گفتم یا سیدی سبب مهجوری وی چیست؟ گفت در یکی^۷ از جزایر بحر محیط مقیم است آنجا سه شبانه روز باران بارید، او گفت کاش که این باران در عمرانات بودی، بعد از آن استغفار کرد از آن سبب مهجور شد، گفتم^۸ سیدی ازین حال او را آگاه^۹ گردانیدی، گفت نی، گفتم، بفرمای من او را اعلام کنم، فرمود سر به گریبان خود در کشید، در کشیدم بعد از ساعتی آوازی بگوשמ رسید که یا علی سر بر کن، بر آوردم، خود را در جزیره

۱. د. ج: بکمال رسیدند ۲. د. ج: می کنند ۳. د. ج: حجابیت می نمایند

۴. د. ج: رضی الله عنه ۵. د. ج: وی ندارد ۶. د. ج: می کند

۷. ب: کاتب الحروف بعینه همین حکایت با همچنین حالات در احوال حضرت میر سید جلال بخاری مخدوم جهانیان جهان گشت در مرآة الاسرار دیده. علم صحیح نزد خداست که با هر دوی بزرگ يك حال پیش آمده یا سهوی این است ۸. ج: د: گفتم از سیدی

۹. د. ج: او را نگاه

بحر محیط دیدم، در کار خود حیران شدم، اندکی برفتم که آن مرد را دیدم و آن قضیه اباوی گفتم، سوگند بر من داد که خرقه مرا در گردن کن و مرا در روی زمین می کش و منادی بکن که سزای کسی است که بر فعل حق تعالی اعتراض کند، خرقه در گردن وی کردم، حواسم که بکشم، هاتفی آوار داد که علی بگذار که ملایک آسمان بر روی بزاری در آمدند و گریان شدند، حق تعالی از وی خوشنود گشت، کمالات وی زیاده از تحریر است، وفاتش روز پنجشنبه بیستم ماه جمادی الاول سنه پانصد و هفتاد و هشت واقع گردیده، رحمه الله علیه.

موج احوال آن معدن رضا و تسلیم، آن با دوست کلیم، آن کان جوهر خفی و جلی، حضرت ابو بکر واسطی، در نفحات نویسد، مرید خواجه جنید است، در علوت^۲ تصوف بی نظیر بود و به غایت سخن بلند می گفت که در فکر هر کسی نیاید^۳، او را وقت وفات گفتند که وصیتی کن، فرمود ملاحظه کنید و از خاطر بیرون نکنید آنچه حق سبحانه خواسته است در حق شما و این اشاره به رضا^۴ و تسلیم است به جمیع امورات، رحمه الله علیه.

موج احوال آن واقف سر ربوبیت، آن غرق دریای رویت^۵، آن مدام به کار از بیکاری، امام قوم شیخ ابو العباس سیاری، پدرش قاسم بن عصم بن مهدی بود، دخترزاده شیخ احمد بن سیار است مرید ابو بکر واسطی است، در مرو شیخ اقوم بود، ابو بکر واسطی را^۶ يك اسناد است خواجه جنید و يك شاگرد است ابو العباس سیاری^۷، عالم بود به حقایق احوال و فقیه و محدث و کمالات بسیار داشت و خیلی میراث از پدر یافت^۸ همه را بداد و يك موی پیغمبر صلی الله علیه و سلم^۹ تجرید به برکت آن موی او را توبه نصیب شد که امام گروهی از متصوفه شد، در ده مذهب متصوفان يك مذهب او الی یومنا بر حال خود مانده، ویرا کمالات بس عالیهست درین مختصر نگنجد، در سه صد و چهل و دو وفات یافت.

۱ ج: و آن قصه	۲ د: ج: در عادت	۳ د: کسی نه آید
۴ د: اشاره 'برضا'	۵ د: ج: در رویت	۶ ج: د: را ندارد
۷ د: العباس 'سیدی'	۸ ج: یافته همه	۹ ج: علیه و آله وسلم

موج احوال آن مستغرق به انوار ذات، آن محمود به صفات، آن تابع به امر خداوندی، مقتدای قوم خواجه ابوالعباس نهاوندی، نامش احمد بن فضل است، مرید عبداللّه خفیف شاگرد جعفر خلدی شاگرد جنید بغدادی بود نیز مرید ممشاد دینوری که سرچشمه مهروردیانست بود، در هر دو حال به جنید می رسد، وی به جمیع فضایل انسانی آراسته بود، وی را کمالات و اقوال عالیست، ترسایی بود دانست در مسلمانان صاحب کشف می باشند، در خاتقاه ابوالعباس قصاب آمد، او گفت بیگانه ای در خانه آشنایان چه کار داری؟ ترسا باز گشت و در خاتقاه نهاوندی آمد، او هیچ نگفت، چهار ماه ماند بر وقت وضو و نماز کردی، چون رخصت خواست شیخ نهاوند گفت، بیگانه آمدی و بیگانه می روی مروت حق و انان و تمک نباشد، فی الحال ترسا مسلمان شد و بعد وفات شیخ جانشین شد.

کس چه داند نا چه حکمت می رود هر وجودی را^۲ چه قسمت می رود رحمة الله علیه.

موج احوال آن میم معلی معانی، شیخ فرخ زنجانی، در نفعات نویسد، مرید ابوالعباس نهاوندیست، ویرا گربه بود، هرگاه جمع^۳ مهمانان به خانه او توجه کردی گربه به عدد هر يك^۴ از آنها بانگ کردی، خادم شیخ به هر بانگ يك كاسه آب به دیگ زیاده نمودی، روزی گربه به جماعت^۵ مسافران در آمد، يك يك را بو می کرد بر یکی از آنها بول کرد، چون تفحص کردند از دین^۶ بیگانه بود، روزی در دیگ شیر برای مهمانان می جوشیدند، ماری سیاه آمد و بی وقوف^۷ خادم در دیگ افتاد، گربه شور و فغان آغاز کرد، خادم نوعی این مقدمه را نفهمید، گربه خود را به دیگ انداخت و بمرد^۸، چون شیر را از گربه حرام دانسته ریختند مار سیاه بر آمد، شیخ گفت این گربه را به فبر کنند و برای او زیارتی بدارند که خود را فدای درویشان کرد، حالا قبر او ظاهر است، در لطایف اشرفی میر سید اشرف جهانگیر

۱. ب. د: 'و ندارد'	۲. د: 'را که'	۳. ج: هرگاه 'جمع'
۴. ج: 'بهر'	۵. ج. د: 'بجماع'	۶. د. ج: از 'این'
۷. د: 'بی خوف'	۸. د: 'و آن مرد'	

هم برین قسم احوال آن گریه نوشته، فرخ زنجانی در چهار صد و پنجاه و هفت وفات یافت.

موج احوال آن معلّی به معاملات علوی، شیخ گرامی^۱ **نظامی گنجوی** در سفینه الاولیا نویسد، از مریدان اخی فرخ زنجانی بود، عمر گرانمایه را از اول تا آخر به طاعت و عبادت و تقوی و عزلت گذرانیده، رئیسان زمانه از شاه تا گدا روی نیاز بدو داشتند، در سخن شعر او را حق تعالی قدرت کمال بخشیده بود، به عمر نود و یک سال به سال^۲ پانصد و نود و شش وفات، قبر در گنجه.

موج احوال آن قدوة ارباب ارشاد، آن قبله اصحاب معاد، در وقت خود روش سراج،^۳ شیخ ابوبکر بن عبد الله بن موسی^۴ النّسّاج، از محتشمایان این قوم و اصحاب شیخ ابوالقاسم گرگانی مرید شیخ عثمان مغربی، وی مرید ابوعلی کاتب، وی مرید ابوعلی رودباری، وی از خواجه جنید بغدادیست. احوال شیخ ابو القاسم گرگانی در لجة طیفوریه بسطامیه^۵ باید خواست. ابوبکر نسّاج به ابوبکر دینوری نیز صحبت داشته، او را پرسیدند دیدار مطلوب را بچه طور توان دید؟ گفت به دیده صدق در طلب آئینه^۶، قول اوست: تصور آب^۷ تشنگی نه^۸ نشاند و فکر آتش گرمی نه بخشید و دعوای طلب به مطلوب نرساند تا موهوم ساخته نشود و دیده^۹ دل به سوزن غیرت از غیر او دوخته اند، خلوت خانه جان به شمع تجلیات جانان افروخته نگردد، وی را کمالات عالیهست و اقوال بس بلند^{۱۰}، شیخ احمد غزالی گفت، ابوبکر نسّاج مناجات کرد، الهی در آفریدن من چه حکمت است: ندا آمد جمال خود را در آئینه دل تو بینم و محبت خود را در دل تو افکنم و مثل شیخ احمد غزالی مرید داشت، کدام کمال ازین زیاده باشد، سال وفات به نظر نیامده^{۱۱}.

۱. ب: 'گرامی' ندارد	۲. ج: 'یک سال سالگی'	۳. الف: 'روش به سراج'
۴. ج: د: 'طوسی' النّسّاج	۵. ج: د: 'طیفوریه' نظامیه	۶. د: 'در عیسائی'
۷. د: 'تصورات' تشنگی	۸. ج: د: 'نه' ندارد	۹. ج: 'در دیده'
۱۰. الف: 'اقوال بلند'	۱۱. ج: د: 'نه آمد'	

موج احوال آن امام ارباب شریعت و طریقت، آن قدم به قدم انبیا در حقیقت، آن در شب معراج متکلم به موسی، حجّة الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی الطوسی، کنیت او ابو حامد و لقب زین الدین داشت، و غزالی از اقامت غزال که قریه ایست در طوس^۱ گفته شود. به قول صاحب نفحات، انتساب او به تصوّف از ابوعلی فارمدی خلیفه ابوالقاسم گرگانی و ذکر این هر دو بزرگ در لجّة طیفوریه بسطامیه^۲ باید خواست^۳. احوال آن صاحب کمال تفصیل طویل^۴ می خواهد و کدام کمال ازین ریاده خواهد بود که شیخ ابوالحسن شاذلی در مکاشفات خود فرموده که حضرت محمد صلی الله علیه وسلم با عیسی علیه السلام مفاخرت و مباحثات کرده است به امام محمد غزالی، مسافرت بسیار کرده بود، جواهر القرآن و احیاء العلوم و کتاب یعقوب التّوایل چهل جلد مشکات الانوار^۵ و غیره تصانیف اوست، وی از عمده عمدهای امت محمدی و سرآمد سرآمدهای اسرار سمرمدی بود، چهارم جمادی الآخر سال پانصد و پنج هجری وفات یافت در طوس.

موج احوال آن سلطان ارباب طریقت، آن برهان اصحاب حقیقت، آن بی باک از ذوق حالی، شیخ ابو الفتح بن محمد غزالی، وی از مجتهدان صوفیه است، حالی قوی و ذوق^۶ دوام داشت، از کمال استغراق احدیت اکثر سخن بی پرده می گفت و به اندک توجه ساکتان سعلی را به مقام علوی می رسانید.

موج احوال آن قبله مکاشفان اسرار ذات، آن کعبه محققان اطوار صفات، آن معراج مراتبات معالی، سلطان العرفا حضرت امام احمد غزالی، صاحب نفحات گوید، امام احمد غزالی از اصحاب ابوبکر نساج است، نصاب معتبر و رسائل بی نظیر دارد از ان رسائل یکی رساله سوانح است که لمعات فخرالدین عراقی بر سنن او واقع شده. روری کسی از وی حال برادرش حجّة الاسلام محمد غزالی پرسید که کجاست، گفت وی در خون است، سایل وی را طلب کرد در مسجد یافت، از

۱. د. ج: 'از طوس' ۲. ج: 'نظامیه' د. وائمه طیفوریه ۳. ج. د. 'خواست می رسد که' ۴. ج. د: 'تفصیل طول' ۵. ج: 'مشکلات' الانوار ۶. ب. د: و 'ذوقی' دوام

قول شیخ احمد تعجب نمود رفته با حجة الاسلام گفت، فرمود راست گفته است این وقت من در^۱ مسئله از مسایل استحضاره فکر می کردم. یکی از صوفیه از قزوین به طوس رسید به خدمت حجة الاسلام در آمد، ویرا از حال برادر خود شیخ احمد پرسید، آنچه می دانست بگفت، حجة الاسلام گفت با تو هیچ ار کلام وی هست، جزوی داشت پیش وی نهاد، در آن تأمل کرده گفت سبحان الله ما طلب کردیم و احمد یافت. وقتی که امام احمد در حال نزاع بود چهار پایان وی کشاده شدند ورم کردند، پیش وی گفتند تا به فراست^۲ دانست گفت چون ما فرود آمدیم هر که خواهد گوسوار^۳ شود، وی را اندر تصوف کلمات عالی و خوارق و تصرف ولایت بی شمار است که مثل شیخ ابونجیب سهروردی و عین القضاة همدانی مریدان داشت، در پانصد هفده و به قولی بیست و فات یافت^۴، در قزوین مدفون شد.

موج احوال آن از غایت مشق به معشوقی مشرف، آن در خرقة پوشان بی خودی اشرف، به ذات سبحانی امام این قوم **عین القضاة همدانی**، نامش عبدالله بن محمد المیانجی بوده است و میانجی جائیست میان تبریز و همدان و لقبش عین القضاة بود، در ریاضات و مجاهدات و کشف و کرامات بی نظیر زمان بود، ارادت به خدمت امام محمد غزالی دارد و از شیخ محمد بن حمویه جوئی نیز استفاده گرفته است و محمد بن حمویه مرید ابوالحسن نسبی^۵ مرید ابوعلی فارمدی بود، عین القضاة در مکتوبی نوشته، مثل امام محمد غزالی و امام احمد غزالی^۶ و شیخ محمد بن حمویه کسی علم کم داند. عین القضاة را کمالات از تصنیفات او ظاهر است، مثل احیا و اماتت بسیار کرامت ازو سرزده، وی را^۷ از صحت پیر در بیست روز سایر کمالات طوری شدند که به مرتبة فنا فی الذات الهی فایز شد. روری در وجد و سماع بود، ابو سعید ترمذی بیتی می گفت و آرزوی مرگ اظهار کرد، عین القضاة

۳. د: 'گوشوار' شود

۲. د: گفتند 'نامه' فراست

۱. د: 'در' ندارد

۶. د: 'و' امام غزالی 'ندارد

۵. ب، د: 'شی' مرید

۴. ح: 'یافت' ندارد

۷. د: 'را' ندارد

درون رقص گفت بمیر، فی الحال بمرد، مفتی وقت حاضر بود گفت مرده را زنده کردن هم توانی؟ گفت که مرده است؟ گفت ابو سعید، گفت زنده شو، فی الحال برخاست. وقتی خدمتگاری محبوب خلیفه وقت^۱ بمرد، خلیفه علما را جمع کرده گفت، می گوئید حدیث پیغمبر ماست که علمای امتی کاتبیاء بنی اسرائیل کار انبیای بنی اسرائیل بود که مرده را زنده می کردند شماها یا محبوب مرا زنده کنید یا بگوئید^۲ که این حدیث^۳ غلط است، علما حیران شده پیش عین القضاة رفتند و اظهار کردند که اگر این محبوب خلیفه زنده نمی شود دین^۴ سست می گردد و گفت البتّه زنده می تواند شد لکن شما آخر قصد حان من خواهید^۵ کرد، علما الحاح و عذر کردند، عین القضاة بر در خلیفه رفته به نعلش محبوب خلیفه اشاره از پای خود کرد و قم باذنی گفت^۶ فی الحال او زنده شد، شور در عالم افتاد، علما به بحث پیش آمدند که عیسی^۷ می گفت قم باذن الله تو ار حکم خود زنده کردی، کلمة الوهیت از تو سر زده، فتوی نوشته در سال پانصد و بیست و پنج او را شهید کردند.

موج احوال آن شهنشاه وادی مودّت، آن امام اقلیم محبّت، آن نخت نشین اقلیم فواد، تاجدار کشور مشیخت ابو جعفر حدّاد، از^۸ اصحاب خواجه جنید است و با شبلی ملاقات داشت، در اریک قدس آرد که بنّادار بن احسین گوید، او از رجال کامل حال و قال است و برتر از شبلی در مقام مشاهده بود، وقت احتضار^۹ او صوفی وارد حال او شد، ابو جعفر با وجود سکران فرمود، باطنهای این طایفه خراب شد ایشان ظاهر آراستند و در نور باطنی خواستند، در سه صد و چهل و یک وفات

موج احوال آن فایز به مراتبات^{۱۰} ابرتری شیخ احمد اسود دینوری از کامل مریدان سبّ الطایفه خواجه جنید بغدادیست او گفت چهل سال است

۱ د: وقت 'نود' بمرد	۲ د: 'کنند یا نگوئید'	۳ ج: 'حدیث' ندارد
۴ د: 'این' سست	۵ د: 'خواهند'	۶ ج: 'گفت' ندارد
۷ ج: د: عیسی 'عبد السلام'	۸ د: 'در' اصحاب	۹ ج: وقت 'اصفار'
۱۰ د: 'فایز مراتبات'		

بهشت^۱ و آنچه در دست بر من عرضه می کنند من از گوشه چشم برو نظر نمی کنم، در سال ششصد هجری بوده، محمد عموی^۲ از اجل مشایخ و اہم صاحب کمال زمانه خویش بود، خلیفه شیخ احمد اسود است.

موج احوال آن در تصوف به مرتبه ملوکی، حضرت ابو^۳ سهل صعلوکی، اصلش از نیشاپور، در شریعت و طریقت امام وقت بود، با شبلی و مرتعش و ابو علی ثقفی صحبت داشت، در سال سه صد و شصت و نه وفات.

موج ۴ احوال آن با ملایکه رابط، ابراهیم بن ثابت، کنیت او ابواسحاق است و صحبت دار سید الطایفه بود، بزرگی از وصیت خواست، فرمود کاری مکن که از آن پشیمان شوی^۵، در سال سه صد و شصت و نه وفات.

موج احوال آن به کونین صاحب شهرت، ابو الحسین حضرت، نامش علی بن ابراهیم است اصلش بصره، در بغداد به مذهب حنبلی^۶ مرید شبلی بود، قول اوست، سحر گاهی مناجات کردم الهی از من راضی هستی که من ار تو راضی ام، ای کذاب اگر تو راضی^۷ بودی از من رضا طلب نمی کردی، به جمعه ذی الحجه سنه^۸ سه صد و هفتاد و یک وفات.

موج احوال دایم در عشق بقراری، خواجه عبدالواحد بن علی السیاری، شاگرد و خواهرزاده حضرت ابوالحسن سیاری است، روزی صوفیان را دعوت کرد، آنها به سماع مشغول شدند، یکی از آن میان به هوا بر شد و ناپدید گشت، هرگز پیدا نیامد، خواجه سرای خود به صوفیان وقف کرد و ترك نموده مشغول شد، در سال سه صد و هفتاد و پنج وفات.

۱. ج: د: 'بهشت را' ۲. ب، ج، د: 'عجوبه' از اجل ۳. ج: 'حضرت سهل صعلوکی'

۴. ب: 'موج احوال این ملایک' تا... 'شصت و نه وفات یافت ندارد

۵. د: 'پشیمان نشوی' ۶. د: 'به خدمت حنبلی' ۷. ج: 'رضا' بودی

۸. ج: 'سنه' ندارد

موج ۱ احوال آن ازلی سعید، ابو بکر مفید، نامش محمد بن احمد، اصلش جرجر آباد، از بزرگان مشایخ حضرت جنید و یوسف بن حسین را دیده بود و با عثمان حری صحبت داشته، در سه صد شخصت^۲ سال وفات.^۳

موج ۴ احوال ابو عمر بن نحید نامش اسمعیل است، از طرف مادر جدّ شیخ عبد الرحمن سلّمی بود و از کبار اصحاب ابو عثمان حری است، سیّد الطایفه را نیز دیده، در حدیث ثقه بود، در سه صد و شصت و شش وفات.

موج احوال ابو عمر حماد قریشی، در ارایک نویسد، از بزرگان مشایخ بغداد و جنید اقتدا ندو داشت، جعفر خلدی گفته چند روز ملافت حماد قریشی اتفاق نیفتاد به سرای او رفتم نمی یافتم، نشستم تا آمد، در حجره اش در آمدم چیزی خوردنی نداشت، مقنعه از سر اهل بر گرفت به بازار برد و فروخته طعام آورد و نزد من و احباب گذاشت، شخصی آمد و سی دینار زر بر آورد او را میداد آخر سوگند خورد که نپذیرد، اهل او از خانه آواز داد که مقنعه مرا فروخته و چیز خریده بنگرید چه می کند. جعفر خلدی می گوید که پیش جنید رفتم و این حقیقت باز گفتم او را طیب داشت و گفت، علم آن را به من بگو، گفت به بازار رفتم و مقنعه را^۴ فروختم، آواز آمد که این برای من کردی ثوابش دهم، این دیار عوض آن بود نپذیرفتم، جنید گفت ثواب کردی، ازینجا قیاس باید کرد که چه قدر ناز بر خدا داشت.

موج ۶ احوال آن درویش با تاج سریر ابو جعفر الکبیر، در ارایک نویسد از اقران جنید بلکه از استادان و اجنه مشایخ بغداد بود، ابو جعفر خلدی گوید که جنید در روز وفات ابن الکبیر بن^۷ فراز سر او زانو زده نشسته بود ناگاه کبیر بن سر سوی

۱. د: 'موج' ندارد ۲. ب: ج: 'شصت و چهار وفات' ۳. ج: اضافه این موج 'احوال

آن از مشاهده دایم به مسروری شیخ اسمعیل نیشابوری، از اکابر مشایخ خراسان با جنید و ابو

عثمان صحبت داشته در سه صد و شصت سال وفات' ۴. د: 'موج' ندارد

۵. ج: 'را' ندارد ۶. ب: این موج ندارد ۷. ج: 'بن' ندارد

آسمان برداشت، جنید گفت بعد و دوری واقع است، او سر به زمین فرود آورد و رو بر خاک نهاد و جان بداد،^۱ رحمة الله عليه.

موج احوال آن بزرگ لاثانی، او **محمد کهمش ابن الحسین همدانی**، در ارایک نویسد، از اقوان اوست شی به خانه نشسته بودم یکی در ما را کوبید، گفتم جنید باشد، برخاستم در را وا کردم، جنید بود سلام کرد و گفت، به زیارت تو آمده ام به خانه بردم سفره نهادم نان و نمک باهم شکستم فی الفور باز گشتم، دیگر روز جنید را در همدان طلب کردم نیافتم، از جمعی که از بغداد رسیده بودند پرسیدم گفتند، فلان وقت جنید از بغداد غائب بود هیچکس نشان^۲ نمی داد، در همان شب که غایت بود باز به بغداد رسید، رحمة الله عليه.

موج احوال آن موصوف به صفات رحیمی، **ابو طالب اخیمی** از جمله مشایخ و اجله کراست بود، بر منطق طیور^۳ وقوف داشت، در سفری با عثمان مغربی اتفاق رفاقت افتاد و سباع بسیار در راه بودند، عثمان مغربی گفت سبک تر باید گذشت، ابو طالب شب آنجا مقام کرد، رفیق از خوف نحفت، فرمود چرا نحفتی؟ گفت از خوف سباع خوابم نیامد، فرمود هر کرا خوف حق بود از هیچ چیز نترسد^۴، چون تواز سباع ترسی صحبت ما و تو راست نیاید، عمل دفع مضرت سباع تعلیم کرد که هر کس و ما من دابة الا هو اخذ بناصيتها ان ربی علی صراط مستقیم هفت بار بخواند و بدمد از ضرر حیة و سباع محفوظ ماند، اگر عددش گرفته در مرتع نویسد وفق عددی و لفظی نگاهدارد و به شرایط حروف اول در سطر آخر هر سباع او را متابعت نماید.

موج احوال آن مجیب الدعوات یزدانی **زیاد الکبیر الهمدانی**، اصلش همدان در صحبت جنید بزرگ شده، در ارایک نویسد، فقیه زمان و مستجاب الدعوات دوران بود، کهمش همدانی گفته وقتی در مسجد آدینه خلق برای نماز استسقا رفته

۱ ج: جان 'داد' ۲ ج: هیچکس 'نشانی' ۳ د: بر منطق 'ظهور'

۴ د: هیچ 'خیر سر شد'

بودند زیاد را دیدم در محراب نشسته دعای استسقامی خواند، هنوز دعا به آخر نرسیده بود باران چنان گرفت که به خانه نتوانستم آرسید، رحمة الله علیه.

موج احوال ابوبکر بن سعدان در ارایک نویسد نام او احمد بن محمد بن ابی سعدان بغدادیست، از اصحاب جنید و از اقران ابوعلی رودباری است، در عراق سر حلقه صوفیان بود، شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که رویم در بغداد بعد از نماز عید مرا گفت این ابی سعدان را می شناسی؟ گفتم آری، گفت برو و بگو که اسرور مارا مهمانست^۳، رفتم در دهلیزش غیر از پاره بوریای^۴ کهنه دیگر نبود^۵ بر آن نشسته ادای رسالت^۶ کردم، مرا چیزی خورانید و رخصت کرد و دعوت رویم مقبول نداشت.

موج احوال آن عارف معارف معروفی، ابوبکر محمد بن الحسین بن وهب عطوفی، در ارایک نویسد شاگرد جنید بود، از اقوال اوست: اگر کسی به طایفه درویشان ایمان دارد و سخنان حق پذیرد او را گویند که مرا به دعایاد کند و حلاج که در آخر کتاب عتیق جمع کرده گوید هر که به سخنان من ایمان آرد و از آن چاشنی بردارد او را از من سلام رسانند.

موج احوال آن در کشور ولایت اوجی^۷، شیخ حسین بن علی موجی، کنیتش ابوعلی استاد جنید و ابو حمزه و اصحاب سرّی سقطی بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن باریاب جناب پیغمبر، آن در معاملات افضل و اکبر، آن صاحب فضایل معدن المعانی، حضرت ابوجعفر وی را ابوجعفر صیدلانی گویند، در ارایک نویسد وی بغدادی الاصل از اقران جنید و استاد ابوالحسن صانع دینوری، همراه ابوالعباس عطا به مکه رفته و مجاورت اختیار کرد، از اقوال اوست که به اول

۱. د: نماز 'استسقام' رفته بودند زیاد را دیدم در محراب نشسته دعای 'تدارد'

۲. ح: بخانه 'توانستم' ندارد ۳. ح: 'امتحان است' ۴. ح: 'بوریه کهنه'

۵. د، ح: 'او' بر آن ۶. د: 'آواری رسالت' ۷. د: 'اوجی'

ارادت^۱ جناب پیغمبر^۲ را به خواب دیدم در صدر مجلس نشسته و جمع مشایخ گرد برگرد او فراهم آمده، پیغمبر^۳ به سوی آسمان دید، فرشته فرود آمده طشت و ابریق در دست پیش هر يك می استاد دست می شویانید، چون به من رسید گفتند برگیرند^۴ که این نه ارینانست^۵ ابریق دار گفت او نه از اینانست، طشت برداشت و رفت، گفتم یا رسول الله نه از ایشانیم اما می دانی که انبیا را دوست می دارم، مصطفی^۶ فرمود هر که آنها را دوست دارد از آنهاست طشت باز آوردند تا من دست شستم، رحمة الله علیه

موج احوال آن هادی وادی نامرادی، شیخ ابوالحسن مزین، بغدادی الاصل است، در کرامات^۷ اولیا نویسد، با خواجه جنید و سهل بن عبد الله تستری صحبت داشتی^۸، وقتی در مصر نظرش بر شیری افتاد، چیزی بگفت، شیر بمرد، چند گام رفته باز نگاه به شیر کرد و چیزی گفت فی الحال زنده شد، در سه صد و بیست و هفت وفات یافت.

موج احوال آن^۹ همراه قافله سبوحی، ابوعلی احمد بن ابراهیم مسنوحی از اجله مشایخ بغداد و با سري سقطی صحبت داشت و حج می کرد، به يك پیراهن وردا و نعلین بی آنکه رکوه یا کوزه بردارد سبب مای^{۱۰} در کوزه می گذاشت دلوا^{۱۱} می کرد از بغداد تا مکه بی آب و طعام بسر می برد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن گستاح درگاه، آن ولی عالیجاه، آن سلطان وادی آزادی، شیخ ابوجعفر بن محمد الخلدی البغدادی، در کرامات الاولیا نویسد، شاگرد خواجه جنید و ابراهیم خواص است با ثوری و سمون و حریری صحبت داشته، عالم بوده به علوم این طایفه دویست^{۱۲} دیوان داشت، شیخ ابوالعباس نهاوندی از

۱. الف: 'اعادت' ۲. ج: 'پیغمبر علیه السلام' ۳. ج: 'پیغمبر علیه السلام'

۴. ج: 'بر گیرید' ۵. ج: 'نه ایانست' ۶. ج: 'مصطفی علیه السلام'

۷. 'کرامت اولیاء' ۸. ب: 'داشته' ۹. ب: 'آن ندارد'

۱۰. د: 'سنت نامی' ۱۱. د: 'و او میکرد' ۱۲. د: 'این طائفه دوست'

مریدان اوست، از وی پرسیدند ^۱ عارفان کیانند؟^۲ فرمود، ایشان نه ایشانند اگر انسانند نه انسانند، روزی وی در بیت المقدس مردی را دید در عبا پیچیده خفته، سر برداشت^۳ به سوی آسمان کرد، گفت^۴ دو عبا و پالوده بفرست و الا این قندیل های حانه تو درهم شکم و باز در عبا سرفرو برد^۵، شیخ حیرت کرد و برای دریافت این مقدمه تا دیری نشست، بعد ساعتی شخصی آمد دو عبا و پالوده آورده نزدیک او نهاد و او قدری بخورد و گفت، بقیه به فرزندان خود ببر، آینده برخاست و روان شد، شیخ عقب وی شد، به اثنای راه سوگند یاد داد که ترا با این مرد چه سابقه بود؟ گفت، این طعام برای اطفال خود ساخته بودم، هاتقی آواز داد که این طعام مع دو عبا به بیت المقدس ببر، درویشی خود را در عبا پیچیده خفته است او را بحوران، آنچه باقی ماند به فرزندان خود بده، چنان کردم، وفاتش در ^۶ سنه سه صد و چهل و هشت قبرش نزدیک قبر خواجه جنید بعدادی رحمه الله علیه.

موج احوال آن صوفی صاف معرفت، آن مشایخ صاحب کرامت، آن معدن رهبری، حضرت شیخ ابو الحسن حصری، نامش علی بن ابراهیم است، در کرامات الاولیا آمد و از کبرای متصوّفه و از محتشمان این طایفه و مقبول درگاه حق الحق در زمانه خود نظیری نداشت، شیخ عراق بود، در بغداد بودی و از شیخ شبلی صحبت داشت و مرید او بود، وقتی جمعی از اصحاب^۷ شیخ ابونصر جبار به حج می رفتند، در راه خدمت شیخ را دریافتند، شیخ فرمود اگر چیزی خواندن یاد دارید^۸ بخوانید آن چه یاد داشتند خواندند شیخ را سماع رو داد، بعد افاقه فرمود شما شاگردان ابونصر جبارید که بر کوه هری می ماند؟ گفتند آری، گفت بی اجازت او قصد مکه کرده اید،^۹ بر گردید و دستوری از او خواهید آن وقت حج کنید، امسال حج شماها مقدر نیست، از آن جماعه کسی که این سخن شنید و قصد

۱. د: از وی پرسید، ۲. د: نه نماز چنان کنانیده، ۳. د: درو سویی

۴. ب: و گفت ۵. ج: نار سر در عبا فرو برد، ۶. الف: در ندارد

۷. د: جمعی اراضی شیخ ۸. د: چیزی خواندن ناو دارید، ۹. ج: کرده اند

پیش مرشد کرد^۱ جان به سلامت ماند^۲ و آنانکه قصد مگه نمودند از باس سموم هلاک شدند، در ذی الحجه سنه سه صد^۳ هفتاد و يك وفات، رحمة الله عليه.

موج احوال سرمایه عشق و وفاق، ابوبکر نقّاق، نامش محمد بن عبد الله است، جامع علم ظاهر و باطن بود، با سید الطایفه صحبت داشته، از اقران ابوالحسن نوریست و ابو حمزه خراسانی را نیز دیده، در دو صد و نود^۴ هجری وفات.

موج احوال ابوعبدالله خاقان الصوفی، در سفینه الاولیا نویسد از کبار صوفیه بغداد است، در سال دو صد و هفتاد و نو وفات.

موج احوال آن از بنده های با^۵ اختصاص، ابراهیم خواص، در سفینه الاولیا آمد کثیت شان^۶ ابو اسحاق است واصل از بغداد است، صاحب صحو و توکل^۷ و تجرید یگانه و از خاصان درگاه الهی بوده، از اقران خواجه جنید و نوری و صحبت دار خضر^۸ بود. از ممشاد دینوری آمده که شبی مرا ندا کردند اگر دوستی از دوستان من دیدن تمنا داری بر خیز و بر سر پل نوبه شو، بیدار شدم، برف می بویید آنجا رفتم، ابراهیم خواص را دیدم مربع نشسته و گرد بر گرد او توده برف بود با آنهمه برف در عرق غرق بود^۹، گفتم این منزلت از چه یافتی؟ گفت از خدمت فقراء در سال دو صد و نود و يك هجری وفات یافت.

موج احوال آن ممتاز آفاق، ابوالحسن وراق، نامش محمد بن سعد است، از کبار مشایخ نیشابور و قدمای ایشان است^{۱۰} مرید ابوعثمان حری^{۱۱} بود، قول اوست^{۱۲} که کرم در عنفوان است که یاد کنی گناه بار خود را پس از آن که عفو کرده باشی^{۱۳}، در سال سه صد و نود وفات نمود.

۱ ج:د: 'کردند' ۲ ج:د: 'ماندند' ۳ ج:د: 'ششصد'

۴ ب: 'نود نه' ۵ ج: 'با ندارد' ۶ ج:د: 'کثیت ایشان'

۷ ج: 'و در توکل'، 'صحو و از توکل' ۸ ج:د: 'خضر علیه السلام'

۹ ب: 'در غرق غرق بود' ۱۰ ج: 'ایشانند'، د: 'ایشانید'

۱۱ ب: 'جری بود' ۱۲ ج: قول 'است' ۱۳ د: 'باشی ندارد'

موج احوال آن به دولت خانه دین سراج، ابوالحسن درّاج، اصلش از بغداد است، خادم ابراهیم خواص بود، در سفینه الاولیا نویسد در سماع ازین عالم رفته در سال سه صد و بیست هجری.

موج احوال آن فارغ از کاهلی دستی^۱، ابو العباس بستنی، نامش عبدالله بن محمد بن نافع بن مکرم است و اصلش از بست است، وی حضرت هفتاد سال پهلوی بر زمیں نرسانیده و به دیوار و ستونی تکیه نکرده و پا برهنه از نیشاپور به حرمین شریفین رفته و مدتها در بیت المقدس اقامت نموده، در محرم سال سه صد و چهار وفات یافت.

موج احوال آن ممتاز به عشق بازی، شیخ ابوبکر رازی، نامش محمد بن رگریا، از بزرگان و زهاد این طایفه بود، در سفینه الاولیا نویسد در مشایخ هیچکس مثالش^۲ گریان تر نبوده، پیوسته به عبادت می گذرانید، در سال سه صد و ده هجری وفات یافت^۳.

موج احوال آن معدن خداترسی، ابوالخیر حمصی، بارها بادیه کعبه را به قدم توکل و تجرید طی نموده، در سال سه صد و ده هجری وفات.

موج احوال آن^۴ ممتازان محبت و عشقی، ابو عمر دمشقی، از کبار مشایخ شام بود و با عبدالله جلا و اصحاب ذوالنون مصری صحبت داشته، از اقوال اوست که تصوّف آنست که غیر^۵ نقصان را در تصوّف بیند بلکه چشم باید پوشید از ما سوای او که منزّه است از جمیع نقصانها، در سال سه صد و بیست هجری وفات یافت.

موج احوال آن سرزمره عاشقان، ابوطمستان، فارسی الاصل است، در نیشاپور سکونت داشت. در سفینه الاولیا نویسد از اکابر مشایخ و مقتدای این طایفه بود و شیخ ابوبکر شبلی او را بسیار دوست می داشت، در سال سه صد و چهل در نیشاپور وفات یافت.

۱. د: از کاملی و بهشتی ۲. ب. ج. 'مثلش'؛ د: 'دلش' ۳. ح: 'یافت' ندارد

۴. ب: احوال از ممتازان ۵. ب: که 'بجر' نقصان

موج احوال آن حرم ولایت مآبی^۱، **شیخ ابو سعید اعرابی**، نامش احمد بن محمد، اصل از بصره و ساکن بود به مکه معظمه. در سفینه الاولیا آمد در وقت شیخ^۲ حرم بود، او را تصانیف بسیار است، با سید الطایفه صحبت داشت، در سال سه صد و چهل یا چهل و یک وفات یافت.

موج احوال آن از خاصان درگاه صمد، **ابراهیم بن احمد**، پسر مولد الصوفی، در سفینه الاولیا نویسد با کنیت ابواسحاق کبیر مشایخ رقه است، با ابوعبدالله جلا و ابراهیم قصار رقی صحبت داشته، در سال سه صد و چهل و دو وفات.

موج احوال^۳ **ابوبکر مصری** در سفینه الاولیا نویسد نامش محمد بن ابراهیم است و استاد ابوبکر روفی و قیراقی^۴ و شاگرد دفاق کبیر و با سید الطایفه و نوری صحبت داشته، در رمضان سال صد و چهل و پنج وفات یافت.

موج احوال آن از بزرگان معروفی، **ابوبکر عطوفی**، نامش محمد بن علی بن حسین بن وهب عطوفی^۵، مرید سید الطایفه جنید است، در سال سه صد و چهل و پنج وفات یافت^۶.

موج احوال آن سرگروه اصحاب جانبازی، **ابومرأحم شیرازی**، از مشایخ فارس است از اقران جنید و شبلی^۷ مشایخ از وی در معرفت سخن از وی پرسیدند که مبادا نفرین کنند، در سال سه صد و پنج هجری وفات یافت.

موج احوال آن سوره افضال الهی، آن محرم اسرار نامتناهی، آن ولی برحق و حاجی، حضرت **شیخ ابوعمر زجاجی**، نامش ابراهیم و به قولی محمد ابراهیم^۸، در سفینه الاولیا نویسد اصل از^۹ نیشاپور، بجنید و رویم و ابوعثمان حری و ابراهیم خواص صحبت داشته، چهل سال مجاور مکه بود درین مدت به حرم بول نکرده و

۳. ب: 'احوال' ندارد

۲. ج: 'وقت' خود

۱. د: 'ولایت' ثانی

۶. ج: 'یافت' ندارد

۵. د: 'عن طوفی'

۴. ج: 'قیراقی' و شاگرد

۹. د: 'در' نیشاپور

۸. ج: 'محمد' بن ابراهیم

۷. ج: د: 'شبلی' بوده

شصت حج گزارده، می گفت و فخر می کرد سی سال خلای جنید از دست خود پاک کرده ام، چون مشایخ حلقه می زدند^۱ صدر او می شد، عجمی بیامد و گفت حج گزاردم، اصحاب تو نه من نشان داده اند از شیخ برات نجات بخواه برو اندکی رفته بود که کاغذی سبز به دستش پیدا گردید در آن نوشته که فلان بن فلان از آتش دوزخ آزاد است، در سال سه صد و چهل و هفت وفات شیخ است.

موج احوال آن سرمایه سروری، شیخ ابوبکر بن داؤد دینوری، در شام اقامت داشت، با عبد الله بن جلا صحبت داشت، وفاتش در سال سه صد و پنجاه هجری بود.

موج احوال آن از اصحاب عدنی^۲ و خلدی، جعفر بن محمد نصیر الخلدی، کنیت او ابو محمد است، اصلش خلد من محلات بغداد، شاگرد جنید و ابراهیم خواص و پیر شیخ ابوبکر نهاوندیست، با نوری و رویم و سمنون و حریری صحبت داشته بلکه می گفت ازین طایفه دو هزار پیر را می شناسم، پنجاه و شش حج گزارده بود، شیخ بوریا بافی می کرد و گفت روزی جنید را دیدم به نماز است، گفتم از خدا شفا بخواه، گفت دیروز چنان کردم ندا آمد تن ملک ما ست، هر چه خواهم کنم، تو کیستی که تصرف می کنی؟ در سال سه صد و چهل و هشت وفات یافت، قبرش متصل مزارین شریفین شیخ جنید و شیخ سرّیست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سرگروه اصحاب وادی جانبازی، حضرت بندار بن حمین بن مهلب شیرازی، کنیت او ابوالحسن^۳ و اصلش از شیراز، مرید شبلی است استاد ابو عبد الله خفیف و با جعفر حدّاد صحبت داشته، ازو پرسیدند تصوّف چیست؟ گفت وفایه عهد شیخ الاسلام گفت وفایه عهد چیست که هر چه بدل گذرد که برای او کند؟ آترا بکند^۴، در سال سه صد و پنجاه و سه بود وفاتش، ابودرعه طبری او را غسل داده.

۳. ج: 'ابوالحسن'

۲. ب، د: 'عدلی'

۱. ج: می 'روند'

۵. ج: د: 'آن را نکند'

۴. د: برای او 'نکند'

موج احوال آن ولی کامل بالیقین، **شیخ وجیه الدین**، از اجله مشایخ صاحب کشف و کرامت، صاحب سفینه الاولیا او را دو پیر نوشته، یکی شیخ محمد عجوبه بن عبد الله مرید شیخ احمد دینوری که از کبار مشایخ بود، دوم اخي^۱ فرخ، این هر دو بزرگان نسبت ارادت به سلسله حواجه جنید دارند، شیخ وجیه الدین در بغداد وفات یافت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن امام اصحاب ولایت، آن سلطان ارباب هدایت، آن مصفا از بشریت ما و منی، قطب وحدت حضرت شیخ عبد الواحد ابو الفضل یمنی^۲ پسر شیخ عبد العزیز بن حرب بن اسد بود، مرید و خلیفه شیخ ابوبکر شبلی است، افضل و اصلان و اکمل کاملان، صندوق عشق و عرفان، مقتدای عاشقان، لخلخه عطریات^۳ وصل، قاصع بنیان بُعد و فصل، محیط دایره اسرار پرده بی پرده^۴ راه برده امی و امان دست گرفتگان، از غایت کمالات و حالات بی نظیر زمان بوده است، در جمادی الاخر سال چهار صد و بیست و پنج وفات یافت، در مقبره امام احمد حنبل مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن مظهر شان غیاث المستغیثین، آن تفسیر آیه ایاک^۵ نعبد و ایاک نستعین، آن غواص گوهر بحر موزات نصوصی، قطب الارشاد حضرت شیخ ابو الفرج طوسی^۶، مرید و خلیفه شیخ عبد الواحد ابو الفضل یمنی^۷ است، فدوة اولیای زمان و زبدة^۸ مشایخ جهان، صاحب مقامات عالی، والی ولایت متعالی، شهنشاه قلمرو کمال، امام اصحاب اهل وصال، مخزن مقدمات انس، معدن تصرفات قدس، سرگروه اصحاب خلت^۹، محمود ارباب ملت، مخدوم خادمان تا یوم حشر، در فضل و کرم مشهور و نشر بوده است، رحمه الله علیه.

۱ د: دوم 'اخعی' فرخ ۲ ج: ابو الفضل 'تمیمی' ۳ د: لخلخه 'ز' عطریات

۴ ب: ج: 'پرده بی پرده و در پرده بی پرده' ۵ ج: د: آیه 'کریمه' ایاک

۶ ج: د: ابو الفرج 'طوسی' ۷ ج: ابو الفضل 'تمیمی' ۸ ج: 'زنده' مشایخ

۹ د: اصحاب 'خلت'

موج احوال آن امام موحدان، آن همّام محققان، آن سلطان مقبولان بارگاه باری، قطب العالم حضرت شیخ ابوالحسن علی^۱ الهنکاری^۲، مرید و خلیفه شیخ ابوالفتح طرسوسیست^۳، درج گوهر وصال، برج اختر اتصال، خزینة معارف معلّی، گنجینه تعارف مجلی، مقصود طالبان طلب کل، محمود ارباب توکل، گوشواره عرش اعلی، فواره فوائده معلی^۴، مرد میدان امداد مراد، تخت نشین اقلیم فواد، سرگروه واصلان محبوب بلکه محبوب بی پرده اسرار علام^۵ الغیوب، دست گیر دست بیع^۶ خانواده، صاحب سریر اقلیم افاده بوده است، در محرم سال چهار صد و هشتاد و شش وفات یافت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن تفسیر کلمة توحید، آن ترجمه حدیث تفرید، آن سلطان اولیای والا مناقب، آن امام مشایخان بلند مراتب، آن مقتدای مسافران عرش برین، آن دلیل^۷ صحت احوال اولین و آخرین، آن تخت نشین مرتبة مکرمی، قطب وحدت حضرت شیخ ابو سعید المخرمی، اسم مبارکش مبارک بن علی بن حسین است و مخرم محله ایست در بغداد، مرید و خلیفه شیخ ابوالحسن علی الهنکاریست، سلطان اولیا و برهان اصفیا، فدوة عارفان و فبله سالکان، پیر طریقت و قف حقیقت، جامع علوم صوری و معنوی، صاحب مجموعه حالات سگان عالم علوی بوده است، کمالات و خوارق^۸ عادات آن جناب نه چندانست که به این مختصر گنجد و کدام کمال ازین زیاده تراست و خواهد بود که مثل محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی^۹ رحمه الله علیه^{۱۰} مرید و خلیفه داشت. صاحب سفینه الاولیا از محبوب سبحانی روایت آورده که چون با خدا عهد کرده بودم که تا نخورانی نخورم، چهل روز بگذشت، شخصی آمد و قدری طعام پیش نهاد، نخوردم،

۱. ح: 'علی' ندارد ۲. د: علی 'آهنکاری' ۳. د: 'طرطوسی'

۴. الف: 'گنجینه تعارف مجلی مقصود طالبان طلب کل محمود ارباب توکل گوشواره عرش

اعلی فواره فوائده معلی' ندارد ۵. ح: اسرار 'عالم' ۶. د: دست 'بیخ' خانواده

۷. د: آن 'وصل' ۸. الف: 'و' ندارد ۹. ح: عبد القادر 'جیلانی'

۱۰. ح: 'رحمة الله علیه' ندارد

نزدیک بود که نفس من بر جهد و از گرسنگی نزدیک طعام افتد لیکن از عهد خود برنگشتم، ناگاه از باطن خود آواز الجوع الجوع شنیدم، شیخ ما بر من گذشت، آواز شنید، پرسید عبد القادر این چه صداست؟ حقیقت عهد و گرسنگی خود و اضطراب نفس ظاهر کردم لیکن گفتم روح برقرار است، روان شد و گفت بیا، نرفتم، خضر علیه السلام^۱ آمد و گفت، شیخ تو بر تو انتظار می کشد برو، رفتم، شیخ از من فرمود که در امر من شبه کردی که اجازت خضر خواستی، پس مرا به سرای خود برد و طعابی خواست و آهسته آهسته به دهن من کرد، سیر شدم پس خرقة مرا پوشانید و از آنروز صحبت او را لازم گرفتم، بالفعل که مرقد حضرت غوث الثقلین است آن مدرسه بنا کرده شیخ ابوسعید است که به شیخ عبد القادر عطا نمود، در محرم سال پانصد و سیزده هجری وفات یافت.

موج احوال آن پیش دست دست رب العالمین^۲، آن نگین^۳ دلنشین خاتم المرسلین، آن به بحر عارفان^۴ الیاس حضرت شیخ حماد دبّاس، کنیتش ابو عبد الله و نام حماد بن مسلم و دبّاس دوشاب فروش را گوید، از مشایخ کبار ولایت دثار کرامت علانیه به غلبه داشت، بیشتر^۵ صحبت حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلی بود، امی بود فاتما علم^۶ لدنی برو می کشوده بودند. در سفینه الاولیا نویسد دوازده هزار مرید کامل داشت، مهتر و بهتر ایشان شیخ عبد القادر است. روزی فرمود، هر شب برای^۷ دوازده هزار مرید خود به جناب الهی دعا کنم^۸ که ار مریدان من آنانکه عاصی اند یا درین ماه توبه نصیب ایشان کن یا ازین جهان بردار که مرتکب زیاده معصیت نشوند^۹. شیخ عبد القادر جیلی حاضر بود، گفت اگر حق تعالی مرا منزلتی دهد درخواست کنم که مریدان من تا قیامت بی توبه نروند ازین جهان، حماد فرمود مرا چنان مشاهده شد که آنچه عبد القادر خواست حق تعالی

۱ ج: د: خضر علیه السلام ۲ ج: د: دست قدرت ۳ د: آن 'مکین'

۴ ج: بحر 'عرفان' ۵ ج: د: 'سر صحبت' ۶ ج: 'علم' ندارد

۷ د: دوازده هزار مرید کامل داشت مهتر و بهتر ایشان و شیخ عبد القادر است روزی فرمود هر شب

برای 'ندارد' ۸ ج: د: 'میکنم' ۹ د: 'نشوید'

قبول کرد. روری شیخ عبد القادر^۱ از خدمت شیخ حماد برخاست، شیخ گفت این عجمی را قدمیست که هر وقت به گردن همه اولیا خواهد بود و مامور شود به آنکه بگوید قدمی هذه علی ربة کل اولیای الله و همه گردن فرو کنند، شیخ حماد در پانصد و بیست هجری وفات یافت.

موج احوال آن ولی ملایک خصلت، آن مساوی الحال در کثرت و خلوت، آن آگاه حقایق مطلق، آن از توجه هر دو عالم معلق، آن سلطان اهل صفا حضرت تاج العارفین شیخ ابوالوفا، نام او کاکیش مرید شیخ ستنکی بود، در سفینه الاولیا نویسد روزی او بالای منبر در بغداد وعظ می گفت که شیخ عبد القادر گیلانی که به عین عنفوان بود به مجلس وعظ رفت، چون شیخ ابوالوفا بدید قطع کلام نموده فرمود این جوان را از مجلس بدر کنند، چنان کردند، باز تذکیر شروع نمود تا سه روز که شیخ عبد القادر آنجا رفت به همین روش بدر می کردند، مرتبه چهارم که شیخ عبد القادر رفت از منبر فرود آمده در کنار گرفت و چشم او ببوسید و حضار را فرمود برخیزید به تعظیم او که ولی خدا است، ای اهل بغداد سه بار اخراج او نه از بهر اهانت بود بلکه برای آن بود که شما بشناسید او را باز فرمود،^۲ ای عبد القادر امروز وقت ماست درین نزدیکی وقت تو می رسد، خروس هریکی بانگ می کند و خاموش گردد مگر خروس تو تا فیامت در^۳ بانگ خواهد ماند ما را یاد خواهی کرد، سجاده و تسبیح و عصا و کاسه^۴ خود به شیخ عبد القادر عنایت کرد، آن تسبیح را بر زمین می داشتند دانه هایش از خود به طور خود می گشتند بی مود دست و کاسه از خود جست کرده به دست طالب می رفت، رحمة الله علیه.

نهر دوم:

مجملی در احوال حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر گیلانی و اولاد و امجاد و حلفا و دیگر متتسبان سلسله ایشان:

۱. الف: عبد القادر را

۲. الف: فرمودی

۳. الف: در ندارد

۴. ج: د: کاسه و عصا

موج احوال آن دیباچه کتاب علم قدیم، آن به سرادق لایزال محرم و ندیم، آن نور چشم نور چشم مرتضی، آن وارث محبوبیت مصطفی، آن امام اولیا از قول قدمی، آن سلطان اصفیای عربی و عجمی، آن بر ولایت ولایت^۱ متصرف و قادر، محبوب سبحانی شیخ محی الدین عبدالقادر، قطبی که قاف قطبیت او ملجای افطاب قاف تا قاف باشد، اگر شهباز فهم به بلند پروازی خود قصد عشای اوج قاف قدرتش نماید^۲ مانند گنجشک باد پیماست و غوثی که غین غوثیت او ماوای مستغشین غرب تا شرق بود، اگر در محیط نقطه غین غلبه گوهر استعدادش غواص فکر عمر نوح طوفانی سعی غوطه خوری نماید چون دام ماهی از نانانی مقصود با هزاران چشم گریه آلود جز لولوی اشک بهم رساند بیجا، وی گوهر کان درخشان درج اولادنا و نیر برج ارواحنا و اجسادنا^۳ بوده است.

در سفینه الاولیا نویسد بن ابی صالح بن موسی جنگی دوست بن ابی عبداللّه بن یحیی زاهد بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن عبد الله محض^۴ بن حسن مثنی بن امام حسین^۵ بن علی مرتضی کرم الله وجهه و مادر عبداللّه محض^۶ فاطمه بنت امام حسین بن علی مرتضی، ازین جهت آن حضرت را حسینی الحسنی خوانند و مادر شیخ عبدالقادر فاطمه بنت شیخ ابو عبد الله صومعیست که یکی از مقتدای مشایخ گیلان بود، ذکرش در مرآة الاسرار داخل ازین سبب او را به گیلان یاد می کنند و نیز آن جناب را از متوطنان قریه^۷ بشیریه که مضافات گیلان است نسبت کرده اند و نیز گویند که مولد شریفش از ولایت جیل است، این ملکیست و رای طبرستان که آن را جیلان و گیلان و گیل می گویند^۸ و بعضی گفته اند که جیل موضع است بر کنار دجله يك گروه راه از بغداد به طرف واسطه و سوای نسبت خرقة شیخ ابوسعید مخرمی^۹ يك خرقة دست به دست از آبای خود یافته و از شیخ ابوالوفا بغدادی نیز خلافت داشته و نسبت ارادت و سایر تربیت و

۱ ب: 'ولایت' ندارد ۲ د: قدرتش 'نماید' ۳ د: ارواحنا 'در' اجسادنا

۴ ح: 'محض' بن حسن ۵ ج: 'حسن' بن علی ۶ ج: 'محض' فاطمه

۷ ب: 'قریه' ندارد ۸ ج: د: 'گویند' ۹ ج: ابو سعید 'محزومی'

عنایت غوث الثقلین را از روح پرفتوح رسول الثقلین صلی الله علیه وسلم^۱ و وجه غوث الثقلین که او را گویند آنست چنانچه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم را اهل آسمان و زمین^۲ پیغمبر دانند آن حضرت را اهل آسمان و زمین ولی الله دانند، جناب آن سرور را رسول الثقلین گویند ایشان را غوث الثقلین گویند. قول آنحضرت است هر ولی بر قدم يك نبی می باشد من بر قدم جدّ خودم و هر قدمی که جدّ من گذاشت من قدم بر آن نهادم الا نبوت و شئی جناب حضرت مرتضی^۳ به موجب امر پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم لعاب دهن خود به دهن آن حضرت داد از آن روز بر منبر برآمده مجلس وعظ می کرد تا چهل سال در جمع علوم دینی تکلم می نمود و در وقت وعظ فرمودی که ای اهل زمین و آسمان بیائید و بشنوید سخن مرا و از من چیزی^۴ بیاموزید که من نایب و وارث پیغمبر خدا^۵ ام و درین مجلس ها عطا می شود و حق تعالی بر دل من تجلی می کند و قریب هفتاد هزار آدم در مجلس حاضر می شدند و چهار صد کس کلام آن حضرت را می نوشتند و وقت مجلس از اثر کلام حقیقت انتظام^۶ در وجد و ذوق دو سه کس می مردند و همانجا^۷ از شیخ^۸ ابوسعید قونوی رحمة الله علیه آرد که در مجلس شیخ عبدالقادر بارها جناب پیغمبر^۹ را دیده ام و ملایکه و اجنه از^{۱۰} صف صف حاضر دیده ام، شیخ را بسی مرتبه بلند بود و در ولایت عزل و نصب اقطاب و ابدال و اوتاد و سلب حال اولیا به دست ایشان بود و هر کرا که می خواست از ولایت معزول می خواست و هر کرا خواستی به ولایت رسانیدی چنانچه شئی به خانه آن حضرت دزدی آمد نابینا شد نتوانست رفت، درین اثنا مهتر خضر^{۱۱} آمد و گفت ای ولی الله! یکی از ابدال فوت شده هر کرا فرمانی به جای او نصیب کرده شود، فرمود، در خانه یکی نابینا افتاده است او را بیارند، چون آوردند نظری^{۱۲} برو انداخت فی الحال بینا شد و

۱. ب: 'فائز شده' و وجه ۲. ج: 'آسمان و زمان' ۳. ج: مرتضی 'علی علیه السلام'

۴. ج: 'چیزی' ندارد ۵. ج: 'خدا' صلی الله علیه وسلم

۶. ب: 'حقیقت' نظام ۷. ج: 'مرد و همانجا' ۸. ج: 'از شیخ' ندارد

۹. د: پیغمبر صلی الله علیه وسلم ۱۰. ب: 'از' ندارد

۱۱. د: 'خضر مهتر' ۱۲. ج: 'نیز' برو انداخت

به مرتبه ابدالیت رسیده^۱ نیز ظاهر است^۲، روزی در وعظ او صد اولیا که اسم مبارک ایشان در سفینه الاولیا نوشته این مختصر گنجایش آن نیافت حاضر بود، فرمود قدمی هذه علی^۳ ربه کل اولیای^۴ الله، همه مردان وقت سرفرو کردند^۵ مناقبات معلی^۶ آن بی نظیر ثقلین ریاده از آنست که به تحریر آید و کدام است که ازو پوشیده خواهد بود، نگارنده اوراق تیمناً و تبرکاً حرفی چند نوشته است که این نسخه محروم از احوال آن سر حلقه اهل کمال نباشد، به تاریخ یازدهم جمادی الآخر^۷ روز پنجشنبه سال پانصد و شصت و یک در زمان خلافت ابوالمظفر یوسف بن مستنجد به ملاء اعلی شتافت و در مصرعه آخر این بیت تاریخ ولادت و مدت حیات و ممات آن حضرت بر می آید^۸.

^۹ تاریخ ولادت و حیات و فوتش از عشق و کمال کامل عشق عیان

موج احوال^{۱۰} آن دستگیر بن دستگیر کونین، آن نور العین بلکه عین غوث الثقلین، آن مطلع قصیده خانواده قطیبت، آن حسن مطلع دیوان محبوبیت، آن بر حروف کمال مثابه^{۱۱} اعراب، قطب وحدت شیخ سیف الدین عبدالوهاب، خلف اعظم و خلیفه معظم شیخ عبدالقادر گیلانی است، مالک ملک شهزادگی، سلطان سلطنت آزادگی، صاحب مطابعه صحیفه وجه الله، لمعه انوار رسول الله، سجده نشین قطب ربع مسکون، از دیوان صمدیت مصرعه موزون، فواره فیض نورانی، گوشواره کرامت جاودانی، صاحب دولت حسبی و نسبی، مورد معاملات کسبی و وهبی، به نگاهش تاثیر اکسیر اعظم، در نطقش^{۱۲} اثر اعلی و معظم، خلیفه خلیفه رسول الهی، غریق بحر محبت نامتنهی بوده است. در سفینه الاولیا نویسد جامع بود میان علم شریعت و طریقت، از والد بزرگوار خود علم صوری و معنوی اخذ نمود

۱ ح: ابدالیت رسیده ۲ ب: سر ظاهر است ۳ ج: هذه قدمی علی

۴ د: فرمودند و قدمی علی ربه کل ولی الله ۵ ج: سرفرو کردند

۶ د: مناقبات معلی ۷ ب: ربيع الآخر ۸ ب: دیگری گفته

ستینش کامل و عاشق تولد (۴۷۱) هـ و فاتش دان تو معشوق الهی (۵۶۱) هـ

۹ ب: از عشق و کمال (۴۷۱) هـ و کامل عشق عیان (۵۶۱) هـ ۱۰ ب: احوال ندارد

۱۱ الف: شاهد اعراب ۱۲ الف: در لطفش

و بعد پدر بجای پدر^۱ وعظ فرمودی و خلائق بهره از آن برداشتی، چندان تاثیر در کلمات و ارشاد او بود که در بیان راست نیاید. از وی روایت است که وقتی در بلاد عجم مسافر شدم، از انواع فنون و علوم حکم حاصل کرده به بغداد آمدم و برای گفتن وعظ از حضور پدر رحمت خواستم، اجازت فرمود، بالای منبر آمدم، علوم موعظت به انواع طریق بیان کردم، هیچ کس را دل نرم و گرم نشد، خلائق از حضرت والدم درخواست وعظ نمود، من فرود آمدم و پدرم بر منبر شد، فرمود شجاعت صبر يك ساعت است به مجرد استماع این کلمه از حضّاران آفریاد و فغان برآمد درین مقدمه از حضرت والد پرسدم، فرمود تو متکلم بخود می شوی و من متکلم بغیر می شوم، ولادتش در شعبان پانصد و دوازده هجری و بیست و پنجم شوال سال ششصد و سه هجری وفات، مرقد شریفش در بغداد. شیخ ابومنصور عبدالستلام و شیخ ابو الفتح سلیمان دو فرزند عالم و عامل کامل عقب گذاشت، رحمة الله علیهم اجمعین.

موج احوال آن کاشف اسرار عدم، آن مخزن اطوار علم قدم، آن سپهر اوج اتصال، آن پایه^۴ وصال اهل وصال، آن محی الدین بن محی الدین قطب الآفاق حضرت شیخ شرف الدین ایشان را عیسی هم گویند و ابو عبد الرحمن کنیت بوده است، محبوب ترین خلف و خلیفه حضرت غوث الاعظم است، در تصوّف به غایت رتبه بلند و به علوم صوری تحصیل ارجمند داشت، بعد از پدر رسم دانش و فقه و حدیث و وعظ را شعار داشت و پیوسته تربیت^۵ طالبان مقید بودی، غوث الاعظم را چنان عنایت و مرحمت به حالش بود که نسخه فتوح الغیب برای او تصنیف نموده خودش کتاب جواهر الاسرار^۶ در علوم صوفیه که مشتمل بر حقایق و معارف است تصنیف نموده در پانصد و هفتاد و سه هجری در مصر به فید حیات بود.

موج احوال آن فرزند محبوب سبحانی، آن آیه قطب صحیفه آل قطب ربّانی، آن مرشد زاده آفاق، آن جانشین غوث الثقلین به استحقاق، آن نقطه نون

۱. د: بجای 'مرا' وعظ فرمود

۲. ب: 'حضّار' فریاد

۳. ب: 'و' ندارد

۴. ج: 'مایه' وصال

۵. ح: 'نه' تربیت

۶. الف 'جوهر الاسرار'

ندرت، آن سیمرغ قاف قدرت، آن سرگروه اولیای عالی مذاق، قطب اکبر حضرت تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق، خلف اصغر و خلیفه برتر شیخ عبد القادر گیلانیست، برهان قاطع قطع هستی، انوار لامع حق پرستی، کاخ ایوان حقیقت و حالات، شه نشین مکان رفیع کمالات، غواص بحر غوثیت، قطب فلک قطبیت، سلم مسلم ایمان، مختصر مطول ایقان، مفتی علم حقیقت، محتسب^۱ احکام شریعت، دستاویز شفاعت، سلسله بندان سلسله یاقوتی، قوت ضعیف القلوب مسافران بی زاد و راحله، جریده^۲ جریده روان لا مکان، اعلم معلّمان، کشتی بحر سبحان، توضیح حقیقت سبحانی، تنقح معارف رئانی، مصلح کار کار گزاران قضا و قدر، بدر آسمان ولایت برتر، به اجابت دعا متّصف، عنایتش نیر به هدف، مخدوم و مخدوم زاده جهان و مظهر امن و امان، وی محمود ارباب فیض و افاده و ممدوح چهار خانواده است، بعد از والد بزرگوارش فیض صوری و معنوی عالم را از ذات با برکات او رسیده از دیگر برادرانش کمتر یافته می شود، عالمی را از مقام سفلی به عالم علوی رسانیده، حیرت و سکوت بر حالش غالب بود و این مرتبه در تصوّف بس بلند است و در زهد و ورع ممتاز زمانه بود، از احیای^۳ پروردگار خود سی سال سر بالا نه کرد و سوی آسمان ندید. از وی روایت آرند روزی پدرم برای نماز جمعه بیرون آمد، ما دو برادر همراه^۴ بودیم، دیدیم سه بار خمر برای سلطان می برند، بوی بد می آمد، پدرم فرمود باشید، سرهنگان به تعجیل روان شدند، پدرم به دواب^۵ که خمر بران بار بود فرمود که باشید، دواب آواز کرده استاندند^۶ هر چند سرهنگان خواستند که روان شوند سود نه کرد و سرهنگان را فی الحال صدمه قولنج لاحق شد، از غایت درد حرف توبه بر زبان راندند، به توجه^۷ آن حضرت درد رفع شد و شراب به سر که مبتل گشت، چون این خبر کرامت به سلطان رسید بسیار گریست و به خدمت آمده توبه از جمیع منهیات نمود و آن حضرت مردان غیب را در مجلس والد خود دید که در هوا می روند، بترسید، پدر فرمود مترس، این ها مردان غیب اند تونیز ازین

۱. ج: 'مجبیب' احکام. د: 'صحبت' احکام ۲. ب: 'خریده' جریده:

۳. ح: از 'حیا' پروردگار ۴. ج: همراه 'او' بودیم، ۵. ح: پدرم 'دواب'،

۶. ج: 'استاد'، د: 'استادید' ۷. د: 'ببین وجه'

جماعه هستی، شیخ ابوصالح نصر و ابوالقاسم عبدالرحیم و ابومحمد اسماعیل و ابوالمجالس فضل الله و جمال الله بن سید عبد الرزاق^۱ از پدر و عم خود کسب کمالات صوری و معنوی حاصل ساختند، در پانصد و بیست و هشت سید عبدالرزاق متولد شد و به ششم شوال ششصد و بیست و سه هجری وفات یافت، در مقبره پدر مدفون شد.

موج آن نقاوه اکبر خاندان، آن سلاله معانی دودمان، آن ولی کامل با تمیز، افضل العصر حضرت شاه عبد العزیز خلف و خلیفه شیخ عبدالقادر است. در سفینه الاولیا نویسد کنیت او ابوبکر، کسب کمالات صوری و معنوی از پدر خود نمود^۲، بسیاری از برکت تلقینش به پایه تکمیل درویشی رسیده، به سمت سنجار عزیمت نموده همانجا وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مظهر علوم پدر بزرگوار، آن در اقلیم هر علوم شهریار، آن در عشق الهی بی اختیار، مرتاض زمانه شیخ سراج الدین^۳ عبدالجبار خلف و خلیفه شیخ عبدالقادر گیلانیست. در سفینه الاولیا نویسد کنیت او ابو عبد الرحمن^۴ و ابو الفرج است، از غایت کثرت علم مفتی عراق بوده است و رساله جلال خاطر که ملفوظ والد بزرگوار اوست به خط آن حضرت در کتب خانه محمد دارا شکوه مصنف سفینه الاولیا بود در آن نوشته که قول حضرت غوث الاعظم است که طامع خالیست چون حروف طمع، در بغداد وفات کرد همانجا مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن اختر برج کمال، آن مهتر قوم وصال، آن منبع فیض علوم، آن مجمع کمالات غیر علوم^۵، آن فیوضات معنوی را صاحب تقسیم، قطب زمانه شیخ ابواسحاق ابراهیم فرزند شیخ عبدالقادر گیلانی است، سایر علوم از پدر اخذ نموده متصرف کمالات صوری و معنوی شد، بیست و پنجم ذیقعده ششصد هجری وفات یافت، مزار شریفش در واسط.

۳ ج: 'بن عبد الجبار

۱ ب: 'جمال الدین سید عبدالرزاق' ۲ ح: 'نمود' ندارد

۵ ب: 'د: غیر 'معلوم'

۴ ح: 'ابو عبد الله'

موج احوال آن جزو کش^۱ علوم، آن نفس کش به حقیقت کل معدوم، آن به فرزندان شیخ عبدالقادر امجد، صاحب فضایل **ابوالفضل محمد**، از فرزندان شیخ^۲ عبدالقادر است، کسب علوم صوری و معنوی از والد خود نموده در حدیث و فقه رتبه ارجمند بهم رسانید، بیست و هفتم شهر صفر سال یانصد و هشتاد و هفت وفات یافت، در بغداد مدفون شد. دو پسر گذاشت - ابو محمد عبدالرحمن و شیخ عبدالقادر هر یک^۳ عالم و کامل^۴ بودند.

موج احوال آن مقبول پروردگار، آن^۵ واقف حقیقت اسرار، آن مورد مقامات ذکر و یحیی، شیخ **میر نکریا یحیی** فرزند شیخ عبدالقادر است. در سفینه الاولیا نویسد علم حدیث و فقه از پدر خود خوانده به تاریخ چهاردهم شعبان که شب برات باشد سال ششصد هجری وفات کرد، در بغداد متصل مزار شیخ عبدالوهاب مدفون شد^۶، رحمه الله علیه.

موج احوال آن غواص بحر کمالات غوث صمدانی، آن بحر مواج معاملات^۷ همه دانی، آن راهروان را از راه سبین^۸ رهبر، **حضرت شیخ موسی ابونصر** فرزند شیخ عبدالقادر است، جامع بود میان علم صوری و معنوی، به عرفان و کمالات او شکی نیست، در دمشق اقامت گزیده بود همانجا به شب غره جمادی الآخر سال ششصد و هیزده هجری وفات کرد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن زبردست وادی قوت، آن پر^۹ زور اقلیم صفوت، آن سرآمد معرفت سرمد، قطب الاقطاب **حضرت شیخ ابوالحسن علی بن احمد** از کبار اصحاب شیخ عبدالقادر گیلانی رحمه الله علیه^{۱۰} است، قریه جنت^{۱۱} به توابع بغداد مقام اقامت او بود، در عشق و صفا و زهد و اتقا مرتبه عالی داشت. صاحب

۱ ب: 'خیر کش'	۲ ج: د: 'شیخ' ندارد	۳ ج: 'هریک' ندارد،
۴ د: 'هریک کامل و عامل'	۵ الف: 'آن' ندارد	۶ الف: 'قوت شده'
۷ الف: 'معاملات همه'	۸ ب، ج: د: راه 'متین' رهبر	۹ ب: آن 'پیرور'
۱۰ ج: 'پرواز'، د: 'پرزود'	۱۱ ج: 'جنب'، توابع	

سراة الاسرار نویسد، شیخ ابو محمد عبد الرحمن طفسونجی که احوال او درین کتاب به لجّه متفرقات باید خواست روزی بر منبر بر آمد به زبان عربی گفت، من میان اولیا چون کلنگم میان مرغان که گردن من از گردن ایشان درازتر است، شیخ ابوالحسن هم آنجا حاضر بود، دلق از سر بر کشید و گفت مرا بگذار تا به تو کشتی کنم، شیخ ابو محمد عبد الرحمن خاموش مانده به اصحاب خود گفت، یک سرموی دروی خالی از عنایت حق نمی یابم، وی^۱ را فرمود دلق خود را بیوش گفت من از آنچه بر آمده ام باز نمی گردم، شیخ عبد الرحمن گفت، شیخ تو کیست؟ گفت شیخ عبدالقادر، پس روی به جانب موضع حنت کرد، زوجه^۲ خود را آواز داد که ای فاطمه جامه^۳ بیار تا بیوشم، زوجه با جامه پیش آمد.

موج احوال آن مقتدای اوتادان، آن پیشوای افرادان، آن عارف حقایق ربّانی، مقرب الحضرة شیخ محمد الادانی، که به ابن الفاید مشهور است، از کاملان این طایفه بود، همتی بلند و ولایتی قوی داشت، سایر مقامات گذرانیده به مرتبه فردانیت رسیده بود، وی از اصحاب شیخ عبدالقادر گیلا نیست، پیر او را مقرب الحضرة می گفت و نیز گفتی که محمد بن الفاید من المقرّبین^۴، قول اوست: همه چیز را باز پس گذاشتم و روی به حضرت آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پای دیدم مرا غیرت آمد که این نشان کیست؟ آنرا اعتقاد داشتم هیچکس بر من سابق نیست، گفتند این نشان قدم نمی است صلی الله علیه وسلّم، خاطر من تسکین یافت، سال وفات دیده نشد.

موج احوال آن مقتدای مقام قرب و آرام، آن پیوسته مستغرق در مشاهده ناکام، آن بالاتفاق صاحب تصرف ولی، حضرت ابوالسعود بن الشبلی، از بزرگان روزگار و عارفان اسرار، حالی قوی علمی وافر و نفسی قاطع داشت، وی را تصرفات در ماکولات و ملبوسات بی اندازه بود، معشوق صفت می زیست، از اصحاب کبار شیخ عبدالقادر جیلی است، شیخ علاء الدوله سمعانی در چهل مجلس

۱. د: 'روضه خود را' ۲. ب: 'وی ندارد' ۳. د: 'جامه نه بیار'

۴. ج: 'من المقرّبین' ۵. ب: د: مقتدای 'قوم' مقام

نویسد روزی بر خاک بزرگی در قبرستان امام احمد حنبل توجه^۱ نمودم، در اثنای راه گنبدی کهنه دیدم از آن طرف دعوت دریافتم که می گوید مرا هم زیارت کن، رفتم گفتم مثل من زندگانی کن، گفتم تو چون زندگانی کردی؟ گفت آنچه^۲ از حق به تو رسد قبول کن، این مقدمه را از شیخ نورالدین عبدالرحمن گفتم، او فرمود هیچ می دانی که این مقبره کیست؟ گفتم نی، گفت ابوسعود بن الشبلی که وی را کمالات بس عالی است^۳، سال وفات دیده نشد.

موج احوال آن قافله سالار حال عالی منزلت^۴، آن سرگروه اصحاب عزلت، آن اشرف و اکبر ولی، **حضرت شیخ علی**، وی را علی بن سبی^۵ شهرت کنند، از کبار مشایخ بطایح اگر چه مرید تاج العارفین شیخ ابوالوفابغدادی وی مرید ابو محمد بوسسکی^۶ وی مرید ابوبکر بن مراروی ویسی، روح حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه بود فاما از صحبت حضرت شیخ عبدالقادر رحمة الله علیه اخذ فواید می کرد. وقتی غوث الاعظم فرمود قدمی هذه علی^۷ رقبه کل ولی الله اول کسی که بالای منبر رفت و دست به قدم غوث الاعظم رسانید و بر سر خود آورد او بوده^۸.

روزی غوث الاعظم بر منبر وعظ می گفت، شیخ نشست به برو خواب غلبه کرد، غوث الاعظم از منبر پائین آمد مع اصحاب^۹ خود بایستاد، چون بیدار شد غوث الاعظم فرمود، پیغمبر صلی الله علیه وسلم^{۱۰} از توجه فرمود؟ گفت برای ملازمت تو گفتند، غوث الاعظم چرا به پا ایستاد؟ گفت آنچه من به خواب می بینم او به چشم ظاهری می بیند، او احیاء موتی از کرامت کرده است و اسم شریفش را به حضور شیراگیر^{۱۱} گیرند مقرب تر سا^{۱۲} و بر گردد^{۱۳} در پانصد و شصت و چهار هجری وفات.

۱ ح. 'نوده'	۲ ح. 'آنچه' ندارد	۳ ج. عالی 'بود'
۴ ب. 'عالیست'؛ د. عالی 'میرست'	۵ ح. د. 'هی'؛ ب. 'سی'	۶ ب. ابو محمد 'بوسسکی'
۷ ج. 'علی' ندارد	۸ ب. 'او' 'نوده'	۹ ح. 'پائین مع اصحاب آمد'
۱۰ د. پیغمبر 'علیه السلام'	۱۱ ح. 'شیراگیر گیرند'	۱۲ ح. 'مقرتب ترسانند'
۱۳ ب. 'بدویر گردد'		

موج احوال آن گوهر درج فیوضات الهی، آن اختر برج کمالات نامتناهی، آن بری از ما و منی، حضرت شیخ ابو عمر صریفی^۱، در سفینه الاولیا نویسد مرید حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی است، از محترم اولیا و محتشم اصفیا بود، شمی^۲ در صریقین^۳ رو به آسمان کرده افتاده بود پنج کبوتر را در تسبیح علاحه دید به خود عهد کرد که خود را تسلیم شخصی کنم که مرا به حق رساند، روان شد و مهتر خضر پیش^۴ آمد و فرمود در صریقین^۵ ترا جذبه رسید به امر شیخ عبدالقادر آمده ام که ترا بدو رسانم که خدمت او را لازم گیری، چشم خود بند کن چنان کرد، بعد ساعتی به امر خضر علیه السلام چشم وا کرد خود را به صحبت^۶ شیخ عبدالقادر در بغداد یافت، پس شیخ طاقیه^۷ مبارک بدو عطا کرد و تلقین ساخت و اربعین نشانی قلب او را مصفا ساخته نور معرفت ریخت پس گفت خدای تعالی مرا مریدی دهد به واسطه تو^۸ نام وی عبد العنی باشد بن تقطه باشد که در اکبر^۹ اولیا به علو مرتبه سرافرازد^{۱۰} و حق تعالی بوی بر ملایکه مفاخرت کند پس این^{۱۱} تقطه بعد بیست و پنج سال بدو پیوسته و خرقة پوشید^{۱۲}، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جوهر صمصام ولایت، آن قبضة ذوالفقار هدایت، آن نتیجه کمالات مرتضوی، حضرت ابو سعید سید حسینی^{۱۳} قیلوی، از کبار مشایخ عراق^{۱۴} است، کرامات و مقامات عالی داشت، خرقة ارادت از شیخ عبدالقادر جیلانی رحمة الله علیه^{۱۵} پوشید، در پانصد و پنجاه و هفت وفات.

موج احوال آن اشرف النجباء آن اعلم العلماء آن اعظم ولی، حضرت قطب البیلین^{۱۶} موصلی از اکمل مریدان شیخ عبدالقادر جیلانی است. در سفینه الاولیا نویسد

ج. ۱. د: ب: 'صریفتنی'	د. ۲. شمی 'ندارد'	ب. ۳. 'صریفتن'
د: 'صریقین بار و سمان، کرده'	د. ۴. مهتر 'خضرش' آمد	ب. ۵. 'صریفتن'
ب. ۶. از 'آمده ام که ترا بدو رسانم'.. تا.. 'خود را به صحبت' ندارد		ج. ۷. 'تو' ندارد
د. ۸. در 'اکثر' اولیا	د. ۹. 'پیر' افرازد	ج. ۱۰. 'آن' تقطه
ج. ۱۱. 'خرقة' پوشید	ج. ۱۲. 'ابو سعید' 'قیلوی'	د. ۱۳. 'عریق' است
ج. ۱۴. 'رحمة الله علیه' ندارد	الف. ۱۵. حضرت 'قصب' البان	

خوارق و کرامات عجیب ازو بسیار ظاهر شده، قاضی موصل منکر او بود، روزی به کوچه دید که مقابل می آید، قاضی به خاطر آورد که او را بگیرم و آسیب رسانم، ناگاه اعرابی مهیب برآمد، چون نزدیک رسید به صورت یکی از فقها ظاهر شد متصل شده به قاضی گفت، کدام قصب البان^۶ را اراده سیاست داری؟ قاضی توبه نموده مرید وی شد.

موج ۱ احوال آن خدمت گزار محبوب الله تبارک، **شیخ احمد بن مبارک** با کشف و کرامات خادم شیخ عبد القادر گیلانی بود و کدام کمال ازین زیاده باشد که محرم راز محبوب سبحانی رحمة الله علیه^۲ بود، در پانصد و هفتاد هجری وفات.

موج ۲ احوال آن مصاحب صحبت محبوبیت، آن صاحب مرتبه قطبیت، آن ولایت خود را دشت مستور، **حضرت شیخ بقلی بن بطور** اگر چه مرید شیخ ابوالوفا بغدادیست فاما مدام مصاحب غوث الاعظم رضی الله تعالی عنه حاضر بود، شیخ از پایه بلند تر به پایه پائین آمده و بعد تا مل باز بر منبر و به پایه دومی بنشست^۳ به چشم من پایه اول کشاده گشت چندانکه چشم کار می کرد فرشی مکلف گسترده و پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم^۴ مع اصحاب بر آن نشسته در آن وقت حق تعالی بر قلب شیخ عبد القادر رحمة الله علیه^۵ تجلی کرد، قریب بود که شیخ بیفتد، رسول علیه السلام او را نگاهداشت، بعد از آن شیخ لاغر وجود شد چون گنجشک بعد از آن^۶ ببالید و بزرگ شد در صورت سهمگین پس آن همه از من پوشیده، در پانصد و پنجاه و سه وفات قبر در طوس.

موج ۳ احوال آن صاحب کرامت اظهر، آن در ولایت اشهر، آن متصرف مقام برتر، **حضرت شیخ ابو عمر**، وی قریشی است، نامش عثمان بن مراوق بن حمید بن سلامه^۷ است، حنبلی مذهب مرید و شاگرد شیخ عبد القادر گیلانی بود،

۱. د: این موج ندارد ۲. ج: 'رحمة الله علیه' ندارد ۳. ج: 'د: نشست' به چشم

۴. الف: 'صلى الله علیه و آله وسلم' ندارد ۵. ب: 'رحمة الله علیه' ندارد

۶. ج: بعد از آن شیخ ۷. د: حمید بن 'سلاحه'

از^۱ کبار مشایخ مصر صاحب کرامت و خوارق و جامع علوم صوری و معنوی بود، آب رود نیل به درخواست از وضوی او کم بود و زیاده شد وقتی طغیانی کرده بود کم گردید، در پانصد و شصت و چهار وفات، قبر^۲ در مصر.

موج احوال آن دلیل طالبان به خدا رسی، **موقف^۳ الدّین المقدسی**، نام او **عبدالله بن محمد بن احمد بن قدامة الجبلی** است، از بزرگان وقت صاحب کرامت^۴ مرید شیخ عبدالقادر است، در ششصد و بیست هجری وفات.

موج احوال آن سرمایه ارشاد و رهنمونی **شیخ احمد الجونی** مرید شیخ محمد^۵ عبد الله نظامی خلیفه شیخ عبدالقادر است، به غایت خوش رو و خوش خو بوده، در ششصد و پنجاه و چهار هجری وفات.

موج احوال آن راضی به رضای معبود، **شیخ ابوسعید بن سهل ابومسعود**، عمده مریدان^۶ محبوب سبحانی و اکبر مشایخ و مقتدای زمان و صاحب کرامات جلیه^۷ و مقامات علیه، قول اوست که از یازده سال حق تعالی مرا در مملکت خود تصرف داده است فائداً من تصرف نمی^۸ کنم، شیخ این فایده گفت چرا تصرف نمی کنی؟ فرمود تصرف به حق گذاشته ام چنانکه^۹ خواهد بکند، و شیخ صدقه بغدادی هم بسیار فیض از غوث الاعظم یافته، احوالش به جای خود خواهد آمد^{۱۰} و شیخ محی الدّین ابن عربی مرید شیخ محمد یونس قصای الهاشمی مرید شیخ عبد القادر گیلانی احوالش در لجّة اولیای مغرب^{۱۱} زمین نوشته درین کتاب.

موج احوال آن اشعه انوار غوثیت، آن متصرف مقام صمدیت، آن لجّة بحر رخا و رحمت ربّ العالمین، آن دلیل عارفان زمانه متأخرین، آن خلاصه عنصر و

۱. ح: د: 'از' ندارد	۲. د: 'قصر' در	۳. ج: 'موفق' الدّین
۴. ج: 'کرامت' ندارد	۵. د: 'محمد' ندارد	۶. ج: د: عمده 'مرید'
۷. د: 'کرامات' خلیفه	۸. الف: 'می' کنم	۹. ج: د: 'گذاشته' چنانکه
۱۰. د: 'نجات' خود آمد	۱۱. ج: د: 'اولیای' 'معرفت'	

کمال محبوب سبحانی، قطب الاقطاب حضرت سید شیخ محمد الحسینی^۱ الجیلانی، صاحب اخبار الاخیار نویسد بعد شش واسطه نسب^۲ او به سید عبدالوہاب بن محبوب سبحانی می رسد، خرقة از جانب آبای خود داشت، از اولیای حق و مدام به دوست خود مستغرق، خدیو ملک کمال و عاشق ذات ذوالجلال، جامع علوم معقول^۳ و منقول از ولایت روم به خراسان تشریف آورد از آنجا ملتان را به شرف قدم مفاخرت^۴ بخشیده در بلدہ اچہ توطن گزیده^۵ یکبار سیر اکثر معمورہ عالم بر قدم تجرید^۶ و بی تعلقی نموده، بار دوم^۷ با خیلی حشم و بسیاری^۸ توابع و لواحق شرف اقامت توطن^۹ درین دیار فرموده بادشاه وقت نسبت^{۱۰} اخلاص و نیازمندی به تقدیم رسانیده حقه ارادت او در گوش کرد و خلق دیار ملتان مقدمش^{۱۱} را از فتوحات عیبی شمرده فیوضات صوری و معنوی او را تبرک داشته بهره ور^{۱۲} شدند، شعر هم می گفت قادری تخلص می کرد، این چند بیت در ذوق و شوق گفته:

رندیم و قلندریم و چالاک	مستیم و مفردیم و بی باک
جاسیم و صراحییم و باده	در صدفیم بحر و خاشاک
والی ولایت شش و پنج	حامی ^{۱۳} بلاد فهم و ادراک
مجموعه راز عالم دل	منصوبه کشی سر لولاک
بگذشته ز خویش بی کدورت	بگذشت ز عشق جوهر خاک
آئینه صاف بی غل و غش	صافی دل و پاک رای سگاک
گر صاف شوی و پاک دایم	می گوی چوقادری تو ^{۱۴} ناپاک
ما بلبل بوستان قدسیم	شهباز سفید دست انسیم ^{۱۵}

رحمة الله عليه.

۱ ب: 'الحسینی' الجیلانی ۲ د: واسطه 'نسبت' ۳ ح: د: علوم 'منقول و معقول'
 ۴ ج: د: 'مفاخر' بخشیده ۵ ب: ح: توطن 'گزیده' ۶ ب: ج: د: بر قدم 'تجرید'
 ۷ ب: بار 'دوم' ۸ ج: د: حشم و 'بسیار' ۹ ح: 'و' توطن
 ۱۰ د: وقت بسبب 'اخلاص' ۱۱ د: ملتان 'مقدس' ۱۲ ج: 'بهر رو' باشند
 ۱۳ ب: د: 'جاسی' بلاد ۱۴ الف: 'تو' ندارد ۱۵ ح: د: دست 'بستیم'

موج احوال آن مظهر شان محبوبی، آن مظهر معاملات ستر عیوبی، آن رویای^۱ جمالش به مس قلب کفار کبریت احمر، آن^۲ در شرف کمال از معاصران برتر، آن فرزند و محبوب محبوب سبحانی، قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالقادر ملقب به عبدالقادر ثانی، خلف و مرید پدر خود شیخ محمد است و^۳ به جهت پرورش و تلقین معنوی خلیفه و سجاده نشین و هم در ولایت وارث حقیقی و در کمالات تابع شیخ عبد القادر گیلانی بود بنابر این او را عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گویند^۴، در حقیقت به عصر خویش ثانی نداشت چرا که بسیاری از عاصیان و کفار به مشاهدهٔ جمال و معاننهٔ جمالش بی درخواست خود به خود توبه نصوح می نمودند و به شرف اسلام فایز می شدند. صاحب اخبار الاخیار نویسد در عنقوان شباب منعم و متصرف و صاحب عیش و عشرت بود، از غایت شوق چند شتر بار آلات^۵ و مزامیر تعنی^۶ همراه گرفتگی، چون به مقام مشیخت و سجاده خلافت نشست اجتناب کلی این امر نمود و مریدان را نیز ازین امر مانع بود، احیاناً گاهی از سرود شنیدنی بک نمودی که قریب به انزهاق روح شدی و سبب توبهٔ آن^۷ این است. روزی در بیابان به شکار رفته بود، در آجی به صورت عجیب و آواز^۸ غریب می نالید و فریاد می نمود، درویشی در آن بیابان رسید، فرمود سبحان الله روزی باشد جوان نیز در درد و محنت^۹ مولا مثل این در آج بنالد، به مجرد استماع این سخن او را حالتی دست داد که دل او از ماسوای الله سرد شد^{۱۰} و همچنین روز به روز آثار جذبات^{۱۱} و اسباب شوق انوار محبت بروی فایز و نازل می گشت تا از سایر مرادات سیر گشته به حق تعالی پیوست، روزی پدرش چند قطعهٔ مخمل برای او فرستاد که قبای و خرقةٔ خود سازد، فرمود ازین مخمل از برای جلهای سگان شکاری بدهند غمازان این ماجرا به پدرش رسانیدند، به حضور طلبیده عتاب

۱. ب: 'رویت' جمالش ۲. ح: 'آن' ندارد ۳. ج: 'وی' بجهت

۴. الف: 'شیخ عبدالقادر گیلانی بود بنابر این او را عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی' ندارد

۵. ج: 'د: آلات' تعنی ۶. د: 'ج' تعنی' ندارد ۷. ب: 'آن' ندارد؛ د: 'آن است'

۸. د: 'و' به 'آواز غریب' ۹. الف: 'درد و' محبت'

۱۰. د: 'الله' 'سرد دهند' ۱۱. ج: 'د: آثار' جذب'

آغاز کرد، همان شب حضرت غوث الثقلین را^۱ در خواب^۲ دید، فرمود عبدالقادر فرزند من است، تربیت^۳ او من می کنم، ترا فرزندان دیگر اند به تربیت^۴ آنها بکوش، از عبدالقادر کار مدار، درین واقعه اسباب تفنن طبع آنچه باقی بود، همه^۵ را موقوف نموده و ارشکار دست برداشت، بعد وفات پدرش سجاده نشینی و خلافت بدو رسید، دیگر برادرانش که نوکر بادشاه مانده بودند، ازین رهگذر غباری به چهره^۶ اخلاص بادشاه نشاندند، آن حضرت جمیع فرامین و اسناد موافق و وظایف و معاش خود پیش سلطان فرستاد و گفت، ما را به این پنج هزارها کار نیست، هر کسی که بهتر داند بدهند سالها به توکل گذرانند و از دست اغمار آزار و شدا بد بسیار از روزگار بدو رسید، صبر نمود، روزی بادشاه بدو نوشت که مجلس ما را به حضور فایض النور خود متور سازند، اگر نوعی از طرف من رنجی یا ملالی به خاطر باشد عفو فرمایند در جوابش این دو بیت^۷ نوشت:

بهیچ باب ازین باب روی گشتن نیست هر آنچه بر سر ما می رود مبارکباد
کسی که خلعت سلطان عشق پوشیده به حله های بهشتی کجا شود دلشاد
کمالات و خوارق عادات او بسیار است از آن جمله نقلی چند برای رفع محرومی
این اوراق آورده می شود:

وقتی در ملتان طاعون حادث گشت، کار بر خلق آن دیار دشوار آمد و وبای^۸ عام در میان آمد، سبزه در موضع وضوی او روئیده بود، خلائق می بردند در مقام علت می مالیدند شفا می یافتند. و از اقوال اوست، در دست من خاصیتی نهاده اند به هر^۹ علتی که رسد حق تعالی شفا دهد، این کرامت از وراثت خاص شیخ عبدالقادر بدو رسیده، درین مقدمه از جناب پیغمبر صلی الله علیه وسلم نیز^{۱۰} عنایت است. وقتی در ملتان و اچه درد استخوان پهلوی پیدا شده که حدوث این درد

۱. د: 'غوث الثقلین در خواب'	۲. ب: 'بحواب' دید	۳. الف: 'به' ندارد
۴. د: فرزند نسبت به تربیت	۵. د: 'چه' را موقوف	۶. ب: 'بر چهره' اخلاص
۷. ج: دو 'ابیات' نوشت	۸. د: و 'درد' پای	۹. د: 'سر علت' که
۱۰. د: پیغمبر 'صلی الله علیه وسلم' بهتر تر عنایت		

و هلاك توأمان بود، غیاث الدّین نام مرید او که هر شب جمعه مشرف مجلس پیغمبر^۱ می شد، شبی پاره‌نی آوردی به مرشد داد که پیغمبر علیه السلام به تو عطا کرده که هر جا که این پاره‌نی برسانی و ده بار قل هو الله بخوانی آنجا شفا^۲ بخشد پس چندان اسرار و آثار ارین نی به ظهور آمد که به تحریر نیاید و حکایت این نی در دیار ملتان مشهورست، سنّ شریف هفتاد و هشت سال هیزدهم ربیع الاول سال نهصد و چهل هجری وفات یافت در آنچه مدفون شد.

شیخ عبدالقادر ثانی را دو پسر بودند- بزرگ میر سید عبد الرزاق صاحب فضائل و مناقب مفاخر، شأنی عظیم و همّتی عالی داشت، در وقت وفات پدر به تقریبی در ناگور بود، روزی گفت قبله گاهی مرا طلب می کند لیکن از بواعث ضرر نتواند رسید، بعد از وفات پدر آمد به موجب وصیت پدر لباس خرقة الباس کرد و احازت و نعمت یافته مده العمر مسند مشیخت را مزین مانده به^۳ پنجم جمادی الآخر^۴ سال نهصد و چهل و شش وفات یافت. پسر دوم آنحضرت سید رین العابدین که در حین حیات پدر وفات کرد، از وی خلقی ماند میر سید محمد نام داشت که منظور نظر عنایت و شفقت و مرحمت بندگی جدّه خود بود، شاه اله بخش و برادران ایشان در لاهور ساکن اند، اله بخش صاحب اخلاق حمیده و به صفات گزیده موصوف^۵ بود، در نهصد و نود و چهار در بنگاله فوت کرد.

موج احوال آن نقاوة دودمان خاندان قدیم، آن خلاصه کمالات ولایت عظیم، آن دایم به اصلاح قلب حامد، سید السّادات حضرت مخلوم سید حامد بن شیخ عبد الرزاق بن عبدالقادر ثانی است لیکن سجاده نشین بر حق و خلیفه مطلق شیخ عبدالقادر گیلانی رضی الله تعالی عنه بود، بزرگ عالیشان نظر کون و مکان همّتی بس عالی و مقامی بلند^۶ داشت، از متاع دنیاوی از هر قسم که تصور کنند^۷ طی وافر ویرا حاصل بود و لیکن هرگز مالک نصاب باقی شرط^۸ و وجوب زکات باشد

۱. د: پیغمبر 'علیه السلام'

۲. ح: 'بخوانی شفا بخشد'

۳. ج: 'نه' ندارد

۴. ب: 'جمادی الآخره'

۵. ح: 'مرحمت جد خود'

۶. ج: 'بصفات موصوف'

۷. ج: 'بس' بلند: ب: 'صفات بی بلند' ۸. ج: 'هر قسم تصور کنید'

۹. ب: 'که' شرط

نشده، قوتی عظیم داشت، در زمان خود کوس مشیخت و بزرگی و خلافت این سلسله علیه می زد^۱ و هر که با وی دم از مخالفت زدی غیر از پریشانی ندیدی و کدام خوارق عادات از آن زیاده تر خواهد شد که مثل سید موسی گیلانی خلف و خلیفه^۲ داشت، در حین حیات خود سایر امانت و خلافت پدر بدو عطا نموده قایم مقام خویش و سجاده نشین غوث الثقلین نمود و این نسبت لیاقت این کار^۳ و استحقاق اطوار در جوهر شریفش معاینه فرموده و از جهت صریح اذن علیه قادریه که درین باب یافت تلقین اکساب خاندان معلی نشان نموده حق به حقدار سپرده بعد چند مدت به تاریخ بیست و ششم شهر ذیقعده سال نهصد و هفتاد و هشت به رحمت حق پیوست، رحمه الله علیه.

موج احوال آن صاحب ولایت شهادت شامل، آن افضل روزگار و کامل، آن فرزند و خلیفه محبوب سبحانی، شهید اکبر حضرت ابو المحاسن سید موسی گیلانی خلف و خلیفه سید حامد است. در معارف عظیم الشان و امان مریدان، به عایت عالی مقام و مستغرق مشاهده دوام، او را پرتو^۴ شان محبوبیت و اشعه^۵ مرتبه قطبیت و غوثیت از ورثه محبوب سبحانی عبدالقادر گیلانی حاصل بود، شانش از شان شاهان عصر برتر بود، مانندش در زمان او کمتر، کلك سینه چاک را کدام مقدور که حرفی از دل ریشی عشق و اطوارش بر نگارد^۶ و ارض قرطاس به غایت مجبور که تخم ولایتش به صحن کشت زار خود بکارد، وی امام العارفین و سلطان الکاملین بوده است. شیخ فرید الحق فرزند شیخ عبدالحق دهلوی در تذکره خود از اقوال جد خود آرد که شیخ الاجل حقی دهلوی فرماید که اختر مسعودی طالع^۷ من کار کرد و شجره اخلاص من بار آورد که بر مثال ویرزقه من حیث لا یحتسب^۸ بر سر من عیسی نفسی را فرستاد که هر نفس او مایده از

۱. سلسله علیه 'میرود' ۲. خلف 'و خلف' ۳. لیاقت 'اهل کار'،

۴. 'پرتوی' شان ۵. 'محبوبیت و مرتبه قطبیت'

۶. 'بر بکارد' ۷. 'مسعودی اختر طالع من'

۸. الف: 'قدمی هذه علی رقبه کل ولی الله'

آسمان معرفت بود نازل شد^۱ و باعث عید و سرور آورد^۲ و بل موسی مقامی که جمال او ناریست از شجره وحدت طالع و نوری از طور حقیقت لامع، خلیل لقائی که رخساره زیبایش گلزار بوستان خلّت و گلستان دین و ملت، مصطفی جمالی که دهانش نمک دان حوان انا املح و ربانیش قرآن انا افصح، مرتضی کمالی که باب انا مدینه العلم مکشوف ضمیرش ابواب لو کشف مفتوح، حسن سیرتی که وارث انک^۳ العلی خلق عظیم و نایب منصب العظیم الرؤف^۴ الرحیم، حسن سیرت که^۵ مصدوق بظهر کم تطهیرا آمد و مصداق الموده فی القربی شد^۶:

ای احمد خو^۷ که عالمی بنده اوست یوسف روئی که ماه شرمنده اوست
عیسی نفسی که جان و دل زنده اوست موسی که لقای دوست شرمنده اوست
هر کلام که در کمال کلیم وارد شده بر وی صادق است و بر حال وی^۸ مگر موافق قدم^۹ موسی آفریده اند^{۱۰}:

ای دیده بیالقای منظور ببین آن جبهه و آن جمال پر نور^{۱۱} ببین
در وادی ایمن محبت بگذر هم موسی و هم درخت^{۱۲} و هم طور بین
کمالات و خرق عادات او زیاده از حوصله تحریر است و کدام خرق زیاده ازین خواهد بود که از عالم غیب مأمور تلقین و ارشاد و ایثار^{۱۳} نعمت به مثل حضرت شاه میر لاهوری قطب الاقطاب زمانه و مانند شیخ اجل عبدالحق دهلوی یکتا و یگانه شده به لاهور تشریف آورد و این هر دو شهباز بلند پرواز حقیقت و شریعت را تلقین فرمود، در وقت نورالدین جهانگیر بادشاه که سال نهصد و هفتاد و هشت هجری بود به اغوای برادرانش جمعی کفره بر خاتقاهش تاختند و شهیدش^{۱۴} ساختند 'مشعل به راه کشود' تاریخ اوست.

- | | | |
|-------------------------|---------------------------|--------------------------------|
| ۱. ب: نازل 'شده' | ۲. ب: سر آورد، سر در آورد | ۳. ج: د: 'ولک' لعلی خلق |
| ۴. د: منصب العظیم 'رؤف' | ۵. ح: د: حسین 'سریری' که | ۶. ج: 'الیات' |
| ۷. ب: ای احمد 'خوی' که | ۸. ب: حال 'ای' | ۹. د: 'هر قدم'، ب: ج: 'بر قدم' |
| ۱۰. ج: 'رباعی' | ۱۱. ح: 'جمال نور بین' | ۱۲. ب: 'هم موسی و درخت' |
| ج: 'هم درخت' ندارد | ۱۳. ب: 'ایناء' نعمت | ۱۴. ج: د: 'و شهید ساختند' |

موج احوال آن سلاله خاندان عالیشان، آن افضل و ولی بیگمان، آن بر زمانه^۱ خود شاذ و نادر، کامل وقت سید عبدالقادر برادر سید موسی گیلانی است و در بداوئی نویسد، به غایت بزرگ عصر بود، ریاضت بسیار کرده و مجاهده بکار برده صاحب مشاهده شد، بعد انتقال پدر اورو و سید موسی گیلانی مناقشه خلافت واقع شد ازین جهت از بادشاه وقت او را گرانی در میان آمد که او بعد فریضه نوافل هم به خانه خود می گذرانید^۲، سلطان گفت نوافل به خانه خود بگذارند، شیخ گفت بادشاه هم این ملک نیست که تحکم^۳ شما باشد، بادشاه گفت اگر ملک را نمی^۴ خواهی در ملک ما مباش، شیخ^۵ فی الحال از معاش در گذشته از ملک بدر آمده در آنچه گوشه انزوا گزید، چندان کثرت فتوحات رو داد که هرگز محتاج معاش^۶ نشد. به روش آبای کرام خود بر مسند خلافت نشسته طالبان را هدایت می بخشید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در راه خدا رحیل، میر سید اسمعیل، پسر ابدال فرزند شیخ عبد الرزاق بن غوث الثقلین است. در اخبار الاخبار نویسد در دیار ما سلسله سجادگی و انتساب خلافت محبوب سبحانی را قبیله ایشان برپا داشتند، شیخ محمد حسین^۷ و شیخ امان پنی پتی و دیگر درویشان غایت نیاز به نسبت آن سید رعایت می کردند، در نهصد هجری وفات یافت، قبر او در قریه دینور است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مشایخ ذیشان، آن درویشی عالی عنوان، محبوب ارباب ولایت، آن مسعود اصحاب کرامت، آن مساوی حیات و ممات، افضل روزگار حضرت قمیص بن ابوالحیات، شجره پربار^۸ و بار شجره اسرار ریاض اولاد شیخ عبد الرزاق بن محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی است. صاحب احسن القصص نویسد از ولایت بنگاله در لباس فقر در دیار اوده قدم آورده در قصبه سادهوره خضر آباد رخت اقامت انداخت، علامه عصر سید نصیرالدین دختر خود چون به نکاح در

۱ ب، ح: 'یزمانه' خود؛ د: 'آن سرمایه خود' ۲ الف: 'میگذرانند' ۳ ج: 'بِحکم' شما
ج: 'همی خواهی' ۴ ح: 'شیخ' ندارد ۵ ب: 'معاش' ندارد
۶ ح: 'محمد' حسن ۷ د: 'اما' شجره

آورد توطن گزید قبولیتی و شهرتی در نصیب او شد، از آن دیار خلق کثیر در ارادت و عقیدت در آمدند و جمعی از درویشان اهل علم نیز^۱ به خدمتش انتساب نمودند، شیخ عبد الرزاق مشهور به^۲ بهلول از خلفایش نیز از آن جماعه است. شیخ بهلول جامع بود در علوم شریعت و طریقت، بعد تحصیل علم دینی تهذیب احلاق و تبدیل صفات موفق شد و در رسوخ قدم اتباع سنت مخصوص روزگار و در شهر بخرا در نهصد و نود و دو به قولی سی و سوم ذیقعه واقع شد، استخوانش در سادهوره آورده به خاک سپردند،^۳ شیخ یزدانی^۴ تاریخ اوست و ایضاً قمیص قادری غل دار مدعان و این به سبب^۵ سید شاه محمد فیروز آبادی بود که در عهد سلیم شاه بن شیر شاه قدری و عزّتی عظیم به وی رسیده بود و خلائق بسیار مرید و معتقد او شدند، آخر در عهد همایون بادشاه به سبب قتل دو سید زاده که به خانه او کشته شده بودند در قید کردند و محضر به کشتن او کردند، در همان قید جان بداد، معتقدان از شرم اعتقاد آن را پنهان کردند از سبب آن که او خواری بسیار کشید. شیخ عبدالحق در اخبار الاخیار آورده شیخ امان پانی پتی در وقت محضر قتل او حاضر نشد و گفت مرا چه لازم که بی دریافت مزاحم احوال سادات^۶ شوم، به روز حشر به مواخذه گرفتار شوم و در کشته شدن آن دو سید حیف و به خرابی^۷ این سید هم حیف، معاذ الله کار میر سید محمد نیست جنیان اکثر چنین کر می کنند، یعقوب کشمیری گفت حتی تابع سید بود، روزی من بر خوان سید حاضر بودم، حضار به شوق جغرات گفتند، سید شنید و اندرون رفت و دیگ جغرات^۸ حاضر آورد، بعد ساعتی زنی به فریاد آمد که غلام شما سیه تن و برهنه سر دیگ جغرات^۹ مرا آورده، سید چیزی^{۱۰} بدو دهانید الغرض حضرت قمیص مرد بابر کت بود، خوارق عادات ازو بسیار به وجود آمده، کشف و کمالات او انتهایی ندارد، چنانچه شاه فاضل قلندر از نبایر شاه قمیص است، بسیار صاحب کمال بود، خوارق

۱. د: علم 'هنر' ۲. 'مشهور بهلول' ۳. ج: واین 'نست'

۴. د: احوال 'شاداب' ۵. ج: 'خفت و حیرانی'؛ د: 'حضر در خرابی'

۶. د: و 'دو یک جمعات' ۷. د: برهنه 'نزدیک جمعات' ۷ ج: د: 'سید بدو چیزی'

عجیب^۱ و بلند ازو به عمل آمده، مستی نمایان داشت، در کهرام وفات نمود، نعش مبارکش به سادهوره آوردند در هر منزل که نزول جنازه اش می شد می پرسیدند که این تابوت کیست؟ می گفتند^۲ شاه فاضل قلندر شنونده گفתי ساعتی گذشته که او از پیش ما میل حقه نموده برخاسته^۳ رفته محل^۴ تعجب است و ارو کمالات بس بلند^۵ شتیده می شود.

موج احوال آن فرزند مرتضی و بتول^۶، آن مشاهد انوار حضرت رسول، آن فهیم تصوف فهم و حقایق رس، حضرت مولوی محمد وارث ساکن بنارس، اصلش از عازری پور است، از اقامت و مرقد بنارسی مشهور شد، توسل بیعت به سلسله شاه قمیص قادری دارد و به رسول نما ملقب بود، از سادات سوانه است، یک جدی شاه عاشقان بود یکی از اجدادش قاضی بنارس شد. در احسن القصص آرد ذات^۷ با برکاتش نمونه ریاضت دستگاہان سلف درین زمانه از علم عملش داد تحسین یک دیگر می دهند، مجموعه ایست از جمال^۸ بزرگان پیشین نشانه، شیخ معزالدین ردولی ازو بیشتر فواید برداشته و مولوی برکات الله خیرالدین پوری گوید او را در تصوف مرتبه عالی بود، مدام به مجلس پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم حاضر بودی و هر که جمال او دیدی بر کمال ولایت او قایل شدی و هیچ^۹ فعل دینی بدون امر پیغمبر صلی الله علیه وسلم^{۱۰} نکردی، اکثران به وسیله او صحبت نبوی صلی الله علیه وسلم دریافتند و در کف دست چپ او رگهای چنان نشست یافته بود که اسم محمد صلی الله علیه وسلم خوانده می شد لهذا طهارت از دست راست می کرد و اکثر مغلوب الحال می شد، در آخر مایه یک هزار و دو صد وفات، در بنارس مدفون شد^{۱۱}.

موج احوال آن بی نظیر عصر و قطب الآفاق، آن بیدار در عالم عشق و ادواق،

۱ د: خوارق 'عجب' ۲ ج: 'گفتند' شاه فاضل ۳ د: 'بر' حاشیه
 ۴ ج: 'جنازه محل تعجب است' ۵ ب: 'کمالات' بسیار بلند ۶ ب: د: و 'بتول' رضی الله
 ۷ د: 'از' ذات ۸ الف: 'از' جمال بزرگان
 ۹ د: 'شیخ' فعل دینی ۱۰ ج: 'علیه و آله وسلم' ۱۱ ب: 'در بنارس مدفون شد' ندارد

آن در مشاهده به شکل هلال اشرف الاولیا شیخ داؤد جهنی وال، مرید و خلیفه شیخ حامد والد سید موسی گیلانی بود و نعمات از چشت هم دارد و جهنه قصبه ایست از نواح لاهور، از اولیای محترم و اصفیای محترم به عایت رفیع القدر شانی بزرگ وجودش انتهای ندارد بعد از سال هر چه نذور و فتوح که به خانه جمع می شد يك دفعه در راه خدا به تلراج می داد و غیر از بویا و کوزه گلی نمی گذاشت. در ریاض الجنات^۱ نویسد، در سلوک ریاضت شاقّه و مجاهدات فوق الطاقه کشیده، صاحب حال صحیح و کشف و کرامات صریح بود، گاهی از شب در مقام رکوع و سجود به آخر رسانندی و در محاهده چندان ننگی بر نفس آورده که همه بر خلاف مراد اورفت و چنان در مجلس نشستی گویا چیزی گم کرده است یا منتظر محبوب است^۲، فرد^۳ یار می آید و من می روم از خویش برون تا نباشد بجز آن دست^۴ بدل دیده درون چون ذوقی و جانی گرفته و در تصریح کمالات حقایق در آمدی اکثر^۵ گفتی که بادی از جانب عراق بردل من می وزد و نفحه از نفحات الهی باوی همراه است و گاهی به جانب عراق نگران بودی این تعلق نسبت معنوی به حضرت غوث الثقلین بود^۶، رحمة الله علیه، فرد:

از نکهت جان بخش بآن باد می رسد صد قافله عیش باو شاد می رسد
و صاحب بداؤنی گوید که آبای کرامش از ولایت عرب در سیت پور از نواحی ملتان رسیده اند و لادت شیخ همانجا واقع شده، به غایت صغر سن داشت که والدینش در گذشته، چون در یتیم ماند شیخ رحمت الله برادر بزرگ او برای قرات قرآن مقید بود در آن حالت اشک از دیده می ریخت و می گفت مرا درین وادی مرنجانید و به خدای تعالی واگذارید، از آن دانستند^۷ که او را احتیاج محصلی نیست، فرد:

بتعلیم ادب او را چه حاجت ز آغار آمده او جود مادت

ابتدای حال یکی از شاهزادگان کونین امام حسن و امام حسین علیه السلام آینی چند از فاتحه در خواب به آن حضرت آموخته پس به لاهور رسید، از مولانای

۱. ب. ح: ریاض الحیات نویسد

۲. ب. ح: 'محبوب است که می آید'

۳. ب. آن 'دوست'

۴. ب. 'در آمد گفتی'

۵. ح: 'حالتی از جانب عراق'

۶. ب. غوث الثقلین 'بوده'

۷. ب. 'از آن زمان دانستند'، ح: 'واگذارند از آن زمان دانستند'

اسمعيل آنچه شاگرد مولوی عارف نامی تلمذ اختیار کرد، به درس صحبت سیفی آصفخانی به غایت استحقاق می خواند، از مشاهده چنین حال^۱ خلق را بر مسعودی او گمان صریح بود، فرد:

نگار من که به مکتب نرفت^۲ و حط نتوشت

به غمزه مسئله آموز^۳ صد مدرّس شد

پس به مرتبه عالی^۴ رسیده مبشر به بشارت یا داؤد^۵ انا جعلناک خلیفه فی الارض^۶ شد و در جهه اقامت نمود، گاهی به در ملوک و رئیس با وجود درخواست و تمنا نرفت مگر بکبار از اغوای مخالفان به حسب طلب شیرخان سور افغان به گوالبار رفته بود، چون وجه طلب او خلاف برآمد به اکرام و اعزاز رخصت نمود، فقیر به خدمتش مشرف شده، زبان از بیان احوال کمال آن یگانه دوران مقصر است، اکثر خوارق علانیه مشاهده افتاده که شرح آن طویل^۷ است این مختصر گنجایش آن نیافت بر نقلی اکتفا کرد.

روزی شیخ عبد القادر مصنف تاریخ بداؤنی معرفت شاه عبد الوهاب که از خالص احباب^۸ طوبی لهم و حسن مآب بود به خدمت آن جناب عرض کردم که خبر در مشایخ هند چنین است که وقت خروج سیدی نزدیک رسیده و اکثر آن جماعه^۹ اتفاق بر یکی از سادات آن دیار که قبل ازین به چند گاه آبا و اجداد او بر سریر سلطنت دهلی و بداؤن متمکن بودند نمودند، در تهیة^{۱۰} اسباب جهاد و اسلحه اند و می گویند که ماموریم درین امر^{۱۱} از جناب حضرت غوث الثقلین و بعضی امرای سرخیل را نیز از خود متفق ساخته اند و بعضی از مقامات و واقعات بشارتها یافته می خوانید که آن داعیه را از قوه به فعل آرند، پرسید که سید بر چه وجه و چه حالت است؟ گفتم فقیری و منزوی و متشرع^{۱۲} منقطع می متوکل می مرتاضی اکثر اوقات در مقابر می باشد و متاهل است و در فتون سپه گری بی عدیل زمان، فرمود

۱ ب: 'حالی' خلق؛ د: مشاهده 'حال چنین خلق'

۲ ح: بمکتب 'نرفت'

۳ ح: مسئله 'آموخت' ۴ د: به مرتبه 'علامی'

۵ 'اَنَا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً' شد

۶ ج: 'طول' است ۷ د: 'اصحاب' طوبی

۸ ب: ح: اکثر 'انجماعه'

۹ ح: 'و تهیة' اسباب ۱۰ ب: د: درین 'امرای' جناب ۱۱ ح: منزوی 'متشرع'

آن جماعه درویش هستند که بر غوث الاعظم افترا بسته اند و راه بی جاده^۱ می زنند و این^۲ بشارت و اشارت همه از تشویشات شیطانی است چرا که دلیل صریح است که غوث الاعظم به این امر کی راضی باشد^۳ که مردی عابدی زاهدی منزوی یاد حق گذاشته سلطان گردد، از طرف فقیر به آن درویش بگویند^۴ که حق تعالی ترا^۵ استقامت عطا فرماید، پس همچنان واقع شد، در سینه نه صد و هفتاد و دو در سرپرده جلال^۶ بارگاه وصال ایزد متعال عزّ شانه زد،^۷ شیخ داؤد ولی^۸ تاریخی یافتند، در شیر گره به نواح پنجاب مرقد شریفش زیارت گاه خلق است.

موج احوال آن ترجمه اسرار، آن تفسیر عشق و انکسار، آن مقتدای عزلت نشینان خوش طور، اکمل العرفا شیخ ابو اسحق مهزنگ ساکن لاهور از اجله خلفای شیخ داؤد جهنی وال است، در فقر و فنا و زهد و ورع شانی رفیع داشت. صاحب تاریخ بداؤنی نویسد در چلبک روی یگانه زمان^۷ و آیتی از آیات حق سبحانه و تعالی بود، خود را در محبت پیر دریافته^۸ و نسبت به ذات شریفش چنان پیدا کرده گویا يك معنی صحیح^۹ بدو عبارت ملیح تفسیر یافته و گرد حدوث و غبار امکان بر دامن همتش اصلاً نه نشسته، به مجرد دیدنش یاد خدای عزّ و جل بر هر دل سیاه و عافل پرتو می انداخت و درد خدا طلبی در بیننده سرایت می کرد، غیر از دو سه یاری از یاران و طالبان همراه از مرشد خود که در لاهور مسکن داشت^{۱۰} و به حضور خود نمی طلبید^{۱۱} و مقید مرید گرفتن نشد و پیوسته در حجره تلویک که درون باغی بود انزوا داشت و گاهی^{۱۲} که شوق پیر گریبان گیر او می شد از لاهور به يك روز در شیر گره که مسافت چهل کروه^{۱۳} بود پیاده می رفت و آستان بوسیده همان روز باز می گشت^{۱۴} و تاب تجلی دیدار پیر انوار پیر خود نداشت. وقتی به ملازمت بزرگوار عالی مقدار او شدم، يك شب و روز در جوار ایشان مهمان

- | | | |
|-----------------------------|---------------------------|-----------------------------|
| ۱. الف: 'بیچاره' میزنند | ۲. د: 'و' درین | ۳. ب: راضی 'ناشد' |
| ۴. ج: آن درویش 'بگویند' | ۵. ح: 'حق' ترا 'استقامت' | ۶. د: 'در سرپرده' در 'جلال' |
| ب: 'سرپرده' در 'گاه' | ۷. ح: د: 'یگانه' 'زمانه' | ۸. ج: د: 'تمام' دریافته |
| ۹. ج: يك معنی 'صریح' | ۱۰. ج: د: 'مسکن' 'داشتند' | ۱۱. ب: خود 'می طلبید' |
| ۱۲. ج: د: انزوا 'گاهی گاهی' | ۱۳. د: 'خیلی' 'کروه' | ۱۴. د: نیاز 'نگشت' و زورتاب |

ماندم^۱، روز دیگر راه شیر گره در عین ایام خلل تنها با يك جلودار روان شدم و از هر جانب قطع طریقان و رهزنان سر راه من گرفته^۲ بودند، حیران ماندند و می پرسیدند که درین بیابان پرخطر کجا می روی؟ همین که می گفتم که در خدمت داؤد حضرت پیر دستگیر می روم به مجرد شنیدن نام مبارک همه شیر و دوغ و امثال آن می آورند و راه بسرمی کردند و ولایت بر حزم و احتیاط می نمودند و ترغیب بر ذکرنام حضرت شیخ داؤد که آشنای هر خاص و عام در آن دیار بود می کردند، عاقبت به عافیت به منزل مقصود رسیدم و باز گشتم چنان که^۳ گذشت و در سالی که حضرت شیخ داؤد از عالم فنا سرافرده بر فلک بقا زد^۴، در اندک مدتی^۵ و بای عام در پنجاب افتاد جمیع اصحاب و اهل بیت و خلفای مشهورین که قریب پنجاه و شصت نفس کامل مکمل بودند از آن جمله ترجمان اسرار میان عبدالوهاب که او را میان بابو نیز می گفتند همه هر يك منفاد به طریق نعاقب در عرصه سه چهار ماه به حضرت ایشان ملحق شدند الا ماشاء الله و از عامة طالبان و مریدان هم جهت چه نویسد و از جهت سبقت نسبت میان اسحاق نیز به سرعت زیاده به فراق به کعبه حقیقی وصال اتصال یافتند و بعد از آن حافظ سلسله علیه قادریه شیخ عبدالله بود او هم رخت^۶ به روضه رضوان کشید.

در گلزار ابرار نویسد که شیخ عبد الوهاب آراسته و پیراسته کار بود از معامله واجب و ممکن که به مطلق وجود رابطه دارد يك نفس بی آگاهی نمی زد از عدم وجود که مانند آب چون بر عیان^۷ ممکنات پی هم می رسد يك لحظه عقلت نداشت، در نهصد و هفتاد و دو رحلت فرمود.

موج احوال آن مورد الطاف حضرت ودود، آن اعظم خلیفه داؤد، آن افضل افضلان سلسله عالی، کامل وقت شاه^۸ ابوالمعالی از سادات صحیح النسب صاحب کرامت و خوارق عادات بود. در^۹ تدکرة الاصفیا نویسد مشرب قادریه داشت، مرید

۱ ج: د: مهمان 'یودم'؛ د: 'تماس' ایام ۲ ح: 'سر راه گرفته' ۳ ح: د: باز گشتم 'چنانچه'

۴ د: 'نفاذ' در اندک ۵ ح: د: 'اندک فرصت' ۶ د: 'رحب' 'پروضا'

۷ الف: 'مانند آب عیان' ۸ د: 'حضرت شاه' ۹ ب: 'در ندارد'

شیخ داؤد جهنی وال بود، سی سال ریاضت و مجاهده در لاهور نمود، محمد دارا شکوه نویسد من و آخوند ملا نعمت الله روزی به دیدنش رفتم شخصی نذر آورده ایدل من رسید اگر شیخ^۲ را کرامت است، تسمیح را به من عنایت سازند، چون رخصت شدم آن تسمیح به من عنایت کرد و گفت هر گاه تسمیح^۳ تو ترا به هم رسد صد مرتبه صلوات بر پیغمبر صلی الله علیه وسلم^۴ رسانیده باش، همانجا از ملا نعمت الله نقل آمده که مرا به مرتبه غایت اعتقاد حضرت غوث الاعظم بود، روزی به خاطر آمدن ازین اعتقاد که من دارم حضرت غوث الاعظم آگاهست یا نه^۵، شب خواب دیدم که برای کاری در مانده ام و سر من به برهنه است^۶ فی الحال غوث الثقلین حاضر شد و دستار سفید بر سر من گذاشت و فرمود و ملا نعمت الله مادر چنین جاها از تو خیر داریم فردای آن شاه ابو المعالی مرا طلبیده دستار سفید بخشید و فرمود این دستار شب است، تحفه القادریه نام رساله فی احوال جز و کل^۷ حضرت غوث الاعظم به غایت مربوط و مضبوط^۸ تصنیف نموده و کمال نیزمندی خود ظاهر ساخته مولد او روز دو شنبه دهم ذی الحجه به سال نهصد و شصت هجری وفات، شانزدهم ربیع الاول سال یکهزار بیست و چهار هجری.

موج احوال آن صایم الدهر و قایم اللیل، آن معارف انجامان از سر خیل، اسم شریفش به بر آمد^۹ حاجات تفاعل، کامل زمانه حضرت شیخ بلاول، ولادتش در قصبه درهن بلاد پنجاب واقع شد و در لاهور سکونت نمود، مرید شیخ شمس الدین است، بدو واسطه مرید شیخ داؤد بود، صاحب تصرفات قوی حالی بلند داشت، وی صایم الدهر و قایم اللیل بود، در زهد و ورع امتیاز لازم داشت، هر کس بدو^{۱۰} رسیدی ما حضری^{۱۱} عنایت می کرد. صاحب سفینه الاولیا نویسد، من در خدمتش رسیده ام، آثار ولایت و انوار کرامت از جبینش آشکارا بود، در سال یک هزار و چهل و یک به قید حیات بود، مزارش در لاهور.

- | | | |
|--|--|--------------------------|
| ۱. د: نذر او مره | ۲. الف: 'شیخ' ندارد | ۳. ج: ب: 'تسمیح تو ترا' |
| ۴. ب: ج: د: 'صلی الله علیه وسلم' ندارد | ۵. ب: 'آگاه اند یا نه' | ۶. ب: 'هست' |
| ۷. د: احوال 'صیر و توکل' | ۸. ب: د: 'مضبوط و مربوط' | ۹. د: 'اسم شریفش بر آمد' |
| ۱۰. ب: هر کس 'که' بدو | ۱۱. د: از رسیدی ما حضری تا موج آینده ندارد | |

موج احوال آن معدن تصرفات قطیبت، آن مخزن معاملات فردیت، آن فرزند مورد انفضالات نبوی، قطب وقت میرسید قطب الدین کروی، از نژاد سید عبدالقادر گیلانی بود، خرقة دست به دست از آبای بزرگوار خود یافته، صاحب کرامت^۲ ظاهره و خوارق باهره، ممدوح خاص و عام، اهل کمال رمانه لا کلام، مجاهد راه اسلام و دین، مشاهد انوار ربّ العالمین، وی امام سبحة دانه های آن غوث الصمدانی و پیشوای عاشقان ربّانی بوده. شاه عالم حسن فرزند آن حضرت که نبیسه و جانشین حضرت شاه حسام الحق مانکپوریست گوید، درویشی در کره آرسید و به جوی گنگ غسل ساخت، راجه حی چندر زمستدار کره از راه غرور و فساد بر مخالفت^۴ اسلام يك انگشت آن درویش را ببرید، آن درویش به مدینه رفته بر سر روضه رسول خدا نالش نمود، فرمان شد اسلام آنجا بر دست فرزند قطب الدین منحصر است، پس سید به موجب امر جلد خود سرور کائنات علیه افضل الصلوة^۵ به کره آمد، چون خبر مقدم آن مقدم اولیا به راجه حی چند رسید کسکا بار جوگی که مقتدای او بود و از ریاضت و اکسب کفار بهره داشت به خدمت آن حضرت فرستاد که باهم امتحان کرامت نمایند، هر کس را خرق بیشتر آید و بلند تر زاید تصرف به آنصوب منسوب شود، جوگی به هوا پرید، آن حضرت به نعلین خود دید، فی الحال او را زده زده بر زمینی^۶ انداختند، جوگی گفت، توقع کرامت دیگر دارم که به دستور زنان از شکم مردان فرزند آید، آن حضرت چوب خشک بر زمین نشانید فی الحال سبز شده، باز بهیره آورد، به جوگی فرمود ازین ثمر بخور و او دو بهیره بخورد دو فرزند حمل بر آورد، چون وقت زائیدن رسید شکمش چاک کردند بمرد و دو فرزند نیز مرده بر آمدند، هر سه را پایان روضه سید به خاک کردند، آن شجره بهیره هنوز موجود است، در موسم چادر زیر آن درخت مردم می گسترانند در چادر هر کس که بهیره می افتد ضرور به خانه او فرزند متولد می گردد، پس از آن راجه حی چندر با سید جنگ نمود مقتول گشت و اسلام آشکار گردید، از نبایر آنحضرت سید رکن الدین معاصر خواجه کرک مجذوب بود، رحمة الله علیهم اجمعین.

۱ ب: 'آن فرزند و مورد' ۲ ج: 'صاحب' ندارد ب: 'کرامات' ۳ ب: 'در' راه' کره
 ۴ ب: 'و مخالفت اسلام' ۵ ج: 'سرور کائنات افضل الصلوة' ۶ ب: 'د' زمینی' انداختند

موج احوال آن شهسوار توسن یگه تازی، آن عنان دار مرکب بی نیازی، آن کوه تحمّل و صابری حضرت میر سید محمد قادری، از نژاد شیخ عبدالقادر گیلانی خرّقه از آبای خود یافته بود، تصرّف کمالات بلند و حالات ارجمند بود. در متاقب کریمه نویسد، چون شیخ عبدالکریم مانکپوری در بغداد بر سر روضه شیخ عبدالقادر رسید فرمان یافت که به دهلی برو و از فرزندم سید محمد اجازت و ارشاد درخواست کن، چون شاه عبدالکریم خدمت سید را دریافت سید فرمود، شعل نفی و اثبات را تا کجا رسانیدی؟ او به حضور ادا کرد سید همین که لفظ نفی گفت غائب شد^۱ وقت اثبات ظاهر گردید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن امام المحدثین، آن سلطان المحققین، آن گنجینه علوم الهی، آن خزینه اسرار نامتناهی، آن از غایت قرب ناظر مقام علوی، حضرت شیخ عبدالحق دهلوی، از انتخاب سکینه الاولیا از خاتمه کتاب اخبار الاخیار تصنیف آنحضرت آرد، المحدث لقباً والذهلوی مسکناً والبخاری موطناً والقادری طریقاً والشاذلی مشرباً والحنفی مذهباً^۲ والحقّی تخلصاً والمتقی مسنداً والمتشرّع حکماً والفقهی عنواناً والعرفانی رتبه^۳ والمجتبی نسبتاً و نام پدرش سیف الدین است، بسا صاحب کمال ماهر علوم صوری و معنوی بود، سلطان المحدثین در خانواده قادریه^۴ نسبت بیعت از حضرت سید موسی گیلانی فرزند حضرت غوث الثقلین بود، یک خرّقه مع امانت^۵ پیران در مکه معظمه از شیخ عبدالوہاب هندی خلیفه و جانشین حضرت شیخ علی متقی که او^۶ از اولیای عظیم الشان مرتبه غوثی داشت نیز یافته، همانجا از درویشی سیّاح که نامش در کتاب نوشته یفتم نیز خرّقه و اجازت به بسیاری امانت و عنایت و مرحمت یافت^۷ و از دیگر مشایخ کثیر دیار مغرب و مصر و عرب به انواع فیوضات مشرف گشته^۸ و از غایت اعتقاد جناب حضرت غوث الاعظم که درین ابیات بیان نموده نسبت فیض مخصوص از دار روحانیت آن جناب مکشوف می گردد^۹:

۱. ح: 'نفی اثبات را' ۲. الف: 'شد' ندارد ۳. د: 'والقادری طریقاً الشاذلی مشرباً والحنفی مذهباً' ندارد ۴. ب: قادریه 'را' ۵. الف: خرّقه 'امانت' ۶. ب: 'متقی که از اولیای' ۷. ح: 'مرحمت یافته' ۸. د: 'از مشرف گشته' ... تا... 'باش' ۹. ج: 'اضافه'، 'ابیات' شاید بکدام مقام 'ندارد'

عوث اعظم دلیل راه یقین	به یقین رهبر اکابر دین
شیخ دارین هادی ثقلین	زبدۀ آل سید کونین
پادشاه ممالك ^۱ اقربیت	ره نورد مسالك غربیت
اوست در جمله اولیا ممتاز	چون پیمبر در انبیا ممتاز
اولیا بندهاش از دل و جان	قدم او به گردن ایشان
وصف تعریف ^۲ او ز من نه نکوست	خود کرامات او معرف اوست
من که پرورده نوال ویم	عاجز از مدحت کمال ویم ^۳
همه در بحر غرق احسانم	ای فدای درش دل و حانم
در دو عالم به اوست امیدم	هست با او امید جاویدم

الغرض حق سبحانه و تعالی او را شانی رفیع و عشق وسیع و اوصاف حمیده و حالات پسندیده عنایت کرده شیخ وقت گردانید، الآن که رسم تدریس حدیث درین ملک جاریست از فیض امداد اوست که جماعه کثیر علما ازو سند کرده بودند. این فیض طبقه به طبقه در شاگردانش جاری شده آمد و ذکای طبیعت او پایدانی ندارد، فرمودی که درد و حالت عمر دو سالگی خود چنان به خاطر حاضر دارم که امروز وارد گشته و در سن چهارده سالگی خود تا شانزده سالگی از جمیع علوم عقلی و نقلی فارغ التحصیل شدم و در يك سال حفظ قرآن مجید نمودم، به این آثار و اطوار مکشوف می گردد که ابواب علم لدنی بروی کشاده بودند و در اثای تحصیل علوم استادان را حیرت بر استعداد فهمیدش بود و استعجاب می داشتند و پدرش که مرد کامل و عالم بود تا کافیه او را، خود تلمذ نمود و گفتی تویك مختصر از هر علوم بخوان کفایت می کند و بعضی اوقات در تحقیق علوم توحید و مسئله وحدت وجود بر وجهی که موافق علم و شهود است و مقدمات علم کسی که به قصد تحقیق این علم و هی دغدغه و شبهه می آمد پدرم از شبهات ازین نوع به این شاگرد تسکین می بخشید که ما را هم ازین نوع شکوک بسیار روی نمود، انشاء الله تعالی رفته رفته پرده از روی کار بکشاید و جمال حال^۴ یقین رو نماید و

۱. ب. ح: 'مسالك' عربیت ۲. ب. ح: 'تعریف' او، روز ۳. ب: 'همه در بحر کمال ویم' ندارد

۴. ج: 'کافیه' ما را ۵. ج: 'حال' ندارد

لیکن دائماً درین خیال باش که به مقدور از سعی غافل مشو و این بیت خواند، بیت:

لیک تو^۱ خفته به شکل بی ادب^۲ سوی او می خیز و او را می طلب

پس مدت در سنه نهصد و نود و پنج هجری به قصد زیارت مرقد رسول صلی الله علیه و آله وسلم عازم مکه شدم، چند ماه در گجرات به درخواست و التجای مرزا نظام الدین احمد صوبه دار آنجا مقیم مانده بر کشتی عبور بهر محیط نموده به مکه رسیده به شرف زیارت بیت الله مفتخر گشتم و از تلقین یقین آفرین شیخ عبدالوهاب متقی هندی خلیفه و جانشین شیخ علی متقی قدس سره در مکه معظمه مشرف گشتم، بعد از آن روانه مدینه مطهره علی ساکنها السلام^۳ گردید، در اثنای راه قصبه در نعت پیغمبر صلی الله علیه وسلم بدان خیال تصنیف نمود که اگر^۴ آن حضرت از کمال فضل و کرم جمال جهان آرای خود را بر من مکشوف سازد پس رو بروی آن حضرت به طریق نذر ادا سازم، چون به مدینه رسیدم بعد حصول شرف زمین بوس به مسجد نبوی متصل منبر اقامت گزیده شرفای آنجاسی فرمودند که هذا مدعوی پیغمبر صلی الله علیه وسلم است، پس به همان شب بعد نماز عشا^۵ مرا استغراق رو داد، مردی به آواز بلند گویان آمد که ای مهمان پیغمبر است، صلی الله علیه وسلم و دو رطب خرما به دستش نهاد، چون به افاقه آمد دو خرما به دست خود دید، یکی^۶ خود تناول کرد و دومی برای پسر خود امانت نگهداشت، بعد معاودت وطن به فرزند خود شیخ نورالحق خورانید، چون بعد دیری باز استغراق او را^۷ در ربود دید که جناب اطهر و مطهر رسول صلی الله علیه و آله وسلم بالای منبر مسجد نشسته است، فرمود، اقراء تلك القصيدة، شیخ به کمال فصاحت و بلاغت از غایت ولولة شوق التماس نمود، دویۀ برگ تنبول از جناب اقدس معلی نبوی صلی الله علیه و آله وسلم مرحمت یافت، چون درین^۸ حالت حلیۀ مبارک آن سرور را تا دیری به دل جمعی دیده بود رساله در حلیۀ مبارکش تصنیف نمود، مد کورش بجای خود در اساسی مصنفاتش نوشته خواهد شد، همراه اهل مدینه خود به مکه آمده حج گزرانید و

۱. ج: لیک 'در' خفته ۲. ج: 'نی ادب' ۳. ج: ساکنها 'سلام' گردید

۴. ج: 'نمود که آن حضرت' ۵. ج: 'بعد از عشا' ۶. ج: 'دست خود یکی خود'

۷. ج: 'باز او را استغراق' ۸. ج: در 'آن' حالت

مابقی تحقیقات دقایق حدیث و انکشاف معاملات حقایق از شیخ عبدالوہاب در چند مدت نمود، به سمت مغرب و مصر و یمن و دیگر جاها امثال آن سیر کرده به دهلی رسید و بر مسند ارشاد نشست و عالمی به وی تولا نمود حتی که سلاطین وقت روی نیاز آوردند^۱ طالبان دین را از هر جنس علوم صوری و معنوی فیض رسانید و در هندوستان رواج علم حدیث نمود، علمای متبحر برای حصول سند حدیث از هر دیار و جوانب و اطراف به خدمتش شتافتند و فیضیاب شدند الآن همان فیض استاد حدیث جاری است که طبقه به طبقه مردم واقف حدیث می شوند بعد چندی دلش از ماسوی الله از غایت مشاهده و نهایت استغراق سرد شده^۲، در يك حجره چهل سال بريك روش گذرانید که مطلق کعبه را پشت نداد و کسی که به دیدنش می آمد^۳ زیاده بر یازده و یا هفده سخن نمی گفت و این قید یازده و هفده به حد نظر وفات حضرت غوث الثقلین که به روایتی یازدهم و به نقلی هفدهم ماه ربیع الثانی به جوار رحمت حق پیوست^۴ مقرر ساخته بودند و درین حالت تدریس طلبه خواهش مند هر علوم به پسر و خلیفه^۵ خود حضرت شیخ نورالحق که ثانی عبدالحق بود برین وضع سپرده که روبروی فقیر سبق می داده باش شاید به کدام مقام دقت واقع شود فقیر خواهد گفت حتی که حضرت دیوان عبدالرشید جونپوری به همیں دستور از شیخ نورالحق سند حدیث نمود و از آنحضرت اخذ فوائد طریقت ساخت، کمالات تصرفاتش انتهای ندارد. مشهور است جمله^۶ اوراق تصنیفات حضرت امام غزالی رضی الله عنه یکجا نموده بر هر یوم سال حیاتش از روز تولد تا یوم وفات^۷ که حصه نمودند هفده ورق به هر یوم به شمار منتظم شدند همچنان مجموعه اوراق مصنفات شیخ عبدالحق را جمع نموده بر فرد فرد، یوم از روز مولد تا روز وفاتش قسمت نموده یازده یازده ورق هر روز مقسوم گشتند پس دریافت باید کرد ایام معصومی و تحصیل علم و اوقات مشغولی با خدا و ایام حج و سفر بلاد همه درین مدت حیاتش داخل اند که درین حالت

۱. ج: بیار 'آورد' ۲. ب: 'سرد شد' ۳. ح: 'آمدند'
 ۴. ب: 'جوار رحمت پیوست' ۵. الف: 'و' ندارد ۶. ب: 'که' جمله
 ۷. ب: 'روز' وفات

تصنیف کتب به عقل راست نیاید دلیل^۱ کدام خرق عادت ازین کرامت زیاده تر خواهد بود که آنرا می نگاشتم و تفصیل تصنیفاتش اینست: بر مشکات شریف شرح عربی اربع جلد و ترجمه^۲ فارسی اربع جلد، شرح مختصر خیلی متین و مفید و شرح موجز عامل^۳ المتین مسمی جامع البرکات بر مشکات و اسماء الرجال و الرموزات امد کورین فی کتاب^۴ المشکات جلد و رساله اصول الحدیث جلد، مدارج النبوة در سیر نبی صلی الله علیه و آله و سلم جلد خیلی متین و معتبر و مستند که عالم به احوال پیغمبر بود، شرح صراة المستقیم که متنش شیخ مجد الدین فروز آبادی صاحب قاموس شافعی المذهب که مذهب حنفی را به ناد داده اصحاب السرای نام کرده ایشان مؤید و متصوص و مستند نموده، العرض به دیدن تعلق دارد و در تحقیق مذهب همان يك کتاب کافیهست و شرح فتوح الغیب و متن متینش^۵ تصنیف حضرت محبوب سبحانی است و اخبار الاخیار فی سیر الاررار در احوال اولیای^۶ هندی سه جلد صغیر و کبیر و اوسط، جذب^۷ القلوب الی دیار المحبوب، تاریخ مدینه منوره و اتصافش و علی هذا تاریخ مکه معظمه نادر الوجود کم یاب است و ما ثبت بالسنة فی ایام والسنة^۸ در احوال و اعمال سال که از احادیث صحاح^۹ به ثبوت پیوسته، و رساله دیگر مختصر بر آن در احوال سال ایضاً و معاش آن در سفر و حضر مشتمل بر فواید موفوره و رساله اوراد سه تا در عمل ایام و اوراد سبعة و معاش شبانه و روزانه و رساله درود^{۱۰} و رساله تکمیل الایمان در عقاید و احوال اهل سنت و جماعت تمام مفید و آداب الصالحین در سلوک و زاد المتقین جلد، مشتمل بر منافع کثیر و احوال پیران خود و فتح المنان فی تائید مذهب نعمان یعنی در اثبات مذهب حنفیه و رساله نکات الحق و رساله نکات العشق حاوی بر فواید شاقه و رساله در احوال ایمة اثنا عشر صلوات الله علیهم اجمعین و رساله حلیه شریف پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم و رساله مرج البحری فی الجمع بین الطرفين و

۱. ب. ج. پُرس 'کدام ۲. د: جلد 'شرح' فارسی ۳. الف: 'حامل' المثنی

۴. ب. 'المذکورین فی الكتاب' ۵. ج: 'که' مثنی متینش ۶. ب: 'در احوال هندی'

۷. ج. ب: 'و' جذب القلوب ۸. الف: 'در سنه' ۹. الگ: احادیث 'صحاح'

۱۰. ب: و رساله اوراد'

رساله تسلیه المصیب السبیل^۱ الاجر^۲ والصواب و رساله در^۳ تاریخ سلاطین هند و جنگ^۴ مجموعه مکتوبات یکصد و چند رساله به رسم و اسم علاحدہ ہر یک از آن بابی است از ابواب معرفت و سلوک طریقت و جنگ قصاید و مثنویات^۵ و غزلیات و رباعیات در نعت و مناقب مدح پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر واصلان مقربان بارگاہ الوہیت، دیگر جلدی بود کہ در تبرکات نہادہ در آن ادعیہ مستندہ و اعمال ماثورہ و اجازت از اعیان مشایخ اہل حرمین و یمن و اہل مغرب کہ بہ ایشان رسیدہ بود^۶ نامش سفینہ بود و بیاضی^۷ بود نیز از دستخط خاص مکتوبہ اعمال و اوراد و اشغال و اکساب^۸ مامورہ مشایخان دیار عرب و محرنات معمولہ خاص نیز بہ تبرکات^۹ معدود، این کتب معروفہ و مشہورہ ہر بلاد و دیار است و آنها کہ نادر الوجود و کمیاب بودند بعضی ہا کہ اسم و رسم آنها از خاطر فرارفتہ خدا داند در تفصیل نامند کہ ہر یک از آنها بحریست از بحار تصنیفات^{۱۰} این فیاض اعلیٰ از صغیر و کبیر بصد جلد مجلد و بحسب^{۱۱} شمار ابیات پانصد ہزار رسیدہ است و بہ تاریخ سوم شہر ربیع الاول سنہ یکہزار و پنجاہ ہجری در دہلی بہ جوار رحمت حق پیوست، تاریخ ولادت وی 'شیخ اولیا' است و تاریخ وفاتش 'فخر العالم' است، متصل حوض شمسی در دائرہ خود مدفن یافت^{۱۲}.

موج احوال آن مجموعه حسبات و آن موصوف بہ سایر صفات، آن از عایت استحقاق خلیفہ پدر برحق، اکمل زمانہ حضرت شیخ نورالحق مرید و خلیفہ و جانشین و شاگرد و اصحاب خاص پدر بزرگوار خود شیخ عبدالحق دہلویست، از ممتازان زمانہ و بہ جمیع علوم صوری و معنوی یگانہ عصر بود، چون تمام تربیت ہر علوم کہ از پدر خود یافتہ بود بہ حضور والد بزرگوار خود بہ مثل دیوان عبدالرشید جونپوری وغیرہ آموخت و مدام تدریس طلبہ چہ علم حدیث و غیر آن شیخ اکبر

۱. الف: تسلیه المصیب النیل ۲. الف: الاجرة الصواب ۳. الف: در ندارد

۴. ج: وضحک مجموعه ۵. ب: د: مثنویات و غزلیات ۶. ح: رسیدہ بودہ

۷. ب: ج: و بیاضی بود ۸. ج: و اکساب مامورہ ۹. الف: نیز تبرکات

۱۰. ب: ج: تصانیف این فیاض ۱۱. ج: مجلد و دلچسپ ۱۲. ج: مدفن است

روبروی خود بدو^۱ تعلق گردانیده بود، و از اصطلاحات^۲ روش صوفیه اهل صفا محرمیت کلی داشت حتی که نوعی آداب طریقه و روشی را فوت نمی کرد، وی خلیفه به استحقاق پدر خود بود، او را تصانیف است چنانچه در^۳ صحیح بخاری شرح فارسی نهایت معتر نوشته و ترجمه اش نموده که مشهور و معروف هر دیار است و امثال آن و قصاید و^۴ غزلیات در مدح و نعت بسیار گفته، در اشعار مشرقی تخلص می کرد چنانچه شبی روح مطهره و منوره حضرت غوث الثقلین شیخ اکبر عبدالحق دهلوی را در معامله فرمود که نورالحق غزلی در مدح من گفته از آنجمله شعری پسند خاطر ام آمد تو هم بشنو، وقت تهجد که بیدار شد شیخ نورالحق را طلب داشته فرمود غزلی که به مدح حضرت غوث الثقلین گفته ای يك بيتی از آن مقبول خاطرش^۵ گشت که باعث نجات ما و تو گردید آن غزل را بخوان، او مسوده طلبیده خواند، غزل اینست، غزل:

چه یار را عقل را تا مدح شاه اولیا گوید
 خسی پامال پای وهم از اوج سما^۶ گوید
 مه برج حقیقت شاه محی الدین جیلانی
 که در جمع ملک روح الامین او را ثنا گوید
 خرد خواهد که بر سنجد کمال او تعالی الله
 اگر سنجد غلط سنجد اگر گوید خطا گوید
 اگر در بحر فضل او سخن گوید به دامن ماند
 که مور لنگ بر ساحل رسد حرف شنا گوید
 سحر شد چشم^۷ دارم کآید از خاک درش بادی
 به چشم تیره ناکی من^۸ پیام توتیا گوید
 اگر قلبم سر خود بردی دارم که بر خاکش
 به هر صبح آفتاب آید سلام کیمیا گوید

۱. ب: روبروی 'بدو' تعلق؛ ۲. الف: و از 'اصطلاحات' روش ۳. ب: 'بر' صحیح بخاری

۴. الف: قصاید غزلیات؛ ۵. ب: مقبول 'خاطر مبارکش' ۶. د: پای 'وهم ارواح شما'

۷. ج: د: 'بچشم' دارم ۸. ب: 'تیره ناک من'؛ د: 'تیره پای من'

ولی خواهم^۱ که بر حال خراب من^۲ بدرد آید
 به آن سلطان دین پرور حدیث این گدا گوید
 به محشر مشرقی گربا سگان کوی اورفتم
 به این آلوده دامانی بهشتم مرحبا گوید

کمالات و تصرفات او از آن بیشتر است که به تحریر راست آید و کدام کمال زیاده تر
 ازین خواهد بود که در معاملات نسبت حق پدر و مرشد خود شیخ اجل سعی نموده.
 نقلست شیخ را وقتی سفر لاهور اتفاق افتاد و در آنجا وقفه به عمل آمد و
 سبب آن این بود که حضرت شیخ ابوالمعالی قادری خلفه بندگی شیخ داؤد مرید
 سید حامد گیلانی درخواست نمود که بر متن فتوح الغیب تصنیف حضرت
 غوث الثقلین شرحی نویسد، شیخ اجل درین مقدمه بسیار عذر نمود، رهایی
 نیافت، شروع در امضای امر شان نمود، در چند مدت آن شرح را به متانت تمام
 مشتمل بر فواید کثیر^۳ و منافع جزیل که که مشهور و معروف است به اتمام
 رسانید، در اثنای نوشتن آن بعضی جا در تحریر تفسیر مدعای عبارت و مراد از
 الفاظ که مبهم بر آمد به^۴ پاس ادب متأمل و متوقف گشته بنابر آن که شاید در
 معامله چیزی ایمای درین مقدمه گردد آخر همچنان شد که جناب اقدس غوث الثقلین
 تمام معانی عبارت های که به مدرک^۵ شیخ اجل نیامده بود ارشاد کرد و سبب این
 عیایت از آن جناب بر طبق دعای حضرت شیخ نور الحق بود چنانچه درین
 مکتوب^۶ که از والد خود حصول یفته اشاره بدان معنی ظاهر است، مکتوب اینست:

مکتوب - الله اکبر

شنیدم که در روز امید و بیم بدان را به نیکان ببخشند کریم
 خلاصه مضمون اینست در قصیده این مسکین بدان باز می گردد^۷ که این ضعیف
 امیدوارست که به وسیله و واسطه آن فرزند به عفو تقصیرات مغفرت ذنوب و قرب^۸

۳ ح: فوائد 'کیر'

۲ د: 'حال من خراب'

۱ د: ولی 'خواهم' خواهم

۶ ح: 'درین که از'

۵ د: که 'مدرک'

۴ ب: 'پاس' ادب

۸ د: ذنوب 'و ضرب'

۷ الف: 'می کرد' که

د: که 'خیر' از والد

مرضا درگاه مولی کریم النفسی اعلی از آن فایز و مخصوص گردد که هیچ عملی از دست این ضعیف نیامده که بر آن^۱ امیدوار گردد مگر وجود شریف آن دلبنده که این عملی است که دلبران می بندد و امیدوار می گردد و فرزند را عمل اعلی شمرده اند^۲ چون فرزند صالح دیار باشد وجود او داخل عمل صالح پدر خود بود و حق جلّ و تعالی آن فرزند را کمال مراتب اعلی درجات کمال نشأتین برساند چنانچه این فقیر می خواهد و طلب می دارد و جز به زبان حال مرا استعداد تعبیر آن ممکن نیست واللّه اعلم فی بما فی الصدور^۳ و الآن خود این فقیر مسکین و محتاج به دعای آن فرزند واقع شده است چنانچه آن معامله رو نموده است، ناظر در آن است چه گوید که از خواندن آن مکتوب چه ذوق و حال حاصل وقت می گردد و چه حمد و شکر بلری عزّ اسمہ بر زبان می آید، در هر وقت که بر آن نظر می افتد و آن را می خواند يك ذوق و حال و گریه دست می دهد که زنگار کدورت که درین اوقات بر آئینه خاطر نشسته بود می برد.

الحمد لله این مکتوب ازین ندر هم عبارت طویل^۴ داشت برین مقدمه اکتفا کرد، جایی که کسی است حرفی بس است، نود سال عمر یافت، به تاریخ نوزدهم شهر شوال سته یک هزار و هفتاد و سه هجری به جوار رحمت حق پیوست، مزار شریفش در دهلی در دایره شیخ اجل والد او که بر حوض شمسی واقع است کردند، بعد وفات شیخ نورالحق نسبت^۵ سجادگی و جانشینی شیخ اجل با وفات جناب شیخ محمد علی و شیخ محمد محترم بن شیخ اجل که از اجله علامه^۶ عصر و صاحب تصانیف و نسبت سلوک هم داشتند و شیخ محمد سالم بن شیخ نورالحق بن شیخ اجل در عتفوان جوانی چهار پسر عقب گذاشته، شیخ محمد ثانی سالم بسیار مرد با برکت بود و میر سید محمد بلغرامی خلیفه شیخ ثانی نورالحق است^۷ در باب او نواز شها کردی و در بلغرام به خانقاهش آمدی و استقامت کردی.

۱. ب: 'بدان' امیدوار ۲. ج: 'شمرده اید' ۳. الف: 'والله اعلم فی الصدور'

۴. ب: ج: عبارت 'طول' داشت ۵. الف: 'بسبب' ۶. ب: 'علمای' عصر

۷. ب: 'خلیفه ثانی شیخ نور الحق است'

موج احوال آن حافظ کلمات نبوی، آن محافظ نکات معنوی، آن احکام رسول را حامی میر سیّد محمد مبارک محدّث بلگرامی امام صحیح الاصول والفروع^۱ بود. صاحب مآثر الکرام^۲ نویسد کوس احیای سنت و ازاله بدعت می نواخت، در علوم ظاهری و باطنی یگانه و در تقوی و طهرت ممتاز رمانه می زیست، در عتقوان شباب کمر سعی به تحصیل علم بر بست و از بدایت تا^۳ نهایت بر علوم بر نهج وقت و اتفاق تحصیل کرد و مبادی حال شیخ نزد میر سیّد طیب^۴ بن عبدالواحد بلگرامی تلمذ نمود بعدش به دهلی رفت، مطوّل تفتارانی به خدمت خواجه عبدالله مشهور به خواجه خرد بن حضرت محمد باقی بالله نقشندی تلمذ نمود و از اوّل تا آخر ایّام اقامت دهلی به خاتمه شیخ نور الحق بن شیخ عبدالحق دهلوی سکونت ورزید و علم حدیث از آنجناب اخذ کرد و درین فن اشرف مهارتی عالی بهم رسانیده^۵ تمام عمر در خدمت کلام نبوی فنا ساخت، بدین سبب به لقب^۶ محدّث بلند آوازه گشت، بعد آن در خدمت میر سیّد عبد الفتاح العسکری الاحمد آبادی در سلسله علیه قدریه دست^۷ بیعت داد، بعد آخر ازین همه ملکات شریفه به وطن اصلی عود کرد و بر مسند توکل و قناعت متکی گشته بقیه عمر گرامی به تدریس علوم سیما، حدیث شریف و ریاضت^۸ و یاد باری عزّ شانه صرف نمود و در امر معروف و نهی منکر^۹ به حد بود هیچکس مجال نداشت که در حضور اقدس سر موی از جاده شرع متین انحراف نماید، بعضی فرزندانش در حین حیاتش زندگی قضا کردند اصلاً مرتکب مرسوم تعزیه خلاف شرع نشد و دیگران را از غریب و امیر مثل عزّت خان صوبه دار اوده به اتباع سنت تحریص می فرمود، ارشادش مقبول می داشتند این سخن دال بر کمال ولایت او بود، مهابتی داشت^{۱۰} که زهره مردم^{۱۱} به حضورش آب می شد و معاش بر وضع صفا و نزاکت می کرد، در نشست گاه

۱. ب: الاصول 'العروع' ۲. الف: 'مآثر الکلام' ۳. ج: هدایت 'نا نهایت'

۴. د: سیّد 'طیب' ۵. ج: 'لهمر سائید' ۶. ج: د: 'مقلب بلقب'

۷. د: قدریه 'است' ۸. ج: 'ریاضات' ۹. الف: 'بر بعد بود'

۱۰. ج: د: بهانتی 'که داشت' ۱۱. ج: داشت 'زهره مردم'

خاص او پیش مسجد^۱ چنان مصفی و پاکیزه بود که نمونه سینه صاف دلان و دیده پاک بینان باید گفت به مضمون این شعر، بیت :

حباب خوش منشم می‌زیم به وضع صفا ز آب صاف بنا کرده اند منزل من
استاد المحققین میر سید طفیل محمد بلگرامی طاب ثراه می فرمود، روری شرف خدمت آنحضرت دریافتیم، برای تهیة وضو برخاست ناگاه بر زمین افتاد، به سرعت رفته برداشتم، بعد از ساعتی به افاقه آمد، کیفیت استفسار کردم بعد^۲ مبالغه فرمود سه روز است مطلقا از جنس غذا میسر نیامده و درین سه روز با هیچکس لب به اظهار نکشادم و وام نکردم، مرا بسیار رقت دست داد فی الفور از^۳ آنجا به مکان خود رفته طعام^۴ شیرین که مرغوب ایشان بود مهیا کرده حاضر آوردم، اول خود بشامشمت بسیار ظاهر نمود و دعاها کرد بعد از آن فرمود سخنی گویم به شرطی که شما گران خاطر نشوید^۵، گفتم بفرمایند، فرمود در اصطلاح فقیر این را طعام اسراف^۶ گویند، هر چند نزد فقها اکل آن جایز است و در شرع بعد سه روز میّت حلال اما در فقر اکل طعام اسراف^۷ جایز نیست، من چون این حرف شنیدم بی چون و چرا برخاستم و با طعام از آنجا برآمدم و بیرون زمانی توقف کرده و طعام^۸ را باز آوردم و عرض کردم هر گاه بنده طعام را برداشته^۹ حضرت را توقع بود که باز خواهم آورد، فرمود نی، گفتم حالا این طعام بی توقع آورده ام طعام اسراف^{۱۰} نماند، حضرت میر ازین تاویل حظی کرد و فرمود شما عجب فراستی به کار بردید و طعام را تناول نمود^{۱۱}، کمالات و خوارق عادات لا حد و لاتحصی است برخی تیمناً نوشته می نمود^{۱۲}، میر عبد الجلیل به خدمت بخشی گری و فایع نگاری گجرات شاه دوله از^{۱۳} حضور اورنگ زیب بادشاه منصوب^{۱۴} شده به بلگرام آمد، بعد چندی اراده^{۱۵} گجرات نمود از آن حضرت رخصت خواست فرمود که

- | | | |
|-------------------------|----------------------------|---------------------|
| ۱. د: او 'مسجد پیش' | ۲. الف: 'و درین' بعد | ۳. الف: 'از' ندارد |
| ۴. ب: ج: 'طعامی' شیرین | ۵. د: شما 'گیران خاطر نشو' | ۶. ج: 'اشراف' گویند |
| ۷. د: 'اشراف' جائز نیست | ۸. ب: 'توقف کرده طعام' | ۹. الف: 'نرد' ندارد |
| ۱۰. د: طعام 'اشراف' | ۱۱. ب: 'می نمود' ندارد | ۱۲. ب: 'میشود' |
| ۱۳. الف: شاه 'دور از' | ۱۴. ب: 'منصوب' شده | ۱۵. ب: 'روند' گجرات |

وقت من آخر است نماز جنازه فقیر کرده بروید، عرض کرد که از احکام سلطانی لاچارم، فرمود خیر است بروید^۱ حق تعالی ترا برای ادای نماز جنازه^۲ من خواهد رسانید، چون وفاتش نزدیک رسید عبدالجلیل را کاری در پیش آمد به بلگرام رسید بر جنازه آن حضرت نماز کرد و ملك بذهن بلگرامی مدام حاضر الخدمت آنجناب بود فرمود تو همیشه حاضر می باشی بر نماز جنازه فقیر حاضر نخواهی شد همچنان واقع شد که پیش از وفات ملك بذهن به دهلی برای معاش رفت بعد دفن آنحضرت حاضر شد، به تاریخ بیستم شهر ربیع الآخر روز دوشنبه يك پاس برآمده در سنه يك هزار و يك صد و پانزده ازین جهان در پرده شده، سید عبدالجلیل این قطعه به تاریخش گفته، قطعه:

مقدس گهر میر سید مبارك چو فرمود در بحر رحلت شنه
پی رحلت آن پاك مطهر سرشت خرد گفت تاریخ 'رضوان پناه'
میر سید سجّاد فرزند آن حضرت طاب مثواه فاضل بود و کتب درسی نزد والد
ماجد خود میر طفیل^۳ محمّد عبور نموده در نهایت خلق و شکستگی می گذرانید و
تخم عمل صالح در مزرع زندگی می افشاند، بیست و پنجم رمضان سنه يك هزار
و شصت^۴ و يك هجری در ریاض جاودانی آرامید، مصنف مآثر الکرام میر غلام
علی آزاد این تاریخ وفاتش جسته^۵، تاریخ:

آن ثمرة شجرة مبارك از دست زمانه حیف افتاد
تاریخ وصال او خرد گفت 'مهمان بهشت میر سجّاد'

موج احوال آن کاشف حقایق، آن بری از علایق، آن شاه مجمل توکل را
مفضل، **حضرت شاه منور متوکل** از نژاد محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی از
ریاضات^۶ شاقّه در فقرای عصر سر برآورده بود، مدتی^۷ در اله آباد تا آخر به این
عنوان گذرانید که راوی حکایت گفت سی سال دیدم که خادمانش^۸ از طعام پزی

۱ ج: 'روند'؛ د: 'بروند' ۲: د: از 'نماز جنازه' تا 'جنازه آنحضرت' ندارد ۳ ح: میر 'سید' طفیل

۴ ج: 'يك هزار يك صد' ۵ ج: قطعه، ب: آزاد این وفاتش تاریخ؛ د: تاریخ حسّس 'قطعه'

۶ د: از 'رباعیات' شاقّه ۷ ب، ج، د: 'از مدتی' ۸ الف: از 'خادمانش'

و گرم کردن دیگران^۱ آشنا نبودند و يك صد و پنجاه ساله او را عمر می گفتند فائاً يك موهم سیاه نداشت، به مبالغه می گفتند که بلا واسطه مرید غوث الاعظم است، چون از وی^۲ می پرسیدند که پیر تو که باشد؟ می فرمود کرا بدنام کنم^۳، من لایق هیچ کس نیستم، ویرا کمالات و حالات مثل اولیای سلف آشکارا بودند. صاحب ریاض الاولیا آرد که^۴ وی مرید شاه دولت مرید غوث الاعظم است، شاه دولت هم عمر^۵ دراز یافته و شاه منور نیز در سال يك هزار و يك صد و پنجاه و يك ماه وفات، قبر در اله آباد.

موج احوال برگزیده در گاه شاه عبد الله از نژاد غوث الاعظم به موجب امر رسول صلی الله علیه و سلم و جدّ خود غوث الاعظم در سال يك هزار و يك صد و هفتاد و پنج از بغداد به لکهنؤ آمد، بسیار بزرگ بود. صاحب ریاض الاولیا نویسد من خدمت او را دریافتم، یکی خلیفه او سندهی بود، هیچ عالم را^۶ برابر خود نمی دانست.

موج احوال آن حاجی حرمین، آن واقف اسرار کونین، آن متصوّفان^۷ نامی سیّد قادری بن سیّد ضیاء الله بلگرامی از صوفیة عالیشان و مراضان وقت بیگمان، به غایت و نهایت مجاهد و اعلیٰ مشاهد رتبه بلند در علوم و مرتبه ارجمند با احوالات^۸ غیر معلوم، صاحب عرفان، کاشف الحقیقت، جامع فضایل صوری و معنوی، شان شریعت غرّا را نهایت اعتبار می کرد. صاحب مآثر الکرام نویسد مرید و خلیفه سیّد یسین حموی صاحب سجاده غوث الثقلین بود، در سن^۹ صغر از پدر خود که احوالش در خلقای فرزندان قطب الاقطاب حضرت بندگی نظام الدّین امیتهی در لجّة چشتیان نوشته می شود و حفظ قرآن نمود، تجوید آموخت و مبادی کتب تحصیلی را گذرانید، بعد از آن به اتفاق در خدمت ملاّ جیون تلمذ نمود، از آنجا به حلقه درس مولانای نقشبند لکهنوی پیوست بقیه نسخ درسی استفاده کرده

۱. الف: 'دیگها'	۲. ج: د: 'ازو' می پرسیدند	۳. د: 'کردید' بدنام
۴. ج: 'که' ندارد	۵. ب: 'عمر' ندارد	۶. الف: 'را' ندارد
۷. الف: 'متصوّفان'	۸. د با 'حالات'	۹. الف: 'سنة'

رسم فاتحه نموده و سترابینداخت آنگاه قایده توفیق زمام^۲ او را به جانب حرمین شریفین کشید، سه نوبت مناسک حج ادا کرد و به زیارت طبقه مقدسه علی ساکنها الصلوة والتحیة مستفید گردید، از آنجا عازم کربلای معلی و بغداد شد، در اثنای راه قطاع الطريق ریخته به سلاح حبشیه زخمهای منکر شدند و سارو سامان غارت کردند، بعضی بدویان آن ناحیه مترحم گردیده در قریه خود بردند و به تیمار پرداختند، بعد اندمال جراحت به کربلای معلی شتافت شرف زیارت سبط شهید رضی الله عنه سرخروئی نشأتین حاصل کرد بعده جانب دارالسلام بغداد متوجه شد و در يك هزار و يك صد و پنزده هجری زیارت سماء مرقد غوث الثقلین ادا کرد و از سید یسین حموی صاحب سجاد غوث الثقلین بیعت^۳ نمود، صاحبزاده از کمال قدر شناسی مقدم او را گرامی داشت و به خاتقاه شریف جا داد و تفویض خلافت و لباس^۴ خرقه و تسلیم بعضی تبرکات محبوب سبحانی نوازش فرمود بدین طریق به چند واسطه دست ارادت سید یسین به قطب ربّانی می رسد، سید^۵ یسین حموی از پدر خود سید عبدالرزاق وی از پدر خود سید شرف الدین و او از ابن عمّه خود سید جلال الدین احمد^۶، او از ابن عمّه خود سید شهاب الدین^۷ احمد و او از پدر خود سید قاسم، وی از ابن عم خود عبدالباسط، وی از والد خود سید شهاب الدین ابوالعبّاس احمد وی از والد خود سید بدرالدین حسن، وی از پدر خود سید علاؤالدین علی، وی از پدر خود دید شمس الدین محمد، وی از پدر خود سید اشرف الدین یحیی، وی از پدر خود سید شهاب الدین احمد، وی از پدر خود سید عماد الدین ابی صالح نصر، وی از پدر خود سید جمال الدین عبدالرزاق، وی از پدر خود قطب ربّانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه الی آخره،^۸ آنحضرت از آنجا باز به بغداد آمد، مدتی روضه غوث الثقلین را مجاورت نموده و

۱ ح: 'سترابینداخت ندارد ۲ ب: 'قایده توفیق ۳ د: 'هفت نمود

۴ ب: 'الباس خرقه ۵ ب: 'میرسید یسین حموی

۶ ب، د، ج: 'احمد ندارد ۷ د: 'دشقیقه سید شهاب الدین، ب: سید شهاب الدین

احمد و او از شقیقه سید شهادت الدین ۸ د، ج: 'الی آخره ندارد

علم تجوید از مولانای ^۱ سلطان ناصر بن احمد خانوری ^۲ اخذ کرد و شاطبی از نزد مولانا مذکور خواند و سند علم تجوید و سند صحاح سنّه و سایر مفردات مولانا از کتب تفسیر و حدیث و فقه و غیر ذلك حاصل کرد و اسانید اجازت هر کدام مستفیض و اسامی به ترتیب حروف تهجی در اجازت نامه او مسطور است و طریقه رفاعیه و شاذلیّه مرزا مولانا ^۳ سلطان خانوری ^۴ فرا گرفت، القصّه با فراوان برکات عنان مراجعت به هندوستان معطوف داشت و چندی به دارالخلافت شاهجهان آباد اقامت کرد و به هدایت و ارشاد طالبان مقید ماند، پس به بلگرام آمد و خلوت گزینی اختیار کرد، سوای اوقات نماز از خانه حجره کم بر می آمد ^۵، کمالات او زیاده از حوصله تحریر است، بسا مرد با یرکت بود، به تاریخ هیزدهم ربیع الاول شب پنجشنبه سال يك هزار و يك صد و چهل و پنج هجری به جوار رحمت حق آسوده، مزارش در بلگرام.

موج احوال آن افضل العصر، آن اکمل الدهر، آن شهباز صحرای قوی میر سید ابوالفتح العسکری احمدآبادی ^۶، از کبار اولیا است، مستجمع دانش رسمی و معنوی و فیض عام و قبول نام داشت، سلسله خلافتش به چند واسطه بنابر طول عمر به حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه می رسد بدین طریق سید عبدالفتاح از شاه الهداد و وی از شاه عریب الله و ^۷ وی از شاه تاج الدین، وی از شیخ سعید، وی از شاه عبدالرزاق وی از پدر خود حضرت غوث الثقلین، چون صیت کمالات شاه عبدالفتاح ^۸ به سمع سلطان اورنگ زیب عالمگیر رسید استدعای مقدم گرانی کرد و به اعزاز و اکرام تمام از احمدآباد گجرات به دارالخلافت دهلی طلبیده در صحبت خاص برکات فراوان کسب ^۹ نمود، بعد چندی به رخصت ^{۱۰} خواسته به وطن مالوفه برگشت، بسمت و چهارم ذی الحجّه سنه

ج: 'بدرس' مولانا	۲ ب: 'خالوری'	۳ ب: د: 'خالوری'
۴ ب: ج: 'نیز از' مولانای	۵ ب: ج: 'آمد' کمالات	۶ ب: 'الاحمد' آنادی
۷ ب: 'و' ندارد	۸ الف: 'عبدالفتاح' ندارد	۹ د: 'کسب' مراد' نمود:
ج: 'کسب' فراوان' نمود	۱۰ ب: د: 'چندی' میر' رخصت	

یکهزار و نود به رحمت حق پیوست، عمر مبارك نود سال، خوابگاهش احمد آباد^۱ گجرات، رغبت به مثنوی مولوی روم بسیار داشت، همیشه درس آن می گفت و شرحی در سلك تحرير كشييد كه بين الناس شهرت دارد.

موج احوال آن واصل محبوب به حال مستور، آن دایم محمور شراب^۲ انبساط و سرور، آن به غایت عارف و متقی، آن^۳ ولی کامل حضرت زاهد خان^۴ در خانواده قادریه از مجاهدان اکبر احوالی به غایت صحیح و کرامت کامل و محصور و مجرد می زیست، مدّة العمر در پرده احوال خود را از ناظر اغیار مستور داشته به دروازه سید مکرم خان بن نواب مصطفی خان سید طباطبائی که به غایت عالی نسب و فقیر دوست سید برحق بود گذرانید، خرق عادت بسیار از وی در حالت بی اختیار^۵ سر زد، مختار الدوله سید مرتضی خان بن میر محمد باقر برادر سید مصطفی خان که در سرکار آصف الدوله به مرتبه نهایت رسید، روزی به خدمتش معه مبلغ^۶ نذر حاضر شد و شرف خدمت دریافت هرگز نذرش مقبول نکردند، چون برخاست از برادرش آنحضرت فرمود عقرب است که مدعیان می کشند همچنان شد که او در اناوه از دست کسان به نسبت^۷ خواجه سرای که صاحب فوج بود در ته خانه شربت شهادت چشید و امثال آن خیلی کراماتش مشهور عالم است.

موج احوال آن شارح کلمات حق، آن مقامات اعلی مستحق، آن صاحب تاج سروری شاه حسین^۸ قادری مولوی محسن الدین سورتی به تقریب روزگار منشی گری فرنگی به لکهنؤ آمده گذارش نمود که وی از اجله صوفیه به غایت شان عالی داشت، در فنای^۹ توحید به مقام رفیع رسانید، اکتساب رسمی نیز حاصلش بود، تفسیر قرآن مجید تصنیف کرد، چند سوره را تفسیر از سیپاره عم يتساءلون باقی بود که به داعی اجل لبیک اجابت نمود وقت رحلت فرمود که

۱. ب. د: 'باحمد' آباد ۲. ب: 'بشراب' انبساط ۳. د: ح: 'متقی' 'ایمان'

۴. ب: 'زاهد' 'جان' ۵. ج: 'بی' 'اختیاری' ۶. ح: 'معه' 'مبلغ' ندارد

۷. ج: 'نسب'؛ د: 'نسب' 'خواجه سرای' ۸. الف: 'شاه' 'حسین'

۹. الف: 'قنای'

تفسیر بقیة سورة را بعد من مرد فقیه علی نام به اتمام خواهد رسانید، معاصر قدوة العارفين بود، در قصبة اسلام آباد بهتری که پانزده گروه از بمبئی است مدفون گشت، رحمة الله علیه، بعد وفاتش مخدوم فقیه علی ماهمی از حرمین شریفین تشریف آنجا آورد به غایت مرد ممتاز و مرتاض فقر و نامرادی شیوه و شعار داشت، تفسیر مابقی سورة ها تصنیف نمود و سوای این^۱ چندین کتب معتبر در عربی و فارسی در علم صوفیه ناجیه تصنیف نموده به جوار رحمت حق پیوست، بر جزیره بمبئی ماهم در گنبد مزار مبارکش زیارتگاه خلق است.

موج احوال آن تفسیر آیه اعلام^۲ نفخت فیہ می روحی، آن از کثرت قرب ذات به مقام سبوحی، آن از درجات معرفت^۳ به مقام علیا محفوظ، آن بعلوم^۴ دینی کتاب الله و لوح محفوظ، آن صاحب تلقین اوضاع محمود و خوش طوری **حضرت میر محمد مشهور به شاه میر لاهوری** بن قاضی ساهن^۵ بن قاضی قلندر بود، بست و هشت واسطه نسب شریفش به فاروق اعظم منتهی می شود و وطن قاضی سائر^۶ سیوستان است که میان^۷ ریگستان تهته و بهکر^۸ واقع شده و در سلسله علیه قادریه مرید شیخ خضر است، وی مرید حاجی شاه، وی از شاه سکندر، وی از ابراهیم چشتی قادری، وی از لال شهباز، وی از شیخ بهاء الدین زکریا الی آخره، این روایت صاحب^۹ احسن القصص است و در سفینه الاولیا نویسد که شیخ حضر را بر وضع ویسیان^{۱۰} نسبت به ارواح غوث الثقلین بود، شصت سال در ویرانه بر در تنوری بغیر ملاقات انسان بی اسباب اکل و شرب در طاعت و عبادت زندگانی خوش گذرانیده و مدام باروح غوث الثقلین مصاحبت داشته، شاه میر که سیرکنان به آن مقام رسید از غایت تکلیف ملاقات کرد و خدمت ها نموده به شرف بیعت و خلافت و نعمت مشرف شده به هند آمده^{۱۱} و از شاه موسی گیلانی هم خرفه

ج. ۱: آن چندین	۲ الف: اعلام ندارد	۳ ج: درجات کمال معرفت
۴. الف: بعلوم دینی	۵ الف: ج: و نه بن	۶ ب: سائر ندارد
۷. ب: در میان ریگستان	۸ الف: و بهکر ندارد	۹ ب: صاحب ندارد
۱۰ ج: بسان نسبت	۱۱ ب: د: آمد	

یافت، حق سبحانه شان عظیم و همّتی بلند و ترك دلپسند و استغراق دوام و خلق عام و مقام وزهد وسیع ولایت بس رفیع ارزانی داشته شیخ المشایخ وقت گردانیده^۱ بود، الشیخ فی قومی کاتبی^۲ فی امّی مراد از چنین^۳ مردان دین است^۴ و عنایت العلما و رثة الانبیاء منشأ از همچنین رهروان صراط المستقیم باید شمرد که بر مسند هدایت نشسته^۵، از کرامت اعجاز بشارت در يك کلمه خلق را از سوی باطل به حمایت حق^۶ گردانند و تسکین^۷ سازند.

نقلست اسد خان وزیر سلطان اورنگزیب به بدشاه^۸ ایران نوشت که در وزارت صاحب نعمت ها ایم که دیگر سلاطین را شاید مبسر باشد، از سبب مذهب شیعه به من علما در محفل بادشاه مناظره دارند، امید داریم که کدام عالم متبحر بر طریق ایلچیان به حضور سلطان ما بیاید از علمای هند در بحث و مناظره غالب آید، ازین مخمسه نجات یابم، چون خبر رقایم وزیر سلطان اورنگ زیب رسید به حاکم امور نوشت که ایلچی ایران به قصد حضور ما وقتی که به لاهور رسد به اظهار بزرگی حضرت شاه میر ایلچی را به خدمت ایشان باید^۹ برد و نیز

- | | | |
|---------------------|---|----------------------|
| ۱ ج. 'گردیده' بود | ۲. ۵. ۲: 'کامی' فی | ۳. ۵. ۳: 'خفن' مردان |
| ۴ ج. 'نیست' و عنایت | ۵. ۵. ۵: 'نشست' | ۶. ۵. ۶: 'حق' ندارد |
| ۷ ج. 'سبکین' سازند | ۸. ۵. ۸: در حاشیه نوشته شده است: عجب است ازین | |
- مورخ که لحاظ زمانه قبل و بعد نه کرده، حیات حضرت شاه میر قدس سره را در عهد سلطنت اورنگ زیب تسلیم کرده. در آخر موج مصرعه تاریخ وصال که "بفردوس والا میان میر شد" خود نوشته عددش ۱۰۴۵ بر می آید پس ظاهر شد که وصال آنحضرت قدس سره در ۱۰۴۵ هجریست اما تخت نشینی اورنگ زیب در ۱۰۶۸ هجری واقع شده چرا که تاریخ ولادت اورنگ زیب "آفتاب عالمتاب" است و چون آن خلد مکان بر تخت سلطنت جلوس فرمود خود تاریخ تحت نشینی خود را گفت که "تو آفتاب عالمتاب" که عددش يك هزار شصت و هشت است پس ظاهر است چون وصال حضرت شاه میر قدس سره در ۱۰۴۵ هجری شده اورنگ زیب در ۱۰۶۸ هجری آرای سلطنت شده پس چگونه وزیر اورنگ زیب و عهد سلطنت او در زمانه آنحضرت قدس سره می تواند بود، فافهم. چنان می نماید مولف علیه الرحمه حکایات عوام و قصهای افواه انا را بی محك امتحان بکتاب در نوشت. یغفر الله لنا و لسائر المسلمین ۱۲۰
۹. ۵. ۹: 'باید' ندارد

سلطان اورنگ زیب خدمت شاه میرزا^۱ از درخواست وزیر به شاه ایران به جهت عالم متبحر برای بحث علمای^۲ سنت جماعت و درخواست توجه درین مقدمه التماس نمود، چون ایلچی به لاهور رسید به استصواب حاکم در خدمت حضرت شاه میر رفت، بعد اخلاق آن حضرت از ایلچی پرسید که اگر زیارت مرقد متبرک حضرت سید الشهداء امام حسین علیه السلام نموده باشید مناقب آنجا بیان سازید^۳ ایلچی گفت پیرامون مرقد مبارکش بر پنج گروه هر کس که دفن می شود مغفور می گردد، آنحضرت فرمود این تاثیر هم به مرقد انبیاء^۴ نیست گفت برکت مغفرت پیرامون مرقد انبیا در دوازده گروه است، آنحضرت فرمود حق^۵ آنها که بیک وجب مدفون اند چه می گویند؟^۶ ایلچی را جواب میسر نشد و از همانجا معودت بر ایران نمود، الغرض ذات افضل کمالات آنجناب آفتاب فلك صوم ماه آسمان^۷ بی یوم کلیم تجرد سلیمان خاتم نرّد^۸ تاء نوگل و نرک^۹ اعلی فاء فروغ فوادی معلی، گوهر درخشان درج وصال، لعل بدخشان اقلیم کمال، شهنشاه تخت^{۱۰} ریاضت، مهر و ماه آسمان افادت، خازن خوارق محمود، معدن معاملات مسعود، مورد حالات بی مهلت و از مخصوصان مقام خلّت بوده است. در سفینه الاولیا نویسد که بعد وفات حضرت شاه خضر به لاهور آمد و مجاهداتی نمود که به تحریر راست نیاید، چهل سال بی خواب از^{۱۱} یک چادر و افطار بعد چهار روز بسر برده و مدت العمر مجرد بلکه^{۱۲} محصور ماند و غیر از بوریای کهنه و سبوجه دیگر از هیچ چیز تعلق نداشت و در باره ترک بسیار^{۱۳} گفتی

شرط اول در طریقت هیچ می دانی که چیست

ترک کردن هر دو عالم را و پشت پازدن

و گفتی ترک آنست که هیچ آرزو نداشته باشید^{۱۴} چرا که وقت غسل اگر

۱. ب: 'میرزا' از ۲. ب: 'علمای' سنت ۳. د: 'بیانان سازند'

۴. ج: 'به مرقد انبیاء هم هست' ب: 'مرقد انبیا هم نیست' د، ج، ب: 'در حق آنها'

۶. ج، ب: 'می گوئید' ایلچی ۷. ج، ب: 'آسمان' لی یوم ۸. ب: 'نرّد'

۹. ج: 'برکت' اعلی ۱۰. د: 'تحیت' ریاضت ۱۱. د: 'بی خواب یک چادر'

۱۲. ب، ح: 'بلک' محصور ۱۳. ب، ج، د: 'ترک' گفتی ۱۴. ب، د: 'نداشته' باشد'

يك سوهم^۱ از تر شدن باز ماند رفع جنابت نه گرده، از ملاحظه علوت^۲ کمالاتش جهانگیر بادشاه شاهجهان و اورنگ زیب^۳ به خدمتش روی نیاز داشتند، فتوح احدی را مقبول نداشت و در باره کشف و کرامت بی نظیر زمان بوده و درین مقدمات سیر به غایت داشت و اگر کسی ارین جنس سخن در میان آوردی متغیر شدی و این شعر خواندی:

هر که او از^۴ کشف خود گوید سخن کشف او را کفش کس بر سر بزن
نگارنده زخار را آیده جرأت اظهار کشف او نماید، سخنی از کیفیت حالات می نویسم.
از نور محمد خادم آنحضرت نقلست که^۵ شی او را بر بالین^۶ خلوت^۷ نیافتم، تمام شب^۸ بیدار ماندم، وقت نماز صبح آوازی شنیدم که آب وضو بیار، آب بیاوردم^۹، آنحضرت را نشسته یافتیم، بعد نماز گفتم که شب آنحضرت کجا^{۱۰} ماندند، از راه نعاقل جواب نداد، چون مبالغه نمودیم^{۱۱} فرمود که در غار حرا گذاردم^{۱۲} ازین جنس کمالات او بسیار است و از منقول^{۱۳} او بر کمال خلوت ولایت^{۱۴} او دال است، صوفی آن بود که نمودار نبودن دو مراد است: یکی آنکه چندان مستغرق باشد^{۱۵} در ذات که از صفات کونین خبر نداشته باشد، دوم آنکه هیچ حاجت کم یا بیش^{۱۶} به خاطر نیارد و این هم^{۱۷} دو صفت در ذات مبارکش موجود^{۱۸} بود و احوال هر يك خلفا نوشته می شود^{۱۹}، مدت العمر هشتاد و هشت سال از آنجمله زیاده از شصت سال در لاهور مسند هدایت را زیب بخشیده، هفتم ربیع الاول سال یک هزار چهل و پنج وصال یافت، در قریه هاشم پور نیم کروه از لاهور مزار مبارکش قبله حاحات خلایق است و در مصرعه آخر این قطعه سال تاریخش

۱. ب: د: يك' مد هم'	۲. ب: علوی' کمالاتش	۳. ب: اورنگ' بخدمتش
۴. د: او' را' کشف	۵. ب: ج: 'نقلست شی'	۶. د: بر' یافتن' خلوت
۷. ب: 'بر بالین نیافتم'	۸. د: تمام' شد'	۹. ب: ح: آب' آوردم'
۱۰. ب: ج: 'کجا' ماندند	۱۱. ب: مبالغه' نمودم'	۱۲. د: 'گذاریم'
۱۳. ب: د: نو' ازین قول' او، ج: قول' او'	۱۴. د: خلوت' وصیت'	۱۵. الف: هم' دو صفت
۱۵. ب: مستغرق' بود'	۱۶. د: 'کم' و' بیش	۱۷. الف: هم' دو صفت
۱۸. ج: 'مفقود' بود	۱۹. ج: د: میشود' دریافت خواهد شد'	

بر می آید، تاریخ^۱:

میان میر سردفتر عارفان که خاک درش رشك اکسیر شد
خرد بهر سال وصالش نوشت به فردوس والا میان میر شد^۲

موج احوال آن محرم و ندیم محفل اقطابی، آن مورد نکات حقیقت یابی، آن از مخصوصان در گاه سبحان، اشرف العاشقین حضرت ملاّ خواجه کلان، اصلش از نواحی لاهور، اکبر یاران حضرت قطب الاقطاب است، جامع بود میان علم ظاهر و باطن، صاحب کرامت^۳ مقامات نمایان و به تدین و صلاح و تقوی به غایت آراسته، در صفای باطن و قوّت کمال شانی بزرگ و احتشام رفیع داشت، او را در سایر متابعین قطب الاقطاب شهرت خصوصیت به معرفت^۴ است، وی از اجلّة عاشقان الهی بود، در انتخاب سکینه الاولیا آرد که آنجناب را به اندک مشقّت ابواب معرفت فتح گشته، کشف قبور به مرتبه او را بود چنانچه پدر سعید خان^۵ زبانی حضرت میانجیو یعنی ملاّ شاه نقل نموده، وقتی که قوّتش از کبر سن زایل شد از رفتن صحرای دور دست مقصر گردید، اکثر به قبرستان رفته مشغول می شد روزی از حضرت ملاّ شاه گفت که^۶ فلان قبر ندای می دهد که از هفده سال از دنیا^۷ در گذشته ام و هنوز از عذاب مرارهایی^۸ نیست^۹، حیف باشد که مثل شما بزرگ^{۱۰} درین جا بیایند^{۱۱} و من در عذاب باشم، ملاّ شاه را گفت پیرس که عذاب تو از چه چیز رفع شود؟ او گفت اگر هفتاد هزار بار کلمه طّیبه خوانده بر روح من ببخشند^{۱۲} تا همان وقت ماهمه یاران^{۱۳} نسیشته هفتاد هزار بار کلمه طّیبه خواندیم^{۱۴} و بر روحش ببخشیدیم^{۱۵} باز از ملاّ خواجه گفتم که حالا پیرس که حالت چیست^{۱۶}،

۱. ب. ج: 'قطعه' ۲. ب: بفردوس والا میان میر شد' ۱۰۴۵، ۳. ب: صاحب 'کرامات'

۴. ب. ج: 'و' معرفت است ۵. ج: چنانچه 'سعید خان' ۶. ب. د: 'در' فلان

۷. د: 'از' دعا' در گذشته ۸ الف: 'مزار' هست ۹ ج: 'مزارهای هست'

۱۰. ب: 'شما' بزرگی' ۱۱. ب: 'درینجا' بیاید' ۱۲. د: 'به' بخشید'

۱۳. الف: 'تا همه یاران' ۱۴. ج: 'کلمه طّیبه' خواندم' ۱۵. ب: 'روحش' بخشیدیم'

۱۶. ج: 'حاجت' چیست

گفت از برکت کلمه که شماها خوانده به من بخشیدید^۱ نجات یافتم و وقتی در لاهور وبای طاعون شایع شده بود، يك سال پیشتر آنحضرت فرمود که وبای عظیم می رسد، هر کس هفتاد هزار بار کلمه بخواند از وبا محفوظ ماند، هر کس^۲ چنان کرد محفوظ ماند، در ششم شعبان سال يك هزار شصت و هشت هجری در حیات مرشد وفات یافت.

موج احوال آن درویش صاحب ارشاد، آن ناظر حقیقت فواد، آن مستحق مناقب بی نظیری، کامل وقت حضرت **حاجی صالح کشمیری**، از اکمل مریدان حصرت قطب الاقطاب است، پیش از بیعت صاحب تقوی و طهارت بود، پس از تربیت کیمیا خاصیت مس وجود خود را در ریاضت اندک مدّت طلای خالص گردانید. روزی از پیر شنیده بود که شهوت^۳ زیاده باعث افزونی عشق و عرفان است، باوجودیکه سنّ او از پنجاه افزون بود پیوسته^۴ علاج زیادتی شهوت کردی، بعد وفات مرشد را بعد چهل روز در خواب دیده^۵ که در باغی نشسته است، پرسید این باغ چه باشد؟ فرمود که بهشت من^۶ است و تو در دنیا چه می کنی؟ اینجا هوا خوب است، بیا، گفت اختیار به دست مختار، فرمود به این^۷ نزدیکی می رسی، بعد چند روز بیست و یکم ربیع الثانی سال يك هزار و چهل و پنج وفات یافت، پایان مرقد مرشد مدفون شد.

موج احوال آن جان نثار^۸ غمزه عشق جانان، آن سرو سامان بی سرو سامانی را میر سامان،^۹ آن اعظم مجدوب^{۱۰} سالک ائمت محمد، سرور بی^{۱۱} سران حضرت نورالتین شاه سرمد، صاحب احسن القصص نویسد که از فیض یلبان حضرت شاه میر لاهوری است و در تذکره علی قلی خان^{۱۲} نویسد صاحب کمالات بلند و

۱ ج: بمن 'بخشیدم'	۲ ب: هر کس 'که چنان'	۳ الف: 'شهوت' زیاده
ج: 'شهوت' ندارد	۴ ب: 'افزون پیوسته'	۵ ب: در خواب 'دید'
۶ ج: بهشت 'همین'	۷ ب: 'گفت' باین	۸ د: آن 'خان نیاز'
۹ ب: د: 'سرو سامان بی سامانی': د: بی سرو 'پائی'	۱۰ ج: اعظم 'محدث'	
۱۱ د: محمد 'سرداری'	۱۲ د: 'قلی جان'	

تصرّفات ارجمند و حاجت روای هر مستمند بوده است، يك روز زیارت^۱ مقدّس رفتم در هر چهار فصل سبزه از مزار مبارکش بر طرف ندیدم و شاه اسد الله می گفت که ازو فقیر پرسید که علما از تو به جهت برهنه^۲ ماندن مواخذة دارند چرا ستر^۳ عورت نکنی؟ در جوابش این شعر گفت:

عمریست که آوازهٔ منصور کهن شد من ار سر نو جلوه دهم دارو رسن را
وی یهودی بچه کاشانست مسلمان شده به تجارت مشغول بود در بندر سورت
جذبهٔ عشق الهی رسید؛ وی را از وی در ربود، ترك لباس قطعی^۴ کرده و اسوال به
راه خدا تاراج داده به سیر صحرا قدم نهاد آخر به دهلی رسید، از محمّد دارا شکوه
تعلّق خاطر او را شد، پیوسته گفتی که تو بادشاه خواهی شد، چون برادرش عالمگیر
اورنگزیب بادشاه گردید و دارا شکوه را گشمت به جهت توّد شهید مزاج بادشاه
از سرمد ناخوش بود، قاضی قوی را فرمود که از سرمد بیرس با وجود فضل و کمال
بی ستر و خلاف شرع ماندن چه باعث است؟ چون قاضی قوی این مقدّمه پرسید
گفت شیطان قوی است، قاضی آزردہ شده به حضور بادشاه فتویٰ بر قتلش داد او را
به دار السلطنت حاضر کردند، بادشاه گفت که^۵ دارا شکوه را وعدهٔ سلطنت می
کردی آن چه شد؟ گفت، حق تعالی او را سلطنت ابد^۶ داد گفتهٔ من خلاف نشد،
بادشاه زیاده تر ازین سخن گران گشت هر چند برای توبه در کلمات^۷ بی باکانه و
پوشیدن لباس مبالغه کردند مقبولی^۸ نشد، آخر در جنب مسجد جامع گردن او
زدند در حینی که گردنش می زدند^۹ مباشر این امر^{۱۰} شده بود خواست که
چشمش^{۱۱} به بند تبسم کرده گفت فدای تو شوم^{۱۲}
بیا بیا که به هر صورتی که می^{۱۳} آئی

۱. ب: 'مکرر زیارت' مقدّس	۲. ب، ج: 'برهنه' ماندن	۳. د: 'سیر' عورت
۴. ب: 'جذبه عشق رسید'	۵. ب، ج: 'قطعا' کرده	۶. الف: 'راه' خدا
۷. ب: 'گفت' تو که	۸. ب: 'سلطنت' موبد	۹. ب، ج: 'از' کلمات
۱۰. ب، ج: 'مقبولش' نشد	۱۱. ب: 'گردنش' می زند	۱۲. الف: 'این مباشر' امر
گناهی شده بود، ج: د: مباشر 'این' امر ۱۳. د: 'که' شمش	۱۴. ب: 'ع'؛ ج: 'مصرع'	
۱۱. د: صورتی که 'من' آئی		

من ترا خوب می شناسم، چون سرش را جدا کردند^۱ سرش متکلم بود به کلمه و حمد الهی و پیش از قتل به او گفتند که باوجود کمالات کلمه نصف خواندن چه صورت است؟ وی گفت که هنوز در نفی مستغرق ام به مرتبه اثبات نرسیده دروغ چه طور گویم، چون سرش از ضرب بر زمین رسید سه مرتبه گفت لا اله الا الله حضرت شاه پیر شهر فرمود که در نفی و اثبات کلام بجایی رسیده بود که وقت ذکر بر گفتن^۲ لا اله الا الله که کلمه نمی است از نظر خلائق عایب می شد چون کلمه اثبات الا الله می گفت موجود می گشت و در تذکره میر نقش^۳ علی نویسد که حضرت سرمد دنیا را ترك نموده او را تعلق به هندو پسری پیدا شد پس از محاز به حقیقت رسید، بعد قتل سرمد آن هندو بچه را گرفتار کردند که مسلمان شود^۴ و^۵ الا نه ترا نیز^۶ بکشم، گفت درخواست اسلام من و وعده قتل را حجت می باید، گفتند اکثر دیده ام که با پیر^۷ تو بیک جا طعام می خوردی، گفت چه شد اگر کافری با کافری خورد اگر او مسلمان بود آینده شما دانید هیچکس را جواب حاصل نشد خاموش ماندند^۸ آن کافر بچه مسلمان شده بود بالفعل در نواح بندیل کهند بر سر راه مالوه و دکهی در لباس درویشی به دین محمدی موجود است و عمرش از یکصد و چهل سال افزوده است^۹، نگارنده زخار مثل فرنگ شاه و امام شاه و ولی شاه احوال فقرای بندیل کهند نوشته است، خدا داند ازین ها باشد یا دیگری، رحمة الله علیه، در سن احد جلوس اورنگ زیب که ظل الله^{۱۰} تاریخ اوست و به قولی در^{۱۱} هزار و هفتاد قتلش واقع شد و به جنب مسجد جامع دهلی مزارش زیارت گاه خلق^{۱۲}.

موج احوال آن شجره پربار ریاض کمال، آن ثمره خوشگوار باغ وصال، آن به کعبه قلب شریف، مرشد وقت حضرت شاه عبداللطیف مرید قطب الافطاب شاه

- | | | |
|-------------------|-----------------------|---------------------------|
| ۱ د: جدا کردید | ۲ ب: ذکر بگفتن | ۳ ب: نفیس علی ج، تعشق علی |
| ۴ ب: ج: مسلمان شو | ۵ د: مسلمان شو الا نه | ۶ د: نه ترا تیر بکشم |
| ۷ ج: نا سرمد تو | ۸ ب: ج: باز ماندند | ۹ ب: ج: افروده است |
| ۱۰ ب: ظل الله ۹۹۶ | ۱۱ د: دو هزار | ۱۲ ج: خلق است |

میر لاهوری^۱ افسر^۲ اهل کرامت و فخر^۳ اهل ولایت، به غایت رفیع الشان و حالات و کمالات بود در خلاصه التواریخ نوشته در برهانپور د کهن اقامت داشت پنجاه روپیه از کس ندور رسیده بود آن را به تاجران سپرده از نفع^۴ آن قوت می کرد و از جمله تصرفاتش آن که در خانه خود درخت کدو داشت، مدام بار آوردی، روری اورنگزیب عالم گیر بادشاه به خانه او رفت و استدعای تبرک کرد، شیخ کدو پخته و نان^۵ جو برای پادشاه طلبید چنان^۶ لذیذ بود که پادشاه بار دیگر درخواست کرد استغنا و توکل آن حضرت در مضمون این رقعۀ بادشاه که به پسر خود نوشت ظاهر شود^۷:

۸ رقعۀ: یاد دارم که روزی در خدمت شیخ عبداللطیف رفتم، درخواست نمودم اگر فرمایند ده بست دیهه برای مصارف خانقہ نذر نمایم، این دو مصرعہ در جواب فرمود:

شاه ما را ده دهد منت نهد رازق ما رزق بی منت دهد
آنحضرت بسیار کم آمیز بود، در محفل خلق را راه عام نبود، در مرآة جهان نما نویسد در زهد و ورع و تشرّع وحید عصر بود و به امر معروف و نهی منکر مبالغه می نمود و دست بیعت از هیچ کس نه ستید^۹، اورنگ زیب^{۱۰} عالم گیر را در وقت شاهزادگی نیاز به خدمتش بود، در وقت سلطنت از نیاز قدیم بر افزود و در سن هزار و شصت هجری وفات یافت، در برهانپور به سرای خود مدفون شد، پیش از وفات برای نمود و اشتها رقیب خود منع نموده بود که در محوطه مزارش بند دارند.

موج احوال آن جامع فنون یافت معرفت^{۱۱}، آن سامع صدای عشق

۱. ب: میر لاهوریست ۲. د: 'اشهر اجل' کرامت ۳. ب: 'افخر' اهل ولایت

۴. د: 'بتاجران' سپرده مار' نفع ۵. د: و 'پان' ۶. ج: 'چندان' لذیذ بود

۷. ب، ج: ظاهر می شود ۸. الف: 'مزار قلیض الاتوار حضرت مولانا حاجی محمد فخر

زایر آله آبادی قدس سره حسب و صیت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در برهان پور قریب مزار حضرت شاه عبد اللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ واقع است کاتب نسخه منقول عنه نوشته است که راقم آنرا ریارت کرده فاتحه خوانده است ز نام خودش احمد اللہ محمدی عفا عنه

۹. د: نه 'شنید' ۱۰. ب: 'اورنگ عالمگیر' را ۱۱. ج: یافت 'محبّت'

معرفت^۱، آن به مشاهده دلدار^۲ دادیم در بیخودی و مخموری، اکرم الآفاق شیخ ابوالمکارم لاهرپوری بن ابوالمعالی قطب جهان بن شاه عبدالرحمن جانباز از محبوب ترین مریدان شاه میر لاهوری است. در حجة العارفين نویسد او اوایل حال بعد تحصیل اکثر علوم به لاهور رفت و صوری دانش به پایه تکمیل^۳ رسانید، روزی در خدمت حضرت شاه میر رفت، فرمود از کجایی و کدام قبیله ای؟ گفت از فرزندان شاه عبدالرحمن جانباز لاهرپوری، در حق او نوازش نموده رخصت کرد. روزی حاجی شاه که از عمده اصحاب شاه میر بود به خانه سید نعمت الله ساکن هرگانو که به ملازمان بادشاهی متعنه لاهور بود رفت و گفت که روزی پیرزاده شما در خدمت حضرت مرشدی رفته بود پیوسته او رایاد می کنند و می فرمایند اگر او درین راه قدم زند جلد فتح یاب شود و به مرتبه رسد که درین زمانه نادر باشد، وی آن حضرت^۴ طلبید فحوای شیخ حاجی بیان کرد آنحضرت به خدمت شاه میر رفت، پرسید علم صوری تا کجا به تحصیل تو آمد^۵، عرض کرد فاتحه فراغ خواندم^۶، در راه سلوک تا کی باشی؟ گفت تالب گور، فرمود بلند همتی شیخ که به کلبه خود آمد صفحات سایر کتب به نظرش سفید نمود همه را به دریا انداخته خدمت حضرت میر برگزید روزی معروض داشت که برای استقامت بر درویشی و رسیدن به عالم پیریکی^۷ در حق نیازمند دعا فرمایند، حضرت میر فرمود درین مقدمه به جناب اقدس رسول الله صلی الله علیه وسلم رجوع کن، چون مراقب شد فرمان یافت که هر روز بعد نماز صبح چند بار این دعا ورد کن به مطلب خواهی رسید، دعا این است: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ خَبِّرْ عَنِ الْخَلْقِ وَالْأَكْرَامِ وَاحْفَظْ عَنِ الْوَسْوَسةِ الْاَوْهَامِ وَثَبِّتْ قَدَمِي عَلَى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَاجْعَلْنَا كَمَا كَانَ، پس چهارده سال در حضوری مرشد ریاضت ها نموده به پایه تکمیل رسانید، از مرشد ارشاد یافت که حالا ترا احتیاج صحبت^۹ نمائند، تهیة اسباب سفر وطن کن، چون در آنجا برسی

۱. ب: 'عشقی و معرفت' ۲. ج: 'بمشاهده دیدار' ۳. ب: 'دانش تکمیل رسانید'

۴. ب: 'آن حضرت را' طلبید ۵. الف: 'بتحصیل' تواند ۶. ب: 'خوانده ام'

۷. د: 'بعالم' بیرنگی ۸. ج: 'اللهم استرد' صیر عن الحق

۹. ح: 'احتیاج' محبت

اول زیات روضه جدّ اعلى خود شيخ علاء الدّین احمد کرده سپس بر مرقد پدر و برادر خود برو، چون وی سامان سفر کرده برای رخصت حاضر شد، حضرت میر طالب علمى را سبق نفحات الانس مى داد، آن سبق در احوال فاطمه بنت مشّی بود، ار قول شيخ محى الدّین عربی که من در خدمت فاطمه بنت مشّی حاضر بودم، زنى آمد و شهرى را نام برد و گفت که شوهرم آنجا ست مى خواهد^۱ که زنى ديگر کند، گفتم مى خواهی که او باز بیاید؟ گفت آری! به فاطمه خطاب کردم ای مادر مشّی^۲ چه مى گوید؟ گفت تو چه مى خواهی؟ گفتم قضای حاجات^۳ او، فاطمه فاتحه را خواندن گرفت ما نیز موافقت کردم ددم که بعد قرأت فاتحه سوره چند انشا کرد و ویرا رخصت نمود و گفت ای فاتحه الکتاب مى روى^۴ به فلان شهر شوهر آن را نگهداری^۵ تا اینجا نیاری، از فرستادن فاتحه و تا آمدن شوهرش آن زن را فرصت نشد که قطع مسافت خانه تواند کرد، پس حضرت میر روز رخصت به حاجی^۶ شاه خلیفه؟ خود فرمود که فاطمه بنت مشّی را طلب کن و بیرس که عمل فاتحه الکتاب چگونه بوده است؟ او به خانه خود رفت و روح فاطمه را حاضر ساخت و طریق فاتحه الکتاب را مع اجازت بر کاغذی نوشته آورد، حضرت میر شيخ ابوالمکارم^۷ را عنایت نمود و گفت با شرایط در گنبد خود خواهی خواند رخصت نمود چون شيخ مکرم به وطن رسید از زیارت بزرگان در^۸ خواندن فاتحه الکتاب معه شرایط وصیت مرشد بجا آورد و بر مسند ارشاد نشست، قاضی ابو تراب خالش بود، روزی گفت شنیده ام که پیر تو ترا^۹ اسمی آموخته چون بدان مشغول مى شوی عالم غیب بر تو ظاهر مى شود و در وی جشنها^{۱۰} مى بینی و سرودها مى شنوی، حال تو^{۱۱} زیاده تر محتاج و مشتاق جشن^{۱۲} و سرود است، آن حضرت اسم را به قاضی ارشاد کرد او به آن مشغول شد، آنچه دریافته بود بدو شنید^{۱۳} از شيخ

- | | | |
|-------------------------|-------------------------|-------------------------|
| ۱. د: آنجا ست 'میخواند' | ۲. ب: 'ای مادر مى شنوی' | ۳. ب: قضای 'حاجت' |
| ۴. ب: 'بروى 'بفلان | ۵. ج: آن را 'بگذاری' | ۶. ب، ج: آنحضرت نه حاجی |
| ۷. ب: 'میر ابو المکارم' | ۸. ب، ج: و 'از' خواندن | ۹. د: 'مرا' اسمی |
| ۱۰. ب: 'در وی جشنها' | ۱۱. ب: 'خال' تو | ۱۲. ب: 'حسن' و سرود |
| ۱۳. د: دید و شنید | | |

گفت، رباعی از سرودیان آن عالم شنیده‌ام دو مصرعه از آن یاد است و دیگر^۲ اگر ترا یاد باشد به من باز گو، او دانست که خال لایق این امر نیست آن اسم را از خاطرش سلب کرد بقیه عمر به طاعت و عبادت گذرانیده^۳ به تاریخ^۴ بست و یکم ربیع الاول جان به مشاهده جانان تسلیم نمود.

موج احوال آن سلطان المجاهدین، آن برهان المشاهدین، آن خاصان حضوری
 بی نظیر روزگار شاه برکت فتحپوری، از اولاد و امجاد شاه حسام الدین فتحپوریست و نسبت ارادت به يك واسطه او قطب الاقطاب شاه میر لاهوری دارد، او بر حاده ولایت به غایت قدم مستقیم و نهایت احتشام عظیم داشت، چندان مجاهده که بعد از شاه شجاع کرمانی و شیخ احمد عبدالحق^۵ اردولوی و شیخ محمود فلندر لکهنوی او کرده به احوال دیگری یافته نمی شود. در احسن القصص می آرد^۶ مجاهداتی که او اختیار نموده شنیدن را مایه حسرت است تا به کردن چه رسد، چند سال گلو و ساقهای پای خود را در بندهای سخت مثل بند بندوق چندان محکم بسته که در جلدش پیوست گشتند و او را آسیب نرسید و شش ماه بر يك پهلوی خوابیده ماند، در ابتدا احوال اگر کسی به مبالغه می خوراند دویک چمچه دوغ ترش بلکه متغیر می خورد آخر سی سال چیزی نخورده و از جهت کثرت سماع سرود که شبانه روزانه او را خوش می آمد مردم می گفتند که غذای او سرود است و غیر از يك چادر سترپوش از دیگر کار نداشت، چون از عادت او بود که دهن خود را دوخته مستور به قبر می گردید و شش ماه آنجا می ماند و بر می آمد يك دفع گوشت و پوست يك پلی مبارکش را زمین خورد در آن پلوچه بسته می داشت، از عایت صلابت فقر او از عقاید هر جنس که مردم باو می رسیدند به مجرد مشاهده جمال باکمالش^۸ مقرر کمال ولایت او می شدند تادم واپسین سوای دو سه کس دست بیعت به کس نداد و اکثر سخن مجذوبانه می فرمود و آنچه از

۱ ب: 'سرود گویان العالم' ۲ ب: د: 'دو دیگر' اگر ترا ۳ ب: و عبادت 'گذرانید'

۴ د: 'تاریخ' بست ۵ ب: 'با' قطب الاقطاب ۶ ب: 'شیخ عبدالحق'

۷ ب: 'احسن القصص' آرد ۸ ب: 'جمال' باکمال

زباننش بر می آمد فی الحال ظاهر می شد غرض که آثار موتوا قبل ان تموتوا بر ذات فایض البرکات او ظاهر و باهر بود، وی عجایب قدرت الهی و عرایب آثار ناستناهی بود، به عمر یکصد و بیست سال شانزدهم ربیع الاول در ۱ یک هزار و یک صد و پنجاه و شش هجری ارین عالم رفت، مرقد در فتح پور.

سُجَّاح حول آن جوان مرده نورد، آن آمادۀ عشق و درد، آن ذات شریفش قدرت عجیب الله، اسم با مستی حضرت شاه غریب^۲ الله از قوم مغل ساکن جنت آباد توابع قریۀ دینهنی وطن شاه عبدالرحمن چشنی و الحال در جنت آباد آبادی نمانده قطعات مزروعش سابق این در ملک معاش فرزندان حضرت قطب الاقطاب بندگی نظام الدین امیتهی بود بالفعل در خالصه از مدت داخل شده و نسبت ارادت در خانواده قادریه از حضرت ابراهیم روحی^۳ خلیفۀ شاه میرلاهوری دارد، از محتشمیان این طایفه شانی بزرگ و حالی قوی و همّتی بلند و اخلاق دل پسند داشت، ابتدا احوال به ایام طفولیت در^۴ کمال جذبۀ عشق الهی بود از وطن برآمده در سیالکوٹ شده به اجمیر رفت و باریاضات شاقّه و مجاهدات فوق الطاقه به کوه های آنجا مشغول شد، مدّتها به قدم نوگل و نجرد دیوانه وار سرشار و بیقرار در آن نواح مجاهد ماند، چون حضرت شاه عبدالرحمن به زیارت حضرت خواجه بزرگ به اجمیر رسید با هم ملاقات واقع شد، شاه عبدالرحمن از کمال تمنا و آرزوی^۵ آنحضرت را به دهننتی آورد و باز گاهی مسافر نشد، بقیه عمر همانجا گذرانید، قوت کمال او از آنجا قیاس باید کرد^۶ که لعل کنته جوگی را که به غایت مرتبه در فن خود کمال^۷ داشت به زور ولایت خود آنحضرت او را به شرف اسلام مشرف گردانید و بر وضع طریق محمدی تلقین نموده^۸ خوارق عادات او از آن بیشتر است که به قید قلم آید نقلی چند تبرّکات می نگارد، در قریۀ دینتهی معماری بود که یک پایش به فربتی^۹ ضرب خورده کوتاه گشته بود ازین باعث لنگ می کرد، روزی آنحضرت در

۱. ب: 'در سن یک هزار

۲. د: 'غریب' الله

۳. ح: ابراهیم 'اوجی'

۴. ج: د: 'از کمال جذبۀ عشق

۵. ب: 'تمنا' آرزو' آنحضرت

۶. ب: 'قیاس کرد'

۷. ب: 'در فن' کمال خود'

۸. ب: 'تلقین' نمود'

۹. ب: 'بصریتی' ضرب خورده

مشاهده ذات از اِغایت فرح و نشاط^۲ نشسته بود^۳ که معمار پیش آمد و جهت لنگ^۴ او پرسید، او احوال ظاهر ساخت، فرمود فلان گیاه را کوفته بر موضع ضرب پای خود به بند و زیاده از یکپاس بسته نخواهی داشت شفا خواهد شد، او آن گیاه را آورده بر بست و از یکپاس دو گهری ریاده بسته داشت پای مضروب از پای سالم زیاده شد، معمار به خدمت آنحضرت آمده احوال ظاهر کرد فرمود، لنگ بر حال تو مقدر است بیشتر از کوتاه شدن پا بود و حالا از درازی پا بهم رسیده و روزی شیخ با یزید و غیره برادر زاده های حضرت شاه عبدالرحمن که زمین دار دیهنتی بودند از قریه تکره به عزم ملازمتش روان شدند، در اثناء راه دیگران گفتند که اگر ما را ماهی پخته بخوراندنم که صاحب کمال اند، شیخ با یزید گفت معاذالله امتحان درویشان کمال جهالت است و نتیجه بد دارد، من از این مقدمات امتحان^۵ مبرا ام هیچ به خاطر^۶ ندارم، چون به مکان مبارکش رسیدند آنحضرت از اندرون حجره کبابی پخته^۷ به دست حق پرست خود گرفته برون آمد و پیش آن ممتحنان نهاد و فرمود که این مقدمات خوب نیست که اگر این وقت ماهی پخته بهم نمی رسید از شماها ندامت می داشتم و برای شیخ با یزید که خود را داخل ممتحنان نکرده^۸ بود از کمال لطف و مهربانی چیزی دیگر عنایت کرد^۹ و دعای خیر فرمود، اولادش عقب نیست شاید تا اهل نکرده باشد به بست و چهارم شوال سنه یکهزار و هفتاد و شش به جوار رحمت حق پیوست، به لب دریای گومتی مزار شریفش حاجت روای خلایق آن دیار است و خاک قبرش برای شفای امراض خاصیت کیمیا دارد و محمد حبیب جراح ساکن دینتهی^{۱۰} در هر معالجه^{۱۱} آبله هر جنس و امراض دیگر اندکی خاک مرقدش سمزوج ساخته به کار می برد ازین سبب در تمام نواح به دست شفا مشهور است، شاه نهتی قریشی که نثر خوانی مشهور زمانه بود شاه مسعود امیتھی که از مشاهیر فقرای این دیار است به خدمت وی فیصها یافته و نعمتها برداشته.

۱ د: 'ذات آن' غایت ۲ ج: 'فرح و انبساط' ۳ ج: 'نشسته که معمار'

۴ ج: 'وجه لنگ' ۵ ب: 'این مقدمات مبرا ام' ۶ ب: 'هیچ بخاطرم'

۷ ب: 'حجره مبارک ماهی پخته' د: 'کباب ماهی پخته' ۸ د: 'ممتحنان کرده'

۹ ب: 'عنایت کرده' ۱۰ د: 'ساکن دینتهی' ۱۱ ب: 'در هر معالجه'

موج احوال آن کشف، آن مصفا و صاف، آن سرمایه عشق و رندی، حضرت حاجی نعمت الله سرهندی از محبوب ترین مریدان قطب الاقطاب است، در انتخاب سکینه^۱ الاولیا آرد که قطب الاقطاب می فرمود که اکساب خود از اوّل بر حاجی نعمت الله آرمودم اوّل کسی که تلقین اکساب از قطب الاقطاب یافته به مرتبه تکمیل رسید اوست. روزی شخصی نزد حاجی آمده گفت مبلغ فراهم نموده به پسر خود برای تجارت سپرده بودم، اظهار می کنند^۲ که آن مبلغ را دزدان به غارت بردند^۳، آنحضرت رو به پسر کرده فرمود چرا خلاف می گویی در فلان گنبد مستور کردی به محرد استماع این سخن به پای حناب افتاد و به آن گنبد رفت و زر را برآورده^۴ حواله پدر نمود. روزی شخصی به خدمتش عرض کرد کنیزکی که به او شیفتگی و تعلق خاطر داشتم گریخته رفته فرمود فلان جا رفته بر سر راه منتظر باش پیدا خواهد شد نام کنیزک گرفته برو، او همچنان کرد کنیزک خود را یافت، از سرهند به لاهور می رفت در اثنای راه رخت هستی بر بست، مدفنش معلوم نیست وفاتش در سنه هزار و هفتده واقع شد.

موج احوال آن مسافر بادیه وصال، آن مقیم اقلیم کمال، آن مستغرق به مشاهده ذات بی همتا، یگانه آفاق حضرت شاه نّها از مقبول و گستاخ مریدان حضرت شاه میر است، اصلش از سرهند است، ابتدا حال ریاضات بسیار کشیده بهره وافر برداشت و حضرت قطب الاقطاب را نهایت الطاف به حالش بود آخر کار جذب به نصیب او شد و استعراق کلی بهم رسید و چندان سکر غالب آمد که فرص ترک شد اکثر بر بلندی دیوار یا توده حاک نشسته روز و شب می گذرانید و گاهی به ویرانه بسر می برد و قطب الاقطاب را شفقت به حالش به مرتبه مصروف بود پیوسته هر جا که بودی طلبیده طعام می خورانید و درین اثنا ازو متکلم می ماند که چون ماندی و چه کردی، او شان را احوال خود عرض می کرد، او را کمالات و خرق عادات بیشتر است، نباتات از وی احوال خود ظاهر می کردند و جنیان مکرر بدو

۱. ب: 'سکینه' ندارد ۲. ب: 'اظهار' میکند

۳. ب: دزدان 'بردند' ۴. ج: 'و زر را' بر آورد

مکلف گشتند چنانچه روزی قطب الاقطاب فرمود که جَنّی از حضرت غوث الاعظم تربیت یافته بود و هنوز به طاعت و عبادت مشغول به حق است، روزی ازینها^۱ گفت که من خزینۀ بسیار دارم چیزی بگیر، او التفات نکرده ازو در گذشت، باز شجری به او گفت اگر به مال^۲ جن ملتفت نشوی خیر در من تاثیر است که عرقم در فلان چیز انداز تفرۀ خالص شود از آنجا نیز گذشت برین وضع اکثر بار اشیای به صورت جمیله به خدمتش عرض کرد او قبول نکرد، این مقام در^۳ ابتدای سلوک که عالم ملکوت مفتوح می گردد و اکثر رونده این راه حاصل^۴ می آید روزی درویشی از حونیور به خدمتش^۵ آمد و نشست، پرسید از کجا آمده ای؟ گفت از حونیور، گفت چه می بینی؟ گفت ترا می بینم، گفت دیدی برو، گفت از حالت آگاهی می خواهم گفت خداوند تعالی کلید باب عالم ملکوت و جبروت و لاهوت به من حواله فرمود هر جا که خواهم سیر نمایم، اینک عالم دیدی و شنیدی برو و به کار خود باش، او رخصت شد و حضرت قطب الاقطاب روزی فرمود که فقیر را درد چشم به غایت مرتبه رو داد و از جراح معالجه چشم جستیم^۶، او بیشتر تجویز کرده^۷ از نهایت شدت درد^۸ بر نشتر^۹ راضی شدم ناگاه نتّها در آمد، بر حسب حال مطلع شده گفت تا مل کنید من دواي چشم می کنم، مراقبه نمود بعد ساعتی سر بر آورد و گفت دواي درد چشم حضرت تخم خیار است سائیده بدارند، همچنان کردند چشم را آرام کلی گشت، در سنه يك هزار و بست و هفت هجری رخت سفر آخرت بر بست.

موج احوال آن دایم به چمن ریاضت در نخل بندی، حضرت حاجی مصطفی سرهندي از سریدان حضرت قطب الاقطاب است، صاحب رهد و تقوی و به کمال صلاح آراسته، محترز از لذات جسمانی به کمال بوده است، سکر مستولی و

۱. ب: روزی 'از نتّها'	۲. د: اگر 'جمال' جن	۳. د: 'مقام' و 'ابتدائی'
۴. ب، ج، د: راه 'را' حاصل	۵. ب: 'خدمت' آمد	۶. ب: 'جستم' او
۷. ج: تجویز 'کرد'	۸. ج: 'درد' ندارد	۹. ب، ج: 'بر' نشتر 'راضی'
د: 'بر' همیشه 'راضی'		

استغراق کمال^۱ داشت، روزی در نماز پیش امام جماعت شد در حالت رکوع به استغراق آمد، بعد چند گهری مقتدیان جدا نماز خود را خواندند، او هفته روز در همان حالت یک نوع بر وضع رکوع در عالم استغراق ماند، او نیز به حضور مرشد خود در سنه یکهزار و سی و نه هجری به حق واصل شد در دایره مدفن شاه نثها مدفون شد.

موج احوال آن بری از نفع و ضرر ملا حامد گوجر از مریدان قطب الاقطاب است، مرد عالم و مدرّس بود، اوّل حال از کمال و لایت قطب الاقطاب مسکر بود آخر توبه کرد، از درس و غیره هر چه بدو تعلق بود یکبارگی بر آمد و طریق مجاهده پیش گرفت، عمرش وفا نکرد، از مریدی^۲ بعد هفده ماه پنجم شعبان ازین جهان در گذشت و آن سال یکهزار چهل و چهار هجری بود و محمد مراد در آخرین مریدان قطب الاقطاب است، نهایت مرد نا برکت بود و یک از مریدان آنجناب ملا روحی است بسیار مجاهده نموده صاحب کرامت گشت و در کمالات معمر ملا عبدالغفور است که از عایت تمنا و نهایت التجا^۳ او قطب الاقطاب مریدش ساخت.

موج احوال آن مجموعه کمالات، آن محمود اهل حالات، آن از افضل طایفه مایل به خاکساری حضرت ملا خواجه بهاری از مریدان شاه^۴ میر است، در زهد و ورع و صلاح و تقوی یکتا بود، بسیار مجاهده کرده از مدح و قدح کسی کاری نداشت، وطن اصلی او حاجی پور توابع پهنه عظیم آباد، در اوایل به شوق تحصیل علم از وطن خود به کوره رسید و از شیخ جمال تحصیل کرد از آنجا به خدمت قطب الاقطاب رفته مرید شد و ریاضت نمود که به مرتبه تکمیل رسید، بعد وفات مرشد خلق خدا به وی تولا نمود، خارق عادات عالی داشت، وقتی در لاهور عازی خان نامی درویش عرس پیر خود نمود و دعوت درویشان کرد به سبب موسم از مستان آتش کثیر افروخته احیای شب نمودند، وقت صبح سخن در توحید آمد، محمود نامی

۱ ح: 'تمام' داشت ۲ ح: 'از مریدی' بود ۳ ب: 'ج: 'التجا و قطب الاقطاب'

۴ ج: 'آن افضل طایفه' ۵ ب: 'حضرت شاه میر است' ۶ ب: 'سبب زمستان'

بی نوا که از مشاهیر لاهور بود از ملاّ خواجه گفت شما در باب وحدت چه می گویند آنحضرت را وقت خوش بود، فرمود توحید این است خود را مع لباس به آتش انداخت بعد ساعتی سلامت بر آمد به پارچه او آسیبی نرسید تا به جسد چه ارسد، پارچه او را مردم تبرک کردند و آنحضرت به اطفال محبت و شفقت خیلی داشت، طفلی را مرض برص پیدا شد از علاج اطباء فرصت نشد،^۲ آنحضرت سر انگشت خود را بر آن داغ مالید داغ مندفع شد^۳، چون صیفی مرزا بادشاه^۴ ایران به عزم هند لشکر کشید در سال یکهزار و پنجاه و یک هجری به قندهار^۵ رسید، محمد دارا شکوه این مقدمه را به آنحضرت ظاهر ساخت، فرمود او چه قدرت دارد که در اینجا بیاید من او را کشتیم و از انگشت خود اشاره به قتل او نمود همان روز او را مسموم ساختند جگرش شگافته گشت و برون افتاد، ازین جنس کراماتش در انتخاب سکینه الاولیا بسیار مذکور است این مختصر گنجایش ندارد، رحمة الله علیه.

سُج احوال آن انفاسش ظهور^۶ کننده فی الفور، حضرت شیخ محمد ساکن لاهور از مریدان حضرت قطب الاقطاب است، مردی عظیم القدر عالم و فاضل، اول حال مدرّس لاهور بود، به یکبارگی که جذبه الهی او را بخود کشید سایر کتاب به فقرا لله بخشیده به جناب قطب الاقطاب ارادت آورد، در چند مدت مجاهده او به مشاهده انجامید، آنجناب را به حال شیخ محمد شفقت تام و تفضل تمام بود، جمیع اخراجات مع عیال و اطفال از ندور و فتوح اول باندازه رفع احتیاجش بخشیده به دیگران عنایت می فرمود، او پیوسته خاموش در شکستگی و فنای هستی^۷ خود به استغراق می بود، قطب الاقطاب از غایت استغراق به حالش فرمودی، ابتدای سالک در سلوک خود را مانند قطره مروارید شده باشد در بحر می بیند چون به انتها رسد و فنا حاصل کند از صفت مروارید برآید و همان قطره آبی که در صدف مروارید گشته بود بحر می شود، چون کوزه یخ که در ابتدا آب بود و در جرم

۲. د: از 'آنحضرت باطالع' تا 'فرصت نشد' ندارد

۱. د: 'به چه جسد'

۴. ج: 'بادشاهان ایران' ۵. ب: 'پنجاه و یک بقندهار'

۳. ج: 'مندفع گردید' چون

۷. ب، ج: 'فناي هر شیء خود'؛ د: 'بر مستی'

۶. د: 'مشهور' کننده

دل‌بستگی یخ نامیده شد چون باز در افتاد و بگداخت هر قدر بجویند نیابند و انتهای ایشان اینست که از میان وجود ایشان برخیزد و غیر دریا هیچ نبود.

موج احوال آن عارف بی اشتباه، آن مصروف فی سبیل الله، آن از اشرف ائمان حضرت احمد اکمل الاتقیاء شیخ محمد در تذکرة العارفین نویسد، پدرش فریدالدین بن حاجی عبدالرزاق بود که از ولایت آمده در قصبه سیبچه توابع اوده سکونت گزید، شیخ محمد به تقریب^۱ تحصیل علم به لاهور رفت، توفیق محبت الهی بکارش آمد به حضرت^۲ شاه میر ارادت آورده طریق مجاهده پیش گرفت و به آن شرف کمال رسید که پیر او را برای محافظت لشکر اورنگ زیب بادشاه معین ساخت از آن باز مدام^۳ با لشکر ماندی و از بادشاه هیچ نگرفتی^۴ و سفره عام داشت و چند محبوسان را^۵ به تصرف و قوت ولایت خود خلاص داد، بیست و سوم محرم سال هزار و یکصد و سه در پرده شد، استخوانش به سیبچه آورده دفن نمودند.

موج احوال آن دانای دقایق حقیقت، آن توانای معاملات طریقت، آن کلبه تاریک قلب طالبان را مصباح، حضرت شیخ عنایت الله سیاح، در ملفوظ نویسد برادر زاده و مرید و خلیفه حضرت شیخ محمد است، از غایت غلبه عشق و مشاهده اکثر از خود رفتی و در سفر دکن همراه لشکر اورنگزیب مدام با پیر بوده فیضها ربوده و او را از سعادت ازلی^۶ ارزانی بود از آن که او متولد به یمن انفس مجذوبی از کثرت عدم به پرده وجود آمد و وقت تحریمه نماز اکثر از خود رفتی، وی سیر بلاد و اقالیم بسیار کرده و مشایخ وقت را دریافته احد فواید می نمود^۷ و سخت مرتاض بود، روزی پیر محمد صادق در شیراز سبب فضولی او که جامه قادری شیخ را دیده از دور گفت که چنین قادری بسیار پاره کرده ام، شیخ تصرفی کرد که از خود رفت، بعد افاقه به عذر پیش آمد و آنحضرت در مرید کردن بسیار

۳. ب. ج. هیچ نگفتی

۶. د. 'او را سادات ازلی

۲. ب. ج. 'از آن بعد مدام'

۵. ب. ج. 'او را سعادت ازلی'

۱. ب. 'شیخ بتقریب'

۴. الف: 'را' ندارد

۷. ب. 'فواید نمود'

متأهل^۱ بود حتی الامکان هر گز مرید نمی کرد و به ستر کرامت بسیار کوشیدی و نسبت به ارواح بسیار می داشت، از شاه بدیع الدین مدار اجازت و خلافت سلسله ایشان از نسبت ارواح عنایت یافته و قسمی که پیر او محافظ لشکر اورنگ زیب بود محافظ لشکر بهادر شاه بن اورنگ زیب گشت، شبی باد تند وزید، خیمه که درو بادشاه بود بیفتاد چوب خیمه فریب بود که بر سینه سلطان بیفتد، آنحضرت از صورت مثالی حاضر شده آن^۲ چوب را بر سینه خود گرفت و بادشاه را محفوظ داشت، از آن صدمه چند روز معلول مانده روز جمعه یازدهم شوال سال یک هزار یکصد و بیست و شش وفات یافت قبر در بهانی توابع گویا مئو.

سوج احوال آن عاشق ذات لم یزل، آن صاحب یافت بر طریق سهل^۳، آن خرقة و کلاه را افخر، سید شاه محمد بدیع العصر، خلف و خلیفه شاه عنایت الله است، از طفولیت او را سعادت ازلی ارزانی شده^۴ شبها به مراقبه و مجاهده و روز به مکتب گذراندی، به همان ایام محمد ولی الله نام درویشی به طریق سیاحان در قصبه آمد، آنحضرت بر در خود نشست بود، شاه ولی الله فرمود خلقت برای کار دیگر است نه برای دنیا پس خودش شغل نفی اثبات شروع کرد، وقت گفتن کلمه نفی سرش از جسد جدا می شد و وقت لفظ اثبات ملحق جسم می گردید، پس از آن به دکن پیش شیخ محمد رفت، هم در آن ایام او انتقال کرد نعش او را حضرت بدیع العصر به سیبچه رسانید به حسب اشاره باطن شیخ محمد به شاه عنایت الله در بهانی پیوست^۵ و همراه او به دکن^۶ رفت، دوازده سال از خدمات بایسته فیضها ربود بآن مرتبه تکمیل رسید که محمد شاه سلطان را مادرش یکبار به پای آنحضرت به تمنای سلطنت انداخت به یمن انفاسش می سال سلطنت کرده در گذشت، از سفارش آنحضرت عالمی از بادشاه کامیاب شد و خود از سلطان چیزی نگرفت^۷، مدام امید بر خدا نموده بسر برد و در یک هزار و نود متولد شد شانزدهم محرم سال یک هزار و

۱. د: 'شامل' بود ۲. ب: 'آن' ندارد ۳. ج: 'طریق' سنبلی

۴. ب: 'ارزانی' شد ۵. ج: 'بهانی' پیوسته ۶. د: 'همراه' بدکن

۷. د: چیزی 'نگرفت'

یکصد^۱ و چهل و چهار وفات یافت،^۲ قطب زمانه^۳ خویش تاریخ اوست.

موج احوال آن انتخاب اهل الله، حضرت شاه فضل الله برادر خورد و خلیفه شیخ محمد است، چون او را جذبۀ الهی رسید در خدمت برادر خود^۴ به دکه ن رفت و طریق مجاهده پیش گرفت، کارش به مشاهده انجامید، برادر علاقۀ پیر خود بود، صاحب برکات و تصرفات عشق و محبت بلیغ می داشت، حضرت شاه غلام حسن مانکپوری گفت، ویرا^۵ در تصوّف رتبه بلند بود، به ستر حال بسیار کوشیدی، پنجم صفر سال یکهزار و یکصد و نود و نه در پرده شد، قبر در لکهنو، شاه بدیع الدین محمدی خلف و خلیفه آنحضرت جامع ملفوظ مرد بزرگ بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ولی بیگمان، میان مان^۶ در سندیله از مریدان شاه فضل الله بود، سکر و استغراق بر خود غالب می داشت، وی را از کاشفان اسرار و عاشقان سرشار^۷ باید شمرد، وقتی به استغراق آمد بعد دو سال طعام و آب طلب کرد، مردمان گفتند بعد دو سال آب و نان خواستی گفت من امروز آمده ام، در غلبۀ استغراق مکشوفش نگشت که عرصۀ دو سال گذشت تا امروز روزی از شجر برگ برای گوسپند برچید شجر ازو متکلم شد، میان مان^۸ من هم جان^۹ داریم و تسبیح می کنیم، برای^{۱۰} فتح بهمت خلق که به او رجوع می شد وی از ستر^{۱۱} احوال سعی ظاهر می کرد و به انصرام می رسانید، قطعه:

ز شوآن برده یکی بود بیش شبی جمعه کان ماه شد در نقاب
به تاریخ او هاتف غیب گفت شهنشاه جنت بود بی حساب

موج احوال آن واقف اسرار نهان، حضرت شاه صدر جهان در^{۱۲} سندیله مرید شاه عنایت الله بود و خدیو کشف کرامات است، منزوی ماندی با کسی

۱. الف: 'یکصد' ندارد

۲. الف: قطب 'ماند'

۳. ب: برادر 'خورد'

۴. الف: 'را' ندارد

۵. د: بیگمان 'بیان جان'

۶. ج: از کاشفان اسرار سرشار

۷. د: 'بیان جان'

۸. د: من هم 'حسم و جان'

۹. ب: د: 'و' برای فتح

۱۰. د: 'ار' سیر

۱۱. الف: 'ار' سندیله

ملافات نمی کرد، اگر کسی متمنای^۱ می شد جز يك ساعت نه نشستی و هر چند احتیاج بودی فتوح نه گرفتی، سپاهی را اسب به دزدی رفت آمده نالشی نمود، فرمود خدا کریم است اگر خواهد باز به تو رساند ساعتی نشد که اسب از خانه دزد گریخته آمد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن محرم اسرار دراز، **شاه محب الله جان** باز مرید شاه صدر جهان است، در سماع و سرود وجدی صادق به حالش غالب آمدی اکثر بیهوش ماندی، بست و هفتم جمادی الثانی سال یک هزار و یکصد و پنجاه و پنج شاه صدر جهان وفات نمود، به تاریخ دوم ذی قعدة سال یک هزار و یکصد و هشتاد و هفت محب الله وفات نمود.

موج احوال آن متصوف^۲ و حید میر محمد سعید یکی از خرقة پوشان خانقاه عالی شاه میر است، بسیار از معتنمات وقت بود^۳، اکثر تصرفات ازو ظاهر شده، خواجه مراد بخش معروف به خواجه کجھاری^۴ دهلوی از مریدان اوست و فرزند خواجه مودود چشتی بود، خلائق را محبت از وی به غلبه بود، خواجه محمد شریف خلف او بسیار مرتاض و بی نفس بود حتی که خرید و فروخت^۵ بازار به خاطر ضعیفان و بیوه ها کردی، بسیار مغتنم و عزیز دلها بود و میر پادشاه بن خواجه محمد شریف هم خوب بود، خواجه سعید الدین پسرش که به شاه جیو مشهور بود بسیار خلیق و کریم النفس و خلف ایشان شاه میرک موسوم به خواجه قطب الدین به بسیاری خوبی در لکهنو اقامت داشت.

موج احوال آن درویش دردمندی **شاه الله بندی** متوطن امیتهی است، از متوسلان سلسله شاه میر بود، کشف قوی و تصرفات غالب داشت، به شب خواب نکردی و به شب تا روز روزن آراشته انداختی، صاحب خوارق بلند بود، دیگر مریدان و خلفای حضرت شاه میر که احوال ایشان به نگارنده زخار نرسید

۱. ب: کسی متمنی ۲. ب: متصوف وحید ۳. ب، ج، د: وقت خود

۴. الف: بخواجه کجھاری ۵. ب: و ندارد ۶. د: به شب تا او را وزن

ایشان اند محمد مراد که آخرین مرید شاه میر بود، بسیار مرد با برکت بوده^۱ است و حاجی مصطفی که به چهاردهم صفر فوت شد و شاه عزیز الله ساکن نریله دروازه دهلی که تا این وقت جاری ست، بسیار مرد با برکت بود و مرشدش شاه برهان مرد مقدس بود و شیخ شهاب و شیخ اسمعیل و میان حامد و شیخ احمد سناسی و شیخ احمد دهلوی و حاجی صالح و شیخ محمد لاهوری و حاجی محمد.

موج احوال آن^۳ شیر بیشه جاودانی، آن مصروف پیشه فیض رسانی، آن به حال ضعیفان ممد و پشت پناه، اشرف المتصوفین حضرت ملا شاه اختر، برج سعدی است که از صاد الف اعانت او فرد برات روزی بر مفرد الف گردد عجب نیست^۴ و اخگر بیدود آتشکده عشق که از آه سرد دل بریانش آتش دوزخ الم عالم سرد گردد غریب نیست، وی خضر بر فیض رسانی و سلیمان کشور معانی بوده است. در سفینه الاولیا نویسد از اجله خلفای شاه میر لاهوریست، در صفای باطن و ترک و ایثار و عشق و انکسار و ریاضت و خلّت و عبادت و مودّت خدا از جمیع یاران و خلفای مرشد خود ممتاز بوده، مدّة العمر مجرد مانده بعد نماز عشا تا^۵ نماز صبح دو نفس می گذاشت و تمام عمر چراغ به حجره خود نیفروخت^۶ و آنش در دیگدانش کس ندیده و غلام و کنیز نخریده، وی در طریقه نامرادی عظیم الشان بود، روزی شخصی پرسید معنی این شعر که تصنیف آنرا به آنحضرت نسبت می کنند معلوم نمی شود:

پنجه در پنجه خدا دارم من چه پروای مصطفی دارم
هرمود بر فقیر افترا بسته اند این شعر من نیست. پوشیده نماند اصلش از بدخشان است، پدرش قاضی عهدی^۷ بود، حضرت ملا از وطن به کشمیر آمد، سه سال آنجا مانده چون جذبه عشق الهی بدو رسید در خدمت حضرت شاه میر رسید، آنحضرت التفات فرمود سه سال خدمتها نموده پس از مهربانی روزی پرسید که کجا می باشی و

۱.ح:نوده 'است' ندارد ۲.د:نوده 'و حاجی' ۳.نا:برکت بود' ندارد

۴.ج: 'الین' شیر ۵.د: الف گردد' حجت گش ۶.د: 'تا' ندارد

۷.الف: خود' میفروخت' ۸.د: قاضی 'عبدی' بود

کیستی و چه می خوری؟^۱ گفت در مسجد می باشم و گدا ام و نان بازاری می خورم و می گذارم، فرمود اقامت^۲ مسجد و نان بارار موقوف کن، چنان کرد، بسیار تصدیعات کشید چرا که حضرت قطب الاقطاب بعد هفته افطار می کرد از قوت کمال خود و آنحضرت که داخل مبتدیان هم نبود برداشت گرسنگی موجب قرب هلاکت بود، پس به انواع الطاف مرشد مشرف بیعت شد و به اندک زمانه مجاهده مبذل به مشاهده گشت و سلوکش تمام شد از آن بزرگوار که از جهت حرارت مزاجش در^۳ گرما هوای لاهور به او مخالفت می کرد^۴، حضرت میر در شروع فصل بهار فرمودی که به کشمیر برو به سرما خواهی آمد و چنان می کرد چهار ماه به لاهور و هشت ماه به کشمیر می ماند و بعد وفات قطب الاقطاب پیوسته به کشمیر ماندی، روزی فرمود در ابتدا ما بدو نفس شب را تمام می کردم معلوم می شد که روح از قالب برآید، داراشکوه معروض داشت در کتانی به احوال خواجه ممشاد دینوری دیده ام که روزی فرمان الهی شد که اگر میل به دیدن دوستی از دوستان من داری بر سر پل شو، رفته دیدم که برف می بارد و ابراهیم خواص که مشغول بود در برف غرق^۵ شد با این همه عرق از او می رود پرسیدم این منزلت بچه یافتی؟ گفت از فقرا، ملا شاه فرمود بر فقیر هم دوبار این حالت^۶ وارد شده یک بار در لاهور به ایام زمستان گل سفید به آب تر کرده بر فقیری مالیدند و باد^۷ می کردند و سردی محسوس نمی شد و بار دیگر در کشمیر به مقام خود در کوه هری که جای دلکش و اکثر شهر در مد نظر^۸ بود به باغ کل سنگ که بیرون شهر است رفته مشغول شدم، از حرارت حبس^۹ عرق که از جسد برآمده بود چون^{۱۰} نفس را گذاشتیم^{۱۱} از سبب یخ^{۱۲} بر جسد بسته گشت، چون باز حبس نمودم^{۱۳} به مثل آب گداخته روان گردید معلوم شد که ابراهیم خواص هم شغل حبس داشت فاما خداوند بچه

۱. د: چه می خواهی 'و چه می خوری' ۲ الف: 'اقامت' ندارد ۳ د: 'و' گرما هوای

۴. الف: 'لاهور مخالفت باو میکرد' ۵. د: 'حرق' شد ۶. ب: 'این حالت دو بار'

۷. الف: 'و' یاد' میکردند ۸. ب: 'شهر مد نظر بود' ۹. د: 'حبس' عرق

۱۰. ب: 'چون' ندارد ۱۱. ب: 'نفس را گذاشتیم' ۱۲. د: 'نسبت' برنج'

۱۳. ج: 'حبس نمودم' ندارد

قسم می کرد طریق حبس که ما را از مرشد رسیده از پیش حضرت غوث الثقلین در میان مشایخ به این طور جاری و رایج بود^۱، روزی داراشکوه معروض داشت که شنیده ام آنجناب از سی سال نخوابیده اند و پا دراز نکرده، فرمود^۲ آری مگر از دو يك سال پا دراز می کنم لیکن خواب نمی آید هر چند تکلفات و اوضاع میسر شدن خواب می^۳ نمایم فاما معلوم می شود که سلسله خواب قطعاً موقوف شد، همانجا می^۴ آرد که به مطلق افسردگی بی نومی و آثار خمیازه بر حالش هویدا نبود، تازگی و خوش روی شریفش به مثابه چهارده سالگی بود غرض کشف قلوب عالم و دیگر کمالات او ز ابد از حوصله تحریر است، داراشکوه پسر شاهجهان بادشاه از شهرت تصرفات ولایتش به خدمت او پیوست، روز اول ملاقات به خاطر آورد که از خود از من بیعت ستانند و وعده مغفرت آخرت نمایند همچنان واقع شد بر خطره او مشرف شده بیعت گرفت و وعده معفرت نمود، الحق روزی حضرت قدوة العارفين ازین جامع اوراق بحر زخارفی امواج الاسرار فرمود شمی سواری جناب حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم به مشاهده فقیر آمد، زمین بوس گفتم، از عقب سواری سید الشهداء حضرت امام حسین علیه السلام آمد نیز آداب بجا آوردم، عقب آن دیدم شخصی با رنگ و روی زیبا در فیل بزرگ در انباری^۵ نشسته به غایت حشم و خدم رسید، پرسیدم ای کیست؟ گفتند این دارا شکوه پسر شاهجهان است بیگانه از دست برادر خود مقتول گشت حق سبحانه و تعالی او را به مرتبه شهادت فایز گردانیده^۶ به حلقه شهدای همراهی حضرت امام حسین علیه السلام داخل گردانید شمی^۷ این راقم و اوراق در اثنای تحریر احوال قطب الاقطاب شمی در معامله دید^۸ که مکانی مصفاً شخصی با عایت و جاهت به محاسن سفید مشابه^۹ حلیه حضرت شاه شاکر الله خلیفه میر سید اسمعیل بلگرامی که احوال او به متابعان حضرت سید شاه عبدالرزاق بانشوی نوشته خواهد شد بر مسند نشسته بر جمال و

۱ ج: و رایج نبود ۲ د: 'باور از نکرده' ۳ ب: ج: خواب نمی نمایم

۴ ج: خواب مطلقاً ۵ ب: ج: هم در آنجا ۶ ب: در 'عماری' نشسته

۷ ج: فایز گردانید ۸ ب: شمی ندارد ۹ ب: ج: قطب الاقطاب در معامله

۱ الف: 'همسایه' حلیه

کمال^۱ او نیازمند را مشاهده گردید زمین بوس شده متحیر شدم که با این همه کیفیت مشابه شاه شاکر الله است و دل گواهی می دهد که شاه شاکر الله نیست درین اندیشه ما را نزدیک خوانده پاره سنگ که طولش به قدر يك وجب و عرضش به قدر دو انگشت و يك گوشه او اندکی نقره نصب بود عنایت کرد^۲ و فرمود به دهن آورده به شکم فرو بر^۳ همه مطالبات^۴ به انصرام خواهد رسید، حیران شدم چگونه از گلوی من فرو^۵ خواهد رفت و این سنگ و نقره بچه طور در شکم تحلیل خواهد یافت، ناگزیر الامر فوق الادب آن پاره سنگ را فرو بردم مطلق ایذا به گلویم نرسید، ساعتی تأمل کردم که شاید به شکم بجلد^۶ و اندانی رساند، در^۷ ساعتی از سنگینی او به شکم اثری محسوس نه گشت و گواهی از دل یافتم که تحلیل گشت، حق سبحانه تعالی به یمن برکت آن نوباوه بوستان قطب الاقطابی و آن شجرة گلستان بی خوابی گلهای مرادات دنیوی و اخروی این خاکسار را مرحمت و عنایت کند بحرمة النبی و آله الامجاد کمالاتش از قیاس و هم بشری افزون اند نقلی نوشته می شود: در انتخاب سکینه الاولیا آرد آنحضرت فرمود روزی بر سر جوی به لاهور رفتم و به پارچه شویی خود مشغول شدم، شخصی از دریا بر آمد، دانستم خضر علیه السلام است، به من سلام فرمود جواب دادم، گفتم که تو مشغول به حق می نمایی پارچه خود به من ده که بشویم و تو مشغول باش، گفتم من هر دو کار خواهم کرد پس هیچ نفرمود و برفت، این مقدمه به مرشد خود عرض^۸ می داشتم، فرمود یقین است هر که بحق مشغول است به دیگری کی متوجه می شود. همانجا آرد که چون اورنگ زیب محمد داراشکوه را به قتل رسانید و خود بر سلطنت نشست به ناظم کشمیر حکم فرستاده^۹ ملا شاه را مقید ساخته با مردان^{۱۰} خود به حضور بفریسد^{۱۱} ناظم کشمیر آنحضرت را به موجب حکم بادشاه

- | | |
|---|------------------------|
| ۱ ب: 'چون بر جمال با کمال' ج: 'بر جمال با کمال' | ۲ ج: د: 'عنایت فرمود' |
| ۳ ح: 'شکم فرمود' | ۴ ب: ج: 'مطالبات تو' |
| ۶ ج: 'شکم بخلید' | ۷ ب: ج: 'بعد ساعتی' |
| ۹ ب: ج: 'حکم فرستاد' | ۱۰ د: 'با مردمان خود' |
| | ۱۱ ج: د: 'حضور بفرسید' |

به مردم همراه نموده به حضور روانه نمود، چون به لاهور رسید منت موگلان نموده به دایره حضرت قطب الاقطاب مرشد خود فرود آمد شب گذرانید، صبحی موگلان تهیّه کوچ پیش نهادند خبر یافتند که روح ملّا شاه از دار فنا به دار بقا پرواز کرده^۱، موگلان متحیر و ار ترس غضب بادشاه سراسیمه شده، در باب وفات آنحضرت محضری از مواهیر اکابر و اصاغر و قاضی و مفتی و رئیسان لاهور درست آنموده روانه به حضور بادشاه شد^۲ و نعلش مبارکش را در روضه متبرکّه^۳ قطب الاقطاب مدفون ساختند و در زیر بالین بادشاه رقعۀ از طرف ملّا شاه نمایان گردید که تو مرا روبروی^۴ خود طلبیده بودی، آمدم لکن مرشد احازت نداد محبور شدم و اگر بتو می رسیدم ترا در جلوی خود می دوانیدم، حادثۀ وفات عجیب و غریب آنحضرت در سنه یکهزار و هفتاد و دو هجری واقع شد^۵ 'داد ملّا شاه در توحید جان' تاریخ اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جامع کمالات انسانی حاجی محمد ملتانی از مریدان ملّا شاه است، ابتدای حال در منصبداران نوکر بود آخر ترک آن وادی نموده مجردانه رندگی اختیار نمود، در عالم رورگار سپه گری سیاحت بسیار نموده و مشایخ هر دیار را دیده در سلسله چشمتیه نعمت برداشته بود، آخر کارش از صحبت سی سال آنجناب به اتمام رسید، شعر هم می گفت بقا تخلص می نمود، بعد وفات مرشد این ابیات ازوست، فرد:

شبّی که از غم آن غمگسار می گریم	چو ابر نعره کنان زار زار می گریم
به یاد شمع جمال تویی تو شمع صفت	گاهی به دامن و گه بر کنار می گریم
غریب و بی کسم اندر دیار تویی تو	به جست و جوی تو در هر دیار می گریم

موج احوال شیخ احمد سنّامی از یاران و مریدان قدیم ملّا شاه، اصلش از قصبه سنّام بود، مردی دانشمند و کار کرده و تارک و شاعلی مدام به مسافرت

۱. ب: پرواز 'کرد' ۲. د: لاهور 'داشت' ۳. ب: ج: بادشاه 'شدند'

۴. الف: آنحضرت 'قطب الاقطاب' ۵. ب: تو مرا طلبیده 'بودی' ۶. ب: 'ع' 'ج': 'م'

گذرانید جایی مقیم نگشت، اکثر به کوهستان بودی، در ظاهر نفرت از خلق بسیار داشت، چندان مایل غذا نبود پرچه نان مدام در بغل داشتی و نخوردی اگر کسی تواضع نمودی پرچه نان از بغل بر آورده و نمودی که ازین نان خورده سیرم این وقت اشتها ندارم که دعوت شما قبول کنم، یازدهم شعبان سنه یک هزار و پنجاه و نه سفر^۱ آخرت بر بست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن واقف اسرار عالم علوی شیخ احمد دهلوی بن محمد عیسی از اولاد سلطان ابراهیم ادهم صاحب ریاضت و مجاهده بود و همیشه در سیر ماندی، اکثر به دهلوی هم رفتی و اکثر به طرف کوه کانگره ماندی. ازو نقلست که یکی از مردم بنگاله در کوه کانگره دیدم معلوم شد نو مسلم است، وقت کفر جگناته نام داشت و در اسلام عبد السلام گفته می شود، جامع بود میان علم معقول و منقول و یگانه عصر بود و به دیگر علوم هم متناسبتی کلی داشت و علم غریبه^۲ را خوب می دانست، بسیار سیاحی نموده بلاد مشهور^۳ را سیر کرد وقتی به من گفته صوفی آنست که در هر چیز که تصور کند عین آن گردد، فقیر گفت آنچه ایشان می گویند همان خواهد بود لیکن ما آن را ندیده ایم، گفت خیر، روزی با او نشستیم بودم، بیماری در رسید گفت شیخ احمد نبض ما را ببین، دیدم بر اعتدال بود و نبض بیمار تند و محرور، ساعتی مراقب شده بار به دیدن نبض اشاره کرد نبض بیمار در اعتدال یافتیم و نبض شیخ در حرارت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن خلاصه کمالات منیر آن درویش بی نظیر، آن مجاهد به همت^۴ عالی حضرت شاه ابوالمعالی از مریدان حضرت شاه ملا است، در خدمت مرشد خود محرمیت و رسوخیت تمام داشت، وقتی محمد دارا شکوه بیمار شد به حضرت ابوالمعالی اشاره کرد که برای شفای او فلان اسم در صحرا رفته بخوان، او خواند دارا شکوه را صحت کلی حاصل شد، اصل شاه ابوالمعالی از تهانیسر است، پدرش قاضی آنجا بود، ابتدا حال در وطن تحصیل علم نمود بعدش به لاهور

۱. ب: 'رخت سفر آخر' ۲. ب، ج: 'علم عربیه' ۳. ب، د: بلاد 'مشهوره'،

۴. الف: ایشان 'میگویند' ۵. ج: 'مجاهد همت'، د: 'عالی به همت'

آمده^۱ و به خدمت ملاّ شاه پیوست و طریق مجاهده و ریاضت پیش گرفت، جذبه به حالش غالب آمد طریق^۲ ملاّمتیه اختیار کرد، چون مردم شهر معتقد او بودند روزی بیرون شهر به ملاّزمتش رفته به مشاهده احوالش تنقّر کردند که به خاندان قطب الاقطاب این طریق نیست بر خطره آنها مطلع شده فرمود که یازده سال طریق درویشی رسیده یکی این هم هست بآک نیست. روزی داراشکوه به خدمت حضرت ملاّ شاه معروض داشت که شاه ابوالمعالی عجب طریق خلاف خاندان اختیار کرده، فرمود ارو شك مدار از ظاهرش چه کار داری باطنش صاف است، وی مرتاض و ممتاز و صاحب کمال است.

موج احوال شیخ عبد الغنی از یاران قدیم حضرت شاه ملاّ^۳ است، ممتاز الوضع و طرری راسخ داشت، دایم به سلوک بودی و غیر از مشاهده و مراقبه از امر دیگر کار نداشت بلکه متنقّر بود توجه نمی آورد، بعد وفات مرشد خود بر سر روضه او مقیم مانده بقیه عمر گذرانید، به تاریخ هفتد هم ذی الحجه سن هزار و پنجاه و هفت ازین جهان در گذشت، پایان مرشد خود دفن شد، رحمه الله علیه^۴.

موج احوال آن تارك لا كلام محمّد مراد بن^۵ عبد السلام مفتی لاهور که استاد شهر و مدرّس عصر بود، از مریدان حضرت ملاّ شاه است، بعد تحصیل علم تمام متاع خانه لله داده بیعت نمود و به ریاضات مشغول شد، در چند گاه مجاهده او به مشاهده انجا مید که در عارفان انگشت نمای عالم گردید، رحمه الله علیه.

موج احوال آن سرمایه عشق و دل فکری مرزا مداری موسوم به عبد الرحمن سیّد بود، از مریدان حضرت ملاّ شاه است، چهارده سال به ریاضت شاقّه نمود^۶ صاحب کمال گشت، شعر هم می گفت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن عاشق مشاهد شاه عبد الواحد هم از مریدان ملاّ شاه خوب بود، رحمه الله علیه.

۳. ب: حضرت 'ملاّ شاه'

۲. ب: 'طریقه ملاّمتیه'

۱. ب: د: لاهور 'آمد'

۶. ج: ریاضت شاقّه 'نموده'

۵. د: 'مراد بن 'ملاّ' عبد السلام'

۴. ب: 'عبدی' ندارد

موج احوال آن تخت نشین دنیا و دین، آن مقبول حضرت ربّ العالمین، آن داخل افضل گروه حضرت محمّد داراشکوه بن شاهجهان بن جهانگیر سلطان، وی از مقبولان درگاه حق و از ازل به شهادت مستحق بود و معشوق ترین مریدان حضرت ملاّ شاه است. در انتخاب سکینه الاولیا تصنیف آنحضرت که به احوال مرشدان خود نوشته و برخی در احوال خود به این عبارت به قید قلم آورده که نسبت و ارادت این فقیر از ابتدا در زمره سگان آستان قدسی نشان عوث الثقلین ابومحمّد شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی است او^۱ از آوان طفولیت تا امروز که به بست و هشت سالگی رسیده در جمیع احوال و همه اوقات باطناً از روح پاک مقدّس متوّر آنحضرت تربیت یافته امیدوار است^۲ که بعد ازین نیز در دنیا و آخرت دستگیر فقیر باشند اما حضرت پیر دستگیر میان جیو یعنی حضرت قطب الاقطاب در حیات به طاهر کمال عنایت برین فقیر داشتند و به باطن نیز تربیت این فقیر می کردند و بعد از وفات بحسب روحانیت ایشان فیضها به من رسیده در ایام خجسته فرجام که فقیر در کشمیر بخدمت سراسر سعادت^۳ حضرت آخوند ملاّ شاه مشرّف گشت ایشان کمال عنایت و تربیت و لطف بی نهایت که از تحریر و تقریر بیرونست در حق من بجا آوردند و مشغول کردند و آنچه می خواستم در اندک زمان از برکت صحبت و خدمت و ارشاد ایشان یافتم آن قدر لطف که می فرمودند هیچ یکی از یاران که از بیست سال در خدمت بودند نمی کردند چنانچه بیشتر مکتوبی که به این فقیر نوشته مهربانی و شفقت تمام در خاکسار نمودند^۴ از نوشتن آن حجالت می آید، از اشفاقش یکی اینست شی بر بشاره مبارک آثار فرح و نشاط بسیار دید عرض کرد به این بهجت و سرور و تازگی و نور هیچ روی تبسم کرد^۵ و از روی کمال عنایت فرمود آخر هم به خوبی روی تو هیچ^۶ روی ندیده برحاسته تواضع بجا آوردم، روزی به مبالغه تمام رخصت ارشاد و اجازت طالبان این طریقه می فرمود و لیکن از روی ادب و ملاحظه قبول این امر نمی کردم^۸ آیا از دست^۹ کشود کار

د. ۱: 'و' از	ب. ۲: 'امیدوار آن' که بعد	د. ۳: سراسر 'به' سعادت
۴ الف: خاکسار 'نموده'	ب. ۵: 'ج'، د: 'حجاب' می آید	ب. ۶: تبسم 'کرده'
۷ ب: هیچ روی 'ندیده'	ب. ۸: 'امر' نکردم	ب. ۹: دست 'من' کشود کار

دیگران گردد یا نه، چون مبالغه مکرر^۱ از حد گذشت^۲ قبول نمودم، از بعضی علما که آشنا بودند و ازین مشرب مرا ملامت می کردند^۳ به همین نیت به خانه رفته در تفسیر حسینی فال دیدم این آیه کریمه بر آمد لکل امة جعلنا منسکاهم ناسکوه فلا ینازعنک فی الامر و ادع الی ربک انک لعلی هدی مستقیم و ان جادلوک فقل الله اعلم بما تعملون چون این واقعه به ایشان رسانیدم بسیار خوش وقت شده فرمودند بسیار خوب شد که اجازت از حضرت^۴ پروردگار هم حاصل کردی مبارک است به تو تبسم نموده فرمودند^۵ مگر در اعتقاد تو هنوز شبهه مانده بود غرض^۶ این استخاره نه از روی انکار^۷ و شبهه بلکه به جهت اطمینان دین بود پس برای سلامتی امان فقیر فاتحه خواند و فاتش چند روز قبل از وفات ملّا شاه واقع شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن گوهر صدف کمال معرفت، آن رهبر رهروان شریعت، آن کاسل العصر و وحید حضرت ملّا بدهن بن شیخ ابو سعید بن عبد الله بن عبد الرزاق بن خاصه خداست و به سلسله قادریه مرید مرد میدان لاهوت شاه میر نکتی قلندر قادری بود و این شاه میر نکتی و رای شاه میر لاهوری در دهلی قیام داشت، از اولاد غوث الاعظم سیّد محی الدین عبد القادر گیلانی از قطع طریقان جراحت بر بینی مبارکش رسیده بود، در عهد اورنگزیب عالمگیر بود، ریاضت و کمالات و حالت بس بلند داشت و مزارش نیز در دهلی است، الغرض حضرت ملّا بدهن اول صوری دانش را از اولاد خود آموخت و قرآن ازبر نمود و پاس^۸ شریعت به درجه داشت، مشهور است که روزی پدرش بر مصلاً نشسته بود گفت دور شو دور شو، پرسیدند چه باشد؟ فرمود دنیا به شکل سگ آمده بود می خواست خود را به فرزندان من ملحق سازد، چون از مساس نمودن بدهن محفوظ مانده ازین باعث^۹ ملّا بدهن مدام از دنیا متنفر بود، در یک هزار یکصد و سی و هفت هجری ملّا بدهن وفات کرد و سال وفات شاه میر نکتی معلوم نشد.

۱. ج: 'مبالغه از حد گذشت' قبول ۲. ب: 'مکرر شد' ۳. ب: 'ملامت کردند'،

۴. ب: 'از پروردگار' ۵. ب: 'از بسیار' نا. تبسم نموده فرمودند ندارد ۶. ب: 'عرض کردم'

۷. ج: 'انکار ندارد' ۸. ب: 'و' ندارد ۹. ب: 'باعث ندارد'

موج احوال آن صحیفه منقوش حقیقت الله حضرت شاه حیات الله و طنش گور کهپور است، انتظام بیعت در سلسله قادریه داشت و تمام فیض از مولوی حسن رضا خلیفه شاه منعم عظیم آبادی نقشبندی ابو العالائی یافته، صاحب عجایب حالات و افصل کمالات بود، چهل سال است که از کمال عشق در ریاضات^۱ کوشیده، گوید که ماذونیم که بعد چهل سال تلقین به دیگران نمایم، یک سال و چند ماه در چهل سال باقی اند لهذا به اجمیر می روم، بعد اتقاضای این ایام می آیم و طالبان را آن چه می دانم می نمایم و هر چه حالات صحیح و کمالات رفیع اورا بود اکثر اهل این مقدمات^۲ ظاهر می کنند.

موج احوال آن جامع علوم، آن رافع ظلوم، آن صحیفه کمالات برتری حضرت حاجی ابراهیم محدث قادری، صاحب گلزار ابرار نویسد وی پور^۳ شیخ داؤد است کنیت ابوالمکارم و تخلص وصالی دارد، زادبوم مانکیور **بکره**^۴ از آئینه دار شریعت و به اسرار گنجینه پرواز طریقت بود، اکتساب دانش عقلی و نقلی در وطن گاه نموده دل به اندیشه سیاحت کرد سرانجام در بغداد دو نیم سال علم تفسیر و حدیث را^۵ به نیروی تحصیلی پایه کمال بخشید و به آهنگ طواف خانه مبارک رو براه نهاد و مراسم پرستش و ارکان حج بجا آورده^۶ به تماشگاه مصر خرامید، در آنجا نزد شیخ شمس الدین علقمی که شاگرد به واسطه شیخ جلال الدین سیوطی بود حدیث را به نصاب تصحیح رسانید و از شیخ العرفا شیخ محمد کبری^۷ شافعی نامه سند حدیث^۸ و اجازت به دست آورده^۹ پس از فراهم آوردن این کمالات به مکه مشرفه^{۱۰} باز گشت از صحبت شیخ عبدالرحمن ابن الفهد مغربی و شیخ مسعود مغربی، بدوالاتقیا شیخ محمد متقی به تازگی و تکرار حدیث نامه ها کرد و به والا درجه صحبت شناخت رسانید، بار دیگر به مصر رفته بست و چهار سال درس

د. ۱: کمال و ریاضات د. ۲: اهل مقدمات د. ۷: وی بعد شیخ داؤد

د. ۴: بگیرد از آئینه ب. ۵: را ندارد د. ۶: بجا آورد

۷ ج: بکری شافعی ب. ۸: بکری شافعی نامه حدیث

ب. ۹: بدست آورد د. ۱۰: کمالات جمله مشرفه

همگی علوم فرمود تا این همه^۱ سرشته آمد و رفت به حج نیز گسسته^۲ نشد و در دیار شام بزرگان شهری و صحرای صحبت داشته سامان فیض اندوخت، ناگاه شورش وطن دوستی از درون برخاست به امثال باطن هندوستان^۳ به انبساط سعادت گرامی مقدمه^۴ خویش همدوش گردانید، چون به دارالسلطنت آگره گذر افتاد و نیرنگی تقدیر و قید الماء و هوای اقامت آنجا از دلش بر نه^۵ انگیخت خانه گزیده به درس تفسیر و حدیث و فقه و وعظ پرداخت، فراوان تن کامگار را به سر منزل فیض پذیری و درس آموزی رسانید، به روز نوزدهم ذی الحجه سال هفتصد و یک هجری مقدّس پس از عمر هشتاد و شش سال از تنگنای کربت نهاد حسمانی به راحت افزای اقلیم^۶ روحانی شتافت، خوابگاهش اکبر آباد.

موج احوال آن مصاحب خاك نشینان، آن هم نشین بلریك بینان، آن افضل امت^۷
حضرت احمد، کامل وقت **شیخ افضل محدّد خلف** و خلیفه شیخ یوسف تمیمی است. در گلزار ابرار آرد^۸ در هنگام زندگی پدر بزرگوار خود جانشین^۹ بود، برخی رسم^{۱۰} دانش از خدمت عم خود شیخ جلال تحصیل نمود و پس از رحلتش اکتساب بقیه علوم از درس شیخ ابو الفتح^{۱۱} مفتی فرمود، پیوسته با فقرای نجرید گزین و با درویشان عرفان آگین هم نشینی داشت، با اهل دنیا نیامیختی، شبی در مجلس رسول صلی الله علیه وسلم حاضر شد^{۱۲} و دستور می خواند^{۱۳} حزب البحر یافت، بست و یکم صفر سال هزار و سه هجری وفات یافت، در آگره مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن به غایت عالی همّت، آن نهایت صاحب قدرت، آن از علایق^{۱۴} ماسوای الله زکی^{۱۵} شیخ ابو الفتح^{۱۶} بن جمال الدین مکی، وی عباسی

۱. د: این همه 'هر سال' ۲. د: نیز 'گشت' ۳. ج: د: هندوستان 'را'

۴. ب: د: 'مقدم خویش' ۵. ج: 'بر نه انگیخت' ۶. د: افزای 'تعیم'

۷. د: 'نفضل امت' ۸. ج: 'گلزار ابرار' نویسد' ۹. د: جانشین 'ندارد'

۱۰. ب: 'رسمی' دانش ۱۱. ب: 'شیخ' ابو الفتح' ۱۲. ب: 'حاضر شد' ندارد

۱۳. ب: ح: 'دستوری خواندن' ۱۴. ب: 'قدرت از علایق' ۱۵. ب: 'مزگی'

۱۶. الف: شیخ 'ابو الفتح'

نسب و قادری مشرب بود. صاحب گلزار انوار آرد از هر گونه فضایل کمالات بهره مند و بهره بخش بود، خرقة خاصّة غوث الثقلین بدو رسیده بود پیوسته با خود می داشت^۱، زاد بود او شروان بود، از فراوان اقامت به مگه به مگی اشتها یافت، سیرکنان به هند آمد، چون به کنار^۲ سند رسید میر بحر صورت حوش داشت بر او تعشّق گرفت، آن میر بحر هندوی بود، در دل گفت جائی که عنان اختیار اسلامیان به اختیار کافری باشد اقامت ابوالفتح آنجا نسزد، بر گشت و قصد قندهار نمود، سلطان سکندر لودی در ملتان بود شنید پرهیزگاری ازین جهت بر گشته به قندهار می رود به الحاح و التجای تمام تمنای مقدمش نموده عرضه نوشت، شیخ پیش سلطان آمد زیاده تر از رقایم نیازمندی ظاهر ساخت و اقرار اقامت داد، گویند دولت مندی از راه دشمنی از طرف شیخ خطی به کدام عدد **سلطان** نوشت و چنان فرستاد که به دست راه داران سلطانی گرفتار شد، آن خط را سلطان به شیخ فرستاد و گله آن نمود، جواب داد ابوالفتح آن نیست که چنین نامزا نوشته نماید، زود است که مفتری به سزا رسد، هفته نگذشت که آن دولتمند را شتری مست گزید تمام جسم او خشک شد، چون ظهیرالدین محمد بابر پادشاه به هند آمد سلطان ابراهیم فرمود درویشان قلم رو همراه لشکر باشند میر سید رفیع الدین صفوی و دیگر بزرگان قبول نمودند، شیخ جبراً اقبال نمود از منزل^۳ شیخ بی تحاشه گریخت، کسی سبب گریختن پرسید، فرمود برین لشکر غضب الهی نازل شده خودش به آگره رسید بعد دو روز از بابر پادشاه جنگ به میان آمد، ابراهیم کشته شد و لشکر غارت گردید، شیخ در سال نهصد و پنجاه و سه به ملاء اعلی شتافت، سید رفیع الدین محدث نماز جنازه خوانده^۴ به خاک آگره او را سپرد.

موج احوال آن ناظر انوار شاهد بی رنگ، آن در هوای طریقت سلیمان اورنگ، آن سرمایه فضیلت و رهبری، حضرت شیخ جلال محمد قادری^۵ در گلزار ابرار نویسد مولدش دهلی است، برای تحصیل علم به گجرات رفت، همگی علوم متداوله و علوم درسیه تحصیل نمود و جذبه به طلب الهی بدو رسید متلاشی مرشد

۱. ج: با خود داشت؛ د: با خود مرید است

۲. ب: 'بکنار' ندارد

۳. ب: د: 'منزلی' شیخ

۴. الف: جنازه خواندی

۵. ح: 'حضرت شیخ جلال قادری'

شد، آوازه کمالات حضرت شیخ بهاء الدین انصاری شنیده در مندو از گجرات آمد و داخل حلقه ارادت او شد، چون پیر او از مرزبان مالوه رنجیده شد همراه مرشد به دولت آباد دکن عزم^۱ سفر نمود آنجا مجاهده بکار برده حصول مطلب نمود، پس از پیر رحمت گرفته برای هدایت خلق قصد به برهانپور نمود، در اثنای راه دید قافله به مگه می رود و^۲ خواست حج نموده به برهان پور آید، بعد طی منازل چند رنجوری شکم لاحق حال او شد، در بیابانی دور از آبادی از قافله جدا افتاده به ناگاه شتر سواری رسید^۳ احوالش پرسید مفضل ظاهر ساحت، شتر سوار او را برداشت و بر شتر سوار کرد، بعد ساعتی که چشم بگشاد خود را در بازار مگه یافت، پس از چند روز قافله نیز رسید، همراهیان را بر رسیدن او به منزل مقصود حیرت رو داد القصّه مناسب حج و عمره بجا آورده مراجعت به هند نمود، در برهانپور آمده خانه و خانقاه بنا نمود^۴ فراوان مردم از فیض تربیتش فایز به مطلب شدند. شبی از پیر خود در معامله امریافت که خرقة خاص شیخ عبدالقادر جیلانی که به من رسیده^۵ و به تو سپرده ام در سرهند^۶ بشیخ محمد ملتانی خلیفه من برسان، ششصد گروه زمین در سه شبان روز بر پالکی رفت، کمهاران می گفتند نه پالکی بدوش می رسیده و نه پیم به زمین می رسیدند و بهمین سرعت باز به برهانپور رسید^۷ شیخ جلال متو خلیفه حضرت لعل شهباز شی دید که گروه گروه ملایک از آسمان می آیند، پرسید شماها بچه کار مامور شده اید؟ گفتند برای استقبال روح شیخ جلال فرستاده اند، بست و سوم ربیع الاول سنه نهصد و بست و هشت وفات یافت، مزار در بازار برهان پور.

موج احوال آن جامع معاملات سروری شیخ پیر محمد ابن عبدالحکیم بن شیخ جلال محمد قادری، در گلزار ابرار نویسد فضایل کمالات و علوم صوری و معنوی و پرهیزگاری را متبع بود. روزی والی ملک خاندیس او را به خانه خود طلبیده به حکم کریمه اطیعو الله رفت بقیه عمر انفعال آن داشت، در سنه هزار و سیزدهم از دنیا برفت، مرقد در برهانپور.

۱. ب. ج: عزیمت سفر نمود ۲. ب: 'می رود خواست' ۳. الف: 'رسید' ندارد

۴. الف: 'بنا نموده' ۵. د: 'بمن رسید' ۶. ح: 'در هند'

۷. الف: 'برهانپور رسیده'

موج احوال آن سرتاج تاجداران، آن سر حلقه عمگساران، پهلوان سلسله چشت و قادری، حضرت شیخ جمال بهیره دیهی است از احمدنگر د کهن، پور سید حسین چشتی قادری است، باستانی نیاکان او به غوث العرفا شیخ محی الدین جیلی قدس سره می رسند، پدرش به راه هرمز به د کهن رسید، در بهیره پیر وقت بود وفات^۱ یافت، شیخ خرد سال بود چون نشو و نما در آنجا یافت مشهور به بهیری شد، سلطان بهادر گجراتی آهنگ ملاقات شیخ نمود و چشم داشت که تعظیم کند، شیخ^۲ تعظیم درویشان نمی کرد به تعظیم سلطان چگونه به عمل می^۳ آمد، چون سلطان آمد شیخ تواضع نکرد نشسته ماند، سلطان برگشت، ندیمان گفتند به خاطر داشتیم^۴ که شیخ به تعظیم سلطان برخیزد، بادشاه گفت دو شیر چپ و راست شیخ ستاده بودند بر من به چشم گرم قصد حمله کردند، مرا طاقت محفل شیخ نشد، چون بادشاه معاودت به گجرات نمود شیخ را از غایت تمنّا و الحاح همراه آورد خانه و خانقاه بنا ساخت، پنج پسر شیخ بودند یتیم الله از آن جمله جانشین پدر شد، به سال یک هزار و سوم وفات.

موج احوال آن نقاوه دودمان سید کونین حضرت سید حسین خلف و خلیفه شیخ جمال بهیریست^۵، در گلزار نویسد حافظ زاهد عارف درویش بود، بیشتر به تلاوت قرآن گذرانیدی، در نهصد و هشتاد و دو از گجرات به خاندیس آمد، والی آنجا او را گرامی داشته زمینی در قریه جوکا از پرگنه چوپره مقرر گردانید، آنجا گوشه گزید، سی سال به خدا پرستی گذرانیده در ماه رجب سال هزار و یازدهم از هجرت^۶ به محمدپور از سرکار سارنگپور مالوه آمد، ناهر خان حاکم آنجا که مرد فقیر دوست بود و خدمت گراری درویشان می کرد مقدم سید را احترام نموده نشاط ها نمود به وظایف ضیافت و خدمات کوشید، يك اربعین که مراد از چهل روز است به دوازدهم شعبان وفات یافت در کنار قصبه مدفون شد.

۳. د: می 'آید'

۶. د: 'هجریست' نه محمد

۱ ب: 'چون' وفات یافت ۲. ب: 'و شیخ' درویشان

۴ ج: د: بخاطر 'داشتیم' ۵. د: 'به می' است

موج احوال آن مطلع^۱ دیوان رهبری حضرت شیخ یوسف قادری مرید سید اسمعیل بود که از خلفای کمال الدین قریشی است و در حصار نو آگره اقامت داشت، فراوان دل سوزی درباره رهنمائی خدا جویان سرگشته بکار بردی و بسا کوشش در هدایت جمعی ایزد طلب پدید آوردی، آخر به دامادی پیر خود مشرف گشت^۲ اولاد میسر نشد، در وقت تصنیف گلزار ابرار بصدر^۳ حیات.

موج احوال آن تشریح حقایق، آن تصریح دقایق، آن هوشیار وقت جان سپاری حضرت شیخ یوسف بن شیخ عبدالله تمیمی انصاری، در گلزار ابرار نویسد اکتساب قرطاسی دانش از پدر خود آموخت، چون در خدمت می رسید اسمعیل بن سید ابدال قادری رسید به نسبت^۴ دامادی جهت مند^۵ گردید و بدو ارادت آورد، بعد چندی به خرقه و جانشینی مشرف شد، عابد و زاهد مشغول بحق ماندی، در سلخ شوال سال نهصد و نود و چهار نماز دیگر ادا کرده به ورد^۶ و قتی که مشغول شد به شام حضاران هلال ذیقعد دیده تهنیت بدو رسانیدند، او به گریه درآمد و به زاری گفت اگر ماه نو شد چرا درویش را از بار حیات سبکدوش نساختند، در همین زمزمه وقت مقرب رسید نماز گزارده به کلبه درآمد و سر به بالین^۷ نهاده جان به مشاهده محبوب تسلیم نمود.

موج احوال آن بزرگ روزگار، آن فارغ از خیال اغیار، آن از کاملان یقینی^۸ حضرت شیخ محمد عینی، از اولاد خواجه عین القضاة همدانی، قادری مشرب است به راه هرمز از همدان به گجرات آمد و رخت اقامت انداخت، او را فرزندان دانشمند خدا شناس حق تعالی عنایت نموده از آنجمله شیخ شهاب الدین به فراوان دینداری و دانش ورزی و رموزات آراستگی داشت، پس از پدر جانشین شد و او را نیز پسران روشن دل و آگاه خاطر بودند از آنجمله شیخ حسن جانشین شد، بعدش پسر

د: مطلع دیوان	ج: د: مشرف شد ^۲	۳ د: 'نقید' حیات
ج: 'بسبب' دامادی	ه: ج: جهت 'ماندن'	۶ الف: 'نود وقتی' مشغول
د: سر 'بالین' نهاد	۸ د: 'یغنی'	

او شیخ خان به کمال صلاح و یرهیز پروانه شمع جمال حال پدر خود بود، مدفن این هر چهار احمد آباد است.

موج احوال آن معمور الاوقات، آن محفوظ از ذلت^۱ و آفات، آن بری از رسم خوش آیند و چاپلوسی، حضرت شیخ محمد نابلوسی، نابلوس قصبه ایست از شام، آب و هوا خوش دارد، سیاحان او را بهشت زمین گویند. در گلزار ابرار آرد، از زاد بوم به دوستی و کشش احبانه مصر رفت و توطن گزید، هر سال از میزان زندگانی سه حصه مقرر ساخته بود و چهار ماه به سفر حجاز و چهار ماه به جهاد با فرنگ در اسکندریه رفته، از سن^۲ تمیز تا دم واپسین معمول او فوت نشد، در نهصد و نود و هشت وفات یافت، به مصر مدفون گشت.

موج احوال آن سلیمان اورنگ، آن در حقایق و معارف^۳ فرهنگ، آن از علو ولایت افضل کراماتی، حضرت خواجه علی مسیحی گجراتی، مشرب قادریه داشت، پسر حسین رومی است که بزرگ دولتمندان گجرات بود، تلقین طریقت از مسیح الاولیا داشت با شیخ محمد غوثی مصنف گلزار ابرار اتحاد داشتی، اشعار فارسی صوفیانه گفتی، سید عبداللطیف پسر سید محمد قادری از شیخ عبدالرحیم عادلیپوری روایت کرد، شبی در خواب و بیداری دیدم چهار نورانی اورنگی برای نشستن مسیح اولیا در منزلش آراسته ترائه قطیبت به نام او می سرائید^۴ او تبسم کنان می فرمود چون منی را در خور نشست این سریر می دانند سخن کوتاه آن چهار تن او را گرفته بر تخت نشانید و تهنیت می گفتند و به ادب نشستند، بامداد به خدمتش رفتم دانست که حقیقت دوشینه بیان کردن می خواهد، به دستوری لب نکشوده^۵ و از گفتنم بار داشت، چون خلوت شد خود تمام همان سرگذشت بی کم و کاست بیان ساخت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن نقاش کلام الهی، آن جواد حلیق نامتناهی، آن عاشق رب الودود

۱. د: از دست و آفات

۲. د: 'بسن' تمیز

۳. ب: 'معارف' ندارد

۴. ج: د: 'میسر' آیند

۵. الف: لب 'نکشود'

حضرت شیخ عبدالغفورین داؤد پسر خان قادری برادرزاده شیخ راجی محمد قادری اجینی است، در گلزار ابرار آرد، زاد و بوم بیاس نواح سرکار سلطان پور، علم ظاهر و باطن از عمّ خود تحصیل نموده و از دیگر مشایخ هم فیض برداشته، حافظ کلام الهی بود، مشکلات قرآنی او تفاسیر حل کرده و جوه بیان بر زبان داشت و هر سال يك قرآن نوشته به درویش اقرآن خوان دادی و در مهمّات مردم دل سوزی بکار بردی و به سرانجام کوشیدی و يك بار به حج رفت و باز آمد و از باز آمدن پشیمان می کشید و آرزوی باز رفتن از خاطرش بیرون نشد، هر چند به سامان آن سفر دوید، میسر نشد، در سال هزار و پنج هجری از کعبه صورت رو به قبله معنی هجرت نمود، مزارش در صحن مسجد بنا کرده و در سواد شرقی زمین است

موج احوال آن سرمایه فیروزی و فتحمندی **میان شیر علی سرهندی** دانشمند بود تمام آسلاسل مشهوره خاصه به خانواده علیه قادریه نسبت ارادت داشت، عمر عزیز در خدمت مشایخ طریقت صرف نموده در سال ۴ نهصد و هشتاد و پنج به عالم علوی خرامید.

موج احوال آن صاحب تاج سروری **شیخ عبدالعطی قادری** از بزرگ محدّثین زمان خود است، به صحیح و سند حدیث به يك واسطه به امام محمد سخاوی مصری^۵ می رسد، در احمد آباد می ماند به خانواده قادریه مغریبه ارادت داشت، در سال نهصد و هشتاد و چهار وفات یافت.

موج احوال آن معز کمالات بی پوست، **سید محمد عطا علاؤ الدین** لقب اوست، از سادات صحیح النسب مشایخان والا مرتبت سلسله قادریه در احمد آباد گجرات عبادت و صومعه ریاضت داشت، در سال نهصد و چهل و يك که همایون بادشاه لشکر به گجرات کشید سلطان بهادر بن مظفر گجراتی هزیمت دیده^۶ به ساحل دریا بازشتافت، آنحضرت نیز همراه لشکر بهادر هجرت نمود، در سواحل

۱. د: نوشته 'نذر دلش' ۲. د: می کشد و از روی باز ۳. ب: 'به تمام سلاسل

۴. ب: 'در سال ندارد' ۵. ب: بامام محمد سجادی مصری ۶. الف: 'هزیمت' گزیده

بحر از نیرنگی تقدیر اسیر فرنگ گردید از آنجا رهایی یافته به سعادت طواف حرمین شریفین رفت، و باندك فرصت بوطن معاودت کرد، بیشتر احوال آنکه ایام سال به صیام گذرانیدی جز دعوت^۱ نسبت افطار او در روز نبود طعام شام او يك پیاله شوربای باقله و يك پیاله قهوه شیر آمیخته که ورن هر دو پیاله پنج شش فلوس نه می کشید بود و از خانواده چشمتیه و سهروردیه و مغربیه^۲ خرقه و اجازت ارشاد داشت، شعر عربی را بر وضع شیخ ابن قارض^۳ مصری می گفت و دو دیوان او در عالم که شهرت دارند اعجوبه و نادره زمان اند، در ماه اول ربیعین سال نهصد و هشتاد و شش وفات نمود، پنج پسر و سه مرید رشید گذاشت، سید عبدالرزاق ابوبکر کنیت و سید نصیر ابوصالح کنیت و سید محمد و سید علی و سید احمد و اسامی سه خلیفه شیخ بهاؤالدین ثانی و شیخ محمد و شیخ ابراهیم که همه ها صاحب مقام ولایت بودند.

موج احوال آن افضل العصر به مقام قطبی رسیده، آن اکمل الدهر رشته جمیع مرادات بریده، آن بعد مجاهده کثیر ولی زمان، حضرت شیخ راجی محمد عیسی بن شیخ خان^۴، در گلزار ابرار آرد فرزند شیخ محمد همدانی و مرید شیخ محمد ملتانی است جامع علوم رسمی و حقیقی بود، در کمالات و وارستگی و فیض رسانی و تحمّل و استقامت و کشف اعجوبه وقت بود، ابتدا از وطن بر آمده به برهان پور خاندیس رسید از آنجا به شهر بدر رفت و مرید پیر شد، دوازده سال در يك کلبه به مخدوم زاده خود شیخ مخدوم به اشتغال صوفیه گذرانی، د از پرورش حضور پیر به کسی دانش و هی بیفش به مرتبه ارشاد و تکمیل رسید، شی غوث الثقلین شیخ^۵ عبدالقادر را در معامله دید که بر تخت محبوبیت نشست و دیگر اولیا گرد او نشستند آنحضرت را که اتمام حضور^۶ شد فرمود شیخ راجی محمد عیسی^۷ بیا من عقب تو نماز گذارم و قطبیت به تو مبارک باد، پس مرشدش اجازت اقامت

۲. الف: و'نجاریه'

۵. ب: 'شیخ' ندارد

۱ الف: از او باندك فرصت . تا.. به صیام گذرانیدی، ندارد

۳ ب: 'ابن قارض' مصری ۴. ب: 'شیخ' 'جان'

۶ ج: حضور 'مرشد' شد ۷. ب: محمد 'عینی' بیا

اَجَبین فرموده رخصت^۱ نمود، در سال نهصد و سی به اَجَبین رسید، سید صفی بادشاه صبیّه خود به سید داد، بعدش پنجاه سال به درس طلبای علوم^۲ صوری و معنوی مشغول مانده به بست و هفتم رمضان در سال نه صد و هشتاد و دو وفات یافت، او را از دو روجه شش پسر بودند همه به زیور علوم ظاهر و باطن آراسته و بعضی چاشنی درویشی پدر^۳ را ذایقه کرده بودند، اسامی پسرانش عبدالرحمن و عبدالرحیم و عبد الکرم از یک روجه و عبد الحلیم و عبد الحمید و عبد المجید از یک روجه.

موج احوال آن گرد؛ ماه مقصود به شکل هاله سید تاج الدین قادری **نهرواله** از نژاد غوث الثقلین پیری سال خورده و حافظ حدیث صحاح سته بود، در سال هزار و هفت سید قاسم بن سید محمد که عرف سرشت درویش خو بود گفته فرستاد درین دو سه روز تاج الدین ازین عالم وفات خواهد کرد همچنان واقع شد، در بتن مدفون گردید^۴ و سه پسر عقب گذاشت جمال احمد و ابراهیم و اسحاق.

موج احوال آن صاحب برکات و تصرفات موروثنی حضرت سید شیخ بن عبد الله عبدالروسی وی صادق یمنی حضر موتی سید والا نسب است که به حضرت امام جعفر صادق می رسد، در علم^۵ حدیث و اسماء الرجال و انساب و سیر تاریخ و اصطلاح صوفیه و در بیان تعریف^۶ تبخّر تمام و رسای مالا کلام داشت و همت و گذشتگی^۸ بسیار داشت، مدت العمر به خانه اغنیا نرفته و باوجود حصول اجازت سلسله آبائی خود به خانواده قادریه مغربیه بیعت داشت.

موج احوال آن در محبت محبوب دایم به نفس بندی شیخ بدرالدین **سرهندی** خلیفه شیخ یحیی سنندیلوی است، بزرگ بود خیلی خدا پرستان^۹ ازو فیض یاب شدند، عالم مقاصد فنون و عارف سرنگون حافظ کلام مجید شاعر خوب منشی مرغوب موسیقی دان و خطاط^{۱۰} افلام مختلفه خادم فقرا باب الله بود.

۱. ب: 'و' رخصت ۲. ب: 'ب' درس علم صوری ۳. د: 'ن' ذایقه

۴. ح: 'ا' بگرد ماه ۵. د: 'ک' کردند ۶. ج: 'ع' عالم حدیث

۷. ب: 'د' بیان تعرف، ح: 'م' معرف ۸. د: 'و' گرسنگی بسیار ۹. د: 'ن' خدا ترسان

۱۰. الف: 'و' حفاظ افلام

موج احوال آن صاحب تصوف پرشکوه مولانا میر^۱ علی کنبوه صاحب حکمت و صفوت ظاهر^۲ و پیوسته مغلوب باطن بود، همیشه با درویشان خادمانه زندگی کردی، اکثر علمای سرهند^۳ شاگرد اویند، افضل شاگرد او شیخ عبدالحی است که جامع علوم صوری و معنوی به شیخ جوهر نامور است.

موج احوال آن بحر محیط برکات، آن کوه پرشکوه حسنات، آن مرجع افطاب و احرار، آن مجمع حقیقت عشق و اسرار، آن عاشق ذات حضرت باری حضرت شیخ المشایخ امیر محمود بن مودود لاری مرید بابا نظام ابدال شاگرد مولانا عبدالغفور لاری است، از محترمان این طایفه به عایت بزرگ و عالیشان در تصوف بسیار تبه بلند داشت افسرده پای در تجرید و تفرید^۴ دانای اقسام وحدت و توحید خوانان صحایف و اسرار^۵ و مواجید، در گلزار ابرار نویسد ار باطن مولانا عبدالرحمن جامی تلقین و تربیت یافته در وقت بابر بادشاه به هند آمده در آگره مقیم شد و خوش می زیست از آنجا به خواهش فرزندان شیخ عبدالغفور پانی پتی خاصه به دوستی شیخ امان مراجعت به پانی پت نمود و درس فصوص^۶ و فتوحات گفت و حل مشکلات آن کتب را حواشی نمود بقیه عمر به درس علوم سپرد و در خیرالبیان مفوظ شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی نویسد، چون در حیات^۷ شیخ اعظم خیالی شیخ عبدالرزاق را رخصت جهنجهانه فرمود گفت مردی از بالا دست آید نعمتها ترا زو هم^۸ نصیب است ضرور به خدمتش روی و امانت بستانی، بعد چندی شاه اعظم خیالی و دیعت حیات^۹ سپرد حضرت امیر محمود بن مودود لاری از ناحیه عراق به پانی پت تشریف آورد، شیخ عبدالرزاق به خدمتش رفت بر فور مشاهده جمال با کمال او تواتر^{۱۰} هفت سجده بدو نمود، بعد هر سجده که سر بر می داشت يك تجلی دیگر از حق سبحانه و تعالی بر قلبش متجلی می شد، پس

۱ د: مولانا امیر علی ۲ ب: و صفوت طاهره ۳ ج: شهر هند
 ۴ الف: تفرید ندارد ۵ ب: صحایف اسرار ۶ ب: فصوص الحکم
 ۷ الف: در جناب شیخ ۸ ب: ترا زو هم ۹ ح: د: و دیعت حیات
 ۱۰ ب: او متواتر

اکثر مقامات که از شیخ فتح نشده بودند از صحبت آن صاحب کمال آسان شدند، حضرت امیر محمود بن مودود لاری را سه صد و چند علم بخاطر بود و از هر علم درس دادی چنانچه از شیخ فرمودی نهم بار است که درین عالم می آیم و می روم و این آمد و رفت^۱ به اختیار من است لیکن درین مدت هیچکس مرا نشناخت، سایر نعمتها که من از مشایخ ذی شان و صوفیان رفیع المکان یافته بودم جمله به تو ایثار نمودم هیچ از تو دریغ نداشتم، رفعت شان آن سلطان موحدان نه به آن مرتبه است که به تحریر آید بسیاری مردم از صحبت کیمیا اثر او مس وجود خود رازر خالص گردانند. احسن الله قادری گوید^۲ آنحضرت سید از نژاد غوث الثقلین است، فوج کثیر دکهنیان پانی پت مدفن آن حضرت را بر پشت داده مقابل احمد درانی شاه ایران مشغول به جنگ شده، درانی مرد مسلمان و معتقد فقرا و زوار مزار اهل اسرار بود به پاس ادب به مزار حضرت شاه اشرف^۳ ابو علی قلندر که هم در پانی پته است از^۴ گوله اندازی تا مل داشت و تمام رجوع به جناب قلندر نمود که به سبب فرار آن حضرت مرا جرأت حربه بر کفار نمی شود، شب^۵ حضرت قلندر بشارت داد که سید امیر محمود بر کفره در اعتراض شده عنقریب^۶ است که عارت می شوند خاطر جمع دار^۷، در ماه رمضان در سال نهصد و سی و هفت به ملاء اعلی شتافت، شیخ محمد حسن پیر شیخ امان پانی پتی اعظم خلیفه شیخ امیر محمود است.

موج احوال آن بری از مسرت^۸ و ملال میر سید اسمعیل بن سید ابدال در
 اخبارالاخیار آرد از نژاد غوث الثقلین است و در دیار ما سلسله سجادگی محبوب سبحانی وی برپا کرده، شیخ امان و دیگر مشایخان نیازمندیها به نسبت وی داشتند، در نهصد هجری وفات یافت فیر در رتنهور، رحمة الله علیه.

۱. ب: 'آمد و رفت' ۲. الف: 'گوید' ندارد ۳. ب: 'د: حضرت شاه شرف الدین' ابو
 علی قلندر ۴. الف: 'از' ندارد ۵. د: 'به' شب
 ۶. ج: 'اراض شده عنقریب' است؛ ب: 'قریب' است ۷. د: 'جمع' دارد
 ۸. د: 'آن بری از مشرب'

موج احوال آن اجامع مقام تصوّف^۲ و درویشی، آن متصرف سایر حالات دلریشی، آن دایم مستغرق ذات بهت، قطب روزگار حضرت شیخ امان^۳ پانی پت، مرید شیخ محمد حسن شاگرد شیخ امیر محمود بن شیخ مودود لاری است که اعظم مشایخ خانواده قادریه بود و به دیگر سلاسل هم انتساب داشت، در قلندریه بدو واسطه به شاه نعمت الله ولی می رسد، الغرض شاه امان از اکبر علمای صوفیاء موّحده شانی بزرگ و احوال وسیع و مرتبه رفیع داشت، در زمان شیخ ابن عربی رحمه الله علیه به وقت خود در علم تصوّف پایه بلند و رتبه ازجمند او را بوده، کلمات توحید فاش گفتی، می فرمود اگر مرتبه انصاف در میان باشد این علم را بر سر منبر توان گفت به طوری که اصلاً مجال انکار نباشد، تصانیف بسیار دارد، بر لوائح^۴ مولوی جامی شرحی ستجیده نوشته^۵، اخلاق و خوارق او را بیشتر بوده، می گفت سرمایه درویشی دو چیز دارم، اخلاق و دوستی خاندان پیغمبر علیه السلام و گفتی علامت محبت حق آن باشد که به محبت اهل بیت^۶ و متابعت پیغمبر بود و محبت پیغمبر آن باشد که محبت اهل بیت^۷ در دل داشته باشد. خودش معمول داشت که وقت درس که اطفال سادات بازی کنان به کوچه اش می گذشتند^۸ کتاب در دست گرفته تا آن وقت می استاد که از نظر می رفتند، مشرب ملاستیه می داشت، گفتی علم عین حال است، هر که به ارادت آمدی ازو گفتی چیزی بخوان طریق ما این است لهذا هجوم عوام بروی کمتر بود، طلبه را از عشق صورت منع کردی و در نماز چون به قرأت ایّاک نعبد و ایّاک نستعین رسیدی چندان تکرار کردی که بیهوش در افتادی، روزی از شاه عبدالرزاق جهنجهانه گفت قطب الاقطاب زمانه که باشد؟ فرمود بندگی نظام الدین امیتهی، گفت بعدش، شیخ خاموش ماند، به تقریب ملاقات احباب دهلی آمد، وقت مراجعت وطن گفت این مرتبه از دو سفر یکی در پیش است، زکریا اجودهنی گفت یاروان در رکاب خواهند بود، گفت اگر سفر ظاهر است البتّه والّا یاران را به خدا سپردم و نه خانه و خانقاه و

۱ ب: 'آن ندارد'	۲ ج: 'جامع تصوّف'	۳ ج: 'ساکن پانی پت'
۴ الف: 'تواریخ' مولوی د: 'سوانح'	۵ د: 'ستجیده' نویسد'	۶ ج: 'اهل سنت'
۷ د: 'نیت او'	۸ ب: د: 'میگذاشتند'	۹ ج: 'سپردم و خانقاه و حجره'

حجره و کتب گفت از شماها فواید تمام گرفتم حالا رخصت می شوم، پس او را نپی گرفت به آب گرم غسل کرد تا طهارت کامل نمود و گفت ازین غسل شورش تمام عمر رفع نمودم، به یازدهم ربیع الثانی طعام مکلف بهم رسانیده فاتحه غوث الثقلین کرده تقسیم نمود، گفت^۱ ار صاحبان تقدّم مناسب نیست، به دوازدهم شهر مدکور که سال نهصد و پنجاه و هفت هجری بود^۲ سكرات غالب آمد گفت مشایخ طریقت استاده اند همدران ساعت به رحمت حق پیوست، 'جهان خوارق'^۳ تاریخ اوست.

موج احوال آن درویش بری از ماومنی، حضرت شیخ زکریا بن تاج الدّین اجوده‌نی از نژاد گنج شکر، در حسن اخلاق و تصوّف و متابعت صوری و معنوی بر طریقه پیر خود شیخ امان بود، و در مرآة جهان نما نویسد در اصل او^۴ مرید شیخ شطاریست و از شیخ عبدالقدّوس گنگوهی هم فیض یافته و تصوّف از شیخ سودود لاری تمام کرده شریک و یار شیخ امان است، در نهصد و هفتاد وفات یافت^۵ و شیخ تاج الدّین دهلوی شارح نزهة الارواح خلف و خلیفه شیخ زکریا است، در تصوّف فراوان بهره داشت در^۶ فضل و کمال یکتا، مرید و شاگرد شیخ امان بود، قبر نزدیک قبر پدر دارد.

موج احوال آن رکنی از ارکان دینی حضرت شیخ رکن الدّین اجوده‌نی، از باریابان صحبت شیخ امان بود، در توحید و وجدان سمناز زمانه بایدش شمرد، مزارش در فتح پور سیکری.

موج احوال آن از افضل اصحاب بهشتی مولانا حسین چشتی حالت ذوق به غلبه داشت، شعر هم گفتی ازوست: چنین که بر پر طاؤس قیس را میلی است مگر درو اثر پای ناقة لیلی است

۱. ب: 'و' گفت ۲. ج: 'هفت هجری که سكرات غالب' ۳. ب: عددش با سال هجری

که عبارت نوشته موافق نمی آید نه عدد زیاد می شود ۴. د: اصل 'دو' مرید

۵. ج: د: 'یافت' ندارد ۶. الف: 'و' فضل

موج احوال آن مقبول درگاه لایزال، **مولانا حسین صاحب کمالی**، اگرچه مرید شیخ بهلول بود فاما صحبت شیخ امان را گزیده و مقبول داشت، بسیار صاحب اخلاق و یکتای آفاق بایدهش شمرد.

موج احوال آن صاحب خزینة معنوی شیخ سیف الدین والد شیخ عبدالحق دهلوی، اگرچه به سلسله سهرورد انتساب بیعت داشت فاما اعتقاد شیخ امان رهبر وادی حقیقت او را شده، این کلمه از رقایم شیخ عبدالحق ثابت است، بست و هفتم شعبان وفات.

موج احوال آن صوفی با غلغله کمالات، آن درویش به ولوله حالات، آن به مقام تمکین ظاهر، حضرت شیخ محمد بن حسن طاهر، مرید و خلیفه شیخ امان است. خدیو کشف و صاحب افهام و سایر اقسام دانش و فنون بود، در گنار ابرار آرد فراوان سال مجاورت حرمین شریفین نموده، روزی در اثنای راه شیخ عبدالوهاب بخاری به او مژده رسانید که حضرت خاتم النبوة صلی الله علیه وسلم مرا در معامله فرمود که این شیخ زاده هندی در دشواری غریب بسیار شکیبانی نموده اکنون باهم به صوب هند خرامید^۱، پاسخ داد تا که بهوش گوش خود این حکم رسول الثقلین نشنوم عزم هند نکم چون از جناب نبوی صلی الله علیه وسلم خود بشارت این معنی یافت به هند آمده وفات نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن درویش بی نظیر **سید شاه میر**، از نژاد سید شاه شریف^۲ جرجانی بهره طریقت از مصاحبت شیخ^۳ امان برداشت، تدریس رسم و عقول ذوقی آراسته دانش بود، اواخر مائة عاشر وفات^۴ در آگره دفن شد.

موج احوال آن پیر مستغنی المزاج، آن به مشاهده دلدار در ابتهاج، آن آخر جریده رهبری حضرت **مخدوم جیوقادری**، مرید شیخ بهاء الدین قادری است. در^۵ ریاض الحیات آرد در شهر بیدر از بلاد دکهن مقام اوست، پسر شیخ محمد ملتانی

۳. ب: 'شان امان'

۲. ب: 'شاه جرجانی'

۱. ح: 'ناهم بصوب خرامید'

۵. د: 'و ریاض الحیات'

۴. ح: وفات یافت'

است، با وجود کبر سن و ضعف معبد و مرتاض با همت عظیم الشان و عالی بود، با اغنیا کم التفات می کرد و از حلق مستغنی به این سن کبیر و ضعف از شام تا صبح در نماز ماندی، شیخ عبدالحق دهلوی نویسد او به احوال شیخ علی متقی تمام متناسبت داشت، در استقامت و تقوی و توکل مدتها به خدمتش صحبت داشتم قریب بود که دست ارادت بدو دهم لیکن نصیبه من پیش او نبود، در بست و دوم شوال به سال هزار و پنجاه وفات یافت.

موج احوال آن ماه سپهر برتری سیّد شاه محمد قادری، مرید شاه عبدالرزاق دهلوی بود، در بازار نخاس دهلی اول مدتها آب سییل به مردم داده و خرق عادت او از حوصله تقریر بیرون است، زوجه معزالدین سلطان به خدمتش نذر ندوری^۲ فرستاد مقبول نداشت خادمان مبالغه نمودند، فرمود عنقریب فرخ سیر سلطنت را می گیرد نذر گرفته^۳ متوقع کردن است و تقدیر چنین رفته که فرخ سیر بادشاه شود، پس همچنان واقع شد که فرخ سیر متصرف سلطنت دهلی شد، مزار مبارکش در نخاس شهر قدیم دهلی.

موج احوال آن سیاح بادیۀ تلاش، آن به تلاش معشوق بشاش، آن به ریاض علوم از نصایف دایم به نخلبندی، شیخ طاهر بن یوسف بن رکن الدین معروف بن شهاب الدین سندی، مرید مخدوم جیو قادری است و از شیخ محمد غوث گوالیاری نیز فیضها یافته، صاحب عشق و محبت به غایت مصفا در توحید و تفرید پایه عالی داشت. در گلزار نویسد از علوم صوری نیز بهره ور بود، اول حال با پدر و برادر خود شیخ طیب در سند به ملازمت شیخ شهاب الدین سندی مشرف شد و درخواست افاده علم نمود و ارشاد یافت منهاج العابدین امام احمد غزالی بخوان، در دو هفته هر سه تن آن کتاب را نقل نموده آغاز سبق کرد، در سال^۴ نهصد و پنجاه به طرف گجرات رفت و از شیخ محمد غوث گوالیاری فیضهای وافر برداشت، از آنجا به دکه رفت و مرید مخدوم جیو قادری شد و در ایرج پور برار رخت اقامت

۲. ب: 'نذر ندارد'، ج: 'د: 'نذوری' ندارد

۱. ج: 'او' ندارد

۳. د: سلطنت میگردند در گرفته ۴. د: 'سال' ندارد

انداخت، بعد مدت از بدعت حکام به خاندیس رفت تا سال هزار و چهارم به خلق آنجا فیضها رسانید و بسیار تصانیف بر صفحه روزگار گذاشته وفات نمود، از آنجمله مجمع البحرین تفسیری است به اسلوب لطایف اشرفی^۱ محتوی بر اشارات و نکات صوفیه، در گلزار نقلی از آن نکات به ربان عربی نوشته بود، این مختصر گنجایش آن نیافت. دوم مختصر قوت القلوب، سوم منتخب مواهب لدنیه، چهارم ملقط جمع الجوامع سیوطی، پنجم موجز قسطلانی که از آن بزرگتر^۲ شرحی بر بخاری^۳ نیست، دوازده دفتر مطول به دویست^۴ هزار بیت مختصر گردانید، ششم تفسیر مدارك، هفتم اسامی رجال صحیح بخاری، شرح کرمانی موافق^۵، هشتم ریاض الصالحین که سه روزه^۶ فضای فهرست آراسته شد، روزه نخست در احادیث صحیح که نوید بخش عفو و امانی امت است، روزه دوم سحтан موعظت آمیز که از کبار مشایخ طریقت گزارش یافته مانند محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی و حجة الاسلام امام محمد غزالی و حضرت ابوطالب مکی و شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ زین الدین خوافی و شیخ علی متقی و غیره، روزه سوم به عبارات حسنه و اشارات ملیحه ارباب وحدت و وجدان و اصحاب عشق و عرفان مثل محی الدین عربی و عین القضاة همدانی و شیخ صدرالدین قونوی و دیگر بزرگان گفتار وحدت وجود رحمهم الله اجمعین، متأهل بود، اولاد داشت از ذکور در سال هزار و چهارم وفات یافت.

موج احوال آن رونده راه رندی، شیخ قلندر سندی، در گلزار نوید ابتدا سیاح عالم مانده از بزرگان هر ملک و دیار بهره برداشته، از آغاز سال نهصد و پنجاه و هشت ترك سیاحت نموده مصاحبت حضرت شیخ طاهر بن یوسف است^۷ تا سال هزار و چهارم که سنه وفات شیخ طاهر بن یوسف است برگزید جدایی از ملازمت او بر خود نه پسندید، سلوک او بر طریق استقامت بود، در سال هزار و دهم وفات یافت^۸.

۱ د.ج: لطایف تفسیری، ۲. د: از آن بزرگتر، ۳. ب: شرحی بر بخاری

۴. ج: دویست هزار، ۵. ج: کرمانی موافقت، ۶. ج: سه روزه فضای

۶ ب: پنجاه و هشت، ۷. ب: یوسف سندی است، ۸. ج: یافت ندارد

موج احوال آن راهد پاکیزه سرشت، آن موحد بری از خوب و زشت^۱، آن در تصوّف فایز به مرتبه رفیع، حضرت^۲ شیخ عبد البدیع از اولاد امجاد سید میر میران بن حضرت قاضی سید محمود کنتریسست، در رساله تحفة الاصفیا^۳ که اگر نام رساله 'تحفة بالاصفیا' گویند تاریخ تالیف آن از اعدادش بر می آید که خودش تصنیف نموده^۴ می نویسد که مرید خواننده عالیّه قادریه مرید شاه ابراهیم اودهی ام، ابتدا حال تحصیل علوم از خدمت مولانا یعقوب نمودم، از غایت عنایت دستار ملبوس خود وقت فاتحه فراغ مرحمت کرده، سپس از والد ماجد خود عبد اللطیف که مرید خانواده نقشبندیه بود طریق محاهده و ریاضت و تربت یافتیم و به سپهگری کوشیدیم و هرگز از ارشاد پدر خود غافل نشدم، از جونپور وطن و کشمیر و اوده و لاهور بسر بردم^۵، رفته رفته در خدمت حضرت شاه ابراهیم اودهی قادری که پیر دستگیر هادی برنا و پیر محدوم الآفاق محی سنت نبوی به سنن دقایق صوری و معنوی، مالک ملک تجرید، سالك طریق تفرید وحید دوران، شارب ریح عرفان، مالک طریق یقین، عارف امانی^۶ ملقب به صدیق الثانی بود بیعت نمودم، یافتیم آنچه یافتیم و رسید آنچه رسید، هرچند قول ظاهر بینان است که علم ظاهر شرط عرفان آمده و عمل علامت آن، آری علم شرط است که کسب تجلّی اسم و هاب با جمیع مؤمنان است علی الخصوص با قصب و غوث و غیره از اولیای امروز آستانه فیض نشا نه مرشدم چنانست که حقایق هر علمی از علم تقلیه و عقلیه و شبهات^۷ هر ملل حقیه^۸ حلّ و کشف از آن می یابد و هر سائلی که به اراده جازم^۹ خود باخود خدشه دیرینه و مایوسی از کتب آن فن یعنی اهل مذهب از اراده به جناب^{۱۰} فیض مآب می رسد زبان نکشوده فلز به مطلب می گردد^{۱۱} و حظّی وافر بر می دارد چنانچه بعضی کلمات او را وسیله نجات دانسته در رساله نوشته شد یکی از آن اینست به موجب حدیث نبوی صلی الله علیه وسلّم دو چیز است که هیچ

۱. د: از خوب 'داشت'	۲. ج: د: 'متقی روزگار' حضرت	۳. ج: د: 'تحفه بالاصفیا' گویند
۴. د: 'تاریخ تالیف'	۵. د: 'بسر 'نروم'	۶. د: 'ربانی' ملقب
۷. ج: 'شهادت' هر ملل	۸. ب: هر ملل 'حقه'	۹. الف: 'جازمه' خود
۱۰. د: 'نجات' فیض	۱۱. د: 'بمطلب' 'میرو'	

چیز افضل و بزرگتر از آن نیست اول ایمان است به خدای عزوجل که عبارت از انقیاد و امتثال اوامر و اجتناب نواهی است و دیگر نفع رسانیدن به اهل اسلام و برخلاف این دو چیز است ناپاک بدان مرتبه چیز دیگر^۱ نباشد، نگارنده زخار گوید که از فحوای رساله عبدالبدیع طاهر می شود که بعد بیعت مرشد خود نرک سپه گری نموده به سیر لکهنو و اوده مشغول به عبادت بوده چنانچه در لکهنو مسجد وی مشهور است، معاصر حضرت پیر محمد لکهنوی و شیخ وجیه الدین گویا موی بود، در سال یک هزار و یکصد و سه رساله تصنیف کرده، وفات مرقوم نیافته.

موج احوال آن صاحب نسبت روح غوث الاعظم، آن به درویشی اعلی و معظم، آن به خوارق صاحب شکوه حضرت شاه شجاع کنبوه، شاه بدیع الله گوید که مشرب قادریه داشت، از روح غوث الثقلین محرمیت^۲ کلی حاصل کرده بود، به عایت مرتض و ممتاز از خلائق^۳ می نمود، درویشان سلسله قادریه مراتب تکریم و تحریم او را می دارند، پیوسته به درس مثنوی معنوی^۴ مشتمل ماندی، در هندوستان رواج درس مثنوی از ذات اوست. شیخ بنده علی گوید وقتی جات بر دهلی فوج کشیده محاصره کرد و دست غارتگری درار نمود آنحضرت را مردم گفتند که از شهر هجرت فرمایند، گفت مال دنیا ندارم که اندیشه باشد، گفتند به شبه مال بی ستر کنند، فرمود هزار نفرین بر آن که خلاف رضای حق آبرو خواهد^۵ پس دروازه حویلی خود را تا هفت ماه که این هنگامه ماند بسته داشت و هرگز نکشود خدا داند درین عرصه اکل و شرب بچه نوع شد، بعد هنگامه که در را وا کرد نوعی تغیر در حالاتش نیافتند، شاه احمد درانی بعد وفاتش که به دهلی آمد مردم محله مع اموال به خانه اش پناه گرفتند، مغلان در آن سرای را شکسته در آمدند، آنحضرت صورت گرفته حاضر شد و به چشم عبرت دید احدی^۶ مجال مقاومت نه آورده از سرا بر آمدند آنحضرت تا شام از همان چشم در مجمع پناه گرفتگان حاضر ماند، چون شب در آمد از همه^۷

۱. الف 'بدان چیز' باشد

۲. د: بحرمت 'کلی

۳. د: جا خالی دارد

۴. ج: بدرس 'معنوی'

۵. الف: 'آبرو خواهد'

۶. ب: 'وی را' احدی مجال

۷. د: 'و همه ها' گفت

گفت به جایی دیگر پناه برید از جهت شما بر من رنجست و این راز برای افشا نه آمده است.

موج احوال آن مجذوب سالک، آن وادی کمال را مالک، آن متوکل و منزوی ستین، سید شاه غلام محی الدین نبیره شاه چراغ و مادرش دختر فرزندان سید موسی گیلانی بود، شاه بدیع الله فرماید در وقت محمد شاه بادشاه به دهلی برای ملاقات پیر خود شاه مظفر حسین آمده و ملاقات نمود، چون در مزاج هر دو بزرگ جذب سلوک آمیز بود و به کرامت^۱ شمشیر برهنه بودند صحبت دراز نشد^۲ از آنجا رفته به محله مفتیان سکونت گزید، با کمال فقر و فاقه مشغول ریاضات و عبادات بودی، عسرت و تصدیعات او زیاده از حد گذشته بود، گویند اکثر اطفال ایشان از صدمه اشتها در گذشتند و خبر به کس نکرده از دست خود مستور به خاک ساخته و مدام^۳ دروازه بسته می داشت، در آخر سال یک هزار دو صد وفات یافت.

موج احوال آن صاحب خوارق، آن به درویشی بوارق، آن مورد کسی و وهی حضرت شاه غلام نبی مرید و شاگرد شاه شجاع کنیه است، در تصوف پایه بلند و خرق عادات ارجمند داشت، مثنوی مولوی معنوی و فصوص الحکم شیخ ابن عربی را درس گفتی، هر کس در خدمت او برای افاده رفتی بی آنکه آنحضرت حکم کند مجلس را دراز نمودی و آنکه مرید او شدی، انقطاع از خلق نمودی، این^۴ از کرامت او بود و قوت خود را بر یک فلوس خام معین ساخته بود^۵ و در یک فلوس خواستی شیرینی خوردی خواه^۶ نان، شی به کوچه بگذشت از خانه کسی آواز سرود شنیده^۷ سر را بر سنگ زد و بیهوش شد، صاحب خانه خبر یافته به منزل خود برد چون سرش شگافته شده^۸ بود همان وقت وفات یافت.

موج احوال آن بحر مواج حقیقت حقیقت^۹، آن سرمایه طریقت، آن به

۱. د: 'و' بکرامت	۲. ب، ج، د: 'برار' نشد	۳. ب: 'سخت' و مدام
۴. ج: 'و' آنکه از کرامت	۵. ج: 'معین ساخته و در یک'	۶. ب: 'شیرینی خواه نان'
۷. د: 'سرود' شنید	۸. ب، د: 'شگافته' شد	۹. الف: 'حقیقت' ندارد

تصوّر مشاهده دوام به حجره دل منزوی، قطب وقت حضرت شیخ عبد الله بهتوی، بهته قریه ایست به نواح دهلی که مرقد شریفش آنجا است. در سفینه الاولیا نویسد پدرش سید عمر بن سید عمش^۱ جیلی از نژاد غوث الثقلین بود و خرقة دست به دست از بزرگان خود یافته، در عمر پانزده سالگی به طلب و محبت خدا از بغداد به هند رسیده اکثر مشایخ آن دیار را دریافت و بهره از علوم برداشت و در قریه بهته مقیم شد، عالمی به وی تولا نمودند و مرید گشتند، صاحب خوارق کثیر و بلند بود و هر گاه دزد قصد سرای او می کرد متصل قریه نالینامی گشت یا می مرد، وفاتش به روز جمعه دهم ربیع الاول سن بکهزار و سی و هفت هجری واقع شد و مدت حیاتش از صد متجاوز بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب کشف و کمال، آن به اظهار کرامت عظیم المثل، آن به نمایش خرق عادات معمور، مشهور روزگار حضرت شاه منصور، وی را منصور متهولیه از سبب^۲ زیاده تسبیح گردانی گویند، وطن اصلی او جونپور است و در شاهجهان آباد به محله بجی مندل می ماند^۳، در خانواده قادریه مرید شیخ عبد الله بهتوی است و از روح حضرت مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخری فیصها یافته، مرد با برکت و صاحب فضل و کرامت بود، متاهل نمی شد و معاش مقبول نمی داشت، به موجب اشاره روح مخدوم جهانیان از^۴ وطن اصلی برآمده به ضلع اعظم گره شش صد بیگه زمین شور خریده به نام جهانیان پور آبادی نمود و بقیه زمین را زراعت کرد و متاهل شد، از عجایب کرامتش آنکه در آن زمین شور زراعت بهتر از زمین صالح می شود بلکه وقتی زعفران رویانیده بود و باجود حکومت ظلمه تا الآن هیچ کس را از خرق عادت ظاهر او یارای طلب محصول آن زمین از فرزندان نمی شود چرا که هر کس به ضبطی آن فلم گیرد دستش خشک شود و آن که از زبان حرف ضبطی گوید لقوه رو نماید و حضرت سید مرتضی آنند^۵ را معمور بود که بر چارپای سوار شده بر^۶ معتقدان می گشتی، سبوجه شراب همراه

۱ ب: سید اعمش جلی

۲ د: از سنت زیاده

۳ د: یحیی منزل می نماید

۴ د: جهانیان در وطن

۵ ج: مرتضی را معمول بود^۶ ب: بر سر معتقدان

داشتی، وقتی قریب جهانیان پور رسید سبوچه شراب را شکست و از چارپای فرود آمده غسل کرد، مردم پرسیدند که این وقت خلاف عادت از چه سبب به وقوع آمد، فرمود منصور معه درّه حاضر است، مزار شریفش در آبادی جهانیان پور زیارت گاه حلالیق آنجا است و شاه محمد مکی مزارش در جونپور و شاه فانی مزارش در برسلهته و شاه مالا مزار او در نواح بغداد و شاه سمرن مزار او در سواد بغداد، این هر چهار تن اعظم خلیفه شاه منصور متهولیه اند، در ترك و تجرید و عشق و صفا و طی مقامات مرتبه بزرگ داشتند، رحمة الله علیهم.

موج احوال آن خدیو ملك عرفان، آن مستغرق مشاهده حضرت رحمان، آن به شمشیر ولایت علانیه جوهر، دستگیر در ماندگان **حضرت خواجه گوهر،** انسابق بیعت شریفش به سلسله قادریه عالیه است، شیخ امیر الله^۲ صناسی گوید که مرقد شریفش از صنم بر نیم گروه در صحرا واقع است، صمصام الحق سرگروه^۳ سواران را گذر در نصف اللیل واقع صنم گردید به جهت علف اسبان متمنا شدند از هیچ نوع حقیقت این مدعا میسر ندیدند خاموش نشستند، ناگاه شخصی آمد و گفت من کاه دارم و می فروشم، خدمت گذاران هر يك رفتند و کاه آوردند، صبح خدا ترسی جهت^۴ دادن قیمت رفت از فروشنده کاه مطلق نشان نیافت تحقیق شد که این مزار خواجه گوهر است درین صحرا فروشنده کاه، کجا سال وفات مفهوم نگشت.

موج احوال آن سالک طریق صوفیه و زاهد، کامل وقت حضرت شاه عبدالواحد از قوم افغانان درك زئی متوطن مالوه بود، بساگراسی قدر و حالی قوی داشت، ابتدا احوال در عین جوانی^۵ که غلبه محبت الهی به خاطرش رسید به اکثر درویشان رسید و اخذ فواید نمود، بعد آن^۶ از شاه بهلول جالندهری پیوست صحبت برقرار نه آمد آخر الامر به خدمت شاه ابوالحسن نوبهاری قادری سرید و

۱ الف: جهان پور ۲ د: شیخ 'اسر الله' ۳ ج: 'سر کرده'
 ۴ ب، د: 'نه' جهت ۵ ج: 'و' عین جوانی ۶ ب: بعد از آن

خلیفه شاه غریب قادری که از فررندان حصرت غوث الاعظم بود و مزار شریفش^۱ در قریه کهارون من مضافات بورنه است مرید شد و به موجب تلقین آن رموزدان معرفت به ریاضات شاقه مشغول گشته سی سال در نواح شهرند که^۲ معروف سرهند است در دشت ویر سیاحت نموده مدام تنها می ماند و قوت ار برگ اشجار می کرد، بعد حصول مقصد در بانس بریلی آمده مقیم شد، بعد چندی از آنجا به طریق سیر به لکهنو آمد و به خدمت قدوة العارفين پیوست، مدت ها به خدمتش بوده فیض ها ربوده بلکه مردم می گویند که ار آنحضرت احازت سلسله هم بافته و يك اربعین نه ماه را در دینتهی بر سرروضه حضرت شاه عبدالرحمن چشتی کشیده قطع نظر از مجاهده معرفت در علم دعوت خیلی مهارت و استعداد داشت، وقتی مغلی سرای از قدوة العارفين با رغبت خواسته اقامت نمود، بعد چند^۳ در خالی کردن آن تعافل می نمود و اظهار زور نمود، آنحضرت گفت امشب این مغل را از سرا بر می آرم، در نصف التیل جوانان حبشی به غایت کوتاه قد و چشم و شکم بزرگ به اسلحه سپهیان بر سرش رسیدند و آن مغل را از چوب زدند همان وقت مغل سرای را خالی کرده داد و يك نوع جلال حذب^۴ هم به خاطرش بود، حقیقت الله نام سید زاده را تربیت در هر امور نموده با خود داشت، مردم می دانستند که بعدش قایم مقام او باشد پس به بریلی رفت ار آنجا به بلاس پور توابع رامپور اقامت نموده^۵ وقت تحریر اوراق که یک هزار دو صد و سه باشد بصدر حیات.

موج احوال آن محسن معاملت عشق و محبت، آن منعم مقدمات سلوک و معرفت، آن به زمانه متأخرین در کمالات محتشم، گنج المعرفت حضرت شاه منعم قصبه دیوه متصل لکهنو خوابگاه اوست، پدرش شیخ عبدالمومن مولانا بن خوند میان مصنف فتاوی مختصر شافی از نژاد امجاد محدوم اعظم ثانی بود، در مشایحان وقت شهرت داشت، شاه منعم متصوف عالی مذاق و مشایخ شهره آفاق، سرمایه کمال و حقیقت، گوهر گران مایه صدف ولایت، نجرّد از تأهل

۱. ب: از مرید و خلیفه تا و مزار شریفش ندارد

۲. ب، ج: در نواح سرهند

۳. ب: بعد چندی

۴. د: جلال حضرت هم

۵. ب: نمود

داشت و خطاب گنج المعرفة او ازین ابیات ظاهر می شود:^۱

آن پادشهی سریر قایم	آن بر سر یافت تاج دایم
در برج یقین اختری ^۲ نور	هم ارنی گفت بر سر طور
آمد چو ^۳ به خلوتیش سرمد	از جفت دگر شده مجرّد
در گلشن نور سرو اجلال	از احمد و احد یافت متعال
از خواجۀ فیض داد انعام	زین ^۴ یافت شاه منعمش نام
چون یافته ^۵ قرب حق شبابش	شد گنج المعرفة خطابش

در ملفوظ نویسد به خانوادۀ علمه قادر به نسبت بعنت از شاه عبدالوهاب بیابانی دارد که بدین وسایط به غوث الثّقین می پیوندد شاه عبدالوهاب ار عبدالعزیز شامی^۶، وی از قطب عالم محبوب عالم، وی از حضرت عبدالجلیل، وی از شاه نجیب، وی از مخدوم جهانین، وی از شیخ رکن الدّین، وی از شیخ صدر الدّین، وی از شیخ شهاب الدّین^۷ ذکر یا، وی از شیخ شهاب الدّین سهروردی، وی از غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی از آنجا به معروف کرخی رسیده، داؤد طائی و حبیب عجمی پیوسته به حسن بصری رسیده به آدم اولیا بنی آدم حضرت علی مرتضی می پیوندد و اجازت خانوادۀ طوسیه نیز دارد، ابتدا حال آن حضرت به سیر در آمد و به تلاش مرشد مقید گردید، در جبل حسین پور خدمت مرشد را دریافت و مرید شد و ارشاد یافت، تا چهل^۸ روز به کساره دریا به مجاهده و مشاهده به ساحل ماند پس وی به اله آباد آمده کناره جمن اقامت نمود، چون از چله هفت شب زیاده گذشت شبی سگان از دریا بر آمده یمین و یسار ش ستادند و شکلی از آب دریا نمودار شد و مقابلش استاد و تمام فیض و انکشاف مقامات از توجّه او حاصلش گردید و در خدمت پیر رفت خرقة خلافت یافته به ولایت مغرب رفت و پیش از آن که او در ولایت رسد و شهرت گیرد طفلان در مکتب نام شریفش بر لوح می نوشتند، کمالات و خوارق عادات آن صاحب کمال زیاده از حوصله تحریر

۱. ج.د: 'مثنوی' ۲. ب: 'اختر' نور ۳. ج: 'چو' ندارد

۴. الف: 'این' یافت ۵. د: 'یافت' ۶. ب. ج: عبد العزیز 'شامی'

۷. ب: از شیخ 'بهاء' الدّین ۸. ب. د. در 'چهل' روز

است، اکثر اوقات حجره او منور ماندی، از روی استعجاب چون می دیدند بیشتر اعضای جسد مبارکش جدا می یافتند، چون این مقدمه او دریافت مانع شد کسی پیرامون حجره او نگردد، تاج الدین نام بزداری نوکر عمده بود، بازی را که خدمت می کرد ببرد، به لحاظ بیکاری خود او بکا و گریه کنان باز مرده را روبروی آنحضرت گذاشت، آنحضرت فی الحال آن باز را زنده گردانید و زنی طفل مرده خود را پیش او آورد و گریه نمود او را هم زنده ساخت، به تاریخ شانزدهم شوال وفات نمود، مزار مبارکش در قصبه دیوه زیارنگاه خلق پوشیده نماند که حضرت شاه منعم محرّد و محصور بود، مردم که امروز به فرزندى^۳ مشهور اند اولاد برادر آنحضرت اند.

موج احوال آن مخزن کمالات مرشد، آن معدن معاملات مسترشد، آن عاشق ذات حضرت غفور، شاه عبدالشکور و وطنش بهاگل پور است، اعظم خلیفه و اکبر مرید شاه منعم، در کشف و کرامات و حالات و مقامات قدم به قدم پیر خود بود، به توحّه طالب علم از وطن به لکهنو آمد، شهرت کمالات شاه منعم شنیده سعادت پابوس در دیوه حاصل نمود و بیعت ساخت، از مجاهدات شاقّه به مرتبه کمال رسید، مرشدش فرمودی که عبد الشکور آنچه به خاطر داشت زیاده از آن او را حاصل شد، بعد مرشد هشت سال بر مسند خلافت و سجاده نشینی از کرامت و هدایت زیب بخشیده خیل خیل مردم به سعادت بیعتش می رسیدند و خوارق عاداتش شهره درین نواح بسیار دارد این مختصر گنجایش نیافت.

موج احوال آن مقبول کاملان، آن محمود واصلان^۵، آن به امراض معوی حاذق حضرت شیخ محمد صادق و وطن وی لکهنواست، از اشرف خلفای حضرت شاه عبدالمنعم بود، در رویا سعادت خدمت پیر را دریافت پس از لکهنو به دیوه آمده مرید شد و طریق مجاهده پیش گرفت و فتح یاب گردید و در مشایخان عظام وقت گوی سبقت از حالات صحیح و مقامات رفیع برد حتی که بعد وفات مرشد از

۱ ح: د: از وی استعجاب ۲ ب: که کسی پیرامون ۳ ب: فرزندى 'او' مشهور اند

۴ د: بدم بر خود ۵ د: محمود و 'اخلاق'

روحش ماذون شد که برای انتظام گوالیار^۱ شیخ محمد غوث گوالیاری درخواست نوی می کنند آنجا رفته مقیم شود، انتظام آن ملک^۲ اذنه خود شناس، پس او به گوالیار رفته زیارت مزار محمد غوث نموده کلبه گزید و حسب الامر بجا آورد و بقیه عمر همانجا گذرانیده و عالمی را فیض صوری و معنوی رسانید و خوارق عاداتش در آن ضلع^۳ مشهور اند، چون وفات کرد همانجا مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مجمع کمالات و جریده حالات، کامل بیگمان حضرت شاه بدیع الزمان از اولاد برادر شاه عبدالمنعم است و خلیفه شاه عبدالشکور، در خوارق رتبه بلند داشت، اکثر حرکات تکلف ازو به عمل آمده، مدت بست و چهار سال حقوق سجادگی شاه منعم را برپا داشته و طرفه این است که کرامات او در حیات و ممات^۴ یکسان از قبرش جاریست، چون وی انتقال کرد شاه غلام منعم به جایش نشست، در بذل و ایثار و خدمت مسافر و طاعت و عبادت و توکل و استقامت و رجوع به اغنی نکردند، از بست و هفت سال خلف سلف خود است و به هدایت و تلقین طالبان مقید و سرگرم می باشد.

موج احوال آن از قال و حال به دوست مستغرق، آن واعظ منیر نشین کلمات حق، آن به ملت و دین حامی، یگانه آفاق حضرت سید مرتضی محلات^۵ یعنی^۶ بلگرامی از سادات واسطی بلگرام در خانواده قادریه مرید قطب زمان حضرت ابوالعباس احمد بن علی المجتبی من المذنبه، وی خلیفه قطب العراق حضرت سید یسین حموی سجاد نشین محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی است و از دیگر مشایخ کثیریمنی نعمت هایافته چنانچه شیخ جعفر العلوی مدنی مرد^۷ بزرگ از دمشق در هندوستان تشریف آورده بود ازو نیز سند اجازت سید دریافته نادر العصر^۸ و اعجوبه دهر مجموعه کمالات و ذخیره حالات، کوه پرشکوه علوم هر جنس او را حاصل بود. میر باسط علی برادر زاده آنحضرت که از بلگرام به

۱. ب. د: انتظام 'گوالیر' ۲. ج: ملک 'را' ذمه ۳. الف: 'ضلع' ندارد

۴. د: حیات و 'عبادت' ۵. ب: 'شاه' مرتضی ۶. ب: 'محدث' بلگرامی

۷. ب: 'مردی' بزرگ ۸. ج: د: 'نادر عصر' و اعجوبه

یمن رفته حصول نعمت قدم بوس او نموده روایت کند که ابتدای حال از بلگرام برآمده چندی در قصبه سندیله و بلدة خیر آباد تحصیل علم نموده به دهلی رفت سالها آنجا بود و سند حدیث از شاه ولی الله محدث نمود فاما خاطرش تسکین نیافت به سورت رفت، يك سال در خدمت مولوی خیرالذین سورتی بسربرد و اکتساب صوری دانش را به پایه تکمیل رسانیده به یمن رفت و مشایخ آنجا را دریافت و فیضها ربود و علمای زمانه را ملاقات کرده و دقیقه های علم^۱ را صاف کرد از آنجا به حرمین شریفین مشرف شد و هر چهار مصلاً حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی مدتها درس گفت از آنجا به مصر آمده و بر مسند ارشاد و تلقین تا وقت تحریر اوراق سی سال است که متمکن است و در آن بلدة به شیخ الشیوخ محدث شهرت دارد، يك دفع خلاق آن دیر به وی تولا نموده بلك محمد اسمعیل پادشاه شام و پادشاه مصر مرزا مراد بیگ و سلطان عبدالمجید خان غازی پادشاه روم و طوس و یمن روی نیاز بدو^۲ دارند فاما ندور و فتوح کس مقبول نیست و مابین عصر و مغرب ملاقات مردم از فقیر و پادشاه معین است و رای آن پیوسته در حجره بسته می دارد و حالت استغراق بر آنحضرت بس غالب و در مجلس او سخن دنیا گفتن منع است و کمالات صوری و معنوی آنحضرت از آن زیاده است که به تحریر آید سوای آنکه آنحضرت را اکثر مردم در بیت المقدس دیدند^۳ و حال آنکه از حجره خود بر نه آمده بود میر^۴ باسط علی برادر زاده آنحضرت چون از وطن به عزم ملازمت او عارم مصر گردید يك مکانی به سرای آنحضرت از مدت خراب افتاده بود ارشاد کرد که آن را مرتب ساخته قفل^۵ کنند، چنان کردند^۶ بعد چندی که میر باسط علی آنجا رسید آن مقام برای اقامت او معین شد این از جمله کشف او است. آنحضرت را در هر^۷ علم تصنیفات بسیار اند و اکثر شروح پسندیده و حواشی سنجیده نوشته نام چند کتب از آن فهرست این است: *اتحاف الصفا فی الصلوة المصطفی، اتحاف الاصفیا شروح سلاسل اولیا، اتحاف سادة المتقین به شرح احیای علوم الدین،*

۱. ۳. د: دیدید؛ و حال

۲. د: برو؛ دارد

۱. ب: علمی؛ را؛ صاف

۶. د: چنان؛ گردید؛ بعد

۵. د: فصل؛ کنند

۴. د: پیر؛ باسط

۷. ب: د: در علم؛

کتاب الرّجا والخوف من المنجیات، الانتهاج^۱ به ختم صحیح مسلم، اقرار^۲ العین به ذکر اولاد الحسن والحسین، اکلیل الجواهر الغالية^۳ فی روایة الحدیث العالیه، تفسیر سورة یونس فی الآمال الحنفی، تاج العروس فی شرح القاموس، حدیقة الصّفا فی الدّین المصطفی، الدرّة الحنفیه^۴ فی الوصیة المرضیه، رفع الاشتباه عن مباحث بسم الله، المقاصد العبدیه^۵ فی مشاهد النقشبندیه، عقد الجواهر الشیخین^۶ فی تخریج^۷ حدیث اطلبوا العلم ولو کانوا بالصّین، الفیض الجاری فی اسانید البخاری، عقد الجمال فی شعب الايمان، عقد الجمال المنتظم فی ذکر المهمّات^۸ النّبی صلی الله علیه وسلّم، کشف المعطی فی الصّلوٰة الوسطی، النّفحة القدوسیة بواسطه البضعة العدروسیة^۹، المرضیه فی المسلسل ما لا والله^{۱۰}.

موج احوال آن معروف معروفان^{۱۱}، آن موصوف موصوفان، آن بر جاده حضرت غوث الاعظم، سجّاده نشین افضل العصر حضرت سیّد^{۱۲} یسین فرزند و سجّاده نشین شیخ عبدالقادر گیلانی است، از معظمان این طایفه کرامت وافر و کیفیت ظاهر در تصوّف داشت، چندان تصرّفات ازو سرزده که به تحریر راست نیاید، شاه ابوالخیر درویش سلسله او گذارد اکثر غمّازان^{۱۳} از سلطان روم گفتند که سیّد یسین سجّاده نشین شیخ عبدالقادر است و بر طریق آنجناب نمی رود، پادشاه محضلان به طلب او فرستاد، او در صندوقچه چوبی پنبه حلاجی پر کرده^{۱۴} به آرایش آتش افروخته سر به مهر نموده گفت به سلطان خود بدهید، بر آن^{۱۵} هم اگر تکلیف فقیر روا دارد حاضر خواهم شد، چون آن صندوقچه سر به مهر نظر^{۱۶} پادشاه گذشت و او کرده دید استعجاب کلّی نموده بر کمال خوارق او قایل شده بنشست و به آن حضرت عذرهای خواست و به تکیب غمّازان پرداخت، در وقت سلطنت محمّد شاه پادشاه دهلی که در سته یکهزار یکصد و شصت و دو هجری وفات نمود او بصدر حیات در بغداد بود، رحمة الله علیه.

۱. ب.ج: 'من المنجیات' الانتهاج ۲. ح: 'افراد' العین ۳. ب: 'من الغالية'

۴. ب: 'الحنفية' فی الوصیة ۵. ب.ج: د: 'المقاصد' العبدیه ۶. ب.ج: 'جواهر' الشمین

۷. ج: 'تصريح' ۸. ب: فی ذکر 'امهات' ۹. ب: 'البقیة' العبد الروسیة

۱۰. ب: 'المرتضیه' فی المسلسل بالاولیه ۱۱. ج: 'معروف' معرفان ۱۲. ح: 'سیّد' ندارد

۱۳. د: 'اکثر' غمّازان ۱۴. ب: 'حلاجی' کرده ۱۵. د: 'آن' هم

۱۶. ب: 'نظر' پادشاه

موج احوال آن صاحب ذایقه مذاق و ذوق، آن متصرف مقام ما فوق، آن عریق بحر عشق سرمد، کامل زمانه حضرت شاه عبدالصمد^۱ باشندۀ قصبۀ کهرونده که به نواح دہلی متصل شاه دره واقع شده بود مرید حضرت سید یسین است در فقر و گمنامی نامی بر آورده در شریعت و طریقت کامل و عامل بود، با وفور یرکات و ذخیرۀ کمالات مدت العمر مجرّد و محصور مانده سیر هفت اقلیم نمود و اتفاق بیعت او را نیز در سیر بغداد افتاد، شاه ابوالخیر مرید او گوید وقتی بر کشتی سوار شد بجایی رسید که از آنجا مزار یکی از فرزندان حضرت^۲ اعلی مرتضی قریب بود، خواست که از آنجا^۳ زیارت کند، ناخدا کشتی را متوقّف نساخت بعد از چهار روز او را به خاطر گذشت که زیارت ما مقبول آن جناب نگردید^۴ که میسر نگشت بر فور این گمان بادی تند و مخالف چنان وزید که کشتی تباہ شد باز به همان مقام در یک پاس رسید، ناخدا بر شرف قوت کمال او قایل شده کشتی کوچک داد که برو سوار شده زیارت مزار مبارک^۵ حاصل نماید و این تهلکۀ از باعث عدم زیارت او دانست و عاقبت محمود و سیف الدین خان هر دو برادر که امرایان احمد شاه بودند در خدمتش نیازمندیها داشتند هفتادم شعبان در وقت سلطنت عزیز الدین عالم گیر ثانی که در سنہ یکہزار یکصد و ہفتاد و سه ہجری فوت شده بود به قریہ خود مدفون شد، رحمۃ اللہ علیہ و شاه ابوالخیر یکی از مریدانش را نگارندۀ اوراق دیدہ به غایت مستور الاحوال در نہایت گمنامی از باف جراب قوت می کرد لیکن صاحب تصرف مقامات و کرامات^۶ بود، در وقت تحریر احوال بصدر حیات.

موج احوال شیخ بہلول دہلوی به سلسلہ قادریہ بیعت داشت، در عبادت و ریاضت و درس تفسیر و حدیث و فقہ و اصول اشتغال داشت، چہاردہم رجب سنہ ہزار و ہفت وقت نماز خفتن وفات یافت، قبر در جوار قدم گاہ رسول در^۷ دہلی.

موج احوال آن محتشم^۸ مشایخ اہل عرفان، آن مجسم کمالات اولیای عالی شان، آن متصرف مقامات برتر و اولی، قطب رورگار حضرت سید عبداللہ

۱. ب: 'فرزندان علی' ۲. ب، ج، د: 'از آنجا' ندارد ۳. ب، د: جناب 'نگردید'

۴. د: 'مبارکش' حاصل ۵. ب، د: 'کرامت' بود ۶. ج: 'در' ندارد

۷. د: 'محتشم کمالات' مشایخ

حضرموتی از بزرگان افضل و سالکان اکمل، مرجع عارفان، پیشوای واصلان، صدر نشین بساط هدایت صراف کمالات و عنایت، مظهر معاملات غیر معلوم و معدوم بوده است و در زاد المتّقین نویسد، مشرب قادریه داشت، شیخ ابوالحسن بکری و شیخ علی متقی و شیخ ابن حجر مکی به خدمتش می رفتند^۱ اکثر اوقات او بر سریر می نشست و این اکابران محرم اسرار بی پایان پائین، روزی وی قهوه به شیخ علی متقی عنایت کرد از قبول آن يك گونه ابا از شیخ به ظهور آمده و ابا به جهت احتیاط بود، شیخ ابوالحسن گفت بنوش درین برکتها است، وی کاسه گرفت و خورد، اکثر شیخ ابوالحسن به ملاقاتش که می رفت شیخ علی متقی و غیره ایشان اصحاب دیگر همراه شیخ می رفتند^۲ سید عبداللّه بر پای شیخ و اصحاب سر خود را می نهاد، شیخ ابوالحسن فرمودی که این مکر سید برای آنست که وی را خلائق صاحب کمال ندانند و گر نه رتبه آن^۳ از آن بیشتر است که چنین حرکت بما کند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سرزمین مشایخ ذی شان، آن سرگروه عارفان عالی عارفان،
آن معنی کمالات معانی^۴، قطب روزگار^۵ حضرت شاه قاسم سلیمانی از محتشمیان طایفه مشایخ به غایت بزرگ و مجاهد صاحب^۶ مشاهده حالی قوی و نفسی قاطع و دست گیر داشت، اکثر شاهبازان ار هوای آنصاحب کمال به هوای کمال به هوا در آمدند. در روضات المریدین نویسد از اولاد آصف برخیا وزیر مهتر سلیمان بود وجه میانگی او را عبدالرشید گویند و لقب این قوم افغان است و بنی اسرائیل هم گفته شوند^۷ و از نسبت کدام جدّ خلیل گفته می شوند، اجدادش بر کوه می ماندند، در وقت حضرت عمر رضی الله عنه بر دست خالد بن ولید اسلام آوردند، از خود بی مجادله ازین جهت حق سبحانه تعالی در اولاد ایشان برکات و حسنات و ولایت و درویشی تمام ساخت، دو کس از ایشان همراه حضرت امام حسین به کربلا شریعت شهادت چشیدند و شیخ حسن مرید خواجه بهاء الدین ذکریا در باره او شخصی از خواجه بهاء الدین^۸ پرسید اگر ترا روز حشر پرسند^۹ که از

۱. د: می 'رسید'	۲. ج: همراه شیخ 'رفتند'	۳. ب: 'او' از آن
۴. د: 'کلمات' معانی	۵. ب: 'قطب روزگار' ندارد	۶. ب: 'و' صاحب مشاهده
۷. د: 'گفته' می روند	۸. ج: 'بهاء الدین' ندارد	۹. د: روز حشر 'پرسند'

دنیا برای ما چه تحفه آوردی؟ گفت گویم حسن را بسیار صاحب کمال بود، شخصی در دهلی مسجدی بنا می کرد و قبله راست نمی افتاد معماران عاجز آمدند، او تمام جماعت حضار را از تصرف قبله بنمود^۱ و سمت مسجد درست گردید و یکی از اجدادش شیخ میر داد است که بسیار صاحب قوت و تصرف بود، روزی بعد نماز عصر از دهلی متصل قندهار به چین رفت جوگی را با چهار مرید او مسلمان ساخته همراه آورد نماز مغرب به مکان خود گذاشت^۲ بسیار کرامت ازو سرزده، روزی در نواحی قندهار شهید شد و کسی را خبر نبود^۳ او شب^۴ به پسر خود بعد يك سال درخواست نمود که مرا کشته در فلان موضع مستور به خاک کرده اند از آن بر آر و نماز گزارده^۵ و به فلان موضع دفن کن، چنان کردند و تا حال خاک قبرش سگ و مار گزیده و صاحب مرض مهلك را تاثیر شفای دهد و شیخ عارف و غیره از اجداد ایشان بسیار بزرگ گشته اند تا کجا نویسد. شاه قاسم سلیمانی از عمر هفت سالگی فرایض صوم و صلوة ترك نکرده و کبیره ازو گاهی به عمل نیامده و مدام طهر باندی، به سلسله قادریه مرید شد، علاؤالدین فرزند محبوب سبحانی غوث الثقلین^۶ است و آن بر آن نوع است که اول شیخ را با روح پرفتوح غوث الثقلین نسبت مصاحبت و تربیت بلا واسطه پیدا شد و سایر تلقینات و عنایت^۷ از آنجناب یافت ازین جهت وی را اگر اویسی گویند بجا است فاما شی در معامله از^۸ غوث الثقلین ملتزم شد که بنده را از عنایت خاص حضور اگر چه احتیاج به هیچ چیز^۹ نمانده مگر برای گرفتن^{۱۰} بیعت از مریدان و وعظ و نصیحت به ظاهر هم به کسی بیعت نمایم درین مقدمه هر چه امر ارشاد یافت عهد کن که در حق کسی نگیرید مگوی قبول کرد پس فرمان شد که در ولایت عرب در بلده حما فرزندانم سید علاؤالدین حسین است پیش او هر دو بیعت کن و برای تو امانتی پیش او هست بگیر، پس وی با چهار کس از راه خشکی متوجه آن مقصود گشت، به اثناء

۱ ب: 'از تصرف بنمود' ۲ ب: 'خود گزارد' ۳ د: 'خبر نمود'

۴ ب: 'او' شی' نه پسر ۵ د: 'بر ازو' نماز ۶ ج: 'است و آن بران نوع است که'

۷ ب: 'د: تلقینات' عنایات' ۸ ح: 'بنده را عنایت' غوث الثقلین، ندارد

۹ الف: 'برای' گرفت' بیعت ۱۰ د: 'خبر' نمانند

راه مصائب بسیار دید و از مردم اذیت یافت فامّا عهد شکنی نکرد که در حق کسی نفس را می^۱ نماید، چون^۲ بر دو منزل حما رسید پیر او به موجب امر غوث الثقلین به استقبالش^۳ آمد او را به منزل خود برد و انواع مهربانی نمود و روز سیوم به شرف بیعت و عنایت خرق^۴ مشرف شد و يك خرقه دیگر که موسوم به جبّه بود و در صندوقی برای شیخ امانت بود نیز عنایت کرد و آن جبّه هنوز در پلاسی که سه گروه از بیسور^۵ است موجود خلق زیارت آن می کنند پس يك اربعین به حضور مرشد کشیده برای حج رفت و مناسک حج بجا آورده چندی در مکه و چندی به مدینه مانده به کربلا رفت و به شرف زیارت مزار سیدالشهدا و دیگر شهدا مشرف شده به بغداد رفت بر سر مزار غوث الثقلین يك اربعین کشید پس زیارت حضرت امام موسی علی رضا نموده به پلاسی رسید و بر مسند ارشاد نشست و عالمی به وی تولا نمود، سه لك و يك صد و يك مرید داشت از آنجمله سی و دو تن حلیفه او صاحب ارشاد بودند از آنجمله یکی شیخ حسین محمد قادری است از فرزندان رضی الدین محمد سلیمان که قدمای مشایخ ملك افاغنه بود، هفتاد هزار کس را تلقین نموده و به قدر هزار کس صاحب ذوق و سکر و شوق مجاهده و مشاهده بودند، ملا حسین یکی از مریدانش مجملی در احوال آنها بیتی چند که گفته این است^۶:

گروهی در آن در گه تنگ بار	بدیدم به شوق لقابی قرار
گروهی دگر ناله و نعره زن	گروهی دگر مست بی ما و من
گروهی به دگر خفی و جلی ^۷	گروهی در آن خانقه منزوی
گروهی برهنه ز دیوانگان	به گردش جو بر شمع پروانگان
گروهی ز صلحابه صدق نیاز	بهر ساعتی در ادای نماز
گروهی در اثبات نفی وجود	نه چون عابدان در رکوع و سجود
گروهی ز ابرار جویان ثواب	بلرزید ^۸ از بیم روز عذاب

۱. ب: نفس را نمی نماید

۲. د: چون شهر، بر دو

۳. الف: 'ناستقبل'، بر آمد

۴. ب: 'خرقه'، مشرف

۵. ب: سه گروه از 'پیشور' است، ح: 'سه گروه از پیشاور'

۶. ج: 'مثنوی'

۷. ب، ج: د: 'جلی و خفی'

۸. ب، ج: 'بلرزند'، از بیم

گروهی ز ستار راهی خدا که با نیستی شد ز هستی جدا پس از کثرت مریدان فیضی و غیره مقربان بارگاه سلطانی^۱ از جهانگیر پادشاه چها چها فساد نمودند و آنحضرت را حضور طلب کتاندند، پادشاه آنحضرت را پا به زنجیر نموده به قلعه چنار گره فرستاد بقیه عمر همانجا به طاعت و عبادت گذرانید، خوارق عادات از وی بسیار ظاهر شد این ادنی کرامت بود که هر پنج وقت نماز را که محتاج وضو می شد از دریا می نمود و آن وقت طرف جولان دیدی و فرمودی که از پایم برآیند^۲ از هر دو پا جولان بر می آمدند بعد وضو گفتمی در پایم در آیند از خود در می آمدند و همگی حیات آنحضرت در چنار گره نه ماه سه ماه پیشتر ز وفات در وقت وضوی عصر محمد اسمعیل خادم عرض کرد که کاغذی منقوش بر سر شریف می ماند آن را گرفت و در پیچ دستار نگاهداشت خادم روزی استفسار نمود فرمود ما را مفاسی از مقامات محبوبی عنایت شده سند آنست، فرزندان آنحضرت نوشته که آن نقش بدوح معلوم می شود و در هر بیاض و کتاب به وضع دیگر دیده شد، وقت صبح روز چهارشنبه ماه جمادی الاول سنه یکهزار و شانزده هجری در قلعه چنار گره حق حق گویان روح پاکش پرواز کرد، همانجا دفن شد.

موج احوال آن مسترشد پدر، آن مرشد عالیقدر، آن عارف بی نظیر حضرت شاه کبیر بالاپیر خلف و خلیفه شاه قاسم سلیمانی است، ریاضت بسیار کرده پرده مهاجرت دریده دایم مشغول به خدا پیوسته مایل طریق مصطفی مورد کمالات والد بزرگوار محل کمالات اسرار بوده، در وقت وفات والد در چنار گره حاضر نبود، شاه قاسم برای او نامه از مهر خود و گواهی قاضی و مفتی و دیگر ثقات که آن وقت حاضر بودند مبنی بر وضع مثال خلافت و جانشین خود با سایر اجازات طریق گرفتاری مرید و تلقین و تسلی نوشته حواله محمد اسمعیل خادم خاص کرد که بعد من در قنوج به کبیر برسان، بعد وفات حضرت قاسم سلیمانی که نامه خلافت به آنحضرت رسید مدّة العمر کمال استقامت و تلقین طالبان در طاعت و عبادت و طریق صوری و معنوی پدر بزرگوار را برپا داشته خلافت را زیب داده به چهارم شوال سال نهصد

و نود و چهار هجری وفات یافت^۱، مزارش در قنّوج قبله حاجتمندان است.

موج احوال آن معدن معرفت، آن مخزن وحدت، آن درویش عالیجاه **حضرت محمد مهدی شاه** خلف و خلیفه شاه کبیر بالا پیر جانشین جدّ شده، صاحب خوارق و نمایش حالات بود، روزی که از بنای روضه پدر فارغ شد بنیاد مسجدی انداخت، کافری آمده آنحضرت را مصروف به تعمیر خانه خدا دیده اهانّت دین اسلام آغاز نهاد و گفت که هنوز^۲ که می میرند می سوزند خاک شده بر باد می روند و مثل مسلمین در قبر مبتلا به عقوبت و کرم نمی شوند، او فرمود اگر مسلمان شوی ترا از علو مرتبت اهل اسلام آگاه سازم او قبول کرد پس بر سر مزار حاجی شریف زندنی که در قنّوج مشهور است برد سلام کرد و خواست که آنحضرت خود را برین کافر بنماید حضرت حاجی شریف خود را به چشم کافر آشکارا ساخت کافر آنحضرت را دید.

موج احوال آن برهان کمالات یقین **حضرت شیخ برهان الدین** برادر زاده و خلیفه مهدی شاه است، بسا صاحب کمال بود، احیای موتی ازو به عمل آمده مزارش در جالندهر است، کرامت و خوارق او بر خاص و عام آن نواح اطهر است، در آن نواح بالفعل عمل سکّهان کافر است مدّتها خواستند که چراغ مزارش خاموش باشد میسر نشد، اوشان خاموش می کردند به قدرت الهی روشن می شد ناگزیر ازین بی ادبی دست بردار شدند.

موج احوال آن خدنگ عشق را نشانه **حضرت تلج محمود بیولته** در شاه آباد قریب شیخ برهان الدین بود، معاش از چاکری کردی، کرامت علانیه داشت، وی بر حجّت کافری خوی ستیزه^۳ را از ستمی به ستمی روان ساخته به زور تصرف، رحمة الله علیه.

۱. ب: در حاشیه از قلم کاتب نوشته شده است 'اینجا نیز معارضه رو می نماید زیرا که وفات حضرت شاه قاسم سلیمانی قدس سره در جمادی الاول ۱۰۱۶ هـ می نویسد و در حال حضرت نا پیر قدس سره اولاً نوشته که بعد وفات پدر بزرگوار بحیات ماند و طریقه پدر را بر پا داشت پس بعد وفات پدر که پس از ۱۰۱۶ هـ باشد چگونه وفاتش در ۹۹۴ هـ می تواند شد فافهم' ۲. ب: د: 'گفت هنوز'

۳. ب: د: خوی 'شنیده'

موج احوال آن مقتدای وادی رهبری شاه فضل الله قادری مرید سید محمد حسن کالپوی است، صاحب حال و عالی احوال بود. در خلاصه التواریخ نویسد شخصی از کمال او انکار داشت و سخن^۱ در احوال سماع و سرود او^۲ دراز کرد، روزی همراه مرید به خدمت شیخ رفت، شیخ آن وقت بر حوضی مجلس سرود داشت بر فور رسیدن آنجا آن منکر را دل از دست رفت و به آب حوض افتاد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن فضل و کمال را انبوه شیخ سلیم کنبوه مرید شاه فضل الله است. در خلاصه التواریخ نویسد مدام مستور به احوال بود، جمال حال خود را در لباس سیاه گری از^۳ نظر خلائق مستور می داشت، دل بایار و دست^۴ به کار که مشهور است این حالت بر وی بود، گاهی عزم صدر نشینی نکرده او را زور و قوت^۵ از امکان بشری زاید بود.

موج احوال آن خضر عمر جلودانی لَانْ اولیا الله لایموتون، آن الیاس بحر معانی وهم من خشیه مشفقون، آن مشاهده جمال شاهد حقیقت بیت الله، تخت نشین کشور یقین حضرت حاجی نوشه در خانواده قادریه مرید حضرت شاه سلیمان ابن منکو است، وی مرید شاه معروف چشتی قادری، وی از سید احمد چشتی قادری، وی مرید شاه معروف چشتی قادری، وی از سید صفی الدین صوفی، وی از سید ابونظر چشتی قادری، وی از سید سیف الدین عبد الوهاب، وی از شیخ عبدالقادر گیلانی حاجی نوشه از بی نظیر آن زمانه^۶ و در آفاق یگانه، سلطان سلاصین حالات عجیب و اسام اهل کمالات غریب، به غایت عالیشان و مشاهده انوار خالق^۷ عالمیان، مست و هوشیار را رهبر جنید ثانی و فرید عصر بود، الیاس بحر وحدتی است که عواصم عمر نوح طوفانی از سعی غوطه خوری گوهر استعدادش به دست آرند چه امکان و خضر بر کثرتی است که مرتاضان هدایت کیش بغیر از رهنمائی او واصل به لامکان شوند چه گمان، وی گل از^۸ سلسله قادریه و گلزار خانواده محبوبیه بوده است، حضرت پیر شیردرویش

۱ د: 'شخصی' در احوال ۲ ج: 'سرود دراز کرد' ۳ د: 'در' نظر خلائق

۴ د: 'دوست به' کار ۵ د: 'اورا' درد و قوت ۶ ب: د: 'زمانه' یافت

۷ ج: 'انوار' خلائق ۸ ب: ج: 'از' گلزار سلسله

سلسله اش بر گزارد و مولدش چك سنهال که بر رود چنآء داشت به خائۀ گلانی رو نمود بدین سبب به اسم آنحضرت لفظ گلانی^۱ اضم است به عمر دوازده سالگی به خدمت حضرت سلیمان ابن منکور رفت و گفت می خواهم که در خدمت تو باشم، فرموده کاسب را در صحبت سالکان چه نسبت؟ گفت بچه نوع در خلوت کاسبان سالک^۲ سزاوار باشد، فرمود بر کشتی بنشین و در نصف رود چنآء خود را بینداز و يك اربعین آنجا باش من همراه تو خواهم بود، پس او همچنان کرد، بعد چندی پدرش برین معنی مطلع شده در خدمت حضرت ابن منکو آمده فغان و فریاد برداشت که پسر من را به دریا غرق کردی، اگر زنده بر نیاید دامن گیر تو شوم، حضرت ابن منکو هر چند دلجمعی او می نمود سود نمی کرد، ناگزیر فرمود قوالان را بر کشتی سوار کرده بگو که سرود گویان به آن آب بروند همچنان کردند، چون کشتی به مقام عرق او رسید صدای سرود را شنید، حضرت حاجی نوشه از اندرون آب بر جست و بر کشتی افتاد، به خدمت مرشدش آوردند، پدرش از ظهور کرامت صریح دست تعرض بزد داشت پس او بر مسند ارشاد نشست و به هدایت خلق مشغول گشت و عالمی را هدایت کرد، آب وضوی او را که طیوری آشامیدند آثار تواجده و مستی به حال آنها محسوس می شد، شخصی از درویش سلسله او پرسید مرشد شما را که نوشه گویند از چه باعث؟ گفت خبر ندارم، در معامله به آن حضرت دریافته خواهم گفت، شب پیر خود را دید که در همان شب سه صد و شصت و یکبار در عالم علوی کدخدا کردند همین حکایت^۳ سایل را بیان ساخت و در سلسله او گروهی را که به سماع سرود حالت رو می دهد معکوس می آویزند او همچنان حالت وجد بنماید، از خلفایش حضرت شاه رحمان چهارپه گیر^۴ بسیار بزرگ بود، در حق او خطاب پاک رحمان فرمودی و دویم شاه نهال بود که چهار نفس در تمام شب می گذاشت و بر گذاشت، هر نفس لفظ الله گفتی که آن صدای به دوازده گروه می رسید و یکی حاجی عبدالرحمان از سلسله او به دهلی بود و در درس مشوی مولوی معنوی^۵ اشتغال داشتی، بیست و چهارم جمادی الثانی وفات یافته، وفات حضرت حاجی نوشه به ششم ربیع الاول سال وفاتش معلوم نشد.

۱. ب.ج: لفظ 'گلانی' ۲. ب: در خلوت 'سالکان کاسب' ۳. ج: 'حکایت' ندارد

۴. ب: چهارپه 'گر' ۵. ج: 'معنوی' ندارد

موج احوال آن ممدوح مدایح اهل مقام، آن مصبوع طبایع خاص و عام، آن صدرنشین ارباب کمال، الولد سر لایه حضرت بخت جمال خلف و خلیفه حضرت حاجی نوشه است، محمد اعظم لاهوری گذارش نمود نهایت صاحب کرامت و بسا عالی شان بود، در تصوف پایه عالی داشت، تصرفات و کمالات آنجناب را اربینجا قیاس باید کرد که در میان حافظ محمد قایم مرید شاه پیر محمد خلیفه حضرت حاجی نوشه و آنحضرت ناچاقی بود، وقتی در لاهور تشریف آورد، حافظ محمد قایم هم به لاهور رسید همدگر به یک مقامی اقامت نمودند، عبرت خان خواجه سرا دعوت ابن هر دو بزرگان به خانه خود نمود، بعد آراستگی محفل که به سرود شروع شد هیچ حضار را تواجد و اذواق رو ننمود^۱، عبرت خان معروض داشت به سبب کم سعادت من تواجد به حال درویشان نمی آید، حضرت بخت جمال فرمود بعد تناول طعام رخصت سماع به حضاران خواهم داد، طعام حاضر کردند بعد تناول آنحضرت توجهی نمود^۲ که سایر حضاران به تواجد در آمدند، حافظ محمد قایم به خاطر آورد که فیض تواجد برای بنده آنحضرت به عمل آورده بود به سبب آن که مزاج مبارکش منغض است بعد فراغت مجلس به مکان رسیده به خدمتش معروض داشت که معرفت شاه پیر محمد نعمتی از خاندان معلی شان آنحضرت به فقیر رسیده است اگر لایق آن نباشم واپس بگیرند^۳، از غایت تواضع و فروتنی او آنحضرت بسا نوازش فرمود و آنچه خدشه از طرف او داشت بر طرف ساخته.

موج احوال آن محیط کمالات خاندان نوشهی، آن غیر از یادهمه تهی، آن علم تصوف را نسخه مجلد، عاشق بی نظیر حضرت شاه پیر محمد، اعظم خلیفه حضرت حاجی نوشه است، بسا صاحب کمال و عالی احوال و تصرف^۴ و خوارق عادات ظاهر و باهر^۵ داشت، حضرت پیر شیر فرماید^۶ نعمتی که حضرت حاجی نوشه از حضرت ابن منکو مرشد خود یافته به او ایثار فرموده با وجودیکه حضرت حاجی نوشه^۷ را پسران بودند مثل حضرت بخت جمال و شاه نتهی لیکن خلافت واقعی بدو رسیده لهذا

۱ د: اذواق 'او می نمود' ۲ ج: 'نمود' ندارد ۳ د: واپس 'نگیرند'

۴ ج: تصرفات و خوارق ۵ د: ظاهر و 'باطن' ۶ ج: پیر 'محمد' فرمایند

۷ الف: 'از حضرت ابن منکو مرشد خود یافته باو ایثار فرموده باوجودیکه حضرت حاجی نوشه' ندارد

الی الآن^۱ سلسلهٔ حضرت نوشه از دو متابعان او نا امروز جاریست و اکثر شاهبازان فضای لاهوت در پیروان او خواسته اند چنانچه اکثری از آنها را ذکر کرده می شود. آنحضرت چندان ریاضات^۲ شاقه نموده که سایر استخوان جسد شریفش آب گشته به راه بول و برار بدر رفت، آخر وقت نایکسال مرض اسهال او را لاحق مانده ناشش ماه خادمان مقدور خدمت و رفاقت داشتند سپس همه از خدمت پهلوتھی کردند، از قدرت الهی دو سگ پیدا شده مدام شب و روز به چوکی او می ماندند، بعد اجابت بلرگلهش را از زبان خود لیسیده پاک می کردند، چون وقت وفات نزدیک رسید خادمان را طلبیده فرمود چون مرا در قبر خواهند کرد بزرگی از بالای کوه کجرفت کجرفت گویان پائین خواهد آمد، چون کتیدن در شرع جایز نیست به ضرورت گردا گرد مزار حجاب کرده آن بزرگ را مختار خواهند ساخت، چون آن بزرگ همان الفاظ گویان رسید وصیتش را بجا آوردند، او قبر را کنبدیده راز و نیازی که خواست بجا آورده بلر به دستور قبر را ترتیب داده لفظ یافتم یافتم گویان بالای کوه شد، مزار شاه پیر محمد در نوشهره از لاهور چند منزل پیشتر واقع است، وفات شاه پیر محمد بسبت و پنجم ربیع الاول شد.

موج احوال آن ذخیرهٔ کمالات عرفان، آن مجموعهٔ معاملات کاشفان، آن از عرش تا به فرش آگاه، بی عدیل روزگلو **حضرت شاه رحمت الله** مرید و خلیفهٔ شاه پیر محمد است، از عاشقان سرشار و مشتاقان شب بیدار، به غایت احوال صحیح عشق وافر و مجاهدهٔ کامل و کشف غالب داشت و تاثیر نظر کیمیا اثر او زاید از حوصلهٔ تحریر است که به هر کس و نا کس نگاه مبارک که از راه توجه افتاد تیری بود که در گذشت. از حضرت پیر شیر روایت است که وطن شریفش قصبهٔ سادهوره متصل گجرات است، بارها به دهلی هم آمده تشریف می داشت، رئیسان روی نیاز مندیها به او می داشتند و مریدان او به کثرت بوده اند و اکثر اهل الله و صاحب مجاهده و مشاهده گردیدند، عمر دراز یافته و خرق عادات بسیار ازو ظاهر می گشتند الحق نگارندهٔ رخا و وجود فایض الجود حضرت پیر شیر را که مجموعهٔ کمالات متقدمین و تفاخر حالات متلخرین است و بی واسطه مرید اوست از جمله خرق عادات آنحضرت می شمرد.

۲. الف: ریاضت شاقه

۱. الف: لهذا 'الآن'

موج احوال آن ناظر جمال با کمال الوهیت، آن کاشف اسرار ربوبیت، آن از برگزیدگان درگاه معلی، عاشق صادق حضرت محمد تقی شاه ملاً از سادات عالی درجات دهلی مرید و خلیفه حضرت شاه رحمت الله است، سفینه بحر وحدت و آیینه بر کثرت به غایت شان بزرگ و احوال قوی و حالات عالی و ترک کامل داشت، ابتدا حال در منصبداران نوکر بود، برادرش عبدالحکیم از پیش حضرت شاه رحمت الله در گذشت، نظر اکثر اثر بر وی افتاد، خاطرش را از تمنای^۱ دو عالم سیر گردانید، ولوله عشق و جاذبه محبت الهی به کمال زور ظاهر حالش گردید بعد دریافت این مقدمه شاه محمد تقی^۲ به خدمت شاه رحمت الله رفت و آغاز نمود که برادر را دیوانه کردن مناسب نبود، بعد ساعتی آنحضرت کلمه شهادت خواند، عبدالحکیم از سر نو قدم آنحضرت را گرفت پس توجه به محمد تقی نموده فرمود که این کلمه است نه جادو، اگر کسی شیفته کلمه شود او را باز داشتن چه؟ محمد تقی خواست که عذری دیگر در میان آرد که شاه رحمت الله فرمود که از دل گواهی می رسد که عبدالحکیم فقیر^۳ و توهم فقیر عرض کرد که بالفعل آرزوی دنیا بسیار دارم بعد از آن آنچه خدا خواهد، پس از چند سال که آنحضرت محمد تقی را در سفر دکن سه لك روپیه را اشرفی بهم رسانیده داد که به حق داران به قدر حصه رسانند و به خدمت شاه رحمت الله ارادت آورده مرید گشت مخاطب به شاه ملاً گردید، چندان مجاهدات نمود که در نوشتن نیاید، آخر جذب برو غالب آمد، غیر از يك لنگ چه در سرما و گرما و بشمگال از پوشش دیگر محتاج نبود و از خوردن و آشامیدن بر کم و بیش انحصار نداشت هر قدر که پیشش می گذاشتند^۴ می خورد و به هنگام جذبه کامل روزی به خاطرش گذشت که در خانه بیرون برآیم و تحمل^۵ ظاهر سازم که سوای ما کسی دیگر نیست^۶ معاً شاه رحمت الله حاضر شده فرمود مقام نصیراً محموداً است خواجه منصور حالاً در همان مقام بر سر دار شد و انتهای اسرار چیزی دیگر است و در آن مقام نخواهی^۷ رسید تا که دختر خود را که دو ساله عمر دارد به شوهر ندهی از فسادات که جاهلان را خلاف شرع حیا و

۱. ج: 'خاطر از تمنای'؛ د: 'از غنای' دو عالم ۲. ج: مقدمه محمد تقی ۳. ج: 'قصده' و توهم
 ۴. د: نوشتن 'نیامد' ۵. الف: می 'گذاشت' ۶. ج: 'بخل' ظاهر
 ۷. ج: دیگر 'هست' الف: 'میخواهی' رسید

شرم به کتخدای دختران لاحق حال می گردد، دختر را که از نکاح باز داشته بود همان روز به برادر زاده خود سپرد، کمالات و خوارق عادات او اگر جمله نویسد دفتری گردد، امیران دهلی بلکه سلطان وقت روی نیاز به او داشتند، تصرفات و خوارق عادات^۱ او زیاده از حوصله تحریر است نگارنده رَخار را^۲ از حضرت پیر شیر خلف و خلیفه او اجازت داودی^۳ رسیده بود دود خود ساخت، بعد چند روز آنحضرت را به خواب دیدم پرسیدم که اسم شریف چه باشد؟ فرمود که ما همانیم که تو می خوانی، این مقدمه به حضرت پیر شیر ظاهر ساختم او هیولای صورت را تفحص نمود آنچه دیده بودم ظاهر کردم، فرمود حضرت سرشدی قبله گاهی است و شصت سال پیشتر فرموده بود که به روز چهارشنبه ازین جهان نقل خواهم کرد پس به تاریخ یازدهم رجب روز چهارشنبه در آخر مایه اثنی عشر وفات یافته در مغل پوره دهلی متصل چوثره کوكب^۴ مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن شعله آتش عشق الهی، آن واقف اسرار نامتاهی، آن در تصرف خرق جمال و جلال برهنه شمشیر، اشرف الدهر حضرت پیر علی^۵ شیر خلف و خلیفه شاه محمد تقی شاه ملاً است، وی درج محبت و داد و شرع عشق و اتحاد بود، سی سال نخسپید^۶ از نعره های سوزناك و ذكر جهر گذراندی، اكثر طيور ان را بر ذكرش نعشق بود که بی دریافت عالم وقت جهر موافقت نمودی چنانچه نگارنده رَخار يك كلال چشم جنگلی به چشم خود معاینه نموده که مدام هر وقت نعره شریفش موافق^۸ می نمود، آنچه از خیر و شر بر زبانش گذشتی می الحال به طهور می رسید، روزی فرمود تولد فقیر^۹ در عین حالت مستی که به پدرم لاحق بود واقع گشت، این آثار مستی های من از آن تاثیر است و تربیت های هنر^{۱۰} از ایشان یافتم وجودش مجسم ریاضت باید شمرده، اول جذبه نهایت به حالش غالب بود آخر به سلوك انجامید، از وقت تحریر اوراق چهارده سال در اول ملاقات به راقم حروف پیشتر فرموده بود ترا شیخ یونس شدنی است به جهت علبه جذب

د. ۱: او اگر جمله نویسد تا 'خوارق و عادات' ندارد ۲. الف: 'را' ندارد

د. ۳: اجازت و ردوی رسیده ۴. ج: 'كوكب' مدفون ۵. د: پیر علی، معروف پیر

ج. ۶: 'نخسپیده' ۷. ج: 'را' ندارد ۸. ج: 'موافقت' مینمود

د. ۹: تولد 'هر' در عین ۱۰. حد: 'نیز' از ایشان

آنحضرت تصریح آن را جرأت نیافتم، چون در یک هزار و دو صد و یک هجری به هفتم جمادی الثانی از فرخ آباد تشریف به لکهنؤ آورد به خلاف معمول اقامت به دایرة قدوة العارفین که خانه بنده بود نمود، هر چند احباً درین امر مبالغه نمودند که به دستور قدیم به خانه مقیم شود مقبول نداشتم، محرّر سطور شبی خوش یافته التماس کرد که شیخ یونس که باشد که مرا مناسبت به او ایما می شود؟ پس فراوان حکایت دولتمندی بود مشروحاً ایما کرده به غلبه کشف اقوی داشتم، در جمادی الثانی سنه یک هزار و دو صد و دو به تاریخ پنجم روز جمعه وقت نماز عشا بسیاری خون حگر او از دهن بر آمد به طریق استفراغ و حان به مشاهده حانان تسلیم نمود و در دایرة قدوة العارفین مدفون شد، میان محمد امین نام يك پسر عقب گذاشته

موج احوال آن بعد از مجاهده جام مشاهده چشیده، آن به عالم استغراق کلمات حق شنیده، آن سرمایه ارباب خدا شناسی حضرت شاه پیر محمد انبلسی^۲ مرید حضرت حاجی نوشه بود. در خلاصة التواریخ نویسد عالم با کمال و صاحب حال بود، روزی از مرشد خود پرسید که مجاهده و مشاهده چیست؟ مرشد آزرده شد و فرمود از حضور من دور شو، او رو به صحرا نهاد، هفت سال سر و پا پرهنه مانده سیرها نموده باز به خدمت مرشد آمد، فرمود چارپای ازینجا برداشته فلان جابنه چنان کرد معاً حالتی او را رو داد و استعراق بروی غالب آمد، چون افاقه نمود مرشد گفت مجاهده آن بود که هفت سال سر و پا پرهنه به صحرا گردیدی و مشاهده این است که این وقت دیدی، شیخ عزیزالله انصاری سنبهلی در رساله تصنیف خود که موسوم به مبدا و معاد است آورده که برادر علائی من است، در خدمت آنحضرت رفت از روی کشف دریافته فرمود تو برادر عزیزالله هستی؟ او گفت مادر عزیزالله از قوم پدر اوست و مادر من به بهای قلیل خرید آمده من کی برادر او توانم شد، شیخ را این راستی او خوش آمد به خوشی آمده خرقة خود بردوش او نهاد، خواست که نعمت فقیر نیز عطا سازد، فرمود مادر تو زنده است؟ گفت آری و کفیل معاش او نیز منم، شیخ خرقة خود را باز ستید و قمیض قیمتی آورده بدو عنایت کرد و گفت لایق تو این لباس است حق تعالی در همین لباس ترا فضل خواهد کرد.

۱ د: 'کشف موی' قوی ۲ د: محمد 'هتاسی'

موج احوال آن اهل کمال کمال اهلیت^۱، آن صاحب حال حال کیفیت، آن به جریده بذل و ایثار به جوادی درج، لایق ستایش حضرت سید شاه محمد مشهور به پیر خرچ، از عاشقان حق و واصلان مطلق^۲، به غایت عالی مرتبت و نهایت والا منزلت، حضرت پیر شیر فرمود، شاه ملاً که از فیض یابان^۳ حضرت آنجناب بود فرمود که او^۴ در خانواده قادریه مرید سید^۵ شاه عبدالرزاق است، بسا عالیشان درین حال مرتبه به غایت بلند و احوال نهایت ارجمند صحیح داشت، کاملاًن وقت صحبت شریفش را اکسیر می دانستند و لقب او پیر خرچ از سبب^۶ وفور عنایت و بخشش به عالم که آن چه هر روز ندو می رسد از تقد و حنس همان وقت او را صرف می کرد و لازم بود که بر وقت می رسید همون وقت خرچ می شد^۷ ازین سبب پیر خرچ^۸ او را می گفتند و خودش گاه گاهی در صدای نعره فرمودی که پیر خرچ است^۹ و رازق مطلق است، هندوبی بود که با درویشان اعتقاد داشتی، روزی به خدمتش ظاهر کرد که اگر امروز از جناب حضرت قطب الاسلام بختیار اوشی سند بر خرچی شما معلوم می کنم قبول دارم والا نه خیر، خدا داند که شب به او چه نمودند و چه گفتند که صبحی بر دست مبارکش توبه کرده اسلام آورده مرید شد، وفاتش در مایه اثنی عشر در دهلی و در سبزی سدی مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن فقره مطبوع^{۱۰} انشاء قادریه، آن مصرعه موزون نظم شطاریه، آن مرد میدان وقت جان سپاری، اعظم مشایخ شیخ بهلول الدین قادری بن عطاء الله انصاری از اولیا گرامی قدر هادی و مرشد و پیر^{۱۱} طالبان بود، در تصوف شانی عظیم و رتبه مستقیم داشت. در اخبار الاخیار می نویسد که در خانواده قادریه مرید است و به چند واسطه به حضرت شاه عبدالرزاق خلف و خلیفه

۱. الف: 'کمال' ندارد	۲. ح: د: واصلان 'نه' مطلق	۳. الف: فیض 'پایان'
۴. ج: فرمود که 'امروز'	۵. الف: 'سید' ندارد	۶. ج: د: 'سنت'
۷. د: پیر 'خرچ'	۸. د: پیر 'خرچ'	۹. د: نر 'خرچ' اهلیت
۱۰. الف: 'مطبوعه'	۱۱. ج: مرشد و 'رهبر'	

غوث الاعظم می رسد و نعمت چشتیه و شطاریه هم یافته لیکن مشرب شطاریه بر وی غالب بود، وطن اصلی او قصبه جند است از سرکار حصار، به خواهش یکی از ملوک مندو را^۱ رونق بخشید، او را رساله است در مشرب شطاریه که نکات طرز ریاضات مقامات آن سلسله به عنوانی بیان نموده که مافوق آن متصور نباشد، همانجا بیعت خود به خانواده قادریه نوشته و از دیگر سلاسل نیز فیض و نعمت او را حاصل شده و در حال استشمام روایح طیبه سرود حالتی رو می داد که قریب قبض روح گشتی، در حالت نقاهت مغنی را پیش آورد، به مجرد استماع سرود جان به حانان^۲ سپرد، در سال نه صد و بست و يك بود^۳ گلشنی شکر^۴ تو بخ اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جلیل الشان فی الورع و فضایل، آن دلیل برهان را دلایل،
آن شیخ وقت درویش مبین^۲، کامل زمانه سید ابراهیم بن معین بن عبدالقادر الجشتی القادری الایرجی مرید شیخ بهاؤالدین^۴ شطاریست و از ارواح منوره حضرت سلطان المشایخ نظام الدین احمد بداؤنی فیضها یافته، شیخ^۵ بهاؤالدین مرشدش که رساله شطاریه جمع نموده برای او فراهم آورده. در تذکرة الاصفیا نویسد به عایت بزرگ و متبرک بود، دانشمند کامل و بر سایر علوم ثقلی و عقلی و رسمی و حقیقی عبور داشت، کتب بسیار از هر علم مطالعه کرده تصحیح فرموده مشکلات آنرا بدان مرتبه حل ساخته، هر کرا ادنی مناسبتی باشد نظر در کتب او کافی است احتیاج استاد نیست، در زمان به دهلی مانندش نبود، چندین کتب و اکثر به خط او در کتب خانه بر آمدند، هر که معاصر او بود بر تصانیفش خطانمی گرفت و وی در مجلس سرود و سماع حاضر نشدی، شیخ رکن الدین بن عبدالقدوس می گفت روزی به خدمتش عرض کردم امروز عرس خواجه قطب الدین است صاحب هم حاضر شوند^۶، فرمودند^۷ شما بروید و به روحانیت ایشان رجوع کنید

۱. د: نسند 'دراز' ۲. د: جان 'جانان' ۳. ج: د: درویش 'متین'

۴. ج: 'قادری' شطاریه ۵. ج: 'و' شیخ ۶. ج: حاضر 'شوید'

۷. ج: د: 'فرمود' شما

تا چه می فرمایند رفتم و چنان کردم، مجلس گرم بود از سرود قوالان صوفیان در جوش و خروش بودند، خواجه قطب الاسلام فرمود این بدبختان دماغ ما را مشوش ساختند پس من به خدمت وی آمدم، خنده کرد و فرمود اکنون ما را معذور^۱ دارید یا نه، گفتم حق به جانب شماست، قدوم او در دهلی در آخر سلطنت سکندر لودی در سته نه صد و بست بود، جد کلان این فقیر نگارندهٔ تذکرة الاصفیا که شیخ پیاره نام داشت به خدمت وی رسیده است و تلقین ذکر و خلافت قادریه ازو یافته چنانچه این مقدمه در ذکر شیخ پیاره در لَجَّةٔ چشمتیان ثبت شده.

موج احوال آن صاحب کرامات و حالات، آن محفوظ از آفات، آن مستغرق و هوشیار در وقت جان سپاری، اکمل العصر حضرت شاه مجیب الله ساکن پهلواری، قصبه ایست از پتنه چهار گروه سمت مغرب، بیعت به سلسلهٔ قادریه داشت، میرجان علی فرزند سید عبدالواحد بلغرامی برگزارد که من به خدمت آنحضرت رسیده ام، از غایت ریاضات و جودش تودهٔ نور بود و از نهایت صفایی قلب آئینهٔ جهان نما در بغلی^۲ داشت، اظهار مجاهداتش^۳ زاید از امکان تحریر و بیان کمالاتش بری از احاطهٔ تقریر، نقلی از خرق عاداتش برای رفع محرومی این اوراق به حکم آنکه جایی که کس است حرفی بس است نوشته می شود. وقت جان سپاری او حافظی را طلبیده به خواندن سورهٔ یسین اجازت نمودند، چون حافظ بر بالینش رسید فرمود سورهٔ قیامة برخوان، او به خواندن آغاز کرد، آنحضرت را وجد رو داد، برخاسته نشست، در عین حالت تواجد جان به جانان سپرد، چون برای غسل پائین آوردند پای مبارکش بر وضع نشست سحت گشته بودند، ناگزیر غسل داده به کفن کردند و نماز خوانده به مرقد در گذاشتند^۴ یکی از فرزندان^۵ش گفت، با هادی این مقام ریاضت نیست بلکه استراحت است، پای مبارک شما کشیده آید دراز فرمایند^۶ بر جور این التماس هر دو پای خود دراز^۷ کرد، در آخر عشرهٔ یک هزار دو صد هجری زمین قصبه پهلواری را نعش مبارکش منور ساخت، رحمة الله علیه.

۱. ج. ۱: د: معذور 'د دارید
 ۲. ج. ۲: د: 'نعل' داشت
 ۳. ج. ۳: 'مجاهدش' زاید
 ۴. ج. ۴: د: 'در گذاشته' یکی
 ۵. ج. ۵: د: 'فرمائید'
 ۶. ج. ۶: د: 'خود را' کرد

موج احوال آن سلطان وادی زاهدی و صابری **سید ولی الله قادری**، در مخزن اعراس^۱ نویسد بن حبیب الله قادری که به شانزده واسطه به شیخ عبدالقادر گیلانی سلسله او منتهی می شود، بسا صاحب کمال بود، روز پنجشنبه وقت مغرب در سال يك هزار و يك صد و پنجاه وفات یافت.

موج احوال آن معدن حقایق معنوی **حاجی امان الله سندیلوی**، مشرب قادریه داشت، عزم مجاهده او انتهای ندارد، وقتی عازم مکه شد و احرام به این عزم بست که در مکه رسیده آب از چاه زمزم بخورد و درین میان میل به آب نکند، حق سبحانه تعالی توفیق او را به انصرام رسانید، چون از مکه معاودت نمود در سندیده آمد.

موج احوال آن به اجابت دعا مشابه لیلۃ القدر، آن کاشف الدجی به منزله لیلۃ البدر، آن عیسی وقت به احیای قلوب، آن موسی عهد به نکلم مرغوب، آن خلاصه دودمان صاحب انما^۲ اشرف الامم **سید عبدالصمد خدانما** متوطن احمدآباد گجرات است، نسبت بیعت و خلافت از شاه هدایت الله قادری دارد که بدین وسایط به حضرت غوث الثقلین می پیوندد، شاه هدایت الله از شاه حسین، وی از شاه امان الله قادری، وی از شاه ابراهیم بکری، وی از شاه ابراهیم ملتانی، وی از سید بخش میر عبدالله بهکری^۳، وی از شاه جلال، وی از سید محمد، وی از شیخ بهاؤالدین، وی از شیخ ابوالعباس، وی از سید حسن قادری^۴، وی از موسی، وی از سید علی قادری، وی از سید احمد برادر^۵ سید محمد قادری، وی از سید محمد ابن صالح قادری، وی از میر سید عبدالرزاق، وی از محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی الی آخره، از اولاد مخدوم جهانیان امام صوفیه اهل صفا و سلطان اصحاب زهد و ورع به غایت صاحب^۶ احترام، به مشاهده نهایت استغراق مدام بود، به تربیت طالبان دست قوی داشت که مانند سید عبدالرزاق

۱. ج. 'اراس'؛ د. 'آرایش' ۲. د. 'صاحب ایما' ۳. ج. د. 'عبد الله بکری'

۴. د. 'وی از تا سید حسن قادری' ندارد ۵. د. 'او' سید ۶. الف. 'صاحب' ندارد

بائسوی و شاه تاج و غیره بست^۱ و دو خلیفه شاهباز صحرای حقیقت و همای اوج
طریقت او را بوده اند و لباس مشایخانه^۲ جامه و دستار و پاجامه پوشیدی، بر طبق
اظهار سید شاه عبد الرزاق مولوی محمد شاه مولوی گذارش نمود که نظر کیمیا اثر
آن جنید روزگار و فرید عصر بر هر مس وجود افتادی فی الحال زر خالص گردانیدی
و کمالاتش را^۳ غایت نیست، اهلیه شاه عبد الرزاق روزی از شوی خود گفت که
اراده بیعت به خدمت پیر شما دارم، چون نسا را به عرصه بعید گجرات رسیدن
دشوار است مگر آنحضرت گاهی به سیر این نواح قدم ارزانی دارد، سید عبد الرزاق
فرمود آنحضرت اکثر از راه شفقت برای دادن و استمالت فقیر رونق افزای بانسه
می شود این بار ترا خبر کرده خواهد شد، روزی سید عبد الصمد خدانما تشریف
آورد، سید شاه عبد الرزاق به اهلیه خود پیغام فرستاد که حضرت خدانما تشریف
آورده بالای بام شده جمال مبارک را مشاهده کن، او چنان کرده پیغام تمنای بیعت
فرستاد، او را مرید کرده به هر طریقی که از گجرات آمده بود رفت.

موج احوال^۴ آن فرزند صوری و معنوی حضرت ساقی کوثر، آن محرم
پرده اسرار قضا و قدر، آن ممتاز روزگار و یگانه آفاق، قطب الواصلین سید شاه عبد الرزاق
از محققان روزگار و عارفان اسرار، او را درین حال شانی عظیم و قدم مستقیم، همت
بلند و اخلاق دلپسند بوده است، حق سبحانه تعالی در عشق و انکسار و بذل و
ایشار ممتاز روزگار گردانیده بود، در تربیت طالبان دست قوی و نفسی قانع داشت
و به اندک توجه ساکنان عالم سفلی را به مقام علوی می رسانید چنانچه اکثر
شاهبازان بلند پرواز از حسن تربیت آن رموزدان معرفت الهی صید حقایق آگاهی
گردیده به مرتبه تکمیل و ارشاد رسید^۵ چنانچه احوال بعضی از ایشان که به این^۶
نیازمند معلوم گردیده انشا الله تعالی به مقام خود گذارش خواهد یافت و کرامات
او انتهای ندارد، بعضی خوارق که از سر زده از اولیای سلف به ظهور نیامده، اگر

۱. ج. د: بست و دو ندارد ۲. د: شیخانه جامه ۳. ج. د: کمالاتش از غایت

۴. ج: احوال د: کر ۵. ج. د: به بذل ۶. ج. د: رسیدند چنانچه

۷. ج. د: یا این

مظهر مظهر العجایب والغرایب گفته شود می سزد و صفحه بیاضی که سوادش يك قلم ترجمه کتاب الله باشد^۱ صفایش^۲ از صدوق زبان ملایکه باید جست و ترجمان لوح محفوظی که مقام استعدادش^۳ از کَر و بیان در گذشته به تیز زبانی بیان صفاتش کتاب هفتاد و دو ملت توان نبشت، وی مظهر اعجاز مصطفی و مظهر کمالات مرتضی بودند^۴. قدوة الواصلین حضرت شاه عبدالرحمان چشتی در مرآة الاسرار در بیان احوال و خوارق عادات شیخ احمد عبدالحق ردولوی می نویسد که چون حضرت مخدومی قبله گاهی شیخ احمد عبدالحق به سیر جنگل برآمده بود گذر در موضع نهریله که آن وقت کان کفر بود افتاد، آنجا بانگ نماز گفت، کفار از روی تعصب خواستند که در پی ایذا شوند اما از غلبه حال آنحضرت میسر نیامده، در آن ایام زمیندار نهریله مرده بود دیسی رانی نام زنی حکومت می کرد، آن زن عاقله بود، ازین مقدمه واقف شده به عجز و نیازمندی تمام به خدمت آنحضرت رفته التماس کرد که ایشان^۵ آنجا بانگ نماز فرمودند^۶ مرا و فرزندان مرا چه حکم می شود، فرمودند که ترا و فرزندان ترا موضع کوره و تلوره دادیم در آنجا باشند گاهی اسیر نشوند پس از چند روز سلطان ابراهیم شرقی سید از درخان بدخشی را در موضع بهریله آباد ساخت و رواج اسلام داد و دیدی رانی در موضع مذکور آباد گشت و فرزندان او تا امروز اسیر نشده اند و شیخ فرحت الله فرزند فرزند^۷ آنحضرت گوید که سید شاه عبدالرزاق از فرزندان همین سید از درخان بدخشی بوده است، بعد وفات^۸ سید بدخشی فرزندان او را دیدی رانی را نوکر داشتند، ایشان فرصت^۹ یافته از زن و مرد همه را به قتل رسانیدند مگر سه کس محفوظ ماندند یکی که در اولاد او در موضع دهوهره متصل بسوه موجود و دومی که فرزندان او در موضع سرینا قریب زیدپور استقامت دارند و سیومی جد سید عبد الرحیم پدر شاه عبدالرزاق که نواسه حضرت قاضی عبدالکریم قسوائی سرسنده که در آن وقت

۱. الف: 'سوادش يك قلم ترجمه کتاب الله باشد' ندارد؛ د: 'سوادش يك قدم ترجمه کتاب الله

مناقب صفایش باشد' ۲. د: 'مناقب صفایش' ۳. ج: د: 'استعداد' که

۴. ج: د: 'بوده' ۵. د: 'که ایشان ندارد' ۶. ج: 'فرمود'

۷. د: 'فرزند را' آنحضرت ۸. ج: د: 'فوت' سید ۹. ج: د: 'وقت' یافته

جیبیل^۱ به خدمت آنحضرت در سرسنده بود، پس بعد این واقعه آنحضرت از کمال شفقت موضع رسولپور برای مصرف او معین ساخته در سرسنده اقامت گزینیده و در موضع بانسه به دختر عبدالملك قدوائی کدخدا گردانید، بعد چندی سید عبدالرحیم در زمانه خود بر ورثه که جدش در موضع بانسه یافته بود رفته مقیم و متصرف گشت و خود نیز همانجا کدخدا گشت، چون سید شاه عبدالرزاق به شکم مادر خود علوق رحم فرمود در آن وقت درویشی در بانسه اقامت داشت پیوسته به پدرش سید عبدالرحیم خبر می داد که آفتاب در خانه تو خواهد افتاد، او ازین حرف هراس می خورد، چون آنحضرت متولد شد همان درویش تهنیت و بشارت مسعودی کودک به عایت بشاشت و فرح و نشاط به^۲ سید عبدالرحیم فرمود ما که خبر نزول آفتاب به خانه تو می دادم اشاره اش تولد این طفلی^۳ بود پس سید عبدالرحیم به کمال ناز و نعمت پرورش او نمود، در سنه هفت سالگی آنحضرت به موضع محمودآباد بر سر راه نشسته تماشا می کرد که سواران حاکم دریاآباد رسیدند و آن^۴ حضرت را گرفتار کرده بردند و جولان بپا انداخته به زندان محبوس ساختند، بعد دو روز آنحضرت را جناب ولایت مآب حضرت علی مرتضی در عین بیداری به نظر آمد، از منان نیزه اشاره کشایش به بند جولان نمود، فی الحال جولان از پا^۵ افتادند، فرمود هر جا که خواسته باشی برو پس آنحضرت از قلعه دریاآباد بی آنکه کسی مزاحم او گردد بر آمد، ملا نظام الدین مرید و خلیفه آنحضرت در رساله که از الفاظ متبرکه او جمع نموده می نویسد که نسب شریفش به سید عالم صلوة الله علیه می رسد، در طفولیت از اکتساب صوری دانش آشنایی نگرفت آلا آن که در آن ایام قرآن شریف^۶ خوانده بود و نسبت ارادت شریفش را حضرت ملا در طریقه قادریه به جناب احد مطلق قدوة عشاق و اصلاان به حق مستغرق سیاح بحر حقیقت و سیار راه طریقت قطب وقت میر سید عبدالصمد خدائما که مزار شریفش در احمدآباد گجرات است و بالا ذکر آمده نوشته و آنحضرت را از روح

۱. الف: 'قتال' به خدمت

۲. ج: 'به' ندارد

۳. ج: 'طفل' بود

۴. ج: 'آن' ندارد

۵. ج: د: 'در' افتادند

۶. د: ج: 'رائحانده بود'

حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی نیز نسبت^۱ کامل و فیض شامل بود ازین جهت اگر ویسی دانند می سزد و هم او گوید آنحضرت را در ایام طفولیت پدر عالی قدر او يك خادم همراه کرده^۲ برای تحصیل علم روانه ردولی کرد، در اثنای راه مانند گی رو داد، جایی نشست، خادم گفت درین نواح به کدام دیه اقبای من می باشند^۳ ملاقات از آنها کرده بیایم، آنحضرت احازت داد، ساعتی بر نیامد که شاه عنایت الله نام درویش بدو رسید و گفت تو کیستی و کجای می روی؟ گفت غریبم، به ردولی می روم، گفت با ما بیا و آنحضرت به رفاقتش پرداخت، در اثنای راه پرسید که این چه کتاب است؟ گفت یوسف زلیخا تصنیف ملا عبد الرحمن جامی، آن درویش گفت، ترا چه کار است که^۴ یوسف چه حال داشت و زلیخا^۵ را چه حال پیش آمد، پس زیر درختی نشست، شاه عنایت الله بعد نماز مغرب و عشا مشغول به حق شد و از نظر آمدن باز مانند صرف نوری مشرق می گشت، سید را خوف پیدا شد و دور^۶ نشست، بعد دیری آن نور موقوف شده به حالت اصلی نمایان شد، باز نزدیک او رفت، فرمود آب بیار، حوضی نزدیک بود آب آورد، چیزی از پیش خود بر آورد در آن آب حل نموده خود خورد و هم به سید داد، به مجرد خوردن دل سید از جمیع واردات سرد گشت، گفت می خواهم که مدام همراه شما باشم، گفت تو خرد سالی، مادر و پدرت از فراق تو حان خواهند داد، پس مردم آن نواحی طعام آوردند، خود خورد و هم به سید را خوراند، از جهت سرما پوشش خود را به سید داد او را سید بر خود کشیده به خواب رفت، قدری شب باقی مانده بیدار شد، نه آن درویش را یافت و نه آن پوشش، پس آنحضرت رفتن ردولی را موقوف ساخته عزم خانه خود کرده سبب آنکه ضیق^۷ معاش به درجه داشت به عزم نوکری از خانه بر آمد، شیخ فرحت الله فرزند فرزند آنحضرت گوید^۸ بعد سیاحت بسیار اکثر خرق عادات بی اختیار در ستر واقع شدن گرفت معاودت نموده در قریه بانسه

۱. ج: نسبت 'او' کامل ۲. ج: همراه 'گرفته' ۳. ج: 'می باشد'

۴. د: 'یوسف و زلیخا تصنیف ملا عبد الرحمن جامی آن درویش گفت ترا چه کار است که' ندارد

۵. د: 'یوسف و زلیخا را' ۶. ج: 'در' نشست ۷. ج: 'خلق' معاش

۸. ح: آنحضرت گوید 'آنحضرت'

مکوننت گزید اما حال خود از نظر خلائق مستور می داشت، اکثر زیر شجر بر لب جوی کلیانی مشغول می ماند، روزی همانجا شبانی دید که اعضای جسم مبارکش از هم جدا افتاده اند و دانست که ایشان را گرگان دریده اند، ازینجهت فغان و ناله بر آورد و آنحضرت را از آن حالت افافه حاصل آمد، شبان از مشاهده این حال به پایش افتاد، فرمود اگر^۱ این راز^۲ بر کسی ظاهر کنی بد بود و اگر امانت کنی به تو رعایتی بکنم، گفت قبول دارم، فرمود در آوندی که غلّه خود را جمع می داری از امروز از نقد و جنس هر چه ترا احتیاج باشد گرفته باش، حق تعالی عنایت خواهد کرد و این راز ما را افشا نکنی پس شان به خانه خود آمد^۳ و تمنای خود را از آن آوند امتحان کرد، راست آمد، تا یک سال برای رفع احتیاج خود هر چه از نقد و جنس می خواست از آن آوند بر می آمد، روزی شراب خورده جمله کیفیت احوال آنحضرت که به زیر شجر کناره جوی کلیانی دیده بود از سر افتخار^۴ به کشایش^۵ تجسس آن حال^۶ خود در تمام قریه شایع کرد، از آن شهرت تصرفات و کمالات او در تمام عالم ظاهر و باهر گردید، خلائق از جوانب و اطراف گروه گروه به خدمتش رسیدند و به شوق^۷ قدم بوسی^۸ او مفتخر گشتند، شهرت کمال یافت پس از تصرفات صوری و معنوی شهر به شهر و ملک به ملک در تمام هندوستان آوازه فضیلت ولایت او بر خاص و عام مکشوف و مشهور گشت. مولوی عبدالباسط امیتهوی در احسن القصص می^۹ نویسد اگر چه آن شاهباز بلند پرواز صحرای حقیقت و طریقت علم ظاهر نداشت اما علما را به متابعت اعلام او سبب مفاخرت کمال هر چند بعضی امور شرعی را تندهی نمی کرد اما صاحب شریعتان را انقیاد او سرمایه اعمال و فقرای رمانه بر کشف و کرامت و کمالات او مقرر و علمای عهد بر اعتقاد صفای باطن او مصر مخفای نماند تصرفات و خوارق عادات صوری و معنوی که در زمانه خود ازو به عمل آمده اگر تمام نویسد دفتری علیحده می باید

ج. ۱: 'بر راز'	د. ۲: 'این راز اگر کسی'	ج. ۳: 'آمده' و تمنای
د. ۴: 'افتخار و 'بخشش'	ج. ۵: 'یکشایش' ندارد	د. ۶: 'بحال' خود
ج. ۷: 'بشرف' قدم بوسی	د. ۸: 'قدم بوس' او	ج. ۹: 'احسن القصص' نویسد

لهذا بر بعضی انفس و حالات متبرکه او که بعد از انبیا علیه السلام و صلوٰۃ این چنین خرق عادات که به منزله معجزه بوده اند به احوال دیگری یافته نمی شود اکتفا می کند. حضرت ملا نظام الدین می نویسد، اکثر فرمودی خبر می دهد و آیتی از قرآن مجید می خواند و معنی آن را استفسار می کرد و در حقیقت از معنی آن جواب خطرات ضمیر سایلان که از کشف بر کیفیت ورود قلب شان مطلع شده ارشاد می کرد چنانچه روزی از شریفان بلگرام که محب و مریدان آن^۱ حضرت بود در محفل به حضور نشسته قرآن مجید را که حفظ می داشت در دل خواند بی آنکه کسی بشنود به تعجب می خواند و ادای مخرج آن فی الحقیقه نمی شد آنحضرت از روی کشف دریافت فرمود، و قل القرآن ترتیلا و روزی در کناره جوی^۲ کلیانی به زیر شجر که عبادت خانه آن عارف ربّانی بود به یاد حق مشغول بود، ناگاه نگاه مبارکش بر گاو میش که آنجا مرده افتاده بود افتاد فی الحال زنده شد و برخاست و روان گردید و هم آنجا می آمد در مجلس بعضی علما از معجزه رسول خدا محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم مردم استعجاب کردند که حضرت فاطمه الزهرا ردای مبارکش را از کمر رسول کشیدند^۳ حسد مبارکش حایل نمی شد بی تکلف از طرفی به طرفی بر می آمد، آنحضرت فرمود محلّ استعجاب نیست، اولیا که خلفای باطن اویند این استعداد حق تعالی به آنها عطا کرده تا به آنجناب چه قدر کار بود پس به چادر خود که در کمر داشت اشره کرد که بکشید، کشیدند همان طور با جسد شریفش حایل نشد و از آن طرف به طرف دیگر چادر بر آمد. مولوی علم الهدی خلف مولوی نجم الهدی امیتهوی روایت حضرت شاه یسین سجاده نشین قطب الاقطاب بندگی نظام الدین فرمود که آنحضرت با شخصی در امیتهی به تکلم مشغول بود، وی را حاجت بیت الخلا غالب آمد و به پاس ادب برخاستن نمی توانست، همان وقت مغاشی بر آن شخص غلبه کرد، خود را در صحرای دید قضای حاجت نموده و طهارت کرده چشم که وا کرد خود را در آنجا

۱ ح' آن ندارد ۲ ح: 'تر شجر' کلیانی

۳ ح: رسول 'کشیده' جسد

که نشسته بود یافت و این نیازمند کاتب حروف مورد الطاف آنحضرت آن است که از ترس حاکم جبّار وقتی که به خانه شیخ فرحت الله و شیخ خدا بخش فرزندان دختری آنحضرت پناه گرفته بود و چهار سال آنجا اقامت داشت در اوایل که آنجا رسید بعد چند روز به خواب دید که هوای باشور بسیار وریده می آید، حیران شدم، از مردم آنجا آن هوارا پرسیدم که این چه شور است؟ گفتند که این فوج سرما می آید و تو خاطر جمع دار که به ولایت حضرت شاه عبدالرزاق قیام داری آسیبی به تو نخواهد رسید^۱، پس همان وقت بیدار شدم، بر خود لرزه یافتم و اندکی آثار هیضه هم واقع شد پس به همان روز از جمع عارضه صحت یافتم و تا چهار سال از جمع خدشات صوری و معنوی مأمون مانده اقامت داشتم، شبی بر درگاه^۲ فلك بارگاه آنحضرت به خواب رفتم، دیدم که اندرون روضه منوره اش زیارت کردم فی الحال رشته تعویذ دست نیازمند بشکست، صبحی این ماجرا به فرزندان آنحضرت گفتم، تعبیر کردند که مکروهات زمانه که به تو بود موقوف شد و بند شکست، چندان اعتقاد بر گفته^۳ آنها نیامده بود که بعد سه روز از خانه خبر رسید که حاکم وقت دست از تعدی برداشت و محصلان را بر طرف ساخت، این چنین تصرفات و برکات از مرقد مبارکش الی یوم جاریست و تا قیام قیامت جاری خواهد بود، وفاتش به تاریخ ششم شوال روز چهارشنبه سنه یک هزار و یک صد و سی و شش هجری مقدّس در قریه بانسه واقع گردید، مزار مبارکش قبله حاجات آن دیار است، از 'اعداد قطب شهنشاه درگاه صمد' تاریخ وفات او بر می آید^۴ انا لله وانا الیه راجعون. متاهل بود سه دختر و شاه علام دوست نام یک پسر که^۵ بسا صاحب احوال و مورد جذبات عشق الهی مدّتی بر سجاده پدر عالی قدر خود مانده به سنّ کبیر به جوار رحمت حق پیوست، مزار شریفش پایان مرقد پدرش واقع است، سه پسر عقب گذاشت و دخترانش نیز اولاد دارند، درین قصه احوال آنحضرت اکثر از ایشان روایت است به تحریر می آرد.

۱. ج: 'نخواهد رسیدش' ۲. ح: 'بر در' درگاه: د: 'پروردگار' فلك

۳. د: 'گفته' آنها ۴. د: 'بر می' آمد

۵. ج: 'و' بسا

موج احوال آن همای اوج شریعت، آن عنقای قاف حقیقت، آن مقتدای واصلین، قطب زمانه **ملاً نظام الدین** بن عارف الکامل المحقق الشهید^۲ قطب الملة والدین الانصارى السهالوی، محبوب ترین مریدان و اعظم خلیفه سید شاه عبد الرزاق بانسوی است، از اجله علما و اکابر محققان، شانی بزرگ، همتی بلند، تواضع و اخلاق دل پسند داشت و از غایت تحقیقات علم صوری و استقبال مهمات امور شریعت^۳ و محبای مسایل فتاوا گشته ملک العلماء وقت خود شد و از نهایت مجاهدات و مشاهدات انوار و فنای توحید سلطان عصر گردید و در علوم ظاهر از عصر او تا الی یومنا سلسله تلمذ و تعلم اکثر علمای هندوستان که در خدمتش ارادت داشتند بروی منتهی می شود، تصانیف عالیّه اش حاشیه صدر او حاشیه شمش بازغه و حاشیه بر حاشیه قدیمه شرح سلم و شرح منار^۴ و شرح مبارزیه و رساله اخیار حالات مرشدش سید شاه عبد الرزاق بانسوی مدار علیه تحصیل محصلین است و هر چه بعد از وی تصنیف کرده است فیضیاب و خوشه چینان مصنفات اوست، با وصف این قدر اشغال علم که اکثر به درس می گذشت حالانی که در علوم باطنی و طریقه طریقت و مقامات توحید و تفرید داشته از ادراک عقول بیرونست سخنی چند نوشته می شود، از عالم بحق مولوی امین الدین کنتوری منقول است که معمول مولانا چنین بود که بعد از استنجا که وضو می کرد اول هر دو پای می شست، چون وجهش استفسار کرده شد فرمود که از چند سال مرا بیماری عسر البول عارض است، وقت استنجا میلی از خس و کاه هر چه به دست می آید در مجرای بول فرو برده می شود ازین جهت بول بی اختیار بر می آید چنانچه احتیاط^۵ از افشاندن قطرات متصور نمی شود لهذا اول غسل پا ضرور می افتد، سبحان الله به این عارضه صعب که مبتلا بود گاهی شکایت نکرد هم برین احوال شخصی از اهل شیعہ^۶ را گمان شد که مولانا میل به تشیعہ دارد مشتاق شده در خدمت آمد، به حسب اتفاق آن وقت مولانا از استنجا فراغت کرده برای وضو نشسته به دستور معمول اول غسل رجليں شروع کرد، آن شخص را

۱. ح: د؛ 'حضرت ملاً' ۲. ح: 'السید' قطب ۳. ح: 'شریعت' و محبای

۴. ج: 'منهار' و شرح ۵. الف. احتیاط 'پا' از ۶. ح: د؛ 'از شیعہ' را

یقین گشت که مولانا از همین مذهب است، اکثر مسایل مذهب خود را استفسار کرد، مولانا آن چه از کتب معلوم داشت بیان کرد، بعده آن شخص گفت اهل ضلال درین مسایل چه می گویند، گفت در هدایه چنین گفته است و دیگر فقه^۱ چنان مذکور است، آن کس به غایت حورسند و شادمان گشته وقت رخصت به حضورش استاده گفت که ما را در خدمت آنحضرت سعادت حاصل شد، مولانا در جواب به عجز تمام گفت، از ملاقات اهل ضلال کدام سعادت به شما حاصل خواهد شد، آن شخص بیخود شده گفت که مذهب حق همانست که ملا نظام الدین دارد، همان وقت مذهب مولانا اختیار کرد و هم وی گوید روزی در خدمت مولانا نشسته بودم، از شخصی کتاب مطوّل به هدیه خواستم، مولانا فرمود مگر چه خواهی کرد؟ به موجب امرش از شرای آن کتاب موقوف ماندم لیکن در دل تحیر و تفکر تمام رو داد که اگر ما را احتیاج به این کتاب نبود به کار^۲ فرزندان من می آمد ممانعت مولانایی وجهی نیست، چون بعد چندی در لکهنؤ آمدم عمّ بزرگوار من حضرت شاه فضل الله قدس سرّه که ذکرش در خلفای حضرت شاه عنایت الله تهنیتی نوشته از مقام امنه^۴ بایسر من مضافات صوبه اوریسه که از لکهنؤ معاصیه پنجاه منزل داشته باشد برای من کتابی مرسول فرمود، چون دیدم مطوّل و شرح مطوّن بود آن وقت روز ممانعت مولانا را از خرید کتاب یاد نمودم تا روز روانگی^۵ آدم از امنه معه کتاب مذکور مطابق افتاد، مکاشفات و خوارق عادات او از آن زاید است که به قید قلم آید بر همین دو سخن اکتفا نموده شمه در وقت استحضار که ازو به عمل آمد می نویسد. يك روز پیشتر از وفاتش قدوة العارفين به حسب اتحاد فیما بین که به مرتبه کمال داشت برای عیادت او رفت و گفت که شب دیده ام در تمام شهر شور عظیم برپا شده، وجهش استفسار نمودم، طاهر کرد که قطب ازین عالم انتقال کرد و فرمود که در حق بادشاه وقت خدا خیر کند، بعد ساعتی قدوة العارفين گفت رخصت می شوم فردا باز برای دیدن ایشان خواهم آمد، مولانا تبسمی نمود و رخصت کرد، صبحی آن به تاریخ

۱. الف: فقه ندارد

۲. ج: از خدمت

۳. د: بکار فرزندان

۴. د: امنه بایسر

۵. د: رادم از

نهم جمادی اولی روز چهار شنبه ۱۱۶۱ یک هزار و یک صد و شصت و یک هجری مقدس جان به مشاهده جانان تسلیم نمود، مزار شریفش در لکهنؤ زیارت گاه خلق است، در آخر مصرعه این بیت سال وفاتش بر می آید^۱:

نظام الدین که چون سوی فلک شد ملک بود و بیک حرکت ملک شد
بعد چندی معلوم شد که محمد شاه بادشاه و حضرت مولانا در یک روز تاریخ وفات یافتند، حضرت مولانا متاهل بود، پسرش مولوی عبدالعلی که او از اکبر علماست از علم ظاهر و باطن خلق را فیض می رسانید و از خلفا ملأ شاه طاهر ابن محمد عابد نورپوری از فرزندان حضرت شاه نور سریر پوری مردی نابرکت و حالی قوی داشت.

موج احوال آن ساخته ساخت بی ساختگی، آن پرداخته پرداخت بی پرداختگی، آن در حمایت دین به تبعیت سنت اشهر، مجاهد جهاد حضرت مولوی سید شاه جدش محمد عمر بخاری احمد آبادی از نژاد سید جلال سرخ است، جدش در کیتل متصل مئو شمس آباد آمده اقامت نمود، حضرت مولوی اکتساب درس صوری از مولوی محمد عظیم که عالم علوم صوری و معنوی از خلف فرزند میر سید محمد کالی به غایت بزرگ صاحب مجاهده و مشاهده بود اخذ نمود، بعدش به حلقه مریدان ملأ نظام الدین درآمد و بر طریق عبادات خانواده از^۲ او دریافته عاملی گشت و از مولوی محمد عظیم احازت سلاسل میر سید محمد هم حاصل ساخت، در نهایت ستر احوال خود را به اتباع سنت^۳ چندان مستغرق گردانید که در امور شریعت از امیران وقت پیوسته قاصد جهاد مجادله و مواخذه ماندی و با این همه توکل به مرتبه داشت که ده ده روز نوبت اکل بدو نرسیدی و آب آشامیدن هم بر وقت احتیاج از رود گنگ طلبیدی، در طایفه صوفیه صاحب عجایب حالات و عرایب افوالات بود و صحبتش در حق طالبان تاثیر کلی داشت، پیوسته مردم فیض می گرفتند و کامیاب می شدند، نگارنده اوراق حضرت مولوی عثمان علی خلف الصّدق ایشان را در لکهنؤ دیده، مرد با برکت قدم به قدم والد بزرگوار خود در ترک

د.۲: 'او' دریافته

د.۱: 'نیت' می آید

د.۳: 'سبب' چندان

و ایشار و تواضع و اخلاق و ریاضت و عبادت و فیض رسانی بود، اذواق صحبت^۱ الہی و اشواق تودہ^۲ نامتناہی از ناصیۃ ہمایونش آشکارا بود، طالبان اکثر در حلقۃ مراقبہ فیض مفاوضۃ او می نشستند و بر قوت تصرف و تاثیر او قایل می شدند، مولوی عمر رور یک شنبہ ہشتم شوال سنہ یک ہزار و نود و یک^۳ وفات نمودہ^۴.

موج احوال آن سالک و حید مولوی غلام فرید متوطن محمد آباد اعظم گرہ است، در علم صوری و معنوی شاگرد ملا نظام الدین بود، بہ بسیاری کمالات فایز معمول داشت دو روز ہر دو وقت طعام پختہ از دست مادر خود خوردی، یک^۵ روز هیچ نخوردی و آنچه خیر و شر از زبانش گذشتی فی الحال بہ ظہور آمدی، فضل علی خان حاکم غازی پور تسخیر اعظم گرہ نمود و بہ آنحضرت تمنای ریاست آنجا نوشت، در جوابش آنحضرت این شعر نوشته فرستاد^۶:

بیچارہ خر آرووی دم کرد نایافتہ دم دو گوش گم کرد
آخر از دست ناظمان او از ہر دو ملک خارج شد.

موج احوال آن صدر نشین محفل علوم، آن فارغ از قید مسرت و ہموم، آن پیوستہ بہ ذات صحبت محلق، اکبر العلما حضرت مولوی عبد الحق بن مولوی محمد سعید بن قطب الدین شہید سہالوی و مرید و خلیفۃ سید عبدالرزاق بانسوی، سلسلۃ نادریہ داشت، در مسعودان ابد^۷ و محمودان ازل بود، شانی بزرگ و حالی قوی و عشق وافر و کراماتی کثیر داشت، از مولوی محمد مبین کہ از اجلۃ نبیرۃ آنحضرت است نقل آمدہ کہ اہلیۃ مولوی محمد سعید حاملہ بود، شبی حضرت مولانا شہید بہ خدمت والدۃ خود عرض کرد کہ اگر ترا نبیرہ آید اورا^۸ موسوم بہ اسم احمد عبد الحق خواہد نمود، مادرش گفت کہ ترا خدا بہ صحت و عاقبت دارد خود موجودی ہر چہ مناسب خواہی دانست نامش مقرر خواہی نمود، گفت در حق من دعا فرمایند کہ شہادت نصیب من گردد و شب

۱. ج: د: 'محبّت الہی ۲. د: 'نود' نامتناہی ۳. ج: 'سنہ یک ہزار یک صد و نود و یک'

۴. ج: وفات 'نمود' ۵. ج: 'و یک روز' ۶. ج: د: 'بیت'

۷. د: 'مرید و محمودان ۸. ج: آید 'اورا' ندارد

حامله است فردا^۱ چه زاید؟ چون صبح شد بعضی منافقان یکی از اقربا حضرت ملا^۲ به جنگ پیش آمد او عهده برای خود ندیده^۳ به همان جنگ کنان به خانه حضرت مولانا آمد، او از نماز صبح فراغت کرده مشغول وظایف بود، از اخبار^۴ این واقعه مطلع گشته به يك دست تسبیح و به يك دست عصا گرفته خود را به آن مجمع رسانید، طلبه و خادمانش که حاضر بودند آنها را رخصت کرد و خود تنها ماند، منافقان زبان به طعن کشودند که بادشاه وقت شما را مجتهد می داند و بجای^۵ مرشد می انگارد و حالا آن بادشاه کجاست که شما را از دست ما نجات دهد؟ حضرت مولانا روی به سوی آسمان کرد که معین و ناصر ما حق است، آن اهل نفاق حضرت مولانا را شهید کردند و تمام خانه اش را آتش دادند و مستورات کالفراش المبوثر ازین حشر حیران و لرزان و سرگردان بودند، منافقان قصد غارتگری خانه نموده مردی از غیب پیدا شد، ازین حرکت آنها را باز داشت و به این^۶ هنگام خود آنجا بود، بعد آن غایب شد، پس منافقان نعلین مبارک کش را همراه خودها گرفته معالودت به مکان خود نمودند، در اثنای راه حضرت ملا نظام الدین که آن وقت چهارده ساله بود ملحق به آن مجموعه منافقان گشت او را نیز اسیر کردند و همراه بردند، همان وقت مولوی عبد الحق متولد گشت، روز سوم جد^۷ همایون^۸ آنحضرت را از دست آن ظالمان گرفته به خاک مستور ساختند و رسم تعزیت بجا آوردند و از سهالی مهاجرت نموده به قصبات و قریات اقامت گزیدند، چون این خبر حادثه حامله به عالمگیر اورنگزیب بادشاه رسید به طالمان صوبه اوده نوشت که فرزندان ملا قطب الدین شهید را در لکهنؤ مکان اقامت دهند و طالمان و قاتلان او را قصاص نمایند، ناظم فرزندان آنحضرت را در بلدة لکهنو حویلی که مشهور به فرنگی محل است برای استقامت داد و به قصاص قاتلان کوشید و مولوی عبد الحق به سایه عاطفت عم بزرگوار خود پرورش یافته، چون به سن تمیز رسید از عم خود تحصیل نموده از غایت ذکای طبیعت از اجله علمای وقت

۱. د: در چه زاید ۲. ج: نموده نهمان ۳. ج: از احباء این
 ۴. د: آن جای مرشدی ۵. ج: تا با این هنگام ۶. ج: د: جسده همایون

گردید، بعد آن به درس طلبه مشغول شد و مصنفات او این است، شرح سلم، حاشیه بر میرزاهد، شرح مواقف حاشیه میرزاهد ملأ جلال رد الروافض، بعد آن به خدمت قطب الوقت حضرت سید شاه عبدالرزاق بانسوی به خانواده قادریه بیعت نمود و به ریاضات طلب خدا مشغول گشت لیکن تدریس را ترك^۱ نداد و مجاهدات شاقه او از آن بیشتر اند که به قید قلم آید، اربعین که می نشست زیاده از يك كف دست برنج حوضی نمی خورد بعد آن که يك دفعه عزلت گرفت تا ده روز به هیچ نخورد استاده طاقت ادای فرایض نمازد و حالت محو غالب آمد، آن وقت شخصی به صورت حضرت میر اسمعیل خلفه شاه سید عبدالرزاق معه خوان اطعمه آمده به خوردن مبالغه نمود، او گفت من عهد کرده ام تا چهل روز نخورم، آن شخص گفت این طعام از عالم غیب است تناول آن مضایقه ندارد، ناگزیر خورد تا آخر اربعین باز اشتها برو غالب نه آمدی^۲ و بی نظیر روزگار گشت، اگر چه^۳ کلمات کمالات و خوارق عادات او نوشته شود دفتری علیحده می باید، برخی تبرکاً نوشته می شود. روزی مرزا رجب بیگ بدخشی که از عمده رفقای^۴ برهان الملك صوبه دار اوده بود لکوکها نقد و فیلان و اسپان و خیمه و خرگاو خود را^۵ تاراج داده ترك کرده بود از آنحضرت پرسید که درویشان را از احوال مخفی خبر می شود، فرمود اگر پشه در مغرب پرد فقیر را در مشرق دریافت می شود، او گفت این^۶ قصایص را بسیار شنیده لیکن به چشم ندیده ام، آنحضرت اکثر کلمات که در خلوت او را به اهلیه او به میان آمده بودند بیان فرموده خواست به تشریح^۷ آن پردازد فی الفور بر قدمش افتاد و گفت که احتیاج تشریحات نیست، من مقرر کمالات درویشان شدم چرا که درین گفتگو که با اهلیه خود گفتم خادمه^۸ هم محرم نبود^۹:

مردان خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند

میر محمد عطا نام مردی صاحب ریاضت بود خواست که لباس خود را رنگین سازد و آنحضرت فرمود که چرا جامه رنگین می کنید، آخر جامه های تورنگین

۱ د: 'زرگ' نداد ۲ ج: 'آمدی بی نظیر' روزگار ۳ د: 'جمله' کلمات

۴ د: 'رفقایان' برهان الملك ۵ ج: 'د: 'براه خدا' تاراج ۶ د: 'این' ندارد

۷ ج: 'شرح' آن ۸ ح: 'خادم' هم ۹ ج: 'محرم' نبودست

خواهد شد، همان شد که بعد چند روز مردم او را^۱ شهید کردند، شخصی از آنحضرت اخذ فوائده نموده^۲ به شغلی اجازت یافته بود، هر گاه که به خدمتش حاضر می شد فرمودی که شغل می کنی؟^۳ می گفت، می کنم، چون او را تعشق با رنی بود تمام شب به او^۴ مباشرت کردی، صبحی گفתי که به آن شغل مشغول می باشم، روزی پرسید شب هم شغل کردی؟ گفت کردم، آنحضرت تمام احوال شب که بر او از آن گشته بود بیان فرمود، او متنادم گشته به طرف کعبه رفت و حقیقت کشف آنحضرت را یکی از برادران خود ظاهر کرد، او به خدمت آنحضرت آمده استفسار آن مقدمه نمود و گفت که آنحضرت را کشف بر احوال واقعی بچه طور می شود؟ فرمود که کشف این قسم بر سه نوع است، گاهی هاتفی آواز می دهد و گاهی روح فقیر سیر می کند و گاهی حجاب ارضی بر طرف می شوند و بر طرف شدن حجاب ارضی مرتبه عالی است و برای افشای این راز^۵ او را منع فرمود، اهلایه مولوی محمد نشان اصل نام ایشان مولوی محمد محب الله^۶ پسر کلان آنحضرت زندگی قضا کرد آنحضرت مقید^۷ شد که تزویج دیگر نماید، وی متاهل بود ناگاه درد گرده لاحق شد، حکیم ممانعت صحبت نسا نمود، آنحضرت بر خلاف قول حکیم به مبالعه به زن کردن نمود چنان کرد او را حق تعالی فرزندان عنایت کرد، باز از شاه محمدی نام درویشی کامل فرمود درین ماه حج اکبر خواهد شد باید دید که نصیب کدام کدام کس گردد و خوابی دیده ام که ملا نظام الدین زندگی قضا کرد و گفت کدام کامل بمیرد، شب از بالای بام بیفتاد تا شش روز زنده مانده بر نمی آمد، از دوست هر چه آید نیکوست، پس فرمود الموت تحية العارف، شب پنجشنبه همه کس دیدند که دو کس آمدند، یکی با جامه صندلی عربی^۸ و دویمی سفید و لباسی برای آنحضرت آوردند به روز جمعه وقت نماز که نهم ذی الحجه روز حج اکبر بود و در عین تکرار کلمه الحمد^۹ الله الله جان به مشاهدۀ جانان تسلیم نمود، در لفظ ذات الله سال تاریخ او بر می آید، انا لله وانا اليه راجعون.

ج. ۱: او را مردم شهید	ج. ۲: نمود بشغلی	ج. ۳: می گفتمی می گفت
ج. ۴: به او مباشرت	ج. ۵: این را او	ج. ۶: الف: مولوی محمد محب الله ندارد
ج. ۷: مصر شد	ج. ۸: د: عربی ندارد	ج. ۹: د: بیجهر الله

موج احوال آن فنا فی المرشد^۱، آن مصروف مسترشد، آن بنده مقبول خدا حضرت محمد رضا برادر حقیقی ملا نظام الدین است، عالم با عمل محقق بی بدل، در اوّل حال که ملا مرید شاه عبدالرزاق شد آنحضرت گفتی تو حرمت^۲ طلبه بر باد دادی که به يك اُمّی بیعت کردی، ملا گفتی ار من قصور شدنی بود شد، شما به دام آن اُمّی گرفتار نخواهید شد، چون از حضوری شاه^۳ عبدالرزاق بهره ور شد بیعت نمود و به ریاضات درآمد، در تصوّف رتبه ارجمند به دست آورد و خدمت مرشد بر خود اختیار کرد، اسباب آرام اسپ نیز^۴ مدام بر دوش کشیدی و کوچه به کوچه پیش اسپ دودی^۵ پس به حج رفت و خبرش مسدود شد، ملا روزی در خدمت پیر رسید فرمود این وقت به جامع مسجد دمشق وضو می کند و جماعت نماز تیار است انتظار این مسافر دارند.

موج احوال آن عمده اخبار، آن زنده ابرار، آن در مشاهده دایم به حضوری ملا کمال الدین فتحپوری از علمای عالی قدر و متصوّفان کمالات برتر بود، مرید شاه عبدالرزاق است، اوّل از کمالات شاه عبدالرزاق انکار داشت آخر مرید شد و به ریاضات^۶ درآمد، ستر حال بسیار نمودی، وقت بیداری مردم به خواب شدی و وقت خواب اشخاص برخاستی و تا صبح مشغولی ها داشتی، بزرگیها بسیار داشت، در علوم صوری فهمی ذکا و طبع رسا و تقریر مصفا در معاصران او را مشهور بود.

موج احوال آن درویش دلریش، آن آزاد از علایق کم و بیش، آن صوفی بی اشتباه، کامل وقت حضرت شاه رحمت الله ساکن امروزه مرید شاه عبدالرزاق بانسوی است، از عاشقان پاک و مشتاقان سینه چاک، در فقر و فنا بی عدیل زمانه بود، چون به شرف ملازمت سید شاه عبدالرزاق مشرف گشت همان وقت غله گندم برای تخم ریزی به قطعات زمین علاقه خود فرمود که این غله را به قطعات تخم ریزی بکن، او بر سر قطعات رفت و آن غله را تخم ریزی کنائید و خود همانجا

۱ ج: 'صافی' المرشد ۲ ج: د: 'خریبت' طلبه ۳ د: 'شاه' ندارد

۴ ج: 'پیر' مدام ۵ ج: 'دودی' پس ۶ ج: 'ریاضت'

ماند^۱، بعد دو روز حضرت خیرگیری از اطعمه و غیره او را می کرد لیکن او به کناره آن قطعات بستر ساخته شب و روز استقامت اختیار نموده^۲ هرگاه غله تیار شد مالش کنانیده همراه خود آورده به خدمت آنحضرت حاضر ساخت و معروض داشت که امروز به شرف بیعت مشرف ساخته رحصت به امروزه فرمایند، آنحضرت بیعت نمود^۳، فرمود که این دو بیرۀ پان به تو عطا می کنم، یکی از آن بر ناله کاوی خواهی خورد و دومی بر دریای گومتی و نیز بر دریای گومتی ترا سردی يك كمان و پنج تیر و يك يابو و پنج روپیه نقد خواهد داد رد نخواهی نمود، پس اول بیرۀ پان که خورد نور معرفت در تمام حسد او منور گشت و بیرۀ دومی که بر گومتی خورد متحیر به انوار الهی گشت و يابو و تیر و کمان و پنج روپیه نقد شخصی به او داد آن را گرفته روانه شده به امروزه رسید، چون امر پیر مرشد چنین واقع بود که از بچهرانو^۴ پیشتر مسافر نخواهی شد ازین باعث گاهی از بچهرانو^۵ پیشتر نرفت، يك دفعه بجایی رفت، چون اسباب سپه گری با خود داشت زمینداران آنجا دانستند که او محصل زر از پیش حاکم آمده باشد چون تفحص نمودند آنحضرت فرمود که من مسافرم و فقیر از عامل کار ندارم، زمینداران اعتبار نکردند، گفتند اگر درویش هستی این درخت خشک پا کر که ایستاده است از دعای خود سرسبز نما، او به درگاه الهی مناجات نمود فی الحال آن درخت سرسبز شد، زمینداران به عذر و نیازمندی پیش آمدند همانجا مسجدی و چاه و مکانی تعمیر نمودند، از آن روز در امروزه هم می ماند و آنجا می رفت و نیز از تصرفات او این است که اکثر از دهلی عمالان بدو شاهی بدو روی نیاز آورده درخواست دعا می نمودند، آنحضرت پیش کش معقول برای خود ازو کالای او نویسانیده می گرفت و دعا می کرد، چون فلز به مطلب می شدند آن هدایا را به خدمتش حاضر می ساختند همه را لله می داد، يك روپیه خود به بازار می برد غله آن آورده به اهلیۀ خود می داد، آن تمام غله همان روز پخته به فقرا می داد، حصۀ خود گرفته به دروازه نشسته همراه

۳. ج: 'نموده' فرمود

۲. ج: 'نمود' هرگاه

۱. د: 'همانجا' بود

۴. ج: 'بچهرانو' پیشتر

۵. ج: 'بچهرانو' پیشتر نرفت

درویش و یا محتاج می خورد، غرض که تصرفات او از آن بیشتر است که به فید قلم آید، ماه و سال تاریخش به نظر نیامد مگر در اسروه و فوات یافت و همانجا مدفون گشته، رحمة الله علیه.

موج احوال آن فرزند صوری و معنوی حضرت یوتراب، آن کاشف اسرار ربّ الارباب، عشق^۱ ذات حق را صریح دلیل، سرخیل عارفان **حضرت میر اسمعیل**، از محبوب ترین مریدان و اکبر خلیفه حضرت سید عبدالرزاق بانسوی است، از محققان اسرار و مکاشفان انوار، او را درین حال احتشام رفیع و احترام وسیع بوده است و در ذوق و سماع بی عدیل روزگار بود، پیوسته به رقص و سرود اسردان اشتغال داشتی و متبسم بودی، قسمی که از کمال تجرید و تقرید عبادات شاقّه ازو به عمل آمده به احوال دیگری کم یافته می شود، در رساله احوالش^۲ آرد،^۳ ابتدای حال در قصه دیوه شرح عقاید جلالیه می خواند که جذبه عشق حق بدو رسید، هر پنجشنبه از دیوه به بانسه که فاصله پنج گروه است در خدمت سید شاه عبدالرزاق آمدی^۴ بی اظهار مطلب خدمت نمودی^۵ و صبحی باز به دیوه رفتی، آخر دو شب ماندن بانسه معین ساخت، وقتی در استراحت شاه عبدالرزاق به خشم آمده منع فرمود و گفت برو از اینجا، حضرت میر با چشم گریان در شب تار قصد دیوه نمود^۶ در همان وقت مغاشی بر سید شاه عبدالرزاق پدید آمد و در مجلس رسول صلی الله علیه و سلم خود را دید و جناب نبوی مآب را متوجه حال خود نیافت، بعد از آن در همان^۷ مجلس به امیرالمومنین رجوع آورد، جناب ایشان هم متوجه نشد، بعدش به سوی حضرت امام حسن آورد ایشان هم متوجه نشد، بعد از آن به جناب حضرت امام حسین آورد آنجناب از راه غضب فرمود که عبدالرزاق فرزندم سید اسمعیل به تو رجوع آورد تو متوجه نشدی این مقدور تست، چون سید شاه عبدالرزاق بیدار شد بر خود احوال را متغیر دید، سراسیمه شده به خیال آنکه اگر بر سید اسمعیل درین شب تار دهری شمار آسیبی رسد احوال من در عاقبت تا کجا

۱. ج: 'عاشق' ذات ۲. الف: 'از' ابتدا ۳. ج: 'آمده' ندارد
 ۴. الف: 'خدمت' نمودی ۵. الف: 'دیوه' 'نموده' ۶. الف: 'همان' ندارد

باشد، برخاست و متعاقب شد، در اثنای راه به دیهی در تکیه آرادی رسید و تفحص حال سید کرد، آن فقیر گفت جوان نوحاست^۱ دیر است که آمده بود و در آن^۲ گاه تکیه کرده بود، معلوم نیست که هست یا رفت، سید شاه عبدالرزاق آنجا رفت دید که حضرت میر در خواب است دستش^۳ گرفت، حضرت میر بیدار شده قصد پابوسی نمود، سید شاه عبدالرزاق دستش گرفته از آن حرکت باز داشته فرمود، بیا سید عالی نسب و سرش به سینه خود مالید، از آن روز^۴ گاهی سوای سید عالی نسب به اسم دیگر یاد نکرد و فرمود آنچه شد شد^۵ حالا به نزد من^۶ باش، پس به بانسه آورد و به تلقین او مشغول گشت، در يك سال سلوك را طی^۷ نموده به مرتبه اقصی رسانید و حضرت میر موافق معمول سلسله سید شاه عبدالرزاق بر کناره دریا به گوشه نشسته عبادت مدام می کرد، سید شاه عبدالرزاق که روز بیعت حضرت میر مقرر کرده بود آن روز جناب اقدس حضرت علی مرتضی بر اسمی سوار آنجا رسید و فرود آمد و بنشست، حضرت میر پابوسی نموده بایستاد، فرمان شد که تو هم بنشین، حضرت میر به حضور جناب بنشست^۸، آنجناب از حضرت میر بیعت ستید بلا واسطه تلقین فرمود و اجازت این درود فرمود برای رویت سید المرسلین خاتم النبیین اللهم صلّ علی محمد كما امرتنا ان نصلي عليه، اللهم صلّ علی كما هو اهله، اللهم صلّ علی محمد كما تحبّ و ترضی له، اللهم صلّ علی روح محمد فی الرّاح، اللهم صلّ علی جسد محمد فی الاجساد، اللهم صلّ علی قبر محمد فی القبور، اللهم صلّ علی تربة محمد فی التراب و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله اجمعین. چون حضرت میر موافق معمول به حضور مرشد به نصف النهار رفت فرمود امروز با من بیعت کن، میر از جهت بیعت که با حضرت علی مرتضی نموده بود متأمل شد، سید شاه عبدالرزاق فرمود بیا این همان بیعت است، پس حضرت میر تجدید بیعت نمود. از جمله خوارق عاداتش آنکه مولوی سید غلام نبی از شاه

۱. د: 'نو' ساخته
 ۲. ج: 'این' گاه
 ۳. ج: د: دستش 'را' گرفت
 ۴. ج: 'باز' گاهی
 ۵. الف: 'شد' ندارد
 ۶. الف: 'نزدش' باش
 ۷. د: 'نمی' نموده
 ۸. د: 'حضرت میر پابوس نموده بایستاد فرمان شد که تو هم به نشین حضرت میر به حضور جناب به نشست' ندارد

شاكرالله خليفه حضرت مير روايت آرد كه شاه شاكرالله در مجلس رقص و سرود به حضور حضرت مير نه نشستى، روزى نشست به كه مغنيان آمدند، شاه شاكرالله برخاست كه بدر رود، حضرت مير فرمود كه بنشين، نشست تا آنكه رقص شروع شد، شاه شاكرالله خود را در مجلس پيغمبر صلى الله عليه وسلم^۱ يافت و همانجا ماند هرگز اين مجلس به نظر او نه آمد، بعد موقوف سرود مجلس به نظر او آمد، بعدش به دهلى رفت، اهل بلده او را بس گرامى داشتند. روزى اميرى دعوت او كرده به خانه خود^۲ طلبيد، بعد تناول طعام امير بر چاكران خود از جهت خطا كردن نمك در بعضى طعام تنگ آمده حكم نازبانه فرمود، حضرت مير شفاعت خواست، در غلبه خشم امير نشنيد، هر تزيانه كه^۳ مى زدند آثر ضرب آن بر پشت مير مى رسيد و خادمان امير را آسيبي نرسيد. پدر نگارنده زخار به امير خيلى معتقد بود كه مردم حمل بيعت مى كردند پس از دهلى به موضع بسولى معموله لكهه^۴ متصل بانسه آمده اقامت نمود و نقيه عمر همانجا به طاعت و عبادت گذرانيد^۵. در باره او قدوة العارفين فرمودى كه سيد بسيار با ادب بود اين ادب دليل بزرگى اوست، در رساله احوالش كه مواخذ اين انتخابات است^۶ از او^۷ خيلى كلمات نامت كه در تصوف فرموده داخل يافته اين مختصر گنجايش آن نيافت، او اخر استغراق و حيرت جذب نمابر سيد غالب آمد، اگر زنجير نمى كردند رو به صحرا مى نهاد، به تاريخ چهاردهم ذى الحجه يك هزار يك صد و شصت و سه هجرى وفات يافت،^۸ حيف ستون دين افتاد، تاريخ اوست، دو پسر عقب گذاشت.

موج احوال آن مظهر جود و الاحسان، آن مصدر فيض بيكران، آن محور وحدت در عين كثر و جاه، حضرت شاه شاكرا^۹ الله نسب شريفش از سادات علوى مشهور است، وطن اصلى او در فرية سندولى معروف به سيدولى^{۱۰} معموله پرگنه ستر كهه از مضافات صوبه اوده، از اكبر مريدان و اعظم خليفه حضرت مير سيد

۱. ج. د: عليه و آله وسلم ۲. الف: او، طلبيد ۳. الف: كه ندارد

۴. الف: گذرانیده ۵. الف: است ندارد ۶. د: از، خيلى

۷. الف: سندولى

اسمعیل بلغرامی است، او را درین حال شوکت رفیع و حشمت وسیع، اخلاق حمیده اوصاف به غایت پسندیده و تواضع تمام به کثرت بود و فیاضی و جوادى او انتهایى ندارد، راجه بینی بهادر معتقدش که به یمن الطاف او نایب صوبه اوده گردید به لحاظ فیض رسائی آنحضرت حلالیق تام صوبه ار هر جنس چه زمیندار و چه ائمه دار و سپاهی و علوفه دار و جاگیردار هر کس به آنحضرت درخور احتیاج هر جنس که ظاهر نمود به اصلاح اسورات او وجه و سعی نمود، به مشاهده چنین معاملات قدوة العارفین فرمود که بعد از حضرت سلطان المشایخ نظام الدین احمد بدایونی آن قدر فیض از هیچ مشایخ به خلق نرسیده که از شاه شاکرالله به عمل آمده و حضرت شاه بدرعالم فرمود که اگر دیگر مشایخ را این قدر مقدور سعی مؤثر می شد ممکن نبود که چنین فیض به عالم می رسانید، وی محسن دوران گشت، ابتدای حال تحصیل علم در قصبة امیتهی نمود، چون در میان حضرت شاه یسین سجاده نشین حضرت بتدگی نظام الدین و آنحضرت محبت^۱ فوق الحد بود بعد تحصیل فراغ شاه شاکرالله را آنحضرت در جوراس که متصل امیتهی بود کدخدا کرد، بعد کدخدائی آنحضرت از حضرت میر اسمعیل بیعت نمود و طریق مشاهده و مجاهده پیش گرفت، چندان مجاهدات ذکر جهر که تمام عمر از يك پاس شب مانده با دیگر معتقدان و مریدان خود دور کرده تا نماز صبح که ازو به عمل آمده به احوال دیگر مشایخ کم یافته می شود و قدوة العارفین فرمودی که ابتدای حال فقری شاه شاکرالله در غره های نواح لکهنو ذکر جهر کرده اند و آنحضرت را فیض از روح منوره سلطان سید اشرف جهانگیر نیز رسیده و والدین نیازمند کاتب حروف نسبت شاگردی به جنابش داشت ازین سبب بینی بهادر خیلی مراعات در حق او نمود، مدت حیانتش هشتاد سال، آخر عمر از دو ماه بیشتر استغراق به وی غالب آمد، به تاریخ هفتم ذی الحجه سنه يك هزار و يك صد و هشتاد و هشت هجری به جوار رحمت حق پیوست، مزار شریفش در سیدولی^۲ وطن او واقع است، يك دختر و سه پسر عقب گذاشت.

۱ ج: محبت فوق 'العاده' ۲ الف: 'سندولی' وطن

موج احوال آن از کلمات یقین منقوش نگین، حضرت حافظ معین الدین از نژاد مخدوم شیخ خاص امیتهوی جامع علوم ظاهر و باطن با کمال منزوی^۱ به سرای خود است، مرید شاه شاکر الله بود، پیوسته به عبادت می گذرانید، به غایت بزرگ بود.

موج احوال آن عالم علوم باطن و ظاهر، آن به غایت مصفا و طاهر، آن فارغ از تلاش نفیس و لذیذ، حضرت مولوی عبدالعزیز بن مولوی ابوسعید بن ملا قطب الدین شهید سهالوی، نسبت ارادت از میر سید اسمعیل دارد، صاحب درد و شوق^۲ و ریاضت و قوت باطن بود، پیش از وفات خود از برادر بزرگ خود مولوی عبدالحق که ذکرش گذشت گفت از کتب تصوف معلوم می شود که میت هم بر جنازه خود وقت نماز جنازه حاضر می شود و نماز می گزارد، او خاموش ماند، گفت استعجاب مکنید^۳ روزی معلوم خواهد شد، روزی که وفات کرد ملا عبدالحق در عین نماز جنازه تبسم نمود، بعد فراغت وجه تبسم پرسیدند، ملا گفت که مولوی عبدالعزیز در نماز جنازه خود حاضر بود و چند روز پیشتر از من چنین کلام کرده، چون پسرش مولوی یعقوب به مرض صعب مبتلا شد اطباء از علاج باز ماندند، روزی گفت من مرض را بر خود می کشم، پس خودش بیمار شد و وفات نمود و مولوی یعقوب صحت یافت، قوتش را ازین جاقیاس باید کرد و مولوی محمد یعقوب در عمر پنجاه سالگی قرآن یاد گرفت و عالم و عامل بود، بدون دستخط او احکام فرایض شرعی در لکهنؤ جاری نمی شدند، با قدوة اعارفین خیلی محبت داشت، عقب او را چهار پسر ماندند، هر يك حافظ و صاحب فضیلت و اکثری ازینها معبد و متلاشی تصوف و صاحب سیر سلوک اند خصوص مولوی عبدالقدوس صاحب ریاضت است، از اکثر بزرگان فیض گرفته مشغول شد، مولوی عبد العزیز پدر مولوی یعقوب نهم ذی فعهده سنه يك هزار يك صد و شصت و پنج و مولوی محمد یعقوب به تاریخ در مشاهده جانان جان نسلیم نمود.

۲. ج: د: 'شوق' ندارد

۱. ج: 'منزلت' سرای

۳. د: 'استعجاب' مکنید

موج احوال آن عامل احکام فاذکرونی، آن واقف انفس درونی و بیرونی^۱، آن کاشف معاملات بعد المشرقین، نجاح زمان حضرت شاه غلام حسین خلیفه قدم به قدم و ندیم همدم حضرت شاه شا کر الله است، ذوق وافرو مجاهد متکاتر داشت، از اولاد امجاد حصرت^۲ عمر خطاب رضی الله عنه ساکن قریه هروی متصل شیخ پوره توابع مالدیه مضاف صوبه بهار بود، ابتدای حال در عشق مجازی به علی ابراهیم خان شیخ قریشی ساکن و رئیس شیخ پوره که آخر در سرکار قاسم علی خان نائب دو صوبه گردید و صاحب نوبت و علم وقوع^۳ گشت پیدا کرد و انواع مصائب برداشت از آنجا به لکهنو آمد^۴ از ملا حسن و عمره علما تحصیل علم نمود، فاتحه فراغ از مولوی عبدالعلی خلف ملا نظام الدین از نهایت درد و شوق عشق فصوص الحکم بر خلاف عالم خواند، بعد از آن به حلقه مریدان حضرت شاه شا کر الله درآمد چنان به ریاضت کوشید که در اندک عرصه^۵ در میان جمیع یاران آنحضرت سر یکتائی بر آورده سبقت برده ممتاز گشت و طریقه مجاهده اش بیشتر به رسم ذکر جهر بود بلك^۶ عمل محمدی صلی الله علیه و سلم که به حضرت میر سید اسمعیل از جناب حضرت علی مرتضی رضی الله عنه رسیده بود دیگر در هیچ سلاسل نیست عامل گشت و آن طریق برین وضع است که ذکر جهر را در صحرا و بر استاده شده می کنند و بر وقت الا الله سر خود را بر زانو می رسانند و باز می^۷ ایستند و در آن کثرت جاه بر خود غیر از يك لنگ ستروش ملبوس دیگر کار نداشت و راجه بینی بهادر معتقد پیر او پیوسته تمنای ملاقات می نمود اقبال^۹ نمی کرد، در سایر دولتمندی او مطلق اعتراض کرد الا آن که چون قاسم علی خان والجاه به سرکار نواب شجاع الدوله مع رفقا و اهل کاران خود اسیر شد آنحضرت از مرشد خود به بینی بهادر نویسنده که ولی ابراهیم خان رفیق قاسم علی خان از ایام طفولیت نظر قبول شاه غلام حسین است، از خبر مقید شدن او ایشان را چندان

۱ ج: و بیرونی	۲ الف: حضرت ندارد	۳ ح: د: و طوع گشت
۴ ج: آمده	۵ الف: اندک حصه	۶ ج: بلکه او عمل
۷ ج: ناز داشتند	۸ الف: می داشتند	۹ د: را قتال نمی کرد

تعلّق رو داده که از همه کار باز مانده، بینی بهادر او را خلاص کنانیده داد، روزی که راقم اوراق از آنحضرت درخواست تفحص احوال ایشان نموده تا يك پاس احوال عشق و محبت با ابراهیم علی خان که داشت بیان نمود، غرض ریاضات بسیار نموده در حقیقت مرتبه عالی بهم رسانیده بود، مردم اکثر خوارق هم ارو ظاهر می کردند.

موج احوال آن موجد و محقق کارها دیده، آن مدقق جام وصال چشیده، آن فارغ از قیودات ما و منی، شیربیشه توحید شاه غریب الله دکنی از افاضل صوفیه اهل صفا و اکابر اصحاب زهد و ورع، عشق وافر و ترك کامل داشت، اسم شریفش محمد شکوه است، ابتدای احوال با علم و طوع و نقاره نوکر عالمگیر اورنگزیب^۱ بادشاه بود، در عنفوان جوانی علیه محبت الهی به حالش غالب آمد، سایر اسباب و اموال را به راه خدا تاراج داده به قدم تجرید برآمد و در خانواده قادریه عالیّه بیعت نمود و به موجب ارشاد مرشد خود در ریاضت^۲ اشتغال کرده همیشه مسافر می ماند، ملتها جابجا سیر کرده چون به نواح شهجهان پور رسید از سید غلام^۳ حسین قاضی پرگنه جای^۴ استقامت گزیده، قاضی را چون مکشوف گشت که آنحضرت میل استقامت این ضلع دارد معروض داشت که در تعلقه بنده جایی که پسند آید حاضر است، پس قریه امرته پسند نموده اقامت گزید از آن باز گاهی مسافر نگشت، هفتاد سال آنجا گذرانیده در زمانه شاه غلام حسین نبیره قاضی غلام حسن روزی از مکان امرته برخاسته در قریه سره به مکان دروازه قاضی غلام حسن تشریف آورده و سه سال مقیم ماند، بعد از آن فرمود برای فقیر مکانی تجویر نمایند و این اشاره به قبر خود نمود، پس ایشان تجویر نمود و از مقابر بزرگان خود آنحضرت را داد تا دوازده سال آنجا^۵ ماند، روزی جمعی کفار بر سر قتل سید شاه غلام حسین آمدند، آنحضرت بر فحوای قلوب شان مطلع گشته تصرفی کرد که با خودها جنگ گیرند و همه ها مقتول^۶ شد، همان وقت آنحضرت

۱. الف: 'عالمگیر اورنگزیب' بادشاه ۲. الف: 'ریاضت' اشتغال ۳. ح: سید 'غلام' ندارد

۴. ج: د: 'جای' ندارد ۵. د: 'باید' ماند ۶. ح: 'مقبول' شد

به سید شاه علام حسین گفته فرستاد که این کفار بر تو از سر خشونت آمده بودند حق تعالی از فضل و کرم خویش آنها را دفع گردانید و ازین جنس بعد از وفات آنحضرت خرق عادات هم به عمل آمده، تاریخ سال و ماه وفاتش به نظر نیامده، عمر دراز یافته بود، می گوید که يك صد و سی سال به قید حیات مانده.

موج احوال آن درویش صاحب مصارف، آن آگاه حقایق و معارف، آن مطلع نکات معنوی، حضرت شاه بهاء الدین قادری بن عبدالرحمن دهلوی، مشرب قادریه داشت، در اعراس پیران اکثر تواضع درویشان را تقد کردی، وقتی از سماع چون به افاقه آمد اهلیه خود را از سرای برآورده خانه را معه اسباب و اطفال به قوالان بخشید، مریدانش مبلغی به قوالان داده اطفالش را خریدند و به شیخ سپردند، ندور و فتوح هر روزه در همان روز خرچ کردی، روزی او پیش اهلیه خود چند تنکه دید دانست که شب او داشته است و خرچ نکرده، فلوسی از آن به آتش گرم کرده بر جسد خود داغ نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ممتاز زمانه فی التّرك والتّجريد، آن سرتاوض و یگانه فی العشق و تقرید، آن دایم به مشاهدۀ دلدار و شاهد حضرت شاه عبدالواحد، از شیوخ صدیقی قصبة^۱ ملانوه است، در پیلانوه که قریه ایست در میان ملانوه و بلغرام اقامت داشت، از پاكان زمانه ترك كامل و عشق وافر و حالی قوی و همت بلند داشت، مرید شاه اعتبار خلیفه شاه سوندها که یکی از بزرگان سلسله قادریه بوده اند بود، وی مجدوب سالک است، ابتدای حال جذب به شدت می داشت، آخر آخر به سلوک مبتدل گشت، پمجاه سال در يك حجره در قریه پیلانوه معموله پرگنه ملانوه بر سر مزار مرشد خود شاه سوندها و شاه اعتبار گذرانید و از آن حجره بیرون نشد و ندور و فتوح که مردم می دادند اول نمی گرفت، اگر به مبالغه پیش می آمدند گرفته خود در آتش می انداخت خواه به چاه و تمام عمر بر يك بستر بالای زمین اوقات بسر برد و او را گاهی کسی ندیده که طعام به کدام وقت می خورد و اگر چه

۱ ج: 'از شیوخ ملانوه،

اکثر امور شرعی را تن نمی داد لیکن خاص و عام را به دل اعتقاد او غالب بود، کشف بر خطر قلوب خلایق به شدت او را بوده است و خوارق عادات بسیار ازو به عمل آمده، در هنگام فوجداری پدر خود این نیارمند کاتب حروف سه چهار دفعه به شرف ملازمتش رسیده، سبحان الله حالتی که به احوال اولیای سلف در کتب خوانده بود از مشاهده جمال ولایت مآب او هویدا یافت، با وجود این قدر بی سامانی و عریانی جلالت کشف و کرامت و علو درجات بود، در آن هنگام یکی از برادرزاده اش شاه مدن نام که از یمن توجّه اش حالت کامل برو غالب آمده بود بیرون حجره نشسته بژ^۱ می گفتی بعد دو گهری سه گهری فرمودی که مدن چه شور می کنی؟ او خاموش شدی، بعد دو گهری بژ^۲ آغاز کرده، شاه مدن در عین حیات آنحضرت ازین جهان وفات نمود غرض که کمالات حضرت شاه عبدالواحد از اندازه بیان بیرون است، وی از بی نظیران رمان بود، حضرت شاه قدرت الله صفی پوری هر گاه برای عرس حضرت شاه ینسین به بلگرام می رفت در اثنای راه ضرور به ملازمتش رسیده عازم به بلگرام می شد، روزی فرمود بابا قدرت الله فقیر تشنه است شاه قدرت الله از دست خود آب از چاه کشیده آنحضرت را گذرانید، او نوش جان فرمود، همان روز حضّاران آشامیدن آب شاه عبدالواحد ملاحظه نمودند و الّا به^۳ تمام عمر کسی ندیده که کدام وقت چیزی می خوردند و می نوشند^۴ سبحان الله در آن ویرانه هر کس که بدو می رسید از قسم شیرینی و طعام به هر کس بی داد ممکن نیست که تمام عمر آنجا رفته باشد و چیزی نیافته باشد، وفاتش به تاریخ دوم شهر رجب سنه هزار و یک صد و هشتاد و چهار هجری به مشاهده جانان تسلیم نمود و نزدیک مزار مرشدان در باغ قریة پیلانوه مدفون ساختند، معاصر قدوة العارفین بود، از وفات شاه قدرت الله صفی پوری و آنحضرت چند روز را فرق است، بالفعل عاشق شاه خلیفه آنحضرت که احوال جذب کامل دارد و صاحب کشف و کرامات است به موجب حکم مرشد خود بر سر قبر مادر خود در قصبه ملانوه در محلة افغانان قیام می دارد.

۱. ج: بژ می گفتی

۲. ج: بژ بژ

۳. الف: نه ندارد

۴. ج: نه تمام

۵. الف: نوشیدند: د: می نوشید

موج احوال آن محترم آفاق، آن محترم بالاتفاق، آن به من وجود طالبان تلقینش مشابه کیمیا، مقدس زمانه حضرت ضیاء الدین مشهور به قاضی جیا از اکابر ارباب ولایت و تفاخر اصحاب هدایت، دست گیر او نفسی قاطع و احوالی قوی و عبادت کثیر و تصرف منیر داشت، در حقیقت او اولاد سید ظهیر الدین نوتنی است، روزی کدام شیخ آمد و خود را سید ظاهر نمود، از اشراق باطن آنحضرت برین مقدمه و ارسیده فرمود اگر ار شیخی میل نداری شیخی را من^۱ قبول نمودم، از آن روز ملقب به لقب شیخ شد و فرزندانش نیز چنین گویند مشرب قادریه داشت بدین وسائط به حضرت غوث الثقلین می رسد، قاضی حبا از شیخ محمد بکهاری، وی از سید ابراهیم ایرجی، وی از سید بهاء الدین انصاری، وی از والد خود سید احمد جیلی، وی از والد خود سید حسن، وی از والد خود سید موسی، وی از والد خود سید علی، وی از والد خود سید محمود^۲، وی از والد خود سید حسن، وی از والد خود سید محمد، وی از والد خود سید محی الدین ابونصر، وی از والد خود سید محمد صالح، وی از والد خود سید عبدالرزاق، وی از والد خود سید شیخ السمنوات والارض شیخ عبدالقادر جیلانی الی آخره و از دیگر سلاسل نیز نعمت ها یافته و اجازت حاصل ساخته و طریقه نقشبندیه برو غالب بود و صاحب تذکرة الاصفیا به انتساب بیعتش از شیخ وجیه الدین گجراتی رسانیده، غرض در حال مقبول و محمود است، تصرف و خوارق علانیه از او وقت طلب علم صوری سر می زد، از قاضی بلده گجرات تلمذ می نمود، دخترش به مرض صعب گرفتار شد، اطبا از علاج باز ماندند، به استاد پیغام داد که سبق بنده گر^۳ بر سایر طلبه مقدم فرمایند صبیّه را همین وقت آرام می شود، استاد قبول کرد، از دعای او دختر قاضی شفا یافت، پس آن دختر را به نکاح آنحضرت قاضی داد و در بیاض الاولیا نویسد وقتی او در اسفار راه گم کرد، خضر علیه السلام رهمون او شد، فرمود تا چهل روز ملازمت من اختیار کن چنان کرد، سایر کمالات و رفیع احوالات از آنجا حاصل کرده، وقت وفات فرمود، تجهیز و تکفین من از دست حاجی محمد فضل که خلف

۲ ج: سید محمد

۱ د: را من ندارد

۳ دنبنده گر ندارد

او بود در آن وقت برای حج به مدینه رفته بود باید گرفت، حضار متعجب و حیران دم در کشیدند، او انتقال کرد، ساعتی بگذشت^۱ که حاجی فضل از مدینه رسید، این کمالات و علوّ درجات حضرت قاضی باید دانست و حاجی محمد بن فضل بن قاضی جیا سالک مجذوب بسا صاحب کمال و عالی احوال و خرق عادات بلند در کرامت مرتبه ارجمند و به عایت دل پسند داشت، وی را نعمت از درویشی به اثنای سفر حج بدین طریق رسید چون به مقاسی وارد گشت درویشی صاحب کمال محمد شفیع نام به طعام پزی مشغول بود، آنحضرت را دیده فرمود خوش آمدی و حج تو مقبول افتاد احتیاج پیش رفتن نیست، پس آن دنگ گلی پخته طعام به آنحضرت داد و نوارش نعمتهای سلسله شطاریه و سهروردیه عنایت فرمود خود انتقال ازین عالم کرد آنحضرت او را دفن نموده به وطن برگشت، چندان تصرفات در حالت جذب و مستی ازو سر زده که به تحریر راست نیاید. روزی پسرش شاه فتح الله در شکار^۲ خواست که خرگوشی را ذبح کند و کارده به گردنش راند^۳ خود هم انتقال نمود نعلی را به حضور آنحضرت آوردند، فرمود چشم باز کن فی الحال زنده گشت، شاه ثناء الله برادرزاده او که به شرف مریدی فایز شده در تصوّف رتبه عالی بهم رسانیده بود التماس کرد که در شرع رخنه واقع شد، فرمود اگر چنین است بمیرد بر فور بر آمدن این کلمه باز مرغ روحش پرواز نمود و در دائره دفن شد، ابوالخیر و مقتدر و فضل محمد سه پسر قاضی جیا بودند و رای محمد فضل محرّر بحر زخار زیارت سراقه این بزرگان در نوتنی نموده شیخ خضر جد فقیر در نوتنی به خانه کدام فرزند قاضی جیا که^۴ کدخدا بود مرا نسبت به فرزندی آن جناب از طرف مادر می رسد مصرع^۵ - رفت از دنیا^۶ به دین قطب جهان تاریخ اوست، رحمه الله علیهم.

موج احوال آن به تجلیات ذات سرور، حضرت سید نعمت^۷ الله متخلص به نور، در تذکره میر نفس علی آرد، انتساب بیعت^۸ به خانواده قادریه داشت، مریدان

۱. الف: 'بگذشت' که ۲. الف: 'شاه فتح آمد در شکار' خواست ۳. ج: 'راند' ندارد
 ۴. الف: 'که' ندارد ۵. الف: 'مصرع' ندارد ۶. ج: 'دنیا' ندارد
 ۷. د: 'محب' الله ۸. الف: 'بیعت' نمود

را به ذکر خفی تلقین می نمود، ابتدا حال تحصیل علوم نموده با قدم توکل و تجرد^۱ سیاحت نمود و اکثر بلاد و امصار را دیده به راج محل توابع بنگاله رسید، قوت او از شکار بود، همان روز میر سید محمد قادری حالت استحضر داشت فرزندانش برای نماز جنازه پرسیدند که کدام کس بخواند، او گفت سیدی به این شمال می رسد او بخواند، آنحضرت تجهیز و تکفین سید محمد نمود، سپس محمد شجاع بن شاه جهان بادشاه معتقد او گردید، پس به قریه فیروزپور مقیم شد، عالمی به تولایش در آمد، بعد چندی پای های سید شل شد، عالمگیر بادشاه متمنای قدومش گردید، به اظهار بی اختیاری با های^۲ خود را از محفل بادشاه محفوظ داشت مگر نامه و پیام^۳ به اتحاد جاری ماند، تصرفاتش زیاده از حوصله تحریر است که دوازده هزار روپیه با^۴ ظروف گلی برای تقسیم اطعمه غربا به دایره او می آمدند به دیگر اخراجات چه رسد، در هزار و هشتاد^۵ و هفت وفات یافت.

موج احوال آن افضل روزگار و اکمل شاه کوسل^۶ درویش مشرب قادری داشت، حضرت حاجی هدایت الله فرمود که به غایت حالی قوی و قوت مخصوص و آزادی داشت، آثار ولایت از جمان حال او مشاهده می شد، در نجف اشرف به دروازه مقبره شیربیشه کبریا حضرت علی مرتضی می ماند و شاه غلام حسن خیرآبادی که مردی طلسم کار بود سیاحت بسیار کرده و این عجائبات طلسم از کدام درویش ذخیره انداخته می گفت من شاه کوسل را دیده ام در کوفه زیر شجری کلبه گزیده بود، احوالش را آنچه کسی ظاهر نماید زیاده از آن تصور باید کرد.

موج احوال آن در توکل و تجرید پایه متین، حضرت سید زین الدین از نژاد

۱ ج: 'تجرید' سیاحت	۲ د: بی اختیاری 'پاهاندارد	۳ ج: 'پیغام' با اتحاد
۴ ج: د: 'را' ظروف	۵ ج: د: 'هفتاد' و هفت	۶ د: 'اکمل شاه کوسل،
سید زین الدین' ندارد		

خواجه ابراهیم ادهم، به غایت بزرگ عالیشان والا منزلت اندر تصوّف، در فرخ آباد به مسجدی کهنه بودی، توکل کامل و اخلاق حمیده داشت، شیخ خدا بخش فرماید که من نوکر نصاری بودم، او قصد د کهن نمود، به لحاظ سفر دور و دراز به خاطرم قلق رو داد، به خدمتش رفتم، فرمود تو بدون آنکه حاکم فرخ آباد بشوی^۱ ار فرخ آباد نخواهی رفت، همچنان شد که اراده آن نصاری موقوف شد، بعد چندی یکی از برادران آن نصاری به حکومت فرخ آباد آمد مرا به خدمتش سپردند، چند سال حاکم آنجا بودم، روزی آنحضرت فرمود شیخ خدا بخش ترا میل وطن نمی شود، ساکت ماندم، دانستم که حکومت من ازین جا موقوف شد، بعد از سه روز خبر عزل رسید، به غایت صاحب اخلاق و متوکل بوده، همانجا وفات کرد و مدفون شد.

موج احوال آن در طریقه درویشی به خوش طوری **شیخ قاسم بن شیخ التوری الپیشوری** از قوم افغان، سلسله قادریه داشت که به چند واسطه به شیخ عبد القادر گیلانی می پیوندد و بسیار بزرگ بود، وفاتش در مخزن اعراس^۲ بامداد چهار شنبه در سال يك هزار و شانزده هجری، عمر شصت سال یافت، قبر در قعۀ چنار، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سید عالی قدر مراتب رفیع، آن متصرف مقامات وسیع، آن در صحرای عشق محبوب، پیوسته به جولانی **حضرت میر سید غلام قادر کولانی** از محققان روزگار^۳ و بزرگان ذوی الاقتدار شانی عظیم و همّتی دل پسند داشت، در فقر و فنا و زهد و ورع ممتاز روزگار بود، در خانواده قادریه مرید سید جعفر هادی الله پنجابی است که به چند واسطه^۴ دست ارادت او می رسد به حضرت غوث الثقلین، وطن اصلی او شهر کولان است که در میان مملکت ایران و توران واقع است، میر شاه محمد امین پدرش از کولان آمده در شاه جهان آباد بنا بر اکل حلال در منصبداران بادشاه همراه قمرالدین خان وزیر نوکری کرد مگر لحظه^۵ از شغل باطلی غافل نبود، مولد آنحضرت در دهلی واقع شد، چون به شرف بیعت سید جعفر هادی الله

۳. الف: 'روز' و بزرگان

۲ ج: د: مخزن اعراس

۱ الف: 'نشوی'

۵ الف: 'محطّر' از شغل

۴ ح: 'واسطه' ندارد

مشرف گشت ریاضات شاقه کشیده به مرتبه کمال رسید، خواست که به وطن اصلی خود به کولان رود در جنبو همراه پیر که رسید آنجا خوانی^۱ دید که حکم حضرت غوث الثقلین است که در بداؤن رفته به فلان مکان مقیم شو، صبحی آنحضرت قصه رویه را به خدمت حضرت پیر خود عرص نمود، فرمود ما بر همین^۲ وضع دیده ام پس ترا اقامت بداؤن لازم افتاد، آنحضرت از پیر خود رخصت شده به بداؤن آمد و نزدیک چاه در محله منجلی اقامت گزید، شهرت تمام یافته و عالمی به وی تولا نمود، آنجا به اسم قادر شاه مشهور است، کراست و خوارق عادات بسیار است، از محمد بخش^۳ مریدان آنحضرت نقل است که شجاع الدوله در هنگام جنگ نصاری هزیمت خورده در ملک بدایون رفت من همراه لشکر بودم، از قدمبوس آنحضرت مشرف گشته در خلوت وقت فرصت استفسار احوال شجاع الدوله نمودم که باز ایشان به صوبه خود قابض و متصرف خواهند شد یا نه، فرمود که هنوز روح او حیران و سرگردان است دخل به محفل پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم نمی یابد و آنحضرت به روی اعتراض اند، بعد چندی ترا ارین مقدمه آگاه خواهم ساخت، پس از پانزده روز که باز به قدمبوسی او حاضر شدم بر فور ملاقات ارشاد کرد مبارك باشد، تقصیر شجاع الدوله از جناب حضرت رسول خدا معاف شده عنقریب است که صوبه به تحت و تصرف او در آید، بعد از آن فرمود که قوم رو هیله که به ملک خود اند از دست^۴ او مقتول و تاراج خواهند شد، بعد از آن خدا حافظ شجاع الدوله است بعد چندی نصری از شجاع الدوله موافقت نموده صوبه اوده به دستور به او داد، بعد از دوازده سال افواج بی شمار فراهم نموده بر رو هیله ها رفت و از حافظ رحمت خان رئیس آن قوم جنگ به میان آمد^۵ از دست شجاع الدوله هزیمت خورده حافظ رحمت الله^۶ مقتول گشت، تمام ملک آنها از دست شجاع الدوله تاراج گردید، قلع و قمع آن قوم نموده همراه به لکهنو آورد، در آن سفر پیر محمد بخش^۷ مرید آنحضرت در آن لشکر بود برای ملازمت به خدمتش

۳. د: 'محسن' مریدان

۲. الف: هم برین وضع

۱. ج: 'جوانی' دید

۵. ج: د: 'آخرش افغان مدکور از دست' ۶. ح: 'خن' مقتول

۴. د: 'شب' او

۷. ح: 'میر محمد حسن' مرید

رفت، فرمود که حالا شجاع الدوله را لازم است که به ملک خود رفته بند و بست خانه خود نماید که وعده عمرش از يك سال هم کم باقی مانده، پس همچنان شد، بعد چندی بیماری آبله بر شجاع الدوله غالب آمد از آنجا کوچ کرده به ملک خود رسید و انتقال نمود، ارین جنس کراماتش هزار در هزار است.

موج احوال آن به تلاش تمام آشنای درویشی، آن به مجاهده مدام مورد حالی دلریشی، آن بری از خیال خوبی و زیبونی **حضرت مولوی محمد علی بدآونی** که سلسله نسب شریفش منتهی می شود به حضرت عثمان رضی الله عنه، ابتدای احوال به تحصیل علم مشغول شد در همان تلاش به اسیتهی آمده چندی از مولوی مجیدالله^۱ تحصیل علم نمود^۲ و به دهلی رفت و از قاضی مبارک گویاسوی و مستعد خان^۳ فراغ نمود، مولوی محمد سعید بدآونی که در علم ظاهر و باطن بی نظیر روزگار بود چنانچه از جناب حضرت رسالت پناه صلی الله علیه^۴ و سلم به خطاب سرور اقطاب گشته بود و در گویاسوی تشریف می داشت و حضرت مولوی ابتدا حال^۵ چند کتاب از او تحصیل نموده بود از همین شناسایی درخواست بیعت نمود، بعد چند روز آنحضرت فرمود که فردا جواب خواهم داد، صبحی رفته در خدمت حاضر شد، فرمود که نصیب تو در^۶ خدمت میر عبد الله ساکن دهلوی که به محله کمهار واره می باشد و جمال حال خود^۷ از نظر خلائق مستور می دارد به ملازمان سرکار بادشاه نوکری می نماید وابسته است آنجا برو به خدمتش حاضر شو، پس حضرت مولوی به دهلی رفت، به تلاش تمام خدمت ایشان را دریافت و کیفیت تمنای خود را معروض داشت، او از سر انکار متغیر

۱. ج. د: 'عبد الله' ۲. ج: علم 'نموده'

۳. الف: در حاشیه آمده است:

'نامش مولوی محمد شاه مستعد خان در کبار فضلا جونیور صاحب تصنیف و تالیف است مولانا حافظ محمد عبدالحلیم در رساله تحصیل اقوال او داخل فرموده اند،

شد و فرمود که مرا چه دریافته اند^۱ اگر از جنس دنیا داری چیزی خواسته باشی مقدور دارم به تو بدهم، حضرت مولوی جواب نداد، تمام روز در همین حکایت گذشت، بعد نماز عشا آنحضرت فرمود آخر مطلب خود را بگو، در جواب گفت بر آنحضرت روشن است مراد این کلمه این بود که خدمت^۲ مولوی به خاطر داشت هر کسی که به چشم ظاهر مشاهده جمال با کمال رسول الله صلی الله علیه و سلم^۳ نماید به او بیعت کنم، پس آنحضرت بر خطره او آگاه گشته جمال حضرت رسول صلی الله علیه و آله و سلم را به چشم ظاهر معاینه کنانید، پس مولوی به خانواده قادر به عالمه دست بیعت به او داده بعد از آن فرمود تا که تو در دهلی مقیم باشی احوال ما را به هیچ کس نگویی، قبول کرد، بعد^۴ تلقین اشغال و اکتساب^۵ به حضرت مولوی فرموده خود به مکه رفت از آنجا به مدینه همانجا ازین جهان وفات یافت، پس حضرت مولوی در مجاهدات و ریاضات مشغول گشته به مرتبه تکمیل رسید و از دهلی به بدائون آمد، بعد چند روز عالمی به تولایش در آمد، الغرض حق سبحانه تعالی شانی عظیم و همّتی بلند و نفسی قاطع به او عطا کرد که در فقر و فنا و زهد و ورع و جود و سخا بی نظیر روزگار گردید، خوارق عادات او نه چندان است که درین مختصر گنجد، اندکی به طریق تبرک نوشته می شود. يك سال در بسولی امساک باران به شدت واقع شد دوندی خان حاکم آنجا هم مع فتح الله خان و محب الله خان پسران خود و عالمان شهر و دیگر عامه خلایق برای نماز استسقا می رفت، حضرت مولوی هم شریک آن جماعه بود، چنانچه بعد نماز چهار روز گذشت و باران نبارید، ناگزیر محب الله خان پسر کلان و دندی خان روزی به خدمتش آمده درخواست نمود که برای بارش دعا فرمایند، حضرت مولوی فرمود که همراه شما در نماز حاضر بودم از مشیت الهی چاره نیست، آن عزیز تا دو پهر گرسنه و تشنه ماند، حضرت مولوی توضع اطعمه و اشربه ازو کرد، گفت تا که بارش نخواهد شد بنده به دروازه شما گرسنه و تشنه خواهد ماند، ناچار^۶ حضرت مولوی فرمود که برو فردا ناران خواهد بارید، رفت آینده روز بارش به شدت تمام به وقت

۳. د: 'نمن' نماید

۶. د: 'لاچار' حضرت

۲. ج: د: 'حضرت' مولوی

۵. الف: 'کتاب' به حضرت

۱ الف: 'از' اگر

۴ ح: 'چندی' تلقین

عصر گردید، او خوانهای شیرینی و نیاز به خدمت^۱ مولوی آورد فتنه نموده تبرک به مردم تقسیم کرد و فتح الله خان پسر دوندی خان اولاد نداشت، به خدمت حضرت مولوی تمنای پسر نمود، فرمود که تو کثیر العیال خواهی شد مگر زوجه داری معلوم نیست ترا او اولاد خواهد شد یا لرن دیگر، چنانچه بعد چندی از رن های دیگر اولاد او را شد و^۲ فرزند نرینه حق تعالی به برکت انفاس حضرت مولوی عطا کرده و محب الله خان يك پسر داشت سيف الله خان نام، او را مرض به شدت رو نمود که اطبا از علاج عاجز آمده جواب دادند و حالت نزاع رسید که مطلق اطوار و آثار زیست باقی نبود، حضرت مولوی خادمی را بدو پیغام تهیّت گفته فرستاد که از زبان مرشد خود در معامله دریافتی ام که این بچه^۳ صحت شود، چون آنجا گریه و زاری آغاز بود و مایوس^۴ از زندگانی او بودند کسی اعتماد نکرد، بعد از دو گهری آن طفل را آرام شروع شد در چند روز صحت یافته چنانچه این کاتب حروف سيف الله را در سنّ تمیز در لکهنؤ دیده است، کمالات او بیشتر است، در لکهنؤ آمده بود، از قدوة العارفین ملاقات نموده بعد چند روز در ماه ربیع الثانی در سنه يك هزار يك صد و نود و شش هجری در لکهنؤ وفات یافت^۵ کرد رحلت زین جهان^۶ قطب زمان^۷ تاریخ اوست. نعش شریفش را به بداؤن برده به جوار مزار حضرت شاه بدرالدین صاحب ولایت مدفون ساختند.

موج احوال آن عیسی دم و خضر قدم، آن فارغ البال از علایق بیش و کم،
 آن عصای دست نلینایان کوی وحدت، آن شمع منور ظلمت نشینان کاشانه کربت،
 آن مستغنی الحاجات به ویرانی و آبادی، قطب الافراد عبدالله سیاح خیرآبادی، از اولاد امجاد حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی^۷ است و به سلسله قادریه مرید سید بدرالدین که مزار شریفش در پهلواری نزدیک پتنه است بود، از اعظم مرتاضان و اکابر مختاران به عایت عالیشان، مسافرت بسیار

۳ ج: 'را' صحت

۶ د: 'این جهان'

۲ ح: 'دو' فرزند

۵ ح: 'مصرعه'

۱ ح: 'حضرت' مولوی

۴ د: 'مانوس' ار

۷ ح: د: 'گیلانی' است

کرد و عمر دراز یافته، گویند از وقت مخدوم شیخ مینا صاحب ولایت لکهنوتا هزار و یک صد و پانزده هجری مجموعه درازی از روی حساب دو صد سی و یک سال می شود مجملاً بعضی سه صد سال نوشته اند حیات یافته، جامع بود میان علم طاهر و باطن، اخلاق دلپسند و احوال به عایت بلند، در تصوف مرتبه رفیع داشت، پیرامون تاهل و معاش نه گشت، مسافران و آزادانه بسر برد^۱ چندان تصرفات صوری و معنوی که حق تعالی در زمان متاخرین او را عطا کرده در معاصرانش کمتر یافته می شود سیر کنان به خیر آباد تشریف آورد، مولانا حاجی صفت الله خیر آبادی را که ذکرش می آید مرید ساخته به مرتبه تکمیل رساند، بعد چندی به عظیم آباد پتنه تشریف فرمود باز به خیر آباد آمد، کمالاتش چندان است که درین مختصر گنجد، به تاریخ^۲ سال یک هزار و یک صد و پانزده هجری به ملاء اعلی شتافت در خیر آباد روضه مفههش حاجت روای خلایق آن دیار است، رحمة الله علیه، 'غاب'^۳ قطباً^۴ تاریخ اوست.

موج احوال آن مقدس و مرتاض ارباب صحو^۴، آن موحد پاک ممتازان اصحاب محو، آن در رضای محبوب مدام در عشرت و شادی، عاشق با صفا مولوی محمد صالح خیر آبادی، از فرزندان مخدوم سید نظام الدین معروف به شیخ اله دیه، در خانواده قادریه مرید شاه جان محمد سیاح مراد آبادی است، از پاکان زمانه شانی عظیم و عشق وافر داشت، ابتدا احوال به تحصیل علم در قصبات بداؤن و غیره گذرانید،^۱ فاتحه فراغ بر دست مولوی عبد الرحیم مراد آبادی خواند همانجا حضرت شاه جان محمد سیر کنان تشریف آورد، آنحضرت به بیعت او مشرف شد و به مجاهده طلب خدا مشغول گردید دستور داشت که روز به درس علم ظاهری می گذرانید و شب به مجاهده علم باطن می کوشید آخر الامر چون مجاهده او به مشاهده انجامید در خیر آباد بر مسند ارشاد و هدایت نشست، شهرت تمام یافته عالمی به وی تولا نمود، چندان جهاد توکل و کم خوری از او به عمل آمده که قلم

۱ ج: 'آرادیسر برده' ۲ د: 'متاخرین' او ۳ ح: 'بتاریخ' ندارد
 ۴ الف: 'غایت' قطباً ۵ الف: 'محو' ۶ ج: 'گذرانیده'

از تحریر حقیقتش مقصر است، به صفت قایم اللیل و صایم الذهر گذرانید و محبت با خاندان نبوی چندان داشت که سنگها نامی زمین دار سینه نوابع سرکار خیرآباد صبیبه مکان کدام قریه که معروف به سادات بود به زور و تعدی در خانه خود نگاهداشت، بر فور استماع این خبر از غایت حرارت دین سکونت در وطن گوارا نکرده به دهلی رفت و به جامع مسجد نزول نموده، چون نظام الملك این مقدمه را از آنحضرت دریافت از حضور بادشاه برای تعزیر و تنبیه کفره به سعادت خان برهان الملك اجازت کنانید، او به اندک فرصت به خیرآباد رسیده آن کفره را گرفته به دم توپ داده و انکشاف مقدمات اکثر نمود، او را مصنفات بسار است، از^۱ جمله اش شرح تهذیب الکلام بسیار مطالب علمیه در آن درج کرده، اندازة معلوماتش از آن کتاب می توان گرفت، در سته يك هزار يك صد و چهل و هفت هجری در دهلی به جوار رحمت حق پیوست، نعش مبارکش را به خیرآباد آوردند معاصر قدوة العارفین بود، انا لله و انا الیه راجعون.

موج احوال آن محرم کعبه باطن و ظاهر، آن سر معرفت را محرم و ماهر، آن سرور المزاج و طبعش مایل به آزادی، قطب وقت حضرت **حاجی صفة الله خیرآبادی** از فرزندان مخدوم سید نظام الدین عرف شیخ اله دیه از علمای جلیل القدر در علم صوری و معنوی محتشم زمانه حاجی و حافظ، در بذل و سخا و زهد و ورع نوعی خلاف طریق این طایفه رفت، در خانواده عالیة قادریه مرید حاجی عبد الله سیاح است، از مجاهدات شاقه آخر به مرتبة قطبیت رسید چنانچه سایر اهل الله جوانب و اطراف او را تهنیت قطبیت نوشتند، ابتدا احوال حضرت حاجی حافظ تحصیل علم نمود، بعدش به مجاهدات دین^۲ مشغول گشت لیکن تدریس را موقوف نه ساخت، پس از کوشش بسیار که صفای باطن از مشاهدات انوار دات بحت^۳ مشرف گشت و حاجی عبد الله سیاح را وقت آخر رسید جمیع امانات پیران حواله او نموده ازین جهان در گذشت، پس حضرت حاجی به بیت الله رفت تا سه سال مستند حدیث آنجا نمود بعد از آن که معاودت کرد در میان علمای زمانه احترام کلی

۱. الف: 'تحت' مشرف

۲. ج: بمجاهدات 'دین' ندارد

۳. ج: 'است از' ندارد

بهم رسانید که سخن تدریس حدیث از ذات او درین ملک جاری شد و حضرت حاجی خوش طبع بود، اکثر سخن حریفانه و ظریفانه می فرمود و از اغنیا ملاقات بیشتر داشت لیکن به ظرافت طبع خواه مخواه^۱ از تقاضا چیزی گرفتن از آنها شعار داشت، در اثنای راه اگر کسی دعوت می کرد می گفت چه خواهی پخت؟ او گفتی که نان خشك حاضر دارم فرمود این غلط است البته از اطعمه لدید و لطیف خواهی پخت پس حساب کرده نصف زر قیمتش^۲ به فقیر بده که تو از ادای سنت دعوت شوی و فقیر از بدعت رد^۳ دعوت داری از معمولاتش بود، دوام بعد نماز ظهر و عظ صحیح بخاری و بعد از نماز جمعه^۴ آیات قرآن می گفت و تمام عمر نماز پنجگانه يك وقت هم بی جماعت نگذرانید^۵، آخر عمر پای مبارکش شل گشته از غایت تکلیف برای نماز جمعه می رفت و بقی نماز به خانه خود با جماعت ادا می کرد، غرض که وی شیخ وقت خود بود، کمالاتش نه^۶ چندان است که این مختصر گنجایش آن داشته باشد نقلی چند نیمناً نوشته می شود. وقتی عیسی بیگ خان عامل سرکار خیرآباد در غره ماه^۷ محرم به زعم اختلاف عقائد اکثر حرف تحقیر در شان آن بی نظیر گفت، به مجرد استماع این خبر^۸ متغیر شده به سوی فرخ آباد که اطفال محمد خان بنگش به مرتبه معتقد او بودند رفت، بعد چندی خود بخود عامل مذکور پیغام فرستاد عذر خواست و تمنای قدومش به خیرآباد نمود پس آنحضرت به خیرآباد آمد عامل مسطور از کمال عقیدت خطبه نسخه میزانی با^۹ حمد و صلوة از آنحضرت تلمذ نمود و خود را داخل حلقه شاگردانش کرد و از خدمات شایسته پیش آمد و وقتی که از زندگانی^{۱۰} مستعار آنحضرت ایام معدود باقی ماند روزی از مولوی احمد الله خلف خود آیتی قرآن مجید خوانید و ترجمه آن فرمود که خاصان درگاه باری را خصوصیتی^{۱۱} هست که وقت وفات ایشان دست دعا به جناب الهی بر می دارند و از غایت ضعف دست آنها مقابل رو نمی شود تا سینه

۱ ج: 'خواه نخواه' د: 'خواه مخواه' اثنا ۲ ج: د: 'ر' نقد 'بفقیر' ۳ د: 'را' دعوت

۴ ج: 'جمع' آیات ۵ د: 'بگذرانید' آخر ۶ د: 'به' چندان

۷ ج: 'ماه' ندارد ۸ د: 'چیز' متغیر ۹ الف: 'با' ندارد

۱۰ ج: د: 'زندگی' مستعار ۱۱ ج: 'خصوصی' هست

رسیده می افتد و قبر این طایفه می باید که مردم چندان کشاده دارند که در اقامت و رکوع و سجود نماز حرج^۱ نشود، بعد از دو روز حالت آنحضرت تغییر شد در حالت استعراق نشست بود، رئیسان شهر از صغیر و کبیر حاضر بودند، مولوی احمد الله پسرش التماس کرد که درین وقت خاص در حق بنده دعای شود که^۲ بعد ساعتی سر برآورده فرمود که در حق تو دعا کردم و اجابت شد که مدام ترا حضوری پیغمبر صلی الله علیه^۳ و سَلِّم مهیا خواهد شد^۴، مولوی احمد الله و دیگران پروانه وار بر گرد آن شمع عرفان نثار گردیدند پس وقت جان سپاری دستهای مبارک خود به دعا برداشت و آن دست ها بر سینه رسیده بفتادند، مولوی احمد الله را ارشاد آن روز پدر خود یاد بود دانست که آن روز اشاره به این دعا بود، حالا وقت آن رسید پس از مردم ظاهر کرد که حالا آنحضرت را وقت آخر است، به تاریخ هیزدهم ذیقعد روز جمعه وقت فجر در همان روز جان به مشاهده^۵ جانان تسلیم نمود^۶ گل باغ جنان^۷ تاریخ اوست.

موج احوال آن^۸ صفحه صحیفه اسرار اله، حضرت مولوی احمد الله خلف و خلیفه حاجی صفة الله است، حافظ و فاضل و محدث متوزع متشع مجاهد مشاهد ممتاز مرتاض محمود ممدوح مسعود مشکور مشهور، عالم بود در کمالات صوری و معنوی و علوم حالات صوفیا ناظر و معاملات علویه قدم به قدم پدر بزرگوار بلکه مشایخ عالی تبار بوده است، صاحب خوارق بود، کافری به او پیغام داد که من ترا خواهم کشت، گفت خدا داند^۹ که این واقعه به که رودهد، پس از چند روز آن کافر به^{۱۰} دست دیگری کشته شد و شخصی تمنای اولاد کرد بقیه آن وضوی خود به او بخشید^{۱۱} که به اهلایه خود بخورانی فرزند حاصلش آمد، در باب فاتحه فرمودی که طعام به محتاجان دهند و ثوابش به میت بخشند^{۱۲} البتة نفع

د. ۱: 'حرم' نه شود	د. ۲: 'که' ندارد	۳ ح: 'آله' و سَلِّم
۴ ج: د: 'مانند' مولوی	۵ ج: د: 'جان' جانان	۶ د: 'آن' ندارد
۷ د: 'خداوند' که این	۸ ج: د: 'از' دست	۹ ح: 'کشید' که
۱۰ د: 'بخشید' البته		

به مردگان می رسد^۱ و اگر خود خورند خیر، به تاریخ دویم رجب سنه يك هزار^۲ شصت و هفت به جوار رحمت حق پیوست، از پسرانش مولوی علام امام بر طریقه پدر^۳ و جد خود است، سید حیات الله برادر حاجی صفت الله درویش بود.

موج احوال آن عاشق انوار جمال با کمال، آن کاشف اسرار حضرت لایزال، آن پیوسته به اذکار خفی و جلی ذاکر، ممتاز اتقیا حضرت محمد شاکر روحانی^۴ از بزرگان زمانه و در علم صوری و معنوی یگانه و اوصاف حمیده و اخلاق پسندیده داشت، در جود و سخا و تواضع احبّا مشهور بود، شاه طه پسرش به خلاصه الاحوال می نویسد، ابتدای احوال تحصیل علم از جد بزرگوار خود مولوی عبد القادر فاروقی و از پدر نامدار خود مولوی عصمت الله فاروقی نمود، قدری از شیخ وجیه الدین گویا موی حاصل کرد و برخی از حضرت شاه پیر محمد لکهنوی تحصیل ساخت، از جهت ذکای کامله طبیعت خود در سنه نوزده سالگی از تحصیل جمیع کتب متداوله از معقول و منقول و علوم عجیبه و غریبه از رمل و جفر و تکسیر و غیره فارغ شد، وی علامه عصر خود بود، تمام عمر تدریس را موقوف نکرد، او را مصنفات بسیار است، در وقت طالب علمی شرح بهذیب و^۵ منطق مسمی به بهترین^۶ التهذیب تالیف کرده و شرح قصیده برده به موجب فرمایش بهادر شاه بادشاه زاده تصنیف نمود، دو^۷ نسخه رساله قاسمیه در علم دعوت و نسخه اعتقادیه و نسخه منتخبه در احوال موتی و نسخه خلاصه المناقب در احوال ملا عبد القادر و غیره اجداد خود و نسخه تحقیق لغات قرآنی تصنیف اوست، بعد تحصیل علم به سرکار بهادر شاه بادشاه زاده نوکری نمود، از نمایان شدن بعضی ترّدات شجاعت که خاصه ارث عمر ابن الخطاب است به انواع عنایت^۸ بیکران مورد گشت و از جانب پدر بزرگوار خود اکثر حاکم مراد آباد مانند، درین حالت هم از پدر بزرگوار خود و دیگر درویشان اخذ کتاب^۹ نموده غفلت هرگز نداشت و

۱ ح: 'رسد' و اگر	۲ د: 'يك صد' شصت	۳ ح: 'خود' و جد
۴ ج: 'روحانی' ندارد	۵ ج: 'و' ندارد	۶ د: 'بهترین' ندارد
۷ ج: 'و' نسخه	۸ د: 'عنایات' بیکران	۹ ج: 'د' 'اکتساب' نموده

از جمال جهان آرای پیغمبر صلی الله علیه و سلم مشرف گشته و از روح پاك غوث صمدانی نیز فواید یافته، آخر الامر نسبت بیعت به خانواده قادریه به خدمت حضرت شاه نور محمد اورنگ آبادی که از اجله اولیای کمال بود بیعت حاصل نمود^۱ به موجب تلقین آن رموز دان الهی حالش از مجاهدات به مشاهدات انجامید و از بعضی اوراد ادعیه مثل دعاء سیفی و حرر یمانی و حزب البحر و غیره نیز از و اجازت یافته دنیا را مطلق پشت پا زد از آن روز پیرامون او متلاشی نگشت حتی که بهادر شاه از دوستی شاهزادگی وقتی که بادشاه شد آنحضرت را طلب نمود هرگز پذیرا نکرد، ما بقية عمر حمله بست سال در قندهار ماند سوای حجره عزلت از امر دیگر کار نداشت، این همه کرامت اوست چنانچه شاه طه پسرش به عزم سفر روزی رخصت خواست که دهم ربیع^۲ الثانی اراده روانگی دارم، فرمود توقف کنید به بینید تا دهم چه رو دهد، به دهم آن ماه آنحضرت را بیماری تب محرق لاحق حال شده وفات کرد^۳، چو اکثر عقده مالایجل در کتاب که شاه طه را رو می داد او از روح او حل می نمود نماز پنجگانه از طفولیت تا وفات گاهی بی جماعت نخواند و اکثر از وضوی عشا نماز صبح می گذرانید، بر کاتش از آن زیاده است که به تحریر آید، گاهی معطل نماند و نیز در آن حالت يك وصیت نامه شرح وی است به امور شرعی و اقرار ایمان اجمالی و تفصیلی تصنیف^۴ نموده به شاه طه داد، فرمود که این وصیت نامه را اوصاف بعد از من به ملاحظه احباب و دوستان و فرزندان دهد که از متابعت آن بیرون نروند و پیروی کمابینبغی بجا آرند، چون وقت آخر رسیده^۵ سورة الملك و معوذتین می خواند و از انامل به تعداد دعای دیگر هم قرات می کرد در همین حالت به تاریخ هیز دهم شهر ربیع الثانی سنه يك هزار يك صد و سی هجری وفات کرد در بلدة لکهنو مدت حیاتش شصت و چهار سال و به جنب روضه والد خود مولوی عصمت الله بر چپوتره مدفون گشته^۶ دخل فی الدار النعم تاریخ اوست، چون برای او قبر می کنندیدند از اندرون قبر آواز آمد فلان وی کجا است، جمله حضاران متحیر و بر کمال ولایت او قایل شدند.

۱ ح: «کرد» بموجب	۲ ج: «ربیع» ندارد	۳ د: «خود» اکثر
۴ د: «تصنیف» ندارد	۵ ح: «د: رسید» سورة	۶ ج: «گشت» دخل

موج احوال آن معتکف و منزوی، آن مجاهده به مشاهده محتوی، آن عزلت نشین معتقد ذات مابیه^۱ حضرت شاه محمّده مرید پدر عالی قدر خود شیخ محمّد شاکر است، ابتدا احوال به سپه گری اشتغال داشت، از^۲ وقتی که دنیا را پشت پا رد به کمال همت و جوانمردی به ریاضت مشغول شد، شصت سال در عزلت ریاضات^۳ نمود سوای وقت عصر دیگر هیچ وقت از کسی ملاقات نمی کرد و به موجب سنت پدر خود از وظایف سیفی و حزب البحر و بعضی نقوش تکسیر هم به عمل می آورد بلکه عامل بود، تصرفات او از آن بیشتر است که به قید قلم آید، برخی از آن ابن است که محمّد معز الدین خان بن شیخ فضل الله بن شیخ عبد البدیع بن حضرت مولوی عبدالقادر روزی به خدمتش التماس کرد که تمنای دولت طاهر دارم، فرمود که تو سواد حظ خوب داری، مثنوی حضرت مولوی معنوی را کتابت کنی در چند مدت مثنوی را نوشته به نظرش گذراند^۴، فرمود که صحیح کنی، او در صحت مثنوی مشغول شد، چندی برین برآمد که راجه نول رای نائب صفدر جنگ از دست احمد خان پسر محمّد خان بیگش^۵ ناظم فرخ آباد گشته شد، صفدر جنگ از^۶ تمام صوبه اوده برهم خورد، نائبان احمد خان متسلط^۷ صوبه شدند، محمّد معز الدین خان خلق کثیر فراهم آورده نایبان افغانان را از صوبه بی دخل ساخت و خود م تصرف^۸ امر حکومت آنجا گشت، از استماع این خبر صفدر جنگ مسرّتها برداشته از دهلی برای او خلعت نیابت معه خطاب نوآبی و دیگر سایر حشم و خدم مناسب الحال به او امداد کرد و اجازت فرمود تا او کفار آن صوبه را تنبیه قرار واقعی رسانیده عمل صفدر جنگ را بر پا داشت، چون صفدر جنگ بعد تنبیه افاعنه به صوبه رسید بعد نوازش و عنایت بیکران به اظهار بعضی عرض گویان او را از نیابت و حکومت باز داشت.

موج احوال آن سیّد عارف و کامل، آن به افضال الهی عالم و عامل، آن

- | | | |
|-----------------------|--------------------|--------------------|
| ۱. ج، د: مابیه حضرت | ۲. الف: در وقتی که | ۳. الف: ریاضت نمود |
| ۴. ج، د: گذراید فرمود | ۵. د: پیشکش ناظم | ۶. الف: از ندارد |
| ۷. الف: تسلط صوبه | ۸. د: از حکومت | |

صاحب مقام رفیع، مرشد الوقت حضرت میر محمد شفیع از پاکان این طایفه مردی عظیم القدر محترم و محتشم صاحب تصرفات عالی بود، او در مشرب صوفیه اهل صفا ممتاز زمانه و مرتاض یگانه بود، مصنف باغ اربع آرد^۱ که وطن اصلی او در ولایت به مقام حاف است، اجدادش پیوسته با صاحب علم و فصل شده آمده اند، میر محمد قاسم متخلص به انوار که دیوان قاسم انوار مشهور است از اجداد او بود، مولد پدر عالی قدر او میر محمد مقیم در لاهور واقع شد، در طفولیت آنحضرت داغ یتیمی برداشته از لاهور معه والدۀ خود و همشیره همراه عم میر محمد طاهر از طرف سلطان وقت بر^۲ بعضی خدمت جونپور مامور شده آمده و همراه عم خود در خدمت مرجع اهل کمال میر سید جلال ساکن حسین پور متصل^۳ اعظم گره که از مضافات جونپور واقع است که مرید^۴ آنحضرت شاه عبد الجلیل لکهنوی و محمد صلاح لکهنوی بود مرید شد، چون بعد چندی میر سید جلال به جوار رحمت حق پیوست و میر محمد صاهر از خدمت^۵ جونپور معزول گردیده و وقائع نگاری لکهنو تفویض یافت آنحضرت همراه عم خود در خدمت مولوی محمد عبدالقادر آغاز تحصیل علم نمود، بعد چندی از حضرت سلطان الاولیا شاه پیر محمد لکهنوی ملازمت حاصل ساخت آنحضرت اشاره افاده علم ظاهر به سوی جونپور فرمود آنجا رفته تا مدتی علم حاصل کرد، بعد از آن به لکهنو آمد و به خدمت سلطان الاولیا سبق مقرر ساخت و تلقین امورات از کسب فقر^۶ و ریاضات به سلسله قادریه یافت، در چند مدت به مرتبه بلند و درجه ارجمند رسید، وقتی آنحضرت به اتفاق عم خود در گور کهپور بود فدائی خان صوبه دار چون عزم گور کهپور نمود سلطان الاولیا او را دلالت نمود که از پیر محمد^۷ شفیع ملاقات خواهی نمود در آنجا رسیده از کثرت کاروبار ملاقات آنحضرت را فراموش کرد، آخر الامر به تقریبی ملاقی شد به مجرد مشاهده جمال^۸ با کمال او معتقد گشت، بعد چندی سلطان الاولیا از گور کهپور او

۱. د: 'ازو' که ۲. ج: د: 'نه' بعضی ۳. ج: 'عظمت گره متعلقه' اعظم گره

د: 'عظمت گره تعلقه' اعظم گره ۴. د: 'میریدان' آن

۵. ج: 'خدمات' جونپور ۶. ج: د: 'فقر از کسب' و ریاضت ۷. الف: 'محمد ما'

۸. ج: د: 'حال' با کمال

را طلب داشته با جمیع نعمت و اجازت سایر سلسله که از مرشدان خود یافته بود به چشتیه و قادریه و سهروردیه و غیره به خلافت دارالخلافت شاهجهان آباد دهلی رخصت کرد، آنجا رفته بر مسند ارشاد نشست، عالمی به تولایش در آمد^۱ حتی که عالمگیر اورنگزیب^۲ بادشاه مشتاق ملاقات او شده^۳ اجازت حواست آنحضرت از راه عذر او را از ملاقات خود موقوف داشت، بعد چندی فدائی خان از صوبه داری اوده معزول شده به دهلی رفت برای او مکانی مصفا بر وضع تکیه درویشان از اشجار و چاه و مکان باشد تیار ساخته نذر کرد مقبول افتاد، قدم مستحکم بر جاده طریقه خاندان خود نهاده بنشست و مداخل فتوح^۴ را محارج بر وضع مرشد خود می کرد، کمال فیوض و برکات از ذات عظیم المثل او آنجا ظاهر و باهر گشت تا که مرشدش در قید حیات بود آنجا تشریف داشت، بعد وفاتش به لکهنو آمد، از کمال همت و جوانمردی حضرت شاه آفاق را بر مسند خلافت مرشد خود نشانده به دهلی رفت، از آنجا معه والدۀ خود بی زاد و راحله به مکه رفت و ادای حج نمود، عالمی به تولایش در آمد و مردم سند حدیث و تفسیر و اصول و فقه و فصوص الحکم و فتوحات مکیه و غیره تصانیف شیخ اکبر ازو کردند و فتوح بی شمار مداخل می شد از آنجمله يك قطعه زمین خرید نموده مسجد و خانقاه و حجره متعدده و دو کانه بنا کرده چندی آنجا ماند، بعد از آن متولی مقرر کرده به مدینه رفت چنانچه^۵ الآن در آن مکان شیخ اله بخش از مریدان متولی موجود است از آنجا به بغداد رفت، از آنجا به دهلی رسید، پیوسته يك مرتبه در سال به عرس مرشد به لکهنو آمدی، نوزدهم محرم سنه يك هزار يك صد و نه وفات یافت، در دهلی دفن شد، 'پاك بخدا پیوست' تاریخ اوست.

موج احوال آن نور چشم ذی التورین، آن بی نظیر فی المشرقین، آن نوباوه بوستان شرع مصطفی، آن گلدسته گلستان علوم مرتضی، آن هادی دانشمند ورثه الانبیا مولانا غلام نقشبند سلسله نسب شریفش منتهی می شود به حضرت عثمان رضی الله

۱ دندر 'آید' ۲ د: 'اورنگزیب عالمگیر' بادشاه ۳ ج: 'شد' اجازت

۴ الف: 'فتوح' را ۵ الف: 'چنانچه' ندارد

عنه و به سبب^۱ ارادت خانواده به میر^۲ محمد شفیع مرید شاه پیر محمد لکهنوی داشت، از محققان اسرار و معارفان انوار، شانی بس عظیم و احوالی نهایت قوی و کراماتی وافرو اخلاقی پسندیده داشت و به تربیت طالبان قوت مخصوص او را حاصل بود، اکثر شاهبازان از حسن تلقین از^۳ رموردان الهی به مرتبه تکمیل رسیدند، در باغ اربعه می نویسد، محمد حسین جد اعلی آنحضرت جامع علوم فقه اصفهان بود، چون هندوستان آمد بیعت به جناب حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند نموده از ریاضت شاقه به مرتبه تکمیل رسید و از حسن خدمات شایسته احازت و خلافت یافته به مضافات حونیور آمده در قصبه گهوسی که کان کفر بود اقامت و وطن^۴ گزید، پس ز چند پشت حق سبحانه تعالی ولایت با سعادت آنحضرت ظاهر گردانید، از ایام طفولیت آثار سعادت عجیبه و اطوار غریبه به احوال آنحضرت دریافت خلایق شدن گرفت اول آنکه پیش از تولد او جدش که عبدالحکیم نام داشت خواجه بهاء الدین نقشبند را در معامله دید فرمود که ترا فرزندی خواهد شد نام او مناسب نام من خواهی نمود چون او متولد گشت غلام نقشبند نام کردند و در تحصیل علم چندان تصرف و دهی او را حق تعالی عطا کرده که در سن هیزده سالگی از جمیع علوم فارغ التحصیل گشته ترك معاش والد بزرگوار خود نموده به شرف بیعت میر محمد شفیع مشرف گشت و از تلقین و ارشاد آنحضرت ریاضات شاقه و مجاهدات فوق الطاقه^۵ مشغول گشت، در عمر بیست و یک سالگی از حضرت شیخ پیر محمد شرح جعمنی و قدوری و بیضاوی خوانده فاتحه فراغ حاصل نموده^۶ چنان تصرفات صوری و معنوی^۷ حق سبحانه تعالی او را عطا کرده که به احوال دیگری یافته نمی شود، آخر میر محمد شفیع او را لایق سجاده نشینی و قابل خلافت حضرت شاه پیر محمد دریافت قائم مقام گردانید، در ایامی که آنحضرت تفسیر قرآن تالیف می کرد شیخ محمد رضا شاگرد و مرید او به خواب دید که هفت باغ هر يك به نفاست^۸ انهار و اشجار و اثمار و عمارت و تزئین به غایت

۱ ج:د: 'نسبت' ارادت	۲ الف: 'مرید' محمد	۳ ج:د: 'آن' رموز
۴ ج: 'موطن' گزید	۵ د: 'الطایفه' مشغول	۶ ج:د: 'نمود' چنان
۷ ج: 'حضرت' حق	۸ ج: 'بنصارت' انهار	

ممتاز و جماعت کثیر صاحب وجوه^۱ یومئذ ناظره الی ربها ناظره به آرایش آن مقید چون استفسار به آن^۲ جناب رفت دریافت گردید که این همه تیاری جهت درود جناب صلی الله علیه وسلم است شیخ محمد رضا به نوید سعادت جاوید منتظر بود آن سلطان الکونین با اصحاب و احباب در آن بساتین قدوم میامن نروم جلوه گر گردانید تحسین و آفرین بهر يك بستان و جان کرد و به صحابه کرام فرمود هر گاه تفسیر انوار الفرقان^۳ و ازهار القرآن به جمیع وجوهات نهایت احسن علام نقشبند تصیف کرده به اتمام رساند، این باغها در صله اش عطا گردانم سلخ شهر جمادی الاول سنه يك هزار يك صد و بست و شش هجری مقدس به حواری رحمت حق پیوست، بعد از وفات آنحضرت به روز سیوم شیخ احمد بن مولانا نقشبند بر بساط خلافت نشست و سی و پنج سال حقوق سجادگی را به وجه احسن از خدمت فقرا و طلبا و اخراجات عرس حضرت شیخ پیر محمد و خبر گیری مسافران نمود، اخلاق پسندیده و اوصاف حمیده به غایت داشت، بعدش شاه قطب الهدی به سجاده نشینی شیخ پیر محمد و خلافت پدر خود مشرف شد.

موج احوال آن مورد افضال سبحان شیر زمان خان مشرب قادریه دارد^۴ در شاهجهانپور از مخصوص برکت او آنست هر کرا تلمذ کند ضرور حافظ قرآن گردد و در روز هرگز سخن نمی گفت مگر نه وقت شب حکام هر وقت بی ملاقات او نمی آسائید، وقت تحریر احوال نه صدر حیات راوی سید احمد شاه.

موج احوال آن بزرگ زمانه، آن مجمع^۵ امورات تصوف یگانه، آن دایم به صید مقصود در کمین شرف العلما حضرت مولوی شرف الدین از اولاد اسجاد حضرت مخدوم محمد اعظم^۶ ثانی لکهنوی است، صاحب مجاهده و مشاهده و به عایت متدین از جمله کمالش آنکه در منیر وفات نمود، حضرت شاه شرف الدین یحیی منیری بر خلافت عادت به فرزندان خود در معامله فرمود مولوی شرف الدین

۱. الف: وجوه ندارد ۲. ج: د: یابین جناب ۳. الف: انوار القرآن ۴. د: داشت ۵. د: جمیع امورات ۶. د: محمد اعظم اعظم ثانی

لکهنوی که انتقال نماید^۱ به دایرة من مدفون سازید^۲، ابتدا حال^۳ تحصیل علم^۴ از جابجا کرده چند کتب که باقی مانده بودند از حضور شاه نقشبند خوانده فائحه فراغ نموده به خدمتش بیعت کرده به مجاهده در آمده چندان کوشید که صاحب مشاهده گشت و پیوسته به خدمات شرعی مثل تحصیل خبریه یا احتساب مشغول ماندی لیکن یکدم ار یاد خدا غافل نبود، وفاتش در يك هزار يك صد و چهار هجری شیخ عبدالرب خلف او بالفعل^۵ موجود ذکرش می آید، در لَجَّة ولیان داخل است.

موج احوال آن سید حافظ صحیفه قرآن، آن دایم به مشاهده حضرت رحمان،
آن پیوسته به طی مقامات عازم، سر حلقه عابدان **حضرت حافظ محمد قاسم** مرید و خلیفه مولانای نقشبند است، رتبه مربوط و قدم مضبوط داشت و قوت^۶ مخصوص او را بود، مکارم خان از فرزندان قاضی فخرالدین بجنوری در حکومت صوبه داری اوده به مولانا نقشبند پیر او از شر و فساد و غرور از اکثر جهات عداوت گرفت، مولانا به حضرت حافظ این مقدمه نوشت خواسته بود که او را از جان و دولت غارت کنم، روح قاضی فخرالدین بجنوری متمنا است که از جاننش معترض نشوند و دولت که موجب فساد و غرور است ازو موقوف سازند درین مقدمه هر چه ارشاد شود حضرت مولانا نوشت که بر نهجی که ارشاد قاضی فخرالدین باشد به عمل آرد، بعد چند روز مکارم خان از نظامت اوده معزول گشت و روز به روز زوال در اقبالش^۷ پدید آمد، در وقت تحریر بحرز خاویک نبیره مکارم خان به نان شب محتاج است^۸ مردان^۹ خدا خدا نباشند^{۱۰} لیکن ز خدا جدا نباشند^{۱۱} و دیگر کدام کمال حضرت حافظ ریاده ازین خواهد بود که مثل شاه بدر عالم شاهباز بلند پرواز صحرای حقیقت مرید و خلیفه داشت، اجدادش سید اله داد نام از

ج. ۱: 'تمود' بدایره	ج. ۲: 'د: سازند'	ج. ۳: 'ابتداء' حال ندارد
د. ۴: 'تحصیل' علوم'	د. ۵: 'بالصوب' موجود	ج. ۶: 'وقت' مخصوص
د. ۷: 'آفاتش' پدید	ج. ۸: 'لیت' دارد	د. ۹: 'مردانه' خدا
د. ۱۰: 'خدا' نباشد'	د. ۱۱: 'نجد' نباشد'	

جونپور آمده به کاکوری^۱ که قصبه ایست متصل لکھنؤ مقیم شد، چون عبد الکرم پدر آنحضرت در کاکوری^۲ زندگی قضا کرد حضرت حافظ در بجنور رخت^۳ اقامت انداخت، از بندگی و ریاضات شهرت عظیم یافت، سگان بجنور و نواح آن از سر اعتقاد^۴ بس گرامی می داشتند، متاهل بود، یک دختر عقب گذاشت، به تاریخ بیست و پنجم محرم سنه یک هزار یک صد و پنجاه هجری وفات نمود، مرقد او در بجنور زیارتگاه حلق است.

موج احوال آن شیر بیشه توحید، آن نهنگ لجه تفرید^۵ آن از اولیای معظم، رئیس المحققین حضرت شاه بدر علم، مرید و خلیفه حضرت حافظ ابوالقاسم است، از محققان برتر و مجاهدان اکبر، جامع علم صوری و معنوی توکل پسند و دل دردمند، اخلاق و انکسار شیوه و شعار داشت، در ستر احوال بسیار کوشیدی، خاص و عام به صدق و اعتقاد نیاز در خدمت او داشتند، مطلق پیرامون معاش مده العمر زرفته و تصرفات^۶ عالی داشت، حق سبحانه تعالی از غیب او را می رسانید تا به پیرانه سالگی مجرد بلکه محصور ماند و آخر^۷ از بعضی^۸ امراض حکما مجوز صحبت نسا شدند و غیر آن علاج دیگر مؤثر ندیدند نکاح کرد، یک صبیبه عقب گذاشت، پدرش محمد باقر قدوائی ساوا مئوتوابع سیلک مرد رئیس قوم قریه خود بود آنحضرت ابتدا به اکتساب دانش صوری کوشیده به پایه تکمیل رسانید، در همان طلب به خدمت حافظ ابوالقاسم شتافت و استفاده بعضی کتب نمود، از معاینه کمالات حضرت حافظ اعتقاد بدو بهم رسانید^۹، وقتی برای رفع حاجت به صحرا رفت، شیاطین که آنجا بودند بی نمود کله و دهن و دندان خودها را به آنحضرت نموده ترسانیدند، در آن وقت حضرت حافظ را یاد کرد و رجوع نمود، فی الفور سایر بلیات دفع گردید پس بعد چندی به حلقه مریدانش درآمد و اخذ فواید نموده و طریق مجاهده آموخت، پس با کمال همت و جوانمردی ملتهها در صحرا بر تربت

۱ ح: 'نکانکوری' که ۲ ج: د: 'کاکوری' ۳ د: 'راحت' آن
 ۴ د: 'سراعتقادتش' ۵ د: 'تقریر' آن ۶ ح: د: 'متصرفات' عالی
 ۷ د: 'اواخر' از ۸ ج: د: 'بعض' امراض ۹ ج: 'بهم رسانیده'

حضرت ملك تغلق شهید در گرما مسافران را آب رسانید، ازین جنس قصاص^۱ مجاهده او از سر و پا برهنه و گرسنه ماندن بیشتر است، چون مجاهده او به مشاهده انجامید خلائق تولا بدو کردند و عالم شیفته اخلاق و فریفته اذواق او گشتند، ارغیا التفات کم کردی، به غایت شاکر و صابر بود، چون مرض وجع المفاصل لاحق حال او گشت دست و پایش بی اختیار گشتند، گاهی شکایت در دیا حکایت دیگر کس نشنیده وی از اجله اصفیای متاخرین بود، قدوة العارفین فرمودی، شبی بر کرسی مزاری به مهتاب نشسته بودم، آنحضرت نمایان شده تعظیم کردم، فرمود کوتوال شهر شما با شما معتقد است فلانی خادم ما را ابدا می رساند سفارش کرده باز باید داشت، گفتم به چشم آمدن شما از بجنور از جسم عنصری شده یا مثالی؟ گفت، اگر از جسم عنصری می آمدم می نشستم این اطلاع به شما ضرور بود باز روانه شد، خوارق بسیار ازو به ظهور آمده روزی در هنگامی که او مشک بر دوش^۲ کشیده به صحرای مزار تغلق شهید به مسافران آب می داد چند قطع این طریق^۳ رسیده ردای و ستر پوشش را به رور خواستند ردا افکنده عذر ستروش به میان آورده آنها قبول نکردند^۴ تا گزیر خود را به گوشه پنهان ساخته آنهم داد، فی الحال همه ها نابینا شدند و از غلبه حال فنا فی الشیخ تمام عمر در بجنور بر در مرشد گذرانید، به تاریخ چهارم شعبان سنه يك هزار و هشتاد در ساداتو دیهه وطن خود وفات یافت همانجا مدفون شد.

موج احوال آن سید عالی مقام، آن مستغرق ذوق مدام، آن پیوسته به رضای باری حضرت سید غلام یحیی بهاری، مجرد بود، جامع علوم صوری و معنوی مرید و خلیفه شاه بدر عالم است، صاحب عجائب اطوار و غرائب آثار بر هر علم و کسب که قصد کردی به انصرام رسانیدی، ابتدا از بهار پورب آمده از مولوی باب الله در سندیله اکتساب دانش صوری نمود^۵ به پایه تکمیل رسانیده به تدریس اشتغال داشته، در چند روز قرآن شریف ازبر کرد، پس به موجب تلقین

۱. ح: 'قصایص'؛ د: 'بفایض' مجاهده ۲. د: 'عروس نه' کشیده ۳ الف: 'طریق' ندارد

۴ ج: د: 'نکردید' ۵. د: 'نموده'

مرشد اکتساب درویشی را مجاهده نموده صاحب مشاهده گشت، تبعیت سنت نبوی را نوعی که او بجا آوردی در زمانه او از دیگری کم شنیده می شود، او آخر در دهلی از مرزا مظهر جان جانان نعمات نقشبندیه حاصل ساخته به لکهنؤ آمد، از دایره مزار شاه پیر محمد لکهنوی متصل مسجد شیخ محمود قلندر کلبه ساخته مقیم شد، بقیه عمر در طاعت و عبادت و تدریس طلبه و استفاده طالبان نموده بسر برد، آخر در تاریخ ماه ذی قعدة سنه يك هزار و يك صد و هشتاد به عمر بیست و هفت سالگی وفات نمود به دایره شاه پیر محمد مدفون شد.

موج احوال آن در صفای عشق مرتاض، آن به زهد و ورع ممتاز، آن مستقل به طریق مصطفی، بزرگ زمانه **حضرت مولوی علم الهدی**، لقب او لالا مشهور است پسر دختر حافظ ابوالقاسم، اخذ علم صوری و معنوی از حضرت شاه بدر عالم نموده و چند کتب از مولوی غلام یحیی هم تلمذ نموده فراغ ریاضات نموده صفای قلب حاصل ساخت، در محبت خدا تمام خود را باخته توفیقات جود^۱ و تواضع بس رفیق^۲ وی است ظاهر او باطناً نوعی آداب این طایفه علیه صوفیه از اخلاق وفاق و ریاضات و مشغولی ها فوت نکرده، چون از حضرت شاه بدر عالم درخواست نقلین نمود او تبسم کرد و فرمود می خواهی آنچه از حافظ علیه الرحمة یافته ام پس^۳ حضرت حافظ خرقة به تو بخشیده آن کفایت می کند و آنچه از من فرموده نیز به تو ظاهر خواهم کرد پس طریق و وضع ریاضات خاندان پیاموخت و مشغول گردانید، در وقت تحریر اوراق به صدر حیات.

موج احوال آن عاشق ذات الله حضرت شاه احسن الله برادر کلان شاه افهام الله است که ذکرش می آید، مرید حافظ ابوالقاسم بود، از علم^۴ صوری و معنوی محرمیت کلی داشت، ستر احوال بسیار می کوشید پس از مجاهده صاحب یافت معرفت گردید طریق ملامتیه داشت، بسیار بزرگ بود، تلویح فوتش به نظر نه آمد^۵.

۳. د: 'کری' حضرت حافظ

۲. ج: 'رفیع' وی

۱. د: 'خود' و تواضع

۵. ج: 'نیامده'

۴. ج: د: 'علوم' صوری

موج احوال آن درویش پاکیزه سرشت، آن بی اشتباه از اهل بهشت، آن صوفی حقایق آگاه، مجاهد^۱ دین شاه افهام الله اصلش از قریه بهتوی معموله دریا آباد من مضافات اوده در خانواده قادریه مرید شاه عبد الرشید امجهری که قصبه ایست متصل عظیم آباد نعمات چشتیه^۲ از حضرت شاه عبد الله سجاده نشین حضرت شاه صفی و حضرت شاه قدرت الله مرید شاه عبد الله حاصل یافت، از بزرگان این طایفه حالی قوی و احوالی دلپسند داشت، تمام عمر متاهل نگشت^۳ به کمال توگس و تجرید مجاهده نمود، از جهت حصول نعمت در صفی پور بسیار ماندی، از قدوة العارفین محبت داشت، به لکهنو که می آمد ضرور ملاقات می کرد، در تکسیر عامل کامل بود، اکثر آن از یمن الطاف او به مطلب خود قایز می شدند، تصرفات و کمالاتش از آن زیاده است که به قید قلم آید، شمه از آن این است که بیگم امیر حاکم وقت لکهنو از آنحضرت اعتقاد داشت، امیر ازین مقدمه آگاه گشته آنحضرت را به^۴ بدی^۵ یاد کرده^۶ از صبح آن اندکی در بصارت امیر قصور واقع گردید، کسی از خاصان خود را به خدمتش فرستاد و عذر خواست، سر مه دم کرده فرستاد، به مجرّد کردن توتیا بصارت چشمش به حالت اصلی آمد، از غایت اعتقاد امیر مشرف ملاقات آنحضرت شد و پرسید که این وقت به خاطر من چه خطره است؟ فرمود دو خطره داری، یکی تمنای اولاد و دوم از برای حج بیت الله، چون مطابق افتاد امیر قدمش^۸ بوسید و روزی شخصی عرابه برای سواری آنحضرت فرستاد و به خانه خود استدعا نمود، چوبی از آن شکست باز درست کردند، او فرمود امروز به خانه من مهمان می آیند من نخواهم رفت هم چنان شد که مهمان رسیدند، وفاتش در شب بیست و دوم ربیع الاول سنه یک هزار و یک صد مزار مبارکش در صفی پور زیارت گاه خلائق هست^۹.

موج احوال آن منزوی دار لیس فی الدار غیره شی، آن محتوی اسرار ذی النور

۱. الف: 'مجاهده' دین	۲. ج: 'د: نعمات' چشت	۳. ح: 'نه شد'
۴. الف: 'و' ندارد	۵. ج: 'به' ندارد	۶. د: 'بدی' ندارد
۷. د: 'کرد'	۸. د: 'خدمتش' بودید	۹. ج: 'است'

الذی لم یکن له فئی، آن اقدس رزگار و ولی الله، سلطان المجاهدین حضرت شاه علیم الله مثنوی عشق و مشاهده، دیوان تودد و مجاهده، مقدس زمانه در معاصران یگانه، لوحه^۱ منقوش زهد و ورع، هم آعوش سنت و شرع، مالک کشور توکل و تجرد، صدر نشین اقلیم تفرّد^۲، جامع جمیع مقامات جانباری، مجموعه سایر حالت بی نیازی، عاشق الله بلا اشتباه فاعل طریق محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم^۳ بوده است، از جمله خوارق علانیه او آنکه به طریق امتحان مردم کمین او شدند، گاهی آثار غایط و بول ظاهر نشد اصلش از جاجمئو است، به تحصیل علم در لکهنؤ آمده بعد چندی چون حذب حق بدو رسد ترك آن وادی نموده با شاه افهام الله بیعت نمود و در قصبه نیوتنی متصل موهان در چار دیواری مسجدی مقیم شد، پیوسته در او را بسته می دارد و از خلق محترز و از دنیا و ملغیها متنفر، چهل سال است که می گذرانند آن جمله دوازده سال خود را در میان مسجد از گل بر چید و بعد پنج روز بیک چمچه آب برنج افطار می کرد و غایط^۴ و بول را احتیاج به او نشد، پایش بی اختیار مانده بودند، به تقریبی نگارنده زخار در خدمتش رسیده بود، فرمود ابتدا حال به این اراده عازم مگه شدم که به جبل عرفات عمر بگذارم^۵، ار سورت برگردیدم و در نیوتنی می گزرانم، آنچه محرر سطور احوال آن صاحب کمال به چشم دیده^۶ است در میان حصار مسکن او موزیات از مار و کژدم و غیر آن بسیار است دیگر کس را مقدور نیست که اقامت آنجا کند و احلاق پسندیده یافتن و تواضع عام صبح و شام در حصار او خادم کشاده آب معین می رسانید و باقی تمام روز و شب درش مقفل ماند، وقت تحریر احوال بصدر حیات.

موج احوال آن قطب ستایش، آن ولایت آسایش، آن مقبول^۷ الله حضرت شاه کریم الله در خلاصه التواریخ نویسد از نژاد غوث الثقلین بود و بیعت از مردمان می گرفت، از اقوال^۸ اوست که در هر محله قطبی می باشد که فیض

۱. د: 'نوحه' منقوش	۲. د: 'اقلیم' تفرّد	۳. ج: 'صلی الله علیه وسلم' ندارد
۴. د: 'شب' و بول	۵. د: 'نگذرانم'	۶. د: 'این' است
۷. الف، د: 'منصور' الله	۸. د: 'احوال' اوست	

وجود از حضرت قابض الجود گرفته به اهل محلّه می رساند، شخصی گفت، این محلّه را قطب که باشد؟ تغافل نمود، چون مبالغه از حد رفت او نشان داد، او به تلاش قطب بر آمد، در آنجا رسیده شنیده^۱ ساعت است که فلان شخص ازین محلّه و خانه برخاسته رفت، بعد از دیری در آن محلّه آتش افتاد جمعه بسوخت، آن در شب چیزی نخوردی، پرسیدند گفت که طیور که شب هیچ نمی خوردند^۲ از برکت آن پرواز نمایند فقیر اگر زیاده نشود از پرند کمتر نباشد.

موج احوال آن مسنغنی المزاج در علایق ولی^۳ علایق، آن در فن تصوّف ماهر و فایق، آن فی زماننا اکمل عصر و نادر **حضرت شاه عبدالقادر** در خلاصه التواریخ نویسد که قادری مشرب است، اصلش از اورنگ آباد دکن بود، ابتدای حال به سپه گری منصب عمده صاحب خیمه و خرگه بود و سایر لازمه دنیا داری عمده می داشت و در آن وقت هم دل بیار و^۴ دست به کار بایدهش دریافت، چون عزم ترک بخارش غالب آمد روزی سقف خانه اش در افتاد، سایر متعلّقان او نمرند، خود تنها بقی مانده علاقه دنیا داری را لله تاراج داده به مگه رفت و سند حدیث نمود، از آنجا به دهلی آمد و خیل خیل مردم به حلقه ارادتی در آمدند، طعام وافر به خلیق می داد، اگر چه اتمی بود معنی^۵ قرآن خوب گفتمی، اواخر او را اجازت طریق نقشبندی به خاطر میل کرد، حضرت عوث الاعظم در معامله دست او را گرفته به شیخ عبدالله احرار سپرد که این را به طریق خود تلقین کن، به عمر کبیر رسیده بود، چون وقت وفات^۶ او نزدیک رسید از سایر ماکولات در گذشته به يك چمچه شیر اکتفا کرده بود، در وقت وفات تمحّص آن نه نموده مردانه ازین عالم رفت.

موج احوال آن معدن فضایل، آن مخزن شناخت بی دلایل، آن از عایت بزرگی امام تمثیلی **حضرت شیخ علی بن عیسی بحیلی**، وی قادری مشرب ساکن بحیل از دیار حجاز است، اکثر مریدان او اهل بدو بودند، نان به مردم بسیار می داد و مواسات فقرا و مساکین می کرد، شیخ عبدالحق دهلوی می نویسد اوّل ملاقات

۱. ج: 'شنیده' ۲. د: نمی 'خورند' ۳. ج: د: 'نبی' علایق

۴. د: هم 'وجب نیارد' دست ۵. د: 'معین' قرآن ۶. ج: 'روز' وفات

فقیر با وی در مدینه، پسری داشت فقیه، اکثر احکام فقه از پسر خود افاده می کرد، شخصی از فقرای سلسله عالییه قادریه آمد از وی التماس بیعت کرد، وی اشاره به شیخ ابراهیم فرعی نمود، ابراهیم فرعی مرد بزرگ از دیار حلب به ولایت اوقات راویه قادریه که محاذی باب النساء بود می نماید و مراسم عادات طریق این سلسله بجامی آورد به غایت بزرگی داشت، از جهت قحطی که به وطنش افتاده بود برای استغاثه در جناب رسول صلی الله علیه وسلم آمده بود از فقیر هم ملاقات شد نهایت الطاف فرمود، بعد از ادای حج که عزم وطن نمود شریف زاده مگه از بعضی تهمت او را شاهد ساخت و این واقعه در سنه نه صد و نود و نه واقع شد، رحمه الله علیهم.

موج احوال آن بلند پایه پایه^۱ کمال، آن صاحب مایه مایه بی زوال، آن وقف اسرار بی نیازی، حضرت شیخ حبیب الله شیرازی، شیخ عبدالحق دهلوی در راد المتقین نویسد مردی مشهور است در بصره مریدان را تلقین و ارشاد می کند، در بغداد بسیر بوده، وی را در آن دیار خلیفه طریقه سلسله قادریه می دانند، چون به مگه رسید شیخ عبدالحق به ملازمتش مشرف شد، ویرا برادری بود مولانا محمد نام از صلاحی وقت و اتقایی روزگار باید دانست، وی را عالم دیگر است، عالم و عامل و سالك طریق مستقیم و مطیع سنت قدیم گمنام و بی تکلف نیز در آن موسم تشریف به مگه آورده پیش ازین سالها درین مقام شریف یعنی مگه معظمه اقامت کرده محاورت نمود، رحمه الله علیهم.

موج احوال آن مقدس عصر، آن مشایخ برتر، آن افضل ولی حضرت شاه شاهی سنبهلی مرید خواجه بهاء الدین، وی از ابو الفتح منیری، وی از ابراهیم، وی از مخدوم فتح الله ملتانی، وی از شاه ابو العباس، وی از میر حسن، وی از سید موسی، وی از سید علی بغدادی، وی از سید محمد بغدادی، وی از حسن بغدادی، وی از سید محمد فخر الدین بغدادی، وی از ابو صالح، وی از سید عبدالرزاق، وی از حضرت غوث اشقلین شیخ عبدالقادر گیلانی الی آخره و مصنف خلاصه التواریخ

۱ الف: پایه ندارد

بیعت آنحضرت به شاه قمیص قادری نوشته، شاید خرقة ازو هم یافته باشد، آن را بیعت قرار داده بالا ذکر کرده شد، به موجب شجرهٔ مریدان ایشان که همین سلسله در خلفایش جاری است، همانجا آرد که او را دل بیار^۱ و دست به کار بود، پیوسته پارچه بافتی و بر هر تار کلمه خواندی پارچهٔ بافتهٔ او را امیر و غریب برای کفن می خریدند، اوقات شبانروزی او آنکه هر صبح به عید گاه نماز خواندی تا چاشت ادعیهٔ سیفی به آواز بلند خواندی، باز به خانه آمدی تا وقت ظهر جامه بافتی، بعد از آن تلاوت قرآن کردی، وقت نماز دیگر به عید گاه رفتی ار آن وقت تا نماز خفتن به اشتغال باد الهی موقوف و مشغول بودی پس به سرای خود و تمامی شب مشغولی^۲ ها داشتی با خدا، از وجه فروخت پارچه ها تنکه در جای کرده بود، به هر سایی از آنجا برآورده دادی، غیری بر آن سر آگه گشته آن تنکه ها را دزدی کرده به دست خود گرفت فی الحال آن تنکه ها سنگریزه شدند، شیخ را کرامت بسیار بود، امیری بر سیدی نوکر خود تاخت منظور کرده، سید به آنحضرت التجا آورد فرمود چنین نخواهد شد، مصاحبان امیر را ارین امر باز داشتند، شخصی وقت مرگ از شیخ پرسید چه حالت است؟ گفت عاجزم غریبم، دویم جمادی الآخر سال هزار و شصت و پنج هجری وفات یافت.

موج احوال آن مشغول مقبول، آن مسعود محمود، آن خلیفه و جانشین پدر، حضرت شاه حیدر خلف و خلیفه شاه شاهی سنبهلی است، بر طریقهٔ پدر خود در عبادات مستقیم بود، از خانهٔ خود به جایی نرفت و با خدا مشغولیها داشتی، اکثر بیماران که اطبا از معالجه اش عاجز آمدند از یمن توجه او شفا می یافتند، وی امی بود، از غایت احترام فقر^۳ او کسی را مجال حضور او نبود، زبانی خادمی التماس احوال خود ها هر يك می گفتند، او بر کاعذ خطی دراز کشیده تعویذ می داد محتاج به مراد می رسید، اکثر کواغذ سفید یا خطوط دلگیر^۴ آنرا از دست خود پیچیده عنایت می کرد مردم فایز به مطلب خود می شدند و در حجره بسته نماز

۱. ج: 'رور ازل بیمار' دست ۲. د: 'شوی ها' داشتی ۳. ج: 'قصر' او

۴. د: 'دیگران' آن را

گزاردی، مردم می گفتند وی خود را از نظر خلائق درین حجره مستور ساخته به بیت الله نماز می خواند، مفتی شهری روزی به حجره او رفت دید که سر شیخ از تن جدا است و ذکر خدا می کند غرض که وی را کمالات بسیار نوشته یافتیم این مختصر گنجایش نیافت، رحمه الله علیهم.

موج احوال آن خلوت نشین کاشانه دل، آن صحبت^۲ گزین مقیمان انتهای منزل، آن صدف گوهر مقصود، آن ابدی محمود و ازلی مسعود، آن مبرا از پندار ما و منی، قطب الاقطاب **شاه عبد الملك دكهنی** در قادریه مرید شاه شاهي سنبهلی است، از اعظم مجاهدان و اکبر مشاهدان به غایت شان بزرگ و حالی قوی و همتی بلند و عشق وافر داشت و استغراق دایمی را مالک بود، شاه حسام الدین زبان شیخ فرید فرزند حضرت شیخ فرید گنجشکر که در سنبهلی است روایت فرمود پدرش ناظم چکله مراد آباد سنبهلی بود، روزی در عهد دولت خود به ترغیب مسعودان به خدمت شاه شاهي سنبهلی رفت بر فور مشاهده جمال با کمال او عزم بیعت و ترك دنیا ظاهر نمود، فرمود برادر مریدی آنست آنچه پیر فرماید آن باید کرد، ما به نومی گویم مدام همراه پدر خود به فرمان برداری تمام حاضر باش، قبول نمود، بعد چندی پدرش معزول شده به دكهن رفت و زندگی قضا نمود، شاه عبد الملك باز به خدمت مرشد خود رسید و گفت آنچه فرمودی بر آن عامل^۳ ماندم حالا آنچه فرمائی^۴ عمل نمایم، پس به تلقینش کوشید و سایر طریق مجاهدات سلسله خود بدو عنایت فرموده رخصت دكهن کرد، پس او بالای کوهی حجره ساخته انزوا گرفت، مدّة العمر همانجا گذرانید، مطلق از خلائق ملاقات نمی کرد، به روز جمعه برای نماز فرود آمدی خلق از پابوسیش مشرف می شدند، از غایت عبادت ملائک سیرت گشته بود، مریدانش در تهته و بهکّر و گجرات و سورت و نواح آن زیاده از اندازه کلك اند و اکثر در تصوّف رتبه بلند و درجه ارجمند داشتند و خوارق عادات آن صاحب کمال بسیار اند، بنده سوای آنکه مثل شاه غلام محمد و شاه

۳. ج: د، بر آن عمل

۲. ج: حجت، گزین

۱. د: ازین جدا

۴. ج: آنچه فرمود عمل

عنایت سنبهلی شاهباز صحرای لاهوت خلیفه داشت چه نویسد، نوزدهم شعبان وفات یافت، مزار^۱ شریفش در بیدر و به قولی دیگر در گجرات قبله حاجات خلائق آن دیار است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن امام محققان اسرار، و آن سلطان موحدان رزگار، آن به اعتقاد خلائق فضل الله حضرت شاه عنایت الله وطن شریفش بلده تهنه است، از اعظم خلفای و اکابر مریدان حضرت شاه عبدا لملك دكهنی است، قلم مقطوع اللسان را چه یارا که حرفی از احتشام ولایش بر طرازد و صحیفه قرطاس را کدام سرو برگ که نکته احترام کمالاتش را ابردارد، وی مورد افضال عجیب و متصرف مقامات ولایت عریب بود و تصرف قلوب عالم قسمی که او را دست داده در طبقه اولی و اوسط و آخر به احوال دیگر درویش یافته نمی شود، او را قریب يك لکھه مرید بوده اند و معتقدان لا حد و تحصی خیل خیل و گروه گروه که به شرف بیعت او مشرف می شدند آنها را زمین دامن کوه اشاره می فرمود که بکندید زمین و بکارید و بخورید چنانچه وقتی دو هزار جوگیان برهنه به خدمتش رسیدند و صدای رو بروی او کردند، او کلمه فرمود بر فور استماع آن حرف همه ها يك دفعه از قید ظلمت کفر بر آمده کلمه شهادت بر زبان رانده مشرف به اسلام گشته بر دست مبارکش بیعت کردند چنانچه حضرت قاضی^۲ محمد تقی مهنوی به هنگام رفتن حج به خدمت آنحضرت مستفیض ملاقاتش شد، می گفت از کمال مهربانی چند روز فقیر را رخصت نداد، روزی از نهایت شوق زیارت بیت الله دستوری خواستم، از دست مبارك خود بر کاغذی نوشت که قاضی محمد تقی از احبای فقیر است به زیارت کعبه می رود هر جا که وارد^۳ شود به وظایف ضیافت و انواع خدمت او پرداخته از حدود خودها بگذرانید تکلیف و تصدیع نیابد آن کاعذ را گرفته روان شدم، به هر منزل که می رسیدم^۴ مریدان آنحضرت هر يك از طرف خود فقیر را بخواستند^۵ که به خانه ما باشد، ناگزیر در آن تکرار و حجت مریدان هر جا که دلم

۱ ح: د: 'مرقد' شریفش ۲ ح: 'قاضی' ندارد ۳ ج: 'فرود' شود، د: 'قرار' شود

۴ د: 'میرسید هم' مریدان ۵ ج: د: 'می خواستند' که

می خواست فرود می آمدم دیگران از کمال اعتقاد رشک می بردند که فرستاده حضرت پیر و مرشد به مکان فلان^۱ نزول نمود بر همین دستور تا به دریای محیط رسیدم و بر کشتی سوار شدم، سبحان الله از غایت خلوص اعتقاد آنها دریافت می کردم اگر آنحضرت به کسی فرماید که سر خود را بریده پیش نهد بی دریافت سود و زیان آن معامله بی تاثر و تکلف سر خود را می بریدند قوت کمال او ازین جا قیاس باید کرد که بچه مرتبه بود چون قطعات زمین که در تصرف مریدان آنحضرت بودند حاصلات آن را کم از محصول يك سرکار عمده نمی یافتند بنا بر آن نایبان و ناظران اورنگ زیب عالمگیر بادشاه خراج سلطانی طلب کردند و آنها از ادای محصول و اطاعت حاکمان انحراف کردند حاکمان مناقشه به میان آورده^۲ جنگ کردند و هزیمت خورده به سلطان نوشتند که کثرت مریدان شاه عنایت الله به مرتبه گردیده اگر بی امداد فوج دیگر صرف بر اجماع مریدان قصد سلطنت نماید می سزد علاج دفع پیش از وقوع باید کرد، بادشاه فوج عظیم برای قتل او فرستاد، چون به تهته رسید مریدان با کثرت حاضر شدند، فرمود اگر مقابله^۳ به آنها خواهم^۴ می توانم لیکن فقیر را اراده سلطنت نیست و تقدیر هم برین معنی مقتضی است که ما از دست آنها هلاک شوم پس تنها در میان فوج رفت، آن بمبختان سر مبارک آنحضرت را بتراشیده^۵ به حضور بادشاه فرستادند، اعظم خان پسر فدائی خان امیر که ذکرش به احوال شیخ پیر محمد لکهنوی نوشته شد از شخصی گفت که با^۶ چند هزار سوار من هم همراه فوج سلطان درین هنگامه که با شاه عنایت الله کردند حاضر بودم انصاف این است اگر شاه عنایت الله از خود تنها ملحق به فوج سلطان نمی شد کسی یارای مقابله او نمی داشت، کمالات و خوارق آن افضل العصور و اکمل الدهر نه چندان است که این مختصر گنجایش آن به خود داشته باشد، از نگارنده زخاو بعد تحریر احوالش شخصی گفت که احوال حضرت شاه عنایت الله چندانکه مردم ظاهر می کنند اعتماد نباید کرد، نیازمند را ترددی پیدا شد همان

۱. ج: د: 'فلانی' نزول
 ۲. ج: 'مباحثه' میان آمده
 ۳. د: 'مقابله' ندارد

۴. د: 'خواهم' ندارد
 ۵. ج: 'تراشیده' به حضور
 ۶. ج: 'با' چند

شب به خواب دیدم که مردی نورانی بر کرسی مکمل جواهر نگار^۱ زیر قایمه عرش نشسته است و من از زمین دیدم حیرت کردم که این کیست؟ ندا آمد شاه عنایت الله تهتهی است، صبحی بیدار شدم دانستم که این مقدمه برای رفع شبیه فقیر که از قول آن شخص اندکی به خاطر رسیده بود واقع شد، سبحان الله و الحمد لله رب العالمین که شك خاطر من رفع گردید، هفتم رجب وفات، مزارش در نواح تهته، رحمه الله علیه.

موج احوال آن جامع کمالات حقیقت و مجاز، آن به والا ولایت معزز و ممتاز، آن مورد حالات رضا بقضاء الله، افضل العصر حضرت شاه فضل الله بن شاه عطاء الله فرزند حضرت میتھی مدار که احوالش در لَجَّة مداریه باید خواست، بسا صاحب کمال بود، ابتدا حال از پدر خود تلقین و فیض حاصل کرده و به جمال جهان آرای حضرت مرتضوی و مصطفوی مشرف گشته لیکن نوبت به کلمه و کلام نمی رسیده، چون بحسب اتفاق همراه شاه بدیع الدین عرف شاه میان برادر بزرگ خود به دهلی رفت بعد چندی شاه میان آنحضرت را به خانه کدام^۲ دنیا داری فرستاد، احتشام او دیده نفرت نمود بی ملاقات باز گشت، شاه میان گفت که کد خدا شده ای و از دنیا چندین نفرت داری؟ گفت به رغبت^۳ تاهل نکردم از حکم والد لاچار امید رخصت داریم که مرا بخدا سپارند، پس از رخصت شاه میان سیر بلاد نموده به تهته رفت از حضرت شاه عنایت الله تهتهی بیعت نموده طریق مجاهده پیش گرفت، چون صاحب مشاهده گشت درین عرصه مرشدش به جوار رحمت حق پیوست، سیر کنان در قریه رمننا که از بایسر بندر بر سه^۴ گروه است آمده رخت اقامت انداخت، عالمی به وی تولا نمود و رئیسان روزگوار روی نیاز آوردند و ندور و فتوح چندان او را رسید که تصرفات صوری مشابیه سلاطین و امرا^۵ بوده و عمارتی عظیم القدر را بنا ساخت و در حق مسافران رعایت خلاف رویه عالم روا داشتی، به هر وارد استفسار عزم منزل مقصود دریافته از روی حساب قطع مسافت

۱. ج. د: 'نگار' ندارد

۲. د: 'گرام' دنیا

۳. د: 'ترغیب' تاهل

۴. د: 'برسه' ندارد

۵. د: 'واقر' بوده

اخراجات زاد و راحله متوضع شدی، اقبال و انکار را او مختار بود، آنحضرت را مکتوبات بسیار لطیف به احوال تصوف و درویشی اند و خوارق عادات درین مختصر کی تواند درآید بدو يك نقل رونق صفحه کتاب را^۱ می دهد، شیخ الله یار نام مردی دولتمند که سه چهار کشتی تجارت داشت و آخر سایر اسباب و اموال دنیا داری به پسر خود سپرده به خدمت آنحضرت ارادت آورده مصاحب گردید، روزی به حضور که بر لب حوض^۲ نشسته بود آنحضرت يك سنگریزه دران حوض انداخت و فرمود الله یار يك جهاز تو این وقت غرق شد در ساعتی چند به دفعات دو سنگریزه دیگر به حوض انداخته^۳ فرمود که هر سه جهاز تو غرق شدند، او روز وساعت و تلویخ نگاشته گرفت مطابق افتاد و روزی تقی محمد خان امیر بنگاله که رسوخ اعتقاد به درجه در خدمت آنحضرت داشت ملتزم گشت که امروز پس خورده حضرت تمنا دارم، فرمود که تنها بتو ندهم، فقیر دعوت تمام لشکر کرده تعداد و فهرست درست کرده بفریسند چنان کرد، آنحضرت به خادمی فرمود که آنچه^۴ اطعمه لذیذ و تکلف بحسب احتیاج مردم فوج باشد ازین حجره برآورده خواهی گرفت، چهل هزار حصه از غله و جنس و سایر اسباب طعام از آن حجره برآمد چون طعام پخته به هر يك رسانیدند آن وقت به امیر هم نانی از حضور خود عطا فرمود ازین جنس کمالات او زیاده از حوصله تحریر است، تاریخ هیز دهم محرم سنه يك هزار و شانزده هجری وفات یافت در رما به دائره خود مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال شاه نجم الدین مرید شاه فضل الله، مرد کامل بود و ریاست ده هزار سوار گذاشته ترك دنیا نموده بود و چندان عشق به پیر خود داشت که بعد وفات به رنگپور وطن پیر خود آمده هر گاه که ذکر اسم شریفش مرشدش بر زبان مردم می گذاشت چندان گریستی که خرقة اش تر می گشت، حضرت شاه فضل الله را دو پسر که از سرهای اهل هند بودند به سوی خود کشید، یکی را به آنندی نام

۱ ج: 'را' ندارد ۲ ج: 'د'؛ حوضی 'نشسته' ۳ ج: 'انداخت' فرمود

۴ ج: 'اسباب'؛ 'اطعمه'؛ 'د'؛ 'اسباب و طعمه'؛ 'لذیذ'

کرد و دیگر را مسرت^۱، آنندی از علوم بی بهره ماند، تمام عمر به جاروب کشتی سزار مرشد بسر برد و مسرت شاه ابتدا حفظ قرآن نمود از آن به حافظ مسرت نامور شد و از علم معنوی بهره تمام یافته و در مجاهده پایه گرامی بهم رسانیده آخر بحسب آبخور به مرشد آباد اتفاق افتاد و عالمی به وی معتقد گشت حتی که رئیسان وقت روی نیاز بدو داشتند، تمام عمر همانجا به طاعت و عبادت و تربیت طالبان زندگی بسر کرد، از جمله تصرفاتش آنکه به دائره او طالب علمی بود که به تحصیل علم چست بودی زحمتی به او پیدا شد، از نهایت شوق روزی التماس^۲ نمود با مرا به مدرسه رسانند با سبق ما را خود تلمذ نمایند، فرمود در بیماری روا دار تصدیقه شما نیستم فقیر سبق ترا^۳ تلمذ خواهد نمود، چون منار می خواند تا وقوع صحت او تا به عنوانی تلمذ نمود که چنین تقریرات از علما میسر نشود و خلاف علما نگردد، بعد چندی که صحت و آرام طالب علم را حاصل شد فرمود من^۴ غیر از قرآن هیچ نخوانده ام حالا به استاد خود رجوع کن، چون وفات کرد در مرشد آباد مدفون گشت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن ترجمه حدیث انا من نور الله و خلق من نوری، آن تفسیر حقایق حضوری، آن استاد معاملات ارشاد و رهنمایی شیخ روح الله عرف شاه غلام محمد تهنتی قدوائی از اعظم موحدان و اکبر محققان به غایت محتش و نهایت محترم، شانی عظیم و همتی بلند و نفسی قاطع و دست گیرا داشت، در تربیت طالبان او را دستی قوی بود، گم گشتگان بادی ضلالت را از عالم سفلی به عالم علوی می رسانید، مرید و اصحاب خاص عبد الملك دکهنی است، از شاه حسام الدین مرید سید شاه علیم الله خلیفه و جانشین آنحضرت نقل است که آنحضرت از اولاد پاك نهاد قاضی عبد الکریم قدوائی است، در سن صغر از موضع سرسند و وطن خود برآمده به تهته رفت، چندی به تحصیل علم مشغول مانده به خدمت شاه عنایت الله خلیفه شاه عبد الملك پیوست، از خدمات شایسته روزی متوجه یافته از آنحضرت بمنس گشت که اراده بیعت به جناب حضرت شاه عبد الملك دارم، به یمن الطاف

۳ الف: 'فقیر سبق شمارا'

۲ ج: 'د: التماس به خدمتش نمود'

۱ ج: 'شرب'

۴ الف: 'من ندارد'

ایشان اگر میسر شود نهایت کرم است، شاه عنایت الله به خدمت عبدالملك رسانیده به حلقهٔ مریدانش داخل گردانید، پس به موجب ارشاد و تلقین آن رموزدان الهی به ریاضات شاقه و مجاهدات فوق الطاقه مشغول گشت، در چند مدت به آن درجهٔ بلند و مرتبهٔ ارجمند رسید که طالبان حق صحبت وی را کبریت احمر شمرده به خدمتش حاضر می ماندند و به مقاصد خود فایز می شدند و اکثر از برکت تلقین به مرتبهٔ تکمیل و ارشاد می رسیدند، انشاء الله تعالی احوال هر کس ازینها که دریافت شده علاحه به ترقیم خواهد آمد، پس از تهته به دهلی آمد، در باول پوره مکانی مصفاً ساخته بر مسند ارشاد نشست، عالمی به وی تولا نموده حتی که رئیسان رزگار روی نیاز آوردند و برای معاش مقید شدند اصلاً متوجه این التماس آنها نگشت مگر فتوح را مانع نبود، کم و بیش هر چه هر روز می رسید در همان روز خرج می شد برای روز آینده باقی نمی گذاشت، نقد و جنس را طعمهای^۱ لذیذ پخته^۲ بذل و ایشار درویشان می کرد و از قاسم اطعمه تاکید تمام داشت که برای حصهٔ فقیر زیاده تر از حصهٔ دیگران تجویز نکنند چنانچه مدام بعد تناول حصهٔ خود از دیگر درویشان تحقیقات می فرمود که امروز ایشان کدام کدام چیز به حصهٔ خود یافتند یعنی شاید برای من در مقدار و اقسام طعام قاسم زیاده کرده باشد به مواخذه پیش آیم حتی که روزی شخصی يك هندوانه به خدمتش هدیه فرستاد، شیخ ظهور الله پسر^۳ آنحضرت خرد سال بود خواست که آنرا مسلم خود بگیرد، فرمود آن را قسمت جمله ساکنان دایره نمایند، گفتند که به قدر يك فلفل کرد به حصه^۴ همه ها خواهد رسید، صاحبزاده رغبت دارد مایان راضی آیم به ایشان عنایت شود پذیرا نکرد، بعد تقسیم در حق شیخ ظهور الله این لطف فرمود که سوای حصهٔ او حصهٔ خود را^۵ هم بدو داد و^۶ آنکسار او را انتهای نیست، اگر کسی می رسید که این جمله درویشان به دایرهٔ آنحضرت می باشند فرمودی که فقیر در میان ایشان می باشد، از مشاهدات چنین معاملات حضرت میر مظهر جان جانان فرمودی که برکات و تصرفات خائنه جنید و خواجه شبلی همین قسم خواهد

۱. ج: 'از' طعمهای

۲. ج: 'پخته' ندارد

۳. ج: 'پسران' آنحضرت

۴. الف: 'را' ندارد

۵. ج: 'الخلاق' و آنکسار

۶. ج: 'تحفه' همه

بود که به خانقاه غلام محمد یافته می شود کمالات انسانی^۱ آن بی نظیر دوران زاید از حوصله تحریر است به لحاظ آن که جایی کس است حرفی بس است می نویسد که شیخ محبوب عالم قدوائی جگوری مرید آنحضرت بود، به تقریبی يك انگر کهه پارچه سفید رنگین رنگ گلی را آنحضرت عنایت یافته بود روری که او را حلش جنگ با کفار دیار خود واقع می شد آن روز انگر کهه می پوشید، هرچند کفاران کثیر می بودند گاهی بر شیخ غالب نمی آمدند، نگارنده بحر زخار وقت نگارش احوال آن صاحب کمال را در شب^۲ واقعه دید که به خانه من با درویشی^۳ تشریف آورده نشست، معروض داشتم چیزی^۴ ثنا فرمانند، فرمود که بالفعل تأمل کن، به تاریخ دوازدهم رجب سنه يك هزار يك صد و پنجاه و دو هجری از هنگامه نادرشاه دوسال گذشته به جوار رحمت خدا پیوسته و به دهلی در دایره خود که در باول پوره واقع است مدفون گشت، رحمة الله علیه. آنحضرت چند زوجه به نکاح آورده بود، اولاد عقب زنده نماند و مریدان عالی مقام بسیار داشت، شاه انبیاء قدوائی رسولوی بسا مرد بایرکت بود و ترك کامل داشت، دولت کثیر قریب لکه رویه که داشت به راه خدا ایثار^۵ نموده فقر اختیار کرد و در سماع و سرود و تواحد بیشتر بهم رسانید و یکی از مریدان آنحضرت شاه شکرالله بود که به سبب دوستی قدوة العارفين مدتها در دایره آنحضرت مانده آخر شیخ محبوب عالم جگوری به وطن خود برده مقیم گردانید و واجبات بشری او را بر ذمه خود نمود و الآن وقت تحریر این اوراق در قید حیات است، مرد بایرکت ار شیخ حسام الدین خلیفه میر سید علیم الله نقل است که شاه شکر الله حالی^۶ قوی دارد و احوال به پرده یاوه گوئی از نظر خلق مستور^۷ داشته است و یکی از مریدان آنحضرت شاه محمد زمان فرخ آبادی مردی عظیم القدر صاحب مشاهده بود، تصرفات ازو علانیه سر می زد و از آنجمله این است که وقت معاودت^۸ از دهلی حضرت شاه حسام الدین ازو گفته که سیر^۹

۱. ج: 'انسانی' ندارد	۲. الف: 'نگارنده' زخار	۳. د: 'در' واقعه؛ ج: 'واقع' دید
۴. ج: د: 'درویشی' دیگر 'تشریف'	۵. د: 'چندی' چیزی	۶. الف: 'ثنا' نموده
۷. ج: د: 'حال' قوی	۸. د: 'مشهور' داشته	۹. الف: 'مجاورت'
۱۰. د: 'شهر' لکهنو		

لکهنو باید کرد، فرمود مضایقه نداشت لیکن در چند روز اینجا فساد برپا شدنی است مکان را خالی نمی گذاشت^۱ همچنان شد که بعد از چهار ماه صفدر جنگ مرهته و غیره بسیار فوج آورد و احمدخان را از فرخ آباد خارج ساخته هنگامه وسواس عظیم در آن نواح چندی مانده، او را مریدان بسیار بودند قاماً مجاهد شرع احمدی شاه محمدی مرد خوب بود، آخر حال مردم او را نزدیک نصارا بدنام کردند که در پی جدال شما است، آن قوم او را شهید ساختند بعد چند روز به همان سال هنگامه عظیم بر رئیس قوم نصاری در بنارس از دست زمیندار آنجا واقع شد و یکی از مریدان حضرت شاه غلام محمد حضرت شاه عبدالقادر است که به هنگام تحریر این اوراق در صدر حیات به چندوسی استقامت^۲ دارد چنانچه مجملی احوال او در احوال رئیس التارکین حاجی شاه هدایت^۳ مرید او آینده قلمی می گردد و سوای آن بسیار مریدان آنحضرت مرتبه عالی داشتند، راقم حروف را میسر نگشت.

موج احوال آن فارغ از مسرت و شادی شاه فضل الله آبادی مرید و خلیفه شاه غلام محمد تهتهی بود، به غایت صاحب تحریر و تفرید متبرک و بزرگ عالیشان حتی که سگان آنجا بر ملاقات آن صاحب کمال مفتخر بودند.

موج احوال آن معدن عشق ذات مطلق، آن دایم به مشاهدۀ ذات حق الحق، آن فرزند صوری و معنوی علی ولی الله، موحد کامل شاه علیم الله مرید و خلیفه و جانشین شاه غلام محمد تهتهی است، در صدق و صفا و زهد و ورع مرتاض و در بدل و عطا و ایثار و سخا ممتاز، او را درین حال قدر عظیم و مرتبه مستقیم بوده. از شاه حسام الدین مقول است که آنحضرت از سادات عالی درجات اسلام نگر که متصل بهار است بود، روزی به ایام طفولیت با دیگر کودکان در حوض غسل می کرد ناگاه يك طفل در آن حوض غرق شد، جمیع اطفال از ترس به خانه های خود نرفتند به اطراف و جوانب آواره شدند، آنحضرت به بنارس آمد، بعد چندی به لکهنو رسید، چهارده سال به خانه شیخ محمد اسحاق بلخی مانده تحصیل علم نمود بعد

۱ ح: 'مکانی خلی نمی توانیم' گذاشت، د: 'مکانی را خالی نمی توانم' گذاشت

۳ د: شاه هدایت ندارد

۲ د: 'اقامت' دارد

از آن به طرف فتحپور بسوه رفت، اکثر کتب از علمای آنجا خواند، همدران ایام شهرت تصرفات ولایت حضرت شاه غلام محمد تهتهی شنیده به دهلی رفت و به شرف بیعت مشرف گشت و به ریاضات شاقه مشغول گشت، چون مجاهده او به مشاهده انحامید بی اختیار تصرفات فوت باطن ارو سر رد شدن گرفت عالمی به تولایش در آمد، گرچه دیگر مریدان شاه غلام محمد هم مرتبه رفیع داشتند فاما آنحضرت چاشنی دیگر یافته بود لهذا به فضیلت جانشینی و خلافت مفتخر گشت. هم او گوید خوارق عادت او نه چندان است که درین مختصر گنجد برخی تبرکاً نوشته می شود. وقتی که محمد شاه سلطان دهلی پسر خود مرزا احمد راع قمر الدین خان وزیر بر سر جنگ شاه احمد ابدالی فرستاد و مقابله هر دو لشکر و آغار جنگ در لاهور و نواح آن واقع شد، هر روز اخبار به حضور محمد شاه می آمد و در شهر شایع می شد هر کس که غلبه فوج سلطان دهلی می گفت از و راضی و مسرور می گشت، ناگاه خبر واقعه قمر الدین خان وزیر اشتها یافت، چون فقیر به خدمتش مشرف گشت فرمود اخبارات شهر بیان نمایند عرص کردم که از ضمیر عالی پوشیده نیست، فرمود همین که قمر الدین خان کشته شد آنجا فوج جنگی به کار خود مشغول است ازین ارشاد او صریح معلوم شد که فوج شهید امجد^۱ و لشکر هند حاضر است و می جنگد، بعد چند روز خبر رسید که پس از مردن قمر الدین خان وزیر هموز شهرت فوت او به لشکر شایع نه گشته بود که پسر او معین الملك از فوج خود سوار شده به احمد شاه ابدالی جنگ کرده فتح نمود، عنقریب است که به دهلی می آید و هم وی گوید روزی آنحضرت دایره تکیه را به تحت اقدام خود آورده به سیر بود مقامی را فرمود که جاروب کرده احتیاط نمایند که هر آقا برهنه آنجا نرفته باشد، این مکان برای مجلس فقرا معین نموده شد، در دل فقیر خطرره آمد که به روز مجلس جا مصفا خواهد شد از بیشتر احتیاط لازم است همان ساعت از آنجا آنحضرت متوجه حجره شد، فقیر هم عقب عقب می رفت، برزینة حجره رسید يك دفعه بر گردیده گفت این قسم خطرات مکتدر به خاطر نه

۱. د: آن مدد لشکر

۲. الف: سرپا

آورده باشد لرزه بر^۱ اندامم افتاد و دست بسته سر افکنده خاموش ایستادم، روزی در مجلس سرود لباس خاص را به قوالان امداد کرد حتی که پاجامه هم بخشید لیکن به نظر هیچ کس نیامد^۲ که آنحضرت پاجامه ندارد، چون چادر نزدیکش بود آن چادر را لنگ کرد^۳ آن وقت دانستند که پاجامه هم باقی نمانده، شخصی از راه تعجب به قوالان گفت که بنمائید کدام کدام پرچه حضرت به شما بخشیده است چون نمودند پاجامه هم بود لیکن بند ازار و نشده بود از جهت لطافت جسمش اگر چه اکثر مریدان حضرت شاه غلام محمد مرتبه رفیع داشتند و متوقع خلافت بودند لیکن شاه علم الله را حق سبحانه تعالی چاشنی^۴ دیگر بخشیده بود ازین جهت چون وفات مرشد او نزدیک رسید به تاریخ یازدهم و جب به دایره خود مجلس درویشان جمع نموده حادمان عرض کردند جمله درویشان در مجلس حاضر آمدند آنحضرت اگر نشریف فرمایند سرود شروع شود، سید علیم الله را طلبیده فرمود به مجلس برو و به مقام فقیر بنشین، پس آنحضرت رفته به مقام مرشد خود نشست از همان تقریر خلافت او بر همه خواص و عوام مکشوف گشت، روز آینده که تاریخ دوازدهم شد مرشدش به جوار رحمت حق پیوست، پس^۵ دوازده سال حقوق صوری و معنوی خلافت و جانشینی آنحضرت را به وجه احسن برپا داشته بلکه در اکثر مقدمات از حضوری مرشد خود زیاده علو تکلفات نمود و درویشان و مریدان را خاطر داری کماینی بجای آورد و وارد و صادر را نهایت تمنا و نیاز و انکسار و دجوئی و خبرگیری می نمود، چون وفاتش نزدیک رسید به روز سه شنبه پارچه طلب داشته فرمود کفن فقیر قطع کنید، برادران دینی و درویشان و معتقدان و محبان از هر جنس جمع آمده بادل بریان و دیده گریان اظهار تشدد مفارقت او را ظاهر ساختند، ناگاه شخصی گفت امروز سه شنبه است در عجب روز آنحضرت وفات می فرمایند، فرمود اگر صلاح دوستان امروز به انتقال فقیر مقتضی نبود پارچه کفن را به محتاجان بدهند، امروز محبان رخصت شوند به روز پنجشنبه حاضر شوند پس به تاریخ نهم رمضان خلائق جمع آمدند، از مخصوصان خود فرمود فقیر

۳ الف: 'کرد' ندارد

۲ ح: 'نامده' که

۱ الف: 'نه' اندامم

۵ الف: 'پس' ندارد

۴ د: 'جانشینی' دیگر

را در قبر نهاده رو به سوی مزار حضرت پیر و مرشد کرده خواهند داد و اگر شماها نخواهید کرد خود به خود روی من به آن سو خواهد شد پس چه لازم^۱ است که وصیت^۲ مرار د کنید، بعد این کلمات کلمه شهادت بر زبان رانده جان به مشاهدۀ جانان تسلیم نموده به جنب مرقد شاه غلام محمد او را به قبر کرده وصیتش را بجا آوردند انا لله و انا اليه راجعون، بعد چند مدت مولوی حمایت الله مولوی قدوائی این ماجرا را در خدمت قدوة العارفين ظاهر ساخت، این حکایت وصیت^۳ شاه علیم الله رو برو بنده در دهلی گذشته بود^۴، بعد چند روز که شاه حسام الدین از قدوة العارفين ملاقی گشت تصدیق این مقدمه زبانی مولوی حمایت الله قدوة العارفين ازو ظاهر کرد و فرمود که این حرکت سید شاه علیم الله به جهت آن بود که پس از صد^۵ دوصد سال اگر چنین حرکت از مریدان به نسبت پیران سرزد کشود آداب ایشان واقعی^۶ از خواطر خلائق تمام بر طرف گردد، شاه حسام الدین گفت الحق، رحمة الله عليه.

موج احوال آن جامع جمیع مقام فقر و فنا، آن متصرف بر معاملات زهد و ورع، آن مجاهد منزل عین الیقین، عاشق صادق **حضرت شاه حسام الدین** اولاد پاك نهاد شاه حسام الدین فتحپوری است و از محبوب ترین مریدان سید شاه علیم الله است و خلیفه علام محمد تهتهی بود، شانی عظیم القدر و حالی قوی^۷ داشت، در ترك و ایثار و عشق و انکسار و ذوق سماع بی نظیر روزگار بود، زبانی آنحضرت است ابتدا احوال از وطن خود به دهلی رفته نوکری سپه گری نمود، چون عمش مرید شاه علیم الله بود ازین جهت به خدمت آنحضرت اکثر آمد و رفت می داشت، چون به عمش تاکید والدین او به مبالغه تمام رسید که حسام الدین را به وطن بفریسید^۸ که از کدخدائی خود فراعنت نماید، چون تقاضای این امر از آنحضرت عمش می داشت اقبال نمی کرد، بعد چندی دل را از تمام تلاش دنیا سرد ساخته از

۱. د: 'نفرم' است ۲. ج: 'وصیت' ندارد ۳. الف: 'بود' ندارد

۴. الف: 'از دوصد' سال ۵. ج: 'واقع' از ۶. ج: 'بر سایر' معاملات

۷. ج: د: 'رفیع' داشت ۸. الف: 'بفرستید' که

سید علیم الله بیعت نمود، مرشدش گفت به وطن رو و فرمود والدین را بجا آر دانست که این امر صریح دال است بر کدخدا شدن پس به وطن آمده کدخدا شد، بعد چندی عزم حضوری مرشد نمود که اخذ فواید طلب خدا نماند چون به دهلی رسید دوستان فکر و تدبیر روزگار او نمودند و او اراده روزگار من کل الوجوه از دل برداشته بود قبول نکرد، مرشدش^۱ برین معنی مطلع گشته اجازت روزگار فرمود لاچار الامر فوق الادب دانسته چند ماه دیگر روزگار نموده ترك آن وادی نمود، دنیا را به پشت داد به طریق نا مرادی اکساب و ریاضات پیش گرفت، سالها به خدمت سید علیم الله مانده سرسلوك را اتمام کرد پس از حضرت^۲ مرشد رخصت گرفته به وطن آمد، بعد چندین به لکهنؤ رسیده بر سر روضه منوره حضرت قطب الوقت مخدوم مینا^۳ صاحب ولایت استقامت گزیده، بعد چند روز به گئوگهات بر لب دریای گومتی به جای مصفا حجره ساخته بر مسند هدایت نشست عالمی به تولایش در آمد، کمالات و خوارق عادات او به چندانست که درین مختصر نکتجد تبرکاً کلمه چند نوشته می شود، از سی سال او بر گئوگهات مقیم است، گاهی دیگران خود گرم نکرده، اگر کسی را اطعمه پخته رسانید^۴ البته تناول می کند و به دائره خود پختن طعام را مجوز نشده، حضرت حق سبحانه و تعالی اطعمه پخته رساند به افراط تمام هر روز از فصل و کرم خویش چندان می رساند که مردم دایره هم سیر می شدند و هر کس از خلائق که آنجا می رسید چیزی به چیزی همه را تبرک می رسید، روزی این نیازمند کتب حروف مطلع^۵ از امور دنیا به خدمت او ظاهر ساخته متوقع امداد صوری و معنوی گشت، بعد ساعتی به خاطر رسید شاید از راه سهو این مقدمه را آنحضرت به کسی مخلفان من فرمایند، آنها برین معنی^۶ مطلع شده به دفعیه آن بکوشد فی افور بر خطر بنده مشرف شده فرمود این راز را به کسی دیگر نخواهی گفت که شاید رفته رفته این مقدمه به محل افتد^۷ و معامله به انجام نرسد. روزی مفتی غلام حضرت گفت که از دوازده سال در

۳. ح: محمد مینا

۲. ح: حضرت ندارد

۱ الف: مرشد برین

۶. ح: د: برین راز

۵. ح: مطلی از

۴ د: رساند البته

۷ د: رفته و معامله

میلۀ مجلس شاه مدن آنحضرت تشریف می فرمودند^۱ در يك میلۀ آشنای^۲ آنحضرت بی اختتام مجلس خواست که به خانۀ خود رود، آنحضرت ازو فرمود که از قل و فاتحه فراغت کرده روند خدا داند که سال آینده اتفاق دیدن این میلۀ شود یا نشود، همچنان واقع شد، در همان سال بعد فتح جنگ حافظ محمد رحمت خان روهیلۀ شجاع الدوله شاه مدن را به علّت دوستی روهیلۀ ها قید نموده تمام اسباب و اموال خانۀ^۳ تاراج و ضبط کرده گرفت بلکه مکانات و حویلی های او را به غلامان خود بخشید، بعد وفات شجاع الدوله شاه مدن از فید خلاص گشته زندگی قضا کرد نوبت مجلس و میلۀ باز مسر نشد و فملین قدوة العارفين و آنحضرت محنت فوق الحد بوده.

موج احوال آن درویش به مقام فنا فی الله، آن مدام بر تعبیت طریق رسول الله، آنکه وجودش باعث نازش عالم، با مظهر اسم اعظم حضرت شاه محمد اعظم، از فرزندان قضات سندیلۀ که منسوب به اولاد شیخ فرید گنج شکر اند و نسبت ارادت از سید شاه علیم الله داشت، او اکمل الدهر و افضل العصر است، ابتدا حال به اکساب^۴ صوری و معنوی مقید بود تا شرح وقایع خوانده همراه استاد خود مولوی محمد قایم سندیلوی به زیارت عرس^۵ حضرت شاه صفی پوری رفت کلی تمام سرگذشت حیات او حضرت شاه صفی از نهایت تفصیلات در جواب^۶ فرمود، پس او لباس سپه گری پوشیده چندی به روزگار گذرانید، بعد از آن ترك آن وادی نموده به حلقۀ ارادت مرشد خود در آمد، به اجازت و خلافت رخصت شده در مراد آباد سنبهل رخت اقامت افکنده چهل سال به کمال توکل و^۷ تجرید عبادات شاقه نموده، او وطیره داشت که میل ندور و فتوح نمی نمود و در خود را بر روی خلاق محکم بست، اکثر سخن مستانه می گفت و تمام عمر کار خود از دست دیگری نگرفت و خادم تکیه نداشت تا به کشیدن آب وضو و بستن در با وجود سن^۸ نود و پنج سالگی خودش می کرد و کسی را مجال نبود که به حضورش حرف درویشی

۳. ج. د: 'او' تاراج

۶. الف: 'خواب' فرمود

۲. د: 'آستانی' آنحضرت

۵. الف: 'عرض' حضرت

۸. الف: 'با وجودش' نود

۱. ح: 'می فرمود'

۴. د: 'ناکساب' صوری

۷. الف: 'در' تجرید

بر زبان آرد. قول اوست تا وقتی که فقیرها متّصف به صفت^۱ خدا نگردد نام درویشی بر زبان نه آرد و فرمودی تحقّقوا باخلاق الله تعالی، مجرد و محصور به کمال عشق و جوان مردی گذرانید^۲ به تاریخ بست و دوم صفر سنه يك هزار يك صد و نود و هفت هجری به حلد برین شتافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن آفتاب سپهر عرفان، آن محو مشاهده حضرت رحمان، آن اختر برج شرف، آن قدم به قدم اولیای سلف، آن مطهر فضل و عنایت، رئیس التّوکلین حضرت حاجی شاه هدایت از نژاد شاه اشرف علی برادر شاه شرف بوعلی قلندر است و در خانواده عالیّه قادریه طریقه بیعت به شاه عبدالقادر مرید شاه غلام محمد تهتهی داشت و این شاه عبدالقادر از یاران قدیم و به غایت مصاحب و ندیم در تمام عمر سفر از تهته و اجمیر و دهلی در خدمت گزاری به شاه غلام محمد حاضر مانده فیضی ها ربود^۳ و الآن تا وقت تحریر اوراق که سنه يك هزار دو صد و دو هجری مقدّس است در قصّه چندوسی متّصل بسولی به نواح مرادآباد و بدائون بصدر حیات است، الغرض حق سبحانه تعالی حاجی شاه هدایت الله را حال قوی و همتی بلند و نفسی قاطع و کشف قوی و عشق وافر فقر^۴ کامل و تصرّفات عجیب و حالات غریب عطا کرده و ریاضات و مجاهدات او را انتهای نیست، پنجاه سال با قدم کمال تجرّد و توکل تنها در بر و کوهستان بی رفیق و شفیق برهنه از برگ درختان قوت خود ساخته بدان مرتبه مجاهده نمود که چهار چهار ماه ایام بر شگال او را نوبت^۵ نشستن بر فرش زمین از کثرت باران نمی آمد و ذوق ها که او را در سماع سرود رو می داد به تحریر راست نیاید که بدون موقوفات سرود افاقه از حالت حاصلش نبود که^۶ تا يك هفته هنگامه سرود موقوف نشود و در آن حالت او را قهقهه و تبسم و بی خودی مطلق چنانکه از کونین خیر نداشتی حاصل بود و این چنین حالت بغیر از سرود هم در شبانه روز مکرّر او را میسر می گشت^۷، در حجره از گل

۱ الف: نصف خدا

۲ ج: گذرانند بتاریخ

۳ د: را بود

۴ ح: و فقر

۵ الف: نوبت ندارد

۶ ح: گو که

۷ ج: نگشت

محکم بسته از غُرّه و جب اربعین می نشست، چون به دهم شعبان بر می آمد هرگز لاغری بدو نمی رسید، غرض که وی از پاکان دهر و از بی باکان عصر، صبر^۱ فرمای لطف و قهر، از عمده مجاهدین و زبده مشاهدین، به غایت جوانمرد و نهایت جهان گرد،^۲ سلطان مکاشفان خطر قلوب و اسرار عالم را برهان صحت احوال اولیای بنی آدم و نگاهش شفا بر سایر مرض مقدم، جمیع سمیات در آتش عشقش مغلوب، در اکل و شرب به اختیار خود مرغوب، از سایر قیودات واجب البشر آزاد، بی اشتباه ولی کامل مادر زاد بود، به عمر شش سالگی او را به مکتب فرستادند، استاد^۳ گفت بگو بسم الله الرحمن الرحيم الف، گفت بسم الله الرحمن الرحيم پیا لگن کی جوت، ترجمه اش به فارسی این است یعنی در عشق محبوب دردی دارم، استاد حرف مجنونانه شنیده به خشم آمد، هر چند خواست که الف بگوید از زبانش سوای آن کلمه هندی بر نیامد ناگزیر دستش گرفته به پدر سپرد که این دیوانه از من تلمیذ نخواهد شد، پدر به زجر پیش آمده در هشت سالگی که جذبه غالب گشت زنجیر بپا کرده محبوس ساخت تا سن چهارده سالگی در^۴ قید بود، آخر شاه شرف بوعلی قلندر سفارش فرمود که ازین پسر دست بار داشته مختار گردانیده و جولان از پا بر آورند چنان کردند به کوه کوت کانگره رفته چند سال در برو صحرا آنجا قوت از اثمار و برگ اشجار نموده گذرانید، سپس به دهلی آمد و به دایره شاه غلام محمد تهتهی رسید، آنحضرت بس عزیز داشت بلك به جهت حسن و جمال که او را بود نظر قبول گشت و خواست که او را مرید گرداند، چند سال به نواح دهلی دیوانه وار ماند بعدش به اورنگ آباد دکه ن رفت و بیرون شهر در ویرانه چهارده سال ماند، اکثر مردم هنود و بلکه رئیسان آن ضلع او را دوست می داشتند، آخر به سورت رفت و به اتفاق شاه غلام علی قادری سورتی که یکی از اجله اولیای عالی مقام بود در سه ماه زیارت بیت الله و مدینه منوره و نجف اشرف و کربلای معلی و بغداد حاصل ساخته باز به سورت آمد، چون از سورت عزم سفر کرد شاه غلام علی گفت که وعده من نزدیک است، بعد فراغت خواهی رفت، گفت^۵ هنوز هفت

۱. الف: صبر ندارد ۳. ج: استاد ندارد

۲. د: چنان کرد

۵. ج: گفت ندارد

۱. الف: صبر ندارد

۴. ج: در ندارد

سال باقی اند این قدر انتظار متصور نیست، پس به چلینا پتن شده باز به اورنگ آباد آمد، از آنجا در شبانه روز بی آنکه در راه پهلوی به زمین نهد پانی پت رسید، مادرش حیات بود، دو روز حصول سعادت دیدار مادر بزرگوار کرد، از آنجا به دهلی^۱ آمده دریافت نمود که شاه غلام محمد رندگی قصا کرد به چندوسی شاه عبدالقادر را خبر یافته همانجا رفت و بیعت نمود بالای کوه کماؤن شد، بی ملاقات بشر سه سال و نه ماه بر آن کوه گذرانیده بیشتر به کوه مرمر رفت آنجا بتکده معابد کفار دید که بت سنگین درو گذاشته اند، از نهایت غیرت اسلام در آن شورش مزاج چند ماه بر آن بت بول کرد این خبر به راحه کافر آنجا رسید، کسان خود را برای قتل او فرستاد، حربۀ تیر و تفنگ و شمشیر بدو^۲ ریختند از فضل الهی به حفظ^۳ ماند و همه حربۀ به آن بت رسیدند پس طپانچه بر روی راحه زد او مجنون شد پس از آنجا به^۴ اتروله توابع گور کهپور آمد، مدت‌ها همانجا گذرانید بعد چندی شی سواروی رسول صلی الله علیه و سلم را در بیداری دید و ملازمت حاصل نمود، ارشاد یافت که برای رفع شورش جذب اربعین می نشسته باش، از آن روز به این امر مقید شده بار در جنگل محمدی^۵ سالها مانده، در پانزده سال پانزده اربعین گذارده به لکهنؤ آمد، راقم حروف بعد ورود آنحضرت به بلدۀ لکهنؤ در حجره ساختن به کنارۀ رود گومتی در صحرا به فرق یک کروه از شهر پس از یک سال و چند ماه مستفید ملازمت شد، در اوّل ملاقات بر اکثر خطرات نیازمند مشرف شده بشارت داد و در دوم ملاقات تصریح این^۶ مقدمه نمود، مردی دیدم مجذوب سالک که او واجبات بشمر در ملبوس یک درعه پارچه سفید سترپوش و از ماکولات چندان رغبت نداشت و اخلاص با خدا به مرتبه او را بوده که وی از مشاهده غافل نبود بلکه می شناختم که او به مشاهده دوام رسیده مقام ارواحنا اجسادنا حاصل داشت، وقت راه رفتن چندان سرعت می نمود که همراه او رفتن بیشتر خیال کس نمی شد و در عالم سرود بی آن حالتی که به او می رسید گفت از دهانش رفتی و مطلق ار کون و

۱ الف: 'از آنجا آمده'	۲ الف: 'برده' ریختند	۳ د: 'تحفظ' ماند
۴ الف: 'به' ندارد	۵ ج: 'آله' و سلم	۶ د: 'صحری' سالها
۷ ج، د: 'آن' مقدمه		

مکان خبر نداشتی و بر آب نگاهی کرده بهر بیماری که می داد فی الحال شفا حاصل می شد، تا تحریر احوال شریفش دو اربعین ایشان را دیدم و در نه خوردن و به آشامیدن چهل روزه سر مولا غری و ناطاقتی نیافتم^۱ بلکه همان وقت از حجره بر آمد، چند گروه راه رفتن را معمول داشت و هر چه از سحت و نرم غذا آن وقت حاضر می شد تناول نمودی، با وجودیکه از کثرت^۲ اربعین جسد شریفش تبدیل به سلوک گشته لیکن تا هم شورش باقی ست مگر مطلق غضب و عصبه بر خلق نیافتم و اگر آزرده هم می شد خاموش می ماند، روزی وقت خوش یافته از راه گستاخی از مقام ولایتش سوال کردم جواب نداد، مولوی کرم الله پسر مولوی یعقوب گفت، روزی آنحضرت به سرای من آمد، وقت^۳ نماز عصر رسید، گفتم آنحضرت هم نماز بخوانند^۴ فرمود، صاحب بخوانند چون بعد نماز دست به دعا برداشته و چشم بند نموده دیدم که آنحضرت پیش من ایستاده است و تبسم می کند چشم را کرده دیدم آنحضرت به همان مقام نشسته است باز دست به دعا کردم باز هم چنان دیدم چند کثرت^۵ چنین مقدمه گذشت فراغت کرده به خدمتش آمدم، فرمود خوب نماز می خواند^۶ از جانبین فرح و نشاط به میان آمد، روزی شخصی از نیازمند گفت که من حال آنحضرت چنین مشاهده کردم که مار سیاه ایشان را گزید ما مردم در پی علاج و دوا شدم، او منع کرد، يك پاس نشسته ماند و قلیان می کشید و مستغرق به مشاهده ماند، آخر برخاست استنجا کرد و گفت برای سیر جنگل می روم همه ها مانع شدند متبسم شده فرمود که سم مار همراه بول بدر رفت در بول گاهش نيك^۷ دیدم بقدر نیم آثار خون سیاه افتاده است آن را به خاک مستور ساخته او را رخصت کردم، این حکایت شنیده نگارنده زخار وقت خوش یافته به خدمت آنحضرت بیان نموده^۸ و تصدیق درخواست فرمود، پنجاه سال در کوهستان و برو جنگل تنها مانده ام چهار ماه در برشگال به سبب کثرت بلوان بر فرش زمین نوبت نشستن نمی آمد به کمر و سینه در آب ایستاده مانده ام و هر روز که به چنین رنگ

۱. الف: 'بتافتم' بلکه ۲. د: 'کسرت' اربعین ۳. ج: 'آمد و رفت' نماز

۴. الف: 'نخواهند' فرمود ۵. د: 'کسرت' چنین ۶. د: 'می خوانند'

۷. د: 'نيك' دیدم ۸. ج، د: 'نمود' و تصدیق

استنجا مرا می شد می دانستم که شب کسی گزیده است، نور محمد با کول نواب آصف الدوله وزیر گذارش نمود^۱ روزی آنحضرت به سرای من آمد، به شام فرمود بر خانه تو دو آفت متعلق اند امشب این جا خواهم ماند، چون شب در آمد يك ديوار خانه من افتاد ار آن محفوظ ماندم، نصف اللیل در بارش باران^۲ برق از چندان^۳ زور و شور درخشید که تمام خانه من روشن گشت، دانستم که افتاد آنحضرت آه^۴ سرد کشید برق^۵ همچنان^۶ بر گشته رفت، کمالات و^۷ خوارق عادات او^۸ باوجود ستاری چندان هستند که این مختصر گنجائش ندارد، امروز که سنه يك هزار دو صد و سه هجری است، هفتاد دو ساله سن شریف است زیاده بر سی و پنج ساله مشخص^۹ نمی شود، يك موسفید از چند روز در لحيه مبارکش دیده می شود عرض^{۱۰} سیر احوالات و حالت را استعجاب است، جسم مبارکش مجسم به خرق عادات و کمالات باید دانست.

موج احوال آن قطب زمان، آن امن و امان، آن در کمالات روشن چو بدر عالم، قطب وقت حضرت شاه عالم از باشنده های قصبه جهونسی نواح اله آباد است، در خاندان قادریه بیعت از میر سید محمد قنوجی داشت که به این وسایط به حضرت غوث الاعظم می پیوندند^{۱۱} میر سید محمد از شیخ محب الله اله آبادی، وی از شیخ ابوسعید گنگوهی، وی از شیخ نظام عبدالشکور، وی از شیخ جلال تهانیسری، وی از شیخ عبدالقدوس گنگوهی، وی از شیخ عبدالقاسم اودهی، وی از شیخ بدین بهرایچی، وی از سید اجمل، وی از مخدوم جهانیان سید جمال بخلوی، وی از شیخ محمد بن العینی، وی از شیخ شمس الدین، وی از شیخ ابوالمکارم، وی از شیخ قطب الدین بن جمیل، وی از شمس الدین ملخ، وی از شیخ شمس الدین اله داد، وی از شیخ عبدالقادر گیلانی و این سلسله از حضرت معروف کرخی به داود طائی

۱ الف: در روزی	۲. د: از آن برق	۳ ج: خندان رور
۴ ج: آهی سرد	۵ د: یوف هم چنان	۶ د: آنجا بر گشته
۷ الف: و ندارد	۸. د: از باوجود	۹ د: مشخص ندارد
۱۰ ج: و عرض	۱۱ الف: می نمودند	

رسیده به حضرت حسن بصری می رسید، الغرض حضرت شاه عالم قطب زمان خود بود، مجاهدات بسیار کرده در دهلی اقامت داشت و خلائق را به نسبت او اعتقاد به اخلاص بود، اکثر خوارق ازو به عمل آمده، متاهل بود، اولاد هنوز موجود، مدَّة العمر به کمال توکل گذرانید، چون وفات کرد متَّصل وریر آباد و کوتله^۱ فیروز شاه بر کنار جمن مدفون شد در سنه يك هزار يك صد و چهار هجری.

موج احوال آن خلاصه کمالات سیر^۲، آن در تصرّفات بی نظیر، آن درویش دلریش^۳ بیگمان، حضرت میرجهان نیز از منوطنان قصبة جهونسی است، مرید اکبر و خلیفه اعظم حضرت شاه عالم بود و ریاضات کثیر و توکل غالب و تجرّد کامل خوارق عادات بلند داشت، مدَّة العمر در حضور مرشد در عبادت و خدمت گذرانید، بعد فوت از دایرة پیر برآمده به استصواب اورنگ زیب عالمگیر بادشاه در جامع مسجد دهلی بقية عمر گذرانید، خلق را با وی اعتقاد^۴ بسیار حتی که سلاطین را گوشة چشم نیاز بدو بود، چون وفات کرد در حویلی فولاد خان به مندوی بانس مدفونش ساختند و این مقدمه در سنه يك هزار و هشتاد هجری واقع شد، میر فتح علی و شاه غریب و میرزا محمد و میر غلام نبی و میرزا عبداللطیف خان این پنج مریدان حضرت مرناص به ریاضت و^۵ ممتاز به عبادت بودند، بعد مرشد به صلاح همدگر میر فتح علی مسند خلافت را زیب داد.

موج احوال آن سید شاه فتح علی مرید شیر جهان دهلوی قادری است پدرش سید غوض خان مرد طالع مند و مدام حاکم نورپور ماندی، چون جذبۀ الهی به سید فتح علی رسید دولت پدر را پشت پا زده^۶ به خدمت پیر و مرشد چندان حق سبحانه تعالی برکات کمالات بدو عنایت کرده که قطب وقت مولوی فخرالدین و حضرت غلام سادات مراسم تکریمش را به غایت رفعت بجا^۷ می آوردند و بر کمال ولایت او قایل بودند، وقت تحریر اوراق بصدر حیات.

۳ د: دانش بیگمان

۲ د: پیر آن

۱ د: کونکه قیروز شاه

۶ الف: پشت داده

۵ الف: او ندارد

۴ ج: د: اعتقاد بود بسیار

۷ الف: نجا ندارد

موج احوال آن به انواع ورع آراسته، آن به اقسام زهد پیراسته، آن مقتدای کشور هدایت، **حضرت شاه ولایت سنندیلوی** مرید شاه قاسم بیجاپوری، به سلسله قادریه بود، صاحب برکات و تاثیرات و کمالات بایش شمرده، تلقین او در حق طالبان بسیار مفید افتادی، اکثر در تلقین او طالب مست می شده، در آن وقت فرمودی که ترا^۱ سرخ دادیم به شاه عبدالرزاق هانسوی بنما، اگر زر خالص باشد نگاهدار و آلا پس ده، بعد سرود قوالان را تعریف کرد، قوالان گفتند حضرت را تواجد و ذوق رو نداد چه محلّ تعریف مایان است، گفت عوض من شما ذوق کنید بر فور ستوح این کلمه قوالان را آبیخودی رو داد، دو پاس به هوش نیامدند بست و یکم شعبان سنه يك هزار و يك صد و چهل و پنج به روضه رضوان شتافت، شاه قمرالدین نبیره او درویش صاحب تاثیر است.

موج احوال آن به خدا مستغرق، **حضرت نصیرالحق**^۳ به نواح لاهور در پتیاله بود، مشرب قادریه داشت، دست بیعت او به شاه محکم الدین ساکن حجره می رسید^۴، شاه معظم ظاهر کرد من به خدمتش رسیده ام، هر شام صدها ضعیفه بر در کلبه او حاضر شدی، مهم قوت آنها را کفایت می نمود^۵، من هم يك ماه آنجا بودم، ربع روپیه و يك اثر جنس هر روز می رسانید، تصرفات صوری و معنوی عالی داشت.

موج احوال آن مجمع فضل و کمال، آن منبع حقیقت و حال، آن بزرگ اولاد احمد^۶، **حضرت میر سیّد محمّد** در سراج السّعادات نویسد عمّه او زاهده بود، شبی به جناب پیغمبر صلی الله علیه و سلم مستفید شد، دید که طفلی نزدیک آن سرور صلی الله علیه و آله و سلم نشسته به طرف او اشاره کرد که این طفل بسیار بابرکت است عنقریب تولّد خواهد شد اوّل شیر تو^۸ او را خواهی داد، هفتد هم ذی حجّه^۹ سال يك هزار و هفتاد و شش وقت نماز فجر روز پنجشنبه در دهلی^{۱۰}

۱ د' هزار زر ۲ الف: 'را' ندارد ۳ الف: 'نصر الحق'

۴ ح: 'نرسد' شاه ۵ ج: 'د' می نمودش 'من هم' ۶ د: 'حضرت احمد'

۷ الف: 'این' که طفلی ۸ ج: 'د' شیر تو' ندارد ۹ د: 'ذی الحجّه'

۱۰ الف: 'در دهلی' ندارد

به وجود آمد، شیخ بایزید یدالله دیگر درویشان وقت اشارت به مسعودی او کردند چون به سن تمیز^۱ رسید همراه والد خود که در لباس دنیا به مشرب نقشبندیه عبادت می نمود به دکن رفت و از کدام مشایخ قادریه ارادت آورده^۲ سپس به دهلی آمد، از آن باز گاهی مسافر نشد و بر در هیچ غنی و غریب نرفت، بقیه عمر به طاعت و عبادت گزرانید، تصرفات او را بیشتر است و کلمات موحد پسندی شمار، دوم جمادی الثانی روز دوشنبه وقت شام وفات نمود 'یک شیر خدا بود' تاریخ اوست.

موج احوال آن معبد و منزوی حجره وصال، آن به علو همت او هر دو عالم پایمال، آن مصداق **لا یخافون فی سبیل الله لومة لایم**، رئیس المتوکلین **مولوی محمّد دایم**، میرزا کلب علی روایت نمود مشرب قادریه داشت و از اولاد ملاً محمود جونپوریست، به عایت مرتاض و متشّرع روز و شب در نوافل گذرانیدی، صایم الدهر و قایم اللیل مراد از ذات بابرکات اوست، در شب و روز غیر از ساعتی خواب نمی کرد و تمام روز روزه داشته افطار به غذای قلیل پاس شب باقی مانده مقرر داشت سوای آن از اکل و شرب کمر نداشت و از حجره سوای وقت نماز ظهر بر نیامدی، در همان وقت بعد ادای فریضة نماز با خلق هم متکلم می شد، عهد و تام طاعت^۴ بچه بود که از آنحضرت توجّه خواست^۵ چند مدّت از مجاهده کارش به مشاهده انجامید و از ارواح حضرت غوث الاعظم مصاحبتش حاصل شد و از دیگر ارواح بزرگان سلسله قادریه و درویشان سلاسل دیگران^۶ نسبت بدو پدید آمد.

موج احوال آن عالم و درویش، آن معبود سرا کیش، آن صاحب برکت واجب التّعطیم **حضرت مولوی عبدالکریم**، او را سیالکوتی گویند، از اولاد امجاد حصرت اجن است که از اولیای عظیم القدر بود، مزار شریفش در سیالکوت واقع است، اکبربادشاه مزار مبارکش از سنگ سفید و سیاه بر چید، حصرت مولوی مشرب قادریه داشت بسا بابرکت و^۷ سعادت بود، خلق وی را خالی از ولایت^۸ ندانستی

۱. الف: 'تمیز' ندارد ۲ ج: 'عبادات' می نمود ۳ ج: د: 'آورد' سپس
 ۴ ج: د: 'حاجت' بچه ۵ ج: د: در چند مدّت ۶ ج: 'سلاسل دیگر' نیست
 ۷ د: 'نه' سعادت ۸ الف: 'مال' از اوست 'ندانستی'

و تصرفات به عمل می آمد، اکثر همراه شاهجهان بادشاه ماندی و به لحاظ بزرگیهای مولوی بادشاه را نسبت^۱ اعتقاد بود خدمتهای شایسته می کرد، دارا شکوه که محال سیالکوت به جاگیر او بود از بادشاه ظاهر کرد این قدر زر و^۲ سیم به علما دادن چه لازم که به وقت رفتن سیالکوت دیدم احراجات و حشمت و خدم ایشان مقابل امیرانست، بادشاه این مقدمه را به مولوی ظاهر ساخت، شما را به قدر کفاف می باید این فضولی است، مولوی فرمود ما را زیاده تر ازین می باید، پرسید چرا؟ گفت برای آنکه در وقتی که بادشاه از دین سرتابی نماید بی خزینه دفع شر^۳ سلاطین نمی تواند صحبت خلاف افتاد، مولوی برخاسته خاطر شد، بادشاه به عذر پیش آمد، گفت مقدم شما را غنیمت می دانم، مزار حضرت مولوی در سیالکوت متصل مزار جد اوست، ملا عبدالله پسر حضرت مولوی در وقت عالمگیر بود، خلف سلف خود بوده است، دوازدهم ربیع الاول سال هزار و شصت و هفت هجری مولوی وفات یافت.

موج احوال آن سید پرصفت، آن عالم عالی مرتبت، آن آل محمد رسول الله، حضرت سید سعد الله پسر سید غلام محمد و همشیره زاده محمد اشرف سلونی است و نیز مولدش سلونست و نشو و نما در سورت یافته. در مآثر الکرام نویسد اکتساب دانش صوری نموده در عین شباب مسند تدریس را زیب داد^۴ پهلویه مدرّسان کهن زد و تصانیف غرا پرداخت خاصه در علم حقایق و حکمت و معقولات تحریرات علیا ساخت، مرید پدر خود بود، وی مرید صوفی جهنجانی، وی مرید صوفی فیروز، وی مرید سید وجیه الدین گجراتی، پس سید به حرمین شریفین رفت و در امّ القرا مقیم شد، قبولیت عظیم یافت، اکابر و اصاغر معتقد او شدند و فنون ظاهر و طرق باطن اخذ کردند، سید عبدالله البصری المکی در يك هزار يك صد و سی و چهار هجری که از اعلی علماء زمان و بالاتفاق استاد جهانیان است والیوم اجازت اکثر علمای عرب و عجم بدو می رسد طریقه علیه

۳. الف: 'شر' ندارد

۲. الف: 'زر سیم'

۶. ج: 'د' و 'اعتقاد'

۴. ج: 'داده'؛ 'د' و 'پهلوی'

قادریه از سید اخذ نمود، شیخ سالم پسرش رساله اجازت والد ماجد خود جمع نمود آنجامی نویسد که از سید سعدالله هندی اجازت طریقه قادریه شکوریه رسید، پس به سورت بار آمد و اقامت نمود، عالمی به تولایش در آمد حتی که اورنگ زیب عالمگیر بادشاه به او احلاص عظیم بهم رسانید و کرسی شاه عبد الشکور در سلسله قادریه به این وسایط می رسید^۱، سید عبد الشکور از حضرت شاه مسعود اسفرانی، وی از سید ولی، وی از سید جعفر، وی از سید ابراهیم، وی از سید عبد الله، وی از سید عبد الرزاق، وی از والد بزرگوار خود محبوب سبحانی شیخ عبد اقدار گیلانی، این اسامی از شجره شاه محمد قاسم مرید و خليفه آنحضرت بافته نوشته، گویند او آخر در عقاید سید سعدالله خلل واقع شد، سید شاه هاشم بر این معنی اطلاع یافته او با قدوة المتوکلین با چشم گریان ظاهر ساخت، فرمود اگر چنین باشد دل از محبت^۲ او بردارید و مشغول باشید به آنچه مشغول هستید^۳ والله اعلم بالصواب، در بست و هفتم جمادی الاولی سنه يك هزار و يك صد و سی و هشت وفات، در سورت مدفون شد.

موج احوال آن محبوب الله حضرت شاه عشق الله اصلش از قصبه سدهور توابع اوده می رسید، مرید سید سعدالله سورتی است، در دهلی بر بیتی مهابت خان اقامت داشت، به غایت متوکل اوقات از عایت عسرت^۴ نمودی، از عدم رسمی به مضمون اقوالش خلایق او را منسوب به الحاد می کرد^۵، شاه بدیع الله ربانی^۶ قدوة العارفين ظاهر نمود که من در دهلی خدمت عشق الله را دریافته ام، اسم با مستی بود، بعد هفته افطار معین داشت، کمالاتش زاید از اندازه بیان است، کسی به مغز سخنی او نرسیده، در تصوف رتبه بلند داشت، قریب سال يك هزار و دو^۷ هجری وفات یافت.

موج احوال آن قدوة العارفين عالی مقام، آن زبدة الکاملین حیرت التزام، آن

۱. الف: 'میرسند'

۲. الف: 'دل از او بردارید'

۳. ج: 'هستند'

۴. د: 'عسرت نمودی'

۵. د: 'می کردند شاه'

۶. الف: 'زمانی'

۷. د: 'يك هزار و دو صد هجری'

پیوسته به ترقی مقام عازم، موحد کامل^۱ سید شاه محمد هاشم، از نژاد شاه اذهن
 جونپوریست مرید سید سعد الله، در سورت بود، ابتدا برای تحصیل علم به لکهنو
 آمد به نکیه شیخ پیر محمد مانده از دوستی محمد قاسم جابک مرید شاه آفاق به
 خانه او استقامت نمود، بست سال در مجاهده علوم صوری و معنوی کوشیده به
 حرمین شریفین شتافت، چون معاودت نمود در سورت از سید سعد الله بیعت نمود
 و اخذ فواید کرده به لکهنو آمد و به مقام محمد قاسم مقیم شد، چندان به ریاضات
 کوشید که یکی از اولیای صاحب تاثیر گشت، در آن هنگام هنگامه دزدان بسیار بود،
 هر طرف اغوای شنیده لنگ خود را وا کرده به هوا نموده سید می دود^۲ دزدان
 می گریختند، شی بر بام بود خبر دزدان یافت، زین را خطا کرده^۳ بیفتاد و سرش پاره
 پاره شد، يك روز زنده مانده به ملاء اعلی شتافت، قدوة المتوکلین برای نماز او
 برفت و بر پیشانی او بوسه داد و گفت، مردانه ماندی و مردانه رفتی، اینک من هم
 می رسم، بعد يك سال قدوة المتوکلین هم ازین جهان در گذشت، شاه هاشم به
 هفتم رجب سنه يك هزار و يك صد و سی و پنج بر پشت مسجد محمد قاسم به
 موضع مرتفع و مصفا مدفون شد، شاه غلام آفاق بن محمد قاسم جابک جانشین او
 شد، مدت العمر به وجه احسن حقوق صوری و معنوی را برپا داشته^۴ در گذشت،
 آخر این^۵ کار به شاه معصوم بن شاه بیجو مرید آنحضرت تعلق گرفت او هم حقوق
 را ادا کرد بالفعل شاه قادر علی بن شاه آفاق مرید شاه معصوم نهایت عربت و
 توکل و مشعولی و صالح و تقوی موجود است که خلنگی را از روزی که سجاده نشین
 شد بگذاشت و به توکل می گذراند^۶ از بشرة او سعادت نمایان است.

موج احوال آن شهید به تیغ تسلیم، آن فارغ از اندیشه امید و بیم، آن بری
 از مشاهده اعیار، عاشق صادق حضرت شاه برخوردار، اصلش از مالکان انعامی
 توله من محلات بلده لکهنو مرید و خلیفه سید محمد هاشم است، از بزرگان روزگار
 و عاشقان انوار، حالی قوی و همتی بلند داشت، محمد بلاقی مرید آنحضرت در

۱. الف: 'موحد کمال' ۲. الف: 'سید دید' دزدان ۳. الف: 'کرد بیفتاد'

۴. الف: 'برپا داشت' ۵. الف: 'آخر آخر کار' ۶. ج: 'می گذرانید'

رساله مرآة الارواح که الفاظ متبرکة او را جمع نموده می نویسد به تاریخ بست و ششم رجب سنه یک هزار و یک صد و بست و پنج هجری آنحضرت کدخد شد، صبحی آن قدری خرپزه بر وضع ضیافت به خدمت سید هاشم برده آنحضرت فرمود خرپزه به اسیدی آورده ما ترا قرآن پیامورم پس همان وقت سورة فاتحه که چهارده کلمه و یک صد و بست و چهار حرف است نوشته بدو عنایت کرد و تعلیم نمود و فرمود آنچه تو از فقیر بخوانی به دیگران هم تعلیم کرده باش و دایم با وضو باش هر که با وضو دایم می باشد معنی کلام الله به او مکشوف می گردد پس آنحضرت همش به وضو مانده سبق آیات قرآن مجید خوانده به موجب امر مرشد خود به دیگران سبق می داد، پس چون قرآن مجید ختم نمود به ریاضات شاقه و مجاهدات فوق الطاقه مشغول گشت و چند مدت کشود کار او را حاصل گردید طی مقامت نموده به مرتبه تکمیل رسید و عالمی نه وی تولا نمود و همیشه گوشه نشین ماندی مگر یک دفع به موجب امر مرشد خود تابه قنوج سفر نموده او را کلمات عجیب در حقایق معارف است اگر جمله نویسد دفتر علاحه می باید لهذا تبرکات نوشته می شود، فرمود که شریف او را گویند که خود را کمتر مخلوقات داند و از ما سوی الله پرهیز^۲ کند و شکست نفس اماره در پیش آرد که بوی بشریت نماید آن زمان معنی انی جاعل فی الارض خلیفه معلوم شود و مسافر آنست که در ملک وجود خود سفر کند، چون سفر وجود بجا آرد آنگاه در سر فواید بیندازی در سفر فواید بسیار اما فایده از سفر بردارد و از سر سیر^۳ کند آن زمان سیر گردد^۴ و مقام تحیرش آید چنانکه بزرگی می فرماید که سیر تحیر مرتبی است هر سالک را که مقام تحیر رو نمود فارغ از عذاب و ثواب شد، پس باید که جمله خطرات بشریت را از خود بردارد و سیر را بجا آرد، کمالات و مشاهدات مقامات او را بسیار است، مدت حیاتش پنجاه و هشت سال، چون پسر محمد اسمعیل خان حاکم بیمار شد آنحضرت را برای دعا و دم کردن طلب نمود، فرمود که فقیر در خانه کسی نمی رود همین جا بچه را بیارند دم خواهم نمود، از جهت

۱. الف: 'او' ندارد ۲. د: 'پر مهر' کند ۳. ج: 'سر بسر'؛ د: 'سر سبز' کند

۴. ج: د: 'چون سیر گردد' و مقام ۵. الف: 'آنچه' نزرگی

علو امارت طفل را به خدمت آنحضرت نیاوردند بعد دو روز فوت شد، به موجب حکم حاکمی شخصی برای قتل او مقید کردند^۱ مدام حاضر ماندی، روزی استاده بود، شخصی گفت بنشین، حضرت گفت مقصد ایشان در ایستاده ماندن است پس به تاریخ یازدهم ربیع الثانی روز پنجشنبه آن مردود آمده آنحضرت را مجروح ساخت، مریدان و خدامان او را گرفته خواستند که به قتل رسانند آنحضرت فرمود که در باره قتل او مجوز نشود^۲ آنچه در حق قاتل خود به جناب حضرت مرتضی صلوٰۃ الله علیه^۳ حکم نموده است همان سنت است پس او را خلاص کرده رخصت نمود در اثنای راه دیگر مریدان آنحضرت که می آمدند او را به قتل رساندند پس به تاریخ چهاردهم ربیع الثانی سنه یک هزار و یک صد و پنجاه هجری جان به مشاهده^۴ جانان تسلیم نموده^۵ در میان صحن خانه خود مدفون گشت، رحمة الله علیه، شاه خیرالله داماد آنحضرت که مرید شاه معصوم بود خلیفه و جانشین آنحضرت شد.

موج احوال آن آئینه صحیفه عشق و اذواق، آن کریمه سفینه محبت^۶ و اشواق، آن متهای مقام بقا بالله، عارف کامل حضرت شاه ثقل الله، در ملفوظ می نویسد وطن اصلی در قصبه بهلواک^۷ است، از جهت وطن مادر خود به رسولی مقیم^۸ بود، در خانواده عالیله قادریه مرید شاه خان محمد اتاوی که برادر عماتی او را هست و به این طریق دست ارادت شاه خان محمد به حضرت^۹ غوث الثقلین می پیوندد، شاه خان محمد از شاه فتح الله، وی از شاه نورالدین بن^{۱۰} سبزپوش، وی از شاه عبدالله مخاطب به خطاب ید الله، وی از خواجه شاه تاج الدین، وی از شاه^{۱۱} ابوالوفا، وی از شاه احمد، وی از شاه خواجه قاسم، وی از خواجه نورالدین، وی از شاه علاو الدین نور بخش، وی از شاه محمد، وی از شاه زین الدین احمد، وی از شاه محمد حق نما، وی از شاه عبدالرزاق، وی از حضرت غوث الاعظم^{۱۲} میر سید محی الدین^{۱۳} عبد القادر

۱ د: 'کردید' مدام	۲ د: 'محور نشوید' آنچه	۳ ج: 'علیه' ندارد
۴ ج: 'نمود' در میان	۵ د: 'صحبت' و اشواق	۶ د، ج: 'بهلول' است
۷ الف: 'مقام' بود	۸ الف: 'به' حضرت 'تد' رد	۹ ج: 'بن' ندارد
۱۰ ج: 'وی' از 'ابو الوفا'	۱۱ ج: 'غوث الثقلین' میر سید	۱۲ ج: 'فجر' الدین

گیلانی الی آخره. حضرت شاه ثناء الله مسعودان^۱ ازلی و محمودان لم یزلی در فقر و فنایی نظیر و در عشق و زهد و توکل و ورع صاحب سریر، کمالاتش زاید از فهم و عقول، احوالش موافق اصطلاح این طایفه به غایت معقول و خوارق که از سر رده به احوال اولیای دیگر متأخرین کمتر یافته می شود، وی در عهد حویش اعجوبه قدرت خدا و مظهر کمالات و حالات انبیا، اهل کمالی که خرق^۲ عادتش هم پهلوی معجزه فلک به لحن داؤدی سراید بجا است، صاحب مقامی^۳ که حقیقت حالتش^۴ به اعجاز مسیحایی همدم باشد انشاء^۵ کمالاتش را اگر کاتب عطارد به کلک شعاع خورشید به صفحات گردون نگار درو است، وی مثبت احوال متقدمین و اعتقادش به لوح خواطر معتقدین نقش نگین بوده است، روزی کار وی به دست گرفته مالید به مثل موم حلوا^۶ شد، فرمود حضرت داؤد آهن را موم می کرد العلمای امتی کالانبیاء بنی اسرائیل ازین جا است و زنی از هندوی مرده بود، جنازه اش را می بردند، چون نظر جانبخش آنحضرت به آن جنازه رسید طیانچه بر روی مرده زد فی الحال زنده شد، مدت ها است تا^۷ هنوز اولادش در رسولی موجود است، روزی لته را از روعی تر^۸ کرده بر انگشت شهادت خود پیچید به مثل مشعل روشن کرده در میان حجره خود به رقص در آمده^۹ و این شعر را زمزمه می نمود^{۱۰}:

من شمع جان گدارم تو صبح دلکشایی سوزم اگر ببینم میرم^{۱۱} چون رخ نمایی
صاحب مرآة الحقایق مملو آنحضرت نویسد که ابتدا حال در سن شش سالگی آنحضرت با کودکان به درگاه ظفرخان در بازی اشتغال داشت، از مزار مبارکش ندا رسید که ترا برای بازی نیافریده اند بلکه برای آن که شاه اولیا شوی، متوجه جونیپور شده سوره بقره را ورد خود گردان، آنحضرت این مقدمه را در خدمت شیخ عبد الجلیل والد خود التماس نمود درخواست^{۱۲} رخصت جونیپور کرد، او از راه شفقت به لحاظ صغر سن قبول نکرد و به تحصیل علم مشغول گردانید، پس در سن

۱. الف: 'از' ندارد	۲. د: 'حرف' عاداتش	۳. ج: 'مقالی' که
۴. الف: 'حالتش'	۵. ج: 'انشاء' تعالی'	۶. ج: د: 'غلوله' شد
۷. ج: 'تا' ندارد	۸. الف: 'تر' ندارد	۹. ج: د: 'در آمد' و این
۱۰. ج: 'شعر'	۱۱. ج: 'مردم' جو رخ	۱۲. د: 'و' درخواست

ده سالگی او را جذبه عشق به خود کشید و حشمتی بهم رسانید که غیر از تنهایی و صحرا آرام نداشت، در آن وقت برهان برادر عینی او همراه می بود، روزی خواست که قصد دراز نماید برادرش نگذاشت، پای زنجیر کرده به خانه آورد، والد بزرگوارش از تصرف شورش^۱ شریفش را بر طرف ساخته به اسیتھی فرستاده^۲ از آنجا به فتح پور و دیوه و موهان، در چند مدت بسیاری کتب^۳ خواند، چون نوبت به هدایه رسید چون در آن کتاب علم قیاسی بیشتر است اکثر مقام به فهمید آنحضرت نمی آمد. روزی به خاطر آورده که این مقامات را بغیر کشف به مطلب^۴ رسیدن مشکل است پس به کمال تمنا و آرزو روانه بغداد گردید، چون در اتاوه رسید حضرت شاه خان^۵ محمد برادر عمه زاد او که از اولیای نامدار بود بر مسند ارشاد نشست گم گشتگان بادیه ضلالت را هدایت می بخشید خبر مقدم آنحضرت را یافته پیش خود طلبید^۶ و استفسار حالات فرمود، بعد دریافت انتهای عزمش گفت مصایب سمر برداشتن چه لازم؟ جناب حضرت غوث الاعظم اینجا هم به تو تفضیل^۷ کردن می تواند، پس آنحضرت به شرف بیعت و خلافت خود مشرف ساخته مشغول به ریاضات نمود، در مدت یازده سال او سیر سلوک را تمام کرده به اجمیر رفت و زیارت خواجه بزرگ حاصل نموده به انواع تفضلات از جناب حضرت خواجه بزرگ مفخر گردید بلکه روزی خادمان در گاه به او در اکثر مقدمه به مناظره پیش آمدند، روح مقدسه مطهره آنجناب در معامله به خادمان بر سر غضب شد، آنها عذر نمودند، شهرة جلالت فقر آن صاحب کمال چندان شایع عالم گردید که امیران وقت به ملازمتش شتافتند، سلطان بهادر شاه بن اورنگزیب عالمگیر را به خدمت آوردند، آنحضرت از سر کمال اجتناب به صوب گره تیلی رفت و از بادشاه ملاقات نکرد، بعد چندی معه اجازت سلسله چشتیه از^۸ حضرت بزرگ رخصت شده به گوالیار رفت و مزار شیخ محمد غوث را زیارت کرد، يك اربعین آنجا کشید از آنجا به خدمت پیر خود در اتاوه آمد، دو سال چند ماه دیگر

۱ الف: شویش، شریفش ۲. ج: د: فرستاد، از ۳. ج: مکتب، خواند

۴. ج: مطلب، ندارد ۵. ج: جان، محمد ۶. الف: طلبیده

۷. ج: د: بفضل، کردن ۸. ج: د: از حضور، حضرت

در خدمت او مانده به وطن رخصت گرفت و به خانه رسیده والد بزرگوار خود را ملازمت نمود، آن وقت چندان استغراق بروی غالب بود که از کون و مکان خبر نداشت، به معاینه حالات و کمالات پدر بزرگوارش اجازت و خلافت نعمت سلسله شطاریه که از مرشدان خود یافته بود بدو نیاز نمود، او حضرت به مانکپور رفته بر سر مرقد حضرت قطب بر حق شاه حسام الحق تا يك سال معتكف مانده^۱، بعد سه روز افطار از چهار درم حمص بی قشر غذای خود مقرر ساخته بسر برد، بعد از آن باز به اتاوه رفته خدمت مرشد را دریافت، چند ماه کلی معتكف گشته رخصت یافته مسافر گشت^۲ با بلج پور بهاندر رفت از آنجا از سربدان مرشدش شخصی بود چند روز به خاطر او کلی گذرانیده و به اراده زیارت شاه نورالدین و شاه فتح محمد پیران پیر خود روانه دهلی شده از آنجا رسیده مشرف به زیارت گشت، سه سال ریاضات شاقه آنجا کشید و غذا از پنج سنگهاره زیاده مقرر نکرد، بعد حصول برکات فراوان از محمد حسن^۳ صاحب زاده طریق اشتغال و نعمت کثیر حاصل ساخته بر لب دریای جمن معتكف گشت، چون ایام برشگال بود سیلاب از نشست گاهش در گذشت تا چهل روز هرگز لغزش و اضطراب به خاطرش نرسید حتی که ماهیان گوشت کف پایش را تمام خوردند و همچنان نشسته ماند، بعد میعاد از آنجا داخل شهر دهلی شد و زیارت بزرگان آنجا نمود و در اکثر مقابر بزرگان اربعین کشید، از آنجا به پانی پت و سیکری و دیگر جاها از زیارت مرقد مبارک بزرگان مشرف گشته به اتاوه آمد^۴ چون سن شریفش از چهل سال تجاوز نمود با نعمت^۵ خرقة و خلافت از مرشد مرخص شده به وطن آمد^۶ و در سولی بر مسند ارشاد نشست و باز گاهی مسافرت تمام عمر نه^۷ نمود و عالمی به تولایش آمد^۸ تمام عمر معاش نخواست به نهایت توکل گذرانید، تصرفات و خوارق از آنحضرت لا تعد و لا تحصی است اگر جمله نویسد دفتری علاحده باید لهذا بدو نقل کفایت می کند، روزی در صحرا می رفت ابر غلیظ پیدا شد، خادم گفت به

۱. ج: د: 'ماند' ۲. ج: رخصت یافته مسافر گشت' ندارد ۳. د: 'بلج پور بهار رفت'

۴. د: 'محمد محسن' ۵. ج: 'در آمد' چون ۶. ج: 'نعمت' و 'خرقة'

۷. الف: 'وطن آمده' ۸. د: 'به' نمود ۹. ج: 'در آمد' تمام

سایه باید نشست که از بارش پناه یابیم، فرمود غم مخور بر من و تو نخواهد بارید، همچنان شد در تمام راه بر آنحضرت و خادم قطره نرسید و در تمام عالم بارید، روزی پاچامه مشکوک بود، به کسی فرمود که شسته به تاب آتش خشک کرده بیار، بعد شستی آن پاچامه را از دست مبارکش خود گرفته در تنور انداخت، بعد عرصه بعید فرمود که مولوی پاچامه بر آر، چون از تنور بر آوردند مسلم برآمد و یک بار یک مریض مرض فالج را که از دست و پایش شل شده بود به یک نگاه آرام بخشید، ازین جنس کراماتش هزار در هزار و بی شمار است و سه رساله حقایق آنحضرت تصنیف نموده یکی جامع الفرقان دومی خورشید و مه سیوم توحید^۱ نامه که خزینه حقایق الهی و گنجینه دقایق نامتناهی، هادی راه رهروان یقین و دلیل منزل پیروان مقام تمکین است، به تاریخ هفتم ماه محرم سنه یک هزار و یک صد و هشتاد و پنج هجری مقدس به جوار رحمت حق پیوست، در رسولی مزار مبارکش زیارتگاه خلق است، در آخر مصرعه این بیت سال تاریخش بر می آید، بیت^۲:

سال تاریخ آن شه^۳ کونین رحمة الله علیه فی الدارين

آنحضرت متاهل بود، شاه آفاق خلف و خلیفه او بود، دیگر خلفای حضرت مثل شاه عطاء الله که در لکهنو وفات یافت و مدفون شد مرد تارك و صاحب توکل و ریاضت بود و شاه برهان الله از اعظم خلفای اوست به غایت حالی قوی داشت، روزی در حالت مستی گفت اگر در زمین قلابه بودی از یک دست او را می افکندم.

موج احوال آن سرمایه طور خدا شناسی قاضی شیخ هبت الله جوراسی

مرید شیخ غریب الله قادری، وی مرید شیخ فتح محمد پیر شیخ خان محمد اناری، از بزرگان وقت عشق وافر و خصایل کامل داشت، مدام به ریاضت ماندی، آخر عمر در لکهنو به جهت دوستی حضرت خلیفه ابراهیم که ذکرش در احوال بزرگان نقشبندیه می آید تشریف آورد و بقیه عمر همانجا گذرانیده وفات یافت و مدفون گشت، قبرش برابر^۴ خلیفه رحمة الله علیه است

۱ د: 'نوجند' نامه

۲ الف: 'بیت' ندارد

۳ د: 'مه' کونین

۴ ج: 'برابر' قبر خلیفه

موج احوال آن وقت را کامل **شاه محمد عاقل سبزپوش** اصلش از قصه کانکوری است، از مریدان او به غایت عاقبت محمود و اوقات معمور داشت، تمام عمر به اغنیا نه چسبید، مجردانه و توکلانه^۱ گذرانید، باوجودی که اغنیا^۲ درخواست معاش نمودند مقبول نداشت، نهایت جوانمرد بود، در تکسیر هم مهارتی داشت، به هر مهمی تعویذ او تیر به هدف بود، بالفعل جانشین او شاه بدر علی نهایت مرد با اخلاق و مقبول آفاق است، شیخ رحیم علی کنتوری هم پیر شیخ هبت الله است و شاه محمد شاه مرید شاه عاقل سبزپوش به عایت مرتاض و معبد و مجاهد، مدت‌ها است که در بر متصل ملخ آباد و^۳ در میان گرگان و دیگر وحشیان می گذراند، مردم از کمال اعتقاد برای او در آنجا مکانی بنا نمودند، او غیر از سایه درخت به صوب حجره التفات نمی کند بالفعل مردم را ارشاد می نماید، بسیار مرتاض است، شاه عاقل اگر زنده می بود از مریدی او تفاخر نمودی.

موج احوال آن درویش صاحب کمال، آن از دولت ابدی مالا مال، آن صوفی و حاجی بیت الله، کامل وقت **حضرت شاه نعمت الله**، او را شاه نعمت الله پیر بدهنیال نامند از سبب آنکه از روز ترك نا وقت وفات يك سبوجه که آن را به زبان هندی بدهنه گویند به خود داشته و در هر هفت حج که او به اجازت مادر خود نموده همراه داشته، چون وفات کرد آن هم بشکست. شاه جمال الله فرزند او گوید شیخ عبد المتین پدرش که از نژاد صدیقی اکبر بود معه اهلیه خود از روم به میرنه آمد، پس از حضور سلطان به حکومت قصه ساندی مامور گشت، چون معزول شد همانجا توطن گزید، او را چهار پسر بودند از آنجمله^۴ شاه نعمت الله را سعادت ابدی رو نمود، در خانواده قادریه و به قولی از قطب الاقطاب بندگی نظام الدین امیتهی یا از بندگی شیخ محمد خلف و خلیفه او بیعت نمود، مجاهدات کرده به خرقة خلافت ممتاز گشت و به ساندی آمد، بعد وفات مادر گاهی مسافر نشد پیوسته به طاعت و عبادت گذرانید، یکی خوارق او اینست عنایت الله برادر زاده

۳ ج: 'و' ندارد

۲ الف: 'اغنیا' ندارد

۱ ج: 'و' متوکلانه

۵ الف: 'ار آنجا' به شاه

۴ ج: 'می' گذرانید

او که متولد شد در ده روز مادر و پدر او زندگی قضا کردند، یتیم ماند، آنحضرت جانشینی خود برقرار داده به کفایت مهمات پرورش او شد، دیگر برادر زادگان او را از راه حسد به خاطر آوردند که حضرت سال کبر دارد در چند روز می میرد پرورش خلیفه ذمه ما خواهد شد خلافت را من مختاریم، آنحضرت^۱ بر خطر آنها مشرف شده آن بچه را به کنار خود گرفت و فرمود اول جوانان میرند بعدش پیران، همچنان شد، آن برادر زاده او که خطر وفاتش به خاطر آوردند بمردند، چون به سن تمیز رسید تلقین و تربیت او نموده سایر امانات مرشدان بدو سپرده در پرده شد^۲، شاه عنایت الله با نهانت بزرگی و اخلاق حقوق سجاده را تمام عمر نگاهداشته زندگانی نمود، صاحب کرامت^۳ بود، يك بار از معتقدان او از قوم کاتنه در سفر مقابل شیر افتاد، او مطلع شده سبوحه پر آب وضو که پیش داشت از غایت جلال بر زمین زد، کاتنه از شیر نجات یافت، چون کاتنه به ساندی آمد و حکایت باز گفت تاریخ قصه سبوحه و بیان او مطابق افتاد، بالفعل در ساندی اولاد شاه عنایت الله به اولاد شاه نعمت الله مشهور اند، وفات شاه نعمت الله هفتم ذیحجه شد، شاه شکر الله فرزندان و سجاده نشین شاه نعمت الله است. در انیس المحققین نویسد اگرچه مرید پدر خود بود لیکن بیشتر تربیت از شاه لدها بلگرامی داشت، مقبول انام و محمود خاص و عام بود، در کمال شکستگی و نامرادی زیستی و عبادت نمودی و خدمت مسافران شعار او بود، بیشتر در شبها سیر بر نمودی، مرید نگرفت، روز جمعه بست و پنج جمادی الثاني يك هزار و يك صد و سی و دو وفات یافت، در خنقاه خود مدفون شد.

موج احوال آن مردی که کلام مصفای او باعث اسلام خلق، آن جوانمردی که در کسوت جامه صاحب دلق^۵، آن کلمات نقش^۶ دل را حافظ، مقبول مقبولان **حضرت شاه حسین واعظ** وی قادری مشرب است، حضرت مولوی

۱ د: از سال کبریا دار... تا... من مختاریم آن حضرت ندارد

۲ الف: از بسن تمیز... تا... در پرده شد ندارد

۳ د: 'ولی' آن

۴ ج: 'کرامات' بود

۵ د: 'نفس' دل را

۶ د: 'و' ندارد

غلام حسین روایت فرمود که به دهلی در مسجد جامع به محراب میانه کرسی وعظ گفتمی، چندان تصرفات و برکات که در وعظ فرمائی او دیدم در دیگر جاها از هیچ کدام عالم و درویش نیافتم چنانچه اکثر کفار از گفتار آن محرم اسرار به شرف اسلام فایز می شدند و حجامها وقت وعظ استاده می ماندند، هر کس که مقرّ اسلام می شد همان وقت ختنه^۱ او می کردند، بعد از دوازده سال از دهلی به عزم حج برآمد بایک هزار و دو صد درویش بر جهاز سوار شده به مکه رسید و حج نمود، مدتی آنجا هم وعظ گفت باز به شرف زیارت رسول صلی الله علیه^۲ و سلم مشرف گردید، به مصر رفت و دوازده سال در آن شهر وعظ گفت باز به دهلی مراجعت نمود و خلائق را هدایت بخشید، شخصی دوباره اجوره به حفاظان^۳ رسانیده ختم چند صد قرآن کنانیده نیاز رسول صلی الله علیه^۴ و سلم نمود، هر بار در منام از رسول صلی الله علیه^۵ و سلم ارشاد یافت که ثواب ختم قرآن به من نرسیده، سیوم بار التماس کرد یا رسول الله من به حفاظان چیزی می دهم و از ایشان ختم قرآن می کنانم، رسول علیه السلام فرمود که از شاه حسین واعظ ختم قرآن کنانیده بر آن ختم ثواب برسان، او به خدمت حضرت واعظ ملتمس این معنی شد، او ختم قرآن نمود و ثواب بر روح پیغمبر علیه السلام فاتحه خواند، فرمود که حفاظان بهر^۶ ختم قرآن سه بار صرف سوره اخلاص خوانده نیاز کردند^۷ ازین معنی رسول الله علیه السلام به تو اشارت نرسیدن ثواب ختم نمود چون تحقیق نمودند هم چنان معلوم شد که حضرت واعظ گفته بود. روزی فرمود که حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر را حق سبحانه تعالی مکتوبی از نور نوشته داده بود که از مشرق تا مغرب طول داشت و فرمود جمیع مریدان تو که تا قیام^۸ قیامت خواهند بود نامهای ایشان درین مکتوب مرقوم اند، شب مولوی غلام حسین خان به خواب دید که آن مکتوب را از مشرق تا مغرب دراز کرده اند مقدار دو قد آدم بلند و شاه حسین زیر آن مکتوب به شانی^۹ عظیم می رود، در دهلی ارتحال کرد به همان جا مدفون شد، رحمة الله علیه.

۳. ج: 'بمحافظان' رسانیده

۲. ج: 'و آله' و سلم

۱. الف: 'خطبه' او

۶. الف: 'بر' ختم

۵. ج: 'علیه و آله' و سلم

۴. ج: 'علیه و آله' و سلم

۹. الف: 'نشان' عظیم

۸. الف: 'تا قیامت'

۷. الف: 'کرد'

موج احوال آن بهار گلدشن تجرد، آن گل گلزار تفرّد، آن درویش حقایق آگاه، حضرت تهوّر شاه و نصیرشاه دو برادر بودند، مشرب قادریه داشتند، به غایت صاحب سکر و ذوق آزادوش^۱ می زیستند، کرامت علانیه داشته وارد بیسواریه شدند، تهوّر شاه برادر کلان در قصبه بهار اقامت گزید، مزارش آنجا است و نصیر شاه به دوندیه کهیره رخت استقامت انداخت، از جمله کرامت این هر دو بزرگان یکی اینست که نگارنده زخار وارد بیسواریه شد، اوّل در بهار به شرف زیارت حضرت تهوّر شاه مشرف شد، خاک پایش را دیدم که هر ذره خاک مزارش بر کمال کمالاتش گواه و دل هر کس و نا کس بر فور زیارتش از علو حالاتش آگاه، حاروب کش اظهار سلسله ایشان به خاندان شاه ارزان نمود بعد چندی که در دوندیه کهیره در خدمت حضرت شاه حسین مداری که احوال ایشان در لجه مداریان باید خواست رسیدم بی پرسش بقریبی آنحضرت فرمود که تهوّر شاه و نصیرشاه دو برادر بودند صاحب کمال از سلسله قادریه در بیسواریه آمدند، بسا مرتاض و امتاز در ریاضات و عشق بودند، تهوّر شاه در بهار اند و نصیر^۲ شاه به دوندیه کهیره اند، اکثر از زبان نصیر شاه بر می آمد که نصف خواهم گرفت، راجه آنجا که رای مرون سنگه نام داشت ازین کلمه شیخ تخلّل^۴ ریاست خود دریافته به نوکران اشاره قتل او^۵ نمود، چنان کردند چون این خبر به تهوّر شاه رسید در حق راجه نفس رانی نمود که در هر طبقه رئیسان آنجا شل شده خواهند مرد و تا الی یوم هم چنین به عمل می آید.

موج احوال آن مورد خدمات محبت حق^۶ آن متصرف مقامت حق الحق، آن مرشد به هدایت و رهبری، حضرت شاه فقیر الله قادری از فرزندان نواب سربلند خان صوبه دار گجرات بود، ابتدا حال اسباب دنیا داری خیلی داشت، چون جذبه محبت الهی بدو رسید از آن وادی ترك كنى نموده شیوه ناسرادی گزیده به عبادت شافئه و اذکار عجیبه و اشغال غریبه درآمد، چون مجاهده او به مشاهده انجامید بساط هدایت و تلقی را زیب بخشید و در قریه دیوتانه معموله پرگنه سهار سرکار

د. ۱: 'آزاد دلش می زیستند	۲ الف: 'و' ندارد	۳ ج: 'نصر' شاه
د. ۴: 'به خلل' ریاست	۵ الف: 'او' ندارد	۶ ج: 'عشق' آن

اسلام آباد متھرا مضاف به صوبه اکبرآباد در مسجد لطف الله خان بخشي آصف جاه استقامت گزید و خلائق از هدایت و تربیت و تدریس علم صوری او فیضها ربودند، زوجه اش در وقت اسیری^۱ فوت شده بود باز به تاهل مقید نگشت و اولاد عقب نگذاشت، در هر مقدمه^۲ از آنچه از زبان مبارک^۳ برآمدی فی الحال به ظهور پیوستی و محرّر این سطور را هیچ خرق عادات او زیاده بر آن به خاطر نگذاشت که حضرت مولوی حسین قادری راوی این اخبار که ذکرش در باب ویسیان نوشته شد شاگرد رشید ایشان را به جمیع علوم ماهر یافتیم چنانچه از مطالعه احوال ایشان مشتاق را هویدا خواهد شد، در مسجد اقامت خود به قره دیوتانه به ملاء اعلی شتافت و همانجا مدفن یافت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن غارنشین غور^۴ معرفت سرمدی، آن عوّاص بحر حقیقت محمدی، آن^۵ انسان اعین عین معانی، آن عین انسان العین علم لدنی، آن آیه صحیفه استغراق، آن غوث العالم بالاتفاق، آن مرد میدان مجاهده اکبر، آن ناظر شاهد به مشاهده برتر، آن معراج معراج مراتب معالی^۶، قطب الافراد شیخ حسن ملقب به شاه محمد اعظم خیلی پسر بزرگ شیخ حسن طاهر کمال عباسی مطلبی خلیفه راجه حامد شه مانکیوریست و مادرش بنت عیسی تاج جونیوری بود، خودش بیعت و ارادت در خانواده قادریه از حضرت شیخ ابوداؤد سلیمان بغدادی دارد و اجازت چشمتیه از والد بزرگوار خود یافته و مرحمت سلسله اویسیه از حضرت سید راجو قتل داشت مگر روش آن جناب منحصر بر قادریه بوده، جامع است میان علم صوری و معنوی، اکثر شعر هم گفتی و به مظاهر صوری تعشق گرفتی الغرض حق سبحانه و تعالی برکات وافر و تصرفات مکاتر، حالات عجیب و حکایات غریب او را عطا کرده، از اولیای عظیم الشان سرحلقه شاهدان، انوار شاهد بی نشان، به غایت جلیل القدر و به ولایت بی نهایت صدر، مرجع عارفان و منبع تلقین سالکان، دواى غلیل مزاجان، مهجور المشاهد و زنگ زدای آئینه قلوب ارباب مجاهده، اختر

۱ د: 'اسیری' فوت ۲ الف: 'مقدسه' ۳ ح: 'مبارکش' بر آمدی
 ۴ ج: 'غور' معرفت ۵ د: 'آن' ندارد ۶ ح: 'معراج مراتب'

فلک وصال و پرده دار سرادقات اتصال، سلطان قلم و عین یقین، صاحب دیهیم
 ملک حق یقین گردانیده بود. در رساله احوالش آرد که چهار سال مجاوری روضه
 منوره رسول صلی الله علیه^۱ و سلم نموده به صحن پیش طاق روضه مبارک غاری
 کننیده در آمد و فرمود سرش به استحکام بسته تا دوازده سال متعرض نشوند به
 تعداد ایام معهود چون بر آوردند تمام جسد شریفش يك لسان گشته حرف ذکر الله
 ازو جاری بود، چون بعد چندی که دست و پا به اختیارش آمد و مقدور راه رفتن بهم
 رسید به موجب امر آن سرور صلی الله علیه^۲ و سلم به بغداد رفت و بیعت از مرشد
 خود نمود، به موجب اشاره غوث الثقلین و حمة الله علیه پیرهن ملبوس خاص
 معرفت مرشد عنایت یافت، درویشی از سلسله او بر گذارد که برخلاف خاندان
 معلی شان بیعت او به خنواده قادریه به این جهت است که شعی حضرت خواجه^۳
 قطب الاسلام بختیار اوشی به والد او شیخ حسن طاهر در معامله فرمود که پسر
 بزرگ ترا که حسن نام دارد حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر در طلب
 می دارد تسلیم کن، معروض داشت که از امر شما لاچارم و الا محبت رخصت
 نمی دهد، فرمود از امروز او را مختار گردان، صبح بیدار شده با چشم گریان و دل
 بریان بعد ادای حکایات^۴ معامله حرف اختیار بر زبان آورد، آنحضرت خاموش ماند،
 روزی در عین خواندن سبق پارچه به میان بست و از پدر گفت احرام حج بستم و
 عزم سفر کعبه دارم، پدرش رخصت فرمود پس به کمال جوانمردی به راه خشکی به
 مکه روان شد، بجایی رسید که آن سرزمین خالی از اولاد آدم بود مگر طیور که
 قامت شان از مقدار وقد آدم زیاده و منقار بزرگ داشتند به هراس خورد، چون دید
 که از منقار زمین را کاویده شی به شکل کانسسه سر آدمی بر می آرند^۵ و می
 شکنند^۶ و مغزش می خورند معلوم کرد که جز ایداء آدم به چیز دیگر کار ندارند و
 این هم برای تسکین خاطر من حق سبحانه و تعالی ندرت قدرت خود می نماید که
 به این وضع روزی می رسانم، بعد پرواز طیور از غایت گرسنگی پس خورده
 طیوران از آن کانسسه ها که خورد از سایر نعمت دنیا لذیذتر نمود از آنجا هم گذشته

۳ الف: 'خواجه' ندارد

۲ ج: 'واله' و سلم

۱ ج: 'واله' و سلم

۶ ج: 'شکنند'؛ د: 'شکستند'

۵ ج: 'بر می آرد'

۴ ج: 'حکایت' معامله

به قریه رسید که سایر سگان آنجا از صغیر و کبیر اهل الله و شاغل و ذاکر بودند، به دل خود عهد کرد که بعد حصول مقصد زیارت بیت الله که برگردد بقیه عمر به همین قریه بگذرانم، قصه کوتاه بعد زیارت حرمین شریفین به همان قریه رسید، دید که در آنجا اثر و نشان آبادی نیست، از باشندگان آن نواح تحقیق کرد، گفتند که سیلاب آن موضع را غارت کرده همه ها هلاک شدند از نام و نشان آن قریه يك شجرها که در میان آبادی بود^۱ باقیست، پس آنحضرت زیر آن درخت آمده^۲ تا سه روز در گریه ماند، هاتف آواز داد که ای حسن طیوری شل^۳ بالای آن درخت مانده بود او به جناب الهی دعا کرد که از گرسنگی و تشنگی می میرم آبی^۴ فرس^۵، به خاطر آن طیور حق سبحانه تعالی دریا را فرستاد، آن طیور آب^۶ خورد آب همه سگان را خورد، خیالات^۷ الهی را انتهای نیست از آن روز ملقب به لقب^۸ خیالی شد، پس به دهلی آمد، دوازده سال منزوی ماند. در رساله نویسد که شیخ عبدالوهاب بخاری او را به جونیور برد، از آنجا به آگره رفت و مدت ها ماند سپس به دهلی آمد و بر مسند هدایت نشست، عالمی به وی تولا نمود حتی که اسیران وقت بلکه سلاطین زمانه روی نیاز بدو آوردند، چون وقت وفات نزدیک رسید به آن جبّه گلیمی که در بغداد به حسب امر روحانیت غوث الاعظم یافته بود روزی شاه عبد الرزاق جنجهانوی مرید خود را طلبیده در بر گرفت و گوناگون شفقت فرموده عنایت کرد و گفت کارت در تصوّف به اتمام نرسیده مطمئن نخواهی شد، اینک شیخ محمود لاری می آید کار از آنجا تمام کن و فرزندان مرا تربیت خواهی نمود، کمالات و خوارق عادات آن قطب الآفاق نچندانست که این مختصر گنجایش آن داشته باشد و نزدیک اهل تحقیق و بصیرت هویدا است که هیچ حکایت او که درین اوراق نوشته شد خالی از کرامت نیست به لحاظ آنکه جایی که کس است حرفی بس است می نویسد. هر گاه آنحضرت از حجره یرمی آمد مسلمان و کافر هر کس را که نظر بر بشرة مبارکش افتادی بی اختیار تکبیر گفتی و بروحانیت

۱ الف: 'نود' ندارد

۲ الف: 'آمده' ندارد

۳ د: 'شل' ندارد

۴ ج: 'آبی' ندارد

۵ د: 'می ریم آبی فریس' ندارد

۶ د: 'طیورات' خورد

۷ الف: 'خیالات' ندارد

۸ الف: 'ملقب' ندارد د: 'لقب ملقب'

خدا و رسالت پیغمبر علیه السلام مقرر گشتی و تصدیق نمودی، حضرت قدوة العارفین فرمودی که شیخ اعظم خیالی را مریدی بود دراز قد، چون همراه مرشد خود به خرام آمدی به لحاظ حد ادب به تکلف^۱ پشت خود را خم کرده از قامت مرشد پست شده می رفت، بعد چندی شیخ بر احوالش اطلاع یافته فرمود سبب چنین تکلیف چه باشد؟ گفت لحاظ ادب که سرم از سر آنجناب بالاتر باشد نگاهی گرم به سوی او کردی و جب اقامت از قد پیر کوتاه شد و بقیه عمر همان ماند. روزی آن حضرت به دعوت اسیری رفت، خدام او بایکی از مریدان حضرت به مطائبه پیش آمد، مرید را غیرت در کار شد، در قالبین ولایتی که آن وقت فرش مکان بود تصویر شیر یافته بودند، از یکی شیر اشاره کرد چرا بر نمی خیزی؟ فی الحال شیر با جسم و جان برخاست، مجلسیان را تجرد اضطراب رو داد، حضرت شاه اعظم خیالی از مرید خود فرمود درویش را چندین غضب و تعجیل نباید، شیر را تسکین کن، او گفت مرا مقدور باز پس گردانیدن نیست، آنجناب خود نگاهی تیز به طرف آن شیر نمود فی الحال به دستور نقش قالبین گشت، به تاریخ هفدهم رجب سنه نهصد و چهل و چهار و به قولی نهصد و سی و یک جان به مشاهده جانان تسلیم نمود، مزار مبارکش معروف به بجی مندل حاجت روای خلائق است، رحمة الله علیه، این چند کلمه از مکتوب آنجناب است: بدانکه عالمی است که مدرك آن جز حواس نیست قل هو الله الذي انشأكم وجعل لكم السمع والابصار والافئدة و عالمی دیگر است که مدرك آن جز عقل نیست العقل نور يقذفه الله تعالى في قلب المومنين فيفرق بين الحق الباطل والصواب والخطاء و عالمی دیگر است که مدرك آن جز علم نیست فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون و عالمی دیگر است که مدرك آن جز عشق نیست و هو القاهر فوق عباده و يرسل عليكم حفظة، ای عزیز و رای طور حسن و طور عقل و طور علم طوری دیگر است که او را عشق می ناسند، در آن طور چیزها معلوم شوند که در اطوار دیگر نشود و جوانمردی برین معنی مشتاق صورت و صورت مشتاق معنی مولا مشتاق بنده و بنده مشتاق مولا آمد، ذات عاشق صفت و صفت عاشق ذات، حرکت عاشق سکونت و

۳ ج: الصدقة الله

۲ د: دخت قامت

۱ الف: بتکلیف پشت

مکون^۱ عاشق حرکت، آثار از افعال و افعال از آثار منفک^۲ نشود^۳، انکسار از کسر و کسر از انکسار متفعل نگردد و آثار افعال مظاهر و مجالی ذات و صفات اند و جز ذات^۴ مولی تبارک و تمجید و صفات کمال وی تعالی تفرّد ممتنع و محالات اند، جز ذات او هیچ جز وجود ندارد و جز صفات او مشهور نی، وحدت مقتضای ذات آمد و کثرت مقتضای صفات، این مکتوب بیان وسیع داشت محرّر سطور مختصر کرده.

موج احوال آن یادگار ولایت، آن محفوظ به حمایت، آن معنی کریم ابن الکریم^۵، آن^۶ مرشد ابن مرشد عظیم، آن مقبول در گاه سرمد، قطب وقت راز الحق حضرت حاجی محمد، در رساله احوال نویسد حضرت شیخ اعظم خیالی را دو فرزند بودند شیخ محمود و شیخ حاجی محمد، سلطان ابراهیم لودی شیخ محمود را سجاده نشین پدر گردانید، اهتمام و اختیار خانقاه و جمله امورات مرجوعه^۷ به او نمود، در همان مجلس شاه ابراهیم خراباتی مجذوب که ذکرش در لجّه مجذوب باید خواست به موجب امر باطن شاه اعظم خیالی پیراهنی آورده به حاجی محمد پوشانید، محمود گفت ای ابراهیم ارین حرکت مخلّ انتظام خلافت من شدی، گفت هیچ فعل^۸ من بی امر شیخ من که پدر شما است نیست، می دانم که شما دو برادر اید^۹ یکی از شماها تا به عرس اوّل پدر شما زنده نخواهد ماند و آنکه زنده ماند^{۱۰} همان مالک سجاده است، بعد چندی به درخواست شیخ محمود ابراهیم لودی به شیخ عبد الرزاق جهنجهانوی نوشت، خرقه عنایت غوث الاعظم که شیخ اعظم^{۱۱} خیالی به تو سپرد نموده برای شیخ محمود^{۱۲} بفریسید،^{۱۳} شیخ عبد الرزاق درین مقدمه عذر به سلطان انگاشت^{۱۴} و مصحوب شیخ عبد الرحمن جالیسری که از اولیاء الله و قطب وقت بود فرستاد،

۱ ج: 'سکونت' عاشق	۲ الف: 'متکفل' نشود	۳ ج: د: 'نشود' ندارد
۴ ج: 'ذات' ندارد	۵ الف: 'ابن الکریم'	۶ د: 'ان' ندارد
۷ ج: 'مرحومه' باو	۸ د: 'قوت' من	۹ د: 'برادر' اند
۱۰ د: 'باید' همان	۱۱ ج: 'اعظم' ندارد	۱۲ ج: 'محمود' ندارد
۱۳ ج: 'بفریسد' شیخ	۱۴ ج: 'نگاشت'	

سلطان در غضب^۱ شده شیخ عبدالرحمن را محبوس ساخت و برای شیخ عبدالرزاق عتابها به وعده اخراج از مملکت و خرابی جهنجهانه مکتوبی نوشت، شیخ عبدالرزاق تحمل بکار برد، چون نوبت تقاضای خرقه از حد گذشت از هیبت سلطان اضطرار به قبیله و سگان جهنجهانه رو داد، آن وقت شیخ در حق سلطان دعای بد کرد پس لشکر بابر بادشاه رسید، جنگ در میان آمد، ابراهیم کشته شد، شیخ محمود هم همان روز شربت شهادت چشید پس شیخ عبدالرزاق از جهنجهانه به دهلی آمد و حاجی محمد را تلقین به اکساب^۲ نمود و خرقه غوث الاعظم را بدر سپرده به احترام آن^۳ کلمات مناسب فرموده و^۴ سائر امانت نعمت بدو ابثار نموده معاودت به جهنجهانه نمود، الغرض حق سبحانه تعالی شیخ حاجی محمد را برکات عظیم و تصرفات و استقامت مستقیم، منشاء طالبان بود و وسیع و مرجع عرفان مقامات رفیع، مقدم اولیاء کرامت التزام و مقتدای مشاهدان مشاهده مدام، راه سلوک را سالک، ورثه ولایت غوث الاعظم را مالک گردانیده مشهور آفاق نمود، چون غوث العالم پیش از وفات خود تربیت فرزندان خود حواله شاه العالمین نموده بود همین تلقینش ورثه^۵ پدری را به تصرف در آورده به هدایت خلق اشتغال نمود، از آنجا که درین طایفه شکر احسان به حکم الانسان عبید الاحسان به غلبه جاریست با وصف حصول بیعت والد خود حضرت حاجی محمد در آمد شجره مریدان خود از شاه العالمین رسانیده و به والد بزرگوار خود می رساند، قدوة العارفین قدس سره مرشد راقم حروف خلافت به همین سلسله دارد بدین تفصیل به آن جناب می رسد، شاه عبدالنبی از شاه علام محمد، وی از شیخ عبدالقادر قادری، وی از پدر خود شاه عبدالعظیم ابوالبرکات، وی از پدر خود شاه مصطفی، وی از پدر خود شاه عبدالله، وی از پدر خود شاه کمال، وی از پدر خود حضرت شاه حاجی محمد، وی از شاه العالمین، وی از غوث العالم شیخ حسن اعظم خیالی الی آخره، پس شیخ حاجی محمد مدته العمر بر مستند هدایت نشسته عالمی را از عالم سفلی به عالم علوی رسانیده در سینه نهصد و نود و هشت جان به مشاهده حانان تسلیم نمود، رحمة الله علیه.

۳. الف: 'آن' ندارد

۲. ج: 'با کتساب' نمود

۱. د: 'عقب' شده

۵. ج: 'د: ولایت' پدری

۴. الف: 'و' ندارد

موج احوال آن از افضل اهل الله شیخ فضل الله معروف به شیخ منجهو از اخص آخرین غوث العالم است و عمّ شیخ عبدالحق دهلوی بود، در زهد و ورع و ذوق و عشق و عبادت و شغل مرتبه بزرگ داشت و در دوستی مرشد مرتبه فنا فی الشیخ بهم رسانیده بود، وقت مرگ بسیار مردانه رفت و^۱ رساله احوال مرشد آن جمع نموده این انتخاب از آن رساله شده.

موج احوال آن بی نظیر دوران فی العشق والصفاء، آن بی عدیل زمان فی الزهد و سخا، آن سالار قافله مجاهدان منزل انتها، آن بدرقه مسافران بی زاد و راحله مقام منتهی، آن افتخار سلسله غوثیه، آن اسرار خانواده محبوبیه، آن مدام مشغول به احرام کعبه معنوی، قطب الاقطاب شاه العالمین شیخ عبد الرزاق جهنجهانوی بن شیخ المشایخ شیخ زاهد بن قاضی فاضل بن عبد العزیز نور بخش بن میر کمال الدین دانشور بن شیخ الاسلام شیخ ابوسعید رازی که به چند واسطه فرزند ابوالقاسم محمد بن علی مرتضی کرم الله وجهه است، جدش شیخ ابوسعید از عراق از بلده ری آمد و به دیار دهلوی رسیده در قصبه کرانه^۲ اقامت گزید، از جهت بدعت زمینداران را آنجا بعد چندی در جهنجهانه که^۳ به همان نزدیکی است نوطن، مولد آن عاقبت^۴ محمود در هشت صد و هشتاد و شش هجری واقع شد، وی از محبوب ترین مریدان و اعظم خلیفه شیخ اعظم خیالی است و مثل شیخ محمود لاری و دیگر مشایخ را نیز دیده فیضها ریوده و از روح پر فتوح حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی بلا واسطه ماذون و مستبشر بود بلکه به مرتبه غایت قبولیت و اختصاص به جناب آن اخص الخواص داشت، در فقر و فنا و زهد و ورع و توکل و ایثار و عشق و انکسار و اخلاص با خلق و با خالق^۵ بس رتبه ارجمند یافته بود، از کثرت عبادت به رتبه^۶ دوام مشاهده رسیده که این مقام از هزار یکی و از بسیار اندکی را نصیب است و در تصوف نهایت کمال بزرگ و تربیت طالبان دست قوی داشت، به اندک توجه ساکنان عالم سفلی را به مقام علوی می رسانید لهذا

۱. ج: 'در رساله ۲. الف: 'کروئه' اقامت ۳. د: 'به' همان
 ۴. د: 'عاقبت' محمود ۵. د: 'دقاق'؛ الف: 'با خالق' ندارد ۶. ج: 'مرتبه' دوام

صحبتش^۱ را کبریت احمر می گفتند و از غایت کمال و نهایت عالی احوال از جناب الهی مخاطب به خطاب شاه العالمین شد و جامع علوم صوری و معنوی که بر مکتوبات محبوب سبحانی شروح پستندیده و حواشی ستجیده نوشته^۲ و صاحب ریاض الجنات وی را سلطان محبان رسول صلی الله علیه^۳ و سلم نوشته و این را آنجا^۴ است که سیدی پیش حا کمی به علت مطالبه قید بود، شیخ بجای سید به خانه حا کم نشسته سید را خلاص داد، عوض آن از دست حا کم چندان مصائب دید که تحمل آن از اقتضای بشری زاید بود، این بار را ولایتش برداشت الغرض حق سبحانه و تعالی شیخ عبدالرزاق را صحفه محبت و اشتیاق و نه لوحه^۵ منقش^۶ تودد و وفاق^۷ گلدسته ریاحین ریاضت و مشغول به فیض رسانی و افادت مشتاق بقای^۸ جانان، به ولایت عظیم تواناء باعث هدایت خلق و متبع عنایت خرقة و دلق، بیدار ساز خفتگان بادیة ضلالت و هوشیار فرمای مجنون مزاجان وادی ضلالت، شاه شاهان اقلیم کمالات بلند، دستور دستورات طایفه عالیة ارجمند ساخته شیخ وقت گردانیده بود، کراماتش پایانی ندارد از آن جمله آنکه سلطان ابراهیم لودی به قهر و جذبۀ آن صاحب کمال از دست بابر بادشاه بقتل^۹ رسید و حکومت افغانان برهم خورد. در خیر البیان آورده که آنحضرت را در عمر چهار سالگی پدرش برای تعلیم صوری در خدمت شیخ جلال جهنجهانوی که پدر شیخ یعقوب خراباتی باشد سپرد، شیخ جلال هر روز سبق می داد و به شب وقت عبادت خود آنحضرت را نزد^{۱۰} خود داشتی و برای او دعا کردی الهی بر مرتبه که این ضعیف جلال را می خواهی رسانی آن نعمت بعد از جلال به عبد الرزاق کرامت فرما، پس ده سال ملازم خدمت استاده مانده بعضی کتب فارسی و حفظ قرآن را فیض برداشته مسافر شد، در پانی پت به زیارت حضرت شاه اشرف شرف اندوز گردید، از گوشه روضه سقایی پر آمد و کانسۀ آب پیریدو داد و آن را بخورد و بر فور فرو شدن آب انوار و اسرار ولایت بروی مکشوف شد و آثار جذبۀ در خود

- | | | |
|----------------------|-------------------------|---------------------|
| ۱. الف: 'محببتش را' | ۲. الف: 'نوشته' ندارد | ۳. ج: 'و آله' و سلم |
| ۴. ج: 'آن جناب' وی | ۵. د: 'توجه' بتعشق | ۶. الف: 'عشق' تودد |
| ۷. الف: 'ذوق' گلدسته | ۸. ج: 'د'، 'لقای' جانان | ۹. د: 'پرو' خود |

یافت، مناجات کرد خداوند تا که علم ظاهر به تکمیل نرسانم از علم باطن مرا خبر مکن، آن دعا مقبول شد به حالت اصلی باز آمد، متوجّه دهلی شد از اله داد تهتهی پنج سال تحصیل علم نموده به جانب کالپی و کوره رفت، اکثر علوم از استادان آن سرزمین حاصل ساخت از آنجا بار به دهلی آمد و به مدرسه ملا عبد الله رفته شاگردی اختیار نمود، سی سال کسری زاید آنجا مشغول به علم^۱ صوری مانده، چون شیخ عبد الله وفات یافته از غایت وفور علم و صلاح و تقوی یهودا^۲ وزیر آنحضرت را همنشین و پیش امام نماز^۳ ساخته درس هم گفتی، چون التماس آنحضرت را در باره رفع حاجت غربا وزیر مقبول داشتی آنحضرت را^۴ شانی دیگر ازین مقدمه^۵ پیدا شد به تعظیم احدی بر نخاستی، پنج سال دین منوال گذشته که معرفت حاجی عبدالوهاب به درخواست سلطان مالک ولایت لاوبالی حضرت شاه اعظم خیالی در آگره رسید، روزی حسن خان افغانی پانی پتی از جهت مریدی خود دعوت شیخ اعظم خیالی نمود، آنجا شاه العالمین هم حاضر آمد، در مقدمه تصوّف بعد تناول طعام از کتاب فصوص الحکم حکایتی پیش آوردند باهم مناظره شد، شاه اعظم خیالی در جواب هر مقدمه تبسم کردی و خاموش ماندی و شاه العالمین ازین ادا خیلی جرأت^۶ می نمود، آخر شیخ اعظم جواب شاه العالمین را بر سوال خود ترجیح داده دست در گردن شاه العالمین انداخته چیزی^۷ به گوش او فرمود و به سوی او^۸ کشید، به مجرد استماع این کلام جمیع دلایل و براهین و سایر علوم عقلی و نقلی که از راه تحصیل حاصل کرده بود از لوح ضمیر او کلیه زایل شد، قدرت بر حرفی نماند، پس مجلس بر خواست گردید، شاه العالمین حیران به خانه خود نشسته تفسیر قرآن و نمود، در سر صفحه این آیت مرقوم بود جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا این آیت خوانده آنحضرت متحیر نشسته بود که صورت حضرت اعظم در مجازی نظر او جلوه نموده غایب شد، آنحضرت مضطرب و پا^۹ برهنه به سرای شیخ اعظم رفت، شیخ نشسته بود و برا افافه دست داد، خود را سرو پا

۱ ج:د: 'تعلیم' صوری	۲ ج: 'یهودا' ندارد	۳ د: 'خود' ساخته
۴ الف: 'را' ندارد	۵ الف: 'مقدسه' پیدا	۶ د: 'حرارت' می
۷ د: 'خبری' 'بگوش'	۸ د:ج: 'خود' کشید	۹ ج:د: 'سر' پا

برهنه دیده منفعل شده که کی از مردان غیب از جنب حجره بر آمده لباسی پیش آورد و گفت ترا چه شده؟ این لباس را بپوش و به خانه خود برو، آنحضرت چنان کرد، باز تفسیر را کشود، این آیت بر آمد **لا اله الا هو الحي القيوم** هنوز تمام نخوانده بود که باز صورت مثالی شاه اعظم خیالی نمودار شد، باز به دستور برهنه بر در شیخ اعظم رفته به سرای خود آمد، باز سیوم که تفسیر کشاد این آیت بر آمد **انفسكم افلا تبصرون**^۱ باز به دستور بر در شیخ اعظم رسید این بار شیخ حجره کشاد و وی را اندرون برد و تا سه نماز آنجا به تلقین وی پرداخت، وقت رخصت کلاه و شجره قادر به عطا نمود، بعد دوروز به دکانی اقامتش احازت نمود، شش ماه آنحضرت آن جا افتاده ماند، هیچ تکلیف قامت و صلوٰه و ملاقات برو باقی نمانده بود و از لباس غیر از ستر پوش نداشت، از پاس انفاس امری دیگر از عبادت آنجا به عمل نیامده، چون مرشدش از آن راه گذشتی از غایت ادب قصد تعظیم کردی، شیخ اعظم فرمودی شیخ عبدالرزاق احتیاج تعظیم نیست افتاده باش، آنحضرت دانست که این بیهوشی و ناتوانی من از باعث انفاس آنحضرت است که هر بار می فرماید^۲ افتاده باش، این بار عرض کنم که اگر امر شود برخیزم، چون به عادت معهود مرشد^۳ پیش رسید عرض کرد که اگر امر شود برخیزم، فرمود برخیز^۴ تمام طاقت بر خود موجود یافت برخاست و به دجله رفت خود را شست و لباس عنایت مرشد پوشید مزاجش مایل به سلوک گشت، چندان برکات و عنایات بر حال او حق سبحانه تعالی فرمود که مقتدای وقت گردید، او آخر از غایت عبادات و شغل باطن سکر و تلوین بر آن حضرت غالب آمده که اگر اندک حسن صوت به گوشش رسیدی متغیر الحال شدی، وقتی که به جهت بیماری آنحضرت شاه اعظم خیالی رخصت جهنجهانه نمود پالکی او را خود دوش داد، آن وقت آنحضرت را از فرش تا عرش هویدا گردید، کمالات او زاید از حوصله تحریر است، برای رفع محرومی این اوراق نقلی می نویسد: روزی زن جمیله^۵ به زیور و لباس آراسته آمد و اندرون حجره او رفت، بعد ساعتی بر آمد و معاودت نمود، حضاران انکشاف این مقدمه خواستند، فرمود که از چندین

۳ ج، د: 'مرشدش' رسید

۲ ج: 'می فرمایند'

۱ الف: 'افلا یفرقون'

۵ ج: 'جمیله' ندارد

۴ د: 'هر چیز' تمام

رودهای الهی که بر روی زمین اند به حکم خدای تعالی به احکام فقیر اند، این زن جمیله رود جما است برای دریافت يك مقدمه پیش من آمده بود، آنحضرت را مریدان و خلفای عالی مقام بسیار اند مثل شیخ حسین پانی پتی که حال صحیح و عشق غالب داشت و فنا فی الشیخ بود، در تالیف خود نوشته کشف الانوار و اسرار توحید دریافت مخفی و در دید خواص هویدا است و میر سید علی لودیانه و شیخ ذکریا و شیخ کمال الدین قریشی و شیخ نتهن مرشدش فرمود که نتهن عبد الرزاق و عبد الرزاق نتهن و قاضی عبد القادر و شیخ احمد ناگوری و شیخ عمر مستوانی کوهندی^۱ و شیخ معین الدین و شیخ طبیب و شیخ صابر و شیخ یوسف دهلوی و شیخ چاند مجذوب که هفته هفته افطار روزه نمی کرد و شیخ طیب ملتانی و شیخ محمد حقّی پایلی و شیخ ابوبکر صوفی و شیخ عبد الستار جهنجهانوی و بندگی شیخ یعقوب^۲ و شیخ مسعود خواص و حضرت حاجی محمد بن غوث العالم مرشدزاده آنحضرت که احوالش را به اختتام احوال پدرش نوشته ام همه ها شهباز بلند پرواز صحرای کرامت و حقیقت و همای اوج ترك و طریقت بوده اند، رحمهم الله تعالی علیهم اجمعین. روزی شاه اعظم فرمود که اراده سفر دارم، آنحضرت التماس کرد امید وارم که رفیق سفر باشم، فرمود این ره ها^۳ به سوی عدم است درین راه که قدم می زند؟ آنحضرت دانست که این اشاره سفر آخرت است چشم پر آب کرده خاموش ماند پس خرقة حضرت غوث الثقلین که از حضرت ابی داؤد سلیمان پیر خود یافته بود بدو سپرد و گفت آنچه نصیب تو از فقیر بود یافتی منتظر باش، بعد مرور^۴ ایام مردی از عراق رسد زنهار در میان ما و او فرق نکنی و اخذ فواید نمایی، در تقدیر نعمتی برای تو پیش او امانت است بستانی و از تربیت فرزندم حاجی محمد غافل^۵ نشوی پس رخصت جهنجهانه کرد، از رخصت او به روایتی شش ماه و به فولی هفت ماه شیخ اعظم زنده مانده، درین ایام هر کس اراده بیعت نموده شاه اعظم اشاره به شیخ عبد الرزاق می نمود خود بیعت نمی گرفت، چون ودیعت حیات سپرد شیخ بر کناره جهنجهانه کلبه ساخته به افاده علوم صوری و معنوی خلائق مشغول شد

۱. الف: 'سهوانی گویندی' ج ۲، د: 'خرابانی' یعقوب ۳. د: 'رضائسوی'

۴. د: 'دور' ایام ۵. ج: د: 'عافل' نشوی

بغیر مجلس عرس پیران سرود نمی شنید و اکل و شرب به اختیار او بود پس خیر مقدم امیر محمود بن مودود لاری شنیده به پانی پت شتافت، بر فور مشاهده جمال با کمال او هفت سجده تواتر نمود، در هر سجده يك مقام معرفت بر و فتح می شد پس با سایر نعمت که او^۱ از چند صد اولیای عالی مقام یافته بود با خرقة خلافت عنایت کرد، پس جهنجهانه آمد و مسند ارشاد را زیب بخشید، از شیخ پرسیدند شیخ برای فتح کدام مقام معرفت ترا بر^۲ امیر محمود اشاره نموده بود فرمود باب الفقر^۳ است اذا تم الفقر فهو الله آن مقام را نامند، شاه العالمین شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی به تاریخ بست و چهارم ذی الحجة سنه نهصد و چهل و نه هجری مقدس جان به مشاهده جانان تسلیم نمود و از مدفن او زمین جهنجهانه منور گشت، رحمة الله علیه، متاقل بود، اولاد^۴ هنوز موجود، جمال العارفین شیخ شاه محمد و شیخ افضل ابدال پسران شاه العالمین صاحب کرامت بودند.

موج احوال آن محرم رمز گوش به گوش، آن مورد خرقة دوش به دوش، آن متصرف ولایت متجلی^۵ قطب الاخیار میر سیّد علی اعظم خلیفه شاه عبدالرزاق جهنجهانه و اکبر^۶ مشایخ لودهیانه^۷ است. صاحب تاریخ بدایونی نویسد که وی مشهور قبله ارباب وجد و حال و مقتدای اصحاب اهل کمال بود، به نود سالگی رسیده در مدت عمر گرامی بعد از تحصیل رخصت ارشاد هرگز قدم بیرون نه نهاد و مرجع اعیان خلق از امرا و فقرا بود، ازو خوارق بسیار نقل می نمایند، هر کسی که به صدق نیت به شرف صحبت او فایز می شد و در حلقة ارادت او می در آمد توفیق اجتناب از مناهی و ملامتی یافته به سبدا قیاض مناسبت پیدا کرد و پی به مقصد^۸ حقیقی برده از آن جمله محمد جعفر خویش مرزا نظام الدین احمد که جوانی رشید بود اما آلودگی تعشّق داشت، چون از لاهور به جهت فوجداری^۹ پرگنه شمس آباد که در جاگیر مرزا مقرر بود روانه شد، در لودهیانه رسید به حضرت میر

ج. ۱: 'او ندارد	د. ۲: 'هر' امیر	د. ۳: 'باب القصر' است
د. ۴: 'خود' موجود	ج. ۵: 'متجلی'	د. ۶: 'اکثر' مشایخ
ج. ۷: 'لودهیانه' است	ج. ۸: 'مقصود' حقیقی	د. ۹: 'فوجداری' ندارد

ارادت آورد موافق به توبه^۱ شده خود را از مخدورات مخطور^۲ گذرانید بارها التماس فاتحه شهادت از میر نمود، ایشان نفس راندند، در عرصه سه چهار ماه آنچنان^۳ به صلاح و ورع و ریاضت و عبادت اتّصاف پیدا کرده که خیلی از اهل تقوی برو غبطه می زدند به مثابه^۴ که به آن جمعیت و دولت و شوکت برای نماز تهجد برخاسته خود بی مدد خدمتگاری برای وضو آب مهیاسی ساخت و کسی را بیدار نمی^۵ گردانید، در اندک فرصت نفس حضرت میر تاثیر کرد، در موضعی از مواضع شمس آباد با کافران حربه جنگ کرده به درجه شهادت رسید، کمالاتش از آن زیاده که به تحریر راست در آید، در سنه هزار و دویست و سه^۶ به حواری رحمت قرب احدیت پیوست، 'شیخ انام'^۷ تاریخ اوست.

موج احوال آن بزرگ عظیم الاحترام، آن مستغرق مشاهده دوام، آن مشرف به سایر حالات درویشی، افضل العهد شیخ کمال الدین قریشی سرمایه معاملات و وقایع عشق و حالات بود، مرید شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی است، در گلزار ابرار آرد در کهو کهه یکی^۸ از بنادر بزرگ گجرات به دستوری پیر^۹ اقامت گزید، در طریقت به مقام حقیقت آگاهان رسید و جمعی کثیر را تربیت او^{۱۰} به مرتبه حقیقت رسانید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قایم النیل فی المجاهده، آن صایم الذهر فی المشاهده، آن مقبول درگاه معلی کبریاء، شیخ وقت حضرت ذکریا مرید شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی است، در گلزار ابرار نویسد او نورانی و روحانی پیکر^{۱۱} در سال نهصد و هشتاد و چهار از دهلی عزم مالوه کرد، در قصبه دهار خوبی هوا و آمیزگی مردم و صحبت عارف وقت شیخ معروف سعد الله دامن گیر آمد همانجا اقامت کرد، صدر جهان گفت در عنفوان سلوک چون مرا نیک نمایش ربوده دریچه فیض به

- | | |
|---|-----------------------|
| ۱. ج. د: 'موافق بتوبه شده' ۲. ج. د: 'مخطورات' گذرانیده | ۳. د: 'آن چنان' ندارد |
| ۴. ج. د: 'غبطه می زدند' نمابه ^۵ ۵. ج. د: 'نمی' ندارد | ۶. د: 'یا سه' ندارد |
| ۷. ج. د: 'امام' تاریخ | ۸. ج. د: 'کلی' از |
| ۹. د: 'پیر' ندارد | ۱۰. الف: 'او' ندارد |
| ۱۱. د: 'و روحانی پیکر' ندارد | |

بستند^۱ طرفه فتوح رو نمود، روز جمعه در جامع به ملازمت او رسیدم فرو بستگی من دریافته به مهر بانگی^۲ بر زخم دلتنگی مرهمی نهاد و فرمود همچنین باش^۳ که مذهب معشوق برین نمط است، تمام عمر مجرد نبوی، مریدی کتیزك را پیش کش^۴ آورد يك چند در خدمت نگاهداشت، در نه صد و هشتاد و هشت وفات نمود، در دهام مدفون شد در پهلوی تربت مولانای غیاث هست 'جاودان بادای او باد' تاریخ اوست.

موج احوال آن عاشق جمال با کمال الهی، آن از قول و فعل محو انوار نامتناهی، آن به عصر خویش بی نظیر و نادر، افتخار کاملان **حضرت قاضی عبدالقادر** مرید و خلیفه حضرت شاه عبد الرزاق جهنجهانوی است، از بزرگان همت بلند این طایفه است، به غایت صاحب علم علوم صوری و معنوی در مقامات شناخت رموزات خدا شناسی رتبه عالی داشت. در گلزار نویسد پدرش قاضی محمود نبیره قاضی عبد الصمد و شیخ عبدالغفور بهوله و ابن عم شیخ امان الله پانی پتی^۵ است. قاضی عبدالقادر اکتساب علم تصوف از خدمت شیخ امان^۶ از آغاز جوانی شوق سفر و سیاحت به غلبه در خاطر داشت، در هر لباس به هر دیار سیاحت^۷ نموده سه بار به زیارت حرمین شریفین و بیت المقدس سعادت بر سعادت اندوخت و در هیچ سفر سوای توکل برای لقمه تعلق به نوعی در خاطر نه آورد، عاشقانه قدم در راه نهاده سیر اقالیم نمود، آخر در اجیس مالوه آمده چند سال به گوشه گذرانید پس از نیاز^۸ و خواهش خویشان در سارنگپور مالوه اقامت نمود، پس از رحلت عمش او را قاضی کردند، او همیشه ازین امر متنفر و متوحش گذرانیدی، بیشتر اوقات در عالم بیخودی سر به صحرا دادی مردم تجسس و تفحص نموده باز می آوردند لیکن تعلق این چیزها به انداره حیرانی به خاطرش نبود، شعر عربی و فارسی قدما که به عبارت صوفیه آراسته و آشنا بودی چنان نوحه آن

۳. ح: 'ناش' ندارد

۶. ج: 'د: 'شیخ امان کرد' از

۲. ج: 'بمهربانی'

۵. د: 'پانی پتی' ندارد

۸. ج: 'تبار' و خواهش

۱. ح: د: 'بر نشیند' طرفه

۴. ج: 'پیش کس' آورد

۷. ح: د: 'شناخت' نموده

کردی که شنونده به تواجد و تفرّج در آمدی و علم تفسیر از برداشت تاویلات متشابهات و تقدیم^۱ و تاخیر ناسخ و منسوخ ایضاح مشکلات و بیان مجملات تخصیص و تعمیم وجوه اعراب و شان نزول حقیقت و مجاز و عبارات و استعارات قرآن را می دانست، در هر جمعه به مسجد آدینه تفسیر با رعایت فراوان قوانین مفسران بیان می فرمود به روش معهود روز رحلت نیز تفسیر سوره مزمل بیان کرد، لرزه در بدن او پیدا آمد، ساعتی به وصیت پرداخته جان به جانان تسلیم نمود،^۲ قاضی زنده دل، تاریخ اوست که اعدادش هزار و یازده به شمار آمده، مزار در سارنگپور مالوه، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقبول مرشدان، آن محمود مسترشدان، آن به سایر علم^۳
مظهر سینجلی، آن به اظهار کرامت بی اشتباه ولی، آن نادر الاسم حضرت محمد، کامل روزگار حضرت شیخ احمد، وی را^۴ شیخ احمد ناگوری گویند، از محبوب ترین سریدان شیخ عبد الرزاق جهنجهانوی است، بسا عالی مقام و کرامت التزام، عاشق صادق و ولی برحق بوده است، فضیلتش را از این جا قیاس باید کرد، در حین نگارش^۵ احوال از مرشدانش راقم حروف در معامله ماذون شد که احوال شیخ عبدالعزیز و شیخ احمد چشتی و ابراهیم مجدوب بنویس، بر طوری که نوشته یافتم احوال شیخ عبدالعزیز در خلفای جلال الحق قاضی خان ظفر آبادی داخل ساختم و احوال ابراهیم را در لجّة مجدوبان نوشتم و احوال آنحضرت در مناقشه ابراهیم لودی بادشاه که با حضرت شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی در باب طلب خرقة حضرت غوث الثقلین که به احوال شیخ حاجی محمد مفصل نوشته شد و شیخ عبدالرزاق برای دفع این قصّه و خرابی و قتل ابراهیم لودی به خاطر آورده دعای بد کرد منتظر اجابت بود که^۶ به این عبارت نوشته یافتم که شیخ احمد ناگوری روزی زمین خدمت بوسیده التماس کرد در معامله دیدم که قلعه دهلی از سر نو ناسی شود، حضرت شیخ السموات والارض سید محی الدین غوث الثقلین از راه مهربانگی از آن

۱. الف: تقدّم و تاخیر ۲. الف: بسا بر عم: د: بسا بر غم

۳. ج: حضرت شیخ احمد ۴. د: کفارش احوال ۵. ج: که ندارد

حضرت می پرسند^۱ دوازده قلعه هر سو که بگویند بنا کرده شود آنحضرت به طرف مغرب دهلی اشورت کرد همان جانب قلعه ها بنا شدند گزنده^۲ یعنی ابراهیم لودی می خواهد اندرون آن در آید من پیش گرفته بر تافتم باز او را ندیدم هم چنان شد که در همان نزدیکی بلبر بادشاه^۳ از ولایت آمد و ابراهیم لودی را در کارزار کشت و متصرف دهلی شد و مرشدش از شر سلطان نجات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن کاف کرامت کبیر، آن نقطه بای بی نظیر، محب حضرت
 ربّ الودود حاجی محمود مرید و خیفه عبد الرزاق جهنجهانوی است. در خیرالبیان نویسد او ابتدا زاهد و متورع و پارسا و پرهیزگار بود، مکرر حج بجا آورده، وقتی که در مکه بود از حج مفروغ گشته به مدینه رفت و بر سر روضه اقدس پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم متمنا شد که به هر جا امر شود بیعت نمایم^۴ و طریق مجاهده پیش گیرم، در معامله ارشاد یافت که در دهلی مدرسه ملا عبد الله عبدالرزاق نام طالب العلم است بیعت تو آنجا ست برو به مقصد خواهی رسید، پس او به دهلی آمد و به مدرسه رفت، از فراست جویای مرشد خود شد، ملا عبد الله از اشراق^۵ باطن دریافته فرمود تو هر که را می خواهی آن شیخ عبدالرزاق این است که در پهلوی من نشسته است پس به خلوت کیفیت آمدن خود به آن حضرت ظاهر ساخته، آن حضرت فرمود من هنوز دست بیعت به کس نداده ام و به طلب علم مشغول ام، تاملی^۶ باید که مرشدی بهم رسانیده این طریق اختیار کنم به انجام^۷ کار توقف کنید آن روز تاسی سال دیگر شیخ عبدالرزاق به تحصیل علوم مشغول بود، حاجی محمود رفاقت نگذاشت پس هر گاه از شاه^۸ اعظم خیالی بیعت شاه عبدالرزاق گردید آن وقت طاقی به حاجی^۹ محمود عطا کرد، آن وقت^{۱۰} از يك صد سال سن زیاده داشت، رحمة الله علیه.

۱ ج: د: می پرسید	۲ د: گزنده یعنی	۳ ح: نابیر شاه
۴ الف: بیعت تمام	۵ د: اشراق باطن	۶ ح: د: تامل باید
۷ ح: تا انجام	۸ ج: ارشاد اعظم	۹ الف: نجافی محمود،
۱۰ ج: آن وقت حاجی از		

موج احوال آن به کرامت بزرگی مرشد آفاق قاضی عبدالرزاق برادرزاده شیخ امان پانی پتی است و مرید شاه العالمین، بعد از وفاتش مرتبه او را بلند دیده پرسیدند گفت به طفیل شاه العالمین مرا در او تاوان داخل کردند و يك هندو بچه را که خودش میل عشق داشت به حضور مرشد خود آورده به شرف اسلام رسانیده بود.

موج احوال آن همه فراموش و خدایاد، حضرت حسن اوتاد از مریدان شیخ عبدالرزاق است، در خیرالبیان^۱ نویسد او اوّل مجاهده کرده به مرتبه اوتادی رسیده بود، ملقب^۲ به اوتاد بود و هرگز میل به اکل و شرب نداشت و درویشی هیچ درویش به خاطرش نمی رسید، او آخر از شاه العالمین بیعت نموده خلافت قادریه یافت و نعمتها بر گرفت، سبب آن که او ترك طعام کرده بود عنایت شاه العالمین رارد کرد،^۳ آنحضرت فرمود هرگز سیر نخواهی شد، مدت‌ها گرسنه بودی و هرگز سیر نشدی، يك بار در خانقاه شاه عبدالقدّوس گنگوهی عرس بزرگان بود تمام طعام که برای مصارف فقرا تیار^۴ شده بود بخورد^۵ سیر نشد آخرش آن به جناب شاه العالمین آمده نوبه کرد، لقمه چند آنحضرت از دست خود بدو داد آن اشتها که داشته بود رفع شد و تازنده بود با عبادت و ریاضت حضوری مرشد نگذاشت.^۶

موج احوال آن بری از هجرت و دوری، حاجی شیخ عمر سکندرپوری از قوم افغان بود، در خواست رخصت مگه از مرشد نمود، مرشدش شاه عبدالرزاق جهتجهانه گفت درین امر اجازت مادر باید، مادرش هرگز مجوز^۷ نشد، ناگزیر از پیر رخصت گرفته قصد کعبه کرد، در اثناء راه او را مرد قوی پیش آمد و گفت حاجی عمر کجاسی روی؟ گفت به حج می روم و هنوز آنجا نرسیده ام تو مرا حاجی عمر می گوئی، گفت پیر تو دعا کرد حج تو مقبول افتاد، من از حکم الهی ترا خبر می دهم پس شیخ عمر مراجعت خلعت پیر نمود، هر کس که او را می دید حاجی عمر می گفت.

۱. د: 'ایشان' نویسد
 ۲. د: 'یلقب' یا اوتاد
 ۳. ج: 'رد' کرده
 ۴. ج: 'طیار' شده
 ۵. ج: 'و سیر' نشد
 ۶. د: 'نگذاشت'
 ۷. د: 'مجبور' نشد

موج احوال آن عازم راه سبحان^۱ خداداد افغان، مرید شیخ عبدالرزاق

است، ابتدا در سیاحت اقلیم ترکیب اکسیر بهم رسانیده چون در خدمت مرشد آمد آن ترکیب را عرض کرد، آنجناب شتوا نشد پس به طعام رسانی ساکنان داهره مقرر شد و تربیت در سلوک هم گردید^۲، آخر به مطلب حقیقی فایز شد، یکی از عبد افغانی را شاه العالمین به مرتبه تکمیل رسانیده به دکن فرستاد، از غایت کمالات او چنان شهرت آنجا گرفته^۳ که اهل آن بلاد او را پیشوا و مرشد گرفته خوارق عادات بس بلند داشت، مزارش در دکن.

موج احوال آن خدیو کشور عالی همتی، حضرت شیخ حسین^۴ پانی پتی

مرید و خرقة یافته شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی است، به غایت بزرگ و مطیع فرمان مرشد خود بود، وقت بیعت روز اول ارشاد پیر به نسبت او شده بود هیچ کس را آزار نرسانی^۵ و هر که از فرمان پیر خود برگردد بی حصول حج آن معصیت از دوش او فرو نمی شود^۶، روزی به ابله خود به خشم آمد و آن حرکت را دانست که خلاف امر پیر کردم، به عزم حج از وطن برای رخصت در خدمت شاه العالمین آمد، از روی کشف آنحضرت بر آن سر مطلع شده فرمود که شیخ حسین مسلمانانی بر پنج چیز است بر ما و بر^۷ شما سه چیز، نه^۸ مال داریم که زکوة بدهیم نه زاد و راحله^۹ داریم که به حج رویم، شیخ دانست که این جواب^{۱۰} صریح اراده ماست برگشت و به خانه آمد و اراده حج موقوف کرد و وی از خرقة مرشد مشرف شده و هم مصلائی غوث الثقلین^{۱۱} به حسب اشاره از دست مرشد یافته، به غایت بزرگ بود.

موج احوال آن خای خداوندی شیخ عمر لیوبندی، اعظم خلیفه شاه العالمین

۱ ج، د: آن خداداد	۲ ج: گردید آخر	۳ ج: گرفتند
۴ د: حسن پانی پتی	۵ د: ویرا آزار نرسانی	۶ ج، د: همی شود
۷ ج، د: ویر شما	۸ ج، د: سه چیز نه مال	۹ د: در اجله داریم
۱۰ ج، د: پیر ما صریح	۱۱ ج: حضرت غوث الثقلین	

است، مشاهده و استغراق بر وی غالب بود، قبول نظر مرشد داشت. در خیرالبیان نویسد که او ابتداء تحصیل علم نمی^۱ کرد، چون در خدمت شیخ عبدالقدّوس گنگوهی رسید و آنجا مرید شد شیخ عبدالقدّوس روزی وی را به درخواست کتب^۲ فصوص الحکم در خدمت شیخ عبدالرزاق فرستاد، شیخ عمر به حضور رسیده التماس سلام کرد، جواب نیافت، باز تکرار کرد، بعد دیری گفت عليك السلام یا طالب علم بنشینید، شاه العالمین پرسید چه می خوانی^۳؟ گفت هدایه! فرمود هدایه بهتر یا هدایت، گفت خواندن هدایه به هر مذهب^۴ است، اگر کسی هادی شود، فرمود الهادی هو الله اما سعی تو ضرور، گفت آنچه فرمانند حاضر، شاه العالمین برخاست، شیخ عمر را اندرون حجره برد و تلقین نمود، از آن تلقین در اندک مدّت بر وی^۵ مشاهده استغراق غالب آمد، قول شیخ عمر است سبحان الله تا که مرا به حق واصل نکرد^۶ شاه العالمین جواب سلام مرا نداد

موج احوال آن بلا اشتباه مقیم جنّات النعیم حضرت شیخ عبد الکرم در اعظم پور وطن داشت، سرور کائنات علیه افضل الصلوات این صلوات بر او^۷ تلقین نمود اللهم صلّ علی محمد بعدد اسمایک الحسنی، از خلفای شیخ عمر است.

موج احوال آن بزرگ کرامت شعار، آن سترگ جلالت دثار، آن به شگوفه های خوارق گلشن، افضل زمانه شاه نتّه^۸ که وی را شاه نتّه^۹ میرتهی گویند، از اعلی مریدان شاه العالمین است، در کرامت رفیع الشان و در کشف واقف اسرار کون و مکان، به عایت رحیم بر خلق و اکبر عاشق خالق بود، از غایت رحم بر خلق که داشت وی را شیخ نتّه^{۱۰} عریب نواز گویند. در خیرالبیان نویسد^{۱۱} که بعد از وفات خود شاه العالمین به صورت مثالی بر وی ظاهر شد و ملاقات واقعی به میان آمد و اکثر سخنان راز و نیاز الهی در میان ماند، باز شاه العالمین فرمود امروز

۱. ج: 'می' کرد ۲. ج: د: بدخواست است 'کتاب' آنجا ۳. ج: 'یا' طالب علم

۴. ج: 'چه می خواهی' ۵. ج: 'بهتر بدایت' است ۶. ج: د: 'نیر و' مشاهده

۷. ج: 'داخل نکرد' ۸. ج: 'ند و' تلقین ۹. ج: 'نویسد' ندارد

شیخ حمزه دھارسو انتقال نموده سایر اولیا قالب^۱ حیات و ممات بر جنازه او می روند من هم اراده دارم، شیخ گفت اگر امر شود بنده همراه گردد، آنحضرت ممانعت فرمود، شیخ نتهی را پیوسته حضوری مجلس غوث الثقلین میسر بود، کشف قبور نیز داشت، بر سر هر قبر که رفتی از اهل قبر ملاقات شدی.

موج احوال آن درویش ذیشان، حاجی خواجه جهان وی پائی پتی از مریدان شاه العالمین است. در خیر البیان نویسد روزی در مجلس عرس حضرت شاه شرف ابوعلی قلندر که سیزدهم رمضان معین است حضرت مبارک خان محبوب شاه شرف ابوعلی قلندر در جهنجهانه پیش شاه العالمین آمد و گفت که در مجلس عرس به موجب امر حضرت شاه شرف به شمار سائیده ام، اگر نخواهید آمد خوب نیست و تمام اولیا به صورت مثالی جمع اند^۲، آنحضرت روانه پائی پت شد، خواجه جهان همراه بود، چون در مجلس سرود شروع گردید صوفی را تواجد رو داد، خواجه جهان او را در بر گرفت، حضرت خواجه معین الدین چشتی فرمودند او که نگهبان صوفی اهل وجد است کیست؟ گفتند که مرید شیخ عبدالرزاق! فرمود که او را چرا اجازت وجد نمی کنید و^۳ حال بروی غالب است، حضرت شاه شرف به محفل رفته روی خود را بدو نمود، او به تواجد در آمد تا اواخر مجلس وجد او موقوف نشد و حاجی جهان پیش از مریدی شاه العالمین به درجه کمال اعتقاد جاروب کشی روضه شاه شرف^۴ می کرد به موجب امر آنجناب مرید شاه العالمین شد.

موج احوال آن برهان حقیقت احوال اجداد، آن خود فراموش خدایاد، آن صبحه کمال حقیقت، آن وثیقه ازدیاد مؤدت، آن مدام ذات دوست را محمد، شیخ الشیوخ حضرت^۵ شاه حامد بن غلام محی الدین شاه عبدالرسول بن شاه ابوالعلی بن شاه کمال بن حضرت حاجی محمد بن غوث العالم شیخ اعظم خیالی و خرقه دست به دست از بزرگان خود یافته، در تصوف بس رتبه بلند داشت، به خرق

۱. د: 'حالت' حیات

۲. ج، د: 'نخواهند' آمد

۳. د: جمع 'آید'

۴. ج، د: 'و' ندارد

۵. الف: 'اشرف' می کرد

۶. د: 'شیخ' شاه

عادات مجسم بود، کمالاتش انتها^۱ ندارد، کرامت زاید از حوصله تحریر ازو سرزده، فخر خاندان معلّی شان، دودمان کرامت عنوان خود بود، به موجب طریقه علیه قادریه لباس فاخره دستور داشت، پنج بیره پان و پنج خرما صبح به جیب خود کردی هم چنان به تحقیق رسانیدند که از همان مقدار دو بیره و دو خرما پانزده پانزده^۲ آدم را بخشیده و کم نشده، شاه بند علی از اولاد حضرت شاه جمالی شاعر که از مجالس عرایس بزرگان بلده لکهنؤ خبر کردن به دایره سایر درویشان ذمه او بود بیان کرد که در دهلی روزی به خانه برادر مادر من که صاحب دول بود تشریف فرمود و ارشاد کرد که اگر در خانه کسی دزدی شود چه کار کند؟ خال من گفت صبر نماید، فرمود باز خانه اش را آتش گیرد چه کند؟ گفت باز صبر نماید، گفت بعد از آن طفلش بمیرد چه کند؟ گفت به رضا صبر نماید، فرمود کسی که به رضای الهی هم چنین صبر نماید حق تعالی این چیزها^۳ بدو زود نعم البدل گرداند، به روز آینده به خانه خال من دزدان افتادند و سایر اسباب از نقد و جنس بردند، آینده روز خانه اش را آتش گرفت که قطع نظر از چوب و کاه خشت ها سوختند، بعد چندی پسرش زندگی قضا کرد بعد این همه ماجره آنحضرت فرمود آن که از گفته من به ظهور آمده حرف نعم البدل باهم منتظر باشد، بعد پنج و شش روز خال من خادم آستانه قطب الاسلام بختیار کاکی بود، امیری از استماع این خبر پانزده هزار رویه برای او فرستاد، حویلی و اسباب از سر نو ساخته شد، بعد چندی يك پسر هم به خانه او متولد شد ازین جنس هزار در هزار کرامت بالاتر از و نقل می کند^۴، شاه غلام رسول عرف شاه منو فرزند و اعظم خلیفه اوست و شاه غلام مصطفی که رساله احوال آل حسن طاهر^۵ نوشته مرد بابر کت و فایز به اسرار درویشی خلیفه شاه منو است .

موج احوال آن درویش مستغی المزاج، آن معمول به مسرت و ابتهاج، آن محمود امت^۶ حضرت احمد، کامل وقت شاه تاج محمد از قوم افغان بودی،

۱ د، ج: 'انتهایی' ندارد ۲ ج، د: 'پانزده هزار' آدم ۳ ج: 'این چیز' بدو
 ۴ ج: 'می کنند' شاه ۵ الف: 'طاهر' نوشته ۶ د: 'است' حضرت

دهلوی است، نسبت ارادت از پدر خود شیخ عبداللّه داشت، به چند واسطه او مرید شیخ نصیرالدین^۱ بن مرید شیخ عبدالرزاق جهنجهانویست، ابتدا سپاهی بود، در سنّ سی سالگی ترك نموده مجاهده پیش گرفت، در پنجاه سالگی به لکهنو آمد، با قدوة العارفین هم سلسله بود، به محبت حاضر شدی، آنچه نگارنده رِخار دیده است نهایت مستور الحال خود را شایق کیمیا مشهور ساخت، قوت خود بیشتر از معالجه جراحی کردی و تدبیرش در هر دو فن صرف کرامت می نمود، از اغیا و اهل دنیا مطلق نیامیختی، در تکیه قدوة العارفین کلبه ساخت، متصل آن متعلقان نصروی شخصی سرای آراست^۲ خواست که به آن حضرت انداء رساند، خاطر شریفش قلق کرد، سرای آن کس از بیخ در افتاد و پاره پاره شد و باز باوجود استعداد تعمیرش میسر حال مالک نشد، وقت تحریر احوال بصدور حیات.

موج احوال آن سبک فرش فرش عرش، آن به عشق^۳ صاحب عرش فرش، واقف اسرار ارضی و سماواتی، قطب روزگار حضرت شیخ یعقوب خراباتی از اجلّه اولیاء الهی و اکبر محرمان اسرار نامتناهی، در فقر و کرامت به عایت قوت مخصوص و^۴ در صحیفه ولایت حاکم کریمه و نفوس بود، پدرش شیخ جلال جهنجهانوی صاحب علم کسبی و وهبی و مستجاب الدعوات و مدرّس و متوکل و متورّع بود، اوّل شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی را والد بزرگوار او به شیخ جلال برای تحصیل علم سپرد، او از اشراق باطن بر مرتبه ولایت او مطلع گردیده به انواع عنایت و شفقت احترام او نمود و برای کشود کارها^۵ و رفعت مرتبه ولایت او دعا کرد و آن مستجاب شد چنانچه مفصل آن مقدمه در احوال شاه العالمین باید خواست، الغرض کمالات حضرت شیخ یعقوب خراباتی نچندانست که به این مختصر گنجد بنابراین رفع محرومی کتاب حکایتی از خیر البیان نویسد که عارفی از عارفان کامل که قوت باطن^۶ جاذب به مرتبه تکمیل داشت از همت^۷ ولایت بالادست به هند

قلق کرد ندارد

۲. د: سرای راست

۱ ج: شیخ نصیر الدین نتهن بن

۵ ح: د: کشود کار

۴ ج: و ندارد

۳ ج: واقف، د: تعشق

۷ ج: د: سمت ولایت

۶ ج: د: باطنی جاذب

افتاد و به هر ولی که معانقه می کرد نعمت و حال او را سلب می کرد و بخود می گرفت همچنان صد و چند اولیا را تاراج ساخته بود و هیچ صاحب ولایت ملاقی نشد که نعمت او را نگرفت^۱، هم درین اثنا معلوم ولی شد که درین سرزمین شیخ عبدالرزاق جهنجهانوی از کمال اولیا است، چون از شاه العالمین چشم چار شد قصد معانقه کرد، شاه العالمین فرمود به ادب باش، برای ملاقات تو صاحب قوتی را طلبیده ام، ناگاه شیخ یعقوب خراباتی نمایان شد، چون نزدیک رسید شاه العالمین از جانبین متحرّک معانقه گشت، شیخ یعقوب ویرا تا دیری تنگ گرفت تمام قوت^۲ کمال او و سایر نعمات که از دیگران به تاراج یافته بود همه را جذب کرده خود بستید و او را خشک و خالی بگذاشت، آن درویش مدّتها به عجز و انکسار بر در شیخ یعقوب جبهه سا ماند^۳ آخر شیخ یعقوب درین مقدمه اجازت مرشد طلب کرد، او خاک سر^۴ آستانه شاه العالمین گشت، آنحضرت فرمود اولیای خدا که با هدایت^۵ و مشاهدات و مراتبات یافته بودند توبیک حرکت دولت عظمی آنها را ربودی، پس حال اوشان^۶ هم همین قسم خواهد بود اگر آنجا ترا دریغ نیامد الحال این التجا چیست؟ حاصل حکایت از سایر حرکات خود توبه نموده به اقرار آنکه از هر کس آنچه غارت کرده ام بهر^۷ دیار و اقلیم رسیده نعمت بهر یک متّمس^۸ باز رسانم، از توجّه شیخ یعقوب به حالت اصلی باز آمد و خرقة خلافت یافته رخصت شد و این صحیح است که از هر ولی نعمت در معانقه او جذب کرده بود بهر دیار و اقلیم گردیده واپس داد، کمالات شیخ یعقوب خراباتی ازین جا قیاس باید کرد که بچه مرتبه^۹ بود، سلسله و پیر بیعت او معلوم نشد فائما مصاحب شیخ عبدالرزاق جهنجهانه نویسد.

موج احوال آن کنگره قصر گردون کمند، آن قصر کنگره عرش بلند، آن معرج عروج ملکی، آن مفتاح ابواب فلکی، آن عرفه نشین مغفرت، غفران ملایک

۱. الف: 'بگرفت'	۲. د: 'قوت' کمال	۳. د: 'شاه ند' آخر
۴. ح: د: 'پیر' آستانه	۵. ج: د: 'مجاهدات' و 'مشاهدات'	۶. ح: د: 'حال' شایان 'هم'
۷. د: 'هر' دیار	۸. د: 'متّمس' ندارد	۹. د: 'بچه' تقریبه 'بود'

صفت حضرت درویش خان افغان غوری بود، در کسوت اغنیا با علم و طوع و میل و فوج و خیمه و خرگاه از حضور بادشاه متعینه حاکم صوبه اله آباد بود، در فقر و فنا و کسب و ریاضت و خلعت و ولایت و عشق و محبت در مرتبه تکمیل مستورال نظر عالم گوی^۱ از مشائخ عصر می ربود، در خانواده قادریه بدین وسایط شیخ عبدالقادر می رسد، درویش خان مرید شیخ محمد امین، وی از شاه مسعود، وی از شاه احمد، وی از شاه علی، وی از شاه احمد، وی از شاه قاسم، وی از شاه شرف الدین یحیی، وی از شاه بدر الدین چشتی، وی از شاه علاء الدین علی، وی از شمس الدین محمد، وی از شاه شرف الدین یحیی، وی از شاه شهاب الدین احمد، وی از شمس الدین قاضی القضاة، وی از ابی صالح بصری^۲، وی از تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق، وی از پدر خود حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی الی آخره. در عین عرفان از محفوظات قدوة العارفین است که در سن صغر از قدوة المتوکلین پدر خود بیعت نموده متوقع تلقین شدم فرمود^۳.

در وقت خود چو غنچه گره واز می شود منت کشین لب و دندان چه حاجت است بعد چندی پدرم وفات کرد، به عمر دوازده سالگی برادر بزرگ من شیخ غلام حضرت نائب عارف علی خان صوبه اله آباد بود، من هم رفتم، عارف علی خان معزول گشت، غلام حضرت به دست فوج گرفتار شد ما را بجای خود به فوج سپرده به جهت سرانجام به بلخ رفت، روزی درویش علی خان غوری بر سر زنده رسیده مرا طلبید و از حشمت و خدم خود جدا شده مرا به گوشه برد و گفت زنهار راز ما را بکس ندهی، شب پدرت به من گفت وقت تلقین عبدالنمی رسیده، تو برو و فلان طریق اکساب^۴ او را بیاموز، اکنون به این طور^۵ به تو می گویم زنهار غافل نباشی و قریب است خلاص^۶ شوی از حبس، از من ملاقات کنی، سبحان الله تاثیر تلقین چه توان گفت، از همان وقت خود را در آن اکساب صاحب مشق از سابق دریافتم که به قصد راز^۷ من سر می زد، در همان قید عشره محرم رسید

۳. ج: د، 'نیت'

۲. الف: 'نصیری وی'

۱. ج: 'گوی' از

۶. ج: این 'طریق' بتو

۵. ج: 'اکتساب' او

۴. الف: 'و' ندارد

۸. ج: 'از من'، د: 'جا قصد از من'

۷. ج: د: 'که' خلاص

علوی^۱ تعزیت حضرت امام حسین بلند شد، به خاطرم گذشت ازین^۲ هنگامه جناب پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم و حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و حضرت فاطمه الزهرا راضی از ائمت خواهد بود، شب دیدم حشر بر پا شده اشجار و کهسار مثل پنبه حلاج می پرند، من^۳ هم پریدم و بر آسمان شدم، درهای^۴ آسمان بسته ملایک با عمود آتشی بر در ستاده آینه^۵ را به مداخلت باب مانع اند، مرا نیز دخل نداد^۶، متحیر ستادم ناگاه جوانی نوحاسته به کمال حسن و جمال بر اسیبی نازی^۷ نژاد نشسته دوان آمد و نیزه بر دریچه باب فلک زد، وا شد و اشاره به من کرد که اندرون برد، چون در دریچه داخل شدم دیدم که درویش خان غوری ستاده است، سلام کردم، جواب داد و گفت پیش برو، روان شدم، شوری عظیم شنیدم، هر چند خود را نزدیک شور می رسانیدم غلو کم می شد، رفته رفته بر سر^۸ قصری عظیم القدر رسیدم، یک صدا به گوش من می رسید حسن حسین، برگشتم^۹، شخصی را دیدم که می آید، ازو پرسیدم که این چه صدا است؟ گفت حوریان خاتون جنت را در جنت به ماتم فرزندانش مشغول کرده اند، دانستم که به طفیل درویش خان خطر^{۱۰} که به خاطرم رسیده بود مکشوف شد که ماتم عالم دنیا پرتو ماتم خاتون جنت است، چون باز به درویش خان پیوستم گفت جواب یافتی؟ گفتم آری فامانداستم که آن جوان که بود که باب را وا کرده مرا داخل کرد؟ فرمود شیخ^{۱۱} میا صاحب ولایت لکهنو و هم چنان از توجه درویش غوری به ملازمت حضرت علی مرتضی نمودم و نان و قلیه از آنجا عنایت یافتم که اثر آن عنایت تمام عمر مرا به کس به هیچ نوع محتاج نکرد، پیوسته بگذران که باعث رشک توانگران^{۱۲} بسر بردم چون از قید خلاص شدم به خدمت درویش خان شدم، آنچه به خاصر داشت تلقین فرموده مرا رخصت وطن نمود و گفت هر وقت که به ملاقات مرا به خاطر تو اشتیاق آید بر فور خیال مرا حاضر خواهی دانست تا وقتی

۱ د: علوی تعزیت ۲ ج: این هنگامه ۳ د: بهتر پریدم

۴ ج: اشجار و کهسار... آسمان شدم در ندارد ۵ الف: دنده را

۶ ج: ندادند ۷ ج: بازی نژاد ۸ ج: د: زیر قصری

۹ ج: گشتم شخصی ۱۰ ج: شیخ محمد مینا ۱۱ ج: باشد بسر بردم

که مرا مناسبت به روح حضرت علی مرتضی واقع نشد هم چنان بود، بعد از آن هرچه مرا مشکل رو می داد از حضرت علی مرتضی حل می شد تا چهل سال بلا واسطه تالب گور حضوری حضرت علی او را موقوف نشد، کمالات حضرت درویش خان نچندانست^۱ که به این مختصر گنجد، سال وفات^۲ به نظر نیامد، در سال اثنی عشر وفات کرد.

موج احوال آن مجاهده مقام اذا تم الفقر فهو الله، آن شاهد مرام اینما تولو فثم وجه الله، آن قبله واصلین کبار، آن زبده عارفین مختار، آن بنده از دو عالم آزاد، آن ولی کامل مادر زاد، آن مرتاض عشق ارباب ربّانی^۳، آن ممتاز اصحاب سلسله محبوب سبحانی، آن محرم حرمین شریفین، آن محرم رمز قاب قوسین، آن صاحب حال حقّ البقین، آن مقتدای اهل تمکین، آن عاشق ذات لم یزلی، قدوة العارفین حضرت شاه عبد النبی مرید پدر خود قدوة المتوکلین شاه غلام محمد قدوائی است که احوالش را در خلفای فرخ شاه فرزند شیخ احمد سرهندی باید خواست و اجازت قادریه او به این نسبت به شاه اعظم خیالی می رسد، شاه غلام محمد از شیخ عبدالقادر قادری، وی از حاجی محمد بایزید، وی از شاه عبد العظیم ابو البرکات، وی از شاه مصطفی، وی از شاه عبد الله، وی از شاه کمال، وی از شاه حاجی محمد، وی از شاه عبدالرزاق، وی از شاه اعظم خیالی الی آخره. قدوة العارفین در عشق و صفا ممتاز دوران و به مجاهدات و مشاهدات مرناض زمان، در زهد و ورع و فقر و فنا بی نظیر، در بذل و ایثار و عشق و انکسار صاحب تاج و سریر، از محتشمان این طایفه همت به غایت بلند تواضع و اخلاص^۴ تام مقبول انام و صاحب مشاهده دوام بوده است، انوار ولایت و آثار هدایت او را از طفولیت ارزانی شده، اربعی اطوار عجیبه و از اکثر آثار عربیه صاحب دولت مادر زاد معلوم می شود و در شش سالگی به خواب دید ریر شجر استاده است، شاخهای خشک از آن می ریزند^۵ شاخی گرفته به طور بیشتر^۶ بزرگ خود زد و بسیاری خون از آن بر آورد و گفت

۱ د: 'نچندان' است

۲ الف، ج: 'وفات' ندارد

۳ د: 'زمانی'

۴ د: 'اخلاق' تام

۵ ج: 'نریزند' د: 'میریزند' ندارد ۶ ج: 'نشتند' د: 'شمشیر' بزرگ

این خواب است تعبیرش آن باشد که من فقیر شوم، صبح از والد خود گفت خواب دیده‌ام تعبیرش کنید، فرمود که همان تعبیر است که تو در عین خواب^۱ کرده‌ای، به عمر یازده سالگی از پدر بیعت نموده متمنای^۲ ارشاد گشت، فرمود^۳

در وقت خود چو غنچه گره واز می شود منت کشیدن لب و دندان چه حاجت است هم در آن ایام والد ماجدش وفات کرد، به موجب امر پیغمبر علیه السلام از حضرت درویش خان غوری تلقین یافت و به ارواح^۴ مقدّس حضرت علی مرتضی نسبت حضوری و عنایت و مرحمت چهل سال بلا واسطه و بلا ناغه تا دم آخر او را مانده، ابتدا نذور و فتوح مقبول نداشتی، روری شخصی آمد تنها کرده بدو گفت طمع مکن منع مکن جمع مکن و وقت آن رسید که به مکه روی، همان وقت بی زاد و راحله مسافر گشت، به راه خشکی به مکه رسید، مصائب^۵ که در راه کشید تفصیل^۶ آن طول است، بعد انقراغ حج به مدینه منوره عازم شد، چون به قریه رایق^۷ رسید حضرت شاه جبریل مجذوب حبشی که آنجا مقیم بود انواع تفقّد او را فرموده مراسم ضیافت بجا آورد^۸ و مقام خلیلی که ملخص آن مضرت نرسیدن از آتش^۹ است عنایت فرمود و^{۱۰} مفصل این قصه را به احوال شاه جبرئیل در لجّه مجاذیب باید خواست، پس به مدینه رفت، زیارت سرور کائنات اکمل التّحیات علیه افضل الصّلوٰه نمود، شریف آنجا به حسب اشاره جناب سرور کائنات علیه السلام والصلوات^{۱۱} در مجمع بیکران اسم شریف را بر زبان آورده طلب نمود، از نهایت الطاف گفت بی رخصت من نخواهی^{۱۲} رفت، پس وقت رخصت یک روز شریف دعوت او نمود و تفقّد کما ینبغی فرموده^{۱۳} رخصت داد، پس بار دیگر شاه جبرئیل را دید به مکه رسیده در جده بر کشتی نشسته به سورت رسید از آنجا به اجمیر آمد و شرف زیارت خواجه بزرگ را حاصل ساخت از آنجا به دهلی شده در لکهنؤ رسید دایره بنا نموده اقامت کرد، ستر کرامت چندان داشت که حرف

۱. الف: عین 'جوانی'	۲. الف: تمنای 'ارشاد'	۳. ج: د: 'نیت'	۴. د: 'ارواح'
۵. د: 'مصائب' که	۶. د: 'بفضل' آن	۷. ج: 'بالق' رسید	۸. ج: 'بجا' آورده
۹. ج: 'آسب' است	۱۰. ج: 'فرمود' و 'ندارد'	۱۱. ج: د: 'علیه السلام و الصلوات' ندارد	
۱۲. د: 'بخواهی' رفت	۱۳. ج: 'فرمود'		

درویشی به خود اطلاق نمی نمود^۱ و بتکده متصل قصبه ندیانو که معبد کفار به علو تمام بود بر کند و بت سنگین پاره پاره نمود به آب انداخت از علوت درجات و مقامات و حالات او رئیسان وقت روی نیاز بدو^۲ می آوردند، شجاع الدوله وزیر را به نسبت ایشان سارمندی^۳ کمال بود، معاش کثیر النفع معین ساخت، آن بذل و مصارف محتاجان گشت اگر چه میل نمایش خرق عادات هر گز نداشت فاما هر حرکت او خالی از خرق نبود، علم صوری چندان نداشت فاما سوال علمای صوری و معنوی را به يك کلمه تمام می کرد، آن از جمله خرق او مفهوم می گشت، مردی عالم و صوفی بر مزار بزرگی اقامت گزید^۴ به شب عرس آن بزرگ فرزنداناش خواستند چراغ به کثرت برافروزند، عالم مانع آمد که خلاف شرع است، فرزندان^۵ آن بزرگ به آن حضرت نالشی^۶ نمودند، او حضرت مولوی را به دعوت پیش خود طلبید و^۷ بعد فراغت طعام گفت، معمول چراغان مزار فلانی را چرا منع می کنید؟^۸ مولوی گفت خلاف شرع است، در حق موتی مضرت متصور است، آنحضرت فرمود، مالك ممالك شرع^۹ اسلام حضرت موسی علی رضارضی الله عنه نزدیک شما^{۱۰} مسلم است یا نه؟ گفت آری! فرمود صدها قنادیل بر مزار ایشان بر می افروزند و يك قنادیل کم از يك روپیه بها ندارد این برای همین است که بر مزار غریبان امت در افروختن چراغ مضایقه نکنند و طلا در شرع حرام است و نسخ^{۱۱} قرآن خوش قلم ندیدم^{۱۲} که مطلقاً نباشد درین چیزها از هر جا نهی است از همان جا امر واقع شده، مولوی خاموش ماند،^{۱۳} امیری گفت مراتب عالی جناب حصرت علی مرتضی نزد آنحضرت چه قسم است؟ گفت نزدیک امیر چه تصور باید نمود، امیر گفت من جزو^{۱۴} ایمان^{۱۵} می دانم، حضرت گفت من کل ایمان می دانم، ازین جنس کلمات لطافت آمیز ایشان زیاده از اندازه تحریر در عین عرفان

۱ د: شود و بتکده	۲ ج: ندو ندارد	۳ ج: د: 'نیازمندی'
۴ د: 'گیرند' بیشب	۵ ج: 'نالشی' آن	۶ ج: 'نالشی' ندارد
۷ ج: د: 'و ندارد'	۸ د: می کنند 'مولوی'	۹ ج: 'و اسلام'
۱۰ د: شما ندارد	۱۱ ج: د: 'هیچ' قرآن	۱۲ د: 'ندیدیم' که
۱۳ د: 'ناید' امیری	۱۴ ج: 'جز و'	۱۵ د: 'چراغان' می دانم

ثبت^۱ آمده درین مختصر گنجایش نمی یابد^۲، وی از اولیای عظیم الشان بود، فرمودی تا منزل ارواحنا اجسادنا و اجسادنا ارواحنا فقیر را حاصل نشود هیچ نیست و او را این مقام حاصل بود لهذا خواست و تمنا و دعا در حق دیگران از همه گذشته پیوسته به مشاهده مستغرق ماندی چنانچه شاه پیر علی مرید آنحضرت روری نگارنده زخار را به خشتی^۳ از خانه خود نشان داد که شبی بر من قبض رو داد، بی قرار شده رجوع به آن حضرت آوردم، فتیله چراغ روشن بود، به چشم ظاهر دیدم که از درون این خشت آنحضرت مجسم بر آمد و مرا تسکین فرموده باز رفت و وقتی گفت بعد معاودت از^۴ حرمین در سورت که عازم دهلی شدم حلوداری با من آمیخت^۵ گفتم من هم درین سر رفیق تو ام، گفت با من راه رفتن کی توانی تا مقدور چهار منزل هم روزه او می رفت، چند ساعت فقیر ازو سال در منزل می رسید به آن مکاشفات تدبیر او از این جا قیاس باید کرد، نگارنده زخار از وفات آنحضرت بست سال بیشتر به شرف فرزندی آنجناب مشرف شد که صبیّه خود را به عقد من فرمود، در اوّل ملاقات قرآنی عنایت کرد و گفت که از غلاف بر آر، چنان کردم، فرمود این قرآن از جدّت به عاریت^۶ یافته ام، اکنون قرآن خود^۷ بگیر و سوای قرآن در غلاف چیست؟ گفتم دو پرچه صوفی تبرک غلاف خانه کعبه، فرمود این^۸ هم از پنجاه سال وقت مراجعت از حرمین حاجی به من امانت سپرده بود به احتیاط نگاه دارند اگر بعد من کسی طالب آن آید بدو سپارند^۹، به خاطر آوردم ایشان را فرزندان دیگر موجود و مناسب خلافت و جانشینی و پدرم از عمده های اهل دنیا کی مرا به این امر رخصت دهد، پس از چند سال پدرم حیات مستعار بگذاشت، مداخل دنیا مسدود شدند، زمانه برهم خورد، من در خدمت آنحضرت قیام نمودم در مرض موت مثال خلافت و خرقة مع اجازات به من عطا فرموده و سه ماه و نه روز بریک وضع استغراق ماند که^{۱۰} 'مطلق افاقه رونداد، غذای رقیق به

۱ ج: ثبت آمده ۲ د: باید وی ۳ د: بخشتی ندارد

۴ ج: از ندارد ۵ د: آنجهت گفتم ۶ د: بغاربت یافته ام

۷ ج: را بگیرد ۸ ج: آن هم ۹ ج: سپارید

۱۰ ج: او مطلق

تکلیف^۱ بدهن مبارکش می رسانیدند که بی تکلف فرو شود و اگر نمی دادند طلب نمی نمود، بعد از ایام مرقوم به نصف اللیل در افاقه آمد و نیازمند را بخواند و به کنار گرفت و تفقد نمود و^۲ از درد و اتفاقات ایام استغراق که چه طور گذرانیدند و چه خوردند تفحص نمود و هر يك را تسلی می داد و این هم از جمله خوارق اوست که ازین^۳ هیچ مدان به این عرصه قلیل بحر زخار تالیف شد و آنچه از ارواح پر فتوح ایشان تصرفات علانیه جاری اند به تحریر است نمی آیند، به تاریخ بست و دوم محرم که روز پنج شنبه بود صبحی هفت کس با محاسن سیاه و چهره های نورانی ملبوسات سفید پوشیده و بر دوش هر يك چادر سفید و سه کره^۴ افتاده به دایره آمدند، نیازمند با چند کس نشسته بود این طرف مطلق توجه ننمود، موضعی که مزار مبارکش واقع شد رفتند، ساعتی ستادند و بر گشتند، بر در سرای رفته دستک زدند، خادمه بیامد^۵، مردی از آنها گفت نام من حاجی عبدالله غریب است و با شاه عبد النبی محبت^۶ دارم به عیادت^۷ آمده ام، خادمه برای خبر درون سرا شد، هر هفت کس از عقب در آمدند، مستورات آنها را دیده در پرده شدند و پس درون حجره آنحضرت صف زده ستادند یکی از آنها بر بالین بنشست و تادیری در گوش شریفش چیزی نگفت و جواب آن به دستور شنید و برخاست و همه ها بیرون آمده^۸ باز به نظر نه آمدند از همان وقت احوال آنجناب متعیر شد، چند بار درود خواند و فرمود، پیغمبر خدا مع آل و اصحاب آمده است بعد از آن مولوی غلام حسین وی را طلبیده و تکرار در معنی اشعار مولانا روم داشته فرمود، ای مولوی نزدیک صوفیه کلمه کفایت که معین است از آن خبر دارند، مولوی گفت ارشاد شود، فرمود وقت قبض روح اگر صرف لفظ محمد رسول الله از زبان بر آید کفایت می کند احتیاج نفی اثبات نیست، روز آخر شده که شب جمعه و بست و سوم محرم بود از سال يك هزار و يك صد و نود و هشت پاس شب گذشته به ملاء اعلی شتافت، در دایره خود مدفن یافت و تاریخش از همین^۹ مصرع باید دریافت مصرع: 'در جنان رفته آن ولی حق'

۱ ح: 'تکلف بدهن'	۲ ج: 'و' ندارد	۳ الف: 'این' هیچمدان
۴ ج: 'کرو' افتاد	۵ ج: 'بیامد'	۶ ح: 'د: محبت ها'
۷ ج: 'د: با عادات'	۸ ج: 'د: بیرون' شده'	۹ د: 'ازین' مصرع

‘بوده از محرم شب بسمت و سیوم’ تاریخ اوست و نیز ^۲ ‘و بحق خود پیوست’ نیز تاریخ یافته اند.

موج احوال آن مجمع فضایل، آن عارف بی دلایل، آن گراسی حقائق آگاه، حضرت شاه محمد پناه از نژاد حاجی فخرالدین بجنوری ابتدا از دیگر جاها اخذ فواید^۱ نموده در وصیره سپاهان ثقیله^۳ حلال بهم رسانیده مجاهدات می کرد، او آخر به موجب امر حضرت امام موسی کاظم رضی الله عنه آمد و با قدوة العارفين بيعت کرد و تلقین یافت و طریق عبادت می گرفت، در چند ایام سرادقات حجاب ازو برداشتند اسرار به او منکشف گشت، رئیسان وقت اعتقاد بدو پیدا کردند و فتح مهمّات خود دیدند، بس درویش عالیشان بود، پنجم جمادی الاول يك هزار يك صد و هشت هجرت به عالم بقا خرامید، در دایره پیر خود مدفون گشت.

موج احوال آن عاشق ذات بی دلیل، آن مجاهده راه ربّ جلیل، آن به زهد و ورع بی عدیل، عاشق بی ریا شاه محمد جلیل مرید حضرت قدوة العارفين، پدرش تاجر و مایه دار بود و او پیوسته در لهُو و لعب و خمار و فساد می گذرانید، روزی مغلی^۵ تیری بر پستش در محکمه قمار زد آن طپانچه عشق بود که بدو رسید، همان وقت از همه بر آمده به پیر بیعت کرد طریق مجاهده^۶ پیش گرفت، نگارنده زخار او را ندیده، در عین عرفان آورده که قدوة العارفين بسیار ثنای او می کرد که عاشق صادق بود، روزی صبح از سرا قصد مسجد برای نماز کردم، به اثناء راه زیر شجر انار شاه جلیل را ستاده دیدم، چشمم از من چار کرده در پرده شد، چون بیماری او می دانستم دریافتم که شاید فوت کرده و زیر این شجر مقام مدفن خود می خواهد، بعد يك ساعت کسان او آمدند و در گذشتن او گفتند، زیر همان درخت که او را ستاده دیده بودم اجازت دادم، نگارنده زخار مدام فاتحه به روح شاه رحمت الله می خواند، شبی آن حضرت را دیدم فرمود، حرف شاه رحمت الله محافظ تکیه

۱. ح: ‘نیز’ و ۲. ح: ‘فواید’ ندارد ۳. ح: ‘لقمه’ حلال ۴. ح: ‘هفتاد و هشت’ ۵. د: ‘فعلى تیری’ ۶. د: ‘معاهده’ پیش

نیستند فاتحه برای من هم خوانده باش، از آن روز اول علاحه فاتحه به روح او حضرت می فریسم، سال و تاریخ دریافت نشد.

موج احوال آن سید صحیح النسب، آن به دولت فقر صاحب حسب، آن آگاه حقایق و معارف حضرت سید شاه محمد عارف سیدی بود، ابتدا در دهلی از بزرگان آنجا اجازت بعضی اسماء یافته به لکهنؤ آمد مرید قدوة العارفین شد، دعوت بسیار خواندی، خلائق بدو رجوع داشتند و به مطلب می رسیدند، در تقوی و طهارت و دعوت مجاهده بلیغ به کار می برد^۱ و خشم بیشتر بر وی غالب ماندی، پیش امام نماز پیر خود بود، بیمار شده به دهلی رفت، همانجا وفات یافت.

موج احوال آن فرزند عباس بن حیدر، آن قرّة العین شهید اکبر، آن آئینه حقیقت را متجلی، مجاهد کامل شاه پیر^۲ علی از نژاد حضرت^۳ شیخ عبدالرحمن چشتی، صاحب مرآة الاسرار که فرزند عباس علی است و مادرش دختر خواهر قدوة العارفین بود، در عنفوان به خدمت قدوة العارفین بیعت نمود طریق مجاهده را پیش گرفت، در يك نفس یازده بار سورة مزمل می خواند، صفای باطن و تصفیه قلب چندان او را حاصل شده بود که به تحریر نه آید، در مشقت^۴ دو^۵ سال ظاهرأ و باطنأ خود را به شکل پیر نمود، اگر چه وی از متاخرین یاران پیر خود است فاما در حصول معرفت سبقت از همه پیش برد، در حیات پیر وقتی از شورش مزاج به دهلی رفت، حضرت مولوی فخرالدین او را بسیار پسندید^۶ و اوقات او را حسن داشته به کمال خاطر داری مهمان خود ساخت، پس به طلب پیر به لکهنؤ آمد، از عایت مجاهدات شاقه قلب او مجروح گشته حمله ریم^۷ شد و وفات کرد، بعد وفات از باشنده های دهلی را در صحبت^۸ شاه برقعہ پوش با نگارنده زخار اتفاق ملاقات شد، چون دریافت که این از خادمان^۹ قدوة العارفین است خیریت شاه پیر علی تفحص

۳. د: 'حضرت' ندارد

۲. د: 'پیر' علی

۱. د: 'می رود' و خشم

۶. د: 'نشینند' و اوقات

۵. ج: 'سه' سال

۴. د: 'مشقت' دو

۹. ج: 'خادمان' ندارد

۸. د: 'صحبت' شاه

۷. د: 'ریم' ندارد

نمود، گفتم زندگي^۱ قضا کرد چشم پر آب نموده سخت تأسّف کرد و گفت روزی در میان محفل مولوی محمّد فرید خلیفه مولوی فخرالدین او را استغراق رو داد تا چند ساعت که افاقه رو نه نمود با چند کس^۲ برداشتیم که به حجره بخوابانم، چون برداشتم کلاه از سرش جدا شد، نیک دیدم که کاسه سر ندارد، ترس خورده جلد به حجره رسانیدم و این استعجاب را به مولوی گفتم، بعد يك پاس او را افاقه آمد، بعد چند روز مولوی فرمود استعجاب^۳ آنها رفع باید نمود، آن وقت کاسه سر تو چرا به نظر ایشان نه^۴ آمد، گفت وقتی می باشد^۵ که کاسه سرم به زیارت کعبه الله می رود، وقت حان دادن کاتب حروف حاضر بود که سر او را بر وضع ضرب بر قلب توجّه و جنبش بود، بست و چهارم شعبان يك هزار يك صد و نه وفات یافت و شیخ جهاو نام یکی از مریدان قدوة العارفين ساکن امیتهی بود، مولوی علم الهدی گفتی او از مجاهده حال خود را بجای رسانیده بود که از کوس او صدای اسم مبارك الله الله اهل جوار می شنیدند.

موج احوال آن همدم عاشقان محرم اسرار، آن قدم به قدم ممتازان قاعله ابرار، آن سرگروه متّقیان دین متین، مقتدای وقت حضرت شاه بهاء الدّین خلف و خلیفه قدوة المتوکلّین است، اگر چه او ارادت به سلسله قادریه داشت فاما روش او منحصر بر وضع نقشبنديه بود، سرود شنیدی^۶ و در پاس شریعت قدم به قدم پدر بزرگوار خود رفتی، در عین عرفان از اقوال شاه محمّد ماه جوهری آرد، آنحضرت دستور داشت به هر شب ماه نو برای ملاقات قدوة العارفين آمدی، فقیر گفت قدوة العارفين برادر کهتر آنحضرت است این رسم را بجا آوردن مناسب حال ایشان نیست، فرمود فواید کلی از قدوة العارفين برداشته ام بدان جهت می آیم و به عیدین ایشان^۷ هم پیش^۸ فقیر^۹ می آیند، دعای حرز امانی از شیخ محمّد شاکر فاروقی یافته

۳: د: از 'استعجاب' نا..

۵: د: 'نباشد' که

۸: ح: 'پیش' ندارد

۲: ج: 'کس'، د: 'تا چند کس'

۴: د: 'به' آمد

۷: ح: 'انسان' هم

۱: ج: 'زندگانی' قصا

فرموده استعجاب' ندارد

۶: ج: 'شنیدی'

۹: ح: 'فقیری' می آید

بود، مدّة العمر آنرا خوانده و پیوسته به عبادت مشغول بودی و قدم از کلبه که بر مزار شیخ محمود قلندر لکهنوی داشت بسیار نادر بودی که بر آوردی^۱ آن هم غیر از زیارت بزرگان با دیدن قدوة العارفين نمود^۲ غرض که از مقدّسات روزگار او را باید شمرد، به عمر پنجاه سالگی بیمار شد، چون توقّع از زندگانی منقطع گشت^۳ قدوة العارفين او را به دایرة خود آورده به معالجه کوشید، وقت احتضار^۴ از قدوة العارفين فرمود شیطان این وقت آمده از من^۵ دلیل وحدانیت خدا پرسید سوره قل هو الله احد را تا آخر خواندم خجل شده بر گشت، پس محمد محمود و عبد الودود و پسران خود را به بیعت قدوة العارفين مبالغه فرموده بعد انتقال پدر به شرف بیعت رسیدند، وفات شاه بهاء الدین شانزدهم محرم سال يك هزار يك صد و هفتاد هجری، مزار در لکهنؤ^۶ متصل مزار شاه هاشم.

موج احوال آن مظهر اسرار الهی، آن واقف طور کماهی، آن از خاصان بارگاه الله، رئیس الکاملین حضرت شاه رحمت الله، در فقر و فنا و عشق و صفاء مرتبة رفیع داشت، در خانواده قادریه مرید و خلیفه قدوة المتوکلین است، ابتدا از نمد دوزی قوت بهم رسانیدی، چون از پیر بیعت نمود و به مجاهدات در آمد در اندک فرصت مجاهده او به مشاهده مبدل گشته استغراق بروی غالب آمد، روزی نمد زین^۷ می دوخت، حالتش دگرگون گشت، سوزن در پایش خلیده آن طرف بگذشت و او را خبر^۸ نشد چون پیر آن را شنید^۹ به کلبه او رفت و گفت ـــ

خواجه می داند که روزی ده دهد و این نمی داند که روزی ده دهد
او نمد دوزی از آن روز موقوف کرد پیوسته در غارهای سواد لکهنؤ تنها به مشغولی ها^{۱۰} ماندی، بارها او را مردم دست و پا جدا دیده اند و^{۱۱} این دلیل بر کمال قوت درویشی اوست، قدوة العارفين از جهت خرد سالی بعد بیعت مشرف

۳ ج: منقطع 'شد'

۶ ج: 'کهنؤ' متصل

۹ د: 'نشید' نکلده

۲ د: 'نمود' غرض

۵ ج: 'ازین' دلیل

۸ د: 'اجر' نشد

۱۱ ج: 'درین' دلیل

۱ د: 'برادر وی' آن

۴ ج: 'د: 'اختصار' از

۷ د: 'نمد رین' ندارد

۱۰ د: 'نمشمولیه' ماندی

اکساب و تلقینات پدر نشده بعضی اشتعال طریقه پدر خود از آنحضرت اخذ نموده و خود از جای دیگر^۱ که بهم رسانیده بود او هم ارشاد گرفت، قدوة المتوکلین او را مدام پیش امام نماز می کرد و مولوی محمد پارسا فرزند قدوة^۲ المتوکلین عالم متبحر بود، روری گفت امامت اتی و اقتداء علما روانیست، قدوة المتوکلین فرمود جهل او بر علم تو می خندد^۳، شاه رحمت الله را حالات دلپسند و کمالات به غایت بلند اند درین مختصر نمی گنجد، قدوة العارفين را در حال احتضار طلبید و فرمود سرا به سرحد اراضی توابع دایرة خود دفن کند که دیگری را دخل کردن ندهم، الحق تا الآن باوجود همسانه زور و زبردست از مزارش کسی تجاوز نکرده، تاریخ سال و ماه فوتش معلوم نشد، بعد يك هزار يك صد و پنجاه هجری وفات او از روی قیاس است.

موج احوال آن گوهر صدف تلقین، آن جوهر شمشیر مقام امین^۴، آن
منتخب قافله رهبری شاه^۵ محمد ماه جوهری مرید و خلیفه حضرت شاه رحمت الله است، در محبت و عبادت و فقر و^۶ مجاهده شانی بلند داشت و در^۷ تربیت طالبان قوت مخصوص داشته بسیاری کسان از فیض تلقین او واصل به مطلب شدند، وی به زمانه خود بسیار مرتاض بود، خلاق به نسبت وی خیلی اعتقاد مند بودند، جوهری بازار لکهنو اگر چه صاحب دوکان است فاما لعل حقیقت را کان است. در عین العرفان نویسد روزی در خدمت قدوة العارفين نشست بود که جنازه برای نماز آوردند، قدوة العارفين فرمود این موتی را^۸ درین وقت چه حال است؟ گفت من خوشه چین خاندان شما ایم چه امکان خرقی^۹ به حضور برانیم^{۱۰}، چون مبالغه از حد رفت گفت در حالت قبض معلوم می شود، قدوة العارفين او را در کنار گرفت و نوازش فرمود و شیخ محمد پناه و غیره مریدان خود را برای ملاقات و صحبت شاه محمد^{۱۱} جوهری اجازت فرمود، وقت تحریر احوال بصدر حیات،

۱. د: دیگر ندارد	۲. ج: قدوة ندارد	۳. د: تو می خندد ندارد
۴. ج: د: یقین آن	۵. ج: د: حضرت شاه	۶. ج: د: فقر و مجاهده
۷. ج: د: تربیت	۸. د: مرا درین	۹. ج: حرفی حضور
۱۰. ج: د: برانیم	۱۱. ج: ماه جوهری	

بالفعل افغان بچه در عمر پانزده سالگی به او پیوسته تلقین یافته حالت عشق و صفا و محبت وفا بر احوالش غالب دیده می شود، به شب تنها به صحرا رفته مشغولیهها دارد و مجاهده بلیغ بکار می برد.

موج احوال آن ذخایر افادات^۱ آن مجموعه خوارق عادات، آن ازلی مقبول در گاه ربّانی **شیخ محمد بن ابراهیم ملتانی**، ابراهیم مرید و خلیفه شیخ بهاء الدین ذکرها است فاما تمام فیض از سلسله قادریه داشت، در نمایش کرامت گوی سبقت از زمانه ربوده بود، مدّتی در مندو مسند ارشاد را برپا داشته به بیدر رفت خلائق آن جا جوق جوق بدو پیوستند و خدا شناس شدند، در دولت آباد دکن خاکش سرمه چشم اهل بصیرت است، شیخ محمد بجای پدر بنشست^۲ چون او به بیدر^۳ رفت خیلی صیت کمالاتش گوش عالم را کر ساخت و عالمی به فیض رسیده، چون شیخ محمد در شکم مادر بود رنی درشت خو بر شکم مادرش طیانچه زد، آن زن را دردی و رنجی نوعی بهم رسید که زندگی دشوار آمد، چون این خبر به شیخ ابراهیم رسید فرمود آن شکم حامل قطب زمان است بهتر آنست که شکم مادرش را شسته بخورد و بدست خود مالد، چنان کرد صحت یافت، شیخ محمد در گهواره بود که رعایای الملك نالش ستم و ظلم حاکم بیان ساختند و مستغاثی شدند، شیخ ابراهیم گفت که ازین طفل بگوئید، چنان کردند، از گهواره آواز داد زود است که حاکم به سزای خود می رسد، بعد سه روز حاکم را به صید^۴ زیونی بکشتند، رحمة الله علیهم اجمعین، در وقت غیاث^۵ الدّین خلجی بودند.

موج احوال آن سر^۶ مست باده وصال، آن بیخود^۷ مشاهده جمال ذوالجلال، آن مقتدای ارباب فنا، آن پیشوای اصحاب بقا، آن مصفا از کدورت این و آن، عاشق بی ریا **حضرت شیخ خانجهان** از قوم فدوائی پدر قدوة المتوکلین وجد

۱ الف: 'ذخایر را آفات'

۲ د: 'نیست' چون

۳ د: 'پدر رفت'

۴ ج: د: 'سسه بخورد'

۵ ج: 'بصد' زیونی

۶ الف: 'خیال' الدین

۷ د: 'پیر' مست

۸ الف: 'بخود' مشاهده

قدوة العارفين است، مدام^۱ با خمر الفت رفته بود، پسرش قدوة المتوکلین به صغر سن خود اجتناب نموده او را ارین حرکت باز داشت چنانچه این مقدمه مفصل به احوال قدوة المتوکلین به سلسله نقشبندیه نوشته شد^۲، شیخ خان جهان به سلسله قادریه بیعت از حضرت شاه بایزید سرکی والی^۳ دهلوی معاصر شیخ بایزید^۴ الله هو نقشبندی بود داشت و پیوسته در لباس سپاهیان طی منازل معرفت می نمود و^۵ حاصلات آن را قوت می ساخت، حق تعالی چندان صفای باطن و قوت کمال او را بخشیده بود که در وقت حیات به جمیع احیا کلمات تصوف و وحدت می گفت، چون فوت^۶ کرد دوستان از راه تاسف گفتند دنیا را پای داری نیست، خان جهان که چندان در تصوف غلو داشت حالا آن تصوف^۷ و خودش کجا است، ساعتی بر نیامد که به دستور^۸ معمول حیات با جامه و دستار و آلات حرب و اسب و فیلان^۹ به آن مجمع آمد و گفت اینک حاضر و کلمات تصوف موجود، همه سر فرو افگندند^{۱۰} شیخ باز مستور شد، قبر در دهلی، سال وفات دیده نشد.

موج احوال آن فخر متابعان شریعت، آن دفتر مسافران طریقت، آن غریق^{۱۱} بحر ذوالجلال، آن بالاتفاق قطب ابدال، آن فرزند منظور صاحب مناقب طه و یسین، **حضرت میر سید طه قطب الدین** پسر میر سید محمد شهیدی بن سید حسین بن سید علاؤ الدین بن جلال الدین بن سید فتح بن شمس الدین بن ظهیر الدین بن سید خان بن عبد الرزاق بن ناصر الدین بن مخدوم جهانیان سید جلال الدین بخاری، خرقة تصوف به سلسله قادریه دست به دست از آبای بزرگوار خود دارد و سیر سلوک را از شیخ محمد عاشق بن فرخ شاه بن قطب شاه بن شیخ نظام نارنولی تمام کرده و پیوسته به روحانیت جناب ولایت مآب حضرت علی مرتضیٰ نسبت واقعی داشت، بسیاری برکات و علو حالات که به احوالش شایع عالم است از آن

۱. ج: 'المدام' ج: ۳. ج: 'خود'، د: 'او را' نقشبندیه

۲. ج: 'شده'، شیخ

۳. ج: 'المدام'

۴. ح: 'ید'، الله

۵. الف: 'و'، ندارد

۶. د: 'قوت'، کرد

۷. الف: 'حالا آن تصوف'، ندارد ج: ۸. ج: 'و'، معمول

۸. ج: ۹. ج: 'قلیان'، بآن

۹. ج: ۱۱. ج: 'طریق'، بحر

۱۰. الف: 'افگند'

جهت بود، تفسیر سورة مزمل را به امر جناب ولایت مآب تصنیف نموده که فیوضات فراوان و برکات بی پایان از حصول حقیقت و معرفت از مطالعه آن حاصل می آید، گفت شبی حضرت ولایت مآب به من امر کرد که تفسیر سورة مزمل تصنیف کن، از ناف مبارک خود قطره چند آب سفید به رنگ شیر به ناف من بریخت درین صورت فقیر امانت گذار است، قسمی که به آن تفسیر گفته ام بر آن طور کسی عمل نماید، اسرار غیب و رازهای لاریب بکشاید یکی از واصلان حق شود، شاه طه به عایت خلوت دوست بود، به يك حجره چهل سال گذرانیده و به اغنا نه^۱ آسختی و بروقت اجماع عائنه خلايق گفתי، 'علی علی علی کل بلا تلی' ترجمه اینست که از برکت اسم حضرت علی سایر بلا دور شدند، به مجرد سماع این کلمه مجلسیان بر می خاستند، اورنگ زیب نسبت آن صاحب کمال خیلی اعتقاد داشت اما از آمدن متعیر می شد، وی را ناثر در انتظار بیشتر بوده، اگر او به حال کسی نظر از توجه نموده است فی الحال دل او ذاکره شده، از کلمات تأملات اوست اگر نوری می خواهی تاریکی بس و اگر سیر می خواهی حجره بس، اگر قوت می خواهی توکل بس، اگر تونگری می خواهی الله بس، اگر مشغولی می خواهی ذکر الله بس، اگر عبادت ظاهر می خواهی^۲ تلاوت قرآن بس و اگر میل نسبت داری نماز جمعه بس، ویرا دستور بود حتی الامکان در مدّة العمر خدمت خود به کس نفرمود^۳، بنده را بنده چه باید ویرا خوارق بلند مثل کشتی غرق از دریا از نام گرفتن او سلامت بر آمد^۴ بسیار است به این مختصر ننگجد، به عمر شصت و سه سالگی به دوازدهم ربیع الآخر روز چهارشنبه سال يك هزار و هشتاد و چهار یا پنج بین عصر والمغرب وفات یافت، در کرانه نزدیک مزار سید علاؤ الدین مدفون شد، ویرا سوای دو فرزند یعنی سید محمد عاشق و سید محمد معشوق که از یم عنایت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم از کتم عدم به پرده وجود آمده بودند نبود پس کدام کمال زیاده ازین باشد که در حق ایشان آن سرور فرموده که سید طه دو گل بهشت به تو دادم، بست و چهار خلیفه صاحب ارشاد داشت، فرمود که هر

۱ ح: نه ندارد ۲ الف: سانه بلا ۳ ح: د: طاهر خواهی

۴ ج: نفرموده گفתי ۵ ج: د: یر آید بسیار

يك به مقام خود عمر به طاعت و عبادت و هدايت صرف نمود، مجملی از احوال ایشان گدارش می یابد و قول شاه طه است که نه صد اولیاء کامل مکمل از تربیت یافتگان و مریدان من خواهند بود، سوای عامه خلایق که دست بیعت^۱ بمن داد.

موج آن مرید مقبول پیر، آن به وادی ولایت شاه با سریر، آن متصرف مقام تمکین، قاضی الحرمین بندگی شاه فتح محمد غیاث الدین در کرانه سکونت داشت، از محبوب ترین مریدان و افضل خلیفه و سجاده نشین شیخ طه قطب الدین است، برای او پیر وقت وفات مکتوبی نوشته در آن برای فاتحه یازدهم غوث الثقلین وصیت نموده، همین مکتوب در فضایل او کافیهست، مکتوب: ای گلدسته ولایت احمدی، ای ثمره بستان هدایت سرمدی، ای طوبی علم و کرامت، ای سدره^۲ حلم استقامت، ای آفتاب آسمان دین، ای اختر برج یقین،^۳ ای ذیشان ذی شان^۴ عین، ای منظور و مقبول حضرت غوث الثقلین، ای شیخ الاسلام والمسلمین، ای نور چشم فقیر طه قطب الدین، هوشیار که مجلس آخر آمد، پندار^۵ که عمر من سر آمد، قانون جهانست چون کف^۶ پا^۷ تحریک رفته و دیگری در آمد، قول پیر عبد الکبیر است که مرید چراغ پیر است، هر چند سر بر آرد دلپذیر است، هر سال به تاریخ یازدهم عرس^۸ شیخ عبد القادر فرض بلکه همچو قرض^۹ واجب بر تست^{۱۰}، خلاف من ترا،^{۱۱} درست هشیار باش بیدار باش، سنگتراشی بتراش اما دل مردم مخراش، الله بس باقی هوس، ویرا کمالات عالیست، شاه فتح محمد يك خرقه از شاه عیسی^{۱۲} مدنی چشتی با بسیاری نعمت پیر یافته و مثل حاجی نظر محمد قطب قادری که همشیره زاده و داماد و خلیفه فتح محمد عیث الدین است و حافظ عبد الله قادری که به^{۱۳} بیست و دویم ذی الحجّه در دهلی فوت کرد و سیدی بلال

۱ ج: د: بیت بمن	۲ الف: سدره علم	۳ الف: ای مروح امین: د: قروح یقین
۴ الف: وی شان عین	۵ ج: پندار که	۶ د: گفت پا
۷ ج: پا ندارد	۸ ج: د: عرس شیخ	۹ ج: د: قرض واجب
۱۰ د: نسبت خلاف	۱۱ ج: مرا درست	۱۲ ج: فنی مدنی
۱۳ ج: به ندارد		

که خانقاه پیر بیاراست مرید اهل یقین تاریخ فوت اوست و شاه عثمان و شاه سلیمان و شاه محمد شریف و شاه محمد طاهر که صاحب وجد و سماع بود فرستاده پیر جای برفت، آنجا چند تازیانه بدو زدند، آثار آن تازیانه بر پشت پیر هویدا گشت، او از مضرت محفوظ ماند، مسماء ریتب بلند خان، بی بی حفیظه از نژاد محدوم جهانیان نیز^۱ ارشاد از فتح محمد یافته، در تصوف رتبه عالی بهم رسانیده بودند، پایان پیر مرقد دارند، فتح محمد بقیه عمر در طاعت و عبادت و هدایت خلق در کرانه بسر برده، کشف به غایت قوی داشت، خوارق بسیار ازو سر زده، وی از مقدس اولمای عالی احوال بود، شب^۲ چهار شنبه بیست و نهم ربیع الاول سال يك هزار يك صد و سی^۳ سه مرتبه اسم مبارك الله به زبان رانده جان به مشاهدۀ جانان تسلیم نمود، عبد الرشید نام مریدی کامل داشت، اکثر کلمات علو حالات او را از زبان خود فرمود که مشرف به مقامات اهل کمال باشد، مصنف مملووظ اوست.

موج احوال آن صاحب نادر بیانش، آن محفل اعتقاد بی آزمایش، آن بی شک ولی، **شاه کمال کتهلی**^۴ در طاهر به شیخ فضل^۵ که به نه واسطه به شیخ عبدالقادر^۶ می رسد دست بیعت داده^۷ فاما در حقیقت به رسم و یسیان از ارواح مقدسات ارواح اولیا تربیت یافته با شیخ عبد الاحد سرهندی مواخات داشت، کرامت بسیار ازو سر زده. در مرآة جهان نما نویسد بیشتر در جزایر و خرابه ها^۸ از نهایت جذبه شوق می گذرانید، در وقت گرسنگی یا غله نوم در آن خرابه شهری پیدا می گشت، از غیب سکان آن شهر باعزاز خدمت او می نمودند صبح که بر می خواست از آن شهر اثر و نشان نیافت، در نه صد و هفتاد و يك وفات، در کتهل توابع سهرند مدفون شد.

موج احوال آن مقبول به درگاه عالی مقام، آن محمود اکابران اسلام، آن

۲ الف: پیر ارشاد	۲. ج: شب ندارد	۳. ج: سی و سه
۴. ج: کتهلی	۵. الف: فصل که	۶. د: عبد القادر ندارد
۷ د: حقیقه فاما	۸. د: خرابه ها ندارد	

سرمایه ارشاد و^۱ رهبری حضرت شاه عنایت قادری^۲ دهلوی^۳ بود مرید شاه ابوالعلی اکبر آبادی نقش بندی، در خانواده قادریه است، او به اراده بیعت از مدت در خدمت میر ابوالعلا بود، میر را اجازت قادریه از بزرگی مع مثال خلافت رسید، میر فرمود عنایت تو به همین خانواده قناعت کن، پس شاه عنایت در قادریه مرید ابوالعلا شد، تلقین اکساب یافته چندان صفای باطن و حلت به اولیا بهم رسانید، عالمگیر اورنگ زیب بادشاه فرمود بر در مجلس عرس سلطان نظام الدین اولیا طعام دهند فاما سرود نکنند، قوالان موافق ضابطه حاضره شده خاموش نشستند بودند که شاه عنایت را سلطان نظام الدین در معامله فرمود برو بر مزار من احرای سرود کن، او از کلبه خود بر مزار سلطان آمد و نگاهی به طرف قوالان کرد، وعب بادشاه بر طرف ساخته قوالان آغاز سرود و مزامیر نمودند هیچ کس را یارای ممانعت نمائند بادشاه هم متامل ماند، شاه عنایت عزم مکه نمود در راه وفات یافت در وقت اورنگ زیب، رحمة الله علیه .

موج احوال آن قدوة مرتاضین، آن زبده کاملین، آن صوفی معارف آگاه، حضرت شاه محب الله متوطن جهکوله است، بسیار ریاضت کیش و خیلی دلریش تعشق^۳ دوست بود، اعظم خلیفه و اکبر مرید بندگی شاه طه است، جسم عنصری را چندان صاف نموده لطافت بهم رسانیده که مصلاً بر آب جمن گذاشته عبور می نمود، مرشدش ازین سیر آگاه گشته منع فرمود، روزی پیر او از سر کمال عنایت فرمود هر که به محب^۴ الله قدم بوسی نماید بی شبهه بهشتی باشد، به تاریخ هشتم رجب انتقال نمود بر لب جمن در گورش کردند، بعد از استداد ایام به فرزندان خود بشارت داد آب جمن می خواهد که استخوان مرا ببرد از آنجا بر آورده در فریه سری متصل سرای روح الله خان در دهلی دفن کردند، جسم و چشم و کفن او هم چنان دیدند هرگز تعیری نه آورده بود، از تذکرة العارفین .

موج احوال آن مورد حال فنا فی المرشد، آن صدیق مسترشد، آن محو

۱. الف: 'و ندارد'

۲. الف: 'دهلی' بود

۳. ج: 'لشعشع' دوست

۴. الف: 'بمحبت' الله

انوار رب العالمین **سید محمد جمال الدین** در تذکرة العارفین نویسد، مولدش اکبر آباد، به عمر پنج سالگی به کهر کهنوه همراه پدر انتقال کرد مدتها به تلاش پیر گردیده در خدمت مشایخ زمان رسیده هیچ جا نیاسود، او آخر به شاه طه کیانوی بیعت نموده طریق اخذ کرد و به کلبه خود مدت العمر به عبادت گذرانید، غیر جمعه و جنازه بر نیامدی، به عمر نود و هشت سالگی پنجشنبه بست و ^۱ پنجم ربیع الاول به ذات طه بود سال تاریخ اوست، شاه عبد البتول خیر آبادی از نژاد شیخ الهدیه مرد با برکت و شیخ نور محمد ساکن میلکه صاحب تصنیف کتب تصوف و شیخ جیون که در تحریر و تفریدی نظیر بودند ^۲ دوازدهم ربیع فوت کرده در مقابر دایره پیر ^۳ مدفون شد و شیخ محمد ساکن انباله و شاه هدایت الله سالک مجذوب مشرف قلندریه داشت مرد بی باک و سیف زبان بود و شاه حسن صنعا و ^۴ سید فتح محمد ملتانی و شیخ محمد مالی و شیخ جلال الدین روهیله جالندهری و شاه محمد جلیل ^۵ و شاه الله بخش ^۶ و ^۷ شاه الله بنده و شاه غلام محمد و غیره فاما به قول حضرت شاه طه هر دو فتح اشرف خلیفه من و اعظم عاشق خدا اند.

موج احوال آن محمود پیر، آن مسعود بی نظیر، آن به کرامت متین، حضرت **سید فتح جمال الدین** مولدش اکبر آباد، به عمر بست و پنج سالگی با پدر به قصبه کهر کهنوه وطن قدیم خود افتاد، از آن جا به تلاش مرشد بر ^۸ آمد که به این نشان و طریق هر که باشد ازو بیعت کنم، سایر خواهش پس از تلاش بسیار شاه ^۹ طه یافته مرید شد، هفتاد سال به یک وطیره به گوشه عبادت بود، بست و پنجم ربیع الاول وفات یافت، در کهر کهنوه دفن شدند، به ذات طه بود، تاریخ اوست.

موج احوال آن اسرار کمالات معرفت را محافظ، حضرت **محمد عیسی حافظ** در تذکرة العارفین نویسد قادری مشرب بود، نام شیخ را هرگز بر زبان نمی آورد، اگر

- | | | |
|----------------------|-----------------------------|-------------------|
| ۱ ح: 'و ندارد | ۲ ح: نظیر 'بود' | ۳ ح: 'پیر' ندارد |
| ۴ ح: 'سقت' ربان | ۵ ح: 'صنا' سید | ۶ ح: 'محمد' حیل و |
| ۷ ح: 'شاه الله' صنعا | ۸ ح: 'سید فتح علی' شاه الله | ۹ ح: 'پیر' ندارد |
| ۱۰ ح: 'حضرت' شاه طه | | |

کسی ذکر هم می نمود ملتفت نمی شد و جواب نمی داد^۱،^۲ اغماض از سبب چه باشد؟ گفت اگر بگویم و کسی به اعتقاد نشود عاصی باشد، با^۳ سادات سخت با ادب بود و استقامت بر جاده شریعت و طریقت به مرتبه داشت، رحمة الله علیه .

موج احوال آن رفیع المنزلت به کمالات، آن والا شان به حالات، آن ستوده ستودگان الهی، آن برگزیده برگزیدگان واقف به سر کماهی، آن وادی اقلیم جوادی، حضرت حاجی سید حسین^۴ البغدادی، از اعظم موحدان و اکرم مشاهدان، در تصوف بسا شان عالی و دست کبیر^۵ و قوت مخصوص داشت، در کرامت و خوارق و توکل و استقامت بس همت بلند می گماشت. در تذکرة العارفين نویسد مرید و خلیفه سلسله قادریه است، سیاحت بسیار کرده، پیش طاق دار محبوبیت مدار غوث الاعظم گذرانید مأذون سیر هندوستان گشت، در پنجاب رسید در قریه مرام پور به نواح کلاپور در باغی توده^۶ خاک مصفا و مرتفع ساخته رخت اقامت انداخت و مشغول به حق شد، چون شاهجهان سلطان دهلی به پنجاب رفت به خدمتش مستفید شد، تمنای فتح قندهار نمود، فرمود قندهار چه بل اکثر بلاد نوران بر دست تو مفتوح شوند، هم چنان شد، نقد و جنس^۷ مواضعات از نذیر بادشاه مقبول نداشت و متنفر شده به راه خشکی متوجه حرمین گشت، روزانه قیام داشتی، شب طی منازل نمودی، چون به نواح سادهورا رسید کاروانی از آن حصرت پیشتر می رفت صره دینار از کسان آن کاروان یافتد و به مالک خبر نشد، از عقب که سید رسید بالای آن صره از گل توده بلند و مصفا بر بست و بر آن مقیم شد تا که به امتداد ایام کاروان بر گشت صاحب صره به نجس آن^۸ آمدند و بیان نموده، شاه گفت درین توده خاک است، شکستند و گرفتند، چون

۱ ج: 'عبد او نرسیدند'؛ 'پرسیدند' سبب ۲ الف: 'سبب' اغماض

۳ د: 'باو' سادات ۴ ج: 'د: 'حسن' البغدادی ۵ ج: 'د: 'دست گیر' و قوت

۶ الف: 'در باغی' بوده 'خاک' ۷ ج: 'د: 'جنس' و' مواضعات ۸ الف: 'آن' ندارد

آنحضرت صرف برای محافظت آن امانت بود از تاجر در خواست^۱ نمود، تاجر را این ادای شاه بر خاطر مثل تیر که بر نشانه نشیند اثر کرد، از اموال حصّة عیال جدا ساخته نیمه به راه خدا داد و توبه و ترك بر دست آن زبر دست نموده رفیق حال و تابع قال آن صاحب کمال گشت، شاه بار معاودت به هتد نمود و بالای چپوتره پنجاب اقامت پذیرفت و او را محمّد عادل نام کرد، او آخر از بعد انتقال شاه عادل جانشین پیر گشت، هر روز از غیب طعام پخته برای شاه و مریدانش می رسید، روزی فقیر از آن طعام قدری برای فردا نگاهداشت، سید برین معنی اطلاع یافته فرمود بد کردند، از آن باز آن بسط قبض شد، هم در آن نزدیکی شاه انتقال یافت پس محمّد عادل خلیفه و جانشین شد، در توگل و استقامت و زهد و عبادت و خدمت مسافران و احلاق و نوازش به غربا و نصرت ار اعیاء قدم به قدم پیر زندگانی بسر برده به آن حوالی مسجد بنا ساخته در آن مسجد برقعہ بررو داشته هدایت خلق نمودی، در ابتدای سلطنت اورنگ زیب در گذشت، برابر مزار پیر بزرگوار دفن شد، بعدش شیخ نور الدین خلیفه و جانشین گشت و او اوّل به سلسله مداریه بیعت کردی^۲، بی باکانه بودی، وقت احداث مسجد که محمّد عادل می فرمود امر کرده بود که نامشروع دست به خشت و ریخته آن نرساند^۳ شیخ نور الدین آنجا رفت بی اجازت کفار به کار تعمیر ملحق شد مردم مانع آمدند و شیخ^۴ محمّد عادل گفتند این کس مسافر^۵ نامشروع می ماند^۶ و به خدمت تعمیر مسجد شریک فقرامی شود، فرمود بآک مدارید^۷، بعد از من او جانشین و هادی شماها است، از توگل نفرت از اعتیاء و آمیزش با غربا و عبادت و کشف^۸ کرامت برپا داشته خوش زندگانی نمود، اورنگ زیب هر چند در باره توگل شکنی او مبالغه نمود مقبول نداشت، بارها به حرمین^۹ رفت و سعادت ازل و ابد اندوخت، از و خوارق عجیب نقل می کنند، از خوف آن صاحب کمال اینجا گذار نمی آید، چون

۳. ج: 'نرسلند'

۶. د: 'می ماند' ندارد

۹. الف: نارها' حرمین' رفت

۱. ج: 'درخواست' رخصت' ۲. ج: د: 'کرده' بی باکانه

۵. ج: 'مسافر' ندارد

۸. ج: 'کشف' و 'کرامت'

۷. ج: 'ندارید'

وفات کرد به مقابر پیران دفن شد، بعدش حاجی سعد الله سجاده را زیب داد مثل نظام الملك و غیره رئیسان وقت رو نیاز بدو داشتند، مشهور است که او دست غیب داشت و پیرامون خلاف شرع نگشته، روزی از پخت طعام معمولی لشکری را حوارید و کم نشد اربین جنس خوارق او ظاهر اند، در يك هزار يك صد و هفتاد در پرده شد، بعدش شاه عصمت الله قائم مقام شد، صاحب کرامت بود او هم زندگی قضا کرد

موج احوال آن حاسی دین حضرت شیخ نصیر الدین مرید و خلیفه شاه محمد کامل^۱ فاضل بتالوی قادری است، عالم متبحر و شاعر بود، هفت قلم خودش می نوشت، در ورع و تقوی و کرامت و خوارق ممتاز بایش شمرد، در تذکرة العارفین آرد به مظاهر صوری الفت گرفتی، از روز ترك تالب گور به نوگل و تصدیعات بسر برده پای استقامت محکم داشته به قصبة خود در سال يك هزار^۲ هفتاد و دو به رحمت حق پیوست.

موج احوال آن مهر^۳ سیهر عظمت درویشی، آن مرهم جراحات دلریشی، آن آینه صدق و صفا، کامل الجود حضرت خواجه یحیی بزرگ خلیفه سلسله قادریه است و از چشتیه و سهروردیه و غیره نیز خلافت بدو رسیده و در چشت به شیخ نظام نارنولی می رسید به این طریق خواجه یحیی از پدر خود خواجه حسین، وی از خواجه بهیکه، وی از بندگی ابراهیم، وی از شیخ نظام. در ابراهیمیه آرد از اقوال او ار آدم تا آدم تفاوت بسیار است، يك آدم است که مردن وی خوبتر^۴ از زیستن و یکی هست که مردن و زیستن برابر و یکی هست که زیستن وی خوشتر از مردن است^۵ و یکی هست که سر موی او به ملك اسکندر و دارا نمی ارزد و زمین و آسمان از هیبت و عظمت او می لرزد و فرشتگان را برو حسرت و از مشاهده جلالش حیرت اندر حسرت^۶، می دانی کرا می گویم، ترا

۱. ج: 'کامل' ندارد ۲. د: يك 'صد' هفتاد ۳. د: آن 'هر'

۴. د: وی 'خوشتر' ۵. الف: 'است' ندارد ۶. ح: 'حیرت' می دانی

می‌گویم، هر سر موی ترا جلوه نازی^۱ دگر است، نظری سوی خود کن که دیدن داری، ویرا کلمات بس عالیست اندر تصوّف.

موج احوال آن واصل محبوب و مقصود، آن عامل بدل موجود، آن درج گوهر آرزو^۲ و نیار حضرت شاه ابراهیم بن میرک خان بلز در ابراهیم مملووظش نویسد، جدّش میر حسن قلی^۳ سلطان بن میر عبد الله سلطان از بلده تاشکند به هند^۴ آمد، اکبر بادشاه به انواع عنایت او را به منصب اعلی رسانید، بعد چندی در مقدمات دینیه بحث واقع شد مطلق خاطر بادشاه نه نموده به مرتبه شهادت رسید، پسرش میرک خان باز را که خورد سال بود حسین فتح^۵ خان امیر چندی به احتیاط به خود^۶ داشته تربیت ها در امور اکتساب سپه گری نموده رخصت داد، او از چاکری قوت خود کردی، مدّتی در بنارس ماند، تولّد شاه ابراهیم از دختر سیّد محمّد صادق موهانی همان جا واقع شد، چون به سنّ تمیز رسید مسعود ازل بود، پیوسته به صحبت فقرا رفتی، چون به عتفوان رسید لباس سپه گری پوشیده در آن لباس جویای مقصود بود، در بست^۷ سالگی شرف ارادت پیر بی نظیر خود شاه یحیی رسید و تلقین یافت و عبادت شاقّه نمود، نه روز روزه طی داشتی و لاغری و ضعف بدو نرسیدی و بیشتر صوم داؤدی يك روز روزه و دو چیزی می خورد می داشت و در پتنه عظیم آباد تا يك سال صرف شوربایی^۸ مونگ يك كانسه می خورد و از عطریات ذوق کلی می داشت همان غذای او بود و از روز بیعت به امر شد نقيه عمر شکم سیر نکرد^۹ و عبادت شاقّه نمود، عجیب و غریب واردات آنجا گذشته در غایت کشف قوی از پیر ملقب به لقب دوربین شد، در سال يك هزار هفتاد و چهار ترك سپه گری نموده از پیر خرقة خلافت یافته ماذون اقامت بلده اوده گشت و عالمی را فیض رسانید، مزارش همانجا است و اولادش نیز، کمالاتش زاید از مقدور تحریر و تقریر است، چهار پسر و محمّد وارث خلیفه اوست

۱. ج: ترا میوه و نازی ' ۲. ج: گوهر زار و نیار ' ۳. د: حسن 'علی'

۴. د: تاشکند هند آمد ' ۵. ج: د: 'چپ فلیح' خان ' ۶. ح: 'احتیاط' خود'

۷. د: در 'داشت' سالگی ' ۸. د: 'شعر رندی' مونگ ' ۹. ح: 'کرده'

ابراهیمیه^۱ ملفوظ پیر را^۲ محمّد وارث جمع آورده، در مایه اثنی عشر وفات.

موج احوال آن سرمایه رهبری **شاه عبد الرزاق قادری** در دیوتانه آسوده، از نژاد حضرت^۴ شاه حسن غوری از کمال اولیای بود، بالفعل گندم را جوش داده با شکر و خشخاش آسیخته فائحه او می کنند برای برآمدن آسانی دندان اطفال اثر عظیم دارد.

موج احوال آن مظهر امن و امان **شیخ محمّد کان** شیخ رفیع الدین در رساله سیر نویسد آن حضرت در مدینه منوره به درس علم صوری و معنوی مدتها^۵ خلق الله را فیض رسانید و هدایت بخشید، مشرب قادریه داشت در آخر عشره مائه اثنی عشر وفات.

موج احوال شاه ولی محمّد هیمة فروش قادری مشرب لاهوری، به دهلی بود مدام هیمة فروختی^۶ آنچه یافتی به سایل دادی و خود هم خوردی، شاه حسین قادریه مشرب داشت در دهلی بسیار بزرگ بود.

موج احوال آن عالم عامل، آن عارف کامل، آن نور خورشید علم هدایت، آن نیر فلک عرفان ولایت، آن مبشر و معظم بشارات اولیا، آن مفخر و مکرم به کرامات اصفیا، آن در کمالات معنی جمال صورت کالشمس والضحی، شیخ العالم **مولانا نور الهدی**، در^۷ سلسله^۸ احوال نویسد، بن محمّد رمان بن خواجه مودود بن عبد الواسع بن قطب الاقطاب بندگان نظام الدین امیتھی و از نسب مادری^۹ به شیخ احمد عبدالحق رودولوی می رسد، مثل شاه عبد الحمید ابدال و محمّد صالح مجذوب و غیره بزرگان از تولد مولانا به والدش خبر داده بودند که از وجود^{۱۰} او از شرق تا غرب آوازه بزرگیش برسد^{۱۱}

۱. ج. د: 'ابراهیمیه' ملفوظ ۲. ج. د: ملفوظ 'میرزا' ۳. د: احوال 'ظاهر'

۴. د: 'حضرت' ندارد ۵. ج. د: 'مدتی' ۶. د: هیمة 'فروشی'

۷. د: 'از' سلسله ۸. ج: 'از رساله' احوال ۹. د: 'از نسبیت قادری'

۱۰. د: 'از خود' ۱۱. د: بزرگیش 'برسد'

مولانا در یازده سالگی از حفظ قرآن و تحصیل علوم فارغ شده استاد زمانه گشت و از اساتذۀ روزگار و علمای نامدار در بحث غالب آمده هم چنان در دهلی از سید حسن رسولنما واقع شد علیه به طرف مولانا آمد و از جودت ذهن و وفور عزم و طبع در هر مقدمات و معلومات اکثر او را افلاطون ثانی و ملا علی وقت گویند بجا است، بادشاه وقت لهذا او را به مصاحبت خواست مقبول نداشت، شاگرد ملا علام نقشبند لکهنویست. قدوة العارفین فرمودی از عرب تا عجم دیدم مثل این دو بزرگ در علم صوری و معنوی نیلتم یکی مولانا نور الهدی، دویم ملا حبیب الله قنوجی، در خانواده قادریه از شیخ شخصی سجاده نشین حدّ خود حضرت بندگی نظام الدین بیعت در تبعیت^۱ سنت رسول چندان قدم راسخ می گماشت که فنا فی الرسول بایدش شمرد، حضرت قدوة المتوکلین را خیلی به ایشان محبت بود. نقل است که او مثل مغز روشن^۲ تماکو بسیار داشت لهذا بینی پاک را به هنگام راه رفتن در پرده جامه می داشت، پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم روزی در بیداری او را فرمود این طور مرا خوش نمی آید موقوف کن، وی را قبولیت بس عالیست درین مختصر نگنجد، به سیزدهم رجب سال يك هزار و يك صد و سی و سه وفات، مدفن امیتهی.

موج احوال آن قدوة مكاشفان اسرار غیب، آن زبده عارفان لاریب، آن به عایت مخصوص درگاه خدا، **حضرت مولوی نجم الهدی** خلف مولوی نور الهدی و مرید و خلیفه حضرت شاه یسین سجاده نشین حضرت بندگی نظام الدین، به خانواده قادریه بود، در اتباع سنت گوی سبقت از معاصران ربوده و در زهد و ورع به غایت ستوده و به علوم صوری مثل او کسی نبوده، حالاتی که حق سبحانه و تعالی او را عطا فرموده بود زمانه ها است که تحریر فلم^۳ زیاد ندارد، وی از مقدمات وقت بود، تواضع و حلم و حیا وجود سخاوت او پایانی ندارد، از قدوة المتوکلین و شاه امید علی نقشبندی رودلوی خیلی محبتها بود این همه^۴ از مناسبت بیعت

۱ الف: در تبعیت

۲ الف: میل مغز روشن

۳ د: تحریر علم

۴ د: را از

ممنت که هر يك درين كار آن جار بودند فرمودی که دنیا مغضوب خدا و رسول است، فقر توجه بدو نیاید^۱ و به حسب تقدیر اگر به دست آید به او ملتفت^۲ نشود، مولوی غلام حسین فرمود در معامله باطن اور را فایز به مرتبه اعلی مراتب دیدم الحق این نگارنده رخّار ابتدا که شروع نوشتن بحر رخّار نمود او حضرت به شیخ رحم علی از فرزندان شاه عبد الرحمان چشتی به معامله فرمود که به فلانی یعنی این خاکسار از طرف فقیر بگو که جمع نمودن این کتاب را کار سهل نشمرد و به دل سعی نماید و آنچه در بعضی مقدمات شبهه یا دقیقه واقع شود از خلف من علم الهدی تحقیق کرده باش، نتیجه جمع کردن این کتاب بنده بر تو مکشوف خواهد شد فی الحقیقت از آن روز نیت من بالکل مصروف به اجماع این اوراق گردید شبی به خواب دید که جناب نبوی صلی الله علیه و سلم به سرای او آمد و بنشست و مولانا حاضر گشت در عقب خادم رسول با نیاز نام جولان بحوان آورده پیش گذاشت، امر شد که به پای نجم الهدی کنید، مولانا ترس خورد که این از کدام نقصیر من تجویز شده، اصحابی حاضر بود اشارت کرد که بپا کن و فرمان رسول شود که این جولان استقامت سنت و بر جاده شریعت است که قدم تو از احاطه شریعت بیرون نشود، ملاً را به سبب کثرت معاش و رجوع نه آوردن به احکام نرفتن به خانه ایشان حاکمی طالمی ایذا داد، شب رسول علیه السلام فرمود بلك مدار عرصه بر نیاید که ظالم^۳ بمیرد هم چنان شد، وی را حالات ارجمند و کمالات بس بلند است درین مختصر نگنجد^۴ به عمر شصت و نه سالگی به بست و چهارم صفر سال يك هزار يك صد و هشتاد و يك وفات، مدفن در امیتهی . مولوی علم الهدی خلف آن حضرت متشرّع و متورّع قدم به قدم پدر بزرگوار خود است و به راقم اوراق خیلی شفیق و بزرگی ایشان از اینجا قیاس بید کرد که همچو پدر به لفظ خلف یاد کند چون در این مردم از غایت تشرّع اخفاء خوارق عادات بسیار است لیکن حضرت مولوی غلام حسین چندین خوارق مولوی از نیازمند به علوّت تمام ظاهر کرد.

۱. د.دو'نیامد' ۲. د.او'مفعت' ۳. د: که'طانع'نمیرد

۴. ج: 'کار آن جار بودند..... نا درین مختصر نگنجد'ندارد

موج احوال آن فایز مرتبه رهبری **شاه محمد حسین قادری** مرید شاه محمد علی، حافظ عبد الرسول مرید وی گوید در احمد آباد گجرات از مقدسات زمانه بود، صوفی مرتاض درویش ممتاز، صاحب جود و احسان و خوارق^۱ کرامت روشن ضمیر و در کشف بی نظیر بایدها شمرده، ملا فیان را از کهجری و قهوه ضرور مدارات نمودی و خرق ازو بیشتر به عمل آمده، قفل^۲ بی کلید از توجه او بکشاده، بست و هشتم صفر سنه یک هزار یک صد و هشتاد و پنج وفات نمود، مقبره او در گجرات دید، مصطفی سید احمد دو خلیفه بزرگ بر مزارش موجود حضرت شاه عبدالقادر صاحب خرق و کرامت و نمایش و کمال تصوف^۳ بود، روزی که شیخ احمد سهرندی را اتفاق رفتن به حضور جهانگیر بادشاه شد آن حضرت را پیشتر بردند، دو شیر از آستین خود از روی کرامت بر آورد، بادشاه ترس خورده از اذیت او باز مانند بلکه تفقد^۴ نموده رخصت داد، چون برگشت دید که شیخ احمد را می برند، گفت اگر خواستی باشد کدام شیر بتو دهم؟ شیخ قبول نکرد^۵.

موج احوال آن خورشید فلک ولایت، آن ماه آسمان هدایت، آن یگانه آفاق، **شاه چهیدا** موسوم به **شاه مشتاق** از مرزا شیخ الهدیه خیر آبادی خرقة از اجداد هم یافته و از قنندران نیر لیکن او متحصر بر قادریه بود، از مریدان به همین سلسله بیعت می گرفت، کمالات وسیع و مقامات رفیع را مالک بود، جامع علوم صوری و معنوی و قرآن از بر داشت، دوازده سال مجاوری مگه کرده، ابتدا^۶ چون جذبه عشق بدو رسانید مناجات کرد الهی فکر قوت عیال و دوستی تو محال می نماید عرصه قلیل نه بر آمد که اهلیه و اطمال او در گذشتند، فارغ البال در برو ویرانه عبادت نمود و عجیب تصرف او آن باشد که در سفر سوار نشدی و به خانه هر که نزول نمودی او را از غیب فتوح می رسید که مراسم ضیافت او بجای می آورد، عرض او را مناقب و کمالات بسیار بلند است مثل فواره فیض خرق بی شمار ازو

۳ ج، د: کمال 'نقوت'

۶ الف: قبول 'کرد'

۲ ج، د: 'یکبار' قفل

۵ ج، د: می 'زند'

۱ ج، د: خوارق و 'کرامت'

۴ د: بلکه 'تقد' نموده

۷ د: کرده 'آیند'

ممر زده این مختصر گنجایش نیافت، به تاریخ هیزدهم رجب سال يك هزار يك صد و سه وفات، مرقد در کهیری شریف توابع خیر آباد.

موج احوال آن فرزند رسول، آن در عصر خویش معزز و مقبول، آن سلطان وادی گمسمی **حضرت سیّد ضیاء الله بلگرامی** جامع علوم ظاهر و باطنی در خانواده قادریه مرید حضرت شیخ جنید عرف شیخ شیخی سجاده نشین قطب الاقطاب حضرت بندگی شیخ نظام الدین امیتھویست، اگر چه در مآثر الکرام تاریخ بلگرام از مضمون این بیت ۷

کالپی مگه بلگرام یمن ای تو احمد منم اویس قرن
او حضرت را اثبات اعتقاد حضرت میر سیّد احمد کالپوی می پندارند لیکن فی الحقیقت فیض بعضی اشغال و اطوار سلوک از خلف میر سیّد محمد کالپوی نموده مگر مرید شیخ جنید عرف شیخ شیخی است چنانچه این ابیات از تصنیفش که سایر شجره پیران خود را به نظم آورده^۱ شاهد این معنی است، ابیات^۲:

ای خدا ای یارای نام تو در غفران علم بر خطاهای ضیاء الله عاصی کش قلم
ربنا انا ظلمنا النفس من لوث^۳ العیوب ربنا انا سمعنا انت غفار الذنوب
قادر ارباب حق^۴ خواجگان قادری کز ذنوب عمر این عاصی به بخشی قادری
مرشدی شیخی^۵ جنید وقت هادی عصات شیخ عبد الواحد شبلی سری سقطی صفات
مرشدی شیخ محمد پور حضرت بندگی و آن بفضلش یکسر از ما باقی^۶ شرمندگی
الغرض سبحانه و تعالی سیّد ضیاء الله را برکات وافر و همّت غیر^۷ قاصر در
فنای توحید عطا کرده بود. در مآثر الکرام نویسد، ابتدا حال حفظ قرآن نمود و
کسب فضایل منظور^۸ نظر همّت ساخت، به قصبات پورب به طور طلاب این دیار
دایر و سایر گشت و از علمای عصر فنون درسی اخذ نمود، بعد از آن به موجب
تربیت پیر ریاضات شاقّه نمود و غایبانه محبّت با سیّد احمد فرزند قطب الاولیاء

۱. ج: بنظم 'در' آورده
۲. ج: 'نظم'
۳. الف: 'من العرت' العیوب
۴. ج: 'قادر' انا بحق
۵. ج: 'نظم' در 'غفران'
۶. ج: 'مرشد' شیخی
۷. ج: 'یکسر از ما ماحی' شرمندگی
۸. ج: 'غیر' ندارد
۹. د: 'فضایل' مسطور

میر سید محمد کالیوی باخت^۱ بعد از آن مترصد^۲ ملاقات میر سید احمد گشت و بعضی نسخ تصوف فرا گرفت و^۳ بلگرام آمده بر مسند ارشاد نشست، عالمی به وی تولا نمود، وفات^۴ سید ضیاء الله به تاریخ بست و پنجم شعبان روز شنبه سال يك هزار يك صد و چهار هجری، آرامگاه بلگرام، متاهل بود احوال^۵ پسرش حضرت سید قادری بجای خود نیز^۶ نوشته شد.

موج احوال آن درویش مجمع فضایل، آن متبع سنت و نیکو خصائل، آن دایم مقبول به مشاهدات حصوری، عاشق با صفا حضرت شاه احمد الله گورکھپوری جدش میر سید قیام الدین از قصبه توابع اعظم گره به موجب حکم حضرت^۷ دیوان شاه عبد الرشید جونپوری به گور کهپور آمده توطن گزید و نسبت ارادت در خانواده^۸ علیه قادریه به حضرت شاه غلام رشید نبیره^۹ دیوان شاه عبد الرشید جونپوری داشت، از پاکان روزگار حالی قوی و صفای باطن، کامل متابعت^{۱۰} سنت رسول خدا و اکمل دیانت در هر امور شریعت غرا و تلاش اکل حلال قسمی که او را شنیده می شود به احوال دیگری یافته نمی شود، با وجود کثرت معاش و فتوح خود^{۱۱} گاهی ازین مداخل صرف ذات خود نساخته قوت خود را از ندور مریدان کاسب یا قرض از بقال می ساخت، مشاهده به مرتبه او را غالب بود در آخر عمر که ایام وفاتش نزدیک رسید از چند روز پیشتر برو حالت استغراق غلبه کرد درین حالت نماز پنج وقت ازو قضا نشده باشد، معاصر قدوة العارفین بود، هفتاد و پنج سال عمر یافته به تاریخ بست و سیوم ذیقعدہ روز پنج شنبه يك پاس روز بر آمده جان به مشاهده جانان تسلیم نمود، سال وفاتش در آخر مصرعه^{۱۲} این بیت^{۱۱} تحریر می آید^{۱۲}

بست و سیوم ذیقعدہ یوم خمیس آفتاب منیر پنهان شد

- | | | |
|--|--------------------------|----------------------|
| ۱ د: کالیوی 'تخت' | ۲ ج: د: 'ازان' مستعید' | ۳ ج: و: 'بلگرام' |
| ۴ ج: وفات 'شد' | ۵ ج: 'متاهل بود' احوالش' | ۶ د: خود 'پیر' نوشته |
| ۷ ج: د: حضرت 'آن شاه' دیوان ۸: د: 'علام رشید' ندم' | ۹ ج: د: کامل 'بمتابعت' | |
| ۱۰ ج: 'خود' ندارد | ۱۱ د: 'هست' تحریر | ۱۲ ج: 'بیت' |

آن حضرت تاّهل داشت شاه غلام عوث خلف الصدق ایشان به وجه احسن مراتب جانشینی را ملحوظ و محفوظ داشته بسر می برد، شاهجهان یار قادری بن نواب احمد خان گورکھپوری از اشراف خلفای مولوی احمد اللّٰه گورکھپوری است، در عمر چهارده سالگی جذبۀ عشق الهی او را به سوی خود کشید دولت پدر را پشت زده^۱ شیوۀ نامرادی^۲ گزید و از پیر بیعت نموده به سمت بنگاله رفت از آنجا در دهلی رسید از مولوی حسن رضا خلیفه و جانشین حضرت شاه منعم نقشبندی نعمت فراوان حاصل کرد و ریاضات شاقّه نمود مسافر وضع^۳ در ساحت می گذارد، عاشق صادق و از دنیا کمال متنفر به غایت صاحب احوال روزی به غریب خانه راقم اوراق به آرزوی ملاحظۀ احوال مرشد خود مولوی احمد اللّٰه تشریف آورد ازین جهت به شرف معانقه و قدسبوس آنحضرت^۴ کمال مشرف شدم.

موج احوال حضرت شاه بدیع اللّٰه از اولاد پاک نهاد شیخ حمید الدّین ناگوری، جدّش قاضی سراج الدّین علوی اولاد محمّد بن حنفیه^۵، اولاد قاضی حمید الدّین ناگوری از دهلی بر آمده به بسرینه^۶ اقامت گزید، شاه بدیع اللّٰه در خانواده عالیّه قادریه مرید شاه غلام رشید نبیره دیوان عبد الرشید است، از بزرگان این طایفه حالی قوی و اخلاق حمیده و اطوار پسندیده داشت، ابتدا حال در بلاد بنگاله بسر نمود و مشایخ وقت را دریافت، از شاه غلام علی شاهها بازار که قطب الاقطاب آن^۷ دیار بودند و شاه چاند نبیره سیّد عبداللّٰه کرمانی و شاه ولی نواسۀ شاه قطب نور عالم فرزندان مولوی شاه باز در بهاگل پور و شاه نجم الدّین علی در سورج گره را دریافت بعد از آن به سوی دهلی تشریف برد و بزرگان آنجا را زیارت کرد و مشایخ را دریافت، چندی آنجا مانده آخر تا تحریر اوراق سی سال است

۱. ح: پشت پاره؛ د: پشت زده؛ ندارد ۲. الف: شیوۀ مرادی

۳. الف: مسافر و صبح ۴. ج: د: قدسبوس آن صاحب^۵ ج: محمّد بن حنفیه

۶. د: ندیرینه؛ اقامت ۷. ج: قطب الاقطاب؛ این دیار

که لکهنو را^۱ از قدم خود مفخر گردانیده نزدیک رستم نگر اقامت گزید، مجردانه و مسافرانیه می ماند، ابوالمعالی قادری لاهوری بسیار بزرگ بود، دو شنبه دهم ذی الحجه سال نه صد و شصت در يك هزار بست و چهار هجری وفات، قبر در لاهور، شاید ایشان خلیفه شیخ داؤد جهنی وال باشند، شاه احسان الله انصاری سها لوی مرید و خلیفه^۲ شاه عبدالرزاق بانسه است، متاهل و متوکل و متورع و معابد و مشاهد خود را در پرده دنیا مستور داشته به کلبه خود منزوی بودی و هر^۳ ساعت مشغول.

موج احوال آن حقیق آگاه، حضرت فدا شاه مشرب قادریه داشت و به ظاهر ملامتیه می نمود، بزرگ بود روزی در دایره فقیر محرر سطور بحر زخار به خانه جهانگیر علی فرزند حضرت خواجه عبید الله احرار تشریف آورد، چون از مدت آوازه بزرگیش شنیده میل ملاقات داشتم، چون از خانه خواجه بر آمده عازم کلبه خود شد فقیر^۴ پیش آمد و سلام کرد و به خاطر آورد که این^۵ وقت هیچ حاضر نیست که نذر ایشان کنم، برفور این خطر چه گام پیش آمده معافه نمود و فرمود ما گرسنه دیدار تو ام دگر خی، وقت تحریر اوراق بصلر حیات.

موج^۶ احوال آن تارك ما سوى الله، آن عارف به اسرار الله، آن در^۷ وادی درویشی شاه، حضرت شاه علیم الله مشرب قادریه داشت، از سمت دهلی به بلگرام آمده بر در چوری فروش کلبه گزید، سید احمد حسین فرزند شاه لدها گوید که هرگز نه سرای کسی نرفت و مدام مشغول ماندی، گاه گاه به سیر صحرا شدی و مردم حکام که به خانه چوری فروش آمدی و او را نیافتی به آن حضرت آویختی و شداید کردی و^۸ هرگز گران نشدی و کسی او را درویش نمی دانست و شگرف قوت کمال او است که در قحط پانزده پانزده فاقه برو گذشته از کلبه بیرون^۹ برآمد و

۱. الف: 'را' ندارد	۲. ج: خلیفه 'سید' شاه	۳. د: 'و' بر 'ساعت'
۴. د: شد 'خبر' پیش	۵. ح: 'این' ندارد	۶. د: 'این موج' ندارد
۷. ج: 'در' ندارد	۸. ج: 'او' هرگز	۹. ج: از کلبه 'بر' نه آمد، د: 'بر' نامد

طاقت او ساقط نشد، وجه کفاف قوت از دوخت پارچه غربا کردی، در وقت تحریر احوال بصدر حیات.

موج احوال آن امام^۱ رهروان حقیقت، آن سلطان پیروان طریقت، آن هادی گم گشتگان وادی ضلالت، آن فاروق مراتب حق^۲ و اطالت^۳ گنجینه تقود نکات^۴ تودد، آن ذخیره حکایات تفقد، آن چراغ حجره عبادت، آن ثمر^۵ شجره سعادت، آن قافله سالار منزل انتها، آن قطب سپهر ابتداء، آن کاشف اسرار لوح محفوظ، آن به مشاهده صمدیت مسرور و محفوظ، آن محمود صاحب مقام محمود، آن ودود ذات حضرت ودود، آن خواهان حقیقت^۶ معرفت را رهبر، قطب دوران حضرت شیخ محمود قلندر^۷ بن^۸ شیخ سعد الله بن احمد بن فیروز همصی^۹ ابن وجه الدین بن علاؤ الدین بن شاه احمد کبیر بن شهاب الدین بن حسین عالی بن عبد الباسط بن ابو العباس بن بدر الدین تارک بن مشرف الدین زکی بن مجد الدین مکی بن بهاؤ الدین محمد^{۱۰} مکی بن اسحاق عندلیب المکی بن حسن ولی الهادی قادری مصحف فاطمه بن لطف الله محمد بن تاج الدین احمد بن^{۱۱} سید علاؤ الدین محمد بن ابی طالب بن سید ناصر الدین بن سید احمد بن سید شاه نظام الدین حسین بن سید شاه موسی بن سید محمد بن الاعرج بن سید موسی بن امام محمد الجواد محمد تقی بن امام رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی مرتضی. در رساله احوال آرد، سید ابو العباس جد آن حضرت از عربستان به همص که از همدان هفتده کروه فاصله دارد آمده رخت اقامت انداخت و وطن گزید، از اولاد او سید حسین نام معه عیال و اطفال به دهلی آمد، بهلول شاه سلطان درویش را بس عزیز داشته^{۱۲} خیلی خدمت

ج. ۱. د: آن نام رهروان	د. ۲. مراتب حسن	ج. ۳. حق و بطالب
د. ۴. و لطافت آن	د. ۵. نکات ندارد	۶. نکات بود
۷. الف: آن ثمر شجره	۸. ج: حقیقت و معرفت	۹. د: بن ندارد
۱۰. ج: بن مسرور همصی	۱۱. ج: د: احمد مکی	۱۲. ج: احمد بن حسین
۱۳. الف: عزیز دانسته		

سید بجا آورد، چون بادشاه به ملتان رفت به تقریب نزعت بیگم زوجه بادشاه که به عقد نکاح خواجه بهاء الدین ذکریا آمد و احوالش را مفصل در لُجّه نساء دوبین کتاب باید خواست، فیما بین بادشاه و خواجه بهاء الدین ذکریا نوبت قتال رسید سید حسین که مرید خواجه بهاء الدین ذکریا بود رفاقت پیر اختیار کرد، بعد رفع مناقشه ترك لباس نموده چندی به یاد حق مشغولیها داشته وفات یافت، اهلیه سید حسین با دو پسر کوچک به همص رفت، شیخ نصیر الدین بن عزیز الله انصاری^۱ از فرزندان حضرت عبدالله علیم^۲ برادر که برادر اهلیه سید حسین بود و در همص ریاست بسیار داشت و اولاد او را نبود سید شهاب الدین بن سید حسین را که همشیره زاده او بود به فرزندی خود گرفت و پسر خود خواند و سایر ریاست بدو سپرد و بعد چندی فوت کرد از آن باز به شیخ شهاب الدین مشهور شد و الآن فرزنداناش در همص و هند به لقب شیخی مشهور اند لیکن در حقیقت سید اند چنانچه بالا اسامی اجداد ایشان نوشته شد، حضرت بندگی سعد الله از همص به هند آمد، چندی در اجمیر مانده باز معاودت به همص نموده آنجا وفات یافت، پس حضرت شیخ^۳ محمود قلندر بن بندگی سعد الله با دو فرزند خود حضرت حاجی محمد ابراهیم و حضرت شاه محمد از همص به جیلان رفت و به خدمت سید یحیی^۴ علی الجیلانی فرزند و خلیفه شیخ عبد القادر جیلانی به خانواده قادریه بیعت نمود که بدین وسایط به عوث الثقلین می رسد، حضرت یحیی جیلانی خرقه یافته از پدر خود شرف الدین، وی از پدر خود شاه محمد، وی از پدر خود شمس الدین، وی از پدر شهاب الدین، وی از پدر خود بدر الدین، وی از پدر خود عبد الباسط، وی از پدر خود سید شهاب الدین احمد جیلانی، وی از پدر خود عماد الدین ابی صالح، وی از پدر خود ابی بکر عبد الرزاق، وی از پدر خود شیخ عبد القادر جیلانی الی آخره، شیخ محمود قلندر با نعمت و خلافت از جیلان به اشاره پیر بی نظیر خود معه هر دو فرزند به هند آمد و سیر کتان در لکهنؤ رسید بر کنار شهر گوشه گزید،

۲. ج: عبد الله 'عم'

۱. ج: د: 'عزیز الله القادری' از

۴. ج: سید 'غنی'

۳. ج: 'حضرت شیخ' ندارد

حضرت حاجی سید ابراهیم را اجازت زیارت مکه معظمه و مدینه منوره کرده رخصت نمود و شیخ شاه محمد را در خدمت خود داشته به عبادت مشغول شد. صاحب بداؤنی نویسد که همراه محمد حسین خان کروری خدمت شیخ دریافتیم، در لکهنو به گوشه انزوا در دخول و خروج بر روی حلق محکم بسته^۱ ریاضات شاقه می نمود، می گفتند چند اسماء الله را اجازت از شیخ پهلون برادر شیخ محمد غوث گوالیاری یافته به دعوت آن از سی سال بیشتر است که غذای او غیر از شیر هیچ نیست و از اطعمه^۲ و حیوانات دیگر کاری ندارد، و گربه آمد و آواز حزین^۳ کرد شیخ گفت این گربه فریاد دارد که از حرف لالا اوقات خود و صاحب منزل به غارت بردید و در حصول به طرفه انداختند^۴ پس رخصت شدیم و صاحب تذکرة الاصفیاء آرد که بعد از فترات هند چون شیر شاه سور در پی آزار محمود قلندر شد از لکهنو به جونپور رفت و خرقة ارشاد از قطب الاقطاب قطب الدین بینای دل سرانداز غوثی پوشید، در طریقت تابع او شد شهرت عظیم یافت و کار را بزودی^۵ تمام کرد و از مشرب قلندریه ذوقها بر وجه اتم حاصل یافت و شاه یحیی قلندر در حجة العارفین نویسد شیخ محمود قلندر در معارف بس عظیم الشان بود، اول حال ریاضات اشق کشیده^۶ به شاه عبد الرحمن جانباز^۷ لاهری پوری پیوست و فیض این سلسله اخذ نمود پس حضرت جانباز او را به خدمت شیخ عبدالسلام نبیره^۸ قطب الاقطاب قطب الدین بینای دل فرستاد، از خدمت های شایسته مورد خرقة خلافت و عنایات نعمت گشته ملقب به لقب قلندر گشت و سی سال ریاضت های شاقه کرد از آن جمله دوازده سال چیزی نخورد، بندگی نظام الدین امیتھوی روزی کانسه پر از شیر پیش آورد، شیخ دست دراز کرد که بگیرد و بخورد، حضرت بندگی گفت که دوازده سال است که آن حضرت چیزی نخورده^۹ به جهت خاطر من دست به طعام می دهد^{۱۰} مطلب من امتحان بود، بهتر است که

۱. ج: 'بر بسته'، د: 'بر نشسته'	۲. ج: 'از طعمه'	۳. ج: 'آواز خر من'
۴. ج: 'در حصول تفرقه انداختید'	۵. د: 'کار را نزد وی تمام'	۶. الف: 'اشق کننده'
۷. ج: 'د: عبد الرحمن قلندر'	۸. د: 'عبد السلام بنده'	۹. ج: 'چیزی نخورد'
۱۰. ج: 'د: می برید'		

نخورند، گفت طعام من از عالم غیب است و آنکه فرزندان حضرت محمود قلندر می‌گویند که نعمت قلندری از قطب الدین بینای دل یافته از سهو^۱ می‌گویند و شاید به سبب طوالت عمر که سن دراز یافته زمانه شاه قطب الدین یافته شد^۲، در هر دو حال مقبول است غرض که در حقیقت دانی^۳ اعظم و ار اولیای اعظم بود، مشایخ وقت صحبت او را مثل تریاک اکبر و کبریت احمر می‌دانستند و به خدمتش می‌گذاریدند^۴ و به مراد و مطالب می‌رسیدند بلکه فیوضات لا نهایت میسر حال آنها می‌شد، هم چنان در ممات او نبرد هر طبقه صاحب دل حق طلب محاور مانده اند مثل عبدالرحمن چشتی دبتتهوی و شاه عبد الحلل و شیخ پیر محمد لکهنوی و حضرت شاه علام محمد نقشبند^۵ قدوای و پسرانش شاه بهاؤ الدین و قدمه العارفین از مزارش فیض هار بوده اند چنانچه قدوة العارفین فرمودی که آن قدر فیض صوری و معنوی که از مزار حضرت قلندر جاری است از دیگر مزار اولیای این شهر یافته نمی‌شود و نگارنده رخار در زمانه خود مولوی غلام یحیی خلیفه شاه بدر عالم و شاه حفیظ الله مرید قاضی محمد تقی را از متقیان^۶ انوار فیض آثار آن مزار دیده، در حجه العارفین آمده روزی شیخ محمود قلندر به استغراق بود که باد تند و باران بی حساب در رسید و همه بر شیخ گذشت، او را ازین هر دو مقدمه اصلاً خبر نشد، وقت عشا که امامت^۷ کرد مردم از باد و باران خیر کردند و خوارق عادات هر ساعت و هر آن مثل فواره فیض از مزارش جاری است و در تاریخ دهلی نویسد که سلطان بهلول لودی به تواضع سلطان علاؤ الدین بر تخت سلطنت دهلی نشست عادل و جواد و صالح متشع و نماز گذار و مشفق و مهربان رعیت و گدا بود، حاصلات سلطنت را تمام به سپاه و محتاجان دادی و بر خود صرف ننموده، در سنه هشت صد و هفتاد و چهار فوت کرد، بعد او پسرش سلطان سکندر

۱. د: 'از سهو می‌گوید. تا. یافته شد' ندارد ۲. د: یافته 'باشد'

۳. ج: در حقیقت 'و انی اعلم' ۴. ج: 'می‌گذرانند؛ د: 'می‌گذرانید'

۵. ج: محمد 'نقشبندی' ۶. د: از 'متقیان' ۷. ج: عشا

که 'افاقت'؛ د: 'اقامت'

بر تخت نشست، حلیم و کریم با عزّت و ادب و وقار و متّقی و پرهیزگار و گاهی پیرامون مناهی شریعت نگشت و از وقت ظهر تا مغرب با صلحا و عرفا صحبت داشتی، تخت گاه او آگره بود، در نه صد و بست و سه هجری رخت حیات بر بست. در خبر آمده که بادشاه مذکور در وقت سفر بنگاله که به لکهنو رسید صحبت شیخ محمود قلندر دریافت^۱ و به کمال نیازمندی پیش آمده، دیگر تواضع او شیخ مقبول نداشت دیگر^۲ مسجدی که هنوز به دائره شیخ است بنا کرده اوست، وقتی به روز بست که از سماع سرود به وجد آمد^۳ خانه خود را به تاراج داد ابن رسم الآن در فرزندانش حارسست، بست و یکم شعبان المعظم در نه صد و هشتاد و شش هجری وفات کرد و پیش صحنی مسجد دایره خود مدفون گشت، 'بلده خالی شد' تاریخ اوست.

موج احوال آن شهر یار اقلیم فضایل، آن عقده کشای دقایق بی دلایل، آن مخزن کشف تجلی، آن معدن اسرار خفی و جلی، آن قبله محرمان بیت الحرام، آن کعبه محرمان مجاورت مدام، آن متصرّف ولایت عظیم، حضرت سید حاجی ابراهیم در خانواده قادریه بیعت از میر سید حسین همصی داشت و خلف و خلیفه شیخ محمود قلندر لکهنویست، مسافرت بسیار کرده و مشایخ هر دیار را دیده مجاهده عظیم را مالک و در سلك سلوک سالک، فقر فقر و درویشی، دفتر محبت و دلریشی، به سایر فضایل ستوده، به شوق محبوب عنان از کونین ربوده، جامع نکات عشق معبود و سامع صدای لاهوت بوده^۴ است. در رساله احوال آرد که چون شیخ محمود قلندر از جیلان با نعمت و خلافت به رخصت پیر^۵ در هند به لکهنو رسید او را رخصت سیر و اجازت زیارت حرمین شریفین داد، او به سیاحت در آمد و ملتها بلاد عالم در تحت اقدام خود در آورد و^۶ به مگه رفت از آن جابه شرف زیارت پیغمبر خدا صلی الله علیه^۷ و سلم مشرف شد و از جناب رسالت مآب

۱. ج: قلندر 'دریافته' ۲. ج: د: نداشت 'مگر' ۳. ج: وجد 'آمده' ۴. ج: د: 'صدای' لاهوت بوده ۵. ج: د: رخصت 'سیر' ۶. الف: 'و' ندارد ۷. ج: علیه و آله

اجازت مجاورت روضه مقدسه یافته تا هفت سال درین کار معمور ماند سپس^۱ به اشاره آن جناب به هند آمد و خدمت شیخ نظام الدین نرنولی دریافت، یک سال به موجب تلقین آن حضرت کسب ریاضات نموده و نعمات چشت حاصل کرده باز به مدینه رفت و پنج سال دیگر خدمات لایقه آستانه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم به صدق و نیاز بجا آورده معاودت به هند نموده به لکهنو رسید، چون شیخ محمود قلندر انتقال نموده بود تسلی برادر خود شیخ شاه محمد که ذکرش نیز^۲ آید نموده به قصبه دیوبند توطن^۳ گزید^۴ در قصبه سهیره نواحی تاره با دختر میران شاه عبد الشکور تاهل گیرند و بعد از آن به سیاحت برفت بقه عمر به طاعت و عبادت مشغولها داشته کمالات و خوارق عادات آن یگانه عصر در رساله احوال از آن بیشتر است که به قید قلم^۵ آید لهذا نقلی که بر نگارنده زخار گذشته می نویسد، وقتی حاکم املاک نیازمند قرق کرد و شب به جناب آن حضرت رجوع نمودم، در معامله فرمود زیاده بر سه روز علایقه تو فرق نخواهد ماند هم چنان شد که یکی از رئیسان نصرا بی تعارف ساعتی^۶ این مقدمه شده خلاص داد.

موج احوال آن برگزیده درگاه حضرت ربّ جلیل، بندگی اسماعیل

خلف و خلیفه و سجاده نشین حضرت میر سید ابراهیم است، حالات و کمالات وی به علوی تمام مشهور است، صاحب کرامت بود، خوارق عادات بسیار از وی سرزده، چون زندگی قضا کرد شاه شبلی بن بندگی اسماعیل خلیفه پدر و جانشین جد گشت، بسیار بزرگ بود، حقوق سجّادگی به وجه احسن بر پا داشته در گذشت، بعد وی خلافت به پسرش شاه فردوس رسید، بسیار بزرگ بود، حقوق سجّادگی را به کمال بجا آورد، بعد وی سجّاده نشینی اجداد و خلافت پدر به شاه ظهور ولی بن شاه فردوس رسید.

۱. د: مانند پیش

۲. ذکرش پیشتر

۳. الف: توطن 'گیرد'

۴. د: بقید علم

۵. د: رئیسان بی تعارف ساعتی این

موج احوال آن سرخیل محبت پرستان معبود، آن سرگروه عاشقان حضرت ودود، آن در تصوف از سایر تکلفات امجد، حضرت شیخ شاه محمد، خلف و خلیفه و سجاده نشین حضرت شیخ محمود قلندر لکهنوی است. به سایر صفات احصان دین راه و به جمیع حالات مخصوصان درگاه موصوف بود، به تقریبی در دهلی رفت همانجا وفات یافت، مزارش آنجا است. شیخ عبدالصمد بن شاه محمد بعد پدر سجاده نشین شد، از عبادت و تواضع و اخلاق مدت العمر سجاده رازیب داده در پرده شد. شیخ خضر^۱ بن شیخ عبدالصمد مزین سجاده اجداد شد، سایر حقوق صوری و معنوی که مناسب حال سجاده نشین است برپا داشته در پرده شد، پسرش شیخ عبدالحکیم به جای پدر نشست، ریاضت شاقه کرد، شصت سال دعای ضرر امانی به نیت^۲ شهادت خود به طریق دعوت خوانده، پسرش شیخ بهاء الدین بن شیخ عبدالحکیم برخلاف طریقه اجداد دنیا اختیار کرد، دولت کثیر و ملک داری تمام عمر بر یک عنوان او را مانده مگر آنقدر احسانات بر یگانه و بیگانه کرده که آوازه سخاوتش به عالم شهرت گرفت و از کثرت اخراجات روز است، بعد شیخ محمود قلندر لقب قلندری برو مشهور گردید، چون وقت انتقال رسید قوالان را طلبانید و فرمود که غزل خواجه حافظ که مطلعش این است:

دل سرا پرده محبت اوست دیده آئینه دار طلعت اوست
 بخوانید، قوالان غزل خواندن آغار کردند، همون وقت چادر را بر خود کشیده پا دراز کرد و جان به حق تسلیم کرده و شمه از سخاوتش این است که کسانی که از بخشایش او انکار می نمودند و هیچ چیزی از وی نمی گرفتند از آنها قمار باخته خود را مغلوب می نمود و زر به آنها می داد، بعد وفاتش پسرش شیخ نجم الدین صاحب دولت صوری و معنوی شد، مدت العمر دولت ظاهری زایل ازو نشد و خیلی مراعات با مردم این نواح نمود و لحظه ساعت غافل از خدا نبود، خواندن دعاء خیر امانی و نماز و قرآن مجید بر خود لازم می داشت و از شغل باطن که از میر سید اسمعیل بلگرامی خلیفه شاه عبدالرزاق اخذ کرده بود از آن غفلت نداشت، بعد فوتش قوت مخصوص میانه مرتاضین کاملین یافته می شود، از وی

۱. الف: حضرت بن
 ۲. د: به نیت ندارد

نگارنده زخار و دو برادر دیگر مسمی غنی احمد و حفیظ الدین در عقب مانده، حق سبحانه^۱ تعالی توفیقاتی که مقبول جناب احدیت اوست و فرماید.

نهر سوّم:

از احوال بزرگان سلسله سهروردیه و منشأ این سلسله حضرت **شیخ ضیاء الدین ابونجیب** سهروردی است که مرید و خلیفه عمّ خود شیخ وجیه الدین ابوحفص بود، وی از شیخ محمد عبدالله معروف به عمویه، وی از شیخ احمد اسود دینوری، وی از مشاد دینوری، وی از سید الطایفه و شیخ فرخ زنجانی پدر شیخ محمد عبدالله عمویه بر وقت دادن خرقه به ابو حفص^۲ به وجیه الدین شریک پیر خود بود یک خرقه پدر و پسر به شراکت شیخ ابو حفص داده اند و نسبت شیخ زنجانی از ابوالعباس نهاوندی، وی از عبدالله خفیف، وی از سید الطایفه، وی از سرتی سقّی، وی از معروف کرخیست. معروف کرخی را به داؤد طائی نسبت کنند و وی از حبیب عجمی، وی از حسن بصری و در دیگر سلاسل معروف کرخی را خلیفه امام موسی علی رضا نویسد، وی به اجداد خود و شیخ ابونجیب سهروردی از روی خلافت حضرت امام احمد غزالی به این وسایط به سید الطایفه می پیوندد، شیخ از امام احمد غزالی، وی از ابوبکر نساج، وی از ابوالقاسم کرمانی که احوالش به لجه طیفوریه نظامیه باید خواست، وی از ابو عثمان مغربی، وی از ابوعلی کاتب، وی از ابوعلی رودباری، وی از سید الطایفه جنید بغدادی، و خیر النساج را یک روایت به این وسایط به سید الطایفه می رسانند، خیر نساج از شیخ محمد حاجی که سی سال خدمت جنید کرده از ابوبکر شبلی استفاده یافت و شبلی از جنید و در سلسله سهروردیان اکثر امام حسین را به امام حسن رسانیده به حضرت علی مرتضی می رسانند، حضرت امام حسین شاید از برادر کلان خود یک خرقه یافته بود.

موج احوال آن عالی شان باریاب حقایق، آن عمده عنوان به اهل دقایق، آن ممتاز به عشق و جوانمردی، مقتدای قوم **شیخ ابونجیب سهروردی**، در علم صوری و معنوی کامل، در نسب به دوازده واسطه به حضرت صدیق اکبر می رسد،

۱. د: 'سبحانه' ندارد ۲. د: 'حفص' ندارد

ارادت از امام احمد غزالی و شیخ وجیه الدین ابوحفص عمّ خود داشت، سلسله این نمود بزرگان به خواجه جنید می‌رسند. وی پیش از ارادت مدت ده سال ریاضات کرده بعد ارادت سی سال ریاضات شاقّه کشیده و درین سی سال خواب نکرده، هر که به خدمتش رسیدی و فیض گرفتی از عرش تا به فرش او را حجاب نمائی، چندین مشایخ در سلك او متسلك شدند که به دیگر خانواده یافته نمی‌شود، او از کمال اخلاص همه مریدان خود را بدو منسوب ساخته سهروردیان گویانیدند و تا فیامت گفته خواهند شد، وی از مقدس اولیاء بود، رضوان گلزار دارالسلام، سرخل مشایخ عظام، شارح اطوار اسرار، مفسر آفات انوار، حمال کرامت و هدایت، کمال کمال ولایت، مقتدای بزرگان طریق، منتهای عبادت و توفیق، ابریق می‌توّد و وداد، شمشاد روضه سلسله ممشاد، ورد گلستان خاندان سهرورد، درد نوش کانسه درد، سر طایفه سیّد الطایفه، طایمان طایف طهارت را سر طایفه، سرور سر کمالات سّری، رهبر حقایق برتری، معروف و دودمان معروف، موصوف خاندان موصوف بوده است. روزی در بازار می‌رفت قصابی گوسفند برآویخته بود، شیخ گفت این گوسفند می‌گوید من مرده‌ام نکشته، قصاب به خود در افتاد، چون به هوش آمد تصدیق سخن شیخ کرد، قول شیخ شهاب الدین سهروردی مرید و برادرزاده اوست که ذکرش خواهد آمد گفت روزی در خدمتی ابونجیب بودم، شخصی گوساله نذر آورد، چون او رفت گوساله با شیخ گفت گوساله نذر شما دیگر است من نذر شیخ علی هسجی ام، ساعتی بر نه^۲ آمد که آنکس جلد آمد و گوساله را عوض کرده برد، وقتی شش یهودی به صحبت وی^۳ آمدند بر آنها دعوت اسلام کرد انکار کردند سپس لب به دهن هر يك داد هنوز فرو نشده بود که به شرف اسلام مشرف شدند و گفتند بر خود گرفتن لب به دهن هوای دین محمدی از هیچ دین محبتی در من نمائند، وی را کمالات بس طالبست و کدام کمال ازین زیاده باشد که سوای شیخ شهاب الدین سهروردی چندین مریدان صاحب کمال و عالی احوال داشت یکی شیخ عمّار یاسر که در تربیت طالبان و تکمیل ناقصان و

۱. د: چون هوش آمد ۲ الف، ج: ساعتی نه برآمد ۳. د: نصیحت وی آمدند

کشف وقایع ایشان قوّت کمال داشته و شیخ ابوالعجاب خلیفهٔ عمار یاسر است. در خزانهٔ جلالی آورده مخدوم جهانیان سیدجلال حسین ازو خرقة احازت یافته است و شیخ نجم الدّین کبری در خدمت او تربیت یافته، دیگر شیخ روزبهان بقلی^۱ مصری اصلش از کاررون بود آخر به مصر به مسند ارشاد^۲ نشست و استغراق بر وی غالب بود، شیخ نجم الدّین کبری را به ضرب^۳ سیلی به مقام تکمیل رسانید و به دابادی خود قبول کرد.

دیگر از اصحاب شیخ ابونجیب شیخ اسماعیل قیصری است که شیخ نجم الدّین کبری به خدمت وی رسیده است و از دست وی خرقة اصل پوشیده است و شیخ اسماعیل قیصری از دو پیر پوشیده است یکی از حضرت ابونجیب، دویم شیخ محمد میان کمیل^۴ که دست ارادت او به نهم واسطه به خواجه کمیل بن زیاده اصحاب علی مرتضی می رسد و شیخ قطب الدّین ابرهنی نیز از خلفای شیخ ابونجیب است که سلسلهٔ شیخ صفی الدّین اسحاق اردبیلی به وی^۵ می شود، شیخ ابونجیب روز جمعه هفتمدهم جمادی الآخر سال پانصد و شصت و سه در بغداد وفات یافت.

موج احوال آن سرمایهٔ عشق و انکساری، شیخ حسن بلغاری، اصلش از عجمان^۶ صاحب خدمات و مقامات عالی مرید شیخ ابونجیب سهروردی بود، در سی سالگی تائب گشته^۷ در محبت^۸ و عبادت در آمد و اکناف عالم را سیر نمود. به عمر نود و سه سالگی در سال شش صد و نود وفات، مزارش سرخاب تبریز^۹ رحمة الله علیه.

موج احوال آن مژدهٔ نسیم وصال به حق طلبان، آن بر در ۱۰ کوی حال از اعظم واصلان، آن شفیع هر معاصی، قطب العالم حضرت شیخ رکن الدّین سنجاسی،

- | | | |
|-----------------------|--------------------------|--------------------|
| ج. ۱: 'اجلی' مصری | ۲ د: 'بمسند ارشاد' ندارد | ۳ د: 'بضرب' ندارد |
| ۴ ج: 'محمد' کمیل | ۵ د: 'نوی' ندارد | ۶ د: 'عجمان' ندارد |
| ۷ د: 'تائب' در 'گشته' | ۸ ج: 'در' محبت و عبادت | ۹ د: 'سرخاب' تبریز |
| ۱۰ الف: 'برده' کوی | | |

مرید قطب الدین ابرهنی، وی مرید ابونجیب سهروردی است، مشایخ عظیم و درویش به قدم مستقیم، در تصوف پس رتبه عالی داشت، در فتوحات مکی آمده چون شیخ بیمار شد اوحد الدین کرمانی مرید او که ذکرش می آید به بیمارستان به اجازت شیخ برای علاج رفت، دید شخصی در خیمه نشسته است و ملارمان به پا استاده و شمعی افروخته نه، او طبیب را شناخت نه طبیب او را، پس طبیب برخاست، شیخ اوحدالدین را استقبال نمود کمال خاطر داری و تحریم بجا آورد و حاجت پرسید، علاج شیخ خود درخواست نمود دارو بداد و رخصت کرد، این ماحرا به شیخ ظاهر کرد و احوال احترام و تواضع نیز ظاهر ساخت، شیخ تبسم نمود و گفت، چون اضطرار ترا دیدم رخصت دادم و ترسیدم که او امیر موضع است احترام ترا بجا نه آرد، شرمندۀ شوی از هیکل خود مجرّد شدم و به صورت او برآمدم و بجای او نشستم، نو که آمدی گرامی داشتم و کردم آنچه دیدی کمالاتش از اینجا قیاس باید کرد.

موج احوال آن سر حلقهٔ ارباب ولایت، آن بی پرده به مقدمات هدایت، آن عارف به استحقاق، مقتدای وقت شیخ صفی الدین بن ابوالفتح استحقاق مولد و مرقدش به اردبیل است^۲ لهدا مشهور اردبیلی است، از بزرگان وقت بود، قبولی^۳ تمام داشت، مرید شیخ زاهد گیلانی، وی از سید جمال الدین سری، او از شیخ شهاب الدین ابرهنی، او از شیخ رکن الدین سنجاسی بود. به روایتی او سید است و مسعود ازل، چون به عمر تمیز رسید بعضی واقعات دیده به مادر خود که صالحه و عابده و صوفیه بود گفت، او فرمود این مقدمات از شیخ بدرک نگشاید پس دوازده سال او سیر عالم نموده مشایخ وقت هر بلاد را دریافت فاما کشود کار از شیخ زاهد گیلانی یافت، در اول ملاقات مرید شد و خدمت هیزم کشی^۴ اشاره یافت، شبی پیغمبر خدا از شیخ فرمود فرزندم را به هیزم کشی^۵ انداختی، صبح شیخ خرقه با نعمت و خلافت سهرورد به سند سپرده رخصت اردبیل^۶ فرمود که

۱ الف: خلیفه ارباب ۲ د: 'باردبیل است' ندارد ۳ ج: 'بود' فسونی تمام

۴ د: 'هیزم کشی' ندارد ۵ ج: 'به هیزم کشی' ندارد ۶ د: 'اردبیل' ندارد

تربیت طالبان بشاغل کرد، پس در اردبیل بسیاری مردم را به مرتبه تکمیل رسانید، دزدی بردست وی توبه کرد خرقة گرفت شمی از خاصه بشریت برای دزدی بر قصر بلند رفت بافتاد به کمر^۱ قصر شجری بود در آن به آویخت و بمرد، سید را مرید بود، حالت استغراق به مرتبه داشت، پنج پنج^۲ روز به افاقه ماندی^۳ روری با پیر سخن گرم گفت و پابر سجاده نهاد، سید فرمود سبک سار شوی، در حیلان او را چنان واقعه پیش آمد، یکی مرید او را در صحرا برف بنوشید^۴ نوبت به هلاکت رسید در آن وقت تصوّر سید نموده، سید حاضر شد از آن بلا او را برهائید^۵ و همان وقت از عرصه بعد به ارد بیل آورد، دوازدهم محرم هفت صد و سی و پنجاه هجری روز دوشنبه وقت صبح وفات یافت، مرقد به اردبیل.

موج احوال آن صاحب معاصر حضرت عیسیٰ سید صدرالدین موسیٰ خلف و خلیفه و جانشین سید صفی الدین اردبیلی است، تصرفات با علوت داشت^۶ امیر تیمور صاحب قران از بشاوت او فتح روم^۷ نمود ناواقف^۸ علم تاریخ صاحبقران را از مخلصان سید صفی الدین گویند،^۹ از انتقال سید بعد یکسال صاحب قران متولد شد، سید صدرالدین^{۱۰} در سلطنت صاحبقران وفات یافت در عمر نود سالگی.

موج احوال خواجه علی بن صدرالدین موسیٰ، بعد^{۱۱} پلر قایم مقام جدّ شد، عالمی از فیض شان به حرمین رفت، وقت مراجعت غرة ربیع الاول سال هشت صد و سی و دو در بیت المقدس وفات کرد، بعضی گویند امیر تیمور مرید او بود غلط^{۱۲} است، صاحبقران مرید ابوبکر تلیبادی بود و اکثر صحبت پیامبر هر که^{۱۳} داشته فواید در^{۱۴} طریقت حاصل ساخت، سید صدرالدین موسیٰ و آنحضرت نیازمند و اخلاص گزین بود.

۱. د: 'نکمر' ندارد	۲. الف: 'پنج' ندارد	۳. الف: 'نامدی'
۴. د: 'بنوشید' ندارد	۵. د: 'برهائید' ندارد	۶. ح: 'ابنست' امیر
۷. د: 'روم' ندارد	۸. د: 'واقف' ندارد	۹. د: 'از' گویند از انتقال
تا . . صدرالدین' ندارد	۱۰. ح: 'سید' صفی الدین	۱۱. الف: 'موسی' بود'
۱۲. ح: 'غالب این' است	۱۳. ج: 'هر که' ندارد	۱۴. د: 'صحبت پیامبر هر که' داشته فواید در' ندارد

موج احوال شیخ ابراهیم بن^۱ خواجه علی، بعد وفات پدر قایم مقام شد، در هشت صد و هفتاد در اردبیل وفات نمود، شیخ جنید بن ابراهیم قایم مقام شده با دختر اوزون حسن بادشاه گجرات که خدا گردید^۲ پسرانش پسر^۳ بادشاه شدند.

موج احوال آن عاشق پاکبازان، آن به جمیع کمالات ممتازان، عارف رتانی محب خاص شیخ او حد الدین حامد الکرمانی از پاکان روزگار و عارفان اسرار مرید شیخ رکن الدین سنجسی است و یک خرقة از خواجه معین الدین چشتی نیز یافته. در نفحات نویسد وی صحبت شیخ ابن عربی نیز دریافته، شیخ در فتوحات و بعضی رسایل دیگر از وی حکایات نقل می کنند. خواجه شمس الدین تبریزی ازو پرسید در چه کاری؟ گفت ماه را در طشت می بینم، خواجه گفت که اگر بر قفا دنبال نداری چرا به آسمان نمی بینی، او به مظاهر صوری تعلق گرفت، ماه را در صشت می بینم ازینجا است، چون مجلس سماع گرم شدی پیراهن امردان چاک کردی و سینه به سینه آنها باز نهادی، پسر خلیفه که بسیار صاحب جمال بود این شنیده گفت او مُبدع^۴ است و کفر اگر ازین گونه حرکتی کند او را بکشم، چون سماع گرم شد شیخ به فراست باطن براین مقدمه آگاه شد و این ابیات گفت، بیت:

سهل است مرا بر سر خنجر بودن در پای مراد دوست بی سر بودن
نیت تو آمده که کافر را بکشی غازی چو تویی رواست کافر بودن
پسر خلیفه به پای شیخ بسر در آمد و مرید شد. شیخ فرید الدین گنج شکر در راحت القلوب فرموده من خدمت شیخ اوحد الدین را دریافته ام، بسیار صاحب کمال و عالی احوال از مشایخ عظام بود، در حق من بسیار دعا فرموده، در شش صد و سی و پنج وفات یافت^۵ در خرچرد جام مدفن یافت. دومی شیخ اوحد الدین اصفهانی کتاب مثنوی جام جم نام بر وضع حلیقه سنائی تصنیف اوست، در هفت

۱ الف 'بن' دارد ۲ ج: خدا کردند ۳ ج: پسر ندارد، د: پیر

۴ د: مبدی است ۵ ج: اضافه 'وی را مریدان بودند صاحب کمال و عالی احوال از

آنجمله شیخ صدر الدین علی همتی است که میر سید قاسم تبریزی از تربیت یافتگان او بود، در هشتصد سی و هفت وفات کرد

صد و سی و هشت وفات کرد.

موج احوال آن محقق کارهای دیده، آن در هر ملامت جام وصال چشیده، آن معدن عشق و اسرار، مست توحید **سید قاسم انوار**، او را **شاه قاسم تبریزی** نیز گویند، ارادت از شیخ صفی الدین اردبیلی دارد^۱، بعدش از شیخ صفی الدین یمنی خلیفه اوحد الدین کرمانی اخذ فواید نمود و در نفحات آرد اهل رو بکار، در قبول و انکار **سید قاسم** دو فریق اند، یکی شاعر داند و مریدان موحد شمارند، مشرب توحید برو غالب بود، بدایت نذور جمله در لنگرخانه خرچ کردی و به غربا خوراندی، شیخ عبدالله احرار گویند هرگاه **سید** را می دیدم مشاهده می افتاد جمله کار برگرد وی می گردد، **سید** صحبت خواجه بهاء الدین نقشبند هم دریافته بود، وقتی در جامع هرات شخصی که بر بادشاه شمشیر زد متصل لنگرخانه **سید** در بستند^۲ شاید صلاح **سید** باشد از شهر رخصت **سید** کرده پس به بلخ و سمرقند رفت از آنجا به خاطر افتاد در هشت و صد و هفت^۳ وفات کرد.

موج احوال آن سرمایه اسرار^۴ **سید احمد** لقب **سید** مخدوم است. در تذکره نفس علی نویسد وی خدمت قاسم انوار را دریافته اخذ مجاهده نموده پس از مشقت بلیغ فایز مشاهده شد و چندان خدمت پیر نمود به حکم من خدمت از پیر مخاطب به **سید** مخدوم شد و به مشایه فرزند پرورش و تربیت او^۵ از محبت ایمة معصومین به رفض او را منسوب کرده، بادشاه روغن گرم ریخت و از شهر رخصت داد و چندین در گزرون مقید شد^۶ پس از چندی به حیات پیر از دنیا گذشت.

موج احوال آن گنجینه ذوق وصال، آن محو مشاهده ذوالجلال، آن عالم به علوم سبحانی، مسبب وحدت **شیخ عبدالله ملتانی** لقب وی اوحد الدین است، از فرزندان شیخ ابوعلی دقاق بود و خرقة از پدر خود ضیاء الدین مسعود^۷ یا امام الدین

۱. ج: اردبیلی 'در آرد'، د: 'در آخر' بعد ۲ ج، د: سیدی 'در بستند' شاید

۵ الف: تربیت 'داد'

۴. د: اسرار 'سرمند' و سید

۳. ج: 'هشت صد' وفات

۷ الف: 'ضیاء الدین' یا امام

۶. د: 'مقید' ندارد

مسعود، وی از شیخ اصیل الدین شیرازی، وی از شیخ رکن الدین شیرازی، وی از شیخ رکن الدین سنجاسی، وی از قطب الدین ابرهنی، وی از جمال الدین عبدالصمد زنجانی، وی از شیخ ابونجیب سهروردی. در نفحات نویسد ابتداء حال او خلق انقطاع کرده یازده سال در کوهستان بسر برده سپس خدمت ابوبکر همدانی که مردی صاحب کرامت و فراست حاذق بود، هر شب عصای آهنی زیر زنخدان کرده تا صبح استاده ماندی، عبدالله نیز متابعت کردی، ابوبکر ویرا از عایت مهر بانی به وی گفتی، روزی ابوبکر از وی چیزی پرسید جواب آن آن بود که گفت من غمر حق نیستم، ابوبکر گفت سخن منصور آوردی، عبدالله گفت من به يك آه که بر آرم صد هزار چون منصور پیدا کنم، ازین کلمه زاهد عصابر وی انداخت، عبدالله بگریخت، زاهد گفت منصور از دار نگریخت تو از عصا رو گردانیدی، جواب داد آن از ناتمامی منصور بود این حکایت بس طویل است در نفحات باید^۱ خواست، غرضی که شیخ عبدالله از معظم اولیاء بود، روز عاشوره شش صد و هشتاد و شش وفات یافت.

موج احوال آن شفا بخش معلولان امراض حیرانی، آن نجات دهنده محبوسان زندان نفسانی، آن کاشف اسرار نهانی، حضرت **شیخ عمر باغستانی**، از قریات باغستان بوده است از کوه های تاشکند، به شانزده^۲ واسطه فرزند عمر ابن الخطاب و جد مادری خواجه عبیدالله احرار است، مرید و اصحاب کبیر قطب الواصلین شیخ مجذوب محبوب شیخ حسن بلغاریست، وی مرید شمس الدین محمد رازی، وی از شیخ حسین سقا^۳ وی از شیخ ابونجیب سهروردی، شیخ حسن در اصل از قصبه نخجوان توابع از زنجان بود، در سن بیست و سه سالگی به دست کفار در دشت چچاق^۴ افتاد، هفت سال اسیر مانده و در سن سی سالگی سیر بلاد به جذبۀ قوی در اطراف نمود، بسیار مشایخ را به صحبت رسیده نه سال در بلغار و سه سال در بخارا و هفت سال در کرمان و غیره بسر برده نود و سه سال

۱ د: 'مانند' خواست ۲ ح: د: 'رور' ندارد ۳ ج: د: 'سقا'، وی

۴ ج: 'چچاق' افتاد

عمر یافته بود. از اقوال اوست من قطبی بر قلب محمد صلی الله علیه وسلم واقع شده و از زور جذبه سن عمر من موافق حیات پیغمبر صلی الله علیه وسلم شخصت و سه سال خواهد شد، شیخ باغستانی در وقتی که شیخ حسن سه سال در بخارا مانده تلقین یافته، ویرا کمالات عالیهست هر کس به خدمتش به اراده بیعت آمدی گفتی در قریه تو مسجد است؟ گفتی آری! گفتی طریق مسلمان می دانی؟ گفتی آری، فرمودی پس اینجا چرا آمده ای؟ اکثر فرمودی به فرزند خود شیخ خواند ظهور که صوفی مشو این مشو و آن مشو مسلمان شو، در شب دوشنبه دویم ماه ربیع الاول سال شش صد و نود و هشت وفات یافت، در سرخاب تبریز مدفون شد.

موج احوال آن مرجع سایلان حقیقت آگاهی، آن استاد مایلان معرفت نامتاهی^۱، آن در کمالات معمور حضرت شیخ خواند ظهور عالم علوم صوری و معنوی خف و خلیفه شیخ عمر باغستانی است، از تربیت والد خود به علو درجات ولایت رسیده و سوای آن از دیگر مشایخ کبیر کسب کرده است. در رشحات^۲ آرد که وی با تنکوز شیخ اصحاب خواجه احمد یسوی در ترکستان ملاقات نموده بسیار فواید برداشت، تنگور ضعیفه داشت که او خیلی بی ادب بود روزی بکند بر بسره آورد و تنگور صبر نمود و گفت این مرتبه ولایت مرا بدین صبر و برداشت عطا فرموده اند، ویرا در طریق صوفیه مصنفات است آنجا نویسد، توحید یگانه گردانیدن تن است از شهوات برای عبادت و یگانه گردانیدن دل است از خطرات و لاحق واحد است و توحید واحد محال^۳.

موج احوال آن مقتدای مشایخ کبار، آن پیشوای درویشان سعادت دثار^۴، آن عاشق ذات معبود خواجه داؤد، خلف و خلیفه پدر خود خواجه خواند ظهور است، صاحب آیات کرامات و خوارق عادات بوده، نه غایت کشف قوی داشت، خواجه محمد پارسا که عزم سفر حج نمود قاصد برای تفاؤل پیش او فرستاد، او قاصد را پوستینی از روبه عنایت کرد و برای خواجه تیشه و تیر فرستاد،

۱ د: معرفت 'گماهی'

۲ د: 'رشحات' ندارد

۳ د: توحید و احمد صحاح

۴ ح: د: سعادت 'آثار'

او قاصد نالان آمد که در گرما پوستین چه کر آید؟ خواجه فرمود هر دو عنایت او خالی از حکمت نباشد. روزی در سفر سرمازاده شد پوستین محافظ جان قاصد شد، خواجه که در مدینه وفات نمود آلتی بجهت کمدیدن قبر نبود، تیشه و تیر به کار آمد، به عمر هفتاد و پنج سالگی در هشتصد و بیست و شش وفات یافت.

موج احوال آن ناهج مناهج طریق طریقت، آن ابواب اسرار معرفت، آن اعلی کمال و خوارق بیز، حضرت بابا آبریز از اکابر^۱ اصحاب شیخ عمر باغستانی است، صاحب جذبه عظیم بود، در رشحات آرد ازو پرسیدند لقب آبریز ترا چه سبب است؟ فرمود چون حق تعالی روز ازل گل^۲ آدم می سرشت من آب بر آن می ریختم از آن روز مرا آبریز لقب کردند، در ابتدای جذبات و غلبات او گاهی بر سر راهی می نشست همچو اطفال از نی بوریا و خاشاک تیر و کمان ساخته و تیری از آن به طرف هر که می انداخت فی الحال می افتاد و جان می داد، ویرا گاوی بود گاهی بروی بار نموده به طریق معامله پیش پیر خود تنها روانه می کرد و میان ایشان چند فرسنگ راه بود هر که در راه گرد آن گاو می گشت فی الحال او را درد شکم لاحق می شد، مدام آن گاؤننها آمد و شد می داشت.

موج احوال آن ناصح مشایخ کبار آن متقن مقدسات ابرار، آن وسیله مریدان به روز رستخیز، حضرت شیخ برهان الدین آبریز، از نژاد بابا آبریز است، جذبه قوی و کرامات علانیه و کشف غالب داشت. در رشحات نویسد مرید بابا ناچین است، بزرگی بود از ناچین آمده در ولایت ساش در تاشکند مقیم شد، چون سید قاسم تبریزی به سمرقند آمد^۳ شیخ به دیدن او رفته، دید که مرتجع نشسته است، گفت که اگر شما مرتجع نشینید مریدان شما خواهد^۴ خسپید، چنین نشست^۵ از شما خوش نه آمد در پی مبالغه اصحاب سید با شیخ به خشونت پیش آمدند، وی مبالغه کرد تا که سید دوزانو نشست، چون سید به طهارت خانه رفت مریدان سید مثل پیر مخدوم و حافظ سعد سیاف باز تعرض نمودند و چند مسئله توحید

۳. الف، د: سمرقند 'آمده'

۲. الف: 'بجل' آدم

۱. د: از 'کبار' اصحاب

۵. ج: 'نشست' ندارد

۴. ج: 'خواهد' ندارد

پرسیدند، گفت من آن ندانم فاما این قدر دانم که سید بمرد، بعدش سید را مرض قولنج بهم رسید، همچنان شد.

موج احوال آن ره روپیر شیخ ابوسعید آبریز، از احفاد بابا آبریز است و شیخ امان جد مادری اوست، در وقت وی شیخ ابوسعید سبحان مجذوب مستقیم الاحوال بود، حالات صحیح و مقام رفیع اندر تصوف داشت، در شهر شش صد و نود و چهار وفات یافت.

موج احوال آن به یاد حق در کوشش حضرت شیخ بخشش از منتسبان سلسله باغستانی است. در رشحات نویسد صاحب خدمات و حالات دل پسند بود، شیخ یعقوب چرخ به خواجه عبیدالله احرار در وقت اسفار به ملاقاتش مبالغه نمود که او با کمال جذبه استقامت شریعت دارد و این کار بزرگ است.

موج احوال آن سرمایه بی غمی مولانا تاج الدین درعی از اجداد خواجه عبیدالله احرار است، او اکابر زمان و عالم به علوم ظاهری و باطنی و متقی صاحب احوال علیه و کرامات ظاهریه بوده است، در باب تلاوت قرآن گفتمی که به حضور دل و به جهت خواندن رواست.

موج احوال آن قبله ارباب بصیرت، آن محقق دقایق حقیقت، آن فرد به مقدمات جوانمردی، غوث وقت حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی از نژاد محمد بن ابی بکر است مرید و خلیفه و سجاده نشین عم خود شیخ ضیاء الدین ابونجیب سهروردی بود. در لطایف اشرفی آمده، وی خرقة از شیخ ابومحمد بن عبدالله بصری و از شیخ مدین مغربی نیز پوشیده و در تلویح یافعی نویسد، وی استاد زمان خود و یگانه وقت و محل طلوع انوار الهی و منبع اسرار نامتناهی، رهنمای طریقت و مظهر حقیقت، رئیس بزرگترین مشایخ، جامع میان علم ظاهر و باطن، مقتدای عارفان و عمده سالکان، عالم ربانی بود، آن قدر ریاضات و مجاهدات که او کرده کمتر ازین طایفه کسی کرده باشد، کوه تفاوت بود و متابعت سنت رسول از اول تا آخر وقت خلاف نبود، آن قدر تصرفات صوری و معنوی که او را دست داد

خال خال ازین قوم شنیده می شود. در نفحات نویسد وی خدمت شیخ عبدالقادر را هم دریافته و بسیار مشایخ وقت را دیده و با خضر علیه السلام صحبتها داشته، کتاب عوارف در مگه معظمه تصنیف نمود غرض که ویرا کمالات بس ببند است، روز چهار شنبه غرة محرم شش صد و سی و دو وفات، مزار در بغداد.

موج احوال آن لجۀ حقیقت معانی، حضرت شیخ ترك بیابانی مرید شیخ شهاب الدین سهروردی است، در اخبار الاخیار آمده دیگر احوال او به دریافت نیامد، قبر او^۱ نزدیک قلعه دهلی است، رحمه الله علیه.

موج احوال شیخ شهاب الدین مقتول خواهرزاده شیخ شهاب الدین سهروردی نامش یحیی بن حبس است، در حکمت مشائیان و اشراقیان متبحر بود در هر یک از آن تصانیف لایقه دارد او را منسوب به سیمیا داشته اند و بعضی به اعتقاد حکمای متقدمین نسبت کرده اند، در حلب به عمر سی و شش یا هشت با این همه کمالات در سال پانصد و هشتاد و شش علماء اغوا نموده به قتل رسانیدند، بعضی در حق او در حیات و ممات کرامت ظاهر می کنند و اکثر حلییان و دمشقیان به کفر نسبت کنند، شمس الدین تبریزی بسیار ثنای او می کند از آن معلوم می شود که مرید شمس الدین تبریزی باشد، چنانچه قول اوست چون به صدق تمام صحبت شمس گیرند بدر کامل نشد و در ترجمه ملل و نحل آرد که در ملت محمدی صلی الله علیه وسلم بر صریح حکمای فلاسفه مثل یعقوب بن اسحاق کندی و حسین بن ابوالاسحاق و یحیی نحوی و ابوالفرج مفسر^۲ و ابی سلیمان و ابی محمد مسعود مقدسی و ابوبکر بن ثابت بن فروه و ابی تمام یوسف بن محمد نیشاپوری و ابی زید احمد بن محمد بلخی و ابی حارث حسن بن محدث قمی و احمد بن خطیب سرخی و طلحه بن محمد سقی و ابی حامد احمد بن محمد اسفرایی، عیسی بن علی، احمد بن محمد مسکویه و ابو ذکریا محمد بن عدی حموی و ابی نصر بوده اند.

۱ ج: 'او' ندارد

۲ د: 'او' ندارد

۳ الف: 'مفسر' ندارد

موج احوال آن درویش به عشق^۱ امین **حضرت میر سید معز الدین** خلیفه کامل شیخ شهاب الدین سهروردی است، مردی عظیم القدر بود، حالی بسیار بلند داشت و همّتی وسیع، از ابدال هفتگانه که موصوف به صفت اسم قاهر^۲ می باشند او بود که بر ولایت هندوستان به طریق و غلبه به امر^۳ حق تصرف می کرد، در زمان حضرت قطب الاسلام بختیاراوشی از بغداد به هند آمد و در قصبه سندیله متوطن گشت، مرقد متبرک او در قصبه مذکور است از مرآة الاسرار.

موج احوال آن سید والا منزلت، آن ولی معلی مقبت، آن مستغرق به جمال معنوی، پیر وقت سید نور الدین مبارک غزنوی، مقتدای روزگار شیخ الاسلام حضرت دهلی بود، در وقت شمس الدین التمش بادشاه او را از امیر دهلی می گفتند، اعظم خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی است. در مرآة الاسرار از اقوال شیخ نصیرالدین چراغ دهلی آرد که سید نور الدین مبارک را نعمت از شیخ اجل شیرازی رسیده و بیان آن اینست^۴ که شیخ را بریدی از بازارگان گفت خدا مرا پسری داده که بنده زاده شیخ است می خواهم او را به خدمت بیارم، شیخ احل گفت از جانب راست آورده به نظر من در آر،^۵ پدر^۶ سید نور الدین در آن وقت حاضر بود این کلمات شیخ شنیده برخاست همان وقت به خانه او سید نور الدین که متولد شد او را شسته به پارچه پیچیده به حسب فرموده شیخ از جانب راست به نظر شیخ در آورد، شیخ نظر عنایت به حال سید فرمود، درین یک نظر به سایر نعمت بدو بخشید چون بازارگان پسر خود را آورد شیخ گفت نعمت نصیب سیدزاده شد کمالیت سید نورالدین زاید از حوصله تحریر است، به غره محرم شش صد و سی و دو به دهلی وفات، متصل شمسی مدفن یافت.

موج احوال آن چراغ قندیل قائمه عرش، آن به امر حق رونق افزای فرش، آن به اتباع کلمه همه اوست با همه در مدارا، آفتاب آسمان کرامت حضرت پیر بخارا اسم شریفش را بعضی عبدالرحیم بخاری گویند و به زبان خاص و عام بالفعل

۱ د: 'عشق' امین ۲ د: اسم 'فایز' میباشند ۳ الف: غلبه 'قاهر'
 ۴ ج: 'آن' آن است ۵ ج: در 'آر'؛ د: 'آرید' ۶ د: پدر، ندارد

وقت تحریر اوراق زخار معروف به پیر بخارا است. صاحب تذکرة الاصفیا آن حضرت را به شاه سمرقند یاد نموده که مرد بابرکت و کرامت و ذوق و شکرو حالات از دنیا و مافیها منفرد، از صحبت خلق محترز، مرید شیخ شهاب الدین عمر سهروردیست و معاصر قاضی فخرالدین بجنوری، مرید سلطان المشایخ نظام الدین احمد بدائونی بود، شیخ ضیاء الدین کرمانی جدّ مخدوم اعظم ثانی که در لکهنؤ رخت اقامت انداخت و شاه ابوالبقا پدر مخدوم اعظم ثانی از او اخذ فواید دینی می نمود مزارش نیز در دایرة مقبره آن صاحب کمال است و شیخ اعظم ثانی که از حناب پیغمبر علیه السلام بعد مناظره علمای شافعی مذهب که مخاطب به خطاب اعظم ثانی شد نیز از برکت انقاس حضرت پیر بخارا بود و آن برین نوع است که پدرش شیخ ابوالبقا مدام تنها در خدمت پیر بخارا رفتی، روزی شیخ اعظم که به غایت صعر سن داشت بی اطلاع والده به دایرة آن حضرت رفت، او حضرت فرمود ابوالبقا همراه تو کیست؟ گفت کسی نه! فرمود تحقیق کن، بعد دریافت التماس کرد پسری خورد سال دارم بی اطلاع من همراه آمد، فرمود به حضور آر، بعد ملاحظه اش فرمود چه نام دارد؟ گفت اعظم! فرمود این اعظم ثانی خواهد شد پس همچنان شد، این مقدمه را مفصل در احوال اعظم ثانی در لجة سهروردیان باید خواست و آنچه محرر سطور به چشم خود دیده است، آنست^۱ که لحظه لحظه ساعت به ساعت تصرف هر جس از مزارش مثل فواره فیض جاریست، مرقد شریفش بر غایت بلندی واقع شده سگان پیرامون آن نواح تپله او را قبله حاجات می شمارند و بالای آن تپله شجر نیم است که برگهایش از سایر نیم شهر تلخی کم دارد و برگ آن شاخ که بر سینۀ مبارکش سایه دارد محض شیرین، درویشی در آن حوالی دایره داشت پسرش از جهالت و غرور جوانی نیری انداخت ناگاه بر چپوترۀ مزارش رسید و در آمد، در عرصۀ قلیل از زن و مرد آن فقیر هیچ کدام باقی نماند و موضع دایره اش به تصرف دیگران گردید، قبر شریفش بالای تپله طرف مغرب لکهنؤ، رحمه الله علیه.

۱ د: این است

موج احوال آن مجاهد دین **شیخ عماد الدین** صاحب ولایت مانده^۱، از اعظم خلفای شیخ شهاب الدین سهروردیست، به غایت صاحب کمال و عالی احوال بود، خرق عادت ظاهر و باهر داشت.

موج احوال آن مرد میدان معركة مجاهد، آن فرد صوری مشاهد مشاهد، آن پیوسته به بحر وصال در غواصی، قطب الاقطاب **حضرت مولانا سلیمان بن عبدالله عبّاسی** منبع فیوضات تلقین و مجمع مقدمات یقین، پیشوای بزرگان، مقتدای عارفان بوده است و خرقه و تلقین از شیخ شهاب الدین سهروردی یافته و از شیخ فریدالدین عطار فیض برداشته. در تذکرة العارفین نویسد وی از امیران ولایت بود و عین دولت و کثرت جاه به ریاضت و عبادت اشتغال داشت، چون فتنه و فساد در ولایت ظاهر شد به هند^۲ آمد چون متصل دهلی رسید بادشاه وقت سلطان شمس الدین استقبال نموده به شهر آورده متصل منزل خویش جا داد و چهار هزار تنکه سفید برای مصرف خدایش فرستاد و پیوسته حاضر خدمت مولانا می شد، روزی برای اقامت دهلی به خدمتش ملتمس شد بعد تأمل مولانا فرمود درین امر اشارت باطن را منتظر ام، روزی حضرت قطب الاقطاب^۳ بختیار اوشی و شیخ شمس الدین تبریزی پیش وی آمدند و فرمودند که مقام مسکن مولانا به کنتور متعین شده پس در سینه شش صد و هفتده مولانا در کنتور تشریف آورده و کلبه ساخت و چهل سال در آن کلبه منزوی ماند که جز به ادای نماز جمعه و بعضی امورات بر سبیل ندرت برآمدی و کمالات او را از اینجا قیاس ناید کرد که حضرت خضر بر وی رسیدی و فرمودی ای سلطان التارکین حق سبحانه تعالی بتو بر ملایکه مفاخرت می کند، در ولایت او را لقب سلطان التارکین بود در هندوستان به مولانا معروف شد، او را فضایل و شمایل بسیار است. از احوال اوست فرمودی، من مثل شهاب الدین بهکری ندیدم، وی نیز خود را ندیده که ظاهر و باطن مثل پیغمبر بود، شیخ شهاب الدین بهکری مفتی عراقین بود، به زمانه او فتوی غیر ازو نمی خواستند و خیلی اعتماد داشتند، شیخ

۱ د: ولایت 'دانده'

۲ د: 'به' ندارد

۳ ح: 'قطب الاقطاب'

شهاب الدین^۱ با ابدالان در عبادت مشغول می ماند، حضرت مولانا یکصد و ده سال عمر یافت چون وفات کرد متصل کنتور برحوض جنوب دفن شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقتدای عابدان، آن پیشوای زاهدان، آن به درویشی و ریاضت متین، **حضرت مولانا صدرالدین** برادر زاده و سرید و خلیفه و تلقین یافته مولانا سلیمان است، جامع بود میان علم صوری و معنوی، هر روز هزار رکعت نماز کردی و یکی از اجدادش که علی ثانی^۲ نام داشت نیز هزار رکعت نماز هر روز می کرد، چون مولانا سلیمان را وقت آخر رسید امامت پیران و خلافت و نعمت به مولانا صدرالدین بخشید و فرزند خود مولانا ناظم الدین را سجاده نشین خود گردانیده تربیت و تلقین او را حواله مولانا صدرالدین نموده فرمود، توهیج^۳ فرزند تدار، این پسر ما را بجای پسر خود تربیت کن و هرگز درین امر از وی مقصر نشوی، او قبول کرد، عمر شریفش هفتاد و نه سال، چون^۴ وفات کرد در مقابر مولانا سلیمان مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن خزینه^۵ کلمات نفع خلاق، آن گنجینه نکات دقایق، آن در ولایت کبر به مقام^۶ سروری، قطب زمان **حضرت شاه ظهیرالدین کنتوری** خلف و خلیفه مولانا سلیمان است و تمام تربیت و تلقین از مولانا صدرالدین یافته چنانچه بالا گذشت^۷، پدرش فرموده بود که فرزندم ظهیرالدین قطب زمان خواهد شد و تا قام قیامت از فرزندان او ولایت مسدود نشود، از افوال اوست هر که در شش مقام به کلام دنیا مشغول شود چهل ساله حسنات او ضایع گردد، یکی در مسجد، دویم در مجلس علوم، سیوم در پی جنازه، چهارم در گورستان، پنجم در اذان، ششم در قرائت قرآن و نیز قول اوست که مشایخ رحمهم الله درباره توکل چیزها فرموده اند، نزدیک ما توکل این است که منع و عطارا جز از حق تعالی نه بینی، چون شاه ظهیرالدین در ماه ذی قعدة^۸ بیمار شد اکابر قصبه به جهت اعادت آمدند، فرمود

۱ د: شهاب الدین 'نکر' ۲ الف: علی 'نامی' ۳ د: 'توهیج' ندارد

۴ د: 'چون' ندارد ۵ د: 'آن کلمات نفع' ۶ د: 'ولایت سروری'

۷ د: 'چنانچه پدرش فرموده' ۸ د: 'در باره وی بعد'

پدرم در عشرهٔ اول ذی قعدة بیمار شد و سیزدهم ماه مذکور در گذشت، من به تاریخ دهم ماه مذکور خواهم رفت، چون ماه اذی الحجّه دیده مبارک باد او را دادند^۲ فرمود این ماه به شما مبارک باشد، پس به تاریخ دهم به سیر ملأ اعلیٰ شتافت، در مقبرهٔ پدرش مستور به حاک کردند، رحمه الله علیه.

موج احوال آن جوّاد اهل کمال، آن صاحب فواد عالی احوال، آن ولی مشیخت اسن، افضل زمانه **شاه خیرالدین** پسر ظهیرالدین کنتوری است، مرید پدر خود بود، صاحب علم و تقوی و جوادی او انتهایی ندارد هر قدر که هر روز فتوح می رسید در همان روز خرج می کرد، در آن باب مردم چیزی گفتند، او به دلایل خوشنودی خدا و رسول خدا در همین ثابت کرد، بسیار بزرگ بود، چون وفات کرد به مقبرهٔ اجداد خود^۳ در کنتور مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن پیشوای تارکان، آن مقتدای سالکان، آن معنی تصوّف معانی، **حضرت شاه ظهیرالدین ثانی** خلف و خلیفهٔ خیرالدین است، جامع علوم منقول و معقول که سلطان العلماء لقب داشت و شافعی ثانی^۴ نیز او را می گفتند، به غایت عالی شان اندر تصوّف بود، کمالاتش را از اینجا^۵ قیاس باید کرد سلطان فیروز شاه او را تکلیف حضور نمود، رفت^۶ و گفت، کریمه اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ما را بتو رسانید، سلطان به نهایت اعزاز متصل جای خود او را جای اقامت داد و از غایت نیازمندی روزی با حضرت نصیرالدین چراغ دهلی به منزل شاه آمد، ملک العنما همراه بادشاه^۷ بود از آن حضرت تذکرهٔ علمی در میان آورد، آنحضرت جوابهای پسندیده داد، سائر حضار و بادشاه تحسین نمودند، روزی آنحضرت در خدمت شیخ نصیرالدین چراغ دهلی رفت، وی سجادهٔ خود را گذاشته تواضع نشستن نمود، آن حضرت گفت، این بساط خواجهٔ بزرگ است لایق این ایشانند مرا پاس ادب می باید، عمر شریفش از صد متجاوز شده بود، چون

۲. الف: 'ماه' ندارد ۲. د: او را 'دادید' ۳. د: 'مقبرهٔ احمد' او

۴. د: 'شافعی ثانی' ندارد ۵. د: 'کمالاتش را قیاس' باید ۶. د: 'نمود' و گفت

۷. ج: 'همراه بود'

وفات کرد در مقبرہ بزرگانیش مدفون کردند.

موج احوال آن بزرگ زمانہ، آن مرتاض و یگانہ^۱، آن مصروف فی سبیل اللہ، مرشد وقت **شیخ عطاء اللہ** خلف و خلیفہ پدر خود شیخ ظہیر الدین ثانی است، صاحب برکات وافر و تصرفات متکثر، رتبہ بلند و درجہ ارجمند را در تصوف مالک بود، او بست و پنجاه سالہ بود کہ پدرش تمام اعیان قصبہ را جمع ساختہ او را خلیفہ خود نمود و نصایح دلپسند فرمود از آن جملہ است کہ بعد وفات فقیر ظہیر الدین ثانی در نواح کنتور قحط عظیم خواہد شد در آن تہلکہ مردم وطن خود را خواہند گذاشت تو نیز بہ فتحپور بروی، حضار معروض داشتند کہ درین مقدمہ حضرت دعا فرمایند، فرمود بہ قضای مبرم دعا را تا اثر نیست، بعد از سہ سال از وفات پدرش قحط عظیم مشابہ قیامت قائم شدہ و تا دہ سال ماند، آن حضرت را شیخ حسام الدین فتحپوری کہ از سابق دختر خود بہ آنحضرت دادہ بود از کنتور طلبدہ در فتح پور نگاہداشت تا چہل سال بہ عبادت و ریاضت آنجا گذرانیدہ بود و در^۲ پردہ شد و بہ مقبرہ شاہ حسام الدین مدفون شد، رحمۃ اللہ علیہ.

موج احوال آن پروردہ اہل ولایت، آن از بزرگان یافتہ ہدایت، آن دائم بہ مشاہدات حضوری، حضرت شاہ علاء الدین فتحپوری بن شیخ عطاء اللہ کنتوری، حالات بزرگی و کمال بہ احوالش ساطع و کیفیت تودد و حال بر ذاتش قاطع، ویرا فتحپوری از آن گویند کہ مولدش آنجا واقع شدہ^۳، پدرش با خود خلف و خلیفہ بودن بہ احترامش کوشیدی و فرمودی کہ این شفقت من بر تو لہذا است کہ در پشت تو پسری است کہ ابوالاولیاء گردد، مراد ازین پسر حضرت شاہ عبدالرحمان جانباز لاہرپوری است، بعد تحصیل علوم دینی معارف یقینی آن حضرت بہ مگہ و مدینہ رفت و ہفت سال آنجا ماندہ سعادت برداشت، بعد آن جناب پیغمبر علیہ السلام را دید ارشاد یافت کہ بہ ہندوستان^۴ برو و متاہل شو ترا

۱ الف: مرتاض و کفایہ

۲ الف: 'در' ندارد

۳ د: واقع شد

۴ د: کہ 'ہندوستان'

پسری قطب الاقطاب حق تعالیٰ خواهد بخشید، پس زیارت جدّ خود حضرت عباس نموده از راه بعداد به هند آمد و در فتح پور به فیض رسانی^۱ علم صوری و معنوی مشغول شد، از حسد بعضی او به لکهنؤ رفت و سه سال آنجا بود، از شیخ اعظم ثانی او را محبت فوق الحد پیدا آمد، گویند از مریدان شیخ مینا کسی به شیخ خود خبر رسانید که شیخ علاء الدین فتحپوری ازینجا اقامت نموده ولایت آنجا را به نام خود شهرت می دهد، شیخ مینا^۲ فرمود که بی اجازت من چگونه می تواند ماند؟ شب آن حضرت جدّ خود مولانا سلیمان کنتوری را به خواب دید، ارشاد یافت که قطب لکهنؤ مخدوم شیخ مینا است و غلغله ولایت او در هفت آسمان جاریست بی حکم او بودن موجب زیان است، صبح بیدار شده در خدمت شیخ مینا آمد^۳، به مجرد دیدن شیخ مینا فرمود مولانا از اشاره جدّ خود آمدید^۴، به خاطر جدّت از تو خوش شدم و جای تو دیگر است بعد چندگاه به تو خواهد نمود، اگر خواسته باشی چند گاه درین نواح گذران کن^۵ پس^۶ به قصبات و قریات لکهنؤ چندی مانده به فتح پور رفت و متاهل شد و آن فرزند بهم رسید عبدالرحمن نام کرد، احوالش در لجه^۷ قلندران باید خواست.

موج احوال آن صاحب حالات معصومی، شیخ ضیاء الدین رومی خلیفه شیخ شهاب الدین عمر سهروردی، در مرآة الاسرار نویسد که سلطان المشایخ گوید که ضیاء الدین رومی گفت مرا یک مریدی بود، بعد وفات او را در بهشت دیدم مغموم، پرسیدم وجه غم چه باشد؟ گفت اینهمه یافتم فاما لذتی و حالی که در سماع بود کجا است؟ شیخ ضیاء الدین رومی عمر دراز یافته بود، سلطان قطب الدین بن سلطان علاء الدین ارادت به او داشت، روز فاتحه سوم شیخ ضیاء الدین سلطان المشایخ هم رفت، بادشاه تعظیم از عرور نکرد نتیجه آن بیافت، این احوال مفصل در^۸ کتب دیگر نوشته اند، روضه شیخ ضیاء الدین در راه مقام قطب الاسلام است.

۱. ج. د: 'بصیر سالی' علم ۲. د: شیخ 'مسافر' نمود ۳. د: مینا 'اند'
 ۴. ج. د: 'خود' آمدند ۵. الف: 'گذران' مکن ۶. د: 'پس' ندارد
 ۷. د: 'ذریعه' قلندران ۸. ج: 'از' کتب

موج احوال آن باریاب ولایت محتشم، آن به اصحاب هدایت محترم^۱، آن فارغ از اندیشه مستقبل و ماضی، مقتدای قوم شیخ نجیب الدین علی بن برغش شیرازی، به نفحات آرد، وی عالم و عارف، سرچشمه علوم معارف، پدرش بر عرش اربناء تجار و اغنیاء کبار بود، از شام به شیراز توطن و ناقل گزید، شعی جناب حضرت علی مرتضیٰ پیش وی طعام آورده باهم خورد و از تولد فرزند مسعود ازل بشارت فرمود، چون متولد شد نجیب الدین نام کردند، مثل شیخ روزبهان بقلی^۲ و غیره بزرگان از طفولیت علی را پسندیدند و نوازش نمودند، شعی شش پیر^۳ را به خواب دید از آنحمله یکی را به خود متوخته و متبسم یافت، به تلاش او سفر حجاز نمود آنجا خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی را یافت، همان شبیه که به خواب دیده بود بشناخت ملازم شد، شیخ هم او را از شرف باطن دریافته بود به تربیتش کوشیده به خرقة ممتاز ساخته، بعد از سالها رخصت شیراز داد و اجازت الباس خرقة برای او و شیخ شمس الدین صفی که یکی از مشایخ کبار و صاحب حالات عظیم و کرامات بزرگ مرجع خلائق بود نوشت و چهل عدد کلاه عنایت کرد، بست برای علی و بست برای شیخ صفی و بر هر کلاه نام یکی بزرگ نوشته داد که از طرف من شما هر دو کس به این مردان رسانند^۴ که نام آنها بر کلاه نوشته ام آنگاه الباس خرقة دیگران کند، همچنان کردند و ازین هر دو بزرگان عالمی به فیض رسید، رسائل مفید و کرامت سعید شیخ علی مسسوب اند، روز جمعه ماه شعبان شش صد و هفتاد و هشت وفات یافت، در شیراز مدفون شد.

موج احوال آن بزرگ عالیشان، آن فخر خاندان، آن مطلع انوار ایزد سنان^۵ شیخ ظهیر الدین عبدالرحمان خلف و خلیفه شیخ نجیب الدین علی بر عرش است، در نفحات نویسد چون مادرش به وی حامله شد شیخ شهاب الدین سهروردی پاره از خرقة خود فرستاد، چون متولد شد در آن او را پیچیدند، اول خرقة که در دنیا

۱: 'مکرم'

۲: 'نقلی'

۳: 'شش پیر'

۴: 'رسانید'

۵: 'ج: 'یزدان' شیخ؛ د: 'بزرگان' شیخ'

پوشید آن بود، چون بزرگ شد از تربیت^۱ پدر به درجه کمال رسید و به کرامت^۲ و خوراق مشهور شد، تصانیف بسیار دارد از آن جمله ترجمه عوارف را نموده در آنجا تحقیقات از کشف و الهام بسیار است، رحمه الله علیه.

موج احوال آن خدیو اقلیم بی نظیری شیخ نور الدین عبدالصمد نظیری

مرید شیخ نجیب الدین علی برغش است، عالم علوم صوری و معنوی و به کمالات عالی محتوی^۳ بود و ولایت او را ازینجا قیاس باید کرد که مثل شیخ عزالدین^۴ محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی دو مرید عارف و کامل داشت، شیخ محمود کاشی نیز ترجمه کتاب عوارف به وجه اکمل نوشته است که آنرا نظیر نیست، رحمه الله علیه و شیخ عبدالرزاق کاشی از خدمت شیخ صدر الدین قونوی نیز خرقه پوشیده است، میان وی و شیخ علاؤ الدوله سمنانی در بیان وحدت وجود مکتوبات واقع شده است. در نفحات باید^۵ خواست درین مختصر نگنجیدند، در سلسله شیخ نجیب الدین علی بسیار بزرگان عالی احوال شده اند.

موج احوال آن خزینه اسرار کمالات کماهی، آن گنجینه حالات انوار الهی، آن مست شراب مشرب صافی، فطرب ولایت شیخ زین الدین ابوبکر خوافی از کمال محققان این طایفه بود، شانی به غایت رفیع داشت، خواجه محمد پارسا او را به غایت پسندیدی، مسافرت بسیار کرده و مجاهدات شاقه کشیده اکثر مشایخ را دریافته بود و تربیت از شیخ نور الدین عبدالرحمن مصری داشت که در وقت خود قبله طالبان بود و در مصر به مقام شیخوخیت در تربیت^۶ اشغال اشتغال داشت و وی از خدمت شیخ جمال الدین یوسف گورانی و او از دو پیر بی نظیر نعمت یافته یکی شیخ حسام الدین شمشیری، دویم شیخ نجم الدین محمود اصفهانی و این هر دو بزرگ مرید و خلیفه شیخ عبدالصمد نظیری. در نفحات آرد

۱. د: ازین 'مرتبت' پدر ۲. د: رسید 'دیگر است' و خوارق ۳. د: عالی 'معنوی'

۴. د: شیخ 'الدین' محمود ۵. د: 'نفحات' آند ۶. ج: در 'بیت' اشغال

که شیخ زین الدین را قدم بر جاده شریعت بود و این کار بزرگ است اندر تصوف بعد تکمیل تصوف پیر او نور الدین عبدالرحمان اجارت نامه^۱ برای او نوشت و رخصت نخاف^۲ وطن اصلی او که در جز رسالت داد آنجا شهرت عظیم یافت، در آخر عمر سه روز غایب ماند چون پیدا شد تا يك سال سخن نگفته^۳، شب یکشنبه دوم شوال سال هشت صد و سی و هشت وفات، قبر به جوار عید گاه هرات.

موج احوال آن برگزیده حضرت صمد^۴ درویش احمد اصلش سمرقند از مریدان کار کرده و خلفای گوی به معرفت برده^۵، شیخ زین الدین خوافی است سخنان صوفیه دیده و پسندیده بر منبر می گفت به درس^۶ و افاده^۷ فصوص الحکم معمول داشت، مکرر به شرف حضور آن سرور صلی الله علیه وسلم رسیده، از عایت مصاحبت او روزی شبی زین الدین در عالم خاموشی ازو فرمود، احمد جانی دیده که جذبه خیلی مذکور شده باشد که در جذبات پی در پی گردد و اصلاً مقطع نشود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مورد دولت خدا داد، حضرت سید اله داد در سهرورد از سلسله شیخ زین الدین خوافی خیلی الفت داشت، پرهیزگار، خدا پرست دانای علوم صوری و معنوی تابع شریعت سرود پسندیدی سائر ماکولات ترك کرده به يك کاسه شیر اکتفا داشت، در معارف ذاتی ممتاز بود.

موج احوال آن سرمایه معارف ذاتی شیخ سراج الدین علم بن قوام الدین ملتانی او اصحاب شیخ زین الدین خوافی بود، اصلش ملتان عدم صوری و معنوی بر کمال داشت، در هرات نشو و نما یافت، بعد شیخ خود مسند خلافت و ارشاد را زیب داد و عالمی را از مشاهده انوار بهره بخشید، پیر می گفت هزار مرید داشتم مثل سراج الدین کسی مرا راضی نساخت، مزارش در نهر واله در بلاد گجرات، رحمة الله علیه.

۱ د: اجازت یافته برای ۲ ج: خفت نخاف ۳ الف: سخن نگفته

۴ ج: حضرت محمد ۵ د: نرده ندارد ۶ ج: د: گفت پدرش

۷ ج: د: بدرم افاده

موج احوال آن در عبادت بیدار دل، آن در طریقت به انتهای منزل، آن متابع^۱ شرع متین، حضرت مولانا محمد امین مرید شیخ زین الدین خوافی است، در گلزار آرد سند حدیث مشکوٰۃ شریف از مولانا جلال الدین نمود، او^۲ در معامله از حضرت مرتضی سند کرده بود چون مشکوٰۃ او گم شد علی مرتضی به کسی فرمود مشکوٰۃ خود را بدو رسان او فرموده بجا آورد.

موج احوال آن اهم مجاهد، آن اتم مشاهد، آن ناظر اسرار لامکانی، حضرت مولانا شمس الدین مجد تابادکانی مرید شیخ رین الدین خوافیست و از ملا جامی نیز تربیت یافته و از روح احمد جام زنده فیل فیض ها یافته و از دیگر مشایخ هم اخذ نموده. در گلزار ابرار نویسد وی مورد افضال الهی و آثار غیر متناهی^۳ بود، ابواب علم لدنی بر وی کشاده بودند، قول آنست دو بار ترك ادب از فقیر به خدمت پیر واقع شد اول این که وقت ادای^۴ نماز امام جانماز زیر پای نداشت^۵ و من داشتم فرمود بردار، گفتم در مذهب ما که شافعی ام باکی نیست، دویم روزی^۶ مرا کلری فرمود نیمه از وضو مانده بود بجا آورده^۷ به فرموده اش بپرداختم اکنون ندانم دوی^۸ این ندانم از کدام دریوزه سازم و از که بیرسم و ار کجا یابم؟ از چنین سخنان سراسیمه و حیرت افرا و پشیمان زیستی، روزی حقیق پناهی به حجره رفته پرسید که این کتب چه باشد؟ گفت قرآن و دیوان تصنیف من که از ترس^۹ دست اندازی زبانیان پناه گریخته مولانا جامی بسیار خوش شد، در سال هزار و بقولی شش صد^{۱۰} و نود^{۱۱} و یک در خیابان سری یافت.

موج احوال عاشق ذات انالی مولانا محمد خوشرالی^{۱۲} مرید مولانا محمد^{۱۳} تابادکانی شد و سیر سلوک از تمام کرد از وطن تا به حجاز روزه داشته

۱ د: آن 'شایع'	۲ ح: 'او'	۳ ج: غیر 'تا متناهی' بود
۴ د: وقت 'آورست'	۵ الف زیر پای 'داشت'	۶ ج: 'پیر دری' مرا
۷ ج: 'نجا' آورد'	۸ د: 'ندانم این ندانم'	۹ د: که از 'پیر سر' دست
۱۰ ح: بقولی 'نه' صد	۱۱ د: صد 'بوده'	۱۲ ج: مولانا 'مجد خود سرائی'
۱۳ د: 'مجید' یانا		

پیاده طی منازل نموده سعادت حج بجا آورده، درویش لاؤبالی و فقیر سرمست را توفیق ازلی^۱ بود، رحمة الله علیه، شیخ صدر الدین ادریسی^۲ خلیفه شیخ^۳ زین الدین خوافی از صلحا و اخیار^۴ و بزرگان ابرار در سال هزار وفات، از تذکره نفس آورده شد.

موج احوال آن ممتاز وادی کاسلی، شیخ صوفی علی در سفینه الاولیاء آرد اصلش از ولایت جام مرید شیخ زین الدین خوافی بود، ابتدا او مزارع بود، روزی جمعی درویشان به حضور او گذشتند و نگاهی برو افکندند تاثیر نگاه مردان خدا به دلش کار کرد او از همه بیگانه به حق یگانه شد، درین راه نامی و کاسی^۵ بهم رسانید، در نهصد و هشت نبوی وفات.

موج احوال آن ولی امجد، مولانا شمس الدین محمد مرشد از دامن گریان مرید شیخ زین الدین خوافی بود، چون مرشدش به خدمت شیخ بهاء الدین عمر رفت مولانا نیز مصاحب بود، چون مرشدش خدمت شیخ سعد الدین کاشغری اختیار کرد وی نیز حاضر بود، غرض مولانا را مناقب بلند در تفحات نویسد.

موج احوال آن خلاصه راه روان با اخلاص، آن سر حلقه واصلان اختصاص، آن محیط نسیم صبح حیزی، شیخ ابو القاسم جلال الدین تبریزی از بزرگان روزگار و عارفان اسرار همتی بلند و حالی قوی و علم صوری و معنوی داشت، مرید شیخ ابو سعید تبریزی است، بعد وفات او از تبریز در بغداد او خدمت^۶ شیخ شهاب الدین سهروردی دریافت، هفت سال جدائی نگزید و فواید کئی بر داشت، هر سال با شیخ به حرمین رفتی، شیخ را به سبب کبر سن با اطمعه خشک و سرد رغبت نمی نمود، جلال الدین دیگران مع دیگ بر سر داشته پیاده همراه محافه شیخ رفتی بر وقت طعام گرم حاضر ساختی. در سیر الاولیاء از شیخ اوحد الدین کرمانی روایت است وقتی در سفر مکه برابر شیخ جلال الدین

۱. د: مست را ادبی بود ۲. صدر الدین ادرسی ۳. ج: شیخ ندارد
 ۴. د: اخیار ندارد ۵. د: نامی و کافی ۶. ج: د: بغداد خدمت

بودم، راه صعب بود، اهل مقدور شتران خریدند و کرایه نمودند، شیخ جلال الدین^۱ دست به ریگ زده آن قدر دینار بر آورد که پانصد شتر به غربا خریده داد و او خود پیاده رفت از خدمت شیخ خود شیخ^۲ بهاء الدین زکریا و وی باهم بهند آمدند، شیخ بهاء الدین به ملتان رفت وی به دهلی رسید، شمس الدین التمش بادشاه مقدم او را بس معظّم داشته استقبال نمود و معتقد شد، نجم الدین صغرا شیخ الاسلام دهلی را حسد بکار آمد از زنی به اقرار مبلغی تهمت زنا بر شیخ کنانید، چون به حضور بادشاه شیخ بهاء الدین ذکر یا گفت، حقیقت از اهل الله پوشیده نیست راست بگو، زن گفت این همه دروغ است شیخ الاسلام مرا وعده زر کرده بود نجم الدین صغرا^۳ رسوای عالم منصب او به خادمان شیخ بهاء الدین قرار یافت، پس شیخ جلال به بداؤن آمد و شهرت عظیم یافت، کافری را مسلمان نموده علی نام کرد و صاحب ولایت آنجا نموده خود به بنگاله رفت، عالمی به وی تولا نمود پس به دیو محل بندر شد بتکده آنجا را خراب کرد و بتهای سنگین را بشکست و رواج اسلام داد، مزارش نیز همانجا است فاما در آن ملک هر جا او اقامت نموده^۴ آنجا ریاارت معین است و در آن ملک بعضی او را شمس الدین تبریزی نیز گویند، معاصر خواجه قطب الاسلام رحمه الله علیه.

موج احوال آن کامل ولی حضرت خواجه علی مرید شیخ جلال الدین تبریزی است، بس کمالات و حالات و خوارق عادات داشت. در اخبار الاخبار آرد پیر بدو فرمود خلق بداؤن را بتومی سپارم^۵ و بعد تحصیل علم سلطان المشایخ را که والد^۶ او دستار بستن تجویز کرد و طعسی بسیار پخته مشایخ و صلحا را جمع نموده اند، دستار از دست خواجه علی بر سر او بستند^۷ و علی کنانیدند و در بداؤن علی مولانا در آن زمانه نیز^۸ از کمل اولیا بود فاما دستار بر سر سلطان المشایخ علی مرید جلال الدین تبریزی^۹ بستند.

۱. د: 'شیخ جلال دست' ۲. الف: 'از خدمت شیخ بهاء الدین' ۳. ج: 'صغری' ندارد
 ۴. د: 'نمود' ۵. د: 'بتو سپارم' ۶. ج: 'والد او دستار'
 ۷. د: 'او ستید' ۸. د: 'زمانه قرار' ۹. د: 'جلال تبریزی'

موج احوال آن کوه قاف حلم^۱ و وقار، آن محیط عشق و اسرار، آن در عالم ثانی سفیان ثوری **قاضی حمید الدین ناگوری** نامش محمد بن عطاء الله محمود البخاری است، پدرش به دهلی آمد مشغولی ها داشت چون فوت شد آن حضرت را قضای ناگور دادند، سه سال قاضی ماند، شبی از پیغمبر خدا علیه السلام به خواب شنید که این طور تو مرا خوش نمی آید صبحی از همه در گذشته به کمال ترك و تجرید خدمت شیخ شهاب الدین را دریافت و بهره وافر داشت و به خرقة خلافت مفتخر گشت، با خواجه قطب الاسلام هم در بغداد محبتی و اعتقادی فراوان وی را پیدا شده^۲ به مدینه رفت، يك سال و دو ماه و هفت روز محاورت آنجا نموده شبی اولیا را دریافت از آنجا به دهلی آمد خدمت خواجه قطب الاسلام دریافت، شیخ عبد الحق دهلوی نوشته اگر چه وی از اصحاب سهرورد است بر مشرب وی وجد و سماع و حان غالب بود، درین مقدمه در آن وقت مثل او نبود. در لطائف اشرفی آمده او را از خرقة قطب الاسلام رسید این ذوق و سماع ازین جهت بود، با گنج شکر محبتها داشت، وقتی گنج شکر را خواهش سرود قوالان نمود، قوالان حاضر نبودند، از بدر الدین اسحق گفت فلان مکتوب قاضی حمید الدین را استاده شده بخوان، فرموده بجا آورده، گنج شکر را حالت و بیخودی رو داد بعد فوت قطب الاسلام به ده سال شب پنجم ماه رمضان سال شش صد و چهل و سه هجری بعد تراویح و وتر سر به سجده نهاده جان به جانان سپرد، پایان قبر قطب الاسلام مدفون شد، مولانا ناصح الدین خلف و خلیفه قاضی حمید الدین ناگوری است بعد پدر از ارشاد و تلقین مریدان سجاده پدر را ریب داده.

موج احوال آن صوفی کارها دیده، آن محقق جام وصال چشیده، آن مقیم گشته به مقام عالی، محب صادق شیخ احمد نهروالی مرید قاضی حمید الدین ناگوری، بافندگی کردی مرد با برکت بود، با قطب الاسلام خیلی محبت او را بود با این همه کمال قاضی حمید الدین ناگوری هیچکس را مرید نمی گرفت مگر سه چهار کاسب را در ارادت قبول نمود، احوال همه می آید از آن جمله شیخ

۱. د: 'علم' و وقار ۲. ج: د: وی را پیدا شد

احمد نهروالی، خواجه بهاء الدین ذکریا کم کسی را ستودی مگر شیخ احمد نهروالی را که مایه ده صوفی درو است^۱، شیخ نصیرالدین فرمایند او را حالی بود که گاه گاه غایب شدی و جامه از خود بخود بافته شدی، مرقدش در بداؤن واقع شده، مریدان خوب خوب بسیار داشت.

موج احوال آن که مانندش^۲ نایاب شیخ عین الدین^۳ قصاب مرید قاضی حمید الدین ناگوری است، هیچکس را مرید نمی گرفت^۴ و در^۵ بازار دهلی گوشت فروختی لیکن کشف و کرامت بسیار داشت، در هر باب که نفس می راند همچنان واقع می شد.

موج احوال آن دایم به درد عشق در سوز، شیخ محمود موینه دوز مرید قاضی حمید الدین ناگوری است، مصاحب قطب الاسلام بود، مزارش نزدیک مزار خواجه بر حوض شمسی است، چون خلق را مهم پیش آید سنگی از مزارش گرفته نگاهدارند چون حاجت بر آید برابر آن شکر بخش^۶ می کنند.

موج احوال آن ولایت مآب، شیخ حسن رسن تاب^۷ از محبوب ترین مریدان قاضی حمید الدین ناگوری است، در بداؤن رسن تابی کردی، شیخ شاهی موی تاب نیز او را گویند، پیر او را شیخ شاهی روشن ضمیر لقب کرده بود، در کرامت و عشق و حال نظیری نداشت، پیر او را خرقة عطا نمود کس پیش شیخ محمود موینه دوز فرستاد من امروز به جوانی کاسب خرقة داده ام تو درین مقدمه چه می گویی؟ محمود گفت بسیار مستحسن واقع شد، پس شیخ شاهی را به بداؤن رخصت نمود مدام آنجا مشغولها داشتی، به حالات عجیب تربیت و ارشاد طالبان کردی، شیخ نظام الدین ابوالموید جد شیخ جمان که در قصبه کول آسوده است در دهلی بیماری صعب داشت از توجه شیخ شاهی صحت یافت، از

۱. ج: 'مایه ده وراست' ۲. ج: که 'نامندش' ۳. الف: عین 'الزمان'

۴. ج: د: 'هیچکس را مریدی نمی گرفت' ندارد ۵. الف: 'در' ندارد

۶. د: 'شکر' کس' ۷. د: رسن 'مآب'

نفس رانی محمد کاشی که کاملی بود در بداؤن به کلبه آتش افتاد شیخ شاهی سوخت، مقبره در بداؤن.

موج احوال آن سرمایه هدایت شیخ بدرالدین صاحب ولایت برادر شیخ شاهی است، در حیات شاه شاهی بدرالدین موی تاب گفته می شد، از وصیت برادر به خدمت قطب الاسلام رفت ارشاد یافت بدرالدین صاحب ولایت بداؤن بعد با نعمت رخصت شده بقیه عمر در بداؤن گذرانیده در پرده شد، مزارش نیز آنجا است. شیخ عبد الرحمن چشتی صاحب مرآة الاسرار به زیارت او مشرف شد از حضوری روح پر فتوح او بسیار فیض برداشته درین مختصر نگتجد و شیخ عثمان هم برادر شیخ شاهی است، صاحب کمال بود، وی و شیخ بدرالدین صاحب ولایت مرید شیخ شاهی بودند.

موج احوال آن سرمایه کمال، شیخ جلال ابتدا به سرکار شیر شاه سور امیری بود جلال خان کاشی گفته می شد، چون دولت افغانان به خلل آمد او از همه بر آمده به ترك کلی به شاه محمد چشتی بانگر موی بیعت نموده طریق مجاهده پیش گرفت، مدتی بر آمد که کشود کار نشد، مرشدش به اشاره باطن فرمود کشود کار تو بر روضه شیخ بدرالدین صاحب ولایت بداؤن مقدر است، او مدتها آنجا جاروب کشی نموده فیض هار بوده و از مجاهدات به مرتبه رسید که از مرفد صاحب ولایت ندا آمد بدرالدین جلال و جلال بدرالدین، پس آوازه جلال شیخ جلال به سمع خاص و عام رسیده عالمی به وی تولا نمود و خلائق کثیر را به فیض رسانید، روزی شیخ تمنای فرزند برد که جانشین ندارم، صاحب ولایت فرمود ترا فرزند معوی عطا شده زنه از تربیت او غافل نشوی، همدرا آن ایام هندوی در ایسولی معموله سرکار لکهنؤ پسری با عایت جمال و نهایت فراست داشت پیش معلّم فرستاد آن بچه در گلستان ثنای محمدی صلی الله علیه وسلم خوانده پرسید او چه کس بود؟ معلّم احوال آن سرور بیان ساخت آن بچه همان وقت مسلمان شد و بر اغوای وزاری والیان نظر نکرده به سیر در آمد در بداؤن

رسید و شرف خدمت شیخ جلال دریافت، از روح صاحب ولایت ارشاد یافت
فرزند معنوی^۱ این است او را مخدوم عبد الله نام کن پس شیخ جلال فرموده بجا
آورده و تربیت نموده جانشین خود ساخت، مخدوم عبد الله نیز با^۲ روحانیت
صاحب ولایت مناسبت کلی پیدا کرد، مجاهده عظیم کرد اکثر شبها بر نعلین
چوبی استاده ماندی و اکثران را فیض رسانید، شیخ طه یکی از اکابر زادگان رای
بریلی از فیض تلقین مخدوم عبد الله به مرتبه خدا شناس رسید بعد پیر جانشین شد
و حقوق سجادگی را به وجه احسن برپا داشت، شیخ جلال در آخر سلطنت اکبر
نادر شاه از تیر دزدی شهید شد، قبر پابان پیر و مخدوم عبد الله آخر سلطنت جهانگیر
بادشاه سال يك هزار و سی و چهار وفات، به پهلوی پیر دفن شد

موج احوال آن مورد عنایات و هی، شیخ ضیاء نخشبی به غایت همت
بلند بود، نسبت ارادت و تربیت از شیخ فرید نبیره^۳ و جانشین شیخ حمید الدین
ناگوری داشت و با سلطان المشیخ معاصر بود، در قصبه بداؤن سکونت گزید و
زاویه خمول به کار خود مشغول بود، مثل سلك السلوك و عشره مبشره و کلیات
و جزویات و طوطی نامه و غیره همه مصنفات او مشابه یکدیگر واقع شده اند مگر
سلك السلوك بسیار شیرین و رنگین مشتمل بر حکایات دلرب و احوال مشایخ
واقع است. در اخبار الاخیار آرد، وی خود را از صحبت خلق کشیده بود به اعتقاد
وانکار^۴ کسی کار نداشت، مشرب ملامتیه و رندانه اختیار کرده بود، در هفت
صد و پنجاه و يك وفات، در بداؤن متصل صاحب ولایت قبر^۵.

موج احوال آن عرفان شعار، آن ولایت دثار^۶، آن فارغ از مستقبل و
ماضی، شیخ شرف الدین سعدی بن مصلح الدین بن عبد الله شیرازی از افاضل
صوفیه حالی قوی و شوقی بر کمال داشت، جامع است در میان علم ظاهر و باطن،
از آداب این طایفه نصیبی کامل یافته بود. در نفحات الانس آمده مجاورت روضه
شیخ عبد الله خفیف نموده و سفر بسیار کرده اقالیم گشته مکرر به حجاز پیاده رفت

۱. ح. د: فرزند موعود ۲. ح. د: نیز روحانیت ۳. د: شیخ فرید بده

۴. د: ناعتقاد و اکفار ۵. الف: قبر ندارد ۶. د: ولایت آثار

سعادت بجا آورده و به پتن و به سومنات هند در آمده بت بزرگ ایشان را شکسته از مشایخ کبار بسیاری را دیده به صحبت^۱ شیخ شهاب الدین سهروردی رسیده، با او در يك کشتی سفر کرده در خدمت وی ارادت درست نموده چنانچه خود می گوید:

مرا پیر دانای مرشد شهاب دو اندر فرمود بر روی آب
یکی آنکه بر خویش خود بین مباش دیگر آنکه بر غیر بد بین مباش

وقتی در نیشاپور رسید عزم حضور شیخ فرید الدین عطار کرد، رخصت نیافت بدان جهت که تو در اثنای راه با یکی از اغنیای دنیا آمیختی و ثنای او را کردی، شش ماه بر در شیخ گلم گسترانده مقیم ماند که بدون حصول سعادت پای بوس نروم، بعد شش ماه بار یافت، شیخ دست در آستین کرده بر دست وی نهاد، وی بوسه آستین داده يك دست شیخ آن قدر آستین را که به دهان سعدی رسیده بود ببرد، فرمود این قدر چر کنت^۲ از اثر صحبت ملوک مانده بریدم وی در بیت المقدس سقایی^۳ کرده به مردم آب داد، پس از خضر علیه السلام ملاقی شد وی را از آب زلال انعام افضال خود سیراب گردانیده، امیر خسرو و امیر حسن هر چند خواستند به طریق سعدی شعر گویند میسر نشد، او آنچه گفته بر حال خود گفته، یکی از اکابر ازو گران شده بود، از عتاب پیغمبر به شیخ سعدی عذرها نموده و خورم ساخت، شخصی منکر مشایخ بود، شبی دید درهای آسمان کشاده گشته و ملائکه با طبق های نور نازل شده اند، از سر حال پرسید، گفت شعری گفته آن مقبول جناب احدیت شده، شعر این است:

برگ درختان سبز در نظر هوشیار هر ورقی دفتری است معرفت کردگار
صبح بیدار شده به در سعدی رفت دید او در زمزمه است^۴ گوش نهاد همان شعر می خواند، در شب جمعه شهر شوال سال شش صد و نود و يك وفات، در نیم گروهی شیراز در بقعه ساخته خود مدفون شد.

موج احوال آن مقتدای اولاد آدم، آن رهنمای عالم، آن خزینه اسرار، آن

۱ د: 'نصیحت' شیخ

۲ د: 'جز کسب'

۳ ج: 'مثنی سقایی'

۴ ج: زمزمه 'شب'

گنجینه اطوار ابرار، آن از ^۱ خاصان در گاه ربّانی، غوث وقت شیخ بهاء الدّین محمّد زکریا ملتانی خلیفه شیخ شهاب الدّین عمر سهروردی است و از نژاد اسد قریشی، جدّ مادری حضرت علی مرتضی بود، بعد از پیر به مقام غوثی فایز گشت و صاحب ولایت دیار ملتان گردیده انتشار سلسله سهروردیه در آن نواح کرد، مردم خوب خوب از برکت فیض او به مرتبه اعلی و اشرف مشرف شدند، درین طریق شانی و حالی قوی داشت، در ریاضات و مجاهدات میان مشایخ ممتاز بود. در مرآة الاسرار نویسد آن حضرت پنج سال مجاور در مدینه بود، حدیث از شیخ کمال الدّین محمّد بمنی سماع نمود پس به بیت المقدس رفته زیارت انبیا نمود، پس در بغداد بیعت از پیر ^۲ کرد و هفتده روز مانده این دولت جاودانی و سعادت دو جهانی حاصل ساخت، دیگران حسد بردند، پیر فرمود شماها همزم تر دارید دیر کشید، بهاء الدّین همزم خشک است بزودی بر افروخت، از شیخ فرید گنج شکر محبت فوق الحد به میان بود و پسر خاله یکدیگر نیز می گویند، پس به اشاره پیر در ملتان آمد و متاهل شد، مسند ارشاد برپا ساخت، مریدان کامل بسیار داشت و هزار مرید صاحب اخلاص ابواب فتوح نیز مفتوح گشت، کمالات و خوارق عادات او زیاده از اندازه تحریر است، هفتم صفر سال شش صد و شصت و پنج وفات یافت، قبر در ملتان

موج احوال آن ممیز کلام ^۳ سبحان، حضرت خواجه حسن افغان از مقبول و محبوب ترین مریدان شیخ بهاء الدّین ذکریا است، مرشدش فرمودی اگر فردای قیامت از من پرسند چه آوردی به درگاه گویم ^۴ حسن افغان را آورده ام، خواجه حسن امّی محض بود، اگر نظم و نثر عربی و فارسی به آیت قرآن آمیخته بر لوح نوشتندی و به حضور او خواندی او آیت قرآن را نشان می داد، گفتند آیت قرآن را چه سان می شناسی؟ گفت از آیت قرآن نوری می بینم. وقتی شخصی مسجدی بنا می کرد خواجه قبله را نشان می داد ^۵ او مناظره نمود خواجه دستش

۱. الف: 'از' ندارد ۲. ج: 'از پیر بیعت' ۳. ج: 'ممیز' کلیم 'سبحان'

۴. د: 'بدرگاه' کریم ۵. ج: 'نمی' شناسی ۶. د: 'نشان' داد

گرفته گفت^۱ بین او به چشم ظاهر کعبه^۲ را دید، ازین جنس تصرفاتش بسیار است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سلطان اصحاب اهل ایثار، آن برهان ارباب انکسار، آن افضل وحید حضرت شیخ دید از پیوستگان شیخ بهاء الدین ذکر یا است. در کرامت الاولیاء آرد او پدر وقت بود، در لاهور دید جمال دوست می کرد، روز عید برای نماز رفته بود وقت باز گشت خلق دید رو به سوی آسمان کرد و گفت الهی امروز روز عید است هر خواجه به بنده خود عیدی دهد تو هم مرا عیدی ده، فی الحال پاره کاغذ از آسمان افتاد بر آن نوشته بود من نفس ترا از آتش دوزخ آزاد کردم، هم در آن ایام یکی از دوستان^۳ رسید، گفت عیدی که از خدا یافتی من در آن شریک ام، آن کاغذ بدو داد که این عیدی به تو مبارک فردا من دانه و دوزخ^۴.

موج احوال آن فخر متصوفان حضرت حسن افغان مرید خواجه بهاء الدین ذکر یا است، اتی بود حرف نمی شناخت فاما هیچ علوم او را مشکل نمی شد، گویی لوح محفوظ بر آئینه دلش عکس انداخته بود، پیر برو مفاخرت ها می نمود و می گفت که اگر فردای قیامت مرا پرسند ای بهاء الدین چه آوردی به درگاه عرض کنم حسن افغان را، رحمة الله علیه.

موج احوال شاه عالم مشهور به میر تقی که در ولایت تهته مدفن دارد نیز از خلفای شیخ بهاء الدین ذکر یا است، صاحب کرامات باهره و خوارق ظاهره مشهور است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن خزینه اشتیاق و شوق، آن به طریق عشق یگانه فوق، آن مست توحید بی شراب و ساقی، عریق بحر وصال شیخ فخر الدین ابراهیم العراقي از بزرگان این طایفه و بی باکان زمانه مشرب عشق بر حال او خیلی غلبه داشت، سفینه تصیفش آئینه حقیقت کمال اوست، خواهر راده شیخ شهاب الدین سهروردی

۱. الف: دستش گرفته بین
۲. د: ظاهر گشته را
۳. ج: د: دوستان اش

۴. د: دوزخ ندارد

و مرید و خلیفه خواجه بهاء الدین ذکر یا است، در طفولیت قرآن یاد گرفته از خوش خوانی خاطر همدانیان را مقید ساخته به عمر هفتده سالگی به مدارس بابر تحصیل علوم مقیم شد، ناگاه گروهی درویشان بی قید به طریق مسافران رسید، در میان شان پسری صاحب جمال بود، آنچه عراقی را بود او ربود، ار غایت عشق برای موافقت صحت بر طریق بی قیدان سر و ریش تراشیده همراه شان به ملتان رسیده و خدمت شیخ بهاء الدین ذکر یا دریافت، شیخ از تصرف او را از ' قفله جدا کرده به خود کشید و مرید کرده در اربعین نشانید، اول عشره گذشته بود که عراقی را وحدی رسد و حالی مستولی شد و این غزل در حالت از وی سر زد.

نحستین باده که اندر جام کردند ز چشم مست ساقی وام کردند
این خبر به شیخ گفتند که این طریق خلاف خاندان سهرورد است، فرمود او را منع نیست، بعد^۲ چند روز حاد می شیخ که به خرابات رفت بشنید این غزل را خراباتیان با چنگ و چغانه می گفتند، مکرر به شیخ التماس نمود فرمود چه شنیدی؟ غزل را خواند، چون به این بیت رسید

چو خود کردند سر^۳ خویشش فاش^۴ عراقی را چرا بدنام کردند
شیخ فرمود کار وی تمام شد، برخاست و بر در عراقی آمد و آواز داد، مناجات در خرابات برون آر^۵ عراقی آمد و سر در قدم شیخ انداخت، شیخ خرقة از جسم شریف خود بخشید و او را پوشانید و باز به خلوت امر نکرد و دختر خود به عقد نکاح او^۶ داد ازو کبیر الدین نام فرزندی متولد شد، بعد شیخ عراقی سجاده نشین شد، حاسدان غمّازی به سلطان خواستند عراقی به حرمین رفت از آنجا به روم شد خدمت صدر الدین قونیوی را دریافت و اخذ فوائده نمود، سلاطین وقت روی نیاز بدو آوردند از آنجا به مصر شد، علو کمالش زائد از بیان است، این شعر ازوست:

ساز طرب عشق که داند که چه سازست

کز زخمه^۷ اونه فلك اندر تگ و تاز^۸ است

۱. ج. د: را'الزان' فافنه ۲. د: 'نیست بعد' ندارد ۳. ج: کردند 'ستر' خویش

۴. د: خویشش 'جامش' ۵. ج: د: برون 'ا' عراقی ۶. ج: د: 'او' ندارد

۷. الف: 'گر' زخمه ۸. الف: 'از' تگ و تاز

روزی در صحرا بر دجله رفت، پسرش رکن الدین به سن هفت سالگی حاضر بود، گله آهوان دشتی پیش آمد، رکن الدین به آهوبچه میل نمود، گله برמיד، رکن الدین بیقرار شد، چون شیخ برین معنی آگاه گشت گله آهوان را آواز داد، بیامدند و به پسر گفت مرغوب صبح را بگیر، او یک بچه به خود کشید، مادرش نیز همراه شد، هر دو چند سال به خانه شیخ ماندند، میان نماز ظهر و عصر سوّم ذی الحجه سالی شش و صد و هشتاد و چهار وفات، قبر اَپهلوی قبر پدر.

موج احوال آن در کمالات و حالات بیش، حضرت شیخ صلاح الدین درویش مرید و خلیفه شیخ صدر الدین بن بهاء الدین ذکر یا است، اسدی با عزان غرض از قریش بزرگ عالی مرتبه بود، کرامت و خوارق بیشتر داشت. در اخبار الاخیار نویسد از ملتان به دهلی آمده متوطن شد، روزی سواری بر اسب خود تازیانه زد، شیخ بر سوار غضب کرد، بافتاد، دیدند آثار تازیانه بر پشت شیخ نقش بسته بود، با شیخ نصیر الدین چراغ دهلی همسایه و معاصر بود، پیوسته چراغ دهلی بر جفای ظالمان تحمّل و صبر می کرد و شیخ سخت پیش آمدی و در حق ظالمان^۲ دعای بد کردی، الهی به حرمت آن الطاف و افضال که مرا فیل^۳ سعید خواندی و همچو فرمودی غرضی که شیخ صاحب کمال بود، مقبره او نزدیک مقبره شیخ نصیر الدین چراغ دهلی است، بست و دویم ماه صفر عرس او می شود، شیخ خاص اسیتھی که ذکرش به خلفای سلطان سید اشرف جهانگیر باید خواست از فرزندان شیخ صلاح است.

موج احوال آن جانشین اولیای عظام، آن سر حلقه و اصلاّان همام، آن غریقی مشاهدۀ بحر یقین، عوث وقت شیخ ابوالفتح رکن الدین پسر شیخ صدر الدین بن بهاء الدین ذکر یا است و خلف و خلیفه پدر خود است و نظر یافته جد بزرگوار خود بود چنانچه روزی مادرش بی بی راستی که به راستی و درستی رابعه عصر مرید خواجه بهاء الدین ذکر یا روزی یک ختم قرآن کردی، رکن الدین هفت ماهه در

۱. ج. د: قبر 'به' پهلوی

۲. د: حق 'طالبان'

۳. د: نیر 'فیل'

شکم او بود که پیش شیخ بهاء الدین رفت، شیخ به تعظیمش برخاست، وی حیرت گرفت، شیخ گفت محل حیرت نیست؟ این تعظیم آنکس است که حالا در شکم تست، چون متولد شد و به چهار سالگی رسید روزی پیش شیخ رفت و اوستاد عمامه شیخ نهاده بود بر داشته بر سر خود گذاشت، پدرش گفت این بی ادبی است، شیخ گفت بابا صدر الدین منع مکن استحقاق بر سر خود گذاشته این دستار بدو عطا کردم، عرض ویرا درین طریق شانی بزرگ، حالی قوی از جمیع صفات پسندیده و آراسته، ریاضات سخت و اخلاق نرم و عشق افزا^۱ و همتی بلند و کرامات مشهور و به علم صوری و معنوی از کمال حضور روشی غریب داشت بعد از پدر سجاده جد را زیب داد و همان دستار بر سر گذاشته و خرقة شهاب الدین که جد بدو داده بود پوشیده پنجاه سال حقوق صوری و معنوی کما یتبغی بجا آورد و عالمی را فیض رسانید، در طهولیت حضرت شمش تبریز رکن الدین عالم او را لقب کرده بود، از سعی ذات آن حضرت فیض ظاهری هم از سلاطین دهلی به خلق بسیار رسیده، در وقت سلطان محمد از دهلی به ملتان رفت، سه ماه از وفات پیشتر از خلق عزلت گرفت، به شانزدهم رجب یا جمادی الاول هفت صد و سی و پنج بعد نماز مغرب سر به سجده نهاد و جان به حق شد، قبر در ملتان، او محصور بود خلفی نداشت، بعدش شیخ اسماعیل از اولاد برادرش سجاده نشین شد.

موج احوال آن محقق لایق سیاس، آن مدقق عرفان اساس، آن مشاهد انوار و مجاهد دین، **حضرت شیخ بهاء الدین** او را متقی می گفتند، پسر شمس الدین محبوب ملتانی از اولاد شیخ بهاء الدین ذکر یا بودم^۲، خرقة از جانب آبای بزرگوار خود دست به دست یافته بود بلکه اطلاق جانشینی اجداد بدو می کردند، ماهر علوم صوری و معنوی شانی رفیع و همتی وسیع داشت، سایر بزرگی خود انداخته برای فتح مهم غربا به خانه اغنیارفتی و منت کشیدی، از فسادات سلطان حسین حاکم بهکر ملتانیان^۳ به امصار و بلاد دیگر منتشر شدند، آن حضرت به آگره آمد و عالمی را فیض رسانید، برای حافظ اسحاق سفارش نامه به سلیمان حاکم گزرانی

۱. ج. د: عشق 'وافر' ۲. دندود 'مفتی' خرقة ۳. د: بهکر 'ملتانی'

نوشت، او بعد مطالعه گفت باشند قلمرو ایران و توران رقعۂ احکام به حکام مشرق دیار نویسنده از این کلمه حافظ را مایوسی روداد، شب^۱ آن حضرت چنان تصرف فرمود که حاکم صبحی حافظ را طلب داشته زیاده از امر شیخ و خواهش حافظ مراعات نمود، ارین جنس خوارق عالی او را زیاده اند به این مختصر ناید^۲، یاردهم شوال سال نهصد و پنجاه و هفتاد و هفت وفات، مرقد در آگره.

موج احوال آن سرمایه عشق و جوانمردی، شیخ ابوالعباس سهروردی در نفعات آرد نام وی احمد بود، در مگه اقامت داشت، شیخ شروانی روزی از مجلس سرود گریان برخاست، قوم را حیرت شد، ابوالحسن^۳ سر کی حاضر بود، گفت اگر وی از استماع انکر آورده باشد من تابع او باشم، سهروردی گفت من نیز بر این کار تابع توام، صبح با هم پیش شروانی رفتند، او گفت روزگاری من بر ریگ می خسیم و دست بالین می کردم و نشان سنگ بر پهلوی می بود، در سماع می نشستم اکنون بر فرش نشستم و شما چنان سوخته اند که ما را کی حلال شود که با شما در سماع نشینم.

موج احوال آن سید تارك كونین، آن ناظر جمال عین بعین، آن ستون دینی یقینی، گنجینه عشق میر سید صدر الدین معروف به سید حسینی، اکثر در حیات پیر خود که تاجر بود خدمت شیخ بهاء الدین ذکریا را دریافت فاما مرید نشده، بعد پدر از همه برآمده سایر اموال به محتاجان لله داده بیعت از شیخ بهاء الدین نموده و سه سال در خدمت ماند و فیض ها ربود و به اکثر اسفار همراه پیر مانده، نزهة الارواح و صراط المستقیم و طرب المجالس و کنز الرموز و زاد المسافرين تصنیفات اوست، شیخ محمود شبستری اکثر منظومات او را جواب گفته و نوشته ازین اشعار او بلا واسطه مرید بهاء الدین ذکریا ثابت می شود

از وجود او به نزد دوستان جنت الماوا شده هندوستان
من که رو از نیک و بد بر تافتم این سعادت از قبولش یافتم

۱. ج: 'روداد' آن شب ۲. د: 'مختصر' بآید

۳. ح: 'خدمت ابو الحسن' ۴. الف: 'از' ندارد

بعضی نوشته اند او مرید شیخ رکن الدین بن صدر الدین بن بهاؤ الدین ذکر یا است، روزی بر آهو تیر انداخت، آهو گفت تو برای عبادت آفریده شدی نه برای تیر انداختن و آهو غایب شد او همه اموال به تاراج داده همراهی بی قیدان گزید و به ملتان آمد، شیخ رکن الدین شب ار پیغمبر خدا ارشاد یافت یکی فرزند می درین جماعه است بر چین و تلقین نما، شیخ صبح او را از آن جماعت بر آورد و تلقین ساخت، در هر دو حال مقبول است، در کمالات رتبه بلند داشت، تصانیفش بر صحت حال و علو کمال او گواه اند. در لطیف اشرفی آمده که به شرف دامادی خواحه بهاء الدین ذکر یا نیز مشرف شده، ششم شوال هفت صد و هیزده وفات، در هرات بیرون گنبد مرزا عبد الله بن جعفر طیار دفن شد.

موج احوال آن ولی مقام بلند، آن حاجت روای هر مستمند، آن به کمالات یگانه و فرد، روشی کرامات حضرت شیخ حسین سهرورد از ثقات شنیده وی خلیفه شیخ رکن الدین رکن عالم بن صدر الدین عارف بن بهاؤ الدین ذکر یا است و آنچه محرر سطور به چشم خود در حکومت والد خود دیده این است که در سرورپور متصل قلعه حاکمی بر عایت بلندی مزار شریفش را زیارت نمود، او آن خرق عادت^۱ این است که بر آن بلندی رفتن را راه باریک است اگر زن حامله می رود و خطره به دلش محسوس نمی گردد تا به دگر چه رسد و سبب این قدر بلندی را چنین یافته که بعد حصول مقصد بالای قبرش گل انبار می کند، شب بالای گل مزارش بر می آید به این نوع این قدر ارتفاع گردیده و هر شب چراغ بر قبرش از خانه حاکم معمول است تا که فتیله روغن باقی ماند هر چند باد تند وزد چراغ خاموش نمی گردد، از اینجا است.

اگر گیتی سراسر باد گردد چراغ مقبلان هرگز نمیرد متصل مزارش مقلود نیست کس به شب استقامت نماید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سزاوار ثنای قطیبت، آن مستحق عنایات فردیت، آن فخر و دفتر درویشی، رئیس الابرار حضرت شیخ عبد الله قریشی از مردان

۱. ج. د: اوّل خرق عادات؛ ۲. ج: آن فقر و دفتر درویشی

میدان کرامت و خوارق و مشاهیران مغارب و مشارق، در تصوّف مرتبه بلند و معارف درجه ارجمند داشت. در ریاض الحسنات^۱ آرد از نژاد شیخ بهاؤ الدّین ذکریا ملتانی است، خرقه دست به دست از آبای خود یافته، سالک مجذوب بود، روزی^۲ در حالت مستی از بام بلند در افتاد آسیب بدو نرسید، روزی در غلبه جذبه بزغاله را بر زمین زد بمرد، چو به افاقه آمد بزغاله را^۳ اشاره بر خاستن نمود فی الحال بر خاست. روزی از خادمان فرمود جمله اسباب از خانه بر آورده یکجا کنند و^۴ آتش دهند، پسری گفت در یکجا کردن و از خانه بر آوردن تاخیر است چرا خانه را آتش ندهند شیخ را کلمه پسر خوش آمد، بیست و دویم صفر یا^۵ هفدهم ذی قعده وفات، مدفن در دهلی کهنه.

موج احوال آن ارشد خاندان، آن عالی عنوان، آن اکبر عهد^۶ و امجد، مستغنی المزاج شاه غلام محمّد شاه جیو لقب داشت، از اولاد شیخ عبد الله قریشی است، در زمانه خود سجاده و خدمت مسافران خاتمه جد ذمه^۷ او بود، در اعراس پیران مصارف بلند کردی، اطعمات لذیذ به کثرت دادی، امیر و غریب را بر يك وضع تکریم و تعظیم نمودی، راوی شاه بدیع الله.

موج احوال آن محرم رمز اسرار الله، آن محرم طواف بیت الله، آن به طی مقامات دایم اصیل^۸، حاجی سلیمان بنی اسرائیل در گزار^۹ آرد در سلسله سهرورد مرید شیخ صدر الدّین حکیم است، وی از پدر خود عماد الدّین اسمعیل، وی از پدر خود شیخ رکن الدّین شهید بکلانور، او از عم خود صدر الدّین حاجی، وی از عم خود رکن الدّین ابو الفتح فیض الله، وی از پدر خود صدر الدّین ابو العالم محمّد، وی از پدر خود بهاء الدّین ذکریا خرقه داشت. حاجی سلیمان از رهروان حقیقت شناس و درویشان طریقت اساس در زمانه خود در^{۱۰} ولایت مصر همتا

۳. ج: بزغاله اشاره

۲. د: به روزی

۱. ح: د: ریاض الحیات ندارد

۶. د: اکبر نابلند و امجد

۵. د: صغر تا

۴. د: واپس آتش

۹. ج: گزار ابرار

۸. د: دایم رحیل

۷. د: نجد روضه او بود

۱۰. الف: در ندارد

نداشت، هفت مرتبه از لاهور به طواف کعبه رفته، گروه قوم کهکر از روی شمار يك جهان مردم اند مرید و معتقد او بودند، يك حصه معلوم^۱ از انتفاع خود حصه او مقرر داشتند. در گلزار نویسد تا امروز که سال هزار و هشت است به فرزندانش نیز می‌رسانند^۲، در نهصد وفات، پسرش عبد الشکور بزرگ بود سجاده شد، بعدش پسر او عبد المجید مرید سجاده شد، بعدش شیخ منور بن عبد المجید سجاده شد، مرد عظیم القدر بود، قطب العالم بن سبی عبد العزیز دهلوی و میر فتح الله پسر انوری^۳ که از عمده عالمان همه دان بودند به شاگردی^۴ او در آمدند و فخر نمودند، دوازدهم ذی قعده سال هزار و نازدهم ازین جهان رفت.

موج احوال آن سید با فضل و کمال، آن مورد تجلیات علی الاتصال، آن دایم^۵ با مشاهد در راز و نیاز، مجرد طریقت **سید عثمان لعل شهباز** صاحب گلزار نویسد که من به خط مولانا محب علی تتوی که از بزرگان عهد بود و ذکر آن در شاهجهانی نامها و دیگر کتب تاریخ مسطور است که حضرت سید به سیزده واسطه به امام جعفر صادق سلام الله علیه می‌رسد و وطن سید فرید^۶ است که قریه ایست از نواح تبریز و مرید بابا ابراهیم خلیفه شیخ جمال مجرد بود، در يك سال پایه درویشی را تکمیل رسانید و خرقة خلافت یافت، مجرد و محصور زیست چون به هندوستان رسید صحبت شیخ فرید گنج شکر و خواجه بهاؤ الدین را دریافت و به شیخ صدر الدین صحبت ها داشت چون به ملتان رسید خان شهید یعنی سلطان محمد از غایت اعتقاد تواضع مناسب نمود که در ملتان اقامت کند راضی نشد، روزی دعوت نمود، شیخ صدر الدین عارف و آن حضرت را یکجا به عزلیات عربی سرود در داد، درویشان را حالت سماع بهم رسید، آن حضرت هم می‌رفسید، بست و یکم شعبان نهصد^۷ هفتاد و سه هجری وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن غریق فنای اتصال، آن حریق آتش عشق ذات با کمال،

۱. د: 'معلوم' ندارد	۲. ج: 'رسانند'	۳. د: 'پسر' امرای
۴. د: 'شاگردی' ندارد	۵. د: 'دایم' ندارد	۶. د: 'سید' مرند
۷. ح: شعبان 'ششصد'		

آن در حالات ثانی ابوبکر و راق، قطب وقت حضرت شیخ محمود براق ایشان را محمود براق از آن گویند که عنایت مرشد به کدام هم پیر خود که به منازل طویل بود از طی الارض به يك ساعت رسانید از آن مخاطب به براق شد و لنگر جهان نیز^۱ حطاب است، مرید و حلیفه شیخ رکن الدین رکن عالم نبیره خواجه بهاؤ الدین ذکریا ملتانی هم پیر مخدوم جهانین است، به غایت صاحب کمال و عالی احوال ذخیره خوارق عادات، گنجینه کمال اهل، کرامت معلی و خوارق مجلی، محمود اهل کمال ممدوح اهل احوال، عاشق ذات الهی مظهر صفات نامنتاهی، صاحب تاج و لوا اقلیم کمال نقین اشرف الزمان مجاهدان دلیل مشتاقان و قله عاشقان بوده است. حضرت شاه بدیع الله فرماید مخدوم اخي جمشید را با وی محبت و مواخات بود، شیخ فتح الله فرزند حضرت اخي جمشید در طفولیت از گستاخی مزار شریفش را جنبش می داد می جنبید دیگر فرزندان همچنین حرکت خواستند معاتب^۲ شدند میسر نه آمد، فرزندان شاه براق به غایت جاهل می شوند لیکن طرفه خوارق شیخ این است که به روز عرس سجاده نشین را موافق معمول در بهوج پور لحد کننده بر تخته^۳ می خوابانند برای غسل معاً او را استغراق می رباید همچنان غسل داده و ملبوس ساخته به شیخ پوره می برند و آنجا حضور مزار شاه براق به زمینش^۴ انداخته چادر و اطعمه برو^۵ می اندازند که پوشیده می شود، یقین صادق خلایق را می باشد که جان درو نیست صبح همچنان بر می خزد و نوعی آسیب بدو نمی رسد.

موج احوال، آن قمری با طوق محبت، آن طاؤس ریاض جنت، آن از غایت کمالات در نهایت فلاح، حضرت شاه عثمان سیاح خلیفه شیخ رکن الدین است، به^۶ همراه پدر خود قاضی وجیه الدین سناسی به دهلی آمد و ملازمت شیخ رکن الدین کرده مرید شد و همراه شیخ به ملتان رفت، دو سال از شیخ تربیت یافت پس از رخصت پیر به قدوم تجرید به کعبه رفت، روزی در عین طواف خضر

۱ الف: 'نیز' ندارد ۲ د: 'معايب' شدند ۳ د: 'برقه' می خوابانند

۴ ح: د: 'بر پیش' انداخته ۵ د: 'بر میخیزد' ۶ ج: 'به' ندارد

علیه السلام بر سر او سایه آستین خود کرده بگردید و فرمود خوب کردی که جلد بر^۱ آمدی و الا فتنه خلق می شد، همان روز حضرت خضر علیه السلام خرقة خود بدو بخشید و رخصت فرمود که به دهلی روبرو به صلاح و موافقت سلطان المشایخ نظام الدین آنجا اقامت کن و سلام من بدو رسان، شیخ عثمان به دهلی رسید چندان^۲ به اطاعت سلطان المشایخ کوشید که بر خلاف سهروردیان میل سرود پیدا کرد و تواجد بی اندازه می نمود، اینهمه فیض سلطان المشایخ بود. وقتی بادشاه ممانعت سرود به مبالغه کرد، روزی شیخ عثمان از قوال برای سرود فرمود، ترسان فرموده بجا آورده و این شعر گفتن آغاز کرد.

زاهد ز دین بر آمد و صوفی ز اعتقاد ترسا محمدی شد عشق همان که هست
شیخ را وجد رو داد، قوالان نیز مست گردیدند، جماعتی کثیر مجتمع^۳ شد، عثمان به همان صورت پیش طاق دولتخانه سلطانی رفت، بر بادشاه هم تاثیر پیدا شد که به تعظیم به سرای خود برد و بنشانند و انعامات کثیر به قوالان داد و ضیافت شیخ کرد.

موج احوال آن قبله ارباب یقین، حضرت شیخ صدر الدین عرف او حاجی چراغ هند است، از کمل خلفای ابوالفتح رکن الدین است، به جمیع خوارق اولیاء کبار آراسته بود، گویند وی با پیر خود نسبت برادر زادگی هم داشت، مرقد پاک او در ظفرآباد قریب جونپور واقع شده، او صاحب ولایت آن دیار^۴ بود، مزارش امروز حاجت روای خلایق آن دیار است، به روز عید قربان خلایق بر مرقدش جمع آمده گرد بر گرد روضه او می گردند، از غایت اعتقاد ارکان حج بجا می آورند، رحمة الله علیه. شیخ پیاره حسام پوری قریب بهرائچ اعظم خلیفه چراغ هند است، مردی با برکت و صاحب کرامت بود و شیخ موسی عاشقان اودهی از اکمل خلفای چراغ هند بود، سید صاحب مقامات عالی بود، مزارش در اوده و حکایات که در میان چراغ هند و سلطان اشرف جهانگیر گذشته به احوال حضرت سلطان مجملی ثبت^۵

۱. الف. جلد ۱ ترآمدی

۲. ج. چندان ندارد

۳. ج. د. جمع شد

۴. ج. ولایت اند

۵. د. مجملی هست

شده، شیخ همرو از اولاد خواجه بهاء الدین ذکریا خلیفه رکن عالم دریای تجرید و آزادگی بود، سوای مصحف و دیوان شیخ مغربی و خرقة مرقع چیزی نمی داشت، از ملتان بر آمده به صحرای گجرات بسر برده آخر به کره آمده کلبه گزید، چون وفات کرد همانجا مدفون شد. شیخ علم الهدی ابن عم شیخ رکن الدین ابو الفتح است، در زندگی جد امجد به شیراز آمد بارش به ماوراء النهر و خراسان سیر کرده به سال هفت^۱ صد و چهل در دهلی آمد با شیخ رکن الدین مناظره علوم نموده، ابن عم نفس رانی کرد در بلا مبتلا شده در گذشت. شیخ عماد الدین اسمعیل ملتانی کهین^۲ برادر شیخ رکن الدین ابو الفتح است لیکن نه از مادر او، از علم صوری و معنوی بهره کامل داشت و در قصبه مجتهد بود، از مسایل دقیق که علما و مفتیان متامل شدی او کشودی آخر از همه علوم گذشته از برادر بزرگ تلقین گرفت و به عبادات در آمد. بعد شیخ رکن الدین بدون اولاد او به وصیت پدر خود جانشین او شد عالمی را هدایت بخشید، بعدش حلیم پسرش سجاده نشین بعد او صدر الدین شهر الله پسر حلیم قایم مقام شد. شیخ مجد الدین طاهر در قصبه کنور توابع سنبهل آسوده است، خلائق آنجا صاحب ولایت دانند از خلفای شیخ رکن الدین است، صاحب مرآة الاسرار زیارت او نموده بسیار تعریف نوشته که مردانه و غریبانه خفته است.

موج احوال آن سید السادات، آن عالی درجات، آن دایم بر غریبان در یاری، حضرت سید جلال سرخ بخاری سلسله نسب وی به سید جعفر مرتضی بن امام علی نقی رضی الله تعالی عنه می رسد، از شهر بخارا به بهگر رسیده با دختر سید بدرالدین بهگری کد خدا شد، به ملتان آمد و بیعت از شیخ بهاء الدین ذکریا نموده تلقین یافت برخصت بیسو^۳ راجه خانه و خانقاه بنا ساخته به مشغولیا در آمد، از اولیاء عظیم بود او را سه فرزند حق تعالی بخشید سید بهاء الدین و سید محمد و سید احمد کبیر، پدر^۴ مخدوم جهانیان چون وقت آخر شد نعمت امانت

۱. ج. سال هفده و چهل ۲. د. کهین ندارد ۳. د. پیر راجه

۴. د. از پدر مخدوم تا سید احمد کبیر ندارد

پیران به سید احمد کبیر سیرده در پرده شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن وارث ولایت خلیلی، آن متصرف مقامات اسمعیلی، آن کاشف اسرار مافی الضمیر، اعجوبه روزگار حضرت میر سید احمد کبیر خلف و خلیفه پدر بزرگوار خود حضرت سید جلال سرخ است، به چهار دانگ آبادی هندوستان آفتاب کرامت بلند و خوارق ارجمند او الی یوم می تابد^۱ که به روز فاتحه او متابعان^۲ سلسله اش به سرای صاحب دعوت انبار بزرگ زغال جمع نموده^۳ آتش ساخته کباب می پزند و به روح شریفش فاتحه می رسانند و آن جمله آتش را از دست و پا سرد می سازند و مطلق آسیب به آنها نمی رسد و کدام تصرف زیاده از آن^۴ باشد که مثل مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری خلف و خلیفه داشت.

موج احوال آن فرزند حضرت احمد مختار، آن وارث ولایت حیدر کرار، آن موصوف به صفات باری، قطب الاقطاب مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری از محشمان آفاق، سرمایه عشق و وفق، در علم ظاهر و باطن و در فقر و استغنا نظیری نداشت، اول خرقة از عم خود سید صدر^۵ الدین بخاری پوشیده و سرید پدر خود حضرت سید احمد کبیر است بلکه وی خلیفه چهارده خانواده بود، اول به خدمت شیخ رکن الدین ابوالفتح بن شیخ صدر الدین بن بهاء الدین ذکریا تربیت یافت پس به زیارت حرمین رفت و مشایخ هر دیار را دریافت و استفاده حاصل کرد چنانچه اسماء بعضی ازین بزرگان در نجه متفرقات نوشته شد، برای افزونی برکات این کتاب می باید دریافت چون بر روضه رسول خدا رسید گفت السلام علیکم یا جدی، از روضه آوار آمد و علیکم السلام یا ولدی، شیخ بدر الدین یمنی و غیره بزرگان که آنجا حاضر بودند بر صحت نسب وی تصدیق نمودند بعدش آنکه در صحبت امام عبدالله یافعی مدتی صحبت داشته مستفید شد و اکثر سفر ربع مسکون نمود، سایر مشایخ چهارده سلسله و چهل و یک گروه را

۱. د: نمی 'ماند'

۲ الف: او 'شایعان' سلسله اش

۳. د: زکا نموده'

۴. ج: از آن زیاده باشد ۵ ح: سید پدر 'الدین'

دریافت، در خزانه جلالی و سیر الاولیا چنین آمده، وی از سه صد و چند مشایخ صاحب ارشاد نعمت یافت و از دست ایشان خرقة پوشید آخر به خدمت شیخ نصیر الدین چراغ دهلی رسید از وی خرقة پیران چشت پوشید و به انواع نعمت صوری و معنوی بهره مند گردید و چنان تمکین^۱ و جمعیت حاصل گشت که بار محتاج صحبت دیگری نشد پس به تربیت طالبان مشغول گشت عالمی را فیض رسانید، سلطان محمد تغلق بادشاه درویش زادگان را از لباس درویشی بیرون می آورد و لباس می پوشانید، شیخ نصیر الدین محمود^۲ مخدوم جهانیان را خلعت متبرکه دستار و نارانی خود پوشانید فرمود برو حامة درویشان ترا بیرون نخواهد آورد همچنان شد بادشاه تعظیم و تکریم نهایت شیخ الاسلام شنیده و خانقاه مسجدی که در سنوان است با چهل موضع مضافات آن با شیخ^۳ مخدوم معین ساخت و رخصت کرد، سید به خدمت شیخ نصیر الدین رسید و حسب حال معروض داشت و گفت در مقدمه خدمت فقراء از شیخ رکن الدین اجازت ندارم، فرمود بس ترا اجازت می کنم تا خدمت فقراء کنی و اگر کسی خرقة بطلبند بدهی^۴، شبی که صبح عید بود بر مزار خواجه بهاء الدین ذکریا بر طریقه که از پدر عیدی می خواهند درخواست عیدی نمود، از مزار شریفش آواز آمد حق تعالی ترا مخاطب به خطاب مخدوم جهانیان گردانید عیدی تو همین باشد، در زمان او هیچ ولی و هیچ بادشاه نبود که به وی تولا نمود، پسر يك نویسنده پیش حاکم جبار بقیه بود آنحضرت هفت روز بر در جبار رفت او رخصت ملاقات نداد و گفت من گفته^۵ توقبول ندارم، روز هفتم گفت عجب بی غیرتی که ترا نمی خواهم و بر در من می آیی، فرمود من هر بار^۶ که می آیم ثوابی بر می دارم می خواهم که پسر نویسنده را رها کنی، جبار بر کمال فروتنی و اخلاق و کمال او قایل شده سر برهنه بر پای سید پاک افتاد، پسر نویسنده را با خلعت درست خلاص داد و مبلغ خطیر ندور سید آورد آن حضرت همه به پسر نویسنده بخشید. سلطان سید اشرف جهانگیر در لطایف اشرفی فرماید مخدوم جهانیان را فیض اجداد خود سینه به سینه

۳. د: 'باشم' مخدوم

۲. ج: 'مخدوم' مخدوم جهانیان

۱. د: 'غمگین' و جمعیت

۶. د: 'بار' ندارد

۵. د: من گفته' ندارد

۴. الف: بطلبند' ندهی'

رسیده است، آن سلسله را حسینی^۱ بخاریه گویند، در اچه به فرزندانش همین سلسله جاریست، اکثر بزرگان وقت را ملازمت کردم فاما آن مقدار حقایق و معارف دقیقی عوارف و خوارق عادات سنیه و اطوار معاملات یقینیه که ازو ظاهر شده در متأخرین از دیگری به ظهور نه آمده، او مظهر العجایب و مصدر الغرایب بود، انوار غوثیه و اطوار قطبیه در اوّل ملاقات به فقیر^۲ بخشید، همان شب به خلوت او که رفتم جسم مبارکش را هفت پارچه جدا جدا دیدم که هر هفت به لقب مختلف مسبح بودند به حال آمده آن مقام هم به من ارزانی داشت، در خلوت دویم دیدم که جسم او چندان بسطی گزیده بود که تمام حجره از فری^۳ پر شده و پارهای گوشت از روزن خشت برون آمده، آن مقام نیز به من بخشید، بار سیوم در خلوت او را چندان مصفا دیدم که ذره از فزات عالم از سر تا پای درو معایبه می افتاد آن مقام نیز به من عنایت کرد، در شب برأت شعبان سال هفت صد و هفت متولد شد، هفتاد و هشت سال به قید حیات مانده دهم ذی الحجه چهار شنبه عید قربان هفت صد و هشتاد و پنج در دهلی وفات، در خطه اچه مدفون شد. از آن حضرت سید ناصر الدین نام پس ری بود رشید ار وی اولاد بسیار شد و اکثر به مرتبه ولایت رسیدند یکی از فرزندان او که شاه بلال^۴ نام داشت از اچه انتقال نموده در شهر قنوج آمده توطی اختیار نموده و به کشف و کرامات شهرتی عظیم داشت و طبقه به طبقه فرزندان او به کمالات شهرت گرفتند، مردم آن نواح بیشتر^۵ به این سلسله بیعت دارند و بعضی فرزندان بیشتر شکار پور و نواحی دهلی آسوده اند از آنجمله شاه عمر و شاه محمود و شاه کبیر و چند کس دیگر صاحب کشف و کرامت بودند باقی را احوال می آید.

موج احوال آن فایز به مشاهدۀ حق الحق، آن به مشاهد ذات مطلق از کونین معلق، آن بری از مشیخت و پیری، سر حلقه ابدال مخدوم اخی راجگیری نام جمشید بود، چون به شرف ارادت مخدوم جهانیان مشرف شد او حضرت از

۱. ج: 'چشتیه بخاری' ۲. ح: د: 'بقر' بخشید ۳. د: 'از فرشی'

۴. ج: د: 'شاه جلال' ۵. د: 'نواح بشهر'

کمال لطف او را اخی خواند بنا بر آن به آن لقب شهرت گرفت، از جمیع علایق مستغنی بود، توکل تحرّد و همّت بلند و نفسی قاطع تصرفات کماهی و خوارق نامتناهی داشت، از نژاد امجاد قاضی قدوه بود، از قریه اهراسئو^۱ معموله درینباد مضافات اوده بعد از تربیت او را مخدوم جهانیان صاحب ولایت دیار قنّوج ساخته رخصت نمود، چون او را استغراق غالب بود اقامت شهر موافق نه افتاد، در راجگیر که گوشه کنار گنگ بود به مشغولیها کوشید، اگر چه به ستر کرامت کوشیدی بعضی اوقات بی اختیار خرق ازو ظاهر می شد، سلاطین روزگار روی نماز آورد، خواجه جهان بادشاه حوینپور از نظر قبول آن رموز دان الهی از مرتبه انالت به تخت سلطنت رسید و چندان در قرب حق ممتاز گشته بود که مخدوم جهانیان به اشاره باطن از وی در خواست دعا کرد^۲، وی از سر ارادت گفت خواجه دست به دعا بالا کنید چنان کردند، حضرت آمین گفت دعا مستجاب شد، ویرا تصرفات بس عظیم اند بر نقلی اکتفا نموده. در ملک هندوستان موسم هولی جمیع اهل هند شهر به شهر دیه به دیه خانه به خانه به عیش و طرب مشغول می شوند و نعمات و سازها غیر مکرّر و دلفریب را کار می فرمایند و غزل های پر درد و عشق آمیز می خوانند، در کمال ذوق رقص کنان از هر جا مست و لایعقل^۳ می گردند هم در آن ایام مخدوم اخی در عالم ذوق به مطالعه وجود مطلق مستغرق نشسته بود، جماعتی کثیر از اهل هند پسران صاحب جمال را به زیور عروسانه آراسته به لباس های فاخره به رنگهای دلکش پوشانیده و نعمات شوق انگیزی گوناگون به انواع ناز و کرشمه رقصهای بی تکلف کنان از شهر به رهنمونی مشاطه عشق زهد شکن ظاهر شدند، شیخ را به مجرد دیدن فوج عشق اختیار موهوم از دست برفت و بیخود شد، پس از غلبه شوق بی اختیار مستان برخاست تواجد کنان و نغمه گویان به آن جماعت نغمه ساز پیوست، تا سه شبانه روز در میان آنها در ذوق و تواجد بود و می گفت از اشتها این حکایت تمام خلق شهر و جوانب اطراف جمع آمدند، هر کس را که بنظر بر جمال ولایت شیخ می افتاد بی اختیار جامه چاک کرده دنبال آن

۱. ج. د: قریه 'رهرامو'

۲. د: دعا 'کردی'

۳. الف: 'مست لایعقل'

هنگامه عشق نما می گردید، حاسدان این مقدمه را خلاف شرع گفته طول دادند و به باد شاه محضر در احوال شیخ نوشتند، همه ها مهر کردند مگر میر سید منجهلی در حق سید مذکور آن حضرت دعا کرد و برای دیگران نفس رانی نمود^۱ تا امروز در آن بلا گرفتار اند^۲.

پروانه از آن سوخت که با شمع در افتاد با سوختگان هر که در افتاد بر افتاد در حق نگورنده زخار آنچه نوازش و الطاف آن صاحب کمال مبذول است بیان نمی تواند ساخت از آن جمله یکی آنست که در ابتدای شروع نگارش تالیف این کتاب شیخ رحم علی فرزند شاه عبد الرحمن صاحب مرآة الاسرار را به خواب^۳ فرمود که نه فلان یعنی این خاکسار بگو که به تالیف نسخه مقصر نشود یا همه^۴ متوجه ایم، به دهم شوال روز سه شنبه وفات کرد، پیرزنی گفت همچو ولی به روز سه شنبه که نحس است نفس نماید حیف باشد، بعد ساعتی سر بر آورد که فردا نقل خواهم نمود پس به یازدهم شوال روز چهار شنبه وفات، قبر در راجگیر سال وفات دیده نشد، تا هشت صد چهل و چهار به قید حیات بود، خواهرزاده^۵ خود را که شیخ نور ولد نیام الدین بود به جای فرزند تربیت نموده بعد شیخ جانشین شد، اولاد او به اولاد شیخ مشهور و منسوب اند.

موج احوال آن کوه تقوی و صلاح، آن مایه مسرت و فلاح، آن پاره دل را به عشق الهی دوخته، مقتدای وقت شیخ سراج^۶ الدین سوخته از بزرگان وقت بود، شهرتی عظیم داشت. در اخبار الاخبار نویسد وی در ابتدا با مخدوم جهانیان پیوسته و تربیت ها یافته و امامت نماز مخدوم به ذمه او شد، دیگر امامان که علم صوری کمال می داشتند حسد بردند، مخدوم بر خطره آگاه شد، فرمود سراج تا که کعبه را نمی بیند تکبیر نمی گوید، کرامت کثیر با وجود ستاری ازو به عمل آمده، چون بدیع الدین مدار در آن نواح رسید قادر خان ناظم که معتقد شیخ سراج بود به دیدن قطب المدار رفت، آنجا با درویشان در خلوت بود رخصت نیافت، متنبه

۱. د: دیگران بعضی را می نمود ۲. د: فرد ۳. د: نجواب فرمود

۴. د: یا همه ۵. د: خواهرزاده را خود را ۶. د: شیخ نصیر الدین

شده بر گشت و به قطب المدار پیغام داد که از ملك من بر آید، قطب المدار طرف گنگ رفت و در حق او دعای بد کرد، ناظم به شیخ سراج ظاهر کرد، شیخ خرقة خود بدو بحثید، حرارت و طپش که در وجود او لاحق شده بر طرف شد، این خبر به قطب المدار رسید، فرمود پس 'سراج چرا نسوخت همان وقت در جسم شیخ سراج آبله پیدا شدند و از حرارت و سوزش آن به جوار رحمت حق پیوست، وجه تسمیه سوخته این است، مزارش در شهر کالیی.

موج احوال آن از مقدس احفاد احمد مختار، آن از بزرگترین اولاد حیدر کرار، آن مقتدای اهل یقین، رئیس قوم حضرت میر سید علیم الدین وی را علیم الدین بلانوی گویند، جمیع سادات آن قصبه فرزندان او اند، از بزرگان روزگار در لباس اغنیاء کسب سلوک اهل تصوف را برپا می داشت، از سادات ترمذ اکمل مرید مخدوم جهانیان بود، با شیخ اخی جمشید راجگیری طریقه مواخات و مصاحبت و محرمیت^۲ داشت چنانچه وی از امر بادشاه برای اظهار اسلام و تذلیل کفر به بلانو آمد، مخدوم اخی جمشید از اتحاد پاک نهاد در بلانو آمده و به موافقت سید بنای قلعه انداخت و فرمود سادات بلانو نا فیامت قییم مانند، میر سید علیم الدین را با حضرت سلطان اشرف جهانگیر خیلی نیازمندی بود، بیشتر مکاتبات حضرت سلطان برای سید واقع شده اند، رحمة الله علیه.

موج احوال احمد المدعو به بهای یعقوب بن حسین بن محمود بن سلطان^۳ از مریدان خاص و خلفای با اختصاص مخدوم جهانیان است، ملفوظ پیر را به احسن طریق جمع آورده و مسمی به خزائن جلالی گردانید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سست شراب بی خمار، آن کوه طور تجلیات انوار^۴، آن همدم نسیم وصال، سید صدر الدین عرف راجو قتال صاحب اخبار الاخیار آرد وی را ارادت خلافت از پدر بزرگوار خود سید احمد کبیر است و از حضرت مخدوم

۱. ج: 'پس' ندارد ۲. د: 'محرمیت' ندارد ۳. ج: محمود بن 'سلمان'

۴. الف: 'انوار' ندارد

جهانیان^۱ سید جلال بخاری نیز خرقه خلافت و نعمت دوجہانی یافته و بعد برادر جانشین او گشت، عالمی را از فیض تربیت خود بهره مند گردانید، مخدوم جهانیان فرمود حق تعالی مرا به خلق مشغول داشت و بسی را خوار نمود^۲ که مدام در مشاہدہ استغراق داشتی و با خلق احتلاط نکردی و آنچه حیر و شراز زبانش گدشتی فی الحال صورت گرفتی و بسیار کسان از نفس او بمردند از آن قتال لقب شد، شانزدهم جمادی الآخر هشت صد و هفتہ وفات.

موج احوال آن از اکبر عاشقان ذات ذوالجلال، آن از اشرف اولیاء فضل و کمال، آن بر انگشترین ولایت و کرامت مشابہ نگین^۳، قطب عالم حضرت سید کبیر الدین نبیرہ حضرت مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری است و خرقہ خلافت از حضرت سید صدر الدین شیخ راجو قتال برادر و خلیفہ مخدوم جهانیان داشت، صاحب علم و فضایل انسانی، مورد انوار ذات ربّانی، خلاصہ خاندان سیادت سیدی، تقاؤہ دودمان ولایت مستندی، ذخیرہ معاملات کشف و کرامات و مجموعہ مقامات خرق عادات، به عایت عالی شان، طیور هوای لا مکان بایدش شمرد و در سیر العارفین نصیف شیخ جمالی نویسد، او معمول داشت به نصف الیل بر در مقبرہ مخدوم جهانیان رفتی و به انگشت خود اشارہ به قفل دروازہ نمودی^۴ فی الحال قفل خود بخود کشودی و دروازہ واشدی، او اندرون روضہ مبارکش رفته مشغول بودی، اندکی شب باقی مانده بی آنکہ کسی برین سرخبر یابد بر آمدی و به مقام معهود خود نشست، روزی در خدمت سید راجو قتال عوارف می خواند، یحیی نام مجذوبی کہ به کشف و کرامت مشہور بود آمد، ساعتی نشسته بر خاست و به روضہ مخدوم جهانیان رفت، خادمان بر وقت معهود در روضہ بستند و مقفل کردند، مجذوب اندرون روضہ ماند، آن حضرت به عادت خود کہ بر سر دروازہ رفت در بکشاد و اندرون در آمد، به جهت تاریکی مجذوب را دریافت نکرد در قرائت قرآن مجید و تہجد و مع هذا از مشاہدات و

۱ ج: 'حضرت جهانیان' ۲ د: 'جواز نمود' ۳ الف: 'آن در ولایت و کرامت بر

انگشترین مشابہ نگین' ۴ د: 'نمود وی فی الحال'

مراعات حالات معمولی بجا آورد، صبحی آن مجذوب من و عن احوال او را به حضرت راجو قتال التماس نمود، چون آن خبر^۱ به حضرت رسید از غایت انفعال آن روز در خدمت پیر برای سبق نرفت، مرشدش به خانه او رفته سبق تلمذ نمود و به حانه^۲ خود همراه آورد و شیخ جمالی گوید فقیر پسران آن حضرت را که شیخ عبدالشکور و شیخ عبدالغفور نام داشتند دیده کریم ابن الکریم بودند، به جمیع فضایل^۳ انسانی از جمال و کمال آراسته بودند که بیننده^۴ بی تأمل دانستی که جبرئیل و میکائیل صورت ایشان گرفته اند، پدرش را چون وقت آخر رسید فرمود هر مهمتی که شما را پیش آید^۵ بر سر قیر من آمده باشند جواب خواهد یافت، پس از جامه و دستار خود هر دو را لباس فرمود و جان به مشاهده جنان تسلیم نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مصفی ضمیر ولایت مآب، آن نظیر عصر به احوال استعجاب، آن صاحب کرامت سین و متین، تاج الکاملین قطب وقت مولانا سماء الدین آن حضرت را سماء الدین دهلوی نامند. در احسن القصص نویسد، مرید شیخ کبیر الدین است، جامع بود میان علم ظاهر و باطن و تقوی و ورع و راز و نیاز زیاده بر قدر احتیاج ضروری نمی پذیرفت و در اکتساب صوری دانش شاگرد رشید شریف جرجانی است و بر لمعات فخر الدین عراقی^۶ شرحی نوشته و مفتاح الاسرار رساله دارد که معدن تصوف است و صاحب گلزار ابرار نویسد که اگر چه مرید شیخ کبیر الدین است لیکن در وقت سفر حجاز در احمد آباد از ملاقات شیخ احمد کهتوفراوان فیض برداشته و مولانا جمالی شاعر که مرید پاک اعتقاد است^۷ در سیر العارفین آرد اگر چه ولی الله از متاخرین بود فاما از روی علوم آثار متقدمین مثل خواجه جنید و خواجه بایزید به جایش می نمود، در جذب خواطر تصرفی عظیم داشت، بر هر علیلی که نظر کیمیا اثر اوفتادی فی الحال مس وجودش را

۱ د: چون 'ابن خبر' ۲ د: 'وی خانه' خود ۳ د: 'خصایل' انسانی
 ۴ د: 'نده' بی تأمل ۵ د: 'پیش' آمد ۶ ج: 'فخر الدین' عزالی
 ۷ ج: اعتقاد اوست

طلای خالص می گردانید و به جانب هر مریدان تبسم می نمود کارش به سر انجام می رسانید، نظر شفقت او بر منعم و درویش و بیگانه و خویش یکسان بوده.

فی الحقیقت همچو خورشید سپهر بر جهان انداختی انوار مهر و اخلاقش انتهای نداشت، روری از عمده نوکران بادشاه شیخ محمد نام که فاسق و فاجر بود به خدمتش آمد لایق صحبت ندانسته، حاضر خدمت خواست که او را از محفل بدر کند معاً بر خطرۀ من آگاه شده شعر خواجه حافظ را بر لفظ مبارك آورد.

همه کس طالب نازند چه هوشیار چه مست

همه جا خانه عشق است چه مسجد چه کنشت

به مجرد شنیدن این شعر بر سایر حضاران مجلس حالتی روداد، شیخ محمد از غایت غیرت سر بر قدمش نهاد و نوبه نمود و مرید شد و از سن دوازده سالگی نماز تهجد قضا نشد، پدرش به سیاره نشان وقت نهجد داده بود او از غایت صفای دل آن ستاره را از اندرون حجره از میان لحاف بر فلک ملاحظه نمودی و نماز می خواند، وظیفۀ خود را اکثر به محتاجان می داد و خود گرسنه می گذرانید و سلاطین وقت روی نیاز بدو داشته به مقصد دلی رسیده اند، فرموده عین القضاات همدانی را روزی هشت جا دعوت کردند، به يك وقت همه جا رسید و همچنان بر بالین خود بود، شیخ جمالی گوید مرا بعید از عقل نمود، شب آن حضرت را به هر گوشۀ سرای خود استاده دیدم این نمایش برای رفع شبهۀ من بود، هفتم جمادی الاول در هشت صد و نود و دو به روایت شیخ^۱ صفی نهصد و يك هجری به جوار رحمت حق پیوست، بالای حوض شمسی در دهلی مزار مبارکش زیارت گاه خلق است رحمه الله علیه.

موج احوال آن امام المتعبدین، آن سلطان الموحّدین، آن به خلوت قرنین مرتاض مشرقین، آن از توکل و تجرید ممتاز خافقین، آن عنقای قاف قناعت، آن

۱. ج، د: شیخ ندارد

بیضاء سیهر هدایت^۱، آن شیر نیستان یزدانی، قطب وحدت حضرت شیخ عبد الله بیابانی خلف و خلیفه شیخ سماء الدین دهلوی است، عاشق بی باک، طاهر و پاک، بری از قید بشری، از اولیاء ثمری، مخالف نفس اماره، عاشق زهد عیاره، صاحب دیهم کشور تجرد، تخت نشین اقلیم تفرّد، ناظر انوار قدوسی، معرج عروج سبوحی، دیهم عاشق با صفا، بنده با وفا، روحه منقوش محبت الهی، صحیفه مسطور مورد نامتناهی، عاشق یگانه، بر^۲ شمع نور ذات پروانه، عمده امت^۳ احمد مختار، افخر متابعان حیدر کرار بوده است. در خلاصه التواریخ نویسد ابتدا حال آن حناب متأهل بود چون علایق^۴ را مانع عبادت دند خود را از آن امر خلع گردانند، با توکل و تجرید قوت خود را از برگ اشجار و اشیاء مقرر ساخته شصت و یک سال در بر و بیابان گذارده بر یک عنوان عبادت نمود و هر نماز را بی غسل نه گذارده، قسمی که او عبادت نمود در متاخرین به حال دیگر درویش دیده ندیده و هر یک روز یک ختم قرآن کردی، طیور وحشی مسخر او بودند گردوی می آرمیدند و با هم مضرت از یکی بدیگری نمی رسید و در وقت تکلم اضافت به خود نکردی و در گلزار نویسد اوایل به دهلی در خاقانه سلطان المشایخ نظام الدین احمد بداؤنی مشغول بود، جماعتی سادات اسیر بادشاه شدند و خلاصی آنها از اکبر بادشاه درخواست مقبول نه افتاده از دهلی برخاسته به مندو رفت، بادشاه ندور و فتوح به مندو فرستاد قبول نکرد که مرا به اینجا کار نیست، در هزار و هفت به جوار رحمت حق پیوست، ارشد معروف تاریخ اوست.

موج احوال آن درویش مناقب بلند، آن لایق ستایش ارجمند، آن حافظ دم واپسین، حضرت شیخ محمد یسین از نژاد شیخ سماء الدین دهلوی است، تقوی شعار سخاوت دثار حاجت روای خلق به دوست ملحق بود. در تذکرة العارفین شاه محمدی نویسد از سادات صالح با فایق به عایت با ادب بود، امیری معتقد او بود، هر محتاج را رقعۀ نام او نوشته می داد کامیاب می شدم، وقتی بعد سه فاقه

۱. الف: سیهر 'مذاهب'

۲. د: 'پر شمع'

۳. د: 'عمده است'

۴. ج: 'علایق ندارد'

۴. د: 'افخر ندارد'

طعام بدو رسید در همسایه بر شخصی چهار فاقه گذشته بود آن طعام را به او شان فرستاد^۱ هفتم صفر يك هزار يك صد هجری وفات.

موج احوال آن خازن اسرار رب العالمین، آن محامد اخیار ختم المرسلین، آن مورد حالات جمالی و جلالی،^۲ هزار دستان گلشن محبوب مولانا جمالی در تذکره دولت شاهلی نویسد اسم شریفش جلال خان است لهذا در ابتدا تخلص خود جلالی کرده بود آخر به اشاره پیر بی نظیر خود شیخ سماء الدین دهلوی متخلص به جمالی شد، قطع نظر مریدی و خلافت وی از اقربای مولانا سماء الدین دهلوی است، پدرش یتیم گذاشته بود از صحبت مرشد دُر یتیم گردید، از فضایل علوم صوری و معنوی بهره مند گشت، در شعر رتبه بهم رسانید که بر هر اهل سخن ظاهر، در مسافرت که خلاصه شعار او بود از مولانا جامی و مولانا جلال الدین عجدوانی ملاقی شد و صحبت ها داشت. در تذکره علی قلی خان نویسد آن حضرت در هرات به خانه ملا جامی رفت و نزدیک بساط او نشست، ملا خیال بر بی ادبی او کرده گفت در خروچه فرق است؟ گفت يك وجب و همچنان بود در میان ملا و او فرق يك وجب بود، ملا به فراست دریافت که مرد کامل است پرسید از کجامی آبی؟ گفت از هندوستان، گفت از سخنان جمالی چیزی بخاطر داری؟ گفت آری^۳، این شعر بخواندم

ما را ز خاک کویت پیراهنی است بر تن^۴ آن هم ز آب دیده صد چاك تا بدامن
مولوی بگریست و طلب نام از او^۵ کرد، گفت جمع ملا مولوی پی برد که این ملا جمالی است، فرمود ازین عبارت لفظ جمال خود مفهوم می گردد^۶ یای بقی است، گفت وعده، چون بر مولوی خوب معلوم شد که ملا جمالی است در کنار گرفت و به انواع ملاطفت پیش آمد و این شعر او مقبول جناب رسالت^۷ است. موسی ز هوش رفت بیک پرتوی صفات تو عین ذات می نگری در تبسمی

۱. د: ناوشان فرستاد ندارد ۲. د: مولانا 'رحمانی' ۳. ج: گفت آری ندارد

۴. د: کویت پیراهن است بر تن ندارد ۵. د: نام از او کرد ندارد

۶. د: مفهوم 'می کرد' ۷. ج: رسالت 'مآب' است

و بابربدشاه را به نسبت او خیلی اعتقاد بود. در سیر العارفین خود که بعضی حالات از روی حکایت نوشته از آن صریح تکمیل او در صوفیت ثابت می شود و عشق وافر به حالش معلوم می گردد و ازین ابیات دلیل صحت^۱ احوال اوست. دگری بوریا و پوستگی^۲ دلکی پرزور دود دستگی این قدر بس بود جمالی را عاشق رند لاو بالی را به دهم ذی قعده در نهصد و چهل و دو وفات 'شاعری حقایق نشان' تاریخ اوست. دو پسر داشت - یکی شیخ عبد الحی که خیالی تخلص دارد، مجموعه مکارم اخلاق و مجمع محامد اوصاف و مجموعه فصحا و ظرفا بود، دیگر شیخ گدائی در بزرگی و جاه هم پهلوی پدر بزرگوار خود بود، در اول و آخر همت بر کسب^۳ معانی و مفاخرت داشته مقرب همایون پادشاه بود، عبد الحی در نهصد و بست و سه 'سخن پرور' تاریخ اوست و شاه گدائی در نهصد و هفتاد و شش هجری 'جاه سخنوران' تاریخ اوست وفات یافتند.

موج احوال آن عالم و کامل، آن در توکل و ایثار عامل، آن عاشق ذات ذوالمنن، صاحب جود و سخا^۴ شیخ چندین ایشان را شیخ چندین قریشی گویند، مرید شیخ سماء الدین دهلوی است، سلطان اقلیم علوم، پرهیز گار مثابه معصوم، بلند همتی او از اینجا قیاس باید کرد که توکل و ایثار شامل داشت، به غایت عالی شان اندر تصوف و پسندیده اوقات جدّ مادری شیخ ابوالفضل بن مبارک است. از اقوال او آمده که از جمله عنایت الهی مرا چار چیز پسند است علم و عمل و عمر و عاقبت و این هر چهار چیز مخترطینت بشری است ظهور آنها را به دعا باید خواست^۵ تا مرتبه عبودیت به کمال رسد، در مایه عاشق وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عابد بارگاه معبود، آن ساجد در گاه مسجود، آن دایم به ذوق عشق در درد و محن^۶، درویش کامل شیخ آذهن ایشان را شیخ آذهن دهلوی گویند، مرید شیخ سماء الدین است، عبدالحق دهلوی در اخبار الاخیار نویسد که

۱. دلیل 'صحّت' ۲. د: بر 'کتب معانی' ۳. د: جود و 'التجا'

۴. الف: طینت 'بشری است ظهور ایثار آن دعا باید خواست' ندارد ۵. د: درد و 'لحن'

آن حضرت جدّ مادری من است، نام اصل او زین العابدین است عرف اذهن داشت، دانشمند کامل بود، متورّع و متوکل و معبد در نهایت خشوع، ما ندیدیم که درون و برون یکسان باشد الا او، به وجهی که در مردم می بودی در خانه هم می بود و مدام ذکر بر لبانش جاری بود، انوار علم و تقوی از جبینش لایح بود، در لقمه حلال خیلی کوشیدی، سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر لودی ایشان را به حمایت^۱ پدر خود خواند قبول نکرد، وفات او در سنه نهصد و سی و چهار واقع شد، مقبره جانب غربی حوض شمسی است.

موج احوال آن ذخیره فضایل، آن گنجینه دلایل، آن پیر پرست^۲ عالی، مولانا^۳ عجایب متخلص به هلالی در خلاصه التواریخ نویسد از مریدان اخص سماء الدّین دهلوی است، بسیار فیض از مرشد یافته، قوم ایشان بنی اسرائیل است، پدرش خواجه اسحاق اصلش از کنعان^۴ بود از وطن آمده در کوث مول که به نواح لاهور واقع شد اقامت گزید، ممولد شیخ آنجا است، شیخ در ابتداء حال در دهلی^۵ با زرگر دختر تعشّق گزید به سعی وزیر وقت که هم قوم او بود به او اتّفاق نکاح افتاد^۶ در اوّل شب که صحبت به او واقع گردید از مشاهده جمال او شیخ را جذب به هم رسید سرو پا برهنه بر آمد، این شعر در آن حال^۷ ازوست.

پنجه رد عشقت^۸ لباس پارسایی پاره شد

طاعت^۹ صد ساله ام تاراج يك^{۱۰} نظاره شد

در اچه رسید، اندکی شعورش بجا آمد ستر عورت کرده در خدمت شیخ سماء الدّین رفت او آن وقت خرما می خورد، چند خرما به او هم داد او بخورد بعد از آن باز همانقدر داد، باز نخورد، شیخ گفت خرما را معه تخم می خوری گرسنه هستی؟ گفت از پاس ادب استخوانش بر زمین نمی اندازم، شیخ ویرا به کنار گرفت و

۱ ح: تراجماعت

۲ د: بیشتر است

۳ د: مولانا شیخ

۴ ج: اسحق از کنعان

۵ ح: در دیهی

۶ الف: باو نکاح اتفق

۷ ج: در آن حالت

۸ د: پنجه او غفت لباس

۹ د: طاعت صد

۱۰ د: تاراج يك

نوازشها کرد و مرید ساخت و ریاضت فرمود، خدمت شیخ خود را بر همه عبادات شمرده است، اکثر پالکی مرشد خود بردوش گرفته راه رفته است، بعد از وفات مرشد به دهلی رفت و عیال خود را گرفته چندی در میانها^۱ گذرانیده به سنبهل مقیم شد و از هر دو روجه اولاد شیخ در بریلی^۲ موجود است، شیخ با این همه کمالات شعر خوب می گفت، دیوان و قصاید بر مضمون حقایق ازوست، وفاتش در سال نهصد و سی هجری واقع شد، قبر در سنبهل.

موج احوال آن سید سیادت مستند، آن عارف معاملات اسرار سرمد، آن یگانه آفاق حضرت سید ابراق سید جلال به سه واسطه جد پدری و به یک واسطه جد مادری اوست، جامع فضل و کمال و صاحب وجد و حال^۳، جذبه غالب بر کمال داشت، پیوسته به ریاضات شاقه می گذرانید، در اچه بود، سرید و خلیفه و خواهرزاده سید صدرالدین را حو قتل است، از پیر خلافت یافته به اقامت و ارشاد اهل سهارنپور ماذون گشت. در مرآة جهان نما نویسد، در سهارنپور عالمی را فیض رسانیده و حقیقت آگاه ساخته و خوارق بلند نمود، در هشت صد و شصت رخت هستی ازین عالم بر چیده به حانقاه مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ربوده نگاهی، آن آسوده آهی، آن در محبت الهی سرشار، حضرت خواجه سالار مرید و خلیفه سید اسحاق است، جد اعلاش خواجه ضیاء الدین از نبایر خواجه عبد الله هروی^۴ انصاری بود، در هفت صد و پنجاه و چهار از فرمان فیروز شاه از هرات به هند آمد و فرزندانیش در هر طبقه سلاطین هند امیر صاحب علم و طوع بودند و اطوار شجاعت نمایان داشته اند، ملک فیروز والد خواجه سالار چندان در هندوستان شمشیر زنی^۵ نموده که مخاطب به خطاب ملک اشجع شد، چون مع سه پسر خود خواجه سالار و خواجه بهرام و خواجه حسام در سهارنپور رسید خدمت سید اسحاق را دریافت، سید وقت رخصت از سید راجو قتل ماذون شده بود که از سهارنپور خواجه سالار نامی از نژاد^۶ عبد الله انصاری

۱ ح: جدی همانجا

۲ د: در دهلی

۳ الف: صاحب و حال

۴ د: عبد الله هراتی

۵ و: شمشیر زنی می نمود

۶ الف: از برادر

جوانی شایسته به تو آمیزد زنهار دست از تربیت او باز نداری و دختر خود عقد کنی بر فور دیدن خواجه سالار سید اسحاق نگاهی به طرف او کرد و گفت سپاهی هم مسلمان باشد تیری بود که از هدف قلب او بر گذشت، خواجه سالار جامه چاک کرده بوریا در خود بکشید^۱، پدرش نیز مختار ساخت پس وی در ریاضت و تلقین طالبان عمر بسر برده در سال هشت صد^۲ و هفت در پرده شد به سهارنیور^۳ دی گردید، 'سالار صف ابرار بود' تاریخ اوست.

موج احوال آن ستوده غفور الرحیم شاه عبدالکریم خلیف و خلیفه خواجه سالار سجاده نشین سید اسحاق بود. در مرآة جهان نما نویسد پیوسته به افاده صوری و معنوی طالبان را هدایت می بخشید، سلطان بهلول را به نسبت او خیلی اعتقاد بود، چندین دیهات و فور حاصل خرج خانقاهش مقرر کرد، حضرت شیخ عبد القدوس گنگوهی تا یک ماه به سهارنیور به دایرة آن صاحب کمال بوده صحبت محرمانه داشته و سلطان بهاری یکی از مریدان شیخ عبد القدوس نوشته روزی حضرت شاه عبد الکریم بر منبر شد و آغاز مواعیظ نمود، هفتاد کس از ولی الله حاضر بودند همه را فیض حاصل آمد، دو شنبه دوازدهم ربیع الاول نهصد و نه وفات کرد، در مقبره پدر خود مدفون شد.

موج احوال آن سرمایه محبت و وفای حضرت شاه عبد الرزاق خلیف خواجه سالار و خلیفه سید اسحاق است، صاحب کرامت بود، به زمانش خلائق مکتوبی بر وضع نصایح و مواعیظ به خان خان حاکم سهارنیور که از قبل سلطان سکندر لودی بود نوشت، او پاره کرد، آن حضرت فرمود مکتوب من پاره نشده بلکه نامه حیات او پاره شد، همان روز از درد صعب در گذشت، وفات شاه عبد الرزاق یازدهم رجب سال نهصد و بست و چهار فیض ایزد بود، تاریخ یافته، قبر در مقبره پدر.

موج احوال آن دو کامل اکمل بی ما و سنی، شیخ عبد الباقی و شیخ عبد الغنی

د.۱: خود نکنید

۲ ج: هشتصد شخصت و هفت

د.۳: به سهارنیور ندارد

پسران حواجه سالار و خلفای سید اسحاق بودند، آنها را حق تعالی از طبقه ابدال^۱ آفریده بود، پای بند تاهل نشدند. وقتی درویشی مسافر رسید آنها را دیده گفت از کعبه کی آمدید؟ آنها انکار کردند، حضّاران گواهی دادند که ایشان به آن مدت العمر به کعبه نرفته اند، درویش گفت غلط است تا مدت‌ها به ایشان در کعبه بودیم موجب انکار چه باشد؟ چون دانستند که افشای راز باشد از سید اسحاق رخصت گرفتند و همان وقت از محفل از نظر حضّار غایب شدند هر چند جستند نیافتند، این واقعه در هشت صد و پنجاه رو داد.

موج احوال آن مرشد با تمیز شیخ عبد العزیز خلف و خلیفه سالار است. در مرآة جهان مانویسد، عالم با عمل صاحب ارشاد مکمل^۲، مدت العمر به افاده صوری و معنوی عالم را می رسانیده بستم شوال نه صد بستم و هشت وفات.

موج احوال آن سر پرده گشای دقایق حقیقت، آن چهره نمای حقایق طریقت، آن درج گوهر یقین، حضرت قاضی علیم الدین، پدرش اعزّ الدین بن نجم الدین صدیقی بود، خلیفه سید راجو قتال است و مصاحب مودود کانسگر، پیر عزیز الله^۳ متوکل^۴، علم قرأت خوب می دانست و این ارث آبای او بود، هشتاد و هشت سال از وقت تمیز تا آخر در خدا طلبی و عبادت مشغول بود، بستم رمضان هفت صد در گذشت^۵ از گلزار ابرار، و پسرش شاه مودود قاری از مشایخ متقی و مدرّس و عابد و جوّاد بود، به پنج سالگی^۶ هفتم رجب سال هشت صد و سیزده در گذشت.

موج احوال آن مستغنی الاحوال به ویرانی^۷ و آبادی، آن خدیو اقلیم فوادی، آن مشاهد ذات دوام، حضرت شیخ الاسلام خلیفه سید راجو قتال و به مخدوم جهانیان بلا واسطه هم^۸ می رسد، نام پدرش چایلده زاد بوم اچه، سرقده به

۱. د: طبقه 'ازل' ۲. د: 'در صد و پنجاه' ۳. د: ارشاد 'تکمیل'

۴. د: 'مودود کانسگر پیر عزیز الله' ندارد ۵. د: 'توکل'

۶. د: 'در گذشت' ندارد ۷. الف: 'پنج سالگی' ندارد ۸. الف: د: 'بویرانه' و 'آبادی'

۹. الف: 'هم' ندارد

مندو. در گلزار نویسد چهار گهري روزبر آمده از حجره^۱ بر می آمد و دوای درمندان کرده باز به حجره شدی^۲، در سال هشت صد و ده^۳ به عزم حجاز در مندو آمد، محمود خان جهان خلجی به تمنای ریاست ملك به خدمتش رفت، شیخ الاسلام طعام طلب کرد و چهار لقمه به دهن محمود خان خلجی داد و فرمود سوای تو تا سه پشت فرزند است درین ملك^۴ حکم رانی کنند، چو از مگه معاودت نموده به مندو آمد، محمود خان به حکومت رسیده بود قدم شیخ الاسلام را بس گرامی^۵ و معظّم داشته دختر به بسیاری اموال جهیز عرض نموده، شیخ قبول داشته اموال به محتاحان بخشید، محمود خان متمنی شد که در ممات هم نزد يك شیخ باشم قبول کرد، شیخ اوّل وفات کرد در مقبره بنا کرده محمود خان دفن شد، چون محمود خان فوت کرد یائین^۶ قبر شیخ به زمین سپردند، شب محمود خان به پسر خود گفت استخوانم از پایان قبر شیخ به خاک کنند، او عازم این مقدمه شد شیخ بده^۷ بن شیخ الاسلام بالاستحقاق سجاده نشین پدر بود گفت امشب تا ملّ کنند^۸ صبح که شد قبر شیخ الاسلام بالاتر^۹ از قبر محمود خان یافتند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سرمایه کمالات پدر عالی قدر، آن به بساط^{۱۰} هدایت صدر، آن نقاوه دودمان رسول رب ودود، حضرت سیّد ناصر الدین محمود خلف و خلیفه حضرت مخدوم جهانیان سیّد جلال حسین بحاری است که حالات و کمالات تصوّف از والدّه خود حاصل ساخته رتبه ارجمند و مرتبه بلند داشت، شمع پر نور خاندان نبوت، سراج با فیض وفور دودمان ولایت، معدن کمالات اجداد، مورد حالات خداداد، یادگار اخلاق والد با قدر، به مسند ارشاد صدر، مرجع کرامت خواهان عالم، مصدر کمالات بنی آدم، سردفتر سروران سادات متأخرین، عنچه شگفته ریاض رسول ربّ العالمین، محزن اسرار حضرت علی، ولی ابن ولی،

۱. د: 'حجره' ندارد ۲. د: شدی 'داشت' ۳. د: 'در سال هشت صد و ده' ندارد

۴. ج: 'والین ملك' ۵. د: 'گرامی' ندارد ۶. د: 'باندازه' قبر

۷. د: 'شیخ' نداشته شیخ ۸. د: 'امشب تا ملّ کنند' ندارد

۹. الف: 'بالاتر' قبر ۱۰. د: 'آن به' نشاط

فیض بطون حضرت امام حسین، مشاهده انوار خالق کونین، رین^۱ اولاد زین عباد، به مدرسه تلقین استاد، اسرار کمالات باقری، مظهر معجزات جعفری، موسی طور مراتب موسوی، رضاجوی عالم معنوی، تقی تقوای نام، تقی ثناء همام بوده، سال وفات دیده نشده.

موج احوال آن بزرگ عالی جناب، آن اکمل روزگار به تقدس و ثواب، آن مرشد وقت در حیات امام، اشرف الدهر حضرت چایلده شیخ الاسلام در سلسله سهرورد خلیفه شیخ راجو قتال برادر و خلیفه مخدوم جهانیان سید حلال بخاری است، از افضلان این طایفه صاحب تجرید و تفرید حکیم معالج درد دردمندان صوری و معنوی روزگار بود. در گلزار نویسد در آبادی و عمارت کم ماندی و به بیابان و ویرانه گذاردی، خلائق برای فتح مهمات خود به خدمتش شتافتی و به مطلب رسیده، در هشت صد و ده سال هجری اراده حج کرد چون به سندو منزل کرد محمود خان بن خان جهان خلجی به خدمتش رفت، چون او را از مدت به خاطر بود که حکومت این ملک^۲ به من میسر گردد شیخ ماحضری که داشت پیش آورده چند لقمه به دهنش داد و فرمود که حکومت این مالوه به تو مبارک و با سه فرزند تو باشد، وقت رخصت محمود خان تمنا برد که معاودت از همین راه شود همچنان شد، درین عرصه^۳ ظهور انفاس حضرت به خان مسطور گشته بود از خیر مقدم گرامیش به استقبال بس معظم و مکرم داشته تحلیف و ندور و فتوح بیکران گذرانید، شیخ آن جمله را ایثار محتاجان شهر نمود آخر دختر به نکاح شیخ داد، مکانی مصفا برای اقامت تعیین نمود پس بقیه عمر همانجا به درس و تدریس صوری و معنوی بسر برده. روزی محمود خان معروض داشت که بعد موت هم می خواهم که به آن^۴ حضرت یکجا باشم گفت چه مضایقه؟ چون آن حضرت وفات کرد در روضه محمود خان که تیار شده بود مدفون کردند، چون محمود خان فوت کرد چاکرانش اندکی از قبر شیخ قبر او را بالا کردند، او به شب پسر خود خواب نمود

۱ د: کونین 'الین' ۲ د: از این ملک یمن تا فرمود که حکومت ندارد

۳ د: درین عرصه ظهور ۴ د: که در آن

که استخوان محمود را بر آورده پایان شیخ دفن سازند، چاکرانش خواستند که استخوان شیخ از قبر کننیده برابر محمود به خاک سپارند شیخ بده پور شیخ الاسلام گفت امشب مهلت دهید تا چه حکم شود؟ شب قبر شیخ به زور و شور چندان که مجاوران روضه به گوش خود صدایش را شنیدند از مقامی که بود بالادست قبر محمود قرار^۱ گرفت، رحمة الله عليهم اجمعين.

موج احوال آن درویش با درد و محن، شیخ محمد حسن قصبة اساول وطن اوست. در گلزار نویسنده نام او اذهن است، در اساول از توابع گجرات گدای است در سلسله شهرورد مرید سید قطب الدین عالم بخاری که ذکرش در مرآة الاسرار است، بود و يك خرقه از شیخ نصر جمال نوساری پوشیده، مرد دانا امورات درویشی و واقف علوم عقلی و نقلی بسیار مشایخ وقت را دریافته و نعمت یافته، در هشت صد و هفتاد وفات، مزار در اساول، رحمة الله عليه.

موج احوال آن شمع خاندان رسالت و ولایت، آن گنجینه اسرار عشق^۲ و هدایت، آن محور تجلیات ذاتی، قطب عالم میر سید برهان الدین گجراتی مرید و خلیفه پسر بزرگوار خود ناصر الدین بن مخدوم جهانیان است. قطب ولایت گجرات بود، لقب او قطب عالم است، به عایت عالی شان، او را مردم اهل بصیرت ثانی مخدوم جهانیان می گفتند، جامع علوم صوری و معنوی در کشف و کرامات علو حالات ممتاز بود، وی به اشاره باطن از اچه به گجرات توطن گزید، سلطان احمد که به یمن انقباس مخدوم جهانیان سلطنت گجرات یافته بود مقدم او را بس گرامی داشت و خلایق آن دیار مستخر اخلاق و کمال او گشتند و بعضی بعضی فیض معنوی هم ربودن، شیخ کهتو در آن وقت به قید حیات بود فیما بین هر دو بزرگ مودت و صحبت محرمانه شد، شبی آن حضرت به طهارت برخاست پایش بر چوبی رسیده و خود در افتاد بی اختیار از زبانش بر آمد این چوب است یا سنگ یا آهن، هر سه قماش و کیفیت در آن تخته می نماید گاهی موج آهن و

۲: اسرار حق

۱: ج: د: محمود رفته مزار گرفت

گاهی قماش سنگ و گاهی لون چوب، هرگز بیننده را تشخیص^۱ یک چیز نمی شود، در هفت صد و نود متولد شد و شصت و هفت سال چهار ماه و بیست روز بزیست، یک شنبه هشتم ذی الحجه هشت صد پنجاه و شش هجری وفات، قبر در احمدآباد.

موج احوال آن سرمایه کمالات اجداد، آن وقایع حالات خداداد، آن ناظر اسرار سماواتی، حضرت میر شاه علم گجراتی خلف و خلیفه سید برهان الدین گجراتی است و لقب شاه عالم محبوب عالم است، الحق وی محبوب حق بود خاندان مخدوم جهانیان در آن نواح از وی منور شده، بعد از وفات پدر از شیخ کهتو فیض ها ربوده و صیت کمالاتش از شرق تا غرب فرا رسیده تا امروز کرامت و خوارق از مزارش علی الاتصال می بارد^۲ و چنین کمالات غیر از محبوب حق دیگری را ممکن نبود. صاحب اخبار الاخیار نویسد وی را سکر و شوق غالب بود و بعضی اوقات لباس حریر قیمتی پوشیدی و بر مشرب ملامتیه می رفت، ذوق و عشق و استغناء محبوبی و بی باکی بروییدا بوده است و تصرفات صوری و معنوی که بر مزارش جاری اند، محبوبیت او از آن مقدمات بی شبهه دریافت می شود، وی را حالات بس ارجمند بوده اند، هفتمین ذی قعدة هشت صد و هفتده وفات، شصت^۳ و دو سال حیات بود.

موج احوال آن مجاهد میدان صدق و صفا، آن شهید تیغ^۴ وصال و الوفاء آن برگزیده ربّ معبود مقبول حق داؤد ملک بن محمود که او از امرای عظام سلطان مذکور بود، در لباس دنیا کار آخرت ساخت. در مرآة الاسرار نویسد او آخر او در جهاد کفّار شهادت یافت، تصرفات بلند و کرامت ارجمند از مزارش جاریست، خلائق آن دیار بهره ور می شوند، در ماه ذی قعدة هشت صد و هشتاد و نه شهادت یافت، لفظ 'ذی قعدة' تاریخ اوست.

۳. د: وفات 'هفت'

۱. ج: 'مشخص' یک. د: 'نه شخص' ۲. د: 'می باز د'

۴. الف: 'شهید' ندارد

موج احوال آن از متابعت شریعت به حقیقت رسیده، آن از ناسوت به لاهوت پریده، واقف حقیقت حیاتی و سماتی، حضرت شاه نجم الدین گجراتی ابتدا به غایت متشنع بود و احتساب به غلبه می کرد حتی که زرگری ربیب مرصع برای سلطان ساخته می برد، او گرفته بشکست، به لحاظ آداب شریعت بادشاه سر فرو افگند فَمَا این قدر گفت، از سید شاه عالم ممانعت سماع نمی کنند و بر ما احتساب جاری نمودند، قاضی چند مسئله در باب منع سماع و حرمت رباب و مزاسیر بر ک عذ نوشته به خدمت سید شاه عالم رفت، او به دستور معمول از حجره برآمده مابین عصر و مغرب به خلوت نشسته بود، بر فور لقای فرحت انتمای او قاضی را طاقت مباحثه و اظهار کاغذ نماند، شاه عالم از خود کاغذ طلب داشته نگاه کرد کاغذ مطلق سفید گشت به دست قاضی داد، فرمود ببین که چه نوشته بودی قاضی دید که اثری باقی نمانده^۱ دست^۲ و پا گم کرده سر در قدم نهاد و مرید شد و ممنون گشت از فیض تربیت آن حضرت در چند روز یکی از واصلان حق گردید و به مرتبه ارشاد رسید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن هادی مشکل کشا، آن محقق حقیقت نما، آن محرم اسرار معراج، مقتدای وقت مخدوم شیخ سراج اگر چه مرید و خلیفه شیخ علی خطیب است لیکن از اکمل خلفای حضرت قطب^۳ عالم سید برهان الدین گجراتی بود، در تربیت مریدان و طالبان دستی قوی و همتی رفیع داشت و بعد وفات قطب عالم و شیخ علی خطیب بر مسند هدایت نشسته عالمی را فیض رسانید، چون سلطان محمود بیکر بادشاه گجرات مرید شاه عالم بود و نیز در حق او فرموده بود که محمود عاقبت محمود بعد وفات پیر او را طلب حق به خاطر غلبه نمود،^۴ حضوری^۵ خدمت شیخ سراج را دریافت و اظهار مطلب نمود، شیخ گفت اصل این کار ترك دنیا است، بادشاه گفت حالا اختیار کار خود به آن حضرت داده ام اگر صلاح کار به این است ضرور ترك سلطنت می کنم، شیخ گفت درین

۱. د. سفید گشت ۲. د. نه دست و پا کم ۳. حضرت خطیب عالم

۴. ج. نمود حقیقتاً ۵. د. حضوری ندارد

مقدمه از عالم باطن دریافتی خواهم گفت، صبح پیغام داد سلطان ترا از امر^۱ سلطنت دست بردار شدن مصلحت آنیست و من به جهت هدایت نوکری تو قبول می کنم اما به شرطیکه که من در سیاق مهارت دارم خدمت^۲ استعفا به ذمه من باشد که خلوت به دین سبب با تو چنان میسر آید که باعث استعجاب عالم بگردد، بادشاه قبول کرد، شیخ سراج لباس اهل دنیا و حربات سپاهیان به خود کشیده و پوشیده به دارالاماره رفت، خلائق که او را عوث و قطب می دانستند زبان طعن کشودند و ناسزا می گفتند، چون این حرکت شیخ از امر باطن بود اصلاً تغیری و فتوری بدو رو نمی نمود، تا چند سال تربیت و ارشاد سلطان نمود، چون موافق حوصله صفای قلب و استعداد حاصل آمد شیخ از سرنو ترک نموده همه را به راه خدا بخشیده گوشه گزید و باز هرگز ملاقات یکدیگر نشد^۳، در مقامات مکاشفات آنچه بادشاه را پیش می آمد و مشکل می نمود در کتابت صاف می نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن شاه وادی موهوم، آن ماهر مقدمات غیر معلوم، آن به کشور علوم هادی، حضرت مولانا نور الدین محمد صالح احمد آبادی از نیکان عصر و پاکان دهر در علوم صوری و معنوی یکتای زمانه از خرقة یافتگان و دست^۴ به بیعت دادگان حضرت محبوب عالم قطب عالم احمد آبادی است، صاحب مآثر الکرام نویسد تلمذ علم صوری از محمد احمد شیبانی و ملا فرید الدین احمد آبادی نمود رتبه بلند و درجه ارجمند در علمای عصر بهم رسانید، در سنه يك هزار يك صد و سه هجری به زیارت حرمین شریفین رفت و بیعت از مرشد بعد مراجعت بیت الله نمود و خلافت جمیع سلاسل که با خاندان معمول است حاصل ساخت و خاتقاهی ساخته به تدریس طلبه و ریاضت مشغول شد ریاده بر يك صد و پنجاه^۵ کتاب تصنیف نموده شب نهم ماه شعبان سنه يك هزار يك صد و پنجاه و پنج هجری وفات، اعظم الاقطاب، تاریخ سال وفات اوست، مزار شریفش در خاتقاهش.

۱. ج: 'مرا از سلطنت ۲. د: 'به مصلحت ۳. د: خدمت من'

۴. ج: 'د: نشد ندارد ۵. د: 'دوست به بیعت ۶. د: 'از يك صد تا سنه يك هزار ندارد'

موج احوال آن سید عامل فنا و معدومی، آن موصوف به اوصاف معصومی، آن مسعود ازلی و ابدی، کامل وقت حضرت میر رستم علی از نژاد حضرت مخدوم جهانیان سید جلال الدین حسین بخاری است، باشنده گهائم پور توابع کوره، ارادت در سلسله خاندان خود ار برادر بزرگ داشت، صحو و سکر بر وی غالب بود، کشف به مرتبه قوی داشت که مزار نسا و رجال را می دریافت، آن را اکابران امتحان کردند و شمشیر داشتی زیاده بر پنج رویه علوفه نپذیرفتی^۱ و گفتی که مادرم همین قدر را اجازت کرده است، در طفولیت همراه پدر خود به حرمین رفت، پدرش فوت کرد بر کشتی نشست کشتی بشکست بر تخته نا دوازده کس تباہ^۲ شد ده کس از گرسنگی بمردند و دو کس دیگر از^۳ طلاطم امواج سرگردان بودند از عنایت حق به ساحلی رسیدند و در خشکی خانه خوش یافته در آمدند، از بنی آدم هیچکس آنجا نبود چون آن دو دیگر به خواب رفتند مردمی آمد و اناری بدو داد و راه را نشان فرمود یاران را بیدار کرده راهی شد فی زمانها که سال يك هزار^۴ دو صد و چهار هجری است در لکهنو اقامت دارد، حال صحیح و کشف قوی او شایع عالم است.

موج احوال آن صحیفه سعادت ازل و ابد، آن مدّ حقیقت اسرار سرمد، آن در کمالات برتر، حضرت سید جلال اصغر از فرزندان شاه عالم گجراتی است. در تذکرة محمد صالح آرد، شبی که ساعت تولّد او رسید همان شب مخدوم جهانیان در واقعه به شیخ نصر الله گجراتی که مرد عابد و زاهد بود فرمود فرزندی به خانه فرزند من سید حسین که در قصبه رسول آباد متوطن است درین شب متولّد خواهد شد می باید^۵ که تو علی الصّباح بدان قصبه بروی و فرزندم را از مسعودی آن فرزند بشمار و تهنّیت ده و بگو که او از اولیاء مادر زاد است باید که نام وی

۱. د: رویه علوفه بیک رفتی و گفتی ۲. د: کس پناه شد ۳. ج: د: از ندارد

۴. ج: يك هزار يك صد و پنجاه و پنج هجری وفات اعظم الاقطاب تاریخ سال وقت دو صد و

چهارد؛ د: يك هزار يك صد و پنجاه و پنج هجری وفات اعظم الاقطاب تاریخ سال وفات

اوست مزار شریفش در خاتقاهش دو صد ۵. د: می ماند که تو

موافق نام من کند، شیخ نصرالله چنان کرد ازین جهت نام آنحضرت سید جلال گردید، پنج ساله بود، روزی در کنار مادر نشسته گفت که از کنار تو بوی خون می آید تو نیز از خانه بیرون آی، مادرش حمل بر خرد سالی او نموده خاموش ماند، ساعتی بر نیامد که آن خانه بروی افتاد و جماعتی که ار گفته آن بر نه آمدند ریر آن ماندند، احوال فرزندان و وابستگان حضرت قطب العالم در مخزن آرایش به همین قسم نوشته یافتیم، اینها هر يك از بزرگان صاحب کمال و کرامت بودند. شاه علی خطیب جونپوری مرید قطب عالم سیوم ربیع الاول وفات یافت^۱، شاه سراج خلیفه قطب عالم هفتم ربیع الاول وفات، قبر در گجرات. سید فضل الله نبیره قطب عالم یازدهم ربیع الاول وفات، قبر در گجرات. سید قطب الدین شاه زاهد بخاری بن قطب عالم شانزدهم ربیع الاول وفات. شیخ فرید دولت شاه مرید قاضی اسمعیل خلیفه شاه عالم بیست و هشتم ربیع الاول وفات. شاه میران جیو شهید نبیره شاه عالم ششم ربیع الثانی وفات. سید عبدالرزاق بن قطب عالم هشتم ربیع الثانی وفات. بدرالعرفین سید شاه شیخ جیون نبیره قطب عالم هیزدهم ربیع الثانی سال شمش صد و سی و يك وفات. سید جلال نبیره شاه عالم نوزدهم ربیع الثانی وفات. شاه سلطان بن شاه عالم نوزدهم ربیع الثانی وفات، سید جلال فرزند شاه عالم دویم ربیع الثانی وفات سال يك هزار و پنجاه و هفت. مخدوم احمد خلیفه شاه عالم بیست و دویم ربیع الثانی وفات. شیخ فتح الله مفتی مرید شاه عالم بیست و چهارم ربیع الثانی وفات. سید میران جیو نبیره شاه عالم ششم جمادی الاول وفات. سید محمد امین بن قطب عالم نهم جمادی الاول وفات. سید محمد امین نبیره قطب عالم یازدهم جمادی الاول وفات، سید محمد^۲ عثمان شیخ برهان گجراتی مرید و خلیفه قطب عالم چهاردهم جمادی الاول وفات، کبیر محمد مرید قطب عالم شانزدهم جمادی الاول وفات. شاه فضل الله کاشانی خلیفه شاه عربی سلسله شاه عالم هیزدهم جمادی الاول^۳ وفات. سید عالم از نبایر و جانشین شاه عالم بیست و یکم جمادی الاول سال نهصد و شصت و سه وفات. سید عبدالغفور نبیره شاه عالم

۱. الف: 'شاه علی خطیب جونپوری مرید قطب عالم سیوم ربیع الاول وفات یافت' ندارد

۲. د: 'از هیزدهم جمادی الاول تا' ح: 'نشین شاه عالم' ندارد

۳. الف: 'محمد' ندارد

گجراتی بست و دویم جمادی الاول وفات. سید شاہ محمد فرزند شاہ عالم و ملک زین الدین مرید قطب الدین خلیفہ شاہ عالم دویم جمادی الثانی وفات. سید عبد الرحمان نبیرہ قطب عالم غرہ جمادی الثانی وفات. شاہ قطب الدین محمود مرید شاہ عالم بستہ جمادی الثانی وفات. شاہ سمکوه از اولاد شاہ عالم بست و یکم جمادی الثانی^۱ سید رکن الدین بن غریب شاہ نبیرہ زادہ قطب عالم بست و چہارم جمادی الثانی وفات. سید جلال نبیرہ شاہ عالم بست و ہفتم جمادی الثانی وفات. سید محمد اصغر نبیرہ قطب عالم بست و ششم جمادی الثانی وفات. معین الدین ابوالقاسم اولاد خلیفہ شاہ عالم ششم و حب وفات. شاہ زاهد برادر شاہ عالم ششم شعبان وفات. شاہ حامد بن قطب عالم بست و چہارم شعبان وفات. سید حسین نبیرہ قطب عالم سید احمد دولن سیزدہم شوال وفات. شیخ آذہن بن محمد اساولی خلیفہ قطب عالم شانزدہم شوال سال ہشت صد و چہارہ وفات. قاضی العالم شاہ جمال خلیفہ شاہ عالم بست و دویم شوال سال نہصد و یک وفات.

موج احوال آن تابع^۲ شرع متین سید تاج الدین بسوی نھروالہ مدرس روضہ حسام الدین ملتانی بود، علوم کسبی و لدنی داشت مرید و خلیفہ قطب عالم بخاری است. از مخدوم سید بدہ موسوم یوسف بن احمد خرقة یافتہ و یوسف از شیخ صوفی واو از پدر خود شمس الدین رھیلہ.

موج احوال آن سید عالی قدر، آن بر بساط مشیخت صدر، آن فرزند ارشد مخدوم جہانیان بخاری، حضرت سید میران راجو بہاری در قنوج توطن داشت. در تحفہ السعد نویسند کہ کاسہ چوبین و خرقة مخدوم جہانیان اورا دست بہ دست از آبای خود رسیدہ بود، وقت وفات بہ خاطر آورد کہ جبہ و کاسہ بہ کسی سپارم کہ وراے فرزندان بزرگ من کہ دانشمند و عالم اند پسری کوچک علاء الدین نام کہ هست چون او بہ تمیز رسد بدو برساند، پس فرمود بعد فوت من چون مخدوم سعد از خیر آباد تشریف بیارند بہر کہ این تبرکات سپارد او لایق آن

۱. الف: شاہ سمکوه از اولاد شاہ عالم بست جمادی الثانی ندارد ۲. د: متابع شرع

باشد، پس چون خبر وفات سید راجو رسید شیخ سعد برای فاتحه سید که به قنوج رفت پسران سید راجو خورد و بزرگ حاضر آمده تبرکات پیش نهادند و ارشاد پدر ظاهر ساختند، سید علاء الدین فرزند کوچک سید راجو که در حقیقت حضرت سید را درین امر عنایت تبرکات گوشه خاطر بدو بود نیز به کنار دایه باستاد، شیخ او را از کنار دایه گرفته بر زانوی خود نشاند و به پیشانیش بوسه داد و خرقه به کتف^۱ او انداخت، دیگر برادران بزرگ به دل رنجید^۲، شیخ^۳ فرمود مرنجید آنچه کردم^۴ به موجب اذن مخدوم جهانیان و پدر شما کردم الآن آن تبرکات پیش فرزندان سید علاء الدین است، سید علاء الدین آخر صاحب برکت و حالات شد، هر کس را نظر بر بشرة شریفش افتادی فی الحال بر پیشانی او بر وضع ستاره لامع دیدی، رحمة الله علیه.

موج احوال آن منبع فیوضات و افاده، آن مجموعه مجاهدات آماده، آن دایم در مشاهده به مسروری، حضرت شاه نعمت قلندر میرپوری مرید اعظم و خلیفه معظم شاه علاء الدین بخاری که از نژاد مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری از ایمة اولیا و اکبر مشایخ صاحب خوارق و کرامت مشهور و خرقه دست به دست آبای خود یافته، مزارش در بلیه توابع عظیم آباد حاجت روای خلائق آن دیار است. راقم حروف را مفصل احوال آن صاحب ولایت و کمال بهم نرسید و الا نه جدا می نگاشت و شاه نعمت هم از نژاد مخدوم جهانیان است با مرشد قرابت هم داشت، از غایت توکل و مجاهده و بی علایقی^۵ ملقب به لقب قلندر شد غرض که از مقدسات زمانه و در تصرف و خرق فرد یگانه، مجمع ولایت افضل، منبع تصرفات اکمل، عالی عنوان در وضع مجاهده، ذی شان طریق مشاهده، صاحب خوارق نادر بر کمال، کمال قادر^۶ مظهر جمال و الجلال، عالی احوال فاف قلندری، های هدایت و رهبری بوده است. سید شاه علی فرزند آن حضرت گوید که ابتدا حال آن حضرت مجرّد و محصور بود و بیشتر جلال بر وی غالب و مدام

۱. خرقه بکشف او ۲. ج: د: بدل رنجیدند ۳. شیخ سعد فرمود ۴. الف: آنچه کردم ندارد ۵. ج: د: مجاهده و بی علایقی ۶. د: بر کمال کمال قادر ندارد

مستغرق مشاهده بودی و به صحرا و ویرانه گدرایدی، چون چشم از مراقبه وا کردی برخس و خاشاک که پیش نظر او شدی بسوختی، چون به شرف ریارت مرشد وقتی این مقدمه را معروض داشت که به این حالت اگر با خلق آمیزم ظالم باشم فی الحال دو شعله از چشمش بر آمده داخل مزار مرشد گردید و سلوک بر مزاجش شد، چهارده گروهی لکهنؤ آمده مقیم و متاقل شد رنبر نام آنجا دیوی بود به غایت شورش و فساد می کرد آنرا از قوت ولایت خود دستگیر کرده قید نمود، او متمنا شد می خواهم همراه نام آن حضرت نام من هم درین سرزمین باشد فرمود آبادی کنند و رنبریور نام نمایند چنانچه الآن رنبریور آباد است و خوارق عادات او از آن بیشتر است که بقید تحریر آید اول آنکه حکم مرشد اوست که آنچه نعمت داشتم به نعمت 'دادم' از فرزندان من هر کس خواهش نعمت داشته باشد از فرزندان شاه نعمت بگیرد چنانچه پیوسته در هر طبقه فرزندان مرشدان حضرت پیش فرزندان او که خواه کامل باشند خواه ناقص می آیند و فیض می گیرند و به مراد می رسند و دویم آنکه وقتی شاه قطب نظام الدین خلف آن حضرت متصل لکهنو از دست کفره شهید شد مزار شریفش شق گردید تا سه روز آب جاری ماند، چون خبر به خانه اش رسید آب بند شد، کدام کمال ازین زیاده تر خواهد شد که مثل مخدوم کریمداد یکدستی^۲ صاحب کرامات بلند و تصرفات ارجمند در بهار^۳ به شهرت تمام و فیض عام حاجت روای خلائق بهار است، مرید و خلیفه داشت و لقب یکدستی او از اینجا است که يك دزد سه بار پیش حاکم گرفتار آمد هر سه بار او سعی نموده خلاص داد، چهارم بار حاکم حکم^۴ قطع ید او کرد عوض آن حضرت دست خود را بریده به حاکم فرستاد که تقدیر او را بر خود اختیار کردم از سر حال در گذر، شاه قطب نظام الدین و قطب الدین میران دو پسران حضرت یعنی شاه نعمت قلندر صاحب کمال عقب مانده و سید مراد نبیره آن حضرت صاحب احوال بلند در تصوف بود و سید ولی بن سید مراد نیز درویش صاحب حال بود. این نیازمند نگارنده اوراق در وقت حکومت مرزا علی

۱. د: معیت 'دادم' ۲. ج: کریم داد 'بگذشتی' ۳. الف: 'بهار' ندارد

۴. الف: 'حکم حاکم'؛ د: 'حکم' ندارد

اکبر خان همدانی به شرف زیارتش مشرف شده فیض ولایت از مزارش هویدا دیده، در نوزدهم رجب سال یک هزار و چهار هجری مقدس وفات یافت، و در رنبرپور مدفون شد، 'میران پاک رفت' تاریخ اوست.

موج احوال آن مترنم ترانه 'محبت'، آن مستقل وجد وحدت، آن خلوت گزین به عشق و دود، **حضرت قاضی محمود چایلده**، نام او شیخ حامد است، در گلزار نویسد وطن اصلی او احمد آباد گجرات، در خانواده سهروردیه مرید پدر خود است که خلافت از شاه عالم بخاری داشت و بعضی بلا واسطه او را مرید شاه عالم بخاری می گویند در هر دو حال مقبول است، تواجد و تعشق از جبینش آشکارا و سوز و گداز و شوق سماع و سرود تمام عمر داشته، کرامت بسیار ازو سر زده، از غلبات عشق مدام بر حسب حال نقش عاشقانه به هندی عبارت در مقامات هندی به طور دلپذیر می سرایند، جمعی او را کمانچی خوانند سبب آنکه به نشانه کمانچه که ساز نیست و نشانه نغمه خود از سایر اهل نشاط هند ممتاز بود. گویند ابتدا حال در آغاز جوانی به احمد آباد اقامت داشت، در سال شمشصد و بیستم در قصبه سرپور از مضاف احمد آباد که گوشه ویرانه بود رخت اقامت افکند، در یارده سالگی او را شوق خدا در رسید، از پدر خود رخصت خلوت نشینی گرفته در صحرای دور از عمارت زاویه برای عبادت و ریاضت گزید، بعد چندی به ملازمت پدر می آمد به این روش پنجاه و شش سال بسر برد به عمر شصت و هفت به تاریخ سیزدهم ربیع الثانی سال شش صد و هشتاد و هفت ودیعت حیات سپرد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عاشق که دم قدم او باهم رفیق، آن سید السادات بالتحقیق، آن از مقبولان حضور ربّانی، قطب وقت **حضرت شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری ملتانی**. در گلزار نویسد که او از نژاد سید جلال سرخ که جد مخدوم جهانیان است بود. آورده اند که سید جلال بزرگ دو پسر داشت - سید احمد^۲ و

۱ ج: د: 'مترنم' برانه

۲ د: سید احمد 'آباد'

سید محمود، او از اولاد سید احمد است، خرقة از بزرگان خود یافته دو بار سعادت مناسک حج گذرانیده، اول از ملتان بار دیگر از دهلی در زمان سلطان سکندر لودی از وطن گاه به دهلی آمد خانه و اهل خانه همین جا بهم رسانید. ابوالغیث نام پسری مجذوب داشت، انفاش^۱ حکم قضای میرم بود، پدر بزرگوار خود را که در خواهش ترقی و سلامتی لودی بود گفت، ای بابا بیهوده مکوش بگذار^۲ که امسال چه سلطان و چه ما و تو هیچکدام اینجا بودنی نیست، گفت به تحقیق همان سال ظهیر الدین بابر بادشاه لشکر سوی دهلی کشید، از سلطان سکندر جنگ واقع شد، لودی به بسیاری سپاه کشته شد آن دو تن نیز در همان سال چهاردهم رجب که سنه نهصد و سی بود و به روایتی سی و دو جهان صورت پدود نمودند و محتوی گفتار بکردار انجامید. شیخ حسین از یاران بندگی حاجی عبدالوهاب حالتی شگرف و همتی عالی داشت، پیر بی قید و بی تکلف بود، شیری در بیشه بود که عبور راه مسافران تنگ کرده شیخ کاردی به دستی و به دست دیگر چادری پیچیده درون بیشه در آمد شیر را پاره پاره کرده بر آمده راه بر مردم کشاده گردانید. شخصی را در نماز و سواستی بود که نیت را بسیار تکرار می کرد آنحضرت دستی از قبر بر سینه آورد بنهاد در سینه او اثری از آن و سوسه باقی نمانده، در هفتمین شوال نهصد و سه هجری وفات کرد، مزار شیخ حاجی عبدالوهاب در دهلی کهنه در جوار شاه عبداللّه گردید، شیخ احمد الهامی از یاران سید عبدالوهاب بخاری است، بعد تحصیل علم خواست جائی مرید شود، پیغمبر صلی الله علیه و سلم او را در معامله فرمود به شیخ عبدالوهاب فرزند خود را برسان و آنچه خواهی بگیر و کتاب^۳ عوارف از او بخوان، در خدمت سید بخاری رفت او را مرید خود ساخت و به اربعین نشانید، غیر از سبق عوارف و نماز پنجگانه از حجره بر نیامدی، از عنایت سید بخاری صاحب کشف و عرفان گشت، روزی لعاب دهن خود به دهن او داد رخصت کرد و فرمود نگاه کن و آنچه از من به تو رسیده اند^۴ به دیگران برسان.

۱. الف. 'اتفاش' حکم ۲. الف: 'که در خواهش ترقی و سلامتی بودی بود گفت

ای بابا بیهوده مکوش بگذار'؛ د: 'در خواهش که سعی نامشکوره بگذار' ندارد

۳: خواهی نکرد کتابت عوارف ۴: د: 'اند' ندارد

موج احوال آن به هجر دوست دایم در تاسف، شیخ محمدیوسف خلف و خلیفه شیخ عبد الوهاب بخاری است. در خلاصة التواریخ آرد عالی فطرت و بلند همت بود، خیلی استغنا داشت و بی تعلقی نادر بهم رسانیده بود، پارچه قماش زرین به آتش سموحتی و ظروف چینی را بشکستی و صدایش را حوش شنیدی. وقتی خان خانان بیرم شیشه ترکیبی بیش قیمت به خدمتش فرستاد و پای خادم به حضور شیخ از جنبش فالین بلعزید، شیشه بشکست، لرزه بر اندامش افتاد، شیخ رو به آسمان کرد و گفت الهی به خستگی خاطر این احوال بر یوسف رحمت فرما و به خان خانان رسد، شیشه مرگب خان خانان از دریافت احوال واقعی بر کمال شیخ قایل شده معتقد گردید، وفاتش در سال هزار و بست هجری واقع شد.

موج احوال آن سوخته سوز و گدار، سرد نگار، آن افروخته داغ تمنای دیدار یار، آن به خلوت و جلوت با معشوق دمساز، مقتدای عارفان ملک شرف الدین شاه شهباز مرید شاه علی خطیب فرزند مخدوم جهانیان است، عاشق صادق مجاهد مشاهد و مشغول صاحب مرتبه ارجمند بود. در گلزار ابرار^۱ نویسد پدرش ملک عبدالقادر از والی زمانه رنجیده از احمد آباد به حاندیس آمد، حاکم آن صوبه زیاده تر مرتبه او را گردانید، آن حضرت آن وقت پنج ساله بود، چون به سن تمیز رسید به تحصیل علم مشغول شد، پدرش در گذشت، منصب والدش بدو سپردند همان حالت به پایه فضیلت علم رسید، آخر طلب خدا به او پیدا شد در آن وقت شیخ احمد کهتو و شیخ علی خطیب در گجرات به ولایت شهرت داشتند ازین هر دو یکی را اختیار کردن دل متعلق نمود، شیخ علی خطیب او را در معامله مرید خود کرده خرقه بخشید و فرمود خرقه بی صحبت بی سود ست از تقد و جنس هر چه داشت صبح به راه خدا بخشید و به احمد آباد رفت، شیخ خطیب او را آزوده^۲ دیده فرمود اشیای^۳ عالم مثال رسید از راه مهربانی در چند سال او را به پایه تکمیل رسانیده معه سه نصیحت کدخدا شدن^۴ و رهنمونی کردن و کلبه گزیدن

۱ الف: گلزار ابراهیم

۲ د: او را از دور دیده

۳ د: آشنای عالم

۴ ج: کدخدا کردن

رخصت وطن داد، بیرون شهر کلبہ ساخت، در معاملہ دید^۱ ترا حکم در شهر ماندن است کہ فیض بہ خلق رسد نہ در صحراء باز بہ خدمت مرشد رفت ماذون اقامت شهر شدہ آمد و متاعل شد دو پسر^۲ او را صاحب بزرگی و درویشی اللہ تعالیٰ بخشید و بسیاری خلفای مرتاض داشت، کمالاتش از اینجا قیاس باید کرد بروقت پیش آمدن مشکل بہ صحرا رفتی دو گانہ کردہ مراقب شدی، غوث الثقلین بر اسب سیاه سوار شدہ آمدی و مشکلتش روا نمودی و روزی برای وضو آب جست^۳، نیافت در دیگری آب می جوشید از آن آب وضو کرد، ابراہیمی اعجاز بہ مردم نمود و شب قدر را یافتہ بود و با خواحہ خضر ملاقات داشت، نہ روز پیشتر آگهی از وفات خود نمودہ و گفت ہر کس یک دل و یک رجوع بہ مزارش آرد ہر مہمی کہ باشد حق تعالیٰ روا نماید، وقت وفاتش شب مثل روز روشن شدہ بود، در نہصد ہجری وفات.

موج احوال آن مشاق تو دد رقم، آن سرخیں عشاق با طوع و علم، آن پردہ در اسرار غفور الرحیم، مصاحب حضرت خضر^۴ شیخ عبد الکریم خلف و خلیفہ شاہ شہباز است، مخدوم و مخدوم زادہ عصر بہ غایت ستار کرامت کہ غیر از محرمی از اسرار درویشی و ملاقات خضر علیہ السلام بہ دیگری تا دم واپسین اطلاع نفرمود. در گزار نویسند مولد شریفش برہان پور در سال نہصد و ہشت واقع شد اصحاب تہنیت این ترانہ بردند.

نخل قدش کہ از چمن جان بر آمدہ شاخی گلی بصورت انسان بر آمدہ
نود و شش سال در متابعت شریعت بسر برد و چنان بی تعلق و آزاد دلی داشت کہ
نقد جنس آنچه بہم می رسید^۵ تا کہ ایثار محتاجان نمی کردہ آرام نمی گرفت، بہ
دوازدم شعبان ہزار و چہار ہجری کہ وفات فرمود ماتمیان این نوحہ برداشتند.

آبی سیہ از زمین بر آمد مرگ از در آہنی بر آمد
برید بہ باع ماتگری ار گلبن ما نماند برگی

۳. ح: 'آب نیامد'

۲. د: 'پسران' اورا

۱. د: 'معاملہ دید' ترا

۵. د بہم 'برسید'

۴. ح: 'حضر' ندارد

موج احوال آن فیاض وادی افاده، آن ممتاز به تلقین خانواده، آن مرد میدان مجاهده به جوانمردی، حضرت شیخ جلال متو خلیفه شاه شهباز سهروردی در گلزار نویسد میزان تصوف و تحقیق، قرطاس تمکین و توحید، بسیار شاه بازان از یمن تلقینش به انوار الهی و تجلیات نامتناهی مشاهده گشتند از آن جمله سید ابراهیم بهکری، دویم زین الدین شیشه گر که به فراوان کمالات ذکرش صاحب گلزار نموده این مختصر گنجایش آن نیافت، سیوم میان پیاره جیو که صاحب گلزار به صفات کمالاتش عبارتهای رنگین و دل آویز به کمال علوت ثبت نموده از آن جمله که حمال سرور انساء را به چشم ظاهر مشاهده نموده، حلال متو در مائه عاشر وفات.

موج احوال آن شایخ صاحب دلق، آن درویش ممتاز به خلق، آن سرمایه سروردی، حضرت ابراهیم بهکری خلیفه شیخ جلال متو است. در گلزار نویسد به تمنای سلاطین در برهان پور اقامت گزید، مدت‌ها آنجا بود عالمی را هدایت بخشید، روزی در مجلس عرس از گوشه سیاهی مردی برخاست، دست بسته از سر^۱ ادب برخواست و درخواست فائحه مهم خود نمود، فرمود درون ابراهیم پر دود تر از نار نمرود است اگر ترا آگاهی بدان بخشید به صد احوال داسن از صحبتش بر چینی و هزاران مهربانی و دلسوزی آرزش او درخواست نمایی، از مجلسیان به سنوح این کلمه خوشی سرزد، در نهصد و نود وفات فرمود در برهان پور مدفون گشت، سه پسر و خلف و بسیاری خلفای عقب بگذاشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن واصل شاهد موجود، آن مورد حصول مقصود، آن نشان یافته شاهد بی نشان، سرتاج موحدان حضرت^۲ امان افغان مرید سید ابراهیم بهکری است. در گلزار نویسد از خودی خود بر آمده دل را با دلدار محو ساخته، تخته مشق ارادت الهی و مرکز^۳ احکام شریعت بود او را آرزوی لقای جانان^۴ پیوسته

۱. د: بسته از سر ندارد ۲. ج: حضرت شیخ امان ۳. الف: وهر ترا احکام

۴. د: از وی بقای جانان

بی آرام داشتی، همیشه اشک به چشمش جاری بود به خدمت پیر مدام عرض این مقدمه کردی که به تمنای خود واصل شوم، او به وعده تسلی و تشفی می نمود درین اشتیاق چنان حالت بهم رسانید که در وجود سایر چرنده و پرنده مطلوب خود را می جست^۱، شبی به خدمت گذاری مرشد حاضر بود، پیر از سر بالین برداشته او را تنگ در بر گرفت و فرمود، ای امان! دیدی آنچه می جستی؟ گفت آری! دریچه وحدت وجود از راه صورت و معنی بر وی کشود چنانچه سواری تازیانه بر اسب خود می زد و آه او می کشید، چون پیراهنش بر داشته می دیدند نشان تازیانه می یافتند آخر به دستوری پیر به مگه رفت، مشایخ ماوراء النهر و پارس و عراقین و خراسان را ملازمت نموده فراوان فیض گرفت باز به مدینه آمده مجاورت کرد، در مائة عاشر وفات یافت.

موج احوال آن^۲ به وادی حسنات انتظام، حضرت شیخ نظام در گلزار نویسند خرقه خلافت از سید ابراهیم بهگری داشت، با وجود دو پسر سید ابراهیم او را جانشین ساخته بود علوم متداوله و اصطلاح^۳ صوفیه نیکو دانستی، تمام سال کتابت کردی حاصلات آن را به مصرف عرس پیر خود آوردی، شرح موافقت و حاشیه سیرامی بر مطول معنی به خط خود نگارنده گلزار را در سال هزار و سیوم عنایت نمود، در هزار و دهم^۴ وفات یافت، در برهان پور مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قدوة علمای معارف انجام، آن زبده فقرای حقایق^۵ التزام، آن از اشرف آل حضرت احمد، حضرت میر سید محمد به پنج واسطه فرزند و خلیفه شاه عالم است، به بزرگی و کمال موصوف و به سیادت و حقایق دانی معروف، اکثری را زنگ زدای قلب گشته و نور معرفت ریخت. در مرأه جهان نما نویسند از جهانگیر سلطان و شاهجهان و اورنگ زیب دوستی فوق الحد داشت، کمالات او را^۶ ازینجا قیاس باید کرد به تاریخ ولادت خود از عالم غیب مبهم شد من و دست و دامن آل رسول، در سال هزار و چهل و پنج از دنیا برفت.

۱. د: 'جست' ندارد ۲. الف: 'این' وادی ۳. ج: 'متداونه و اصلاح'

۴. ج: د: هزار و نهم ۵. الف: 'حقایق دانی' التزام ۶. ج: 'او' را 'اینجا'

موج احوال آن دایره کمال **حضرت سید جلال خلف** و خلیفه پدر خود میر سید محمد است. در مرآة جهان نما نویسد، ستوده صفات و اخلاق وافر مصطلحات طایفه علیه صوفیه و احوال مشایخ کرام حاضر طبیعت او بود، شاه جهان سلطان را به نسبت او خیلی محبت و اعتقاد بوده، غرة جمادی الثانی سال یک هزار و پنجاه و هفت وفات، تاریخ ولادتش 'وارث رسول' و تاریخ فوتش 'جانشین حیدر کرار' بود.

موج احوال آن خلاصه خاندان رحمت، آن نقاوه دودمان عظمت، آن متصرف^۱ معاملات معادی **حضرت سید جعفر بخاری احمد آبادی** خلف و خلیفه پدر خود سید جلال است، به وفور علم و ادب و کثرت تقوی و ورع و بسیاری فضل و کمال میان مشایخ امتیاز داشت، سلاطین وقت روی نیاز بدو داشتند و انواع خدمات شایسته اش بجا می^۲ آوردند، نهم ذی الحجه سال هزار و هشتاد و پنج وفات یافت، پسرش جانشین شد.

موج احوال آن علوم انبیا را وارث، **شیخ محمد وارث منشاء** مولد او نارنول، به حمیده اوصاف موصوف و به فقر و قناعت معروف و به تزکیه باطن و مجاهده نفس پیوسته مشغول می ماند، هر روز با جماعه طلبه به صحرا شدی گاهی درس گفتی و گاهی مراقبه کردی، با غنی و فقیر یکسان آمیختی.

موج احوال آن به عشق^۳ الهی به سوز، **حضرت سید فیروز درویشی** مرتاض و اهل مجاهده بود، و بصفت حلم و وقار^۴ اتصاف داشت در اورنگ آباد به تجویز اورنگ زیب بادشاه مقیم شد.

موج احوال آن کوه انکسار و تسلیم^۵، **شیخ بابو بن جیون بن بهای خان بهیم** در خانواده سهرورد مرید سید راجن بن ساهو است که از نبایر شاه عالم بخاری گجراتی بود. در گلزار نویسد پدر شیخ بابو پیشه عقیق فروشی داشتی و در

۱. الف: 'مصرف' معاملات

۲. الف: 'بحال' آوردند

۳. د: 'تعشق' الهی

۴. الف: 'بصفت' علم و وفا

۵. ج: د: 'انکسار' و 'تسلیم'

برهان پور يك چندی به همین پیشه روزگار بسر برد بروی جذبات^۱ غالب گردید کسوت به رنگ جوگیه برگزید و نهایت انکسار تواضع اختیار نمود حتی که سگ را هم از تعظیم به لفظ جمع ندای کرد، با ذرات کائنات با ادب زیستی.

موج احوال آن تاج بخش اقلیم صوری، آن ولایت کشور معنوی، آن در کرامت و خوارق فرد، **حضرت میر سید علاء الدین سهروردی**^۲ بسا صاحب کمال بود، شاه محس الزمان متوطن نور پور توابع ماهرل بیان نمود که مزار حضرت سید در قریه کوره توابع ماهرل است. در معاصر میر سید علی قوام^۳ بود چون در قریه مذکور در سایه شجر املی اقامت نمود زمینداران آنجا کافر بود چند بار ممانعت نمود، سید مقبول نداشته، زمیندار خس و خاشاک گذاشته آن شجر را بسوخت، آن وقت سید فرمود آن هم تدبیر جهت نماندن فقیر است لیکن در حقیقت تا جایی که خاشاک سوخته این شجر خواهد رسید عمل فقیر خواهد ماند، همچنان شد تا امروز که سنه يك هزار و دو صد و يك هجری است به عرض يك گروه آن زمین جنگل شده است و هر روز زیاده می شود، شیر شاه سور باد شاه در طفولیت با پدر خود برای شش خرمهره^۴ متقاضی بگریه بود، آن حضرت فرمود قدرت خدا باید دید که سلطان هندوستان برای شش خرمهره بگریه است آخر همچنان شد که شیر شاه بادشاه دهلی گشت.

موج احوال آن صاحب کمال بی اندازه، آن در عشق و محبت ترو تازه، آن جامع کمالات انسانی، **حضرت شیخ کریم الله ملتانی** در سلسله سهرورد مرید شیخ داؤد ملتانی است. در گلزار نویسد در ابتدا سلوک با جنده داشت و با حسن مظاهر لطفی فرمودی از زاد بوم^۵ به تانده رفت به دوستی مردم آن دیار بار اقامت انداخت، راجه مان سنگهه کچهواوه آن حضرت را بس گرامی داشت، مرجع اکابر و اصاغر شهر گردید، کمالات از اندازه تحریر زیاده است، وقت نگارش گلزار بقیه حیات.

۱ الف: 'آخر ایزدی جذبات برو' غالب ۲. د: 'سهروردیست' صاحب ۳. ج: 'میر سید علی' قوم'

۵. الف: 'از راه' بوم

۴. د: 'شش ماه خر'

موج احوال آن طیار بحر جمال و جلال، آن سیاح بر عرفان و کمال، آن حقوق مرشدی را محافظ و معین، فخر عالم حضرت شاه فخر الدین بن شیخ داؤد بن^۱ شاه صدیقی در خانواده سهرورد مرید شیخ الهداد^۲ صالح سر هندی است و قدری او علم ظاهر هم ارو آموخته مابقی اکتساب صوری از شیخ حسام الدین متقی کرده. در گلزار نویسد ابتدا سپاهی بود روری در زمین مشرق بر حوضی وضو می کرد ناگاه مشک فامی سوار برقه پوش برو رسید و تازیانه زده پیش انداخته به جلوی^۳ خود کشید پس از چند گام سوار از نظر غائب شد به آن حضرت چندان جذب پدیدار شد که مطلق خواهش باقی نماند و حیرتی رو داد، دوازده سال زبانش از سخن آشنا نگرید، روزی باز همان سوار در راه پیش آمد و گفت سخن گفتن آغاز کن، همان وقت قوت تکلم به او میسر گردید مگر اندک لکنی مدام مانده آخر به قصبة چندبوس که از سر کار بهار است به خدمت شیخ علاء الدین ضیاء الدین دهکر پوش رسید نه سال همراه مانده و درس علوم نیز داشته پس بهلسه رفت سید جمن مداری را ملاقات نمود از آنجا به روضه شیخ شرف الدین بهاری رفت به موجب اجازتش قصد بلادست نمود^۴ پس از اذن شاه بدیع الدین مدار به آگره اقامت نمود، از شیخ جلیل زاهد و از شیخ علاء الدین مجدوب ملافی شد، ویرا حالات برجسته و کمالات حسنه است. گویند شیخ فخر الدین را وقتی بیماری لاحق شدی سرود شنیدی صحت^۵ یافتی، چون رنج مرگ عارض گشت شیخ یوسف انصاری و سید جلال قادری و شیخ عبد المومن حسینی و چندی دیگر به عیادت او رفتند و به خاطر آوردند که درین بیماری به شنیدن سرود چه سبب؟ آن حضرت بر خطر آنها آگاه شده راجی نام مطربه را بر خواند، فرمود این غزل بسرایند^۶

ما قصه نوشتیم به سلطان که رساند جان سوخته کردیم بجانان که رساند
چون غزل به تخلص رسید گفت فرصت کم و رعایت شع شریف^۷ واجب

۱. ج: 'شیخ' شاه ۲. الف: 'شیخ' الهند ۳. الف: انداخته 'بجای' کشید
۴. د: نمود 'پروژه' پس ۵. د: 'صحبت' یافتی ۶. د: بسرایند 'فرد'
۷. د: شع 'شریف'

مطریه را رخصت نمود، پس از سه روز که جمعه نوزدهم جمادی دویم بود و سال نه صد و هفتاد پس از يك صد و بسست و پنج سال عمر وفات نمود، مرقد در آگره، رحمة الله علیه، که فخر الدین تاریخ وصال اوست.

موج احوال آن جوان مرد و جهان گرد، آن در عشق و ریاضت یگانه و فرد، آن به عایت متابع شریعت رسول الله، درویش کامل **حضرت شیخ منجهن بن عبد الله** در گلزار نویسد او اولاد امجدی خلاصه العلمای قاضی تاج الدین نحویست و جد مادری او قاضی سماء الدین دهلوی است، مرتاض و ممتاز زمانه کثرت ریاضت و نهایت پاس شریعت داشت، در خانواده سهرورد مرید سید^۱ تاج الدین بخاری است که از اکبر سیاحان مشهور در هر بلاد به خدمت مشایخ وقت رسیده فیض گرفته و خلافت یافته آخر به خدمت شیخ محمد غوث رسید، بسیار صحبت داشته و احوالش را در خلفای محمد^۲ غوث درین نسخه باید خواست، نگارنده گلزار شیخ منجهن دیده، بسیار مرد با برکت بود پیش او آن خرقة شیخ محمد غوث را زیارت نموده که در کوه چنار در بر شیخ محمد غوث بود و به سبب وفور علوم صوری مردم از نلمید شیخ منجهن فیض یاب می شدند و آداب و حدود شرایع را چندان کوشش و اهتمام می داشت که به نوشتن راست نیاید، ایام زندگانی در مراقبه و محاسبه اوقات و درس و افاده بسر می رفت، در مالوه عالمی از علوم صوری چندان فیض یافته که سارنگپور ثانی شیراز گردید و برخی بعضی از فیض باطنش بهره یافتند، چون عمر شریفش به آخر رسید و از سایر خویش و یگانه و بیگانه شده در قصبه رسته که از سارنگپور دو منزل مسافت دارد گوشه گرید، پس از چند سال باز به سارنگپور رفت و از سایر که و مه^۳ خوشنودی جست و رسم وداع بجا آورده باز به کلبه انزوارفت، سن شریفش به هشتاد رسید. روزی با حاضران هنگامه ذکر جهر شروع نمود همدان حالت جان بحق گردید تا سال نه صد و هشتاد و شش بصدر حیات بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقدم اصحاب رندی، **شیخ قاسم بن شیخ یوسف سندهی** او

۲. ج: د، خلفای شیخ غوث ۳. د: که مه ندارد

۱. ج: شیخ تاج الدین

برادر کلان شیخ طاهر محدث و پدر مسیح القلوب است. در گلزار نویسد صاحب تقوی و توکل و تصوف و تصرف بود، پیر بیعت او شیخ بهاء الدین پدر شیخ کبیر که در آخر مائة عاشر جانشین شیخ الاسلام بهاء الدین ذکریا ملتانی است مسیح القلوب^۱ بر گزارد هنوز خرد سال بودم که او وفات نمود، از هم نشینان او یاد دارم که به توحید دانی و خدا شناسی و اعتراف^۲ به وحدت وجود ممتاز بود، آزادگی و بی تعینی^۳ داشت، روزی مادر ما را به خانه کد ام برادران برد، آنحضرت هم خواست که آنجا رود، خادمان چنان در بستگی و قفل زنجیر به خاطر آوردند او منع فرمود که در را همچنان دارند چنان کردند^۴ منت خدای را که از سائر متاع خانه را باز آمده همچنان یافت و هیچ خائنی را دست تصرف به آن خانه نرسید در مائة عاشر وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن به کمالات معمور، حضرت بهای اسحاق حضور او پور

حافظ اسماعیل سندهی است، طریقه سهرورد داشت. در گلزار نویسد ابتدا حال روزگار سپه گری^۵ کردی در سی سالگی جنبه الهی بدو رسید از هستی خود برآمده وطیره نیستی و نامرادی در سلوک جذب آمیز بهم رسانید، اکثر سورة قرآن یاد داشت به غایت خوش الحانی می خواند که سامعان را طاقت و حواس نمی ماند و هر جایکی از اوقات پنجگانه در آمدی به بانگ بلند اذان گفتمی، در مسجد و بتخانه تفاوت نه نهادی، در قصبة میر نصار روضه شیخ عبد الله چشتی^۶ می ماند و در ذی الحجه سال هزار و دوازدهم نگارنده گلزار کد خدای پسر کلان خود که عبد الاول نام داشت بنا نهاد^۷ و از نواحی سندو از قریات و فضیلت درویشان به غریب خانه به حسب دعوت نزول اجلال نمودند، استدعای او از کثرت کار فراموش شد و به خاطر داشتم که مبادا کسی از دوستان از استدعای فقیر فرو گذاشت شود، آن حضرت از خود يك گلدسته گرفته به غریب خانه خود بخود

۱. د: 'شیخ القلوب' ۲. ج: 'اعراق' بوحدت ۳. د: 'بی تعینی' ندارد
 ۴. الف: 'چنان گردید' ۵. الف: 'سپه کردند' ۶. ج: د: 'عبد الله چشتی'
 ۷. الف: د: 'بتانها' و از'

آمد و مجلس نشاط را انبساط تازه فرمود و گفت آنکه طلب او به خاطر می خلید اسحاق است سه ماه مهمان فقیر خانه ماند، در رمضان هزار و چهاردهم سال وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مخزن اصحاب درد مندی شیخ دومهان سندهی در سهرورد مرید شیخ ابراهیم کلهوار است. در گلزار نویسد دلش جلوه گاه وحدت حقیقی وجودش مظهر ایزدی بود، روزی نظر بر خوش صورتی رفت ندا آمد هنوز چشم بر حسن غیر میل نظر دارد همان دم از چشمش بینائی موقوف شد همچنین در شوق و ولوله عشق و سوز مالا مال^۱ زمزمه کنان می خرامید، در وقت خراش که به غایت دست می جنبید که پیمش می رفت و گه پس، گفت ای دست از ما پیشتر^۲ عزم وصال دوست داری همان ساعت دست از جنبش باز ماند، در مائة عاشق وفات برهان پور یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب ولایت عارف، آن صاحب کمال در معارف، آن ممتاز در خوارق و جوانمردی، مقتدای زمان شیخ صالح سهروردی^۳ او را درین حال قوت مخصوص دوستی^۴ قوی بود. در لطایف^۵ اشرفی نویسد وی مرید خانواده سهرورد است فاما نام مرشدش مکشوف نگشت، در زمانه شیخ داؤد بن محمود پالهی مئو مرید شیخ فرید گنج شکر در ردولی رسید و فیما بین^۶ هر دو بزرگ محبت رونما گردید چنانچه کلبه هر دو بزرگ دیگری را بودن اذن نشد الی یوم هر کس در میان آنکه ایشان قصد آبادی می کند میسر نگردد و شیخ صلاح ابدال و ش می گذرانید، زن و خانقاه اختیار نکرد و شیخ^۷ صوفی فرزند شاه شجاع کرمانی خلافت از آبای خود یافته نیز معاصر او بود، فیما بین ایشان هم اتحاد کلی بود گاهی همدیگر جدائی اختیار نمی کردند فاما صلاح صوفی تاقل داشت فرزندانش تا حال در رودولی موجود اند، در هر طبقه یکی از ایشان اهل الله شده

۱. د: 'مالا مال' ندارد ۲. د: 'از ما پیشتر' ندارد ۳. د: سهروردی 'است'

۴. د: 'مخصوص' روشنی ۵. ج: در 'لطایف' ۶. الف: فیما بین 'ندارد'

۷. د: شیخ 'صلاح' صوفی

آمده چنانچه ابو محمد نام یکی از فرزندان صد ساله عمر داشت، مرید میر سید علاء الدین اودهی بود و از میر سید محمود محقق کتوری نیز تربیت یافته، مردی عشاق صفت و لطیف طبع و شیرین سخن و موحد بود و شاه سکندر نام از فرزندان شاه قمیض قادری ارادت داشت، حمید الصفات در تصوف بود، در سال هزار و چهل هفت از این^۱ جهان رفت، قبر در ردولی و حضرت میر سید اشرف جهانگیر به زیارت شیخ صلاح سهروردی و شیخ صلاح صوفی و شیخ داؤد بن محمود رسیده و به آداب فاتحه خوانده خیلی تعریف ایشان نموده و کمالات شیخ صلاح سهروردی از ابتحانند^۲ دانست که مثل شیخ احمد عبدالحق شاه باز بلند پرواز به ردولی آمد بر مزار شیخ مشغول شد که او صاحب ولایت است بدون حکم او اقامت به ردولی نمی توانم نمود پس به فرمان شیخ صلاح سهروردی مقیم شد.

موج احوال آن موصوف به صفات جمال و جلال، آن همدم نسیم وصال، آن عارف پیشوای ارباب یقین، مقتدای وقت **میر سید امیر ماه بن سید نظام الدین** از کاملان روزگار و بزرگان صاحب اسرار بود، شانی عظیم کراماتی وافر و حالی قوی و همتی^۳ بلند داشت، پدرش سید نظام الدین از بغداد به هنگامه هلاکو خان به هند افتاد و در بهرائچ رفته اقامت انداخت، مرد بابر کت و دیانت و ممتاز بود، همانجا وفات کرده مدفون شد. سید امیر ماه از سید علاء الدین جاوری ارادت آورده خرقة پیران سهرورد پوشید و شیخ جمال نبشته شیخ نظام الدین ابوالموید که در قصبة کول آسوده است با وی نیز صحبت داشته و سید علاء الدین جاوری^۴ از اکمل خلمای شیخ شهاب الدین سهروردی بود، کمالات و حالات عالی بسیار داشت چنانچه مشهور است و با سلطان المشایخ معاصر بود، چون وفات کرد در فریه جاور متصل دهلی مدفون شد و میر سید امیر^۵ ماه از مقدسات زمانه بود باخضر علیه السلام مناسبت کلی داشت و به ارواح سالار مسعود غازی محرمست کما حقّه پیدا کرده بود، میر سید اشرف جهانگیر فرماید من او را دیده ام سید

۳. الف: 'ذهنی' بلند

۲. دنباید ندارد

۱. د: از آن جهان

۵. ح: 'امیر' ندارد

۴. ج: 'جاور'

صحيح النسب در ولايت و کمال منصب عالي داشت و اکثر شاهبازان از تربيت او فيض ياب شدند، او را پسری بود سيد تاجه نام عجب حالي قوی داشت، دايم الخمر بوده، به طريق ملامتیه می رفت، جمال حال خود را از نظر اغیار پوشیده داشتی، وقتی پدرش سيد امیر ماه را بیماری صعب رو داد که امید حیات منقطع شد او از عايت بلند همتی مرض پدر را بر خود کشید و جان به مشاهدۀ جانان تسليم نمود، سيد امیر ماه صحت يافت حیرت داشت حال پسر بچه قسم گذشته باشد، شبی بر دست مجاور او به خط سبز این شعر نوشته ظاهر شد و باز محو گشت.

بگو ای مرغ زیرك حمد مولی^۱ که جان تاجه مه بر عرش بردند
و شيخ جمال الدین^۱ قتال بن سعد الله کیسه دار از مریدان سيد امیر ماه است چون بعد پدر سجاده نشین جد و پدر او شد بنا بر آن احوالش در چشتیان خلفای شيخ نصیر الدین چراغ دهلی نوشته، از وقت شيخ نصیر الدین چراغ دهلی تا وقت میر سيد اشرف جهانگیر به قید حیات بود، وی را مصنفات در تصوف بسیار است^۲ میر سيد احمد و سيد علاء الدین از فرزندانش با صلاح و تقوی بوده اند، سيد تاهفت صد و پنجاه و سه بقید حیات بود، سال وفاتش^۳ دیده نشد.

موج احوال آن مخزن بساط هدايت، آن دفتر نشاط ولايت، آن همراه و هم مثل شافعی، مقتدای دین **املم عبد الله يافعی**، وطنش یمن است اما به مجاوری حرمین شریفین بسر می برد، از اکابر مشایخ وقت بود، صاحب علوم صوری و معنوی، مصنفات بسیار دارد از آنجا تلویح مرآة الجنان و روضه الزیاحین فی حکایات الصالحین مشهور است. در خزانه جلالی نویسد، وی خرقه از دست شيخ رشید الدین ابی عبد الله خلیفه شيخ سهل الدین سهروردی پوشیده و از پدر خود شيخ جمال الدین يك خرقه یافته، او از دست عزيز الدین الیاس احمد الفاروقی، وی از شيخ شهاب الدین سهروردی، و يك خرقه از سلسله قادریه و يك خرقه از سلسله شيخ ابو مدین مغربی و يك خرقه از سيد احمد رفاعی برداشت، او

۱. شيخ 'عین الدین' ۲. بسیار 'داشت' ۳. ج. د: 'وفات' دیده نشد

را کمالات از هر قسم بیشتر است، مخدوم جهانیان خدمت او نموده فیضها ربوده، وی را حکایات بس عجیب اند، سال وفات دیده نشد، معاصر شیخ نصیر الدین چراغ دهلی بود، از فضل چراغ دهلی مخدوم جهانیان را در مکه او خبر داده بود گفت پیشتر در دهلی بزرگان بسیار بودند بالفعل چراغ را نصیر الدین می افرورد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سرگروه صوفیان، **حضرت عاشق دیوان** از سلسله مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری در سلطنت توابع بنگاله بود، نعمت از شاه جلال یافته تصرفات علانیه داشت، مردم دکن به ملاحظه خوارق بلند اعتقاد بدو داشتند، شاه کالی مرید عاشق دیوان در کوه حیدر آباد سر برهنه اقامت دارد، کرامت بسیار او ظاهر می کند، راوی درویشی بنگالی، رحمة الله علیه.

موج احوال آن خورشید پر ضیاء فلک مشاهده، آن بدر با صفای آسمان مجاهده، آن از هوای عشق چون بید لرزان، گوهر گران مایه صدف ولایت **حضرت شاه ارزان** از محتشمان این طایفه نهایت مرتبه رفیع و به غایت ولایت وسیع را خدیو بوده، اصلش لاهور، نسبت بیعت به خانواده سهروردیه از سلطان العارفین حضرت حیات میر باد پا دارد که به چند واسطه به شیخ شهاب الدین سهروردی می پیوندند، از اجله اولیای عظیم الخلافت و ایمة صحیح الحال شانی بزرگ و احوال قوی کرامات علانیه داشت، شیخ غلام باسط نبیره شیخ عبد الله نژاد قاضی فخر الدین بجنوری زبانی جد خود که از خلفای آنحضرت گردیده مخاطب به خطاب حکمت ماهیت بود، به غایت احوال غالب داشته بر گذارد که آن حضرت سیاحت بسیار کرده هیچ اقیم باقی نیست که او نگردیده حتی که به مقاسی که آنجا شجر و فواق^۱ بود و در آن بجای بر^۲ سرهای انسان آویخته می ماندند و طیور از منقار خود طعمه به دهن آنها می کردند و می خوراندند، به مشاهده آن^۳ حال آن حضرت را استعجاب رو داد برای انکشاف حالات حقایق^۴ آن سرها مقیم شد چون

۱ ح، د: شجر و فواق ۲ د: بمعنی پیل بر ندارد ۳ ج: بمشاهد این

۴ ج: حقایق حالات

شب در آمد آن سرها خود بخود به زمین فرود آمدند و طعاسی حاضر شد خوردند و بزور^۱ به دستور به شجر آویختند چون به دیوار قهقهه رسید مریدی را بر آن دیوار فرستاد احوال آنجا دیده مرید را چندان حیرت غالب آمد که زبانش گنگ گردیده و رنطق بار ماند، چون به اقلیمی در باغ سلطان آنجا در غایت لطافت مصفا و انهار و اشجارش دلفریب و هوش ربا بودند او را انداختند و پرسیدند که تماشای عقب دیوار قهقهه ازینجا بهتر است، آن وقت او زبان بگشود و گفت همسایه به سایه او نمی زبید آخر الامر آنحضرت در عظیم آباد پتنه رخت اقامت انداخت، مدتها طالبان صادق را هدایت می بخشید، مشرب ملامت می داشت.

موج احوال آن مسافر بی زاد چون سرو آزاد، آن موجود به وجود کمال در عالم ایجاد، آن نفس به نفس مترقی از حالی به حالی فخرالمجاذیب حضرت شاه کالی از عشقان بی اختیار شانی بزرگ و کیفیت عالی و مناقب حمیده و طریق سنجیده داشت، از خلفای عالی مقام حضرت شاه ارزان است، به غایت مغلوب الحان بود و مجذوب که فرخ سیر از تفاؤل او قصد تسخیر دهلی نموده بر معز الدین سلطان فتح یاب شد، چون او قریات کثیر النفع جهت مدد معاش به آن حضرت فرستاد گفت که این نوبت و معاش برای مصرف دایره مزار مرشد باید دیوانه ها را از این چه سرو کار؟ چنانچه آآن رسم نواختن نوبت و اخراجات و تصرفات آن قریات بر آستانه شاه ارزان جاریست، مزار شاه کالی نیز آنجا هست و شاه عبد الله ملقب به لقب حکمت ماهیت در قصبه امیتهی مزار دارد، وقت وفات فرمود که مزارم را در میان راه کنند که هر رونده را قدم بر من افتد، وصیتش بجا آوردند لیکن بی آنکه کسی مجاور و مهمتم باشد هیچ کسی واقف و ناواقف بر مزارش قدم نمی گذارد این از جمله خرق عادات اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن کامل فضیلت سرشت، آن بری از خوب و زشت، آن معتقدان را تفاؤل حضرت شاه سجاؤل مجذوب سالک بود، از محبوب ترین مریدان حضرت شاه ارزان است و بعد وفات مرشد خود مجاور روضه مانده از وقتی

۱. الف: 'پردند' دستور

مرشدش از لاهور به سیر در آمد و رفیق شد چون به عظیم آباد رسید هر جا که امروز در پتنه مرقد حضرتش شاه ارزان است آنجا را پسند نموده فرمود که سجاول از آن^۱ جای بوی محبت می آید فقیر به سیر می رود تو اینجا مقیم شو و مردانه حواهی نشستی، چون آن حضرت بعد از مدت که از سیر معاودت نموده تشریف آورد دید که آنجا از کثرت اشجار نشانیده سجاول جنگلی شده است، سجاول را آواز داد او دویده به شرف قدم بوس مشرف گشت، بر علو همتی و فرمان برداری او شاه ارزان را وقت خوش آمد فرمود این وقت هر چه بخواهی بیایی، عرض کرد دال و خشکه، مکرر فرمود که چیزی دیگر بخواه، عرض کرد دال و خشکه، فرمود به تو دادیم حالا معین است که به روز عرس شاه ارزان اول بر دال و خشکه فاتحه شاه سجاول نموده بر دیگر اطعمات فاتحه مرشد او می دهند، بسا مرد صاحب کمال بود، مزار شریفش بر دروازه مرشدش واقع شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن خاصه در گاه بسنت شاه بعضی او را نسبت بیعت به شاه سجاول می کنند غرض بهر دو حال مقبول است، مجذوب بود صاحب احوال عالی، کرامات و خوارق عادات ظاهر و باهر داشت، بعد شاه سجاول جاروب کش آستانه مرشدان خود مانده در گذشت، همانجا مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن معدن تصوّر و تذکر و تلفظ^۲ آن مخزن ستر احوال و تحفظ، آن به آسمان توکل میان مهر و ماه، رئیس مجردان حضرت مجیب^۳ شاه، مرید شاه سجاول است، در بهار رهار تعلّق بیسواره مضافات او ده اقامت داشت، نگارنده زخار از استماع اخبارات او مثل کفیل شدن به معاملات و شوق و شکار و بودن اسباب دنیا اسب و فیل و ارابه متفرّ بود، چون به حکومت مرزا علی اکبر خان همدانی به ملاقات او رسیدم عاشقی یافتیم با کسب و کمال، تصوّر و تلفظ و تذکر در هر آن بر وی غالب و جاری دیدم و تحقیق نمودم و شنیدم که او پنجاه سال در بهار مستور مانده عبادت نمود، چون آن بر را حکام بریدند او بر آمد باب

۱. د: از این جهان

۲. ج: تذکر تلفظ

۳. د: حضرت محبت

نذور و فتوح بروی مفتوح گشت فانما از احدی الی یوم نپذیرفت^۱ چه از امیر و چه از فقیر و مصارف بس بلند خدا داند که چه اسرار بود و علایق جمعیت دنیا که به او جمیع بود شنیدم این هم برای محتاجان است، بر وقت ملاقات نیازمند را بعضی نکات که دیگر بزرگان از سالک و مجذوب از روی کشف خبر داده بودند وی نیز ایما نموده، حضاران حیران ماندند فرمود غیر از دیگری ندادند استفسار احوال نمودم فرمود می دانم احوال صوفیه به ضبط می آری، فقیر از شاه سجاول نعلی دارد، گفتم به واسطه یا بلا واسطه؟ گفت این قدر هم به تو گفته ام لیکن می فرمود که در وقت عالمگیر اورنگ زیب که يك صد و سی و پنجاه سال شده اند نوکر بودم به لحاظ سن کبیر او دانستم به شاه سجاول اگر بیعت کرده باشد می سزد غرضی که از سخت مرتاضان یافتم، وقت تحریر احوال بصدر حیات.

موج احوال آن نقطه پرکار معرفت، آن پرکار نقطه حقیقت، آن به ریاض ولایت عالی، نخل بند حضرت سید مرتضی آنند به سلسله سهرورد مرید و خلیفه شاه عبدالرزاق است، وی از درد عارفین، وی از شیخ منجهن کنج نشین، وی از شاه محمد گوشه نشین، وی از شاه محمد اسحاق، وی از شاه داؤد قریشی، وی از سید راجو قتال، وی از مخدوم جهانیان سید جلال حسین بجاری خلافت داشت. شاه عبد الرزاق در قصبه چر که از مرشد آباد بر دوازده گروه اقامت داشت و آن مزارش قبله حاجات خلائق آن دیار است، در مشیخت و کرامت و عشق تواجد و سکر و صحو مستغرق بود، در زمان خویش در علوت حالات و اجلال کمالات نظیری نداشت، اکثر به فصل^۲ در سر جوشی و ذوق و سکر برای سیر بر می رفت سید^۳ مرتضی وقتی در سیر آنجا وارد شد شاه عبدالرزاق را بر وی نگاه افتاد، فرمود من می آیم و تو همین جا باش، او تا يك سال آنجا در جهد و مراقبه به يك مقام نشسته ماند بعد سال که شاه عبد الرزاق بر موسم معهوده بار آنجا رسید سید را همچنان نشسته یافت دید که تمام جسمش حشرات الارض مجروح ساخته بودند و او را خبر نبود، از حیاتش رمقی باقی ماند، برداشته به خانقاه خود آورد و مرمت

۱. ج: د، الی یوم نپذیرفته ۲. ج: فصل ندارد ۳. ج: امیر مرتضی

نمود، به تجویز حکما برای توانا و طاقت جسم او شراب بدو دادند، چون توانا شد ریش و بروت تراشیده به حضور پیر فرمود مرتضی ترا همین طور خوش آمد، گفت آری! فرمود مرتضی آنند باش یعنی خوش باش از آن روز او به این لقب مشهور شد و بعضی وجه این لقب را چنین بیان کنند که در بها گلیور آنندی نام زنی بود بدو تعشق داشت لهدا او را مرتضی آنندی گویند غرض از اولیای عالی عنوان و از اصفیای ناظر کون و مکان، صاحب خوارق بلند مراتبات ارجمند بود، از روز وفات تا الآن به اشاره او که آب گنگ می خواهد که نعلش مرا ببرد سه بار استخوانش از قبر بر آوردند و بجای دیگر دفن کردند مطلق تغیری در جسم و کفن او ندیدند. وقتی شاه شجاع بن شاه جهان بادشاه در خدمت ندوری از نقد و جنس و اسب بر داد همه را به آتش انداخت، شهزاده معتبر شده گفت کار شما به آتش انداختن است یا بر آوردن؟ هم گردنش را گرفته متصل آتش کرد او دید که درون آتش انبار نقد و جنس در طویله اسپان موجود است به لحاظ این کرامت برای فتح مهمی درخواست نمود جواب یافت این مقدمه در اخلاص راست آید نه در نفاق، وی را مناقب بس عالی اند. نقش در هندی که بی بست قوالان می سرایند به پنجم رمضان عرس از درویشی سلسله او شنیدم در زمانه شاه جهان بادشاه بقید حیات بود.

موج احوال آن ولی به کرامت باهر^۱، آن خدیو خوارق ظاهر، آن سرمایه عشق و جوان مردی، **حضرت شاه تقی سهروردی** در کتب احوال مشایخ وی را حایک می نویسند. شاه فقیر الله فرزند آن حضرت گوید جدم انصاری بود، چون شاه فقیر الله نسبت دامادی در فرزندان قاضی فخر الدین بجنوری دارد نزدیک نگارنده زخار انصاریت جد او ازینجا تصدیق می نماید، مولوی جامی فرماید: ۷

بنده عشق شدی ترك نسب کن جامی که درین راه فلان این فلان چیزی نیست
در مرآة الاسرار آرد، شاه تقی بن شاه رمضان و شاه فقیر الله گوید شاه شعبان پدر شاه تقی خلافت از سهرورد یافته صاحب ولایت آنها باش اله آباد شد، کمالات و خوارق وفات یافته در جهونسی مدفون شد، شیخ تقی از اعظم اولیا با

۱. الف: کرامت ماهر

کرامت عالی جانشین شد و خلیفه پدر بود، راجه^۱ آنجا نوبک نام داشت کافر بود، بودن شیخ او را خوش نمی آمد، روزی در اطعمه دعوة شیخ گوشت مار پیش آورد، شیخ از فراست باطن دریافته مار را فرمود بر خیز و برو، فی الحال مار جسم گرفته برفت از آن روز در هر مقام که اسم شاه تقی در می گیرند^۲ دخل مار نمی شود، این مرد بزرگ معاصر سلطان سید اشرف جهانگیر بود و شیخ کبیر حایک اول مرید شاه تقی بود او آخر به شاه بهیکه فردوسی پیوست، احوالش آنجا باید خواست، مزار شاه شعبان و شاه تقی در قصه جهونسی متصل اله آباد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جوان مرد و جهان گرد، آن به فراوان کمال یگانه و فرد، آن تقاوة دودمان اولادنا اکبادنا، آن صاحب مقام ارواحنا و اجسادنا، آن کوه پر شکوه مقام رضا و صبوری، ابدال وقت حضرت سید ابراهیم نوری اول نام او شیخو است مولد غیاث پور که به کیهانه^۳ نامور است، از حویلی حصار و در نسب به سید^۴ اجملی سامانی ترمذی می رسد. صاحب گلزار نویسد که بیعت از شیخ کبیر خلیفه شاه شهباز سهروردی دارد و شیخ کبیر مردی صاحب کمال و صاحب وجد وجدان و به درجه کمال توحید رسیده صاحب مشاهده و معایه عرفان کامل داشت، در مائة عاشر وفات نمود، در برهان پور مدفن شریفش قبله حاجات خلائق آن دیار است و حضرت سید را مثل از شیخ علی متقی، خواجه باقی بالله و غیره اکثر بزرگان کاملان خرقة خلافت رسیده چنانچه ذکرش می آید، الغرض حق سبحانه و تعالی ابراهیم را شانی عظیم فقر کامل و ولایت ایدالیت و سیاحت اقالیم و بهره وری از فیض اکابران دین از حیات و ممات به او عطا کرده بود. در گلزار است در عمر دوازده سالگی تصحیح کلام ربانی می نمود که عشق الهی برو غالب آمد^۵، ترک وطن نموده و به راه نهاد به دهلی رسیده به جمعی از صوفیان سلسله بخاریه همراهی گرفته به لاهور رفت و در درس مولانا اسحاق کا کو فقه^۶ خواند و از آنجا به ملتان رفت به خدمت شیخ کبیر بخاری بیعت نمود و به

۱. د: راجه ندارد ۲. در می کردند ۳. د: یکسهاغه نامور

۴. د: نسب بسید شاه اجملی ۵. د: فقه ندارد

خدمت غوث الاولیاء رسید، از شیخ مبارک خلیفه آنحضرت به موجب اشاره جواهر خمسہ خواند باز به اراده مکه لاهور و ملتان شدہ بہ توران و ایران رفت، در شیراز بہ راہ لار بہ بغداد خرامید آنجا از سید زین العابدین امام و متولی روضہ محبوب سبحانی غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر حیلانی فیض گرفت، از آنجا بہ سربیل^۱ رفته زیارت یونس علیہ السلام کرد، در شام نجیب النساء از دیدار شیخ حسن حسینی^۲ فروغ باطن یافت، در مدین زیارت شعیب علیہ السلام کردہ بہ تخت رب العالمین رسید بہ قدس خلیل درون شد بہ مسجد اقصیٰ نماز گذرانیدہ بعد از آن سابر روی زمین را سیر نمودہ بہ راہ اسکندریہ بہ مصر رسید، چند روز از ملاقات رئیس المحدثین شیخ محمد بکری استفادہ تفسیر و حدیث فرمود از آنجا بہ ینبوع^۳ شور قدم زد، در اثنای راہ بہ زیارت شیخ ابوالحسن شاذلی مشرف گشت باز بر ینبوع شیرین عبور کردہ بہ مدینہ منورہ بہ خالک بوسی آستانہ روضہ سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم معطر گردید پس بہ مکه آمدہ حج گذرانید بہ سعادت ملاقات شیخ علی متقی رسیدہ در کوه نور بہ موجب حکیم آن حضرت دوازده سال بہ خلوت گذرانیدہ آخر بہ خرقة خلافت و ابراہیم نوری خطاب یافت، در نہصد و ہفتاد و ہشت بہ مالوہ اقامت افگند سوای دوبار برای تسلی والدین قدم از کلبہ خود بر نہ آورد، وقت تحریر گلزار بصدر حیات.

موج احوال آن مدقق عرفان اساس، آن محقق لایق سپاس، آن مشاہد انوار و مجاہد دین، حضرت شیخ بہلو الدین او را متقی می گفتند، والد بزرگوارش شیخ شمس الدین محبوب ملتانی قریشی اسدی ہاشمی.

نہرچہارم:

مجملی در احوال فردوسیان، مبدأ این سلسلہ حضرت شیخ نجم الدین کبری است، بہ اشارت شیخ وجیہ الدین ابو حفص ارادت بہ خدمت شیخ ابو نجیب سہروردی آورد، او خرقة خلافت عطا نمودہ فرمود شما مشایخ فردوس ہستید فردوسیان پیدا شد و بہ قول صاحب نفحات شیخ نجم الدین کبری تربیت از شیخ

۳. د: 'ینبوع' ندارد

۲. د: حسن 'چشتی'

۱. دبسر 'خیل' رفته

عمار یاسر خلیفہ شیخ ابونجیب^۱ سهروردی یافتہ نور علی نور شد و نسبت انتہای سهروردیان در شعبہ سهروردیان نوشته شد کہ بہ خواجہ جنید می رسند و در خلفای نجم الدین کبری دو فرقہ شدند قومی خود را فردوسیان گویانیدند و قومی کبرویہ گفتہ می شوند.

موج احوال آن امام روندگان سلك السلوك، آن همّام طایفہ مشایخ و ملوک، آن از سایر مقیدات مبرا، قطب الارشاد حضرت شیخ نجم الدین کبری نامش احمد بن عمر بن محمد عبد اللہ الجوبی است و عبد الحموی نیز گفتہ اند، وی را کنیت ابوالحیات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در معاملہ فرمود و لقبش کبری است از آنکہ در مناظرہ با هر کس غالب آمدی، از کاملان وقت و محتشمان روزگار بود، جمیع مشایخ زمانہ بر وقت کمال او متفق بودند و نزدیک وی سکر از صحو عزیز تر بود، اکثر در فتاوی و حدیث مستغرق بودی و هر چه بر زبانش گذشتی در ساعت بہ وجود آمدی، از ارادت مندان شیخ نجیب الدین سهروردی است و از شیخ اسمعیل قیصری و شیخ عمار یاسر و شیخ روزبهان کبیر مصری کہ احوال این هر سه بزرگ در ذکر شیخ ابونجیب سهروردی باید^۲ خواست خلافت داشت و بہ قول صاحب لطایف اشرفی يك خرقہ بلا واسطہ از شیخ صباء^۳ الدین ابونجیب سهروردی نیز یافتہ و يك خرقہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی^۴ نیز بدو فرستادہ و از دیگر مشایخ کبیر نعمت ها یافتہ آخر ولی تراش او را مشهور کردند، از آنکہ در غلبات شوق بہ هر کہ نظر انداختی فی الحال ولی شدی، وقتی همچنان بہ درخواست مریدان بر سگی نظر کرد سگ بہ مرتبہ مشغولی رسیدہ، بعد فوت آن سگ را دفن نمودند و گنبد بر مرقدش ساختند، وی بر بازار گانی نظر کرد ولی اللہ گشت پس ارو تحقیق مملکت او نمودہ اجازت و خلافت^۵ آن ملک نوشتہ او را رخصت داد، کمالات و علو درجات او از آن بیشتر است کہ بہ تحریر آید، دفاتر معمور اند از احوال او، در حادثہ ہلاکو خان بہ سال شش صد و ہیزدہ شربت

۱. د: ابونجیب الدین ۲. د: مانند خواست ۳. د: شیخ ضیاء الدین

۴. ج: خرقہ حضرت عوث الاعظم حضرت ۵. د: خلافت ساختند

شهادت چشید، مفصل این ماجرا در احوال مجد الدین بغدادی خلیفه آنحضرت نوشته آید.^۱

موج احوال آن صاحب احتشام اصحاب هدایت شعار، آن مورد مقام رفیع باریاب کرامت دثار، آن موصوف به صفات بی عدد، مقتدای قوم شیخ بهاء الدین ولد، از نژاد ابوبکر صدیق، به قول صاحب لطایف اشرفی از اصحاب شیخ نجم الدین کبری است، در معامله از جناب رسول علیه السلام ملقب به لقب سلطان العلماء شد، وی را کمالات و حالات بلند است، به تهمت خروج بر بادشاه که او را از بلخ بدر کردند روزی که به بغداد رسید شیخ شهاب الدین سهروردی استقبال او کرد و بوسه برزانوی او داد و موزه از پایش از دست خود کشید، مولانا جلال الدین بلخی رومی معروف به مولوی روم صاحب مثنوی پسر او است، در قونیه روز جمعه هیژدهم ربیع الآخر سال شش صد و هیژده وفات.

موج احوال آن عارف اسرار باریک، آن روشن کننده اطوار تاریک، آن محقق و مدقق **سید برهان الدین محقق**، از اصحاب شیخ بهاء الدین ولد بود، از سادات حسینی ترمذ است، در هر فن کمالات بیشتر است، در نفحات نویسد به غایت کشف قوی داشت، لهذا اهل ترمذ و خراسان او را سروان لقب کرده بودند. روزی که به شیخ بهاء الدین ولد زندگی قضا کرد او در ترمذ از کشف دریافته به مردم گفت، شیخ من ازین جهان نقل نمود سپس به قونیه آمد، مرشد زاده خود مولوی روم را نه سال تربیت نمود، شیخ شهاب الدین سهروردی گفت او دریای است موج از دُر معانی و حقایق محمدی، به غایت آشکارا و به غایت پنهان و شیخ صلاح الدین از جمله یاران و مریدان سید برهان الدین است، سید می فرمود حال به شیخ صلاح الدین و قال به جلال الدین رومی بخشیدیم، رحمة الله علیهم اجمعین.

موج احوال آن عین عشق^۲ معشوق، آن در محبت ثابت با وثوق، آن تاجدار کشور آزادی، محبوب حق شیخ مجد الدین بغدادی، در لطایف اشرفی

۲ الف: عین 'معشوق'

۱ ج: نوشته 'اند'

نویسد، وی مرید اکمل اصحاب شیخ نجم الدین کبری است. در طفولیت حاضر خدمت پیر شد، به وضع فرزندان پرورش یافت، وی را کمالات بس عظیم اند، خوارزم شاه آن حضرت را از شیخ نجم الدین کبری درخواست نمود، شیخ نجم الدین او را فرستاد، بعد چندی بادشاه او را به تهمت عاشقی مادر خود در دجله غرق نمود، سپس دستار خود از راه عذر پیش نجم الدین کبری نهاد، شیخ گفت عوض سر مجدالدین دستار تو بچه کار آید؟ سر او و سر من و سرهای بسیار خلاق، بعد چندی چنگیزخان خروج کرد خوارزم شاه را با تمام وابستگان او بکشت و شیخ نیز شهادت یافت چنانچه خون ریزی چنگیزخان در اکثر کتب بیشتر مفصل ذکر کرده اند، خروج او را باعث قتل شیخ مجدالدین گویند، در شش صد و شانزده شهادت اوست.

موج احوال آن فدوة اسرار پنهان، آن زبده خاك نشینان، آن سرگروه بزرگان سلسله کبرویه، حضرت شیخ سعدالدین حمویه از کبار خلفای شیخ نجم الدین کبری است، امام عبد الله یافعی گوید: بسا صاحب احوالات و کمالات عالی بود، اصحاب و مریدان بسیار داشت، مدنی در دامن قاسیون و چندی در ناحیه دمشق بمانده به خراسان آمد، در علم صوری و معنوی بس عظیم بود، حضرت گنج شکر به ابتدای سلوک در خدمت او رسیده است. در مفوظ فرماید شیخ سعدالدین حمویه نیکویاری بود و بس بزرگ به عزم مکه به بغداد رسید، خلاق شهر^۱ و جوانب بدو رجوع آوردند، بر هر مریض که دست داشتی^۲ فی الحال شفا یافتی، از اقوال او در تفحات آمده که سیزده روز روح من عروج کرد و جسم من افتاده ماند، هیچ ضرری بدو نرسید همین که روح داخل جسد شد برخاستم. در گلزار نویسد خواجه بزرگ معین الدین چشتی وقت توجه هند بدو پیوسته چندی صحبت محرمانه داشته به هند آمد، به عمر شصت و سه^۳ سالگی روز عید الاضحی در شش صد و پنج و به قولی ازین هفت زیاده وفات، در بحر آباد^۴ نیشاپور مدفون یافت.

۳. د: 'و سه' ندارد

۲ الف: دست و آسیبی

۱. ج: شهر ندارد

۴. د: 'به خیر آباد'

موج احوال آن محب و محبوب، آن طالب و مطلوب، آن متصرف ولایت سماوی و ارضی، شهنشاه وقت، شیخ سیف الدین باخرزی از محبوب ترین خلفای شیخ نجم الدین کبری است. به غایت سماع دوست و عامل عبادت و ذوق بود، ابتدا که به خدمت پیر آمد اربعین نشست، شیخ روری بر در حجره آمده فرمود: منم عاشق مرا عم سازوار است تو معشوقی ترا^۱ با غم چه کار است پس از اربعین شیخ سیف الدین را بر آورده صاحب ولایت بخارا کرده رخصت داد و فرمود: سلاطین به تو روری نیاز آرند بلکه^۲ به رکاب تو روند، وقتی بادشاهی اسپ نذر^۳ شیخ آورده سوار کرد اسپ به اختار عنان نمانده به حلوی نمود، بادشاه چند گام عنان گیران به جلورفت، شیخ را قول پیر یاد آم، د قاضی شهر از سماع او انکار داشت، روزی به قصد ممانعت به مجلس شیخ آمده، قوالان سازها بداشتند بی معنی سازها در نوا آمدند، شیخ فرید گنج شکر خدمت ایشان را دریافته در ملفوظ نویسد که مرا نوازشها نموده فرمود، قریب است که آفاق را مریدان و فرزندان تو پر گیرد الحق امروز همچنان است، وقتی صوت پوشی بیامد سیمی بدو داد که بو کند بر فور بو کردن جان بحق تسلیم نمود. در کوی تو عاشقان چنان دهند جان که آنجا ملک الموت نگتجد هرگز در شش صد و چهل و پنج وفات، قبر در بخارا.

موج احوال آن محقق بر مقام سلوک، آن مدقق جمله دقایق صعولک، آن صاحب کمالات صوری و معنوی، شیخ رضی الدین علی لاله الغزنوی شیخ سعید پدر او پسر عم خواجه حکیم سنایی است، به عزم حج به خراسان آمده خدمت شیخ یعقوب یوسف همدانی دریافت و تربیت یافت، او آخر مشرف خدمت شیخ نجم الدین گردید و از شیخ؛ مجد الدین بغدادی مرید شد و از شیخ کبیر سیر سلوک را تمام کردید و واسطه پیر شیخ علاء الدین سمنانی است و قبل از بیعت پیر صد و بسمت و چهار مشایخ را خدمت نموده و خرقة یافته بود و مع هذا بسیار

۳- الف: اسپ پدر شاه

۲- د: ملک بلکه برکاب

۱- ج: مرا نا عم

۴- الف: شیخ ندارد

اهل الله را ملازمت نموده و صحبت ابوالرضا رتن هندی رضی الله عنه را دریافته و شانه از شانه های رسول علیه السلام ازو عنایت یافت چنانچه شیخ رکن الدین علاؤالدوله سمنانی آن شانه را به کاعذ پیچیده و بر آن کاعذ نوشت که این شانه از شانه های رسول علیه السلام به این فقیر ضعیف رسید او صحبت دار رسول علیه السلام، شیخ رضی الدین دهم ربیع الاول شش صد و چهل و دو وفات.

موج احوال آن بیری از کثرت، آن مستغرق به وحدت، آن ممتاز به عشق و رندی، پیشوای عشاق **بابا کمال جندی** از اکمل خلفای شیخ نجم الدین کبری است. وی را حالی قوی و تصرفاتی بی اندازه بود مثل شیخ شمس الدین تبریزی^۱ را تربیت نمود. صاحب نفحات گوید چون بابا کمال در خدمت شیخ کبری سیر سلوک را تمام کرد شیخ کبری به وی خرقه داد و گفت در دیار ترکستان رو آنجا مولانا شمس الدین مفتی را فرزندی است آن را مردم نیز مولانا گویند خرقه ما را بدو رسان و تربیت را از وی دریغ مدار، چون آنجا رسید دید کودکان بازی می کند و مولانگهبان پارچه کودکان است، چون بابا را دید استقبال کرد و گفت تا که من جامه دیگران را نگهبانی کنم و شما جامه من نگه دارید، بابا او را در کنار گرفت و به خانه مفتی آمد^۲ و مفتی گفت این کودک مجذوب است خدمت شایسته نمی تواند، فرزند کوچک خود را دانشمند مولانا^۳ که محمد نام داشت نیز تعین ساخت پس مولانا احمد از تربیت بابا به مرتبه تکمیل رسید و صیت کمالات او منتشر شد و بسی طالبان در صحبت او تربیت یافتند یکی از آن جمله خواجه بهاء الدین کبری است که تربیت برادر خورد خود دانشمند مولانا را که محمد نام داشت حواله او نموده همانا که خدمت خواجه ابوالوفا خوارزمی انتساب خرقه با ابوالفتح است چنانکه درین ابیات سلسله خود بیان ساخته، ابیات^۴.

رسید فیض علی را از احمد مختار پس از علی حسن آمد خزینه اسرار
حبیب طائی و معروف پس سری و جنید دو بو علی است یکی مغربی سراخیار

۱. د: شمس الدین 'سرمدی' ۲. د: 'بخاه' 'ر' آمد ۳. د: مولانا 'را' که

۴. د: 'مثنوی'

عقیب این همه یو القلم است و پس از نسیج امام احمد پس سهروردی و عمار
پس از اکابر مذکور شیخ نجم الدین دگر محمد یسین ابو الفتح فخر کبار
کمال احمد آنکه نهاد ملت دین که بود قدوة اخیار و سرور ابرار
و خدمت خواجه ابو الوفاء از مشارب^۱ صوفیه و ارباب توحید و اصحاب ذوق و
مواجید مشربی تمام بوده است، در شش صد و سی و پنج وفات.

موج احوال آن قدوة را ستان **شیخ عین الزمان** اسم او جمال الدین کیلی
بود و از کمال خلفای نجم الدین کبری است. دانشمند و کامل بوده اشاره پیر سایر
کتب خانه را آب انداخت و به خدمت شیخ رسید، بعد تربیت خرقة او را پوشانید
و اربعین نشانید و عین الزمان لقب کرد و صاحب ولایت دیار قزوین نمود.

موج احوال آن حقیقت مسایل تصوف را هدایه، **شیخ نجم الدین رازی**
المعروف به هدایه اصحاب شیخ نجم الدین کبری است. تربیت او حواله مجد الدین
بغدادی کرده بود، صاحب کتاب مرصاد العباد و تفسیر بحر الحقایق است ویرا در
کشف حقایق و شرح دقایق قدرت تمام بود، در معرکه چنگیزخان از خوارزم به روم
رفت، شیخ صدر الدین قونوی و مولانا جلال الدین رومی اتفاق ملاقات افتاد، از
وی التماس امامت کردند، در هر رکعتی قل یا ایها الکافرون خواند، بعد نماز مولوی
روم شیخ صدر الدین طاهر یکبار برای مس و یک بار برای شما خوانده باشد و این
طبیعت؟ به اعتبار لفظ کافرون است، شیخ نجم الدین رازی در شش صد و پنجاه و
چهار وفات کرد، نزدیک خواجه سرّی و خواجه حنید دفن شد.

موج احوال آن سلطان ارباب ولایت، آن تاجدار اقلیم هدایت، آن فارغ
از صورت طاعت و زر ریزی، قطب ابدال **خواجه شمس الدین تبریزی** از اکمل
بی باکان روزگوار حلی قوی و همتی بلند و عشق وافر داشت، کمالات او اظهر من الشمس
است. گویند مرید شیخ سله باف تبریزی است، بعضی گویند بیعت از رکن الدین
سنجاسی داشت که شیخ اوحد الدین کرمانی نیز مرید اوست و اکثری بدانند که

۱. د: از مشارب ندارد

مرید بابا کمال جندی است، شاید به صحبت همه هارسیده باشد. در مناقب العارفین مریدی از سلسله مولوی که يك صد و چند سال از وفات مولوی گذشته تصنیف نموده نوشته است که از مولوی روم اخذ نموده حضرت مولوی در اکثر کلام خود را به کمترین مریدان خواجه شمس الدین اشاره نموده، من به این شعر کفایت کردم.

مولوی رومی نشد صاحب کمال تا غلامی شمس تبریزی نشد
خواجه شمس الدین را کمالات به آن علوت اند که به تحریر راست نیاید. روزی چند کتاب به آب دریا انداخت که غرق شد، صاحب گفت این از تصنیف پدر من بودند دست دراز کرده يك بيك بر آورده داد آب به آن اوراق اثر نکرده بود، در شش صد و چهل و پنج وفات.

موج احوال آن قدوة واصلین الکبار، آن زبده عارفین المختار، آن مستغرق انوار اسرار، آن قتل در مشاهده دلدار، آن سطر مناقب دستار، غواص بحر توحید شیخ فریدالدین عطار پسر ابراهیم ابن اسحاق عطار نیشاپوری است. عمر دراز یافته بست و نه سال در شهر شاد باغ و هشتاد و پنج سال در نیشاپور بود، وی را کمالات از هر قسم بیش بوده اند. شاعری نه شیوة اوست، بلکه سخن او و ارادت عیب^۱ است، آن قدر اسرار توحید و حقایق و اذواق و مواجد به مصنفات خود او مندرج ساخته که در سخنان هیچ^۲ یکی ازین طایفه یافته نمی شود و از غلبه تاثیر سخن وی را تازیانه اهل سلوک گفته اند، چهار صد جلد اهل حقیقت و طریقت را مطالعه کرده بود و سبب توبه او آنست^۳ بعد پدر روزی خواجه اش بر دوکان نشسته و غلامان چالاک به خدمتش استاده بودند، سائلی گفت شیئا لله^۴ شیخ متوجه نشد، پس آن سائل که مرد کامل بود گفت: ای خواجه تو جان چه طور خواهی داد؟ گفت قسمی که تو خواهی داد، درویش کاسه چوبین که به دست داشت زیر سر نهاده دراز شد و جان بداد، شیخ عطار را حالت تغییر شد دوکان را به

۱. د: و'ارادت القدر' ۲. ج: هیچ یکی د: هم ندارد

۳. د: او ایست ۴. د: شیئا تولا

راه خدا تاراج داده بر آمده و به خانقاه شیخ رکن الدین عکاف رفته بر دست شیخ توبه نمود، بعد چندی به بیت الحرام رفت، بسی مردان حق را دریافته، آخر خرقة از دست شیخ مجد الدین بغدادی که ذکرش بالا گذشت پوشیده و به خانقاه شیخ به قدم استقامت نشست، اکثر بر ولایت او قایل اند. در ملفوظ مولوی معنوی رومی آمده که بعد از يك صد و پنجاه سال روح منصور حلاج به روح فرید الدین عطار تجلی کرد و مرتبی او شد و مولوی در طفولیت به خدمت آن صاحب کمال رسیده کتاب اسرار نامه عنایت یافت، چنانچه خودش می گوید

گرد عطار گشت مولانا شربت از دست شمس بودش نوش
و شیخ سعدی شیرازی نیز به خدمتش به نیازمندی کمال رسیده، وی از اکبر مشایخ و افضل صوفیه بود، بعد شهادت او پسر قاضی یحیی نیشاپوری فوت کرد، مدفنش زیر قدم شیخ تجویز کردند، قبول نکرد که پسرم پایان مرد افسانه گو چرا باشد؟ قاضی شب به خواب دید ابرار و اخیار و اقطاب بر مزار شیخ جلسه دارند و مراقب اند^۱ و پسرش نیز ستاده گریه می کند، از پدر گفت، ای پدر نقصیر کردی و مرا از برکت رجال الله محروم داشتی، صبح قاضی بر کمالات شیخ معترف شده پسر را به پایان شیخ دفن نمود و مکانی مختصر بر مزار شیخ بنا ساخت، از دست مغلی در قتل عام شهادت یافت در سال شش صد و هفتده هجری، مزار در بیرون شهر شاد باغ به محله بازرگان و بعضی به نیشاپور گوید، شاید هر دو شهر متصل باشند.

موج احوال آن نوشیده جام وصال، آن عاشق صاحب احوال، آن خانه مرادات کرده جاروب، حضرت شیخ صلاح الدین قونوی معروف به زرکوب، از محبوب ترین مریدان سید برهان الدین محقق است، پیر را در حق او عنایت بود، روزی فرمود حال خود را به شیخ صلاح الدین بحشیدم و فال به مولوی روم، بعد وفات پیر به خدمت مولوی روم رسیده مورد شیخ خیلی الطاف می گشت. روزی مولوی را در بازار حالت رو داد، از وقت ظهر تا نماز دیگر همچنان بود، شیخ صلاح الدین از دوکان خود برجست و جهت^۲ خدمت مولوی نمود، در آن حالت مولوی

د: ۱: 'مراقب اند' ندارد د: ۲: 'برجست' و 'حسب'

عزلی فرموده در حق شیخ .

یکی گنجی پدید آمد درین دوکان زر کوبی

زهی صورت زهی معنی زهی خوبی زهی خوبی

شیخ دوکان را به تاراج داده و مصاحبت مولوی گزید، مولوی همان عشق بازی که با شیخ شمس الدین داشت به شیخ صلاح در پیش نمود و دختر شیخ را برای سلطان ولد پسر خود بگرفت، طفلی^۱ عارف از آن دختر به وجود آمد^۲ به غره محرم سنه شش صد و پنجاه و هفت وفات، قبر در قونیه.

موج احوال آن سرزمره جراحات کیشان، آن سرگروه راحت اندیشان، آن مقبول ارباب یقین، حضرت چلی حسام الدین محمد بن حسین بن اخی ترک، در نفحات نویسد، چون شیخ صلاح الدین به جوار رحمت حق پیوست حضرت مولوی روم خلافت وی به چلی حسام الدین داد و مصاحب^۳ خود گردانید بلکه عشق بازی که با شیخ صلاح الدین داشت بدو متعلق گردانید، حسام الدین روزی گفت به طرز الهی نامه شیخ سنائی با منطق الطیر کتاب منظوم گردد تا دوستان را شاد کامی بود، حضرت مولوی فی الحال کاعذی از دستار خود بکشید در آن هیژه بیت ابتدای مثنوی نوشته بود، به حسام الدین داد و فرمود پیش از آنکه از ضمیرت این داعیه سربرزند از عالم غیب در دلم القا کرده بود که این چنین کتلی منظوم کرده شود، پس مولوی می فرمود و چلی حسام الدین می نوشت و کمالاتش از اینجا قیاس باید کرد که بعد مولوی به جایش خلیفه شد. چنانچه از سر تواضع از بهاؤ الدین ولد بن مولانای روم اقتدا خواست، او گفت به دستور حضور پدر مشیحت ترا راست است، بست و دویم شعبان شش صد و هشتاد و سه وفات.

موج احوال آن پرزور وادی طریقت، آن کاشف اسرار حقیقت، آن جمیع مرادات را ساخته معدوم، موحد کامل بن مولوی روم نامش بهاؤ الدین ولد و لقبش سلطان ولد، وی محبوب ترین پسران مولوی روم از مقبولان این طایفه، در

۱ الف: 'خلی' عارف

۲ ج: 'د: بوجود' آید

۳ د: 'مصاحبت' خود

نفحات نویسد، مولوی به وی فرمودی تو مانند برین مرد مانی بمن از روی صورت و سیرت و آمدن بهاؤ الدین است، خوش زیست و خوش می رو^۱، آندن من به این عالم جهت ظهور تو بود، این^۲ همه سخنان قون من است و توفعل منی، سلطان ولد سید برهان الدین محقق و خواجه شمس الدین تبریزی را خدمت شایسته کرده بود و با^۳ شیخ صلاح الدین پدر خاتون خود ارادت تمام داشت، وی را نیز مثنوی است بر وزن حدیقه سنائی و دیگر مصنفات مفید^۴ اهل تصوف بسیار است و مناقبات^۵ بس عالی، دهم رجب سال هفت صد و دوازده وفات.

موج احوال آن سرمایه تعارف معارف، حضرت چلی عارف خلیفه و خلف بهاؤ الدین ولد و جانشین جد خود حضرت مولوی روم است، بعد پدر حق سجاده جد را پانزده سال کما حقّه نگاه داشت، ولی مادر زاد بود، در پنج سالگی از وی خرق عادت به ظهور آمده، مولوی روم به نظر تربیت خود پرورش فرموده بود، مشرب ملامتیه داشت، آن قدر کرامت ازو سرزده که از مولوی روم خواجه شمس الدین ظاهر نگشته، در مناقب العارفین احوال او مفصل باید خواست. در هفت صد و بیست و شش وفات^۶ بعدش برادر خرد وی از خوارق و کرامت مسند خلافت را زیب داد، سخت مرتاض در عشق و صفا بود، در هفت صد و سی و نه وفات، پس از آن تا چند نسب^۷ جانشینان این خاندان به صلاح کرامت گذشتند.

موج احوال آن کلمات صوفیه را مدقّق، حضرت سید برهان الدین محقق، وی از سادات حسنی ترمذ است، از تربیت یافتگان مولانا بهاؤ الدین ولد بود، در نفحات آرد به سبب اشراف بر خواطر در خراسان او به سید سرور مشهور بود، چنانچه وفات پیر خود در ترمذ که به جمیع تا آن نشست بود از کشف دریافته ظاهر کرد آخر درست آمدی.

۳. د: 'با' ندارد

۲ الف 'این' ندارد

۱. د: خوش 'سرود'

۶. د: 'احوال او مفصّل' باید

۵ د: 'ساجات'

۴. الف: 'مقید' اهل

۷. الف: 'پشت'

خواست در هفت صد و بیست و شش وفات 'ندارد'

موج احوال آن دیوان عشق و اسرار، آن مثنوی محب و اطوار، آن ممتاز به جوانمردی و تودّه، آن موصوف به کمال تفرّد، آن صاحب حالات معصومی، قطب ابدان مولانا جلال الدین بلخی الزّومی بن مولانا بهاء الدین ولد، از کمالات بلند و حالات دل پستند، میان قوم بس شانی عظیم و حالی قوی داشت و بر صحت احوال او هیچ اهل بصیرت را اعتراض نیست بلکه دیوان و مثنوی او که خزینۀ معارف و گنجینۀ تعارف است هر سالک و عارف را حجت قاطع آمده^۱ يك كلمه خلاف اصطلاح این طایفه نمی یابند. صاحب نفحات نویسد حضرت مولوی از مسعودان ازل و محمودان ابد است، از^۲ پنج سالگی صور روحانی^۳ و اشکال غیبی از ملائکه و حسن خواص انس که مستوران قباب عزّت اند بر وی ظاهر می شدند، روزی بر بام خانه با کودکان در بازی بود که جمعی سبز قبا بیان آمدند و او را بردند و سیر آسمانها دادند و عجایب ملکوت نمودند، از فغان اطفال باز بجایی^۴ رسانیدند، در معنی وی ولی مادر زاد بود، ابتدا از پدر بعد از آن نه سال از میر سید برهان الدین محقق تربیت یافت، وقتی با پدر خدمت شیخ فرید را دریافت به بسیاری عنایت کتاب اسرار نامه از شیخ مرحمت یافت، در تصوّف اقتدا به او می کرد لیکن کار او از صحبت^۵ شیخ شمس الدین تبریزی به کمال رسید چنانچه ارادت خود را اکثر جا در دیوان به آن جناب ثابت می کند چنانچه این شعر:

گرد عطار گشمت مولانا شربت از دست شمس بودش نوش
او را کلمات عجیب است، روزی گفت درویش را طعام خوردن بی اشتها گناه عظیم است. شان مولوی اندر تصوّف زاید از اندازه بیان است نه این که در مختصر آید، درین ابیات از مستی خود بیان می نماید.

ز خلق احمد مختار مستم	ز مهر حیدر کرّار مستم
نسیمی یافتم از صبح توفیق	ز طیب روضه اشجار مستم
چو من مستم زمیهای الهی	نه از می ها که از دیدار مستم
رعود و مشک و عنبر گشمت فارغ	ز بوی طرّه دلدار مستم

۱. الف: 'آمد' ۲. ج: 'در پنج' ۳. الف: 'صور' و 'حالتی'

۴. د: اطفال 'نازی های' ۵. الف: 'از' 'محبت'

سحر گه هاتفی در داد پیغام از آن پیغام و بوی یار مستم
 بیا ای زاهد شوریده احوال که من از عطر آن خمّار مستم
 تواز اسلام میلانی و طاعت من از احسان آن غفّار مستم
 چو منصورم درین انوار توحید انا الحق گفته و بردار مستم
 پنجم جمادی الآخر سال شش صد و هفتاد و دو در روم وفات.

موج احوال آن محتشم زمانه، آن به عشق و جوان مردی یگانه، آن وارث علوم محمّدی، مرشد کامل شیخ **بدرالدین سمرقندی** مرید شیخ نجم الدین کبری است. در منافب الاصفیا وی را از مریدان شیخ سیف الدین باخرزی^۱ و صحبت دار شیخ کبری نوشته، غرض از محقق مشایخ به علوم صوری و معنوی دستگاهی تمام داشت، اوّل کسی که از سلسله فردوس به هند آمد وی بود که در وقت خواجه قطب الاسلام که در دهلی رسید در ستر کرامت کوشید و در سماع علو تمام داشت، به هر که توجه نمودی او را نیز ذوق حاصل می شد و تا وقت سلطان المشایخ هم بود، باهم در سماع حاضر می ماند، در دهلی وفات نمود.

موج احوال آن معدن کمالات اهم، آن ذخیره حالات مغنم، آن فایز مقام غوثی، **حضرت شیخ رکن الدین فردوسی** تربیت^۲ و پرورش یافته شیخ بدرالدین سمرقندی است. انتشار و اظهار سلسله فردوس در هند از او گردیده، کسی که هست نسبت خود به سلسله فردوسیه بدو ثابت می کند، از طفولیت ملازم شیخ خود مانده فیض ها ربوده، شهرت کمالات او شایع عالم گشت، میان سلطان المشایخ و او چندان مواخات نبود، به حضور سلطان المشایخ ازین جهان در گذشت، در شهر آباد کرده کیقباد بر سر آب جمن نزدیک دهلی خاک اوست.

موج احوال آن نونهال ریاض سلسله نجم الدین، آن شجره پربار گلستان بدرالدین، آن صدیق راه یقین، **حضرت^۳ شیخ نجیب الدین** در سلسله فردوسیه مرید و خلیفه شیخ رکن الدین است. پدرش عماد الدین بود، بعد شیخ خود مسند ارشاد

۱. ج. د: 'باخرزی' ندارد

۲. د: فردوس 'به تربیت

۳. الف: 'حضرت' ندارد

رازیب داد، مردی بزرگ و صاحب احوال و کرامات بود، از جهت آنکه به ستر کمال کوشیدی کم کسی از احوال او آگاه شدی. از مناقب الاصفیاء به مرأة الاسرار آمده که شیخ عماد الدین پدر آنحضرت برادر شیخ رکن الدین پیر اوست، شان ولایت برتر داشت. شیخ شرف الدین یحیی منیری از خلفای و تربیت یافتگان اوست، وقتی که شیخ شرف الدین یحیی منیری را با خرقه و نعمت رخصت نمود وصیت کرد که به اثناء راه ترا اگر چیزی رسد بر نگردی، خبر وفات شیخ نجیب الدین فردوسی در زمان غیاب الدین تغلق واقع شد در راه او را رسید، خواست که برگردد و وصت پرباد نمود بجا آورد به وطن رفت.

موج احوال آن وارث علوم انبیاء به استحقاق، آن مستغرق بحر مشاهده بالاتفاق، آن حوگر به کمال بردباری، قطب مشایخ شیخ شرف الدین بن یحیی منیری بهاری شیخ یحیی پدرش مردی بزرگ صاحب کمال و کرامات و مقامات عالی بود، مرقد پاک او در قصبه منیر زیارت گاه خلق است و حضرت مخدوم شیخ شهاب الدین جگت خوب پتنوی پدر مادر شیخ شرف الدین یحیی منیری است. به غایت عالی شان اندر بصوف و کرامت بود، اهلیه و شش دختر و شوهران ایشان و شیخ شرف الدین منیری، نیز این چهارده تن در یک زمانه ولی الله صاحب کمالات و تصرفات بوده، از جمله خرق عادات حضرت مخدوم آن است، روری بر چاه کافری رفت و آب برای وضو خواست، ندادند، وقت نماز تنگ بود، به آب گنگ که بر فصل بعید می نمود اشاره کرد بیا، فی الحال آب طغیانی نموده در رسید، از آن آب وضو کرد و نماز ادا نمود در آمده همان سیل سراهای کفار بریختند 'و نابود شدند، از آن باز آب آنجا را بگذاشت و مدام آنجا می باشد، رحمة الله علیه. شیخ شرف الدین مرید و خلیفه شیخ نجیب الدین فردوسی است از کاملان این طایفه بود، شانی بزرگ و احوالی مستور و همتی بلند داشت، ابتدا حال تا انتها سلوک در بوته پیغمبری پرورش یافته انبیای معصوم و اولیای محفوظ گویند عبارت ازوست و آن قدر آداب مذهب صوفیه که در تصنیف او بر قانون

انصاف یافته می شود جای دیگر کم به نظر آمده باشد. در مرآة الاسرار از مناقب الاصفیاء آمده چون شیخ یحیی پدر آن حضرت پیش بزرگی در منیر بود می رفت، او تمام قد تعظیم^۱ می نمود، روزی از آن عادت تساهل کرد، شیخ^۲ رنجی به خاطر آورد او از کشف دریافته فرمود، تعظیم آن پسر بود که شب ار پشت تو به شکم مادر خود رفت چون متولد شد مادرش صالحه بود هرگز بی وضو شیر بدو نداد، چون به عمر تمیز رسید همراه مولانا شرف الدین توامه رحمة الله علیه به سنارگانو توابع بنگاله رفت و سایر علوم کیمیا و هیمیا و ریمیا و سیمیا و غیره از مولانا شرف الدین اخذ نموده به وطن آمد، به جهت مرض صعب و تحویر حکما متاهل شد فرزندی پیدا گردید، او را به مادر سپرده به دهلی خدمت پیر را دریافت مرید شد اخذ فواید نمود، سپس با نعمت خلافت و امانات و برکات پیران فردوس از مرشد عنایت و ارشاد یافت که این اجازت نامه برای تو، من به موجب امر سرور کائنات علیه افضل الصلوات نوشته ام رخصت یافت، پس وی به وطن آمده مجاهداتی که نموده^۳ به تحریر راست نیاید و کراماتی که ازو سرزده به احوال دیگری نمی نماید، سالها بی یار و غمگسار در جنگل راجگیر مشقت ها نموده^۴ کمالات عالی حاصل ساخت، نظام الدین مولا مرید حضرت نظام الدین اولیا آنجا فیما بین هر دو بزرگ مواخات به میان آمد و از شیخ احمد چرم پوش که خوارق و کرامت مثل احیا و اماتت ازو بسیار به عمل آمده نیز محبت ها داشت و از شیخ کاعن خود احمد بهری که او بزرگان وقت و با کمالات عالی بودند محبت ها فوق الحد بود، اتفاقاً گذر این هر دو بزرگان در دهلی واقع شد، از غلبه حال سخن اسرار و حقایق بی پرده می گفتند، علماء ظاهر بین فتوای قتل آنها نوشته به شهادت رسانیدند و هیچ کس ساعی^۵ ایشان نشد، چون آن خبر به شیخ شرف الدین بهاری رسید فرمود عجب است که چنین اهل الله را هر جا بکشند و قتل واقع شود آن شهر خراب نگردد، بعد چندی امیر تیمور صاحبقران آمد و دهلی خراب شد. مکتوبات آن حضرت در تمام عالم اظهر من الشمس است و کمالات او مثل بدر منیر

۳. د: 'مجاهداتی که نمود'

۱ الف: 'عظیم می نمود' ۲ ج: 'شیخ یحیی رنجی'

۴ د: 'مشقت ها نمود' ۵ د: 'کس ساعی'

هویدا، شیخ وقت جان سپاری فرمود، صبحی سید اشرف از ولایت سمنان که می آید نماز جنازه مرا او خواهد خواند، صبحی حضرت رسید و نماز جنازه کرد و برای تسلی فرزندان شیخ نشست که خبر کردند قبر را شگافته دست شیخ بر آمده، همه متحیر شده به حضرت سید اشرف جهانگیر انکشاف این عقده خواستند، سید از روح شیخ دریافت فرمود که برای نگاه داشتن کلاه در قبر از شماها که وصیت بود فراموش کردند، کلاه را به دست شیخ دادند، دست در^۱ کشید، روز پنج شنبه ششم^۲ شوال سال هفت صد و هشتاد و دو هجری وفات، مزار در منیر.

موج احوال آن سر حلقه درد کشان جام وصال، آن در جمیع مقامات صاحب کمال، آن فارغ از حوادث سختی و تلخی، مست توحید، شیخ مظفر شمس الدین بلخی محبوب ترین مریدان و اشرف خلیفه شیخ شرف الدین یحیی منیری، کمالات او ازینجا قیاس باید کرد که پیر او را در مکتوبات امام مظفر نویسد، در مرآة اسرار از مناقب الاصفیاء آرد که شیخ شرف الدین را صد هزار مرید بودند از آنحمله سه صد نفر و اصل بودند و به قولی چهل نفر و میان این چهل مرد سه کس بر آمدند شیخ مظفر بلخی و ملک زاده فصل الله و مولانا نظام الدین درون حصاری و میان این سه کس شعله آتش عشق شیخ مظفر بلخی است، منکوحه را طلاق داده^۳ مشغولیها گزید، غرض از جمیع حجابها در گذشته و به روی حال مش حسین بن منصور و عین القضاات همدانی هویدا شده. روزی شیخ مظفر به خدمت پیر نشستہ بودند، شیخ منهاج الدین حاجی حاضر آمد و سخن در فرضیت حج در آورده به طریق تعرض به جانب پیر او گفت حج بر همه مسلمانان فرض است آخر سخن بجایی رسید که شیخ مظفر کعبه را به آستین خود نموده ملزم ساخت. شیخ شرف ازین مقدمه بر شیخ مظفر گران شده از حضور خود باز داشت بعد چندی عذرش مسموع شد، از پیر ارشاد یافت که به زیارت خانه کعبه رود، چنان کرد، وقت معاودت در راه خبر وفات پیر شنید، عزم هند موقوف کرد، سرور کاینات علیه افضل الصلوات در معامله فرمود به هند برو، معه فرزندان آمده اینجا مقیم شو، چنان کرد

۱ الف: دست دراز کشید

۲ د: ششم ندارد

۳ د: طلاق داد

بعد چندی که وقت او آخر رسید بست و یکروز طعام نخورد، وقت وفات جمع امانت پیران و اجازت سلاسل فردوسیة شمه شیخ حسین برادر زاده خود سپرده در مگه وفات نمود، سال و ماه و تاریخ او دیده نشد فاما بعد از پیر خود پنج شش سال به قید حیات مانده.

موج احوال آن آراسته کمال^۱ عرفان، آن پیرآسته به کمال واصلان، آن محو به مشاهدات ذوالجلال سالک بی ریا، حضرت مخدوم شیخ جمال او را جمال اولیا گویند و کمال کونجره نیز نامند بدان سبب دیگ کچهری بر سر خود گذاشته به گرسنه ها رساندی. روزی هم چنان در اوده به خانه حضرت موسی عاشقان سه فاقه گذشته که چیزی نرسیده بود، رفت، موسی عاشقان فرمود جزاک الله دیگ مثل کونجران بر سر گذاشته می گردی و سینهای عشق می فروشی^۲ از آن روز به این لقب مشهور شد و در هندوستان میوه فروشان را کونجره می گویند که بر سر گذاشته در کوچه و بازار میوه فروشند^۳، شیخ جمال بسیار بزرگ بود و صاحب مقامات عالی بود، شانی عظیم و حالی دلربا داشت، مرید و خلیفه شیخ مظفر بلخی بود، به موجب اجازت پیر در اوده ساکن شد، مثل موسی عاشقان اوده می و خلیفه حاجی چراغ هند شیخ فتح الله اوده می که معاصر او بودند مواخات داشت، هم در آن ایام حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی وارد اوده شد، شیخ جمال کونجره خدمت شیخ را دریافت و فیض ها ربوده، شیخ فرمود از بهگرتا پندوه سیر کردم هیچ مسلمان تراز جمال کونجره ندیدم، مزار شیخ جمال کونجره در اوده، حضرت شیخ بهیکه که در قریه یلهری چهار گروه از اوده آسوده است از اکمل خلفای شیخ جمال کونجره بود، بسا صاحب کمال و مقامات عالی، فرزنداناش گویند شیخ بهیکه بسیار ریاضت شاقه کشیده، وقتی در سوراخ روباه درآمد دوازده سال آنجا به استغراق مانده نهایت مقام فنا حاصل کرد، از وی به اکثر مردمان فیض رسیده از آن جمله یکی شیخ جمال الدین که در قصبه برهند توابع سرکار جونپور آسوده است و آنجا شهرت بسیار دارد، رحمة الله علیه. دویم از

د: ۱ آراسته جمال

ج: ۲ فرودی

د: ۳ می فروشند

مریدان او شیخ رجب حایک است که احوالی بلند داشت، در قریه رام دیه از آستانه سلطان سید اشرف جهانگیر بریک گروه آسوده است، دیگر از مریدان شیخ جمال شاه حالی و شاه درویش به عایت بزرگ صاحب ریاضات و مقامات بودند، در اتروله توابع سرکار گور کهپور مرقد شریف ایشان به علو کرامت شهرت دارد.

موج احوال آن به انتهای راه رفته، آن در حقیقت را از مشقت مجاهده سفته، آن دمساز با ملایک حضرت شیخ کبیر^۱ حایک^۲ اول ارادت به خدمت شیخ تقی بن شیخ رمضان یا شعبان سهروردی داشت، سپس^۳ از خدمت شیخ بهیکه فیضها یافته چنان مجاهدات نموده که مشرب توحید برو علبه کرد، رعایت ارباب ظاهر از نظر بصیرت او مطلق بر افتاد و سخن بی پرده گفتن گرفت، مردم ظاهر بین او را منسوب به کفر کردند فاما عرفای اهل باطن او را بی ریا دانند، مشرب رندانه ملامتیه آخر خرقه خلافت فردوس از مخدوم شیخ بهیکه پوشیده نسکین یافت، مرقد او در قصبه مگد توابع سرکار گور کهپور است و حضرت شیخ کمال بن شیخ کبیر ملامتی بیعت و خلافت از پدر داشت، مشرب او هم ملامتیه بود، از پدری باک^۴ تر او را باید دانست بعد وفات پدر به ولایت گجرات رفت آنجا حضرت شاه عالم محبوب نبیره مخدوم جهانیان او را بس گرامی داشته شهرت بسیار یافت مرقدش در گجرات احمد آباد مشهور است.

موج حوال آن سالک صادق الاخلاص، آن از قید دوئی مطلق خلاص، آن برگدشته از کار و بیکاری، موحد کامل حضرت شیخ حسین بن معز بلخی البهاری از واصلان این طایفه بود، عشق و افرو حالی قوی داشت، برادرزاده حقیقی و خلیفه تحقیقی شیخ مظفر بلخی است. صاحب اخبار الاخبار گوید مشهور است او مرید عم خود بود لیکن از کلامش بیعت او از شیخ شرف الدین یحیی^۵ میری مفهوم می شود و خلافت از عم خود داشت، چون جذبه بدو رسید نصف کتاب عوارف خوانده بود که شیخ شرف الدین او را توشه توحید فرمود درین اثنا شیخ به مرض موت مبتلا شد و متردد گردید، شیخ وقت آخر چشم باز کرد فرمود که عنقریب درین سرزمین

۱.ج: 'ملامتی' حایک ۲.ج: داشت 'پیش' ۳.د: پدری 'پاک' تر

شیخ بدیع الدین قطب المدار می رسد، نصف کتاب که باقی است، ازو خواهی خواند، چون قطب المدار به جونیور رسید، وی از بهار خدمت قطب المدار را دریافت، بر فور رسیدن او قطب المدار فرمود، بیا سمندر توحید چیست؟ در کنارش گرفت باقی عوارف به موجب اشاره و وصیت شیخ شرف الدین ارو بخواند و تربیت^۱ یافت، همراه عم خود به مکه رفت، وقت آخر که عم او از شیخ شرف الدین یحیی تربیت ها یافته بود بدو سپرده در پرده شد، پس او از مکه به بهار وطن خود آمد به تربیت طالبان مشغول شد به اکثر عزیزان فیض رسانید، فرزندانیش در بهار طریقه سحاده به حال دارند، شیخ شرف الدین را برای او مکتوبات^۲ بیشتر است. این مختصر گنجایش آن به خود نیافت رحمة الله علیه.

موج احوال آن سرو باغ معروف کرخی، شاه امان الله بلخی برادر زاده
 شیخ مظفر بلخی، در قصبه سندیله اقامت گزیده بود، طریق اکتساب سلسله فردوسیه درین ناحیه لکهنؤ از سبب^۳ بابرکات او انتشار شده، خلق را تلقین می نماید، بیعت از شاه دولت منیری داشت، او از شیخ بن منیری، وی از شیخ سلطان، وی از پدر خود حضرت شیخ احمد لنگر دریا، وی از پدر خود حضرت جنید، وی از پدر خود.

موج احوال آن شیخ در آفاق مقبول، آن به حقایق حقیقت موصول، آن
 رموزدان فرقانی، مرشد وقت شیخ جمال الدین احمد جورقانی از اکمل اصحاب شیخ رضی الدین علی لاله، وی از شیخ مجد الدین بغدادی، وی از شیخ نجم الدین کبری، صاحب مقامات عالی بود، شیخ رکن الدین علاءالدوله سمنانی در چهل مجلس ثنای ولایت او بسیار کرده که من در عالم غیب مرتبه سلوک وی را با مرتبه ابوالحسن خرقانی مناسب یافتم، هم چنان پیر وی را با شیخ بایزید بسطامی در نفحات از اقوال پیر او آرد هر جا که خاموشی احمد مادر سازد و آنچه از جنید و شبلی یافته دروی بیایند، روزی مریدی او به مراقبه رفته بود، شیخ بر پشت او کفشها زد او متحیر ماند، فرمود مراقبه او را بسزد که يك هفته هیچ نخورد و مراقبه نماید،^۴

۱. د: و'به تربیت ۲. د: او'مکتوب'بیشتر ۳. ج: از'ذات'بابرکات

۴. د: مراقبه'ماند'

وی را کمالات بسی عالی است، شش ربیع الاول صد و نه وفات.

موج احوال آن امام اکابران عرفان، آن سلطان موحدان و واصلان، آن مورد مقام سبحانی، قطب الارشاد حضرت شیخ نورالدین اسفرانی از بزرگترین اصحاب شیخ احمد جورقانی است، به نفحات آمده، ارشاد طالبان و تربیت مریدان و کشف وقایع ایشان وی را شانی عظیم بود و روزی پدر شیخ رکن الدین علاءالدوله سمنانی با شیخ سمنانی گفت باوجود شیخ ابن عجیل یمنی و شیخ شمس الدین ساوجبی ثم تستری و خواجه حاجی در ابهر تو به شیخ نور الدین اسفرانی چرا اقتدا کردی؟ شیخ سمنانی گفت: مرا مقصودی بود جز به ارشاد او راست نمی آید، می خواستم که سلوک کنم و این طریق را بشناسم، در آن وقت جز وی استاد در همه عالم نبود، اگر^۱ آخر الزمان وجود شیخ نورالدین عبد الرحمن نبودی سلوک به کلی محو گشتی و نشان نماندی، چون حق تعالی را این طریق باقی داشتن است به او می‌درد کرد، کمالاتش زیاده از اندازه است و کدام کمال ازین زیاده باشد که مثل شیخ رکن الدین علاءالدوله^۲ سمنانی مقتدای عالم مرید و خلیفه داشت. در شوال شش صد و سی و نه متولد شد، یک شنبه چهارم جمادی الاول سال هفت صد وفات.

موج احوال آن امام بادیه پیمایان صراط مستقیم، آن عالم به تعلیم حضرت علیم، آن سرحلقه عاشقان ربّانی، قطب وحدت حضرت شیخ رکن الدین علاءالدوله سمنانی از کاملان وقت و مجتهد مذهب صوفیه اهل صفا بود، درین طریق شانی به غایت بزرگ و احوالی قوی و همتی^۳ بلند داشت، مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرانی بود، در سلسله فردوسیة بعد از حضرت شیخ نجم الدین کبری طریق سلوک و مشرب اهل حق را وی احیا ساخت و در تربیت دیگران بی نظیر زمانه بود، اکثر شهابزان مدام به تربیت او پرورش یافتند و به مرتبه تکمیل و ارشاد رسیدند و مشایخ وقت در تصوف اکثر اقتدا به وی داشتند، مگر میان وی و شیخ عبد الرزاق کاشی که به یک واسطه خلیفه شیخ ابن عربی است در مسئله وجود مطلق اندک نزاع لفظی واقع شده بود، صاحب مرآة الاسرار الفاظ متبرکّه او از

۱. ج: نمود یا آخر الزمان

۲. ج: 'علاء الدین'

۳. ج: قوی همتی

چهل مجلس تصنیفش می آرد، عمّ من ملک جلال الدّین سمنانی وزیر بادشاه ارغون بود و من نیز قربت^۱ به بادشاه مذکور داشتیم، به عمر پانزده سالگی در عین حرب که سلطان را در پیش بود مرا جنبه حق به خود کشید، از همه برآمدم و به شیخ خود پیوستم تلقین و تربیت شدم^۲ به حجار رفتم بعد مراجعت اجازت ارشاد یافتیم، در هفت صد و بست هجری در خانقاه سگاکیه در مدّت شانزده سال يك صد و چهل اربعین کشیدم و به ایام مختلف يك صد و سی اربعین دیگر برآوردم، خوارق و کراست او زیاده از اندازه تحریر است، بسیار مریدان صاحب کمال و ارشاد داشت، بعضی را احوال آنها نوشته می شود، به عمر هفتاد و هفت سالگی بست و بکم رجب شب جمعه هفت صد و سی و شش وفات، قبر در حظیره عماد الدّین عبد الوهاب.

موج احوال آن بر کمالات قادر و ولی، شیخ اخی علی مصری الاصل است، از غایت اتّفا خلقی بروی جمع آمدند، او گفت هنوز من دست بیعت به کسی نداده ام ما و شما در حقیقت طالب حقّیم، در واقعه دیده ام و از شهادت شنوده ام که در خراسان مرشد مکمل است برخیزید به خدمت وی رویم، پس به خدمت شیخ علاو الدّوله سمنانی آمده بیعت نمود و تلقین یافت، در چند روز سیر سلوک تمام نموده شیخ اجازت و ارشاد داده، مریدان که همراه او آمده بودند به وی سپرده رخصت فرمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مشایخ صاحب مقام منتهی، شیخ حافظ بهاؤ الدّین عمر ابروهی او از مریدان اخی علی بود، بعد فوت پدر او درزی گری اختیار کرده، شیخ عبد الله عرقستانی^۳ ازین کار او را برآورده بخود برد و به معلّم سپرد پس تحصیل خدمت بوده است، او را حالت بس بلند اند در این مختصر نمی گنجد، او را در معامله تاج اخی بر سرش گذاشته درایت زنده بود آخر به حرمین رفت و مثل شیخ نورالدّین عبد الرحمن اسفرانی^۴ و شیخ نورالدّین عبد الرحمن جامی را دریافته و پیغام او را بر سر روضه رسول علیه السلام رسانیده و در معامله جواب حالات بس بلند اند درین مختصر نمی گنجد.

۳. الف: 'عرجستانی'

۲. الف: ج: تربیت نه شدم'

۱. ج: د: نیز 'قرب'

موج احوال آن درج حقایق و معانی شیخ نجم الدین محمد الادکانی از اکمل مریدان شیخ علاء الدوله سمنانی است، به عمر هشتاد سال در هفت صد و هفتاد و هشت وفات کرد، در حصار از اعمال اسفراین دفن شد.

موج احوال آن ممتاز به تصوف دانی شیخ احمد^۱ دهشتانی همراه مسافران سمنان^۲ رسید، شیخ علاء الدوله سمنانی از اشاره عیبی به تربیت او مشغول شد^۳ واردات که بروی می گذشت شیخ آن را نفی می ساخت تا که کار او بلند شود پس او آخر او به مقام صمدیت رسید و خاصه این مقام آنست که سالک را احتیاج اکل نباشد، او در آن حال خود را دیده غرور می نمود که نا خوردن صفت حق است لیکن با این همه از شیخ بی نیاز نشد همین سعادت به کار ایمانش آمد، چون به مدینه رسید او را شیخ گفت که اَمّت رسول صلی الله علیه و سلم و مرید ما هستی آن می باید کرد که رسول کرده^۴ و من می کنم و اگر متابعت نیست پس برو والا نه چیزی بخور، فرموده پیر بجا آورده^۵.

موج احوال آن کامل ولی شیخ تقی الدین علی بر اسمش لفظ دوستی ضم است، مرید شیخ علاء الدوله سمنانی است، به حضور شیخ به مرتبه تکمیل و ارشاد رسید و بی واسطه به قرب حق بهره مند گردید. شیخ سمنانی روزی فرمود بر^۶ سالک که تجلی منجلی می شود آن تجلی صورت باشد حق تعالی را از آن صورت منزّه باید داشت اما آنرا تجلی حق باید دانست، امثال حق بر علی دوستی بر صورت کل موجودات تجلی کردی وی در تسبیح مشغول ماند حق تعالی به خودی خود از وی پرسید دیدی مرا گفت نه، پس امر شد این که دیدی چه بود؟ گفت آثار و افعال و صفات تو و تو از همه منزّهی حق تعالی این کلمه را از وی پسندیده داشته در سخن ثنا گفت.

۱. ج: د، شیخ 'اخی' محمد ۲. ج: د، به 'سمنان'

۳. ج: مشغول 'گشت' ۴. ج: 'گرامت' رسول ﷺ ۵. د: رسول 'کرد'

۶. ج: بجا 'آورد'

۷. د: 'هر' سالک

موج احوال آن در کلمات^۱ لا ثانی حضرت شیخ عبد الله عرجستانی ری محبوب ترین خلفای شیخ علاؤ الدوله سمنانی است، در طفولیت خدمت شیخ را دریافت و به اخذ فواید مشغولیهها گزید تا که از جمله خلفا عزیز تر مصاحب تر به پیر گشت، به امر پیر به طوس رفت به تربیت^۲ مریدان شغل گرفت، قیرش آنجا است.

موج احوال آن ممتاز به خلفای شیخ سمنانی شیخ شرف الدین محمود بن عبد الله مریقانی به کمالات ظاهر و باطن میان جمله خلفای شیخ علاؤ الدوله سمنانی امتیاز کلی داشت، میر سید علی همدانی مرید اوست، کدام کمال ازین زیاده^۳ باشد^۴.

موج احوال آن بحر زخار کمالات بلند، آن کوه فاف خیالات دل پسند، آن کاشف رازهای نهانی قطب جهان حضرت میر سید علی بن شهاب الدین همدانی مرید شیخ شرف الدین محمود بن عبد الله مریقانی است و یک خرقه از سلسله خواجه کامل بن زیاد هم یافته، از کاملان این طایفه بود حالی بس رفیع و مقام بس وسیع داشت. به قول صاحب نفحات او جامع میان علوم^۵ صوری و معنوی بود. در علم باطن مصنفات بسیار دارد چنانچه کتاب اسرار النقطه و شرح اسماء الله و شرح فصوص الحکم و غیر آن اما کسب طریقت از شیخ تقی الدین علی دوستی کرد بعد وفاتش بار رجوع به شیخ شرف الدین محمود پیر خود نمود و التماس کرد فرمان چیست؟ او در باطن توجه کرده گفت فرمان است که در اقصای بلاد عالم بگردی پس به موجب اجازت وی سه مرتبه ربع مسکون را سیر کرده و صحبت هزار و چهار صد ولی دریافت و چهار صد ولی را در یک مجلس دریافت و از همه فیضها ربود و چهار صد کلمه را در یکجا جمع نموده اوراد فتیحه نام نهاده^۶ چنانچه مشهور است و اوراد مذکور در جمیع امور تاثیرات بسیار دارد. در لطایف اشرفی سلطان سید اشرف جهانگیر نوشته در یک سفر ربع مسکون فقیر هم میر سید علی همدانی بود و بسیار فواید دینیه و راحت یقینه ازو عنایت یافتیم و عجایب خوارق ازو مشاهده کردم، امیر تیمور را به آن حضرت نزاع واقع شد از ملک خود رخصت خواست،

۱ ج: در کمالات' ۲ الف: به ندارد ۳ د: زیاده ندارد ۴ د: که باشد ۵ ج: علم صوری ۶ د: نام نهاد

آن حضرت متوجه کشمیر شد، از وقت سلیمان علیه السلام تا قدم وی در کشمیر هیچ نبی و ولی نرفته بود، او به نور اسلام آن ملک را منور گردانید و رواج شریعت محمدی داد و بعدش متوجه مگه شد، به تاریخ ششم ذی الحجه سال هفت صد و هشتاد و شش در کهیره و سواد وفات یافت، مزارش به ختلان توابع بدخشان برده دفن نمودند، بسم الله الرحمن الرحيم تاریخ اوست، سید نا صر علی ثانی نیز تاریخ آمده، آثار تخت مهر سلیمان علیه السلام و خانقاه میر سید علی همدانی در کشمیر شهرت دارد.

موج احوال آن خلاصه خاندان احمد میر سید محمد خلف و خلیفه میر سید علی همدانی است، بعد پدر فایم مقام سجاده گشت، علمی وافر و حالی قوی داشت، به عمر بیست و دو سالگی با مریدان صادق الاعتقاد به کشمیر رسید، سلطان سکندر بن قطب الدین به وی اعتقاد پاک می دارد، سید در علم تصوف رساله به نام سلطان تالیف نمود و شرح شمسیه در علم منطق تصنیف اوست و ملک سیرت وزیر و سپه سالار لشکر بادشاه بر دست آن صاحب کمال اسلام آورد، ملک شرف الدین لقب یافت و میر سید محمد اصفهانی مصنف کتاب موثر در شرح فرایض سراجی و میر سید خاوری مصنف خاور نامه و شرح در لمعات در تصوف و سید معز حسین شیرازی که آخر قاضی کشمیر شد احادیث جمع نموده و امیر سید محمد مدنی صاحب خوارق و کرامت معه عیال از مدینه آمده در قریه تسکرا^۱ توطن گزید و همانجا در گذشت، خانقاهش موجود، از مریدان میر سید محمد بودند، او آخر سید محمد عزم مگه نموده سعادت جاودان اندوخت، چون به خطه ختلان رسید وفات کرد، به جنب مزار پدر دفن شد.

موج احوال آن آشناء بحر الاکنار، آن کاشف مقامات اسرار، آن مجتهد طریقت چنانکه در شریعت حنفی، قطب ارشاد شیخ عزیز بن نسفی از کاملان این طایفه بود، آن قدر حقایق و معارف اصطلاح صوفیه که وی در کشف الحقایق و مقصد اقصی و تنزیل^۲ و غیره تصنیف خود بیان نمود در دیگر کتب این طایفه کم

۱. ج. د، قریه 'لشکر'

۲. د. اقصی و ترتیل

یافته می شود، ارادت او جایی به نظر نیامده لیکن از تصنیفش صاحب مرآة الاسرار نوشته وی مرید پدر خود محمد نسفی^۱ وی از شیخ^۲ سعد الدین حموی وی خلیفه شیخ نجم الدین کبری بود و هم می نوشته من تربیت از شیخ سعد الدین حموی یافته ام، در هر دو حال واحد است، از بدعت طالبان ار وطن بر آمد، در خراسان شب جایی و روز جایی می گذرانید، کمالاتش از تصانیفش دریافت می شود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن واقف اسرار احد حضرت حاجی محمد مرد مرتاض و ممتاز صاحب حال، به چهار واسطه مرید میر سید علی همدانی، عالمی رافض و هدایت بخشید، در نهصد^۳ و بست وفات.

موج احوال آن از مشایخ برتر، آن در عشق و جوانمردی اکبر، آن ما سوا الله از همه بیغمی^۴، اقدس روزگار حضرت شیخ حسن خوارزمی در سفینه الاولیا نویسد مرید^۵ شیخ مخدوم اعظم، وی از مخدوم حاجی محمد حسنوشان، وی از شیخ علی شاه بیداوری، وی از شیخ رشید الدین محمد انصرانی، وی از امیر عبد الله برامشبادی، وی از شیخ اسحاق جلالی، وی از سید علی همدانی. شیخ حسن در کبار مشایخ متاخرین و بزرگان دین صاحب کرامت ارجمند و مقامات بلند بود، مرشدش^۶ مخدوم اعظم در سال نهصد و سی و هفت و شیخ حسن در نهصد و پتجاه و شش وفات یافته.

موج احوال آن دسته گلهای رنگارنگ، آن محوی صدای وحدت آهنگ، آن ماهر رمز درویشی و فقیری شیخ یعقوب کشمیری خلیفه شیخ حسن خوارزمی است و نیز خرقه از شیخ سلیم چشتی داشت و مع هذا مسافری بسیار کرده مشایخ عرب و عجم را دیده از هر يك فواید گرفته، در مکه و مدینه شرف

۱. د: محمد تقی
 ۲. الف: شیخ ندارد
 ۳. الف: سی و بست
 ۴. الف: بی معنی
 ۵. ج: مریدش مخدوم
 ۶. ج: مرشد مخدوم

زیارت بجا آورده از شیخ دین محمد مکی سند حدیث نموده، او را در هند و کشمیر مرید بسیار حج آمدند. در مرآة جهان نما^۱ و در اخبار الاخیار آرد وی سفره وسیع داشت، روزی مسافری خواهش جغرات کرد، شیخ تأمل نمود فی الحال آوند^۲ پر از جغرات حاضر آوردند، بعد ساعتی رنی آمد^۳ و گفت غلام شیخ جغرات من آورده^۴ است، شیخ بهای آن پرسیده بدهانید، معلوم شد چون تابع او بود فرموده بجا آورده.

موج احوال آن شیخ محمود عجدوانی از اجله مریدان شیخ حسن خوارزمی است، مصباح الطالبین نام کتاب در احوال پیر نوشته، احوال^۵ تمام ریاضات برای دریافت مریدان بر نگاشته و بعضی خوارق را شرح نموده، در نهصد و پنجاه و هشت وفات،^۶ آه قطبی^۷ برفت از عالم^۸ تاریخ اوست.

موج احوال آن ممتاز ظاهری، آن مرتاض بهترین، آن سر حلقه متقیان دین، شیخ حسین خوارزمی لقبش کمال الدین است صاحب ریاضات و مجاهدات شاقه و در کرامت و مقامات علیه است، به پنج واسطه مرید میر سید علی همدانی است، ابتدا حال چون جنبه بدو رسید ترك خانمان نموده در صحرا و بیابان ها می بود مدام به صیام گذاردی و افطار از گیاه جنگلی نمودی، چون شید که شیخ منصور حلاج برای هر نماز غسلی می کرد در آن هوای برودت^۹ خوارزم بر خود غسل در هر نماز لازم ساخت، انواع اذیت در سرما از برف کشیده چون حقیقت اشیای بر وی مکشف شده بود درد و طلب و عشق الهی بر هر خسر و خاشاک در یافته هیچ گاه دست نمی برد که آزاری رسانند و از يك مرقع مدتها بسر برده و در غایت اشتها آب و گل را آمیخته تسکین می داد، وی را کمالات و خوارق بس بلند اند این مختصر گنجایش آن ندارد.

۱ ج: مرات جهانما نویسد^۱ ۲ د: فی الحال آوردند^۲ ۳ د: زنی^۳ آید^۴

۴ ج: می آورد^۴ شیخ د: من آورد که لدان^۵ شیخ ۵ ج: اقوال^۵ تمام

۶ د: آه نظیر برفت^۶ ۷ د: هوای بیروت^۷

موج احوال آن مرتبه اهل طریقت، آن فرع اصل حقیقت، حضرت ^۱سید هزبرالدین بن تاج الدین حسین حسنی زیدی رضی الله عنه، از خلفای ابوالفتح رکن الدین است، مرقد پاک معه اولاد او در ظفر آباد موضع قاضی احمد پور لب دریای گومتی قریب جونپور واقع شده و نام او مشهور و معروف آن دیار اسد^۲ الدین آفتاب هند است، مرا به خوبی معلوم نیست^۳.

۱. حضرت 'مخدوم' سید هزبر الدین 'سهروردی' ۲. د: 'اسیر' الدین

۳. د: 'مجاهد و صاحب ولایت ظفر آنا د اند ح ۱۳۹۹ وفات در سال هفتصد و نود و سه هجری و از سلطان نظام الدین اولیا هم ارادت آورده بودند'

لَجَّة پنجم

درین لَجّه پنج نهر اند:

نهر اوّل مجملی در احوال اولیای مغرب زمین از هر سلسله و بعضی تابعان ایشان.

موج احوال آن قدوة مشایخ عالی قدر، آن زبده مجاهدان برتر، آن ممتاز به عشق حضرت رب جلیل، افضل آفاق **حضرت شیخ اسرافیل** در ارايك قدس فی جنات الانس آرد، پیشوای مشایخ و زبده رواسخ فقر و قناعت است، اصل او از سوس مغرب بود، مَدَّة العمر در سفر و سیاحت گذرانده رهد^۱ و توکل آن قدر داشت که باوجود قدرت قناعت به گیاه و بیخ خشایش افطارش معین بود، در ولایت اندلس به بیابانی که آن را وادی النمل خوانند هیکلی از فولاد و اسی ساخته رو به آبا دانی هر که عزم گذشتن به آن صورت کردی او از دست اشاره کردی اگر باز نگردد اسب بتلزد و زود مورچگان پشک بدوند و او را هلاک کنند و مورچگان از آن سوار مطمئن نتوانند گذشت اگر بگذرند دست و پای آنها منقطع شوند و بر ناصیه هیکل به خط روشن تر از بیاض قمر به مشاهده در می آید که هذا عمل اسرافیل، آن حضرت را به هنگامی که در مصر اقامت داشت با عارف معترف فتح شجره قد سلمی بهره ملاقات افتاد، او پرسید هل تعذب الاشرار قبل از ذلّل آن حضرت مهلت سه روز برای ادای جواب خواست، چهارم روز جواب داد اگر ثواب روا بود پیش از عمل روا بود عذاب قبل از ذلّل، این بگفت و رعه زد و در شورید بعد از آن سه روز دیگر بزیست، در سنه دو صد و یارده هجری به عالم بقا خرامید، قبر در قرقه.

موج احوال آن امام قافله ابرار، آن سلطان زمرة اخیار، آن مظهر ذات بیچون، شهنشاه وقت **حضرت خواجه ذوالنون** وی ذوالنون مصری گفته می شود،

۱ الف: 'زهد' ندارد

مرید شیخ اسرافیل و شاگرد امام مالک بود، سالک راه بلاد ملامت، در اسرار توحید نظیری نداشت و ریاضات و کرامات وافر، چندان در توکل و مجاهده قدم مستحکم کرده مدت ده سال نفس وی از وی تمنای شکستیا کرد و مقبول نداشت روری شخصی دیگر شکستیا پخته آورد و گفت رسول صلی الله علیه و سلم به تو سلام می رساند و فرماید دیگر شکستیا بگیر و بخور و با نفس مصالحه کن، ذوالنون بگریست و گفت فرمان بردارم، شخصی او را به جواهر خود اتهام دزدی کرده مستعد عذاب شد، ماهیان دریا جواهر به دهن کرده آمدند، از دهن یکی گرفته حواله او نمود از آن روز ذوالنون لقب شد، در شب وفات او هفتاد کس پیغمبر را به خواب دیدند، فرمود که دوست حق ذوالنون خواهد آمد من به استقبال او آمده ام، چون وفات کرد به خط سبز بر پیشانی او نوشته یافتند "هذا حبيب الله مات" و بر جنازه او مرغان سایه کردند در آن وقت مؤذن بانگ نماز گفت، چون به کمه شهادت رسید ذوالنون انگشت بر آورد، همه متکران مصر را بر صحت حال او اعتقاد رسید، در دو صد و چهل هجری وفات.

موج احوال آن آفتاب آسمان فضایل، آن شمع راه بی دلایل، آن شهباز کونین، قطب وقت **خواجه یوسف بن الحسین** مرید خواجه ذوالنون مصری با ابوتراب نخشی و با ابوسعید جرار صحبت داشته و از عمده مشایخ است، عمری دراز یافته پیوسته به حد و جهد مشغول بودی، ابتدا حال دختری امیری از عربستان که به غایت صاحب جمال بود برو فریفته شد، روزی خود را بدو رسانید، یوسف بگریخت به جای سر به زانو نشست، خود را به صحرا یافت و جمعی سبز پوشان گرد آمده و شخصی بر تخت نشسته پرسید شما چه کسانی؟ گفتند ملایکه و آنکه بر تخت نشسته یوسف پیغمبر علیه السلام که برای زیارت یوسف بن الحسین آمده، او را بکا آمد و پیش تخت دوید و گفت مثل شما پیغمبر و به مقام من آید، یوسف پیغمبر از تخت برخاست وی را در کنار گرفت و بر تخت نشاند و فرمود تو که خود را از آن دختر جمیله دور افگندی حق تعالی مرا و ملایکه را فرمود زیارت کنی یوسف بن الحسین را که رعبت نکرد به دختر امیر عربستان و

توزلیخارا قصد کردی، در سنه دو صد و چهل و سه وفات یافت.

موج احوال آن الف اعظم ولایت، آن های هویدای هدایت، آن قبله اصحاب مشاهده اله، **خواجه سهیل بن عبد الله** وی تستری است مرید خواجه ذوالنون بود، در طریقت و حقیقت مجتهد و از علماء مشایخ و امام عهد معتبر، در حقایق و ریاضت ابتدا از خال خود خواجه محمد بن سوازی تربیت یافته، وی را کمالات بس بلند و عالی است. در تذکرة الاولیاء نویسد قول اوست که یاد دارم که خدا گفت الست بر بکم و من گفتم بلی، و درد شکم مادر^۱ در خاطر مراست و سه ساله بودم که تمام شب در پیام بودی و سر خود را پیش عرش به سجده دیدی و صاحب کشف المحجوب آورده صاحب مذهب صوفیه یکی او را یاد می کند وی از مشاهیر اولیا و کمالات شایع دارد، در محرم دو صد و هشتاد و سه وفات، هشتاد سال عمر یافت.

موج احوال آن فواره فیض خدا دانی **ابو عبد الله عبادانی** از شاگردان خاص عبد الله تستری است، وی را با ابوبکر شبلی حکایات عجیب به میان آمده تصریح آن از نفحات باید خواست.

موج احوال آن بری از غفلت و جاهلی **ابو عبد الله سایی** در حدیقه الاقالیم آمده از خلفای سهیل عبد الله تستری بود، ازو پرسیدند از چه چیز اولیاء را شناسند؟ گفت به لطافت زبان و حسن اخلاق و تازه رو و قلت اعراض و پذیرفتن عنر.

موج احوال آن درویش کامل و عالم **شیخ ابو الحسن سالم** متوطن بصره بود، مرید سهیل بن عبد الله تستری و استاد ابو طالب مکی بود. در سفینه الاولیاء نویسد آخر کسی که از مریدان شیخ سهیل فوت کرده او باشد، سه صد و شصت هجری نبوی معلی اعلی شتافت، ابو طالب مکی که در سه صد و هشتاد و شش وفات یافته مرید ابو الحسن محمد بن عبد الله سالمی بود، بزرگیها کمال داشت.

۱ الف: مادر، ندارد

موج احوال آن بنده با وفا **ولید بن عبد الله سقا** کنیت او ابواسحاق است، از اصحاب ذوالنون بود، وی گوید که ذوالنون گفت که در بادیه الکنی دیدم سیاه هر گاه الله گفتی سفید شدی، ذوالنون گوید هر که الله را یاد کند در حقیقت صفت او خدا گردد، ابوعبد الله راری گفت می خواستم که از ولید سقا در فقر سوالی کنم، سر بر آورد و گفت اسم فقر آن را مسلم است که هر گاه جز حق به خاطر او در نه آمده است و به قیامت از عهده این سخن بیرون می توانم آمد و سه صد و بیست و شش بالا وفات.

موج احوال آن اشرف الاصحاب سیاحان منازل^۱، آن افضل الارباب سحا و باذل، آن هما صفت بر کرامت همایون، افضل الولايت **حضرت میمون** او مغربیسست^۲ برادر ذوالنون مصری بود، در ارایک قدس فی جنات الانس نویسد، اهل ارزن الروم وی را ذوالکفل ثانی گویند، از سیاحان عالم به یاد رفیق اب موسی اردبیلی بود، در مقامات فقر و فنا و در علم صناعت^۳ و سحر علمی و عملی مهارت وافى داشت و سعادت و ملازمت حضرت صاحب الزمان امام مهدی بن حسن عسکری حاصل ساخته بود، کرامت او از اظهار متجاوز است، او سیاه جرده چون در سماع در می آمد سفید می شد، گفتند حال تو در سماع چه سان می شود؟ گفت شما هم اگر از آن آگاه شوید که من می شوم حال شما هم بر گردد. مولف ارایک قدس سرقدش را در ارزن الروم زیارت کرده، در جزیره مجمع البحرين میلی از سنگ حلب سفید ساخته به بلندی صد گز شب فروزان و بر سر میل صورت آدمی تربیت داده و بر آن میل راه بست اگر بلایی به آن بلاد خواهد وارد شود آن هیكل را شبان روز به نوحه دریابند و آنچه رد بلا کند به آنها گوید و گنبد کنیسه در سبب آن میل بنیاد نهاده و فبه بزرگ در حوالی آن ترتیب داده و پیوسته عرابی از مقنطیس بر میل فولاد او نشسته و به آن سبب آن را کنیسه الغراب خوانند، چون مهمانی آنجا رسد عراب بانگ زند سکنه آن کنیسه تبرک مهمانی ساز کند، اگر يك كس باشد يك آواز اگر زیاده باشند به عدد هر يك يك آواز کند و مشهور

۱. ج: سیاحان 'منظر' ۲. د: 'مغربیسست' ندارد ۳. ج: د: نعم 'قناعت'

است که آن محل طلسم بر در کنیسه منقوش است به خط عبرانی عمل میمون اخ ذو النون ابن ابراهیم لولی، در دو صد و پتجاه هجری وفات، قبر در ارزن الروم.

موج احوال آن ترك اقلیم ترك، آن میدان مدرک درک^۱ آن مقتدای مست و هوشیار حضرت ابراهیم بن داؤد القصار کثیت او ابو اسحاق است. در سفینه الاولیا نویسد وی از مشایخ شام است، ذو النون مصری و سید الطایفه و عبد الله جلارا دیده بود، عمر بسیار یافته، از اقوال اوست 'ضعیف ترین خلق آن است که عاجز بود از دست داشتن شهوات و قوی ترین آن بود که قادر باشد بر ترك آن و آنچه کفایت است به تومی رسد بی رنج آن مشغولی و رنج در زیاده طلبی است و می فرمود کفایت درویشان توکل است و کفایت توانگران اعتماد بر املاک و اسباب' و گفتی 'بس است ترا در دنیا دو چیز یکی صحبت درویش دویم حرمت ولی'، در سال سه صد و بیست و هشت وفات.

موج احوال آن ممتاز بکرده همایون، حضرت زهرون در نفعات انوار اهل طرابلس^۲ است و از اقران مظفر کرمان شاهی^۳ در صحبت یکدیگر به مکه رفته اند^۴ زهرون در پیش و مظفر پس او و سیده زن مظفر پس ایشان و همه در امله برفته اند از دنیا، رحمة الله علیه.

موج احوال آن افضال افضلان، آن اکامل کاملان، آن اشرف انت محمد عربی، شیخ مسلم مغربی اکرم مشایخ بود و در کرامات الاولیاء نویسد که حضرت ابراهیم رقی در ابتدای حال عزم زیارت مسلم مغربی کرده رسید، وقت نماز اقتدای شیخ مسلم کرد دید که شیخ در قرأت فاتحه چند جا غلطی کرده، ابراهیم به خاطر آورد که این مشقّت من ضایع شد که این بابا فاتحه هم صحیح نداند، شب که به در شهر به طهارت رفت شیری ابراهیم را گرد گرد فریاد کرد، شیخ مسلم حاضر شد و شیر را گفت ای سگ من به تو گفتم که به مهمانان من نه آویزی و گوش

۱. الف: ترك آن مدرک میدان' ندارد ۲. د: 'طرابلس' ندارد ۳. ج: 'شاهی در' ندارد

۴. ج: 'اند' ندارد

شیر را بتافت پس روی به سوی ابراهیم کرد و گفت توبه راست کردن ظاهر فرو مانده ای تا از خلق می ترسی و من به راست باطن مشغول ایم که خلق از مایه ترسد ابراهیم قدم بوس او شد، وفات ابراهیم رقی در سنه صد و چهل و دو واقع شد.

موج احوال آن متصرف معاملات کسی و وهی، سیّد جمال الدین مغربی
در نفحات نویسد در فصوص مهارت و اعتماد بسیار داشت، روش سلوک او به آن کتاب بود، مرد مسافر و حکیم و جهان دیده پیر کهنه بود و اکثر مشایخ را دریافته و چندان سربه کسی فرو نه آورده و عارفی محکم بود مذهب فصوص داشت و شرحی در غایت لطافت بر فصوص نوشته، شیخ عبدالحق دهلوی در اخبار الاخیار گوید که من او را دیده ام و تحقیق فصوص از او کردم چنانچه شیخ بسیار ثنا کرده و اکثر کلمات او در تصنیف خود نوشته درین مختصر گنجایش نیافت.

موج احوال آن سلطان اقلیم آزادی، آن خدیو کشور فوادی، آن سر'منشان اتحاد، آن معدن المعاد، آن بری از مقطع خواجه ابوالخیر جماد اقطع نامش جماد اقطع است، غلامی بود از قریه نعناب به دو فرسنگ از مصر و نیز گوید که توابع مغرب، در تذکرة الاولیا نویسد، اکثر در کوه لبنان بسربرد، ازدها از وی الفت گرفته بودند، ریاضتی بسیار و فراستی عظیم داشت، وی زنبیل یافتی و کسی ندانست که چون می یافت و وی را با دو دست هم دیده، گفتند ترا با شیران موانست است؟ گفت سگی با سگی الفت کرد چه شد. در نفحات نویسد وی ملجای و قطب وقت خود بود و صحبت با عبد الله و جنید داشته بود، یکی از اصحاب پرسید سبب بریدن دست تو چیست؟ گفت تقصیر کردند قطع شدند، گفت تقصیر چه باشد؟ فرمود در کناره جو کلبه گزیدم، ره گذریان که سفره می افشانند به آن ریزه ها قوت من بود ندا آمد مگر رزق تو با رزق عالم معین نیست^۳ گفتم الهی از امروز از آن نخورم که توبه زمین رویانیده ای چندان گرسنه ماندم که طاقت نماز هیچ نوع نماند پس دو قرص نان و چیزی دیگر که نام آن نبرد موجود شد

۱ د: 'سیر' منشان

۲ د: 'با دو دست' هم

۳ الف: 'هست'

خوردم، از آن باز همیشه آن حصّه می رسید پس به موجب امر مسافر شدم، واعظی قصّه رفتن آره بر ذکریا علیه السّلام و صبر کردن او می گفتم، گفتم الهی بر من هم اگر عذاب کنی صبر کنم، در سفر شجری دیدم پر میوه، قرار از من فراموش شد دست به میوه دراز کردم، خوردم، قول یاد افتاد موقوف کردم، پس سواران رسیدند مرا گرفته بر سر جوی بردند، دیدم رئیسی با بسیار سواران استاده جماعتی قطع طریقان گرفتار استاده مرا رئیس قطع طریقان انگاشته قطع دست من کردند، چون اراده بریدن پانمودند مناجات کردم الهی تقصیر دست کرده اند ناگاه سواری از حماعت بیرون آمد و به امیر گفت که می خواهی که آسمان به زمین فرود آید این صالح است، از من عذر خواستند و از بریدن پا باز ماند، در سه صد و چهل وفات.

موج احوال آن رئیس اولی، آن انیس^۱ اتقیا، آن صاحب ولایت غربی، **خواجه ابو عثمان مغربی** نامش سعید بن سلام المغربی است، از نواحی قیروان مغرب مرید ابو الحسن صالح^۲ دینوری است، سالها در مکه مجاورت نموده آنجا سیّد الوقت یگانه و مشایخ بود، هرگز در مکه گاهی بول نکرده. قول اوست حقیقت اعتکاف نگاه داشتن جوارح است در نحت فرمان حق سبحانه تعالی و صورت اعتکاف اقامت مسجد و هم او گفت عاصی بهتر است از مدّعی زیرا که عاصی طریق توبه می طلبد و این عبادت است و مدّعی همیشه دعوای خود ضبط می کند و این عین گناه بود. از ابو الحسن کوشانی گفت روز وفات من فرشتگان خاک پاشند چون به نیشاپور آمد در سینه صد و هفتاد و سه وفات کرد، هم چنان دیدم که خاک می بارید، ابو عثمان نصیبی و ابو عثمان جری و ابو عثمان مغربی هم پهلوی قبر دارند.

موج احوال آن صاحب قوت بی قوت، آن سیّاح لاهوت و^۳ ملکوت، آن صدر نشین حسن اعمال، **حضرت ابو عقّال بن علوان مغربی**، در ارایک نویسد با ابوهارون اندلسی صحبت داشته و به مکه معظمه رفت، چهار سال آنجا هیچ

۱. ج. د: آن رئیس اتقیا ۲. د: صنّیع دینوری است ۳. الف: لاهوت و جیروت و ملکوت

نخورد و همانجا درین حالت از دنیا برفت. از اقوال اوست هفتاد مرد با من بودند از گرسنگی بمردند، من و شش تن دیگر باقی ماندیم، روزی سوزی از دماغم بر آمد دانستم که مردم افتان و خیزان بر بستر رسیدم ناگاه غلام سیاه به ابره بریان و نان آمده و پیش من گذاشت، به یاران اشاره کردم، آمدند و نشستند، من نیز موافقت کردم، رحمة الله علیه.

موج احوال آن اکبر فافله ابرار، آن برتر گروه اخیار، آن صاحب استغراق مدامی، حضرت ابراهیم بن شیبان الکرمان سامی کتبت او ابو اسحاق است، از مشایخ جیب از اصحاب ابو عبد الله مغربی و ابراهیم خواص بود. در سفینه الاولیا نویسد از اقوال اوست هر که حرمت مشایخ نگاه ندارد به دعوه های دروغ و گزافهای بی فروغ گرفتار شود و به آن فضیحت کرد در سال سه صد و سی و هفت هجری به ملاء اعلی شتافت.

موج احوال آن فخر اصحاب، آن سرزمره ارباب، آن وارث عبوم محمد عربی^۲، **خواجه ابو عبد الله محمد بن اسمعیل مغربی** از قدماء مشایخ استاد اکثر اولیاء و اعتماد اصفیاء در ترتیب مریدان آیتی و در توکل و تجرید ظاهر و باطن نظیری نداشت و این دو ابراهیم ازو خاسته اند سبب کمال او باشد یکی ابراهیم شعبان دویم ابراهیم خواص، قوت او از بیخ گیاه بود، هر چیز را که دست مردم می رسید نمی خورد و مرید خواجه ابو الحسن زرّین هروی بود، وی مرید عبد الواحد بن زید، وی مرید حسن بصری، عبد الله را کمالات بیشتر است به این مختصر نگنجد، عمر يك صد و بست سال و مرشدش نیز به همین سن رسیده در دو صد و هفتاد و نه و به قولی نود و نه وفات، بر سر کوه سینا پهلوی استاد خود ابو الحسن بن زرّین مدفون شد.

موج آن معین معارف، آن محزون تعارف محرم اسرار **السوسی ابو یعقوب یوسف بن حمدان السوسی** از قدمای مشایخ مغرب بود در علم توحید و چند زمان فرید دوران، صاحب تصانیف متداوله است. در ارايك نویسد مکرّر گرد جهان

گشته و به زیارت حرمین شرفین فایز گردیده و در آخر عمر مأمله که شهریست در چهار فرسنگی بصره از بصره قدیم است مقیم بوده و همانجا وفات یافت و مدفون شد.

موج احوال معدن معاملات ابویعقوب محمود سلام ربّات، درارایک نویسد اکابر علماء مشایخ کرام، عمده فضلالی حقایق و معارف اعتصام است.

موج احوال آن محلّ اعتقاد کاملان، آن منظر جمال عاشقان، آن در کعبه مشیحت حجر اسود، شیخ یسین اسود اصلش از بلده ستاز مغرب است. درارایک نویسد به عمل آن قاری اشتغال داشت، امام نوای از جمله معتقدان و به صحبت او مباحثات می نمود، در خدمتش دعوای ارادت می کرد، بسیر بزرگ بود، وفات شیخ یسین در ربیع الاول شش صد و هشتاد و نه واقع شد و امام نوای بست و چهارم رجب سال سه صد و شصت ازین جهان رحلت نمود.

موج احوال آن حاکم حکم رانی، شیخ ابو بکر شعرانی درارایک نویسد از علمای زمان و فضلالی عصر بود و در شعرای مغرب زمین توطن داشت، توفیق الهی رفیق حال او شد، در خدمت محمّد حاج نلمانی رسید، از برکت صحبت او بر دعوت سورة والشمس متصرف گردید و خرقة ارشاد به شرط سیاحت یافت، مدّتی در عالم گردید و اولیای مصر و دمشق و شام و حلب و عراقین را دید و دارالملک اصطخر وی را پسند آمد، شیخ عبد الله خفیف مکرر به خدمتش رسید و عجایبات و حالات دیده خیلی کمالات و خوارق و کشف او را از روز بیش شایع عالم گشت، در سنه نهصد و شصت وفات، در اصطخر مزار اوست.

موج احوال آن فارغ از نیکی و بدی ابو محمّد اسحاق عتابدی درارایک نویسد از محدّثین سند حدیث نمود و موافق و ناموافق کلام الهی را تحقیق کرد پنجاه حج پیاده ادا کرد و به کفاره ایام جهالت که مخالف قرآن را مطابق احادیث قدسی می دانست در تصحیح احادیث قدسی اختلاف است منافقان هر چه از آن ونیره یافتند به تقدیس و تنزیه نسبت نمودند و غرض نفسانی^۱ گذشتگان در ادیان

۱. ج: غرض 'خانقاهی'

در نیافتد و به گمراهی افتادند، چون قاید مغفرت توبه او را قبول کرد به کسب رجوع کرد هر روز نیم دام کسب می کرد از آن دو نان می پخت یکی صدقه می کرد و دیگری می خورد، شیخ عبدالله خفیف بدو رسیده است، از وی روایت است که ابواسحاق چهل سال چراغ به خانه خود روشن نکرد، به حضور من سائلی در خدمتش رسید سوال کرد که دختران نا کدخدا دارم و مقدورم نیست، قدری طعام بدو داد، بعد فراغت فرمود که سنگ ریزه ببار، او سنگ ریزه آورد، سوره 'والشمس' خوانده برو دمید فی الحال طلاء خالص شد فرمود برو و بکار آر، در سته سه صد و شصت و فات یافت.

موج احوال آن واقف اسرار شرقی و غربی حضرت محمد شیرین متخلص به مغربی، درارایک نویسد اصلش از مغرب در عجم هنگام سیاحت رسید او را عراق عرب موافق طبع افتاد، مدتی به افاده موافق و منافق پرداخت، قاید توفیق خواست که او را به ایمان و عمل صالح در دنیا و آخرت موافق گرداند خضر راهش شیخ اسماعیل سیسی را ساخت و^۱ از اصحاب شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرانی بود و از شیخ ابوبکر مغربی خرقة پوشید و تلقین ذکر یافت. وقتی شبی شیخ سیسی درویشان را به اربعین نشانده، مولانا را طلب داشت و مامور به ریاضت فرمود، وی^۲ به سماع اشغال نمود، مولانا به مطربان تلقین نمود: قطعه

تـا مـهر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم از جمله صفت در پی آن ذات گذشتیم
در خلوت تارایک کشیدیم ریاضات در واقعه از سبع سماوات گذشتیم

از شنیدن این کلمات وجد بسیار به شیخ رو داد و اتفاق سماع به حالات عظیم افتاد، او را اجازت ارشاد نوشت و به سیاحت مامور ساخت، در سن شصت سالگی به سال هشت صد و نود از دنیا برفت.

موج احوال آن مورد حالات صوفیه عالی شان، آن متصرف معاملات مشایخ هدایت عنوان، آن به قوت مجاهده حاجت پرور، آن محرم اسرار برتر، درویش عالی جاه، حضرت ابو محمد عبد الله پسر مرجان مغربی است. درارایک

۲. د: 'فرمودی و' سماع

۱. ج: د: 'او' از

نویسد از اکابر مشایخ و بزرگان صوفیه بود، ابواب علم سبحانی و معارف ربّانی در وی مفتوح شده بود، ترك خانمان کرده مسافرت گزید و در جرّحت رسید و در خدمت شیخ عثمان جرّحتی اربعین ها کشید و کار ریاضت بجایی رسانید که در چشم زدن به صفاهان می رفت و ماکولات و مقروضات و حلویات از دکانین مشهوره به قیمت می گرفت و به شیخ می رسانید، درویشی او را در بازار اصفهان دیده بود و در خدمت شیخ او را بشناخت و از احوالش اعلان داد، مرشدش اجازت ارشاد داده به وطن مالوفش فرستاد، در شش صد و نود و نه وفات یافت در بلاد تونس^۱ رحم الله.

موج احوال آن زوّار کعبه صوری و معنوی، آن طرّار ره رو اقلیم دنیوی، آن به ولایت و رایت معترف، حضرت ابو عبد الله معروف به ابن مطرف اندلس وطن اوست، از اکابر صوفیه مغرب و اعظم ریاضت کیشان بود. در اریک نویسد که در مکه معظمه مجاورت اختیار کرد، در شبانروز پنجاه اسبوع زیارت می کرد، شیخ ابو محمد بکری عزیمت کعبه داشت به رخصت پیش او آمد، فرمود درین سفر از بی آبی تشنگی به شما غالب آید و آن وقت باران بارد، هم چنان شد، روزی از بی آبی در ریگستان نوبت به هلاکت رسید، یاران گفتند قدری آب هست بخوریم، شیخ ابو محمد گفت ابن مطرف مرا خبر داده است که چون سحتی بسیار شود باران آید یاران نگریز متامل شدند ناگاه ابر پدیدار شد بلند گردید و خوب بارید، آب هم خوردند و وضو کردند و در هفت صد و هفت از دنیا برفت. ابو طالب مکی شریف کعبه از غایت اخلاص و اعتقاد نعش او را بر دوش خود برد و مدفون ساخت

موج احوال آن سید اولاد حسنین، آن به غایت بزرگ و کریم الطرفین، آن آفتاب آسمان ارادت، آن ماه فلك سیادت، آن به اقلیم ولایت صاحب تاج و سریر، سید هیبت الله معروف به شاه میر، در گلزار نویسد که به خانواده مغربیه مرید به شیخ جمال الدین احمد است و هم عصر مولانا جلال الدین محمد دوانی و هم درس امری صدر الدین محمد شیرازی از بزرگان این طایفه در مجاهده طلب خدا

یکتای عصر و گم گشتگان بادیۀ ضلالت را به راه عشق رهبر، در وقت سلطنت سلطان محمود بزرگ از شیراز به گجرات آمده متصل دارالامارت رحل اقامت افکند و آن بلده را از نور ولایت خود منور ساخت و عالمی را از علوم بهره بخشید، او را مصنفات پسندیده اکابران علم^۱ و ستجیده مذاق، اهل تقوا و حلم^۲ اند چنانچه شرح فارسی سه و اسنی الکواشف فی شرح المواقف و لوامع البرهان فی قدم القرآن محاکمه شرح شمسیه و در علم حدیث و اصول آن نامه سودمند و مشکل کشا جامع همگی اقسام حدیث نوشته است، فرزندان او با جمیع فضایل و خصایل انسانی آراسته بودند، ارشد ایشان شاه کمال الدین محمد است، دویم شاه ابوتراب که در سال شش صد و هشتاد و دو زندگی قضا کرد بسیار صالح بود، اکبر بادشاه او را با خیرات بسیار روانه حرمین شریفین نموده، بعد فراغت حج به هند آمد و تا هزار و پنج سال هجری به قید حیات بود، پسرش شاه گدایی نام جمال حال خود را در لباس سپه گری پوشیده می داشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سلطان اقلیم و ارستگی، آن امام وادی آراستگی، آن عامل حالت کم زدن، حضرت شیخ عیسی مغرب المذنی شیخ عبد الحق در راد المتقین نویسد مردی است از مغاربه به مدینه مطهره آمده نوطن کردند^۳ جماعی فقر را از وی اعتقادی و رجوعی واقع شده، در موسم حج روزی که اهل مدینه طواف وداع می کردند این فقیر را دردی و حالتی در^۴ گرفته بود و قلبی و بکای استیلاء یافته، آیا باشد که درین اجتماع حجاز ملاقات ولی الله دست دهد به این نیت از حجره برآمد و وضوی تازه ساخته به حرم رفتیم و دو گانه به این نیت ادا نموده دعا خواسته به طواف توجه نمودم، چون نزدیک بیت شریف رسیدم دیدم که همین شیخ عیسی طواف کرده می آید به امید اجابت دعا که کرده بودم و سابقه اعتقادی که بر وی بود در خاطر چنان یقین صورت بست که آن مطلوب همین ولی باشد صورت حال بیان نمودم بسیار گریه کرد و حالتش در گرفت دعا کرد، رحمة الله علیه.

۱. الف: اکابر علوم^۱ ۲. الف: عدم^۲ اند

۳. ج: د: نوطن گزید^۳ ۴. الف: در^۴ ندارد

موج احوال آن قبله ارباب کمال، آن کعبه اصحاب اهل وصال، آن افضل ائمت محمد عربی، قطب عالم شیخ ابو عبد الرحمن مغربی، کنیت ایشان ابومحمد است و اصل ایشان مغرب زمین. در سفینه الاولیا آرد از سادات حسینی و اعیان مشایخ مصر، صاحب کرامات بلند و مقامات ارجمند بود. روری او به طهارت مشغول بود شخصی آمد و گفت مرا حالی بود از من زایل شد، آن حضرت از خدا دعا فرمایند که مرا باز دهد شیخ به آبی که طهارت می کرده بود اشاره نمود و از آن آب قدری بخورد حالی که او را سلب شده بود باز یافت، درباره شیخ عبد القادر در آن حضرت می فرمود که از اوتاد و حواد و اعان دنا است، به عمر هفتاد سال در پانصد و نود و دو هجری وفات نمود در قریه قی^۱ توابع مصر مدفون گشت، رحمة الله علیه

موج احوال آن ماسوی الله را فاروق، آن معدن کرامات را حاذق، آن فایز مرتبه محتشمی شیخ ابو عبد الله محمد بن ابراهیم قرشی الهاشمی در اریک نویسد امام عارفان و دلیل سالکان احوال فاخره و خوارق باهره داشت، وقتی در سفر حج تشنه شد درمی نداشت آب بدو^۲ بهم نرسیده بر برگه وارد شد که عجمیان آنجا جمع بودند، شیخ آوند خود به آنها سپرد که آب دهند، آنها آوند را بر زمین زدند و بشکستند، شیخ آوند خود برداشت آب را بر یافت، خود خورد و به اصحاب هم داد و اصحاب به در خواست آب دیگر برگه رفتند نه برگه را یافتند نه عجمیان غرض که آیتی بود از آیات الهی، بسیار خرق از آن دیده این مختصر گنجایش آن نیافت، در پانصد و نود و نه در قیصریه وفات یافت و یک جن همیشه بر مزارش چراغ می افروزد.

موج احوال آن دستگیر مرتاضان، آن رهبر کبیر ممتازان، اشرف ائمت حضرت محمد، شیخ یسین مغربی الاسود در سفینه الاولیا نویسد ایشان کسب حجابی را ستر حال خود ساخته به عایت صاحب کرامات و ولایت بودند، امام محی الدین بغدادی از جمله مریدان او بود و به صحبت خدمت ایشان تبرک می جست، در عمر هشتاد سالگی در ربیع الاول سال شش صد و هشتاد و هفت وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن از مرتاضان و افاضل، **شیخ ابو محمد سر حلی** اسمش عبد الله بن محمد واصل از مرجان مغرب زمین، در سفینه الاولیا نویسد ابواب علوم الهی و انوار ربانی بروی کشاده بودند، به غایت بزرگ بود، در شش صد و نود و نه هجری بوده است.

موج احوال آن به صحبت اولیا رسیده، آن جام وصال چشیده، آن سلطان مملکت معنوی، **حضرت ابراهیم بن سعد علوی** کنیت او ابواسحاق، در بغداد متولد شد و از آنجا به شام رفت و متوطن شد، نظیر ابراهیم ادهم بود و هزار دوست شیخ را یافته و صاحب کرامات و نسبش با اجداد آظاهرين او درست بود، ابو الحارث اولاسی در ابتدای ارادت در خانه خاکینه بی باران خورد پیش ابراهیم سعد علوی رفت، او در راه بود، پای در آب گذاشت و ابو الحارث را گفت دست ببار، دست به وی داد پایش در آب فرو شد، ابراهیم گفت پای تو در خاکینه فرو رفته به این سخن او را مطالبه کرد و عتاب نمود بر آن کار گفت تو نه جوینده کاری برو از خلق عزلت بگیر^۱ و فراغت دل جو و گرد گرد او گرد.

موج احوال آن محافظ اسرار^۲ انفاسی ابوالحارث اولاسی نام او فیض بن خضر است، شاگرد ابراهیم سعد و ابتدای ملاقات آن حمیده صفات چنان بود که در غیر موسم از اولاسی به عزیمت مکه برون آمد ابو الحارث و در راه سه تن دیگر رسیده و گفت خواهیم به شما رفقت کنم، دو تن از آنها جدا شدند و رفتند، ابراهیم سعد گفت کجا می روی گفتم به شام، فرمود من به کوه بکام می روم در آن سفر از هم دیگر جدا شدیم و همیشه مکاتبت^۳ او به من می رسید تا هنگامی که مرا سفر کوه بکام اتفاق افتاد روزی با ابراهیم می آمدم لشکریان دراز گوش و زنی گرفته می بردند، آن زن به ما استغاثه کرد ابراهیم به آن لشکری در باب خلاص زن سخن گفت قبول نکرد، دعا کرد آن لشکری و زن هر دو افتادند بعد زمانی زن بر خاست لشکری مرده بود، گفتم که دیگر مصاحبت نکنم که تو مستجاب الدعوات

۳. الف: 'مگیر'

۲. الف: اجداد او'

۱. ج: د: 'و' نسبش

۵. د: 'مکاتب او'

۴. الف: 'اسرار' ندارد

بوده ای، ترسم که بی ادبی نسبت به تو ظاهر گردد^۱ تو نفرین کنی، گفت ایمن نیستی؟ گفتم نه، پس وصیت کرد و گفت تو بتوانی به کمتر چیز از دنیا قناعت کن، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ذخیره حقایق ربی **شیخ ابو الحسن اقطع^۲ مغربی** در تاریخ گزیده نویسد از سخنان اوست کس بجای شریف نرسد مگر بر موافقت قرار گرفتن و ادب بجا آوردن و فریضه ها گذاردن و با مردم نیک صحبت داشتن، وفاتش در سده سه صد هجری.

موج احوال آن استاد مقدمه ره آوردی **عبد الله مهدی باوردی** در مبادی حال شیوه آهنگری می کرد. در ارایک نویسد رواری آهن در آتش تافته بود و نایبانی بر دکانش گذشت و این آیه می خواند **الملك يومئذ الحق للرحمان** آن آهن که در دست داشت از دست او بر افتاد، بی خود دست به آهن تافته دراز کرد و بگرفت، شاگرد چنان دید بیفتاد و بیهوش شد، شاگرد را گفت ترا چه شد؟ گفت بدست خود بنگر، آهن تافته در دست خود یافت، دانست که سر من فاش شد، از همان ساعت ویرانی اختیار نمود و پیرامون آبادی نماند.

موج احوال آن ذخیره مقدمات معنوی **ابو القاسم حمزه بن عبد الله العلوی** شاگرد ابوالخیر ملتانی است، در ارایک نویسد با وجود کثرت اموال به گرسنگی گذرانیدی به در یوزه و پنج اشجار و اوراق بسر می برد و طلسمی ازو در بادیه مغرب مانده^۳ سه ماهه سنگ یافت نمی شود، ابراهیم سعد علوی و حمزه علوی حکم مسلط بر طلسم، رحمة الله علیه.

موج احوال آن فرزند مرتضی و بتول، آن به خاص و عام مقبول، آن تخت نشین کرامات^۴ مثابه اعجاز، آن خلوت گزین کلبه دل به عجز و نیاز، آن افتخار وادی بی بدلی، **حضرت شیخ ابوالحسن شانلی** نام وی علی بن عبد الله شمعی که از پرتو

۱. د: ظاهر شود

۲. د: اقطع ندارد

۳. د: نمانده که سه

۴. د: کرامت مثابه

نور داتش پرتو آفتاب چون صبح نيك پرتو و پروانه ای که از بال افشانی شوقش بال افشانی طیور خیالات عشق در گرو، وی ممدوح ممدوحان کاملان است و محمود محمودان واصلان ملّت بوده است. در سفینه الاولیا نویسد که اصلش از مغرب است ساکن به اسکندریه بود و سید و حسینی است، جماعی به صحبت او پیوسته، از کبار اولیا و اعظم مشایخ بود. از اقوال او است که يك بار هشتاد روز چیزی نخوردم، از غایت گرسنگی به خاطر رسید که ازین کار مرا نصیبی حاصل شد، ناگاه دیدم از غاری زنی در غایت حسن و جمال که چهره اش مثل آفتاب روشن بود بر آمد و گفت، شخصی هشتاد روز گرسنه استاد ناز بر خدای تعالی می کند به عمل خود، و شش ماه بر من گذشته که طعام نخشیده ام^۱ گویند کسی که اول قهوه خورد آن حصرت بود و کمالاتش ازین جاقیاس باید کرد که بعد وفات قبرش در راه مکه معظمه در صحرایی که آب شور داشت گردید از برکت استخوانش آب آن زمین شیرین گشت، به غرة ربیع الثانی در سال شش صد و پنجاه و چهار و به روایتی شش هجری وفات یافت.

موج احوال آن در کارهای عشق محنت دیده، آن پس از محنت جام محبت چشیده، آن به دلق کرامت العباس، حضرت شیخ ابو العباس بر اسمش لفظ مرسی ضم است، شاگرد شیخ ابو الحسن شاذلی است، صاحب مقامات بلند و تصرفات ارجمند بود. در کرامت اولیا نویسد شیخ نجم الدین اصفهانی مرید او گفت وقتی مرا اشاره کرد زود باشد که ترا با قطب زمان در نواحی مصر ملاقات شود، در سفر مرا قطع طریقان به تهمت جاسوسی بر بستند، مردی از غیب پدید آمد و خلاص داد و به هوا باز رفت دانستم منشاء اشاره نیز همین بزرگ است، بعد چندی شنیدم که شیخ ابو العباس مرسی آمده است، خلیق بدو پیوستند، من هم رفتم دیدم که این همان مرد است که مرا خلاص داده بود، وی را کمالات عالی، از وقتی اطعمه مشکوک در دعوت پیش او آورد، گفت حارث محاسنی را رگی بود که وقت پیش آمدن لقمه حرام جوش کردی و به حرکت آمدی، هم چنان

مرا هفتاد رگ است، پادشاهی دعوت شیخ کرده^۱ طعام حرام و حلال پخت، چون سفره پیش آمد پادشاه به خورم اشاره کرد، طعام حرام پیش فقراء آرند و طعام حلال به حضور اهل دنیا، شیخ از کشف بر این سر آگاه گشته بر خاست و به تقسیم طعام مشغول شد و بر خلاف خواهش سلطان طعام حلال به فقرا و غیر حلال به اغنیا پیش آورد، پادشاه از بی حرکت بر دست شیخ توبه نمود و ترك سلطنت نموده رفاقت شیخ گزید.

موج احوال آن مورد ولایت عیسوی، آن ید بیضاء معجزات موسوی، آن دوای درد پنهانی شیخ نجم الدین اصفهانی از ترتیب یافتگان خدمت شیخ ابو العباس مرسی بود، مدت‌ها مجاورت مگه نموده کرامات فراوان و کشف بی پایان داشت. در لطایف اشرفی آمده هر ولی بر قدم يك نبي می باشد به این نیت فرزند پیکر علی را به خدمتش فرستادم به مگه، فرمود خوش آمدی ای نور آفتاب پرست، در جبین تو هویدا می بینم آفتاب پرست تو چون است؟ فرزند ازین معنی متنفر شده بر گشت و به فقیر گفت که بسیار شادان شدم و شکر خدا بجا آوردم که ما را به قدم عیسی رسانید و کار ما به قلب سختی^۲ گذاشت، در هفت صد و بیست و يك وفات.

موج احوال آن جلیل الشان واجب التکریم، آن درویش افضل العنوان واجب التعظیم، آن کامل زمانه در حقیقت واقعی، شیخ ابو الحسن بکری المصری الشافعی از مقتدایان اهل علم و عمل و پیشوایان کاملین کمال، جامع قال و حال، برکت و کرامت و عظمت و جلالت بود، در علم صوری پایه اجتهاد داشت، باوجود چندین فضل و کمال مطالعه کتب موقوف نکرد، روزی در مسجد آمده و با امام مسجد اقتدا نه کرد، وجهش پرسیدند گفت من امام وقت خود ام، جایز نباشد که به دیگری اقتدا کنم و در رد جماعه از معاریه که منع از شرب قهوه کند و حرام گویند فرموده است که کیفیت مدعی با الحرام و انا اشرب منها و هر سال یا يك سال در میان برای حج رفتی و در زاد^۳ المتقین نویسد از اولاد محمد بن ابی بکر

۲. د: 'نقلب سختی' گذاشت

۲. ج: 'خودش' آمدی

۱. ج: شیخ 'کرد'

۵. د: 'در سواد' المتقین

۴. ج: 'می باشد' که

است و از آن حضرت تا صدیق رضی الله عنه در آبا و اجداد او علم و فضل مدام جاری آمده، به نسبت بیعت به سلسله شاذلیه که منتهی می شود به حضرت جنید داشت و اجازت قادریه که به واسطه عبدالقادر^۱ به حضرت جنید می پیوندد دارد، شیخ علی متقی پیش وی سند حدیث و مطالعه کتب قوم کرد و صحبت داشته اخذ فواید هر جنس نمود، شیخ را به نسبت شیخ علی تحریم بسیار بود بلك وعظ بی حضوری شیخ علی نه گفتی، مردم را غیرت رو داد که وعظ را شریک درویش هندی موقوف داشتن چه لایق؟ شیخ مناقب مجلی و رتبه معنی شیخ علی را به آن قوم و حماعه بیان ساخت. شیخ مولانا محمد طاهر تهتی چون به مکه رفت ملازمت آن حضرت نموده در خواست بیعت کرد، وی اقبال نه نمود و پس به واسطه شیخ علی متقی به شرف بیعت مشرف شده استفاده نمود، خلافت یافت، وفات شیخ ابو الحسن بکری در نهصد و پنجاه و هفت هجری بود^۲.

موج احوال آن مظهر شان غیاث المستغیث، آن مجموعه حالات کاملین و واصلین، آن کامل ولایت مآب، شیخ ابوبکر خطّاب، در زاد المتّقین نویسد از مشاهیر مشایخ^۳ مکه معظمه مقبول و مستجاب الدعوات، وقتی در مکه اسساک باران شد اکابر و مشایخ آنجا همه برای دعا و استسقاء به ملازمتش رفتند^۴، شیخ برخاست وضو نموده و دو رکعت نماز گذراند^۵ و دعا کرد و روی به جماعت حاضر آمده کرد و فرمود دعا مستجاب شد^۶، انشاء الله تعالی فی عرفات و از آن روز تا عرفات چهار پنجاه در میان بود پس علی متقی این کیفیت را^۷ با ابو الحسن بکری ظاهر کرد، چون موسم حج آمد این حکایت از یاد رفته بود، چون قوم به منی می رفتند^۸ شیخ ابو الحسن فرمود که حکایت شیخ ابو خطّاب یاد دارید که به نزول باران در عرفات خبر داده است^۹، به نهیة اسباب باران بکنید که خبر او صادق است.

۱. د: 'شیخ عبدالقادر ۲. د: 'یافت وفات... تا... هجری بود' ندارد

۳. د: 'آن کامل ولایت... تا... مشاهیر مشایخ' ندارد ۴. د: 'در مکه... تا... ملازمتش رفتند' ندارد

۵. د: 'گذرانیده و' ۶. د: 'دعا کرد... تا... مستجاب شد' ندارد ۷. د: 'چهار پنجاه... تا... کیفیت را' ندارد

۸. د: 'این حکایت... تا... بمنامی رفتند' ندارد ۹. د: 'یاد دارید... تا... داده است' ندارد

موج احوال آن غالیه روایح مناقب^۱ بلند فطرت، آن لخلخه عطریات مدح عطرت، آن سالار قافله خلقت مشغولی، حضرت ابو عبد الله محمد ابن سلیمان الجزولی از اولیای عظیم الشان به غایت صاحب مرتبه بلند اندر تصوف و رفیع الشان در کرامت، مرید شیخ^۲ ابوالحسن شاذلی است، مقدس ابرار عمده اهل اسرار، ممدوح اولیا، محمود اصفیا، مستفیض خلائق کثیر، پیر مریدان کبیر بوده است، در مطالع مسیرات شرح معنای دلایل الخیرات تصنیف محمد مهدی ابن احمد بن علی ابن یوسف قابسی نویسد که پدرش سلیمان الجزولی از سادات الحسنی السجلا له بود که از حمله حزوله است و آن حزوله قبله ایست از هر^۳ بر در سوس اقصى، حضرت ابو عبد الله محمد اکتساب صوری دانش در شهر فاس نموده و در صلوات سرور کائنات کتاب دلایل الخیرات همانجا تصنیف نموده، وحه تصنیف این^۴ راقم حروف از ثقات چنین شنیده که آن حضرت مسافر بود در صحرای تشنه شد و آب بهم نمی رسید، چاهی دید اسباب بر آوردن آب نداشت، متحیر نشست، ناگاه زنی صاحب کمالاتی با سیوچه آب بیامد و بر سر چاهی چیزی بخواند آب چاه از برکت خواندنش بلند شده بر لب رسید، زن از دست آوردن آب پر کرده اول خود خورد بعد از آن به شیخ تواضع نمود، شیخ آب خورد و پرسید آن دعا که خواندی و آب چاه را بلند آوردی به من بیاموز، زن قبول نکرد، شیخ گفت شوهر داری؟ گفت نه، شیخ درخواست نکاح کرد، زن قبول نمود، شیخ باز درخواست آن دعا کرد، او گفت آن وردیست که از برکت آن آب بلند می شود فاما من ماذون نیستم که آن را به کس بگویم، چون شیخ مبالغه از حد گذرانید، زن گفت کتب درود را فراهم نموده کتابی تألیف کن اگر در آن کتاب درود من باشد خواهم گفت، شیخ کتب خانه جامع القزوين نموده دلایل الخیرات را تألیف کرده به حضورش خواند، زن گفت درودی که در عمل ماست در کتاب تو داخل شده پس شیخ از فاس به ساحل رفت و خدمت شیخ ابو عبد الله محمد ابن ابو عبد الله امغار الصر^۵ از اهل رباط تینط که قریه ایست به کناره بلاد از موسیلا و وکانه

۱. ج: 'حضرت بلند' ۲. د: 'حضرت شیخ' ۳. د: 'هر بر'

۴. د: 'آن راقم' ۵. د: 'الصیر از'

دریافت و او، شیخ خزولی دلایل الخیرات را گرفت و شیخ به خلوت نشست، چهارده سال مشغول به عبادت بود چون برآمد به خلق نفع رسانید و به ترتیب طالبان و مریدان مشغول شد، خلق کثیر بر دست وی توبه نمودند و بیعت کردند پس صیت کمالاتش شایع عالم شد، خوارق بلند و کرامات دل پسند ازو به عمل آمده که خلق را محل حیرت شد، قایم به حدود الله و عامل بود، به کتاب الله و سنن رسول صلی الله علیه و سلم و درود بسیار خواندی، رئیس اسفی آن حضرت را از آنجا خارج نمود پس او به قریه افوغال که از بلاد مسطرازه است رفت و اقامت ورزید و به فضیله سانی خلابی و ترست مشغول شد، آنجا وی را آثار و انوار و اطوار^۱ ظاهر شدند و عیم دین ازو بسیار آشکارا گردید چنانچه اهل بلاد مغرب زمین ذکر الله و درود پیغمبر پیاموختند، در زمانه آوازه کمالاتش به سمع خاص و عام رسید و اتباع او در تمام نواحی منتشر و مملو شدند و زنده شد ازو بلاد و عباد اسلام آن سرزمین که ضعیف شده بود از سر نو به سبب او تازه شد و عقب خود خلفای کثیر از مشایخ زمانه گذاشت و ذاتش کثیر الفیض والنفع که در مقدمات دین بود فرستاد، تابعان خود را در عالم تا استرشاد کنند چنانچه ابو عبد الله الصغیر السهلی و شیخ ابو عبد الله الکریم منداری و تمام مسترشدان به خلق ارشاد می کردند و متوجه می گردانیدند به طرف خدا چنانچه اکثر به میان از تربیت ایشان به مرتبه تکمیل رسیدند، از نواحی و بلاد و اطراف خلایق کثیر برای اخذ فواید رسیدند و فیض گرفتند، همچنین دوازده هزار شخصت و پنج مرید صاحب باطن و کمال شیخ جزولی بودند ازین جماعه هر یک به مرتبه قرب الهی فایز بود، از وفاتش بعد هفتاد و هفت سال که جسد شریفش را بر آوردند و به مراکش بردند و به ریاض عروس دفن کردند روضه بنا نمودند، هر گاه از قبرش بر آوردند به طوری که دفن کرده بودند همچنان یافتند نوعی تغیر در موی لویه^۲ او بوسیدگی کف و نحافت بدن نگشته بود، موی سر قریب به حجامت بودند، چون حضار بر بشرة شریفش انگشت داشتند خون از جای بجنیه و چون انگشت برداشتنند باز به جای خود قرار گرفت و قبرش که در مراکش است ازو بوی مشک می آید، بر مزارش مجمع اکابر و مرجع

۱. ج: اسرار بمرتبه ظاهر ۲. د: لهجه و بوسیدگی

ثقات است پیوسته نشسته درود دیگر و هم دلایل الخیرات می خوانند و کلمات تائاتش که اندر تصوّف است نیز مردم آنجا جمع نموده اند و از جمله تصانیفش که در تصوّف است حزب الفلاح و حزب السبحان الدوام لایزال، نگارنده زخار این احوال شیخ جزولی را از عبارت عربی شرح دلایل الخیرات به فارسی آورده، وفات شیخ در افوغال به زهر حاسدان در نماز صبح در سجدهٔ ثانی رکعت اول یا در سجدهٔ اول رکعت ثانی به تاریخ شانزدهم ربیع الاول سال هشت صد و هفتاد هجری واقع شد، وقت نماز ظهر در صحن مسجد بنا کرده شیخ دفن نمودند از آنجا به مراکش آورده مدفن ساختند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مثبت رتبهٔ کرامت، آن از جمیع تحلّلات سلامت، آن ناظر عرش و کرسی شیخ ابوالعبّاس المرشی شاگرد شیخ ابوالحسن شاذلی است، روزی^۱ او را به ضیافت بردند و برای امتحان طعاششبهه پیش آوردند فرمود حارث محاسبی را رگی در انگشت بود، چون دست با طعام شهنک بردی آن رگ به حرکت^۲ آمدی، من سفید رگ در دست دارم که مثل آن حرکت می کند ازین جنس وی را حکایات کشف و کرامات در ارایک بسیار آمده درین مختصر ننگند، در سال هشت صد و هفتاد وفات، قبر در بحانه مغرب است.

موج احوال آن مقتبس فیض بی کلفت مجاهده، آن به وساطت ریاضت مشرف مشاهده، آن سفینهٔ منقوش فضایل و برتری، حضرت شیخ^۳ ابو الحسن بکری در عظمت و کرامت و فیض خلیفهٔ پدر عالی قدر خود است، قوّتی عظیم و عظمتی تمام داشت، در ظاهر حال به اسباب تنعم و ترفّع بودی مانند ملوک و در شکستگی و انوار عزم لدنی و قرب و کرامت مثابه افصلین تر اهل ملوک، اهل دیارش قسمی که بر حال کمال بزرگوارش قایل هم چنان به اعتقاد تمام بر اعتقاد و فضلش مایل، از غایت جلال شاننش احدی را انکار نیست و در بیان حقایق و

۱. ج. د: آن ناظر عرش و کرسی شیخ ابو العباس المرشی شاگرد شیخ ابو الحسن شاذلی است

روزی ندارد ۲. د: 'حرمت' آمدی ۳. ج: 'شش' صد و هفتاد

۴. د: 'مقتبس' ندارد ۵. ح: 'حضرت شیخ محمد بن شیخ ابو الحسن' : د: 'حضرت' ابو الحسن

کشف دقایق و ابراز نکات و ایراد استعارات شانی عالی و مکانی متعالی و طرزی مخصوص و روش خاص داشت و بر حرف و ادا چیزها اضافه کرده و صیغهای صلوات بر حضرت سید کاینات انشاء فرموده، در تعریف حقیقت محمدیه بحر و احاطه جمعیت او جمیع مراتب را عبارت و اشارات چنان آورده^۱ که بجای دیگر نتوان یافت، اکثر فقراء این^۲ دیار بیعت^۳ به او و والدش دارند خصوص اهل کردستان که اکثر مریدان ایشانند. در زادالمؤمنین نویسد وقتی والد ماجدش انتقال نموده او به سرحد بلوغ نرسیده بود، خلاق را به وی اعتقاد بهم رسید، شیخ ابوالحسن را آئین بود که چون شیخ به حج رفتی عقد مجلس درس و وعظ به ذمه او شدی، بعد پدر محل تحسین مثل شیخ ابن حجر مکی و غیره بزرگان شد، شیخ محمد در نه صد و یک هجری وفات یافت.

موج احوال آن کاملین را جانشین شیخ زین العابدین خلیفه ارشد شیخ محمد است، نسبت معنوی از جبینش هویدا بود. در زادالمؤمنین نویسد مجلس وعظ را از ایشان فصیح و بیان وسیع چندان گذار کردی که این مقدمه مشرف بر کرامت او بود که علماء معاصرینش را این قدر لطافت کلام که مؤثرالقلوب باشد نبود و در علم تصوف مهارت تمام داشت و در تفسیر و حدیث مرتبه عالی می داشت، موصوف به حسن خلق و تواضع و ریاضت بود و به ارواح مطهره حضرت علی مرتضیٰ نسبت فیض کامل داشت و شیخ عبدالحق دهلوی خیلی قایل حالات عجیب و کمالات غریب^۴ او اندر تصوف است.

موج احوال آن امام موحدان معلی شان، آن سلطان معبدان کون و مکان، آن وارث علوم محمد عربی، کلید حقایق حضرت شیخ ابومدین مغربی، نامش شعیب بن الحسین والحسن رضی الله عنه است. از اعظم اولیا و اکرام اصفیا در کشف و کرامت ممتاز، نسبت ارادت و خرقة تصوف از شیخ ابوسعید اندلسی داشت، وی از شیخ ابو البرکات، وی از شیخ ابوالفصل بغدادی، وی از شیخ احمد غزالی،

۲ ح: 'آن' دیار

۱ ج: د: 'چنان' آوردیم

۴ د: 'غرائب' او

۳ ج: 'انتساب' بیعت

ابومدین در ارشاد مریدان بی نظیر وقت بود، بیشتر مشایخ را فیض صحبت او فایدهٔ مرتبت^۱ ساخت یکی از آن جمله شیخ محی الدین ابن عربی است و این دلیل قوی بر غایت کمال شیخ ابومدین است. صاحب نفحات گوید اکثر شیوخ یمن به شیخ عبدالقادر نسبت دارند و بعضی به شیخ ابومدین، ازین یکی شیخ مغرب است و شیخ عبدالقادر شیخ مشرق فاما روزی ابومدین در دیار مغرب سر خود فرود^۲ آورد و گفت الهی ترا و ملایک ترا گواه می گیرم برین که شنیدم قول او را و اطاعت کردیم مر او را، اصحاب پرسیدند گفت این وقت شیخ عبدالقادر بر منبر رفته گفت قدمی هذه علی رقبه کل ولی الله، چون تحقیق^۳ کردند هم آن وقت شیخ عبدالقادر بر منبر این کلمه گفته بود. بزرگی ابلیس را به خواب دید پرسید شیخ ابومدین که امام است در توحید و تصوّف و توکل با او حال تو چه طور است؟ گفت چون چیزی در خاطر او اندازم مثل آن کس است که در بحر محیط بول کند و گمان برد که ناپاک شد طهارت ازو نتوان کرد، مردم پا بوس شیخ ابومدین می شدند. روزی از وی پرسیدند که تو در نفس خود هیچ اثری بازیابی؟ فرمود حجر اسود در هیچ اثر باز می یابد که او را از حجریت بیرون کند با آنکه او را انبیا و رسل می بوسند ازین جا معلوم می شود که او کوه وصف شده بود، از هیچ خطورات خیر و شر جنبش نداشت، وی را از صدای طیور وجد بهم رسیدی و از وجد او حضار به رقص آمدی و^۴ آن طیور در افتادی و جان بدادی، وی را ماقب بس بلند است، وقتی اسیر فرنگیان شد و بر کشتی نشست، دید دیگر مسلمانان هم اسیر اند به کشتی بادبان کشیدند و روان شدند، کشتی به جای خویش مانند این مقدمه صرف کرامت شیخ دریافته فرنگیان گفتند که از کشتی بیرون رود گفت بغیر سایر اهل اسلام^۵ نروم، ناگزیر همه را رخصت دادند، وی در وقت خود قطب المدار بود، ابدال در احکام او بودند، بعد وفات شیخ عبدالقادر وفات یافت، شاید بعد محبوب سبحانی آن مقامات مرتفع ولایت بدو رسیده باشد و بعضی گویند که نیم روز او قطب مانده است، در پانصد و نود وفات یافته است.

د.۱: 'مرتبت' ندارد	ح: 'سر خود فرود' ندارد	د.۳: 'علی' ندارد
د.۴: 'تحقیق' ندارد	ه: 'الف' شیخ ندارد	د.۶: 'و' ندارد
ج: 'مسلمان' نروم		

موج احوال آن مورد لطف و هپی، **سلیمان خواص مغربی**، در نفحات آرد از مشایخ مغرب ویست که در کرسنانی می شد بر خری نشسته مگس خرا بگزید، خربجست و پای او در درخت گز آمد افگار شد، چوبی بر سر خرز خر روی باز پس کرد و به ربان فصیح گفت وه که بر دماغ خود می زنی از همتایان ابی الحر رشت، در دمشق فوت کرده.

موج احوال **سید جمال الدین مغربی** در فصوص مهارت و اعتقاد تمام داشت، روش سلوک او به آن کتاب بود، سرد مسافر و حکیم و جهان دیده پیر کهنه بود و اکثر مشایخ را دریافته و چندان سربه کسی فرو نیاورده و عارفی محکم بود مذهب فصوص داشت و شرحی در غایت لطافت بر فصوص نوشته، شیخ عبد الحق دهلوی در اخبار الاخیار نویسد که من او را دیده ام و تحقیق فصوص از او کردم چنانچه شیخ بسیار ثنا و اکثر کلمات او در تصنیف خود نوشته درین مختصر نگنجد.

موج احوال آن تیز تر از وهم و خیال، آن دایره صاد وصال، آن خضر عمر جاودانی، اعجوبه زمان **شیخ موسی سدرانی**^۱ وی از کبار اصحاب شیخ ابومدین مغربی است. در مرآة الاسرار نویسد نادر احوالی و طرفه روز گاری بر وی متجلی شده بود که تا این زمان کم کسی را ازین طایفه دست داده مگر به امیرالمومنین علی مرتضی کرم الله وجهه چنانچه در مناقب وی ذکر افتاده. شیخ عماد الدین محمد بن شیخ شهاب الدین سهروردی در عین طواف کعبه خدمت شیخ را دریافت، شیخ خیلی توجه نموده بر جبینش بوسه داد، این مقدمه را شیخ^۲ عماد الدین به پدر خود طاهر ساخت، او خیلی مسرور گشت، سخن در مناقب شیخ موسی افتاد، شخصی گفت او هفتاد هزار قرآن در شب و روز ختم می کند، شیخ عماد الدین را جذبه این مقدمه در دل ماند که این چه قسم باشد؟ بار دیگر در طواف کعبه وی را یافت، او از زیارت حجر الاسود شروع^۳ کرد و تلاوت قرآن از سورة فاتحه و حرف به حرف جدا جدا لفظ به شیخ عماد الدین رسید بعد از چهار گام رفتن ختم کرد، عماد الدین ایس ماجرا از پدر خود بیان نمود، همه کسان نصیق

۳. ج. د: 'شرع' کرد

۲. ج. د: 'شیخ' ندارد

۱. د: 'اسدرانی'

نمودند، بعضی تأمل کردند، شیخ شهاب الدین فرمود که این قبض و بسط زبان است که به نسبت بعضی اولیاء الله واقع می شود، برای تصدیق این قصه گفت، شیخ الشیوخ ابن سکنه را مریدی بود صباغ یعنی رنگ ریز و ذمه او خدمت مصالای صوفیان بود که به مسجد جامع می برد و می آورد، روزی به يك جمعه همه سجاده يك جا بست و بر دجله رفت که غسل نموده سجاده به مسجد رساند، چون بر کنار رسید جامه هابر کنار دجله نهاده به آب فرو رفت، چون سر بر آورد دید آن دجله نیست جایی دیگر است، پرسید که این چه جا است؟ گفتند نیل مصر است، تعجب کرده به شهر رفت، به دو کان صباغی رسیده بابستاد، صاحب دو کان از فراس است او را صباغ دانسته آزمائش نمود در صباغی، او را نیک یافت گرمی داشته به خانه خود برد و دختر خود را بدو عقد کرد، از وی سه فرزند به وجود آمدند، بعد هفت سال روزی به کنار نیل آمد و در آب غوطه خورد، چون سر بر آورد از آب دید دجله بغداد است، در همان موضع که پیش ازین هفت به آب در آمده بود جامه و سجاده قسمی که داشته^۱ بود همان طور یافت، جامه پوشیده به خانقاه رفت دید سجاده هم چنان برهم بسته، بعضی از اصحاب با وی گفتند مردم منتظر سجاده اند، به مسجد رفت و سجاده گسترانید، باز بست، تعجب کنان به سرای آمد، زنش گفت ماهی که برای مهمان پخته ای موجود است، رفت و مهمان را آورد و ماهی به خوردنش داد، سپس^۲ به خدمت پیر خود رفت به شیخ ابن سکنه این مقدمه ظاهر ساخت، فرمود فرزند آن را از مصر حاضر گردان، چنانچه کرد، تصدیق سخن او گردید، شیخ گفت آن روز به دل چه فکر می کردی؟ گفت معنی این آیت کان مقداره خمسين الف سنة یعنی بود مقدار وی هزار سال، فرمود حق تعالی ازین دغدغه ترا به سبب امتحان نجات داد و فضل فرمود، سال وفات شیخ موسی سدرانی نوشته نیافت، معاصر شیخ شهاب الدین سهروردی بود^۳.

موج احوال آن مجتهد محققان معدن حقایق، آن کاشف معاملات اسرار

۱. ج: 'ار آب' د: 'از بر آورد' ۲. ج: د: 'قسمی که' داشت

۳. د: 'پیش بخدمت' ۴. ج: سهروردی 'است'

دقایق، آن متّصف ولایت شرقی و عربی، قطب افراد شیخ محی الدّین ابن عربی، از نواد حاتم طائی است، اکبر لقب اوست، در تصوّف خرقه از شیخ ابو محمّد یونس القصار الهاشمی مرید شیخ عبد القادر گیلانی دارد و یک خرقه از دست شیخ ابو الحسن علی بن عبد الله بن جامع شاگرد حصر علیه السّلام نیز یافته، و شیخ اکبر بلا واسطه نیز از خضر خرقه پوشید^۲ و از شیخ ابومدین مغربی هم تربیت ها یافته و دیگر اکثر مشایخ را دیده و فیض ربوده، ریاضاتی که او کرده از دیگری میسر نه آید، هیچ کس از مصطلحات قدم بیرون نمی نهد. در نفحات می^۳ نویسد او قبله فایلان به وحدت و حود است، اکثر از فقها و علمای طاهر طعن در حق وی دارند، اندکی از علما و جماعت صوفیه او را بزرگ داشته اند و فرقه طعن از عدم اطلاع مصطلحات و غموض معانی او زبان کشوده اند چرا که آن قدر حقایق^۴ در مصنّفات^۵ خود مثل فصوص و غیره جمع کرده که عقل از ادراک آن عاجز، چنانچه خواجه محمّد پارسا فرمود که فصوص جان و فتوحات دل و مصنّفات او از پانصد جلد زیاده است، آن شیخ از فهرست تصنیف خویش دو صد و پنجاه کتب نوشته بلکه سبب تصنیف نوشته که از حق تعالی بر من امری وارد می شد نزدیک بود که مرا بسوزد و خود را به بعضی بیان از آن مشغول می ساختم و شیخ شهاب الدّین سهروردی وی را دریای حقایق می گفت و وی شیخ شهاب الدّین را از سر تا پ غرق سنّت می فرمود، کمالات و خوارق عادات او را بد از وهم و خیال است، دختر پادشاهی با شیخ اعتقاد داشت، او را وقت آخر رسید، شیخ را خبر کردند، رفت، دختر در سكرات بود، چشم باز کرده بر شیخ سلام کرد، شیخ گفت باك مدار اینجا دقیقه ایست که چون ملك الموت برای قبض روح کسی می رود خالی باز نمی گردد، مرا دختر یست بس عزیز فدای تو کردم پس شیخ به سرا آمد و آن دختر را غسل داد و بخوابانید فی الحال انتقام کرد، دختر پادشاه صحت یافت و از نمایش کرامت مشابه معجزه خلیلی کافری مسلمان کرد، هفتم رمضان پانصد و شصت و فات، قبر بیرون دمشق.

۳. ج: 'در نفحات نویسد'

۲. ج: د: 'پوشیده' و از

۱ الف: 'این' ندارد

۵. الد: در 'آن' مصنّفات

۴. ج: 'حقایق' ندارد

موج احوال آن امام ارباب حقایق، آن کاشفان دقایق، آن استاد معاملات صوری و معنوی، قطب الارشاد شیخ صدر الدّین محمّد بن اسحاق القونوی، اعظم خلیفه شیخ ابن عربی است، او را در تصوّف بس رتبه بلند بود، بعد شیخ ابن عربی به جای وی مسند خلافت را زیب داد، مثل شیخ مویّد الدّین خجندی و شیخ شمس الدّین مکی و شیخ فخر الدّین عراقی و شیخ سعد الدّین فرغانی و غیره، اکثر بزرگان از خدمت وی تربیت یافته اند. آن حضرت خرد سال بود که مادرش به عقد شیخ ابن عربی آمد، از طفولیت تربیت و پرورش از شیخ یافته به آن مراتب عظمی رسید و کلبه قفل کلمات شیخ خود شد، وی را مثل تفسیر فاتحه و مفتاح الغیب و فصوص و فکوک و شرح و حدیث و کتب نفحات الله بسیار اند، و ارادت قدسیه^۱ خود آنجا ذکر کرده، وی را کمالات بس بلند اند، تا ششصد و هشتاد زنده بود، سال وفات دیده نشد.

موج احوال آن عاشق پاک، آن محرم اسرار افلاک، آن مورد عنایت کسبی و وهبی، مولانا محمّد مشهور به مغربی، در نفحات گوید وی سرید شیخ اسمعیل سببی اصحاب شیخ نور الدّین عبدالرحمن اسفرانی بود، به سیر مغرب رفت آنجا از کدام بزرگی که نسبت وی به خدمت شیخ محی الدّین ابن عربی بود فیضها یافته خرّقه پوشیده و با شیخ کمال خجندی معاصر و هم صحبت بود، رساله جام جهان نما تصنیف او محک کمالات اوست، در هشت صد و نه هجری وفات.

موج احوال آن بزرگترین ارباب توحید، آن مستقیم به مقام فقر و تجرید، مقبول ترین متابعان پیغمبر عربی، مقتدای اهل تفرید با با اسحاق مغربی، مرید و خلیفه شیخ محمّد مغربی است که او سوای دیگر ریاضات و مجاهدات چهل حج به قدم تحرید ادا نموده بود چنانچه کمالات و خوارق عادات او مشهور است، از جهت کبر سن بعد دو سه واسطه به شیخ ابو مدین مغربی می رسد. در مرآة الاسرار می نویسد وی بعد وفات پیر تا چهار روز بر مرقد بماند، هر روز خادم خانقاه شیخ

۱ الف: 'واردات' قدسیه

پیش وی می آمد و خرج برای لنگر فقرای خانقاه می طلبید و بابا پیش مرقد پیر می رفت و مبلغی موافق خرج لنگر پایان مرقد پیر می یافت به خادم می داد پس از آنجا به هند در اجمیر رسید بعد چندی با نعمت و خلافت از روح خواجه بزرگ اجارت اقامت کهنه توانغ ناگور یافت، آنجا رفته مقیم شد، با وجود ستر کراست سلاطین وقت نیازمندی بدو نمودند، پس از آن جا در قصبه میرته رفت، مهیش نام چودھری آنجا خدمت‌های شایسته نموده روزی ملتمس شد می اولاد ندارم، آن حضرت فرمود از برکت یا حی یا قیوم پنج پسر ترا نصیب شوند اما به شرطیکه پسر کلان به سن دهی، او قبول کرد، بابا به ولایت خراسان رفت و سالها آنجا سیر نمود، چون به میرته رسید از مهیش به هر صورت پسر کلان را گرفته قوام الدین نام کرد و تربیت نمود^۱ او به عتقوان رسیده زندگی قضا کرد، بابا به حیرت فراق او بود ندا آمد که بهتر از قوام الدین ترا فرزند به این شمایل عطا کردم، پس رفته رفته حضرت شیخ کهنه را بیافت که احوالش می آید، هفدهم شعبان به رحمت حق پیوست، قبر در قصبه کهنه.

موج احوال آن ماه جمال ولایت، آن معدن انوار هدایت، آن مستغرق مشاهدۀ ذاتی، محبوب وقت حضرت شیخ احمد کهنه گجراتی، فرزند معنوی و جانشین و مرید و خلفیۀ حضرت بابا اسحاق مغربی است، از مقدم اولیا و اعظم اصفیا، صیت کمالاتش از شرق تا غرب فرا رسیده. در مرآة الاسرار نویسد شیخ احمد از زیارت سیوم پیر خود فراغت در اربعین نشست، در چهل روز چهار خرما خورده بود سپس به دهلی رفت به خانۀ خان جهان ریاضات شاقه کشید، آنجا مخدوم جهانیان ازو درخواست دعا در حق خود کرد، آخر او به حرمین رفت از روح پرفتوح سرور کائنات بی اندازه عنایات و تفضلات یافت، باز در هند به دهلی رسید، در آن زمان امیر تیمور صاحبقران تسخیر دهلی کرد، آن حضرت ناچهل کس دیگر به قید آمد، هر شب يك كاك گرم بر آورده می داد، ازین کرامت ظاهر بادشاه به عذر پیش آمد، آن حضرت گفت تقدیر چنین بود جای عذر نیستم این

۱. ج: 'چون میرته رسید... تا... تربیت نمود' ندارد

کلمه بادشاه را نهایت خوش آمد، گفت هر کس را که شیخ بفرماید از قید خلاص دهد، بسیاری کسان را از حبس خلاص گردانید، بادشاه را اعتقاد کامل به آن حضرت رو داد، هم چنان اکثر سلاطین گجرات اعتقادمند شدند بلکه مرید وی بودند. آن حصرت را کمالات افصل و حالات اکمل است، درین مختصر تا کجا شرح دهد، به عمر یک صد و یازده سال پنج شنبه چهاردهم شوال هشت صد و چهل نه وفات، در ستر که^۱ متصل احمدآباد^۲ گجرات مدفون شد، پسر خوانده او شیخ صلاح الدین از قوم راجپوت بود، شیخ در حیات خود سجاد و خلافت خود بدو سپرد، دیگر مردان را به متابعت او امر نموده.

موج احوال آن کامل و فرد، **حضرت مولانا محمد مجد** در خانواده مغریه توسل بیعت به واسطه یا بلا واسطه از حضرت شیخ احمد کهتو دارد. صاحب گلزار نویسد او در همگی علوم طبع رسا داشت، در زمان سلطان محمود از حجاز به گجرات آمد، سلطان از تلمذ او بهره برداشت و به انواع پرداخت جمله الملکی و به لقب خداوند خانی رسانید، سلطان بهادر بن محمود بعد از فوت پدر خود مراتب خدمات زیاده از پدر خود بجا آورده، چون نصیرالدین همایون پادشاه سلطان بهادر را از گجرات خارج ساخت از آن حضرت ملاقات نموده به صد تمنا به دهلی آورد و مکانی مصفا برای او تعیین نمود، ناگزیر اقامت دهلی اختیار کرد، در وقت شیر خان سور به دارالسرور رحلت فرمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قدوة موحدان، آن زبده مسترشدان، آن ذر دریای ریحانی، **خواجه ابرو سلمان دارانی** از قدماء مشایخ شام است، نامش عبد الرحمن احمد بن عتبه العینی است و داران دیهی است از توابع دمشق، قبرش نیز آنجا، وی یگانه وقت و لطیف عهد، از غایت لطف او را ریحان القلوب گفتندی، پیر احمد خواریسست، احمد خواری گفت روزی پیر من جامه سفید پوشیده و گفت کاشکی دل من چون جامه من بودی، او گوید روزی ورد من فوت شد، حوری به

۲. الف: احمد آباد ندارد

۱. د: 'ستر کج'

نظر آمد، گفت خوش می‌حسی،^۱ پانصد سال است که مرا می‌آرایند برای تو وقتی مریدی دید در مگه هیچ نمی‌خورد مگر آب زمزم، ارو گفت اگر این چاه خشک شود چه کنی؟ گفت جزاك الله مرا راه نمودی از چندین سال زمزم پرست بودم، در دو صد و پانزده وفات.

موج احوال آن مقدس جنان، آن قطب زمان، آن مدام در شب بیداری، مقتدای وقت **خواجه احمد خوارى** مرید **خواجه سلیمان دارانی** اصلش دمشقی، خواجه جنید اورا^۲ ریحان شام گفنی، وی را در خدمت پیر اقرار بود خلاف امر نکند، روزی پیر در حالتی نشسته بود وی آمد و گفت، تنور گرم است جواب نیافت، مکرر کرد، پیر گفت برو آنجا بنشین، چنان بعد دیری که پیر تلاش کرد هیچ جا نیافت آخر در تنور دیدند نشسته و يك موی او سوخته نشد، در دو صد و سی وفات یافت.

موج احوال آن دستگیر فرو ماندگان ورطه بطالت، آن مصلح معاملات گم گشتگان خلالت^۳، آن خواجه ذی اقتدار به گفتن اسرار، آن گزیده جهاندار دادار، آن شمس المشرقین، آن بدر المغربین، آن سر حلقه مرتاضان مغربی، اکبر اولیا حضرت **ابوجعفر غربی**، در رساله قدس شیخ ابن عربی نویسد که در اشبیلیه با وی ملاقات کردم یافتم او را کثیر الذکر و شناختم حاجت خود را به وی، پس گفت مرا که عزم کردی به راه خدای تعالی، شیخ گفت من بنده ام و عازم و ثابت کننده ام خدای را، پس فرمود مرا، بند کن دروازه را و قطع کن اسباب را و هم نشینی کن و هباب را و متکلم باش بغیر حساب پس عمل کردم بر آن تا فتح ابواب شد، شیخ گوید ابوجعفر بود بدوی و اتی نمی نوشت و نمی شمرد و اگر در توحید سخن گفتی شنونده را بس بود، در راه خدا و خاطر خلق به همت وی می گردید و کلامش وجود را می شکافت تا که شنونده فلانی می شد، همیشه صلوات الله بر او و به طهارت مستقبل قبله می ماند، اهل شهری محتاج باران بودند از دعایش

۱. د: 'خوش می‌حسی' ندارد ۲. ج: د: 'را' باریحان ۳. ج: د: 'ذلات' آن

۴. د: 'بود بدوی' نوشت

حق تعالیٰ باران آورد بعد از آن که با من ملاقات شد پرسیدم چه کردید که آب باران به تو و اصحاب تو نرسید؟ گفت مقصد از بارش سیری قطعات زراعت بود و ما و اصحاب ما برهنه بودیم تا پلیدی تر شده به ناکسی نرسد، وی را همیشه تفکر ها می ماند با خدا، در جمیع احوال رور در نماز فجر امام سورۃ عمّ يتساءلون خواند چون به این آیت رسید که **الم نجعل الارض مهاداً وَالْجبال اوتاداً** شیخ ابو جعفر فرمود **المهاد العالم والوتاد المومنون المهاد المومنون والوتاد العارفون**، پس گفت **المهاد العارفون والوتاد النبیون** پس گفت **المهاد النبیون والوتاد المرسلون** پس چون از نماز فارغ شد شخصی کاردی به دست گرفته شیخ را به زمین انداخت که ذبح کند چرا که در آیت تصرف کرد، شیخ گردن خود را دراز کرد و اصحابش در غم شدند و قصد کردند که بگیرند، فرمود بگذارند تا کند هر چه امر گردیده، پس وی کاردی به حلقش می راند و کارد بر می گشت و نمی برید تا عاجز شده بینداخت کارد را، رحمة الله علیه.

موج احوال آن باین مباین غیب و شهود، آن زینت اهل قبی ملک و وجود، آن در کرامت و خوارق عیسی حضرت **ابو یعقوب بن حلف کوفی قیسی**، صحبت داشت با ابومدین و ملاقات کرد مردان خدای را در شهرهای بسیار و ساکن شد در دیار مصر مدتی و تاهل گزید^۱ در شهر اسکندریه و رعیت کرد در مصاهرت او، حافظ ابوطاهر^۲ السلفی او را درین طریق قدسی راسخ بود، شیخ ابن عربی در رسالۃ قدس نویسد که قول ابومدین است که ابو یعقوب مثل مرساز است مرسفینه را، کثیر الاولاد بود و صدقه پوشیده می داد و اکرام می کرد فقیر را و خوار می داشت غنی را و سرعت می کرد به قضاء حاجت فقیر به ذات خود و شیخ ابن عربی گوید وی شیخ من بود، امام من بود، داخل شدیم زیر امر و فرمان او و ادب می داد و پرورد مرا بس بهترین مرتبی بود و بهترین مودب، عبد الله حبشی می گفت که توجه او به اندک توجه از اسفل السافلین به اعلیٰ علّین می رساند و کثیر اهمّت بود و طریق سلامت بر خود غالب داشت، دیدم که سینه او چاک

۱. ج: 'ناهل کرد'؛ د: 'تاهل کرد' ۵. ج: 'ابو حافظ طاهر' السلفی

شده و در آن چراغی روشن است پس داد مرا جام سفید پر از شیر و نوشیدم من آن شیر را، وقتی من با ابویعقوب بر کوه متصل اشبیلیه رفتم به دست او رساله قشیریّه بود و من نمی دانستم که چیست رساله قشیری و در آن کوه مسجدی بزرگ بود درو داخل شدیم پس نماز خواندیم و پشت به قبله نشست و آن رساله مرا داد و گفت بخوان، من قدرت خواندن آن نیافتم و کتاب افتاد از هر دو دست من از هیبت او پس خودش بخواند و تکلم کرد تا نماز عصر خواندیم، پس بر جنیبت سوار شد و من در جلوی می رفتم، توصیف ابومدین کنان به شهر روان شد خارهای شدید پیش آمدند که از رفتن متعذر شدیم، گفت بین خارها را چون نگاه به خارها افگندیم غایب شدند، خارها فرمود این برکت ذکر ابومدین است که خار غایب شدند. وقتی من التماس کردم که چهار حاجت دارم معاموذن بانگ نماز مغرب داد، فرمود بنشین، اندکی احوال شیخ ابومدین بگفتم و فرمود هر چهار حاجت تو پیش از نماز مغرب روا خواهد شد هم چنان دیدم که هر چهار حاجت من روا شد، آنگاه داخل نماز مغرب شدم، شب مرا در مسئله خدشه افتاد، در کلبه خود برفور ایشان را پیش خود ستاده دیدم و جواب مسئله یافتم، در نماز صبح که رسیدم گفتم شب من جواب مسئله تو دادم، شیخ عربی در رساله قدس نویسد که مناقب او در کتاب انزال العیوب علی مراتب القلوب بسیار نوشته ام مختصر اینست که جواب مسئله وصال و انا سید ولد آدم من دونه تحت لوائی و ندبیر نصف العیش و هر گاه دوست دارد خدا بنده خود را در بلا گرفتار می کند و قلب القرآن یسین مرا از ایشان حاصل شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مجاهد فی العشق ذوالجلال، آن شمع اسرار نغز و کمال، آن به عارتگری اسرار معرفت بدوی، **حضرت صالح عدوی** در رساله قدس شیخ ابن عربی نویسد، به هر حال بود عارف بالله و مع الله، تلاوت می کرد قرآن مجید را روز و شب، نبود آرمیده از طاعات و نمی کرد مرض را معالجات هرگز و عمل می کرد به قدم آن مردان که هفتاد هزار داخل شوند در جنت بغیر حساب و در

سرمای شدید که قامت به نماز می نمود همه پارچه پوشیدنی سوای يك پیراهن و سراویل از خود جدا می انداخت و عرق از جسد شریفش مانند ایام گرما می رفت و ذخیره نمی داشت برای فردا چیزی را و به غیر احتیاج خود و دیگر کسان قبول نکرد^۱ از هیچ کس فتوح را و به رور عید الاضحی در عرفات حاضر می شد با وجود آن که اقامت به شهر دیگر داشت و هر چه از امور آینده خبر می دارد و خلق را معاینه می افتاد نوعی تفاوت نمی شد. ابو علی شکار در مرض او همیشه خدمت نمود در اشبیلیه تا چهل سال، چون وفات کرد غسل دادیم و جنازه او را برداشتیم تا مقبره به بردیم و بعد نماز دفن نمودیم، حمالش مثال حمال و بس قرنی بود، و حمة الله علیه.

موج احوال آن گوهر درج فیوضات الهی، آن اختر برج کمالات نامتناهی،
آن مورد تجلیات بلا فرقی، **حضرت ابو عبد الله محمد شرقی** در رساله قدس شیخ عربی نویسد همیشه می خواند صلوٰة خمسہ را به جامع اوش در اشبیلیه میلی به افیون داشت و به وقت آن برآمدی و به جماعت فقرا می آئوشتید و کسی از اسداد او سر نمی پیچید، از کثرت قیام نماز پایش ورم نمود و در نماز اشک بر محاسن مبارکش چون لولو می ریخت و سکونت کرد او در يك مقامی تا چهل سال و در آن مقام نه آتش افروخت نه چراغ و در عبادت پایه کمال داشت و هر چه از زبان او بر می آمد معابه ظهور می پیوست بی کم و بیش و گاهی در مسجد به مقامی معین نه نشست و نگذارد هرگز در يك موضع مسجد دو نماز و وقت بودن او در نماز اگر کسی در عقب او برای شفع و اجابت^۲ دعاء خود می استاد او از آنجا کناره می کرد و می نشست و دعاء می کرد صاحب حاجت را و آشکار می کرد اراده او را چنانچه مراهم دعا به موجب درخواست می نمود و آن هم چنان آشکارا شد، چون موت فریب رسید به مکان خود رفت و گفت اراده سفر می کنم، چون به قریه رسید وفات یافت، طفلی را دید چیزی بر سر بار کرده، پرسید چیست درو؟ او گفت بادبان است و پدرم وفات یافت غیر ازین دیگر چیز نگذاشت چه طور قوت خود سازم؟ فرمود بفروش و قوت خود کن و ترا قیمت آن بس است، پس شیخ

۱. ج: نمی کرد

۲. د: 'فقرا نوشید'

۳. الف: 'الحازت' دعا

بگریست و دست خود در آن آوند انداخت و بر آورده چند دانه و گفت این چیزی پاك است چون او بفروخت^۱ به قدر هفتاد دینار جنس ازو بر آمد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در طریق^۲ طریقت صاحب اجتهاد، آن به وادی حقیقت انجد، آن سر کرده اصحاب ناجی حضرت ابویحیی صحناجی در رساله قدس شیخ محی الدین عربی نویسد نابیا و مسن بود و تمام عمر مسجد آلائی می ساخت، در عبادت مجتهد بود و قدم راسخ داشت در ریاضات از سن صغر شانی^۳ کبیر داشت در اشبلیه و ظاهر شد درو کرامات بعد موت و آن آنست که او را در کوه بلند دفن کردند نادی تند پیش از آن می وزید ساکن کرد آن باد را حق تعالی روز دفن او و بشلوات داد مردمان را که بر قبر او بیایند و قرآن بخوانند، مردم رفتند و قرآن خواندند و از باد مضرت نیافتند، همیشه در سیاحت ماندی و ملارم سواحل بودی که آنجا خلوت داشتی.

موج احوال آن مورد مرادات اسید، آن محل خطاب نوید، آن مجاهد و ولی حضرت ابوالحجاج یوسف شیربلی و آن شیربل قریه ایست از اشبلیه دو فرسنگ بر بلندی، اکثر مقیم بادیه می بود و صحبت داشته با ابوعبد الله بن مجاهد و زندگانی می کرد از عمل دست خود و از پیش بلوغ داخل شد درین طریق و مدام مانند بر آن تا وفات و ابن مجاهد امام این طریقه بود، در شهرهای شام می گفت که بجوید دعا از ابوالحجاج شیربلی و هر گاه ابن مجاهد ابوالحجاج را می دید تکبیر می گفت^۴، از عجائب حالات او و ابوالحجاج گفتی که او رفعت شان ذات خود دیده تکبیر می گوید و هر روز جمعه زیارت ابن المجاهد را عادت گرفته بود. روزی شخصی از درد چشم ناله کنان نزدیک وی آمد، دست مبارك را بر چشمهای او گذاشت فی الحال درد ساکن شد به خواب رفت، بعد دیری بیدار شده به خانه رفت و هیچ المی نبود و مومنی صالحی از جن ملازم او بود مدام و نمی رفت از آنجا گاهی، رحمة الله علیه.

۳- ج، د: 'صغر' ثانی

۲- ج، د: 'طریق' طریقت

۱- ج، د: 'فروخت'

۴- ج، د: 'که بجویند دعا... تا... تکبیر می گفت' ندارد

موج احوال آن عارف معارف الهام ربّانی، آن واقف اسرار خدا دانی، آن از اوقات حسنات معصوم، حضرت ابو عبد الله قسوم صحبت داشت به این مجاهد و قرآن می خواند نزد او مدام جمع کرده بود در میان علم و عمل و مذهب مالکی داشت، این عربی در رساله قدس نویسد در طهارت نماز استاد من بود، بعد احتتام مجلس دعائی می خواند، شبی من به خواب دیدم رسول خدا را در حرم مشغول به خواندن همان دعا بعد فراغت سبق قاری صحیح بخاری و او معتدل العبادات بود وجد اجتهاد داشت و التزام وظایف داشت در همه اوقات و قوت خود از دوخت کلاه نمودی. شخصی درش بکوفت، او برای کشادن^۱ در آمد، کسی را ندید اما شش دینار افتاده یافت آن را گرفته در چاه انداخت، الهی تو ضامن رزق منی! ترا می طلبم و دینار را پس بگذاشت از آن روز حرفت کلاه دوزی و خواب کم می کرد و مدام روزه داشت، از بعد نماز عصر تا قبل نماز مغرب پنج سیپاره قرآن با تدبیر و به لحاظ معنی و ترتیل می خواند و این طریق بی تکلف بود، حال او چون حال عبد الله بدر الجشتی بود که اول نوشته شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن چراغ حجره عبادت، آن ثمره شجره سعادت، آن سلطان اقلیم بی بدلی، ابو عمران موسی بن عمران الحاربلی، در مخاطبه نفس خود شعری انشاء کرد که به آن خطاب می نمود نفس خود را آن اینست.

فانت ابن عمران موسی الموسی ولست ابن عمران موسی الکلیما
پس تو این عمران گنه گار هستی و نیستی این عمران موسی کلیم الله، از شصت سال به کلبه خود بود. شیخ ابن عربی آنویسد تا تحریر رساله قدس بر نه آمد، ازو گفتم در خواب رفعت مقام تو که امروز به تو عنایت است زیاده دیدم، گفت تو مرا بشارت قرب خدا کردی ترا خدا بشارت جنت دهد، چون او باز به مقام رسید در حق من دعا مکرر نمود، چون آن ماه تمام شد مرا بشارت جنت از غیب شد.

موج احوال آن ماه مهر و فلک یقین، آن قطبین سپهر تمکین، آن دو دم ذوالفقار قتل نفس ناسر حضرت ابو عبد الله خباط و ابو العباس احمد فراز هر دو

۱.د: 'کشان' در آمد

۲.د: این 'عرفی' نویسد

اشبیلی بودند. در رسالهٔ قدس شیخ ابن عربی نویسد اما به ابوعبد الله خیاط صادق در طریقت و ملازم در خدمت و غالب بود بر وی خوف وقت ادای نماز او از قلب می شنید و اشک از چشم می بارید و اکثر خاموش ماندی و تفکر زیاده داشتی و مزاح با کسی نمی کرد و مدهانت و تملق نمی نمود و در اظهار حق از کسی شرم نمی داشت و در راه خدا لوم و لایم در وی اثر نمی کرد و اوقات با فقر و رنجها می گذرانید، شأنی عجیب و اهمیت رفیع داشت اما برادر او ابوالعباس احمد مجمع فضایل و عارف حق بود و سر بر وی کشف شد و پوشید آن را، در مجاهده قوی بود، مقام رضا داشت و ارادت و اسرار او را بسیار مکشوف می گشت. وقتی در سفر مکه به شهری رسید که وبای طاعون در شهر به کثرت بود، اطفال شیر خواره را دید که می مردند^۲ از گرسنگی، گفت الهی درین چه سر است؟ ندا آمد، ای بنده من چیزی نمی دانی؟ گفت نه، گفت این اطفال زنازده اند و این قوم حدود مرا معطل داشتند پس نمایم ازیشان خود را همین حال است کسی که حدود مرا معطل دارد پس مباش از ذات خود ازیشان، همان زمان شیخ از آن شهر بر آمد، این چنین مخاطبات با حق تعالی بسیار داشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مالک ممالك ایمان، آن سالک مسالك عرفان، آن در مجاهده عشق سرور، حضرت ابوعبد الله احمد بن جمهور در رسالهٔ شیخ عربی نویسد، بود از اقربان ابوعلی شکار و ابوعبد الله خیاط، مجتهد بود در عبادت و قرآن می خواند و شعری گاهی نمی خواند، هرگز اتقا بسیار داشت، ابوالحسن عثمانی می گفت که قرآن می خواندیم ناگاه آواز دف شنید، دو انگشت به گوش خود آورد^۳، ساعتی نشست مانند، پس گفت آواز دف می آید یا نه، گفتم نه، بس برخاست به خانه رفت و هر کس سوال می کردی در مسجد یا شعر خواندی برای سوال گوش او را مالیدی و وفات یافت در نماز در حالی که را کعب بود یا ساجد.

موج احوال آن در آب چشم دایم شناور، آن به صلاح مومنین دلاور، آن عارف آشکار، ابوعلی حسین شکار، در رسالهٔ قدس شیخ عربی نویسد وی خادم

۱. د: 'در' همت ۲. د: 'بردند' از ۳. ج: 'در' آورد ۴. د: 'کوب' چشم

صالح عدوی بود و مدام اشک جاری داشت، ابو الحجاج خواست که دختر خواهر خود را تزویج کند و پیغام داد، او گفت در حیات من پنج روز باقی اند و الا قبول می کردم، بعد پنج روز وفات یافت، بعد وفات برادرش او را به خواب دید پرسید، خدای تعالی با توجه کرد؟ گفت عوض عبادت يك روزه مرا ثواب هشت روز عطا کرد، بود جلیل الشان و سلیم الصدر و گناه به خیال هم نکرده.

موج احوال آن قدوة اتقيا، آن زبدة اصفیا، آن همگی مصروف به رهنمایی، ابو عبد الله بن محمد عرفی الطائی، شیخ محی الدین عربی در رساله قدس نویسد وی عم من و برادر کلان والد من بود، در آخر عمر اخذ این طریق از من کرد، بر کناره دریا مجاهده اختیار نمود، هر روز يك ختم قرآن نمودی نصف ثواب آن به من بخشیدی، در شب وقتی گفت از من که صبح شد، گفتم چه طور دانستی؟ گفت بادی را حق تعالی از زیر عرش به جنت فرستاد و آن باد باد جنت را همراه خود به عالم آورد، پسرش چون وفات کرد بعد دفن او فرمود چهل و چهار روز دیگر درین عالم هستیم بر همین وعده انتقال نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن از هستی کثرت گذشته، آن به فنای^۲ احدیت پیوسته، آن به حال متابعان مؤدّه بهبودی، حضرت ابو محمد عبد الله بن استاد مورودی، و حدیث^۳ کرد او شیخ ابومدین را و صحبت داشت با عبدالرزاق و مصاحبت کرد در مکه با عبد الله حسان و ابن حسان خواست که دختر خود را به وی دهد قبول نکرد، از خوف آنکه حق دختر چنین شیخ دیشان از من^۴ ادا نخواهد شد و شیخ ابومدین او را به غایت دوست داشت، از نزد وی سفر کرد به سوی اندلس، ابومدین فرمود که سلام من به ابی عبد الله الشیخ السن^۵ شهرویه که مشهور به عزال است خواهی رسانید، چون آنجا رسید شیخ در حجره به خواب بود اصحاب شیخ را نشسته یافت، بر در گفت خبر من رسان، گفتند او در خواب است، از رسانیدن خبر متعذریم، گفت اگر من برای خدا آمده ام پس الله او را در ساعتی

۱. ج. د: 'محمد' عبد الله ۲. د: 'به بقای' احدیت ۳. الف: 'خدمت' کرد

۴. د: 'ازین' ادا ۵. ج: الشیخ 'المسن'؛ د: 'الحسن'

بیدار خواهد ساخت پس ناگاه در را شد و شیخ چشم های خود مالیده بیرون آمد، گفت آنکس کجا است^۱ که به ملاقات من آمده پس رفت پیش شیخ و سلام کرد و شیخ اکرام نمود و بود غالب بر ابو محمد بسط و اصحاب شیخ در قبض^۲ بودند اصحاب شیخ از بسط ابو محمد^۳ پرسیدند، گفت رحمت است و از قبض^۴ پرسیدند گفت عذاب است، پس دعا کرد الهی مگردان بر من عذاب را بعد از رحمت.

موج احوال آن قدوة معبدان ساجدین، آن ربه مؤحدان عارفین، آن پیشوای ابرار حضرت ابو عبدالله باغی الشکار ساکن قلعه^۵ باغه^۶ پس در غربانه مقیم شد. در رساله قدس شیخ عربی نویسد من در خدمت عبدالله بدرالچشتی رفتم و خوی من آب آن بود که بر وقت ملاقات بر شیخ آنچه حاضر^۷ دراهم ما را بودی جمله نذر می کردم، در ملاقات این مرد يك درم داشتم پیشش گذاشتم، او بود اهل جد و اجتهاد غالب بودی بر وی حزن و بکا و ناخوش داشت گناه را چنانکه ناخوش داشت کفر را و صغیره گناه چون کبیره دشمن می داشت، در مقام مجافطت به منزله معصوم بودی و گفت من به ملاقات شیخ هارون رفتم، او را در خواب تمام شب دیدم نیافتم کثیر العمل دانستم یکی اجتهاد دارد هانف مرا آواز داد و این آیت خواند ام حسب الذین اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالدّٰٰئین امنوا و عملوا الصّٰٰلِحٰٰت سواء محياهم و مماتهم ساء ما يحكمون و عبدالله باغی الشکاری قائم اللیل و صائم الدهر بود و مرید او از غایت مجاهده طاقت صحبت او نیافتی بگریختی، هر گاه در نماز کسل شدی دو قصب از شجر بریدی و چندان بر هر دوساق خود زدی که بشکستی و گفתי به ساقها که تو لایق زدن هستی، رحمة الله علیه.

موج احوال آن بنده مخصوص، آن^۸ واقف اسرار نصوص، آن مفتوح همه فی القرآن، ابو محمد عبدالله القطان، جهاد می کرد در امر معروف و نمی گرفت او را در راه خدا ملامت کننده و رد می کرد کلام سلاطین را بر روی ایشان نیرشتی و هر

۱. ج: د: کجا است آنکس که ۲. د: قبض بودند ۳. ج: د: ابو محمد از بسط پرسیدند

۴. د: قبض پرسیدند ۵. ج: قلعه ندارد ۶. ج: باغه بود پس

۷. د: خاطر دراهم ۸. ج: آن ندارد

کس را که می خواست حد شرعی می کرد برای خدای و باک نمی داشت از قتل، از کثرت اعوان سلاطین که می بودند مخالف شرع، شیخ ابن عربی در رساله قدس گوید که فضایل محاسن و لطافت و مواعیظ او اگر درین کتاب نویسم وقت تنگی می کند، سخن نمی کرد مگر به قرآن و نمی دید غیر او و نمی نوشت کتابی را و بود حافظ حدیث و شیخ وقت. روزی وزیر سلطان وقت به خدمتش آمد و نشست، گفت ای عدو الله وزیر، این ماجرا^۱ به سلطان گفت او حکم قتل شیخ نمود، این خبر به شیخ رسید گفت الدنيا سجن المومنین است قتل چه تعجب دارد؟ روز دیگر شیخ را سلطان به حضور خود خواند، بافت او ضعف الخلق، تارك الدنيا، بادشاه گفت نگهدار توحید خود را پس خواند بروی قرآن به طرزی که متعجب ماند بادشاه و انبساطی یافت از قرات آن، پرسید در ملک من چه می گوئی؟ وصف خندید گفت چه خنده می کنی؟ گفت نام بادشاهی ترا گفتن چون خرابان^۲ است تو غاصب هستی، بادشاهی آن بود که تمام روز نماز می خواند تونان شکن هستی نان را بگیر و بخور، بادشاه خجل شده خاموش ماند، پس گفت بادشاه که این مرد توفیق یافته از خداست و رو به وی کرد یا عبد الله در مجلس من حاضر شده باش، گفت مجلس تو مغضوب است و دار تو که در آن می باشی به ناحق گرفته ای اگر من مجبور نبودیم داخل در آن نمی شدیم، حق تعالی پرده اندازد در میان^۳ من و تو و در میان مانند تو، پس بادشاه برای شیخ نذور در پیش آورد مقبول نداشت و بیرون رفت، پادشاه گفت این به خدام او دهند پس زمانی نگذشت که وزیر زندگانی فضا کرد.

موج احوال آن انجب السجبا، آن افضل النقا، آن عمده اوتاد ارضی و سماوی، حضرت ابن جعدون الخباوی احوالش مناسب احوال عبد الله بدر الحبشی^۴ بود و بود یکی از چهار اوتاد که قیام عالم را ایشان است، سوال کرد از حق تعالی که حرمت او را از دل عالم بردارد دعای او قبول شد پس وقت عنایت

۱ الف: 'ماجرا' ندارد ۲ ح: 'د: 'حزبان' اوست ۳ د: 'میباشی' من

۴ د: 'الحبشی' بود

او کسی تفقّد نمی کرد و وقت حضور او کسی مشورت نمی کرد و چون می آمد کسی جا نمی داد و چون سخن می گفت در میان قومی می زدند. روزی کتاب شرح المعرفت محاسبی را پیش من وا کرد و خواند و بیان آن چنان کرد که مقام اوتادی او به صدق معلوم شد و بعدش پسرش قایم مقام اوتادی شد و از احوال دیگران اهل ولایت و مقامت خبر داد، تکلم از لکنت و شوب می کرد، قرآن را به احسن زبان می خواند و کثیر السرو والاجتهاد بود و در چنان برای مزدوری آمدی و چشمش غبار آلود و شرمناک می نمود و در شهر فاس در سال پانصد و نود و هفت وفات یافت.

موج احوال آن کوه کن کان حقیقت، آن کان حقیقت طریقت، آن صاحب حالات و یسی، **ابو عبدالله محمد اشرف الترمذی**، ماندی در کوه های دریا، شیخ ابن عربی در رساله قدس آرد سی سان در آبادی نه آمد، قوی الفراست و کثیر البکا بود و دایم خاموش و نماز بسیار خواندی، شی بدو حبشی گفت چراغی می خواهم ابو عبدالله گفت آری، پس گیاه تر در دست خود گرفت از همان خانه که بودند به دو انگشت شهادت را برو زد و گفت این نار است فی الحال از آن گیاه شعله آتش بر آمد و از آن چراغ روشن ساختند و از در میان آشندها آتش را به دست گرفته داشتی تا به دیر و حرارت بدو اثر نکردی مناقب او بی شمار است که به تحریر راست نیاید.

موج احوال آن پرورده نبوت، آن ستوده اهل صفوت، آن ملایکه که دایم به مقابلی، **حضرت ابو محمد مخلوف قنابلی**، شیخ ابن عربی در رساله قدس نویسد، به ادن رسول صلی الله علیه و سلم مائة العمر در قرطبه ساکن ماند، تا وفات یافت مدام ذکر کردی خدای تعالی را و تکبیر و تحلیل و تمجید بسیار گفتی و اشک بسیار می بارید و دعا برای تمام اهل زمین و آسمان می کرد حتی که برای ماهیان بحر، گفت شبی در صحرای بزرگ جماعی کثیر سوار را به خواب دیدم، از شخصی پرسیدم این جماعه که باشد؟ گفت منم هو و پیغمبر و از آدم تا محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سایر انبیا برای زیارت ابومحمّد مخلوف آمده اند، بیدار شدم، احوال ابومحمّد مخلوف را پرسیدم معلوم شد که بیمار است يك روز در میان داده وفات یافت، رحمة اللّٰهُ عليه.

موج احوال آن به تنقیح حقیقت ذات مدهوش، آن به ادراك کیفیت صفات خاموش، آن سرمایه راز و نیاز، حضرت صالح حرّاز، در اشبیلیه در رساله قدس شیخ عربی نویسد صاحب ورع و وجد و عبادت و اجتهاد بود، از سن هفت سالگی به عبادت مشغول بود، همیشه حیران ماندی و گاهی با کودکان بازی نکردی و با ایشان سخن نگفتی، از غایت ورع اتقا پیشه آموخت، از قوّت ید قوت می ساخت، مادری داشت خدمت او بسیار کردی، عزلت و خاموشی پیشه داشت و به یاران گفتی که بغیر ضرور سخن نگوئید و سخن جز صدق نگفتی و در احتیاج مطلق سوال نکردی.

موج احوال آن گوهر نهانی عنایت، آن نردبان هدایت، آن در وجودش حسنات به افراط، حضرت عبداللّٰه خیاط، در اشبیلیه بود، شیخ ابن عربی در رساله قدس نویسد در جامع اندلس که در اشبیلیه است با من ملاقات شد، او در آن وقت ده یا یازده ساله بود کثیر التّفکر و شدید الوجد، مرا که درین راه فتح باب ازو شد از دیگری نشد در دل خود اراده موارثت به او کردم، بنگریست سوی من و تبسم کرد و يك نظر کرد سوی من، قسم خدا است که نیافتم نفس خود را جز گدا پیش او، گفت مرا الجد الجد خوشی آنکس راست که بشناسد آن چیز را که برای او پیدا شده است پس نماز عصر باو گذاردم سپس نعلین خود را برداشت و برفت، برای ^۱ نلاش و مسکن او رفتم نیافتم و از هر که پرسیدم خبری نداد^۲.

موج احوال آن در طریقه عشق طاق، آن به لقای ^۳ دوست مشتاق، آن اولیاء عظام، حضرت ابو العباس احمد بن همام از اهل اشبیلیه بود، مشغول عبادت قبل از بلوغ شد. در رساله قدس شیخ عربی نویسد، صاحب وجد بود، همیشه

۱. د: 'پس' برای

۲. ج: 'د: خبری' ندارد

۳. الف: 'بقای' دوست

می گریست گویا که طاق بود در راه خدا، بعد بلوغ از من گفت که مشکل شد بمن امروز پدرم از خانه بدر کرد گفت برو هر جا که خواهی من اراده دارم که بروم تا ثغور مسلمین یعنی سرحد مسلمین تا بمیرم پس رفت تا حد جلماتیه و اقامت نمود و بار به اشبیلیه نه آمد و به خانه عبدالله خیاط که ذکرش پیش رفت می ماندی.

موج احوال آن نور الانوار محبوب، آن معدن اسرار مطلوب، آن به تردماغی روایح عشق با مشک مساوی، **ابو احمد السلاوی**، شیخ ابن عربی در رساله قدس نوپسند که مرا با وی ملاقات در اشبیلیه شد، ابو یعقوب مرا تربیت می کرد و ابو احمد قوی حال بود و هژده سال مصاحب^۱ ابومدین ماند، عبادت و اجتهاد و بکا بسیار داشت، شبی برای نماز وضو کردم و به مسجد مستقف رفتم دیدم نزدیک در مسجد او را و نور را که تا آسمان بود نمی دانستم^۲ که این نور از آسمان فرود آمده یا از ذات او صعود به آسمان کرده تا دیری هم چنان ماند، پس او بیدار شد وضو کرد و ایستاد و نماز خواند و هر گاه که او بکا کردی اشک خود را بر روی من مالیدی، من بوی مشک از آن بیلغتم و به دیگران که بوم می گفتند که این مشک کجایافتی؟

موج احوال آن مدینه علم اسرار، آن کعبه حلم ابرار^۳، آن بیری از قید مریدی و پیری حضرت **ابو اسحاق ابراهیم احمد ظریف قلبی جریری**، بود خوش خلق، قایل حق و راستی و نمی شنید ملامت ملامت کننده در راه خدا و جد و اجتهاد داشت و بود که قصد عزلت می کرد سبب حرفت بر آن قادر نبود، آوند گلی فروختی و قوت کردی و سیر کتب سلوک بسیر کرده بود و معروف را دوست می داشت، شیخ عربی در رساله قدس نوپسند من بدو به خانه بدر حبشی ملاقات کردم.

موج احوال آن مشغول کلام، آن به راه حق مردانه ولر، آن ولی الله فی الحالات و اطوار حضرت **عبد الله ابراهیم مالقی محار**^۴، شیخ عربی در رساله قدس نوپسند او مصاحبت کرده بود با ربیع کفیف، صحبت داشته و دیگر مشایخ را هم دیده بود^۵ و

۱ ج: د، 'مصاحبت' ابو

۲ الف: 'دانیم' که

۳ الف: 'آن مدینه علم ابرار'

۴ د: 'مالقی محار' شیخ

۵ ح: 'بود' ندارد

آشنای ابراهیم ابن ظریف بود، برای رفع احتیاج مردم پیش ملوک و امیر رفتی بغایت متشّرع بود و مأوب و شروح الصدر.

موج احوال آن شناور بحر محیط احدیت، آن عالم بین اسرار نهر واحدیت، آن بیت الحرام حقیقت را حاجی، حضرت ابو یحیی بن ابی بکر سہنجی، بود عارف الصالح المسن و مقنطع و صادق بود. در رسالہ قدس شیخ ابن عربی نویسد که صاحب اشارات و تمکین بود، بسیار^۲ مسایل حقیقت در میان ما و او داخل شده که تفصیل آن طول دارد و درین مقدمات کتابی عمده تصنیف کرده ام، عنقای مغرب نام فی معرفۃ خاتم الاولیاء.

موج احوال آن مجاهد بحر لا کنار کلام مجید، آن در کمالات واحد و وحید، آن حقایق اساس حضرت ابو العباس بن ماجہ^۳ است، صاحب اجتهاد بود و همیشه قرآن شریف پیش چشم او ماندی تا وفات کرد.

موج احوال آن مصروف فی سبیل اللہ حضرت ابو عبد اللہ پسر باغہ نظام الباغی از اهل باغہ بود اهل قرآن را دلیل.

موج احوال آن فضایل صالحین را طغرا حضرت یوسف بغرا شیخ عربی گوید در تلاوت کنندگان قرآن بود، نمی گذاشت کتاب اللہ را، صایم الذہر و فایم اللیل بود.

موج احوال آن سابق معاملات معنوی ابو الحسن الفنوی صاحب فتوحات و معارف بود.

موج احوال آن سرمایہ عشق و اتحاد، اللہم صلّ علی محمّدنا المداد، به مدینہ اشبیلیہ بود، همیشه می خواند درود را بر پیغمبر صلّ علی محمّد.

موج احوال آن مورد انوار وھی ابو اسحاق قرطبی به بجانه از اصحاب ابومدین بود و از مومنان.

۳. ج. ۳، د: 'ناحیه' است

۲ الف: بسیار 'نه' مسایل

۱ ج: 'شیخ عربی'

موج احوال آن اهل الله ابو عبدالله وی را مهدوی گویند مدینه فاس بود، گاهی در تمام عمر پشت به قبله نکرده.

موج احوال آن واقف اشارات علی بن موسی بن یغرات در شهر فاس مشهور درین راه نبود اما معرفت تمام داشت و دانایی و فراست او را کلی بود، در خلق به قرآن و روایات مشهور بود.

موج احوال آن در فقر قانع، ابوالحسین یحیی بن صانع مشابَهت داشت با محدثین او را عجایب صوفیه بود، زهد بر کمال و تجرّد داشت.

موج احوال آن واقف اسرار کماهی ابن العباس ابو عبدالله الناحی به اشبیلیه بود، فقیه زاهد و فقیر و غریب.

موج احوال آن سرمایه صابری ابو عبدالله بن زین البابری در اشبیلیه افضل اناس بود و کثیر الجِد و اجتهاد، شیئی تالیف قاسم ابن احمد مطالعه می کرد، بینایی رفت و کور شد پس سجده کرد خدای را که بار دیگر به مطالعه آن کتاب مشغول نبود پس بینایی او بحال اند.

موج احوال آن بنده برقرار ابو عبدالله القرار امام اهل شهرها بود بقرتبه صاحب عجائب احوال بود.

موج احوال آن دلق درویشی را زین ابو نکریا یحیی بن حسین به شهر بجانیه از علمای با عمل بود و ورع و زهد و نصیحت و خلوت بود و خوف غالب داشت، بعضی تصانیفش را از خواندم اخبارات او بس عجیب.

موج احوال آن رجال الغیب عالم اسلام حضرت عبدالسلام بر اسمش اضافت اسود سائجی است، هیچ جا و به کسی شهر و قریه قرار نمی گرفت، از عدم قرار او شیخ عربی پرسید، گفت موحد را در حرکت حال پاکیزه می باشد.

موج احوال آن مجملی حقیقت عشق را مفصلی، **ابو عبدالله القسطلی** به شهر اشبیلیه فضل وجد و اجتهاد در دین خدا بسیار داشت و بر بندگان خدا راحم بود.

موج احوال آن اطوار عشق را محضر **ابوالعباس احمد بن منذر**، در شهر اشبیلیه در علم قرآن و عربی و فقه جید بود و مذهب مالکی و در مسئله که او را اشکال نمودی روح امام مالک حاضر شدی و به خانه او روحانی در حال نازل شدی و بروی سلام کردی. وقتی به سرای او دراهم انداختند پیش، او ابا کرد قبول نه نمود، پس روحانیان برداشته بردند، ورع بسیار داشت.

موج احوال آن اسرار غیب را ملهم حضرت **موسی معلّم** در شهر فاس از قلعه بنی سعید بود، پسرش عبد الله صالح است، هرگز ملوث عصیان نیست و حافظ کتاب الله است.

موج احوال آن به قافله عشاق سرفراز **ابوالعباس خزاز**، صحبت دار ابو عبد الله المعاذر بود، شیخ عربی گوید من او را ملاقات به مکه نمودم نفع یافتیم، در دعای او دیدم مر او را برکتی.

موج احوال آن نوشیده جام صافی **ابو عبد الله حلفی** صالح جلیل القدر و کثیر السکون بود.

موج احوال آن بری از جاهلی **ابو عبد الله محمد باهلی** امور عجیب ازو دیدم که نوشتن نمی توانم، از رساله قدس.

موج احوال آن بادشاه حقیقی را رابط **ابو عبد الله بن مرابط** در رساله قدس شیخ ابن عربی نویسد قائم اللیل قرآن خوان بود و بروی نور ظاهر می شد بدو سریع الفهم بود.

موج احوال آن فایز به مرتبه غوثی **میمون تونسلی** ابو وکیل بود از مردان خدا.

۱ ج: 'با شاهد' حقیقی؛ د: 'باو شاهد حقیقی رابط

۲ ح: 'این' ندارد

موج احوال آن دَر صدف معانی، ابو محمد عبد الله بن حمس کتانی، بر آمده بود از شهر تونس، شیخ نویسد دیدم من بر کات او را و بس است قول من

نهر دویم:

در احوال سلسله قلندریه مبدأ این سلسله حضرت شیخ عبد العزیز مکی علم دار رسول خدا است و چند فرقه اند از هر سلسله که خود را مسبوب به مشرب قلندر کردند چنانچه محمد قلندر و مریدان او گروهی کثیر این مشرب داشتند، این بیت ازو است:

ما ز دریا ایم دریا هم ز ما است این سخن داند کسی کو آشنا است
دیگر شاه حیدر قلندر و شاه حسین بلخی و مریدان ایشان و شیخ شمس الدین تبریزی و مولانا روم و دیگر اهل الله مثل شیخ فخر الدین عراقی و خواجه اسحاق مغربی و خواجه حافظ شیرازی^۱ در همین مشرب بودند، ابدال اکثر درین مشرب می باشند و مدام به آراستگی باطن می کوشند. قول صاحب نفحات است به خدمت مولوی روم جماعتی التماس امامت^۲ کردند فرمود ما مردم ابدال ایم به هر جا که می رسیم می نشینیم و می خوریم، امامت را اهل تصوف و تمکین لایق اند، اشارت به خدمت شیخ صدر الدین کرد تا امام شد و شاه شرف علی بوقلندر پانی پتی با وجود فیض و تربیت از روح خواجه قطب الاسلام بختیار اوشی قلندر مشرب بود این بیت ازوست، بیت:

گر بو علی نوای قلندر نواختی صوفی بدی بر آنکه دو عالم قلندر است
خلیفه شیخ فرید شیخ علی صابر و میر سید محمد مکی خلیفه شیخ نصیر الدین چراغ دهلی قلندر مشرب بود، این^۳ شعر ازوست:

اندر ره عشق سرسری نتوان رفت بی دیده ره قلندری نتوان رفت
خواهی که پس از کفر بیایی ایمان تا جان ندهی به کافری نتوان رفت
شاه نعمت الله ولی گوید صوفی مستهی چون به مقصد رسد قلندر گردد و ذکر قلندر سهو عمل قلندر محو دین قلندر حق کزو همه عالم مستحق دین قلندر

۱. الف: 'شیرازی' ندارد

۲. الف: 'امانت' کردند

۳. ج: 'این' ندارد

دانا^۱ که او بر^۲ همه عالم توانا دین قلندر تفرد که بشارت می دهد به توحید راه قلندر عشق العشق هو الله:

قلندر کی بیاید در عبارت قلندر کی بگنجد در^۳ اشارت

موج احوال آن سلطان قلندران سر مست، آن امام صوفیان زبردست، آن مشارب رحیق عرفان، آن مالک طریق ایقان، آن ذریعه نجات دارین، آن وسیله مهمات کونین، آن انوار چراغ شهود، آن شمع بزم وحدت وجود، آن مخزن غرایب قضا و قدر، آن معدن عجایب بحر و بر، آن متقی انوار مصطفوی، آن مقتبس فیوضات مرتضوی، آن علم دار^۴ رسول مدنی القرشی، **حضرت عبدالله مشهور به عبد العزيز المکی** در مراد المریدین مملووظ قاضی محمد تقی مهنوی از کتاب غوثیه آرد که او در سه^۵ حجره مشابیه قبر تا چهل سال در هر حجره خود را چنان مستور داشته که خلائق می دانست که وفات یافته و دفن شد و حالانکه او از هر قبر برآمده سیر بلاد می نمود و بعد سیر باز مخفی در آن می شد و مدفن مبارکش در پتن از مصافات ملتان واقع شد و بعضی گویند که مقبره شیخ فرید گنج شکر متصل مزار مبارکش واقع شده و اکثری بر آنند قبر شیخ فرید داخل شهر و مزار او بیرون شهر و گرد آن قبر احاطه کرده اند و بالای او گنبد نیست، وفاتش در دوازدهم ذی حجه به روایتی سال شش صد و به قولی هفت صد و چند سال حیات یافته، چون به شرف اسلام بر دست خیر الانام علیه السلام مشرف شد در^۶ اکثر غزوات علم لشکر را رسول علیه السلام بدو سپرده چنانچه آن علم هنوز پیش فرزندان شاه قطب الدین بینای دل سر انداز غوثی که ذکرش بعد دو واسطه در حلفای آن حضرت می آید در قصبه نیگو^۷ که قریب جونپور است موجود، مردمان زیارت می نمایند، نگارنده زخار هم به شرف زیارت آن علم مشرف شده و از آهن است به قدر فدیك عصا و

۱. الف: 'دانا' که ۲. الف: 'بر او همه' عالم ۳. الف: 'در' ندارد

۴. الف: 'علم' بردار 'رسول' ۵. الف: 'سه' ندارد ۶. الف: 'در' ندارد

۷. د: در حاشیه آمده 'علم مذکور در قصبه نیگو به درگاه شریف جناب شاه نصیر الدین چشتی قلندر مرید و داماد حضرت شاه قطب الدین بینای دل موجود بود

شنیدم ارتقات که وقتی شخصی آن را به دزدی برده بود به خانه آن دزد آتش افتاد و آن علم خود به خود به خانه فرزندان شیخ قطب الدین آمد و بعد رسول شیخ عبد الله علم دار خدمت خلفاء راشدین هم نموده، اواخر از بیعت حضرت آدم اولیاء اولاد آدم علی مرتضی انزوا گزید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن گوهر درخشان درج نوحید، آن فرو عبادت کیشان برج تفرید، آن بری از نیستی و معدومی^۱ سر حلقه ابدال حضرت شاه خضر رومی از عالی همّتان زمانه عزم بلند و شانی دل پسند داشت. در مرآة الاسرار نویسد که مرید حضرت عبد الله علم بردار رسول صلی الله علیه وسلم بود، پانصد سال عمر یافته و سیاحت بسیار کرده مشایخ روزگار را دریافت، مشرب قلندریه داشت، اصلش از روم بود، کرامات و خوارق عادات بسیار از وی به ظهور آمده، سیرکنان به هند آمد چون به دهلی تشریف فرمود در آن زمان خواجه قطب الاسلام بختار اوشی در صدر حیات بود، شاه خضر توجّه به خدمتش نمود، قطب الاسلام از راه لطف خرقة به منزل او فرستاد و رخصت فرمود، بعد از آن او خرقة قطب الاسلام را مقبول داشته لباس قلندری را تغییر نداد، سیرکنان به جونپور رفت عالمی به وی تولا نمود، شیخ نجم الدین قلندر به سلك مریدان او در آمد، بعد تربیت امانت پیر آن به وی عطا فرمود معاودت به روم نمود.

موج احوال آن مشرب کمالات عظیم، آن مقیم به قدم مستقیم، آن بدل قضاء میرم و مقتر حضرت شاه نجم الدین قلندر او را در دیو جونپور و بنگاله شاه نجم الدین قلندر غوث الدهر کهیرا ادھاری^۲ گویند، خلیفه شاه خضر رومی است، از اولیای عظیم الشان و متصوفان خارج از بیان، والا گهر صدف ولایت، معلی شان وادی هدایت. در مراد المریدین آمده پنجاه سال در مگه مجاورت نمود، سی و سه حج گذارده^۳ و مشک به دوش گرفته تشنگان را آب داده و خود صایم مانده. در گلزار ابرار آن حضرت را شاه نجم الدین بن نظام الدین بن سید مبارک غزنوی سندوی نوشته، در عنوان جوانی خداشناسی به سرش جا گرفت به حضرت نظام الدین اولیا

۱. الف: 'بری از هستی و معدومی' ۲. الف: 'ادھاری قلندر' ۳. الف: 'گذار'.

مرید شد لیکن کارش به کشود بانجامید به رخصت پیر به روم رفت و خدمت شاه خضر رومی را دریافت، در اوّل دید فرحت آثار سر به مثل علم لدنی سایر معاملات حقیقت و طریقت بروی مکشوف گشمت، مدّتی فیض گرفته و سیر سلوک را به انتهای رسانیده معاودت نموده به هند آمد، نواح مندو^۱ خوش مزاج او شد، پایان قلعه کنار قصبه نعلجه چندلاد زاویه عزلت گزید و متاهل شد، کمالات و خوارق عادات او زاید از تقریر و تحریر است. شبی روغن در چراغ نماند، خادم فدري آب در چراغ انداخته فتیله برافروخت، آب مثل روغن بسوخت، مدّتی این عمل خدامش جاری داشتند، چون عمل این کرامت از خدام شد شایع کردند از آن روز موقوف شد و در دیار جونپوری را خوارق عجیب بی شمار خلق را بر زبان است، دو صد سال کم یا بیش عمر یافت، به سال هشت صد و پنجاه و دو وفات نمود، به قولی بیستم ذیحجه سال شصت^۲ صد و سی و هفت قبر در مندو، پس از چند سال گنبد بر مزارش بنا شد.

موج احوال حضرت شمس الدین قلندر از مریدان شاه نجم الدین قلندر
عوث الدهر است، یاردهم رمضان وفات یافت و مانوسره قلندر مرید شمس الدین قلندر است، سی سال جاروب مزار شیخ عبد الله عزیز مکی ذمه خود داشته هفدهم رجب شعبان وفات.

موج احوال آن بینای دل به چشم دل، آن رفیع منزل به مجلس منتهای منزل، آن قبله گروه قلندران سلسله، آن کعبه قافله اصحاب عشق و ولوله، آن ناظر جمال به چشم محموری، قطب السالکین شاه قطب الدین قلندر جونپوری بیای دل لقب اوست و این را وجه آن می کنند که از شکم مادر^۳ نابینا پیدا شد و همه را می دید و می گفت، از مشاهیر اولیای گراسی شان و افضل مرتاضان راه سبحان، بدر آسمان ولایت، هم پنجه و اصلان نهایت بوده است، مرید و خلیفه شاه نجم الدین قلندر عوث الدهر است، کمالات و خوارق او زیاده از حد و عدد است. در مراد المریدین

۱. ج: 'نواح مندو' ندارد ۲. ج: 'د: هشت صد سی ۳. الف: 'آن بینای دل رفیع منزل'

۴. د: 'مادر' ندارد

نویسد، آن حضرت را لقب سر انداز غوثی از آنست که مرتبه غوثیت داشت به دستور این مقام سر مبارکش از تن جدا می^۱ شد و باز ملحق می گشت، پیر او چون سیر کتان به جونپور آمد او به سن صغیر در^۲ کودکان بازی می کرد، گفت آمدن من درین نواح محض برای تربیت این طفل واقع شده پس به تربیت او مشغول شده، بعد چندی سایر امانات و اجازات پیران مع خرقه خلافت عطا نموده معاودت بالادست نمود، او صاحب مقامات بلند و حالات ارجمند بود، شیخ عبداللّه شکار به او ملاقات نموده خیلی تحسین نموده در کتاب مذکور معراج آن صاحب کمال علیحده نوشته، شرح آن درین مختصر نمی گنجد، هشت صد و هشتاد به قید حیات بود، شکر و جغرات و یرنج پخته به نام او فاتحه دهند، هر مریض که بخورد بعون الله شفا می شود و سر انداز غوثی لقب اوست، بیست و پنجم شعبان وفات^۳ قبر در جونپور قبله حاجات خلایق آنجا است، شیخ محمد قطب نام پسری داشت که قدم به قدم پدر بزرگوار در کمالات و حالات بود بسیار خوارق ازو به عمل آمده خلیفه به استحقاق و جانشین علی الاتفاق والد بزرگوار خود بود، نهم ذیقعده وفات، قبر در پایان مرقد والد بزرگوار است.

موج احوال آن نامور گروه قلدران، آن راهبر پیر و جوان، آن بری از بعد و دوری، حضرت شیخ نصیر الدین جونپوری از مشایخ نامور دیار جونپور است، مرید شاه قطب الدین بینای دل بود. در گلزار نویسد در آغاز سلوک پیروی پیران خود به کسموت قلندری می زیست، آخر آن طریق به دل داشته خرقه صوفیان پوشید و

۱. د: 'نمی' شد ۲ الف: 'در' ندارد ۳. الف، د: در حاشیه آمده: در محرن کائنات

قطعه تاریخ وصال بعیر تعیین سن نظم نموده:

شاه بینا د است قطب الدین	واقف و رازدار رب معین
قدوه مردمان روی زمین	عمده سالکان علیین
چشم ظاهر نبود و بود اما	دو جهان را چشم دل بینا
در جونپور شهر سمت دکن	خود بدولت چون داشت او مسکن
آن مکان تا هنوز آباد است	که ملن پور نام او یاد است
سال و صلیش ندیده ام موجود	زنده در وقت شاه شرقی بود

بقلم محمد باقر حسین جونپوری

۳ ح: 'اوست'؛ د: در حاشیه آمده: 'واضح باد که مرقد مبارک شاه نصیر الدین حسینی به قصبه نیگو پرگه از جونپور بماصله واقع است و اولاد و امجاد ساکن در'

مستقی و پرهیزگار شد لیکن مریدان او قلندر روش مانندند از آن جمله سید عالم جونپوری است که حاصلات خود را ایثار درویشان و محتاجان می نمود، شیخ امان الله پانی پتی ابتدا حال بدو ارادت داشت آخر از ملازمت شیخ محمد مودود لاری سیر سلوک نمود.

موج احوال حضرت نظام الدین قلندر مصنف قصیده کبرا که شرح آن صراط المستقیم نام نیز ازوست، خلیفه حضرت بینای دل است، بسیار بزرگ بود، قبرش در دخیره ما بین پتنه و منیر واقع شده، سید فضل الله از نژاد سید قطب الدین کروی که مزارش در بهار است نیز از خلفای بینای دل است.

موج احوال آن مشتاق لقای معشوق، آن واثق عهد و وثوق، آن سوخته آتش بی دود، عاشق صادق حضرت شیخ داؤد او را شاه داؤد سرمست گویند، از ارادت مندان و تربیت یافتگان حضرت قطب الدین بینای دل جونپوری است، از اکبر محبتان محبوب و افضل عاشقان انوار مرغوب بود. در اخبار الاخیار نویسد او درویش کامل الحال بود، در قریه سرهر پور قریب جونپور سکونت داشت، چون عبدالله شکار در آن دیار تشریف برد مردم آن جوار به خدمتش پیوستند، آن حضرت هم رفت، شیخ عبد الله را دستور بود که دربان بر در خود می داشت، دربان شیخ داؤد را منع نمود، او به زور قوتی که داشت دربان را بیفکند و بر سینه او پا نهاده بی اجازت پیش شیخ رفت و بر کرسی که شیخ نشسته بود بنشست، شیخ او را احترام نمود و اکرام کرد پس به اثنای گفتگو شخصی از خادمان شیخ عبد الله در آن مجلس گفت هیچ بی ادبی به خدا نرسیده، شیخ داؤد در جواب او گفت هیچ با ادب به خدا نرسیده، گفتند این چه سخن است؟ گفت اگر من از راه ادب دربان را نمی زدیم کی به شرف خدمت شما مشرف می شدیم، شیخ عبد الله ازین سخن او بسیار خوش آمد این ادا از وی پسندیده بسیار نوازشها فرمود، شیخ داؤد را کمالات و خوارق عادات بسیار است، شاه نور مرید و خلیفه شیخ داؤد است، بسیار بزرگ و صاحب مقامات عالی بود، شاه نور ابتدا بسیار مشقت ها کشیده پیوسته در خدمت شاه داؤد مشغول ماند بعد از آن بحسب بشریت از وی در مدت

معتاد قصوری واقع شده، شیخ داؤد گفت اگر تو در خدمت من قصور می کنی من برای خدمت خود شیخ نور دیگر پیدا می کنم، این سخن گفته از قصبه سرهر پور برخاست و در قصبه تانده رسید، شاه نور ثانی در آن وقت به قصبه تانده به کسب قصاری اشتغال داشت او را بحود کشیده او آن کار بار داشته به تربیت او مشغول شد تا آنکه به شرف خلافت مشرف شد، مزارش در تانده، جلال نور حضرت شیخ ترك که در قصبه انباله آسوده است خلیفه شاه نور بود، صاحب اخبار الاخیار گوید اگر چه شاه ترك مرید شیخ یوسف قتال است در دهلی سکونت داشت، در سلسله چشتیه که به مخدوم جهانان شیخ نصیر الدین چراغ دهلی می رسد مرید بود فاما ترتیب و ارشاد از خدمت شاه نور یافته به غایت صاحب حال و تصرفی قوی داشت، حکایت غریب از وی نقل می کنند.

موج احوال آن خدیو ملك تجرید، آن صاحب دیهیم افلیم تفرید، آن دُر یتیم صدف قلندری، آن صدف گوهر ارشاد ورهبری، آن مقتدای و امام قلندران سلسله لا کلام، شیخ الاسلام حضرت شاه عبدالسلام در دیار خود معروف به شاه الن است، پدرش حضرت شیخ محمد قطب بن قطب الدین بینای دل و خرقه هم از پدر خود داشت و زمانه جد امجد هم یافته تلقین هم گردیده اکثر آن را در شجره که عنایت کرده خود را بلا واسطه به جد خود رسانید و نعمتی از شاه آدهن بن حاجی چراغ هند جونپوری سهروردی هم یافته که به چهاردهم جمادی الثانی وفات یافته، شیخ الن از معظم اولیاء عظیم القدر و مقدم اصفیای مشابیه بدر، به عنایت عالی شان و کاشف اسرار لا مکان، مرجع اصحاب خرق عادات و منبع ارباب عرفان مقامات، غواص بحر توحید، امام ارباب تجرید، کمالاتش انتهای^۲ ندارد مثل شاه عبد الرحمان جانبز لاهر پوری مرید داشت و مانند شیخ محمود قلندر لکهنوی جد راقم حروف باوجود بیعت خانواده قادریه خرقه ازو گرفته و ملقب^۳ به لقب قلندر گشت و آن جناب مامور از عالم غیب گردید که از دختر فلانی اعیان جونپور فرزندی نصیب هست، چون او به اعیان پیغام دخترش داد به جهت کثرت دولت

۱ ج: عنایت فرموده خود

۲ ج: انتهای ندارد

۳ الف: ملقب ندارد

خود و به لحاظ فقر و فاقه او بغایت نپذیرد و مقبول نساخت، فرمود 'جب انبری هوئی همین تب و تهن' ترجمه اش به فارسی آنکه هر گاه بی وارث خواهد شد خواهد داد، در دو سال همه وارثان آن صبیّه فوت شدند و دولت نماند پس چند بیوه ها که بر آن صبیّه وارث مانده بودند آن دختر را به نکاح او دادند ار آن حق سبحانه و تعالیٰ شیخ عبدالقدّوس شهباز بلند پرواز صحرای حقیقت را که ذکرش می آید متولّد ساخت^۱، در پانزدهم ذی قعدة وفات یافت.

موج احوال آن سلطان اقلیم لا انتها، آن به ریاض قرب خاص سدره المنتهی، آن در خلوت لی مع الله باراز و نیاز، قطب جهان حضرت شاه عبدالرحمن جان باز بن حضرت احمد علاؤ الدّین که سلسله نسب شریفش به مستنجد بالله^۲ بنی عباس می رسد و ملازش از سادات بود چنانچه در تذکرة العارفین می نویسد سیّد السّادات حضرت مولانا سلیمان بن عبدالله العباس البعدادی جد قطب جهان از اسیران ولایت ایران بود آخر ترک آن وادی نموده مجهول وار به هندوستان متوجّه گردید، چون نزدیک دهلی رسید والی ملک سلطان شمس الدّین استقبال کرده با اعزاز و اکرام تمام آورده نزدیک منزل خویش جا داد و درخواست استقامت دهلی نمود، فرمود که موقوف بر امر باطن است، روزی قطب الاقطاب خواجه قصب الدّین بختیّر و حضرت جلال تبریزی به خدمت وی آمدند، بعد ساعتی خواجه قطب الدّین فرمود سیّدنا جای شما در قصبة کنتور است او به موجب ارشاد حضرت خواجه به کنتور اقامت گرفت بعد چند پشت شیخ عطاءالله که به دختر شیخ حسام الدّین فتحپوری که کد خدا بود به فتح پور^۳ اقامت گزید، شیخ احمد علاؤ الدّین پدر قطب جهان به موجب حکم قطب آن وقت مخدوم شیخ مینا لکهنوی در لاهرپور^۴ و طن گرفت از آن روز لاهرپوری شدند و در حجّة العافین می نویسد در خانواده عالیّه فلندریه مرید و خلیفه حضرت قطب الاسلام شاه عبد السلام معروف به شاه آل بن حضرت شیخ محمد قطب بن حضرت قطب الدّین بینای دل سر انداز

۱ ج: متولّد شد^۱ ۲ ح: د: مستنجد بالله ماند ۳ د: گرفت بعد چند تا بفتح پور، ندارد

۴ ج: لاهور بود

غوثی جونپوری است که خرقه خلافت دست به دست از جد نامدار و پدر بزرگوار خود یافته و به چند واسطه دست ارادت شاه قصب الدین به حضرت ختم المرسلین بدین طریق می پیوندند وی از شاه نجم الدین قلندر غوث الدهر، وی از شاه خضر رومی، وی از حضرت عبدالعزیز عبد الوهاب^۱ علم بردار رسول خدا صلی الله علیه وسلم و اجازت دیگر خانواده متعدده قادریه چشتیه و غیره نیز داشت. وی از اعظم اولیا و اکرم^۲ مشایخ به عایت محترم و نهایت متحشم شانی رفیع و عشق وسیع داشت، استغراق برو به مرتبه غالب بود اکثر در نماز او را استغراق می ربود، مقتدیان لاچار شده علاحدہ نماز می گذار دند، اکثر اوقات هفته هفته از خود خبر نمی داشت، ابتدا حال در سن چهارده سالگی تمام علوم عقلی و نقلی چه صوری و معنوی تحصیل تمام کرد و این خرق شیخ احمد علاء الدین پدر بزرگوارش می نویسد که از قوت ولایت خود به این عرصه جز او را به سایر علوم کل گردانید، بعد وفات پدر بزرگوار خود به دهلی رفت، به جهت اعتبار دو سه کتاب پیش استادان نامدار گذرانید و به درس و افاده مشغول شد تا دوازده سال درین کار بود، سلطان سکندر لودی او را به مصاحبت برگزید، چون جذبۀ عشق برو غالب آمد به وطن خود لاهرپور رسید، از روح پدر بزرگوار خود بشارت یافت که وقت درس دفاتر نیست وقت آنست که سر دفتر جهان شوی و سفینه سلسله پدران تو که سهروردیه است نخواهد شد به جونپور رو و از شیخ الاسلام و شاه عبد السلام مستفیض شو که وی منتظر تو است، پس آن حضرت روانۀ جونپور شد و شیخ عبد السلام پیشتر از رسیدنش به اصحاب خویش اشاره کرده بود که طالب خدا بحر العنم از خاندان ولایت و نبوت ترک و تجرید نموده می آید^۳ چون قریب رسید قطب الاسلام به استقبالش بر آمد و در راه ملاقات نمود و گفت تو جانبازی به احترام و اکرام تمام به منزل خود برد در ظل تربیت جا داد، در بست و پنج روز کار وی تمام شد، اجازت و خلافت یافته به لاهر پور رسیده به ارشاد طالبان حق مشغول شد، آن که به صد سال کسی یافته هم نفس در نفس یافته الحق از

۱. ج: 'عبد الله'

۲. ج: 'اکبر' مشایخ

۳. د: 'از' چون

کمال جانبازی به کثرت عبادات و غایت مشاهدات قطب جهان وقت گردید، خوارق عادات از آن بیشتر است که به تحریر آید، بعد وفاتش یکی مبروص يك چله جاروب به مزار مبارکش کرد، بعد چله شب آن حضرت را دید فرمود که ای برص این چندین خدمت من نمود و تو هنوز در جسم 'او هستی، صبح که بیدار شد هیچ از آن مرض نیافت، ضعیفه مدام آن حضرت را دعا به طویل العمر می داد آخر عمر روزی به قبرستان بنبر فاتحه رفت جواب و عليك السلام داد، حاضران عرض کردند این جواب برای که بود؟ گفت جواب سلام عالم ارواح دادیم، چون به خانه آمد ضعیفه باز دعای طول عمر موافق عادت خود داد، فرمود که ما داخل عالم ارواح شدیم اکنون دعای درازی عمر نباید کرد، به تاریخ دوازدهم ذی حجه سن نهصد و هفتاد و شش هجری مقدس پسر خود محمد سمیع را طلبیده فرمود در جمیع احوال متابع سنت رسول خدا صلی الله علیه وسلم باش، وصیت خلافت فرموده اسم اعظم به طریق رسوم پدران خود به گوش او گفت و از این جهان در گذشت، مزار متبرکه او اندرون گنبد در لاهرپور قبله حاجات خلائق آن دیار است، رحمة الله علیه در بهشت جاودان 'تاریخ اوست.

موج احوال آن در عالم عشق سرشار، آن به مشاهده محبوب بری از خیال
اعیار، آن صاحب تصرف ولایت وسیع، قطب روزگار حضرت شیخ عبد السمیع خلف و خلیفه حضرت قطب جهان شاه عبد الرحمن جانباز لاهرپوریست، شانی عظیم و همتی بلند، تواضع کثیر و سخاوت بی نظیر داشت. او ارباب آیات ولایت و کرامات بود. در حجة العارفین با احوال محمد قلندر لکهنوی جد جامع این اوراق که از مستفیضان جناب حضرت قطب جهان بود می نویسد که چون قطب جهان ازین جهان به جوار رحمت حق پیوست شیخ محمود قلندر از لکهنو از روی کشف دریافته برای فاتحه به لاهرپور رفت و به شیخ عبد السمیع ملاقی گشته، سید خضر خال شیخ عبد السمیع خرقة قطب جهان آورده پیش نهاد و گفت امر قطب جهان چنان است که شیخ محمود قلندر خرقة ما را به عبد السمیع

بیوشانید^۱ هم چنان کرد، بعد از آن گفت نیز حکم قطب جهان است که شیخ محمود قلندر خرقة خود هم به شیخ عبدالسمع پوشاند، شیخ گفت ما محکوم هستیم ما را عذر نباشد پس پیرهن خود را از جسد بر آورده پیش نهاد، شیخ عبدالسمع آن خرقة را به تعظیم تمام پوشید، الغرض شیخ عبدالسمع ار واصلان کمال و کاملان اکمل بود، تمام عمر به موجب وصیت والد بزرگوار خود به جمیع احوال متابع سنت رسول بود و نیز از ادای سنت گریه را دوست می داشت و گریه او هر روز هر قدر که مهمان آمدنی می بودند آن قدر بانگ جدا جدا می کرد، دستور بود که بر هر بانگ آن گریه يك كائسه آب در دنگ پخت طعام می انداختند، روزی عدد مهمانان بر عدد بانگهای گریه یکی زیاده بود تعجب کردند، آن گریه به میان جماعت يك يك را بو کرد و بر یکی از آنها بول کرد، چون تفحص کردند او از دیس بیگانه بود. روزی خادم مطبخ مقدار شیر در دیگ کرده برای اصحاب شیر و برنج می پخت، ماری سیاه از دود گداحته در دیگ افتاد، گریه آن را دید گرد دیگ می گشت و بانگ می کرد و اضطراب می نمود، خادم از روی غفلت این معنی وی را زجر می کرد و دور می انداخت، چون خادم نوعی مطلع و متننه نشد گریه خود را در دیگ انداخت و جان بداد، چون شیر را ریختند ماری سیاه از آنجا ظاهر شد، شیخ فرمود این گریه خود را فدای درویشان کرد او را در قبر کسید، حالا بر قبرش خلق زیارت می کند، کمالات آن حضرت زاید از بیان است به تبرک برخی نوشته می شود، او ضابطه داشت که از روی کرامت به مکه رفتی و حج گذاری و به مدینه رفته به شرف زیارت رسول علیه السلام مشرف گشتی و اکثر از مزاحمت خلایق در دریا یا کوهی رفتی و عبادت کردی، وقتی کشتی حاجیان در بحر محیط بشکست، چند کس بر تخته تباه شدند امواج آب آنها را بر کوهی انداخت، آنجا عمارتی بود، به درش رسیدند، از حاضران دروازه پرسیدند که این چه جا باشد؟ گفت این مقام اجتماع اولیا، گفتند این وقت اینجا کسی از آن طایفه هست؟^۲ گفت شیخ عبدالسمع فرزند و خلیفه قطب جهان شاه عبدالرحمن جانباز، گفتند ایشان صاحب ولایت هندوستان اند، وطن ما هم در آن ملک است،

۱ الف: 'بیوشاند'

۲ الف: طایفه 'نیست'

می خواهم به ملازمت او برسم چون رفتند قدم بوس شدند و گریستند و خواستند که احوال خود را ظاهر کنند، فرمود بر من واضح است احتیاج بیان ندارد، چشمهای خود را بپوشید، چنان کردند، آوازی شنیدند که به هندوستان رسیدند، چشم وا کرده دیدند که واقعی هندوستان است پس به لاهر پور آمدند قطب جهان راز یارت کردند، به خبوت شیخ رفته ملازمت نمودند^۱ و شکرانه ادا ساختند، فرمود دو گانه شکر الهی بجا آرید و به وطن خود بروید، چنان کردند، به تاریخ دوازدهم رجب وفات شد، تمام امانت و خلافت پدر بزرگوار خود به شیخ محمد پسر خود حواله نموده به حوار رحمت حق پیوست.

موج احوال آن مقبول طوایف، آن مدام متأمل و خایف، آن کاشف اسرار سرمد، **حضرت شیخ محمد مرید** و خلیفه و جانشین پدر بزرگوار خود شیخ عبد السمیع است و جمال اهل طریقت و مسرت القلوب، در وقت وی مردم او را بسیار مستخر بودند و خطره ای که بر خواطر مردم گذشتی بروی مکشوف شدی و اظهار نمودی، به محتشمان در گاه حق و مقبولان طوایف بر کافه انام شفقت عام و مروّت تام داشته، ازو خوارق عادات بسیار سر زده اگر جمله نوشته شود دفتر علیحده می باید، روزی از احباء او خربزه از سکه نویر داشت در لاهر پور از خادمان فرمود که کارد درست سازند فلانی برای من خربزه می آرد، او وقت وفات خلاف عادات خاندان اسم اعظم به جانشین تلقین نداد، اگر چه مردم درخواست هم نمودند دو سال و شش ماه حقوق سجّاده نشینی جدّ بزرگوار خود به وجه احسن بر پا داشته به تاریخ بسست^۲ و چهارم جمادی الثانی در پرده شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قوت قوی و جسد ضعیف، **حاجی عبد اللطیف بن قطب** جهان شیخ عبد السمیع برادرش وقت رحلت خود ازین جهان به او گفت می خواهم ترا به مقام برزرگن بشانم و امانت را به تو سپارم، گفت آنچه به زبان آن حضرت رفته روزی ظاهر خواهد شد لیکن حالا من خدمت شیخ محمد را عبادت می دانم، فرمود شیخ محمد دو سال و شش ماه در دنیا خواهد ماند بعده ترا برادران بجای

۱. الف: 'نمودند' ندارد

۲. ج: 'و' ندارد

بزرگان خواهند نشانید، هم چنان واقع شده، وی را در مقام بزرگان نشانیدند، او سی سال بوده به وجه احسن حقوق سجادگی را برپا داشته به عالم بقا خرامید، رحمة الله علیه. بعدش نبیره او را که شیخ غلام محمد نام داشت مستند خلافت را مزین شد، آن متابع شرع متین شیخ محمد امین شاگرد و اصحاب پدر بزرگوار خود قطب جهان عالم به علوم صوری و معنوی بود، مادرش را که عارفه بود بسیار دوستی در حق او بود، دعای خیر کردی حق تعالی او را به مرتبه اعلی رسانید، چون اوایل حال تجلیات معرفت بر او غالب آمد به لحاظ آنکه مغلوب الحال نشوم به شکار و سواری اسب و شعر و سخن میل می داشت لکن در جمع احوال نظر آن صاحب کمال بر حق بودی، او را در کشف حقایق و شرح دقائق نظیری نبود، در وقت خود بی بدل، او را فضایل و شمایل بسیار داشت و عمر دراز یافته تاریخ چهاردهم جمادی الثانی به عالم بقا خرامید.

موج احوال آن فی زماننا افضل شیخ فضل مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود قطب جهان است و بعد وفات پدر چهل سال خدمت برادر خود شیخ عبدالسمیع نمود و فیض ها ربود، او کمال صلاحیت داشت، احوالش به صدق معاینه می افتاد و حضرت شاه مجبی قلندر می نویسد که من از حکم وی به خدمت شیخ عبدالقدوس پیوستم و به این دولت و سعادت عظیم مشرف شدم، روزی در خلوت قوالی در پرده عشاق چیزی گفت، خواستم که گلیم مخطوط به وی دهم، به خاطر در داد که این چنین گلیم به فاسقی نباید داد موقوف کردم، چون از خلوت برآمدم شیخ فضل آمده گفت امشب قطب جهان را در مسجد ملازمت کردم تو هم بودی و دیگران هم، به موجب اسر آن جناب گلیم مخطوط از تو گرفته به آن جناب رسانیدم او را ته کرده برز انوی خود نهاد و باز به من داد که به فرزند مجتبی بده و بگو که آن را به مردم فاسق و شراب خوار نباید داد، گفتم دیروز خواسته بودم که به قوالی بدهم او را فاسق و خمر خوار دانسته ندادم، او را در بعضی مکاشفات از روح پدر اجازت شد که خاتقاه به فرزند مجتبی سپارند که خدمتش را بجا آرد، به

تاریخ یازدهم ربیع الاول در پرده شد. شیخ عبدالسلام بن شیخ عبدالسمع بسا صاحب کمال بود، خلافت از پدر خود داشت، به غایت صابر بود، او را صحبت بارها از جنیان افتاده و در آن طایفه مقبول مانند، رو بروی پدر خود ازین جهان رحلت کرد و سید حضر بن سید الله دهنی سامانی هر گانوی مرید و خلیفه قطب جهان بلکه پرورش بر وضع فرزندان یافته بود، خواهرش نیز به عقد 'قطب جهان بود، مدت حیات حضوری پیر فوت نکرد بعد از آن به وطن خود هر گانو رفته به عبادت گذرانده در پرده شد.

موج احوال آن مرشد زاده عالی قدر، آن به آسمان ارشاد و هدایت مشانه
 پدر، آن بیت معمور جماعه حق پرست، آن روح روان قلندران سرمست، آن دستگیر هر مضطر و مایوس، قطب عالم حضرت شیخ عبد القدوس، وی درین دیار مشهور به شاه قدن است، شاه مجی قلندر در حجه العرفین نویسد شیخ عبد القدوس خلیفه عالی مقام پدر بزرگوار خود شیخ عبد السلام عرف شاه آلن جونپوری است، سالها پیشتر از وفات خود بدو فرموده بود که بعد از من به خدمت قطب جهان شاه عبد الرحمن جانباز خواهی رفت، وی بعد از وفات والد خود به خدمت قطب جهان رسید، در ظل صحبت و تربیت او جایافت و ابواب علم باطنی بر وی مکشوف شد و احوال و مقامات عالییه از باب ولایت وی را میسر گردید، ما در زیر طاس فلک مثل او کس را نمی دانم، به حکم قطب جهان او قصد وطن نمود، چون نزدیک شهر لکهنو رسید شیخ محمود قلندر به استقبال او بیرون آمده او را دریافت و به اکرام تمام و احترام تمام در منزل خویش برد به ضایف ضیافت قیام نمود، بعدش به امیتهی رفت. شیخ عبد الرزاق بن شیخ خاص امیتهوی منتقل شده خدمتش را دریافت و احتشاشش را کماینی بجای آورده بعد از آن او به جونپور قدم میمنت لزوم ارزانی فرمود، در گمنامی خود سعی بلیغ فرمود، کم کسی می دانست که وی قطب روزگار است مگر چندی از مشایخ جونپور آن حضرت را تصرفات زاید از تحریر است، او اکثر به طی الارض به مکه رفت و حج گذرانید و رسول علیه السلام

را زیارت ظاهر و باطن نمود، از کمالاتش ارین جا قیاس باید کرد که مثل شاه عاشقان سرای میر که احوالش به لجة شطاریه باید خواست ازو اخذ فواید نمود، صد و پانزده ساله عمر یافته به تاریخ دوازدهم شوال روز يك شنبه سال يك هزار و پنجاه و دو هجری به فردوس اعلى شتافته در پایان سلطان قطب الدین غوث الدهر مشهور به بینای دل جونپوری جدّ خود مدفون شد، انا لله و انا الیه راجعون.

موج احوال آن عالی درجات، آن مجموعه عنایات، آن عاشق کامل وحید، افضل زمانه **شیخ ابوسعید**، از عارفان معامله و مورد دولت کامله، طرزی خاص و طوری اختصاص داشت، پسر حاجی عبد اللطیف بن قطب جهان، نسبت تربیت و تلقین به روحانیت عم بزرگوار خود شیخ^۲ عبد السّمیع داشت، از واصلان و کاملان بود، به اشاره غیب به خدمت شاه عبدالقدّوس رفت و به خرقة و تربیت اشغال قلندریه مفخر گشت در میان اولیا مثل یحیی بن زکریا است در انبیاء علیه السّلام که عصیان نمود و قصد معصیت نکرد، وی در عالم معامله پیراهن از جناب اقدس رسول علیه السّلام مرحمت یافت، سالها از وضوی عشا نماز فجر گذرانیده و وظیفه درود به کثرت داشت آخر قصد زیارت بیت الله نمود در لاهرپور در خدمت و ملازمت حضرت قطب الاقطاب شاه میر لاهوی مشرف شد، فرمود که مرضی بزرگان توبه رفتن کعبه نمی بینم، او گفت شب مارا هم فرموده اند که^۲ به وطن بیا، ناگزیر به وطن آمد، شاه مجّی گوید که با فقیر نهایت الفت داشت و از سایر اهل دنیا و غیره متفرّی بود، کم کسی از اهل دنیا به صحبتش راه یافتی، در ستر کرامت بسیار می کوشید، وی کشایش کار خود از دعاء شیخ احمد سیّاح از عالم شهود دریافت ازو دعا کنانید^۳، يك سال پیشتر از وفات خود آن حضرت ترك صحبت نموده مدام تنها به استغراق ذات مشغول بودی، به تاریخ بیست و نهم شعبان شب جمعه از دنیا رفت، پایان مرقد پیر و عم شیخ عبد السّمیع دفن گردید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قبله محبّان محبوب بی مثال، آن کعبه عاشقان جمال بی زوال،

۱. الف: 'شیخ' ندارد

۲. الف: 'کنانیده'

آن مدام از حصول بسط و انبساط به مسروری، قطب بر حق **حضرت شاه مجتبی عرف شاه مجّی قلندر لاهرپوری** از اولاد امجاد حضرت مولانا سلیمان مستنجدی کنتوری است که ذکرش در لَجَّةٔ متفرقات داخل و مادرش بنت حاجی عبد اللطیف حلف قطب جهان است. در خانوادهٔ قلندریه عالیه نسبت بیعت و خلافت از قطب عالم شیخ عبدالقدّوس بن شیخ عبد السلام جونپوری دارد، از ممتازان رورگار و جانبازان عشق پروردگار بود، در مشرب صوفیه او را شانی عظیم است، به تربیت طالبان قوّت مخصوص داشت، بعد از قطب جهان مسند مشیخت و هدایت طریقهٔ قلندری را او احیا نمود، بنا بر آن با وجود کثرت فرزندان صاحب دل و درویش صفت خدمات خانقاه قطب جهان را به موجب اشاره اش وارث و مالک گردید، وی از اجلّهٔ مشایخ عصر بود. در ملفوظ حاجی قاضی محمد تقی^۱ مهنوی نویسد، روزی یارانش حاضر به حضور شده مسئله وحدت وجود نکرار آوردند، او خاموش بود، چون دید مناقشه احبّا دفع نمی گردد فی الحال مصلّای خود را بالای انبار آتش گسترانید و بر آن شده فرمود که وحدت وجود این را گویند و هم آنجا آرد که او را عجائب و غرائب عالم غیب بسیار زود مکشوف می گشت. روری فاضی میا خلیفه اش وقت نیم شب خلافت عادت به حجرهٔ او در آمد، چندان شمایم لطیف^۲ که شامه را یارای بوی او نبود به مشامش رسید، از پیر گفت این بوی غیر مانوس از کجا؟ فرمود که پیری به دیدن من آمده بود که از لمعهٔ جمالش روشنی چراغ تاریک به نظر می آمد، این بواز عطریات لباس او هنوز باقی است. در حجة العارفین نویسد که مرا روزی بر روی آب بگذرانید و وقتی به کنتور رفت و بر موضع مدفن اجداد خود که رسید گفت که این جابوی جدم می آید، ازین جنس خوارق او بی شمار است، درین دیار بالقب قلندری هر قدر که شهرت بر خاص و عام او دارد به احوال دیگر بزرگ این سلسله شنیده نمی شود و در یک هزار و نود و دو هجری وفات، مزار در لاهرپور. آن حضرت در حین حیات خود روری برادر خورد خود را فرمود که به پشت خود فرزندی دارم و وجود آن از پشت تو معین است و

۱. الف، ج: تقی مهنوی

۲. الف، بوی لطف، که

جانشینی من به او مقرر است، پشت خود را در پشت برادر مالید، بعد چندی شاه الهدیه احمد بن یسین متولد شد، چون دو نیم ساله شد سایر امانت پیران و خرقة خلافت بدو عطا نموده شاه مجی وفات کرد، شاه الهدیه احمد مدت العمر از طاعت و عبادت حقوق سجّادگی را کما حقّه بر پا داشته سایر امانت و خلافت را به شاه عبد الرحمن سپرد الآن در هر طبقه سجّاده ایشان بر جاده بوده آمده اند و اکثری از ایشان صاحب کرامت گذشتند و خلفای عالی مقام ایشان بسیار بوده اند اکثری را احوال اینجا گذار می یابد و باقی ایشانند شاه عبد الرسول که چهندوی و شاه عاشق و شاه فتح قلندر و شاه رحم الله ساکن بریلی کلان و شاه یوسف امیتهوی که در سال يك هزار يك صد و پنج فوت کرد و 'جنت یافته یوسف' تاریخ اوست، سید امیر امیتهوی و شاه عیسی امیتهوی^۱ و شاه عابد شاعر امیتهوی خلفاء شاه یوسف اند و شاه ابونجیب امیتهوی و میر محمد ماه ساکن بده گانو و شاه اولیا خیر آبادی که از اولیاء الله بود از مریدان شاه عبد الرسول که چهندوی.

موج احوال آن جامع جمیع معاملات معرفت، و آن^۲ متصرف تمام اسرار حقیقت، آن دایم بر رضاء الله به مقام رضینا، شیخ المشایخ **حاجی معین الدین عرف قاضی مینا** وی عالم علوم غیب و عرف کامل لاریب از محققان زمانه و سالک یگانه، شانی رفیع القدر اندر تصوّف داشت و در تربیت طالبان قوّت مخصوص او را بوده. در مراد المریدین نویسد که سلسله نسب شریفش به هارون رشید خلیفه بنی عباس^۳ می پیوندد و بدین طریق قاضی معین الدین مینا بن قاضی عبد الحمید^۴ بن قاضی عبد الجلیل بن قاضی محمد بن قاضی رکن الدین بن قاضی ابو المکارم مینا بن قاضی حسام الدین بن امام الدین بن رکن الدین حسین بن صلاح بن داؤد بن احمد بن محمد فضل بن جعفر بن اسحاق بن محمد امین بن هارون رشید خلیفه عباسیه. وقتی که معتصم بالله خلیفه بنی عباس را کشتند بزرگوارنش از دیار عرب در عهد سلطان شرقی به جوئیور آمده سکونت گزیدند، چند پشت آنجا مانده به

۱ د: بنی عباسی^۱ ح: عبد المجید^۲

۳ الف: عبد المکارم

لاهور آمدند آنجا^۱ به کرسی اقامت کردند چنانچه قرقاضی ابو المکارم مینا همانجا است، بعد آن پدراننش توطن اختیار کردند و مرید و خلیفه شاه مجی قلندر است، از غایت جلالت عبادت و فقر مردم جنید وقت او را می دانستند، بسا عظیم القدر بود و در امورات متابعت شریعت و طریقت به قدر موی تخالف نورزید و تمام عمر از تلاش حق نه آسود، کمالات و خوارق عادات او از آن بیشتر است که به قید قلم آید، کدام کمالات^۲ ازین زیاده خواهد بود که مثل حاجی محمد تقی خلف و خلیفه داشت^۳ او او حج خود نکرده بلکه قاضی محمد تقی خلف و خلیفه او که به حج رفت يك سال در کعبه بماند و برای پدر حج علاحه کرده ثوابش نیار پدر ساخت از آن او معروف به حاجی شد، نود و شش سال در قید حیات مانده به تاریخ چهاردهم ربیع الثانی سنه يك هزار يك صد و بست و نه هجری ازین جهان^۴ به خلد برین شتافت به چهاردهم ربیع الثانی سال تاریخ او بر می آید، پیر مینا ثانی به چهاردهم ربیع الثانی نیز تاریخ است لیکن در فقره اخیر بر آرند قاضی مینا را مریدان صاحب کیفیت بسیار اند از آن جمله فارغ از کینه و نفاق شاه آفاق ساکن امیتهی صاحب ذوق و شوق و خرق بود، چهارده سال پیشتر از فتح و نصرت^۵ و تسخیر صوبه اود به قوم نصاری خبر داده بود آخر هم چنان رو نمود و دیگر از مریدان قاضی مینا شاه درویش محمد سندیلوی فرزند شاه جمید روحانی بسا مرد با برکت کر کرده بود، در تصوف رتبه بلند داشت، سلسله قلندریه از وی اجرا یافته و جامع کمالات شاه محمد حیات بانگرموی از مریدان اوست، همت بلند در فناعت و عبادت داشت، دیگر از مریدان قاضی مینا شاه محمد صالح چونپوریست که دوازده سال به حضور پیر مانده فیضها ربوده و در توکل نامی شاه فتح محمد بلگرامی مرید قاضی مینا است، با تجرد و توکل در روضه شیخ عمر بهاری به لکهنؤ عبادات نموده در گذشت، همانجا دفن شد و شاه حیات الله سدهوری^۶ مرید قاضی مینا است صاحب وجد و وجدان بیشتر در سماع به وجد آمدی، وقتی تاسه روز در وجد مانده و مولوی قاسم بلهوری نیز مرید قاضی مینا است و قاضی

۱. ج: د، 'از آن جا' ۲. ج: د، 'و کمال و' کدام ۳. ج: 'داشت' ندارد

۴. الف: 'جهان' ندارد ۵. الف: 'نصرت' ندارد ۶. الف: 'سدهوری'

قیام الدین قنوجی و سید رحمت الله و مولوی محمد عوث خیر آبادی و مولوی محمد فرخ تنبوری و شیخ نور الدین کاکوروی و محمد سعید جونپوری و نور الدین بهاری و عشق الله اکبر آبادی و شاه یحیی نبیره پیر او شاه مجی قلندر نیز از مریدان قاضی مینا اند.^۱

موج احوال آن محرم رمز کن فیکون، آن مالک ملک صحو و سکون، آن سالک مسالک تمکین، آن مقتدای اهل یقین، آن عاشق پاکباز و متقی، مرد کامل حضرت حاجی قاضی محمد تقی خلف و خلیفه حضرت حاجی قاضی معین الدین معروف قاضی مینا است، از محتشمان این^۲ طایفه شانی بزرگ و احوال به غایت قوی و دست گیر داشت، آن قدر کسب و ریاضات به قدم^۳ توکل او نموده^۴ که به ترقیم راست نه آید. وی شیخ وقت و یگانه عصر خود بود، بر توکل الله بی زاد و راحله به حرمین^۵ رفت و دو حج گذرانید، یکی برای خود دویمی برای پدر خود، در^۶ مدینه مکرر ارواح پیغمبر او را نوازشها کرده یک بار از دست مبارک خود بسیار گلاب بر او پاشید. در مراد^۷ المریدین مملووظ آن حضرت نویسد ابتدا حال به تحصیل علم اشتغال داشت اول قدری از پدر خود تلمذ نموده^۸ بعد آن به لکهنو و قنوج خوانده^۹ بعدش در اله آباد از حضرت شاه قدرت الله فرزند حضرت شاه عبد الجلیل اله آبادی تحصیل کرد بعد از آن به ریاضات و مشقت عبادت مشغول شد، بعد چندی که بجاهده او به مشاهده^{۱۰} انجامید بر مسند هدایت نشست و عالم را فیض رسانید و از اعنیا کمال متنفر بود حتی الامکان به خانه خود روا دار گذار ایشان نمی شد و انکسار او انتهای نداشت، اکثر این شعر شیخ سعدی رحمه الله علیه را خواندی:

ز خاک آفریدت خداوند پاک پس ای بنده افتادگی کن چو خاک

۱. د: 'آمد' ۲. الف: 'آن طایفه' ۳. د: 'بعدم' و توکل

۴. د: 'نموده' ندارد ۵. ج: 'حرمین' شریفین رفت ۶. ج: 'د' و 'در'

۷. الف: 'مرید' المریدین ۸. ج: 'تلمذ' نمود' ۹. ج: 'د: قنوج' خوانده'

۱۰. د: 'لمشاهده' انجامید

فرمودی عبد را به نسبت معبود سوای رضا و تسلیم امری دیگر نباید. درویشی محتاج به عقوبت روزی نشسته بود، آنجا گذر غلامان امیر افتاد، از مشاهده حشم و خدم شان حسرت به خاطر برده به جناب اقدس کبریا عرض کرد خدایا بنده پروری ارین امیر بیاموز که به عبدهای خود چه عزت داده، بعد چندی آن امیر به عذاب حاکم خود بر آمد به جایش امیر دیگر رسید، او آن غلامان را گرفتار کرده به انواع عقوبت پیش آمده نشان خزاین و دفاین امیر معزول را می خواست آنها همه عذاب بر خودها انگيخته مطلق از راز خوانند خود خبر ندادند و حق بندگی بجا آوردند آنگاه سروش غسی به آن درویش رسید که ای درویش بندگی از غلامان امیر بیاموز، هر چند محنتها کشیدند و عقوبت برداشتند لیکن پاس خداوندی منظور داشته سر رشته بندگی از دست ندادند و تو در چندی اضطراب منصب تعلیمی بر معبود اختیار کردی، آن حضرت را کلمات عجیب در تصوف اند ثقلی نوشته می شود، فرمود حواس خمسہ به منزله گله و دل به رتبه گله به آنکه نگهبان گله است هر گاه او از گله غافل شد گله منتشر و متفرق می گردد و هم چنان دل^۱ هر گاه از یاد مولا غافل شد حواس به لهو و لعب^۲ مشغول شدند و دل از مادر و پدر که بدن و روح است تنه یک فرزند است اگر دیگری می بودی گله نانی حواس می نمود، حق تعالی کسی را صاحب یک دل^۳ نگرداند چرا که اگر بروی آسیبی رسد خاندان خسته و خراب گردد. سلطان بایزید بسطامی قدس سره را پرسیدند که سنت کدام است و فرض کدام؟ فرمود سنت ترك دنیا است و فرض صحبت مولا. کمالات و خوارق آن بی نظیر زمان چندان است که این مختصر گنجایش آن داشته باشد ثقلی چند تیمناً نوشته می شود. انوار الدین^۴ خان گویا موی به غایت پریشان حال و مضطرب احوال به خدمتش رسید، از سر تواضع و اخلاق هر چند آن حضرت چیزی تلاش نمود برای او بهم نرسید، ناگاه مزدوری از قطعات غله کتان^۵ آورد قدری از آن طلبیده پیشش نهاد، او بر سر خود گذاشت قبولیت تام به این غله در مزاج مبارك خوش آمد، او عرض کرد که کثیر العیادی و قلت معاش

۱ ج: د: 'دل' ندارد

۲ د: 'ناهو لقب' مشغول

۳ ج: د: 'ولد' نگرداند

۴ د: 'نور' الدین

۵ ج: 'غله' کنان، د: 'محله' کنان 'آورد'

بنده از ضمیر عرفان تصویر جناب پوشیده نیست، امیدوار تفضلات ام، چشم بر آب کرده فرمود که به دهلی رو، از آنجا قصد دکه^۱ کن، آنجا به منصب هفت هزار کری خواهی رسید، در پنج شنبه ازین کتان^۲ دو يك دانه خورده باشی تا که این کتان به حانة تو باقی خواهد ماند دولت ار حانة تو نخواهد رفت، هم چنان واقع شد که از سوی نظام الملك او صوبه دار آرکات گشت و تا امروز که سنه يك هزار دو صد و دو هجری است محمد علی خان پسرش حکم فرمای آن ملک است، به دستور به هر پنج شنبه فرزندانش اشتغال می کنند، چون ایام انتقال نزدیک رسیدند روزی در قبرستان بزرگان خود رفته در میان دو قبر که غیر از يك وجب فاصله زیاده نداشتند برای خود آنجا ارشاد کرد معروض داشتند نوعی ضمیر مقتضی نمی شود که این جاقبر به موجب حکم شرع کنده شود، فرمود، از تنگی جاتجويز نمی کند آنچه می گویم هم چنان خواهند کرد، بعد وفاتش که آنجا قبر کنديدن آغاز کردند حضاران را محل تعجب بود که بعد تیاری قبر از مزار مبارکش هر دو مقابر بر فاصله يك يك و جب ماند، چون وقت آخر رسید فرمود از علوم این جهان کتاب بسیار خواندیم و حالا بغیر از لاله الله محمد الرسول و این شعر سعدی هیچ یاد ندارم:

اگر دعوتم رد کنی و قبول من و دست و دامان آل رسول
از يك صد چند سال زیاده به قید حیات ماند و به تاریخ هفتم ذی حجه روز شنبه پاس روز باقی مانده که سه يك هزار و يك صد و هفتاد و شش هجری مقدس بود جان به مشاهده جانان تسلیم نمود و در مهونه توابع لکھتو مزار مبارکش حاجت روائی خلایق است، در آخر مصرعه ازین شعر سال وصالش نیز بر می آید:

از رقم سال وصالش رضوان قطب حق یافته فردوس مکان
انا لله و انا الیه راجعون معاصر قدوة العارفین بود، فیما بین محبت فوق الحد داشتند و آن حضرت را غیر از يك صبی که اولاد دارد دیگر فرزند عقب نماند و آن حضرت را اکثر مریدان صاحب نسبت هم شدند مثل شیخ فهیم الله ساکن نیوتنی که

۱. الف: 'هفت' ندارد ۲. الف: 'کتان' ندارد

ذکرش نوشته می شود و سید شاه تاج محمود چیناپوری حاضر و غایب به حالش الطاف بیکران داشت، از ابتداء توکل و تجرید اختیار نموده در مسیح آباد توابع لکهنؤ در مسجد منزوی گشته و شاه حفیظ الله که از اولاد امجاد حضرت خواجه احمد ایسوی سرترکستان بود نهایت مشقّت به اربعین هر سال کشیدی، آن حضرت او را بسیار دوست می داشت و مثنوی مولوی روم خوب می دانست و به ارواح مقدّس حضرت قطب دوران شیخ محمود قلندر لکهنوی هم نسبت انس ظاهر می کرد و با قدوة العارفین محبّت داشت، در لکهنؤ به حجره های روضه حضرت وحدت مخدوم شیخ سنا می ماند همانجا انتقال کرد و به حای مزار مبارکش به مکان علاحه احاطه کرده او را مدفون ساختند، انا لله و انا الیه راجعون و ازین جنس مریدان آن جناب اند تا کجا شرح دهد.

موج احوال سید درگاهی بلگرامی صاحب مآثر الکرام نویسد اوایل حال قدم تحصیل علم گذاشت به قصبات اطراف بلگرام سیر کرد، علمی عصر کتب درسی علی الترتیب به او تلمذ دادند، آخر به خدمت قاضی علیم الله کچهندی فاحه فراغ خواند، چون از مرانب قان به منازل حال افتاد شیخ عبد الرسول عم حقیقی قاضی علیم الله مرید و خلیفه شاه مجی قلندر دست ارادت داد تربیت های باطنی یافت، آخر عنان به وطن اصلی منعطف ساخت و تادم واپسین به شغل درس و یاد الهی بسر آورد و در عشر ثانی بعد میه الف از تنگنای امکان به وسعت آباد لامکان شتافت، آرام گاهش بلگرام.

موج احوال آن قدوة محققین عالی مقام، آن زبده کاملین معارف انجام، آن ولی برحق بلا اشتبه، موحد کامل حضرت شاه حمایت الله از نژاد قاضی جیانیوتنی مادرش از اولاد امجاد^۲ مخدوم شیخ مینا لکهنوی بود، جامع بود میان علم ظاهر و باطن، در سن هیزده سالگی از تحصیل علم فراغت نموده قرآن مجید را حفظ نموده بعد از آن در سلك مریدان شاه صفی قلندر اسیتھوی در آمد و شاه صفی به چند

۱. ج: د: 'سید' درگاهی

۲. ج: 'اولاد مخدوم'

واسطه سلسله بیعت او می رسد به شاه مجی قلندر لاهریوری بدین طریق شاه صفی از سید میر و او از شاه یوسف امیتھوی و او از حضرت شاه مجی قلندر لاهریوری و از کلام شریفش نسبت بیعت او به قاضی محمد تقی مهنوی ثابت می شود، الغرض ریاضات و مجاهدات شاقه کشیده به مرتبه تکمیل رسیده و اجازت بیعت خانواده قادریه و چشتیه و سهروردیه از حضرت قاضی محمد تقی مهنوی یافت، او را کمالات و حوارق عادات بیشتر است که درین مختصر گنجایش آن ندارد، دو یک سخن به تبرک نوشته می شود که فضل علی قانون گو پرگنه آسبون در اتمام طفولیت نظر قبول^۱ آن مقبول الهی بود، شکر الله خان افغان مبلغ آباد به چاکران خود گفت، صبح بروید و سرفضل علی بیارید، چون فضل علی بر مقدمه آگاه شد به آن حضرت اطلاع نمود، وی جواب داد هراس مکن از بلایی که شب در میان است، صبح فوج شجاع الدوله ناطم رسید و سرشکر الله خان ببرید، وی را کمالات بس رفیع اند، اکثر اندرون حجره به شکل شیر او را دیده اند، نگارنده زخار وقتی که در مجلس عرس او رفت بعد فراغت مجلس بر مزارش برای فاتحه برفت و به نماز مغرب مشغول شد، آن حضرت را^۲ پیش خود استاده دیدم، بعد فراغت نماز بر مزارش رفتم و فاتحه خواندم، به تاریخ بیست و دوم رمضان سنه یک هزار و یک صد و هشتاد و چهار یا پنج هجری وفات، مزار شریفش در قصبه نیوتنی زیارتگاه خلق است.

موج احوال آن مخزن اسرار مظهر العجایب، آن مطلع انوار مظهر الغرایب، آن مقتدای واصلین مقام حیرت، آن پیشوای عرفین^۳ منزل معرفت، آن خلاصه دودمان حیدر صفدر، فخر المجاهدین سید باسط علی قلندر از سادات حسینی^۴ سکنه فریه براگانو توابع بلده اله آباد است و من بعد فریه دمکره را که براگانو فاصله ده^۵ گروه دارد از آبادی^۶ خود تفاخر ازل و ابد بخشید و به خانواده عالیه قلندریه خلف و خلیفه پدر خود سید ماه خلیفه حضرت شاه مجتبی عرف شاه مجی قلندر

۱. د: قبول ندارد

۲. الف: را ندارد

۳. د: ۳: عارض منزل

۴. الف: سادات چشتی

۵. د: در کرده

۶. ج: آبای خود

لاہریوری است. ابتداء حال در خیر آباد کسب تحصیل علم صوری از حضرت حاجی صفت^۱ اللہ نمود، جدش کہ جاذبہ محبت خدا او را بہ سوی^۲ خود کشید بہ مجاہدات شاقہ و ریاضات فوق الطاقہ اشتغال نمود، چون مجاہدہ اش بہ مشادہ انجامید بر مسند ارشاد نشست عالمی بہ وی تولا نمودہ، بیشتر استغراق بہ حالش غالب بود، سکر لازمہ مشاہداتش بود، اکثر از کون و مکان در آن حالت خیر نداشتی، بہ چنین اوقات حضاران را از ملازمتش حذر بود کہ ہر چہ خیر و شر در آن وقت بر زبانش می گذشت حکم فضای میرم داشت و با این ہمہ حالت سکر در متابعت سنت رسول علیہ السلام خلی متابع بود، نوعی از حادثہ شریعت قدم بیرون ننہاد و از مدح و قدح کسی کاری نداشت و از ملاقات اغنیا غایت متنفر بود، بہ خانہ ازین جس اشخاص قدم ننہاد و ندور و فتوح بذل و ایثار محتاجان داشت، کرامت و خوارق عادات بسیار سر می زد، اہلیہ آن حضرت از مدت بہ مرض صعب گرفتار بود، روز انتقال او فرمود کہ رفقت فیما بین از مدت واقع است چسان^۳ تنها باید بود؟ ازین قول مردم در استعجاب بودند، چون اہلیہ او را قبض روح شد مسعود علی پسر خورد را در بر گرفت و شفقت نمود و رخصت کرد، ساعتی بر آمد کہ آن حضرت ہم ازین جہان انتقال نمود، ہردو^۴ جنازہ یک جا خواندند و قبر در دمرہ و این واقع ہفدہم ذی حجہ سال یک ہزار یک صد نود و شش ہجری رو داد، سید مسعود علی و سید خدا بخش فرزندانش بہ زیور صلاح آراستہ اند. مولوی عبد القادر جونپور و شاہ کاظم قلندر کا کوروی بانی خانقاہ کاظمیہ کا کوری از خلفاء سید باسط علی قلندر بودند.

موج احوال آن در تصوّف بہ مقام بسط و مسروری، میر کفایت اللہ معروف بہ شاہ کونین رامپوری سید نیشاپوری از^۵ نژاد سید علاء الدین اعلی بزرگ کنتوری ابتداء حال بہ سپہ گری اشغال داشت آخر ترک آن نمودہ بہ حلقہ مریدان شاہ باسط علی قلندر در آمد، حالت صحیح داشت، از ملاحظہ جمان تصدیق فقر و

۲. د: 'چنان' تنها

۱. د: 'سوی' ندارد

۱. د: 'رحمۃ اللہ'

۵. د: 'او' نژاد

۴. ج: 'نماز' ہردو

درویشی معلوم می شد، در مریدان پیر خود افضل بود، روزی خادم خود را به خدمت پیر فرستاد و گفت جلد آنجا برسی، خادم از تقول زبان پیر چندین منازل^۱ را در اندک فرصت طی کرد، عالمی بود مدتها بر آستانه حضرت شیر بیشه کبریا علی مرتضی مجاهدات نموده ماذون شد که در بند^۲ رود به سید باسط علی قلندر اخذ فواید کند، چون او در خدمت سید رسید از تصرف سید مجذوب شد، در خاک غلطان ماندی، مطلق شعور ستر نداشت، روزی پیر فرمود ای خلف شرع ستر کن، بر فور این کلمه جذب او مبدل به سلوکی شد و اذن اقامت بداون یافت آنجا مدتها رهنمونی کرده در گذشت.

موج احوال آن جامع کمالات واصلان، آن متصرف مقامات عاشقان،
 مرشد و رهبر حضرت شاه فتح قلندر از واصلان عالی و عاشقان معالی معروف عالم به قطب القطب و معروف به خلائق از عمده اصحاب شاه مخی قلندر است. کرامت ظاهر و خوارق باهر داشت. روزی از هنودی بر لب آب گنگ فرمود، بر چلم قلیان آتش بیار، او انگار کرد، فرمود ای گنگابی، فی الحال زنی حسین به زیور آراسته بالباس فاخره از آب گنگ بر^۳ آمده چیم قلیان بدو سپرد که آتش بیار، او هم چنان کرد و برفت و در قلندرپور قریه آبد کرده خود مقیم بود، اعظم خان راجه آنجا به وجهی از آن حضرت خصوصت کرد، از قریه برآمد و جای مراقب نشست و گفت که بعد هیزده روز اعظم خان^۴ خواهد مرد، چون وعده منقضی شد خلق را از خلاف وقوع قول او استعجاب رو داد که اعظم خان زنده است، بعد هیزده روز^۵ سر از مراقبه بر آورده فرمود اعظم خان بمرد، تاریخ قلم بند کردند مطابق افتد، دویم شعبان وفات.

موج احوال آن صدوق خوارق عادات، آن به تصرف مافوق حالات، آن
 انفاسش تیر به هدف حضرت شاه آصف مرید و خلیفه حضرت شاه فتح قلندر است. ریاضت و کرامت کثیر داشت و به فقر و گمنامی به رتبه رفیع، پیشوای

۱. د: 'منازل' ندارد	۲. ج: د: 'هند' رود	۳. د: 'میان' آب
۴. ج: 'یر' ندارد	۵. د: 'چنان' خواهد	۶. ج: د: 'ماه' روز

اصاغر اکابر وقت بود، عظیم الدین نظام آبادی دو زن به دفعات نکاح کرد هر دو بمردند، آن حضرت بدو فرمود زن سیومی بخواه من کفیل حیات او ام، عظیم الدین زن دیگر بخواست بعد چندی او هم به مرض صعب گرفتار شد، چون نوبت به نزع رسید به آن حضرت در آن وقت به حضور پیر خود بود خبر کردند، از پیر رخصت خواست، پیر از فراست باطن دریافته فرمود در قضا و قدر الهی مرد تامل شرط است من امانت های بزرگان به تو سپرده ام که بعد من نفع به خلق رسانی، گفت از سیدی وعده کرده ام خلاف نمی توانم کرد، چون به نظام آباد رسید آن زن فوت شده بود، فرمود^۱ او را سگته شده است کاسه شربت بیارند، شربت پیش آوردند می خواست که بنوشد فقیری به طریق ملامتیه از مدّت در نظام آباد ساکن بود، از در در آمد و گفت ای آصف تو امانت دار پیر خودی این کاسه زهر هلاهل به من ده کانسه بدو^۲ داد آن فقیر بنوشید فی الفور جان به مشاهدۀ جانان سپرد، آن زن زنده شده به سخن آمد و مدّتی بزیست^۳، شاه آصف بعد چندی حیات عزیز که پنجاه سال شش ماه باقی بود به برادر قاضی جمال بخشیده و خود وفات کرد در سال يك صد و چهل و يك هجری.

موج احوال آن به عشق دوست واله، **شاه محمّد صالح دیوانه**، وی مرید شاه فتح قلندر است، مشایخ بزرگ شان عالی در مجاهده داشت، محمّد شاه پادشاه مستفید ملاقات ایشان شد، در وزیر آباد متّصل شاهجهان آباد تکیه عالیۀ اوست، مرقّد شریفش حاجت روای خلائق آن جا است، بعد از وی خلف صدق او محمّد عوف به تکمیل ارشاد طالبان طریقه پدر^۴ را زیب می داد.

موج احوال آن عامل عمل^۵ بر حق، آن از دم و قدم فنای فی الحق، آن درویش عالی جاه، **حضرت شیر علی شاه** مرید و خلیفه شاه نظیر محمّد^۶ قلندر که به چند واسطه به شاه فتح قلندر می رسد، از غایت عبادت و طولانی حیات به مرتبه شیخوخیت رسید، پیر فانی و صاحب نسبت جاودانی گشته، از سادات دهلی

۱. د: 'از' او ۲. د: 'کانسه بدو' ندارد ۳. د: 'سسخن آمد و مدّتی بزیست' ندارد
 ۴. د: 'پندر' را ۵. د: 'عمس' ندارد ۶. ج: 'شاه محمد قلندر'

است، ابتدا حال در لشکر سلاطین روزگار به سپه گری پرداختی، سپس ترك آن وادی نموده شیوه نامرادی گزیده به کمال همت و توکل در لکهنو بر بلندی رخت اقامت افگند، تمام عمر همانجا گذرانیده و ریاضات شاقه کشیده در تصوف رتبه عالی بهم رسانید^۱ طرفه آنکه زوجه اش نیز به ریاضات مشغول شده و در نواح مرادآباد^۲ گذرانیده موسوم به حیدر شاه گردید، آخر عمر به لکهنو آمده زندگی قضا کرد و در دایره شوهر خود مدفن یافت، عارفه صاحب کشف بود، خرق عجیب ازو ظاهر می کنند سپس آن حضرت در شهر رجب سنه يك هزار دو صد و يك هجری به خانه احبّار رفته رخصت سفر آخرت خواست، به روز چهار شنبه تاریخ سال ماه مذکور نسایی^۳ از مغنیه به عیادت بیماری او آمد، ازو فرمود چیزی بخوان، او مشغول به سرود شد، آن حضرت نعره حق بر آورد همراه آن نعره جان به جانان سپرد، در لکهنو به تکیه خود خوابگاه نمود.

موج احوال آن مست باده بی خمار، آن فارغ از مشاهده اغیار، آن پیوسته مشتاق لقای شاهد، عاشق صادق شاه عبدالواحد، از بزرگان روزگار و عاشقان سرشار، به غایت مرتبه رفیع القدر درجه بلند همتی دل پسند داشت، در زهد و ورع و فقر^۴ و فنا ممتاز بود، الهدیه برادرزاده قاضی مجتبی عرف شاه مجا قلندر لاهریوری است، اصلش از شرفای اهل هند^۵ است، محمد فاضل قدوائی بجای فرزند پرورش او نمود، چون به سن تمیز رسید حذیه حق بدو رسید به ریاضات و مجاهدات شاقه مشغول گشت، در اندك ایام سیر سلوک را تمام کرده همراه پدر به دهلی رفت، از آن جا به کمال توکل زیارت حرمین و نجف اشرف و کربلای معلی نموده به دهلی رسید، از دو سال پیشتر می گفت که فوج قاهره می آید، چون نادر شاه آمد دهلی خراب شد فول^۶ او را تصدیق نمودند، از اعنیا التفات نمی داشت. مولوی علم الهدی گوید، چون احمد ابدالی سلطان ایران در هند با فوج دکهنیان مستعد جنگ شد.

۱. د: 'شاقه کشیده'. تا... بهم رسانید ندارد ۲. د: 'ریاضات... تا... مراد آباد ندارد

۳. ج: 'نسایی' ندارد؛ د: 'فدای' ۴. د: 'چندی' بخوان ۵. د: 'فقر' ندارد

۶ الف: 'بلند' است

روزی آن حضرت در لکهنؤ به وجد آمده گفتن گرفت، لشکر اسلام^۱ نیز خوب زد و تفنگ خوب زد تا دیری این چنین کلمات می فرمود، بعد چند روز خبر فتح احمد ابدالی رسید، او را خوارق عادات بسیار است، مدت حیات شریفش هفتاد، در سنه يك هزار يكصد و هشتاد و پنج هجری به تاریخ..... ماه رجب به جوار رحمت حق پیوست به دایره شاه پیر محمد لکهنوی مدفون گشت، رحمة الله عليه.

موج احوال آن به عشق گوی برده، آن دست از دو عالم افشوده، آن سرمایه انکسار و سرافکندگی، **حضرت شاه غلام بندگی** قدوای مولی است به درویشی ملقب به لقب^۲ کرم شاه گردید، ابتدا حال به روزگار سپه گری منتقل بود، چون جذبه عشق الهی به حالش غالب آمد ترك آن وادی نموده شیوه^۳ نامرادی گزید^۴، در سلسله قلندریه از شاه عبد الرحمن سجاده نشین شاه مجتبی بیعت نمود و اخذ فواید کرد و به ریاضات شاقه مشغول شد، در چند مدت او را مشاهده رو داد، چندان خوارق عادات بی ریب و ریا و بی تکلف ابرو سر زده که خلق را محل استعجاب گردید، بالفعل از جمیع خویش و یگانه بیگانه گشته در قصبه این نواح اوده اقامت گزید^۵ نامردم مشاهده نمودند که جوی سر جو که زیر آن قصبه واقع است خیلی عمق دارد و از سایر جوها زیاده تر زخار است آن را عبور می کند که آتش از شتالنگ زیاده نمی آید و ترك به درجه اتم دارد که به کناره دریا سکونت دارد و ندور و فتوح کسی قبول نمی کند، عشق و درویشی بر ذات عديم المثال او ختم است، ابتدا کد خدا شده بود بعد ترك از اهلیه تعلق نگرفت.

موج احوال آن لرزان از جذب الهی، آن خندان از مشاهده انوار نامتناهی، آن معدن مراد نامرادی، **حضرت شاه اولیا خیر آبادی**، از اولاد^۶ اسجاد سید نظام الدین الهدیه خیر آبادی، مشرب قلندریه داشت، صاحب جذب و کرامت خرق عادت به وسعت ازو به عمل آمده، از جمله تصرّفاتش آنکه شخصی دعوت او نموده طعام به کثرت پیش آورد، از مریدان خود شخصی را فرستاد که برو طعام را تصرف کن، او

۱ د: لشکر اقلیم، نیز

۲ الف: 'ملقب' ندارد

۳ ح: 'گردید'

۴ ج: 'گزید' اکثر مردم

۵ الف: 'اولیاء' امجاد

همه طعام را خود خورد و سیر نشد الجوع الجوع کرده پیش آمد پس خورده بدو عنایت^۱ کرد از گرسنگی تسکین یافت، مزار شریفش در دکه‌ی است. دو پسر داشت - یکی شاه مولوی اسحاق بود مرد بابرکت، دویم حضرت شاه جهیدا کهیروی که آفتاب سپهر ولایت بود، ذکرش به جای خویش ثبت شده ازین هر دو بزرگان یکی بزرگ در دکه‌ی سجاده نشین جد بزرگوار اند و باقی در خیر آباد.

موج احوال آن متصرف مقام صحو، آن به مشاهده دلدار محو، آن مقبول خاص و عام، درویش کامل حضرت بدر اسلام ساکن قصبه پالی متصل ساندی سلسله نسب^۲ شریفش منتهی می شود به حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه، از کاملان زمانه حالی قوی و مشاهده غالب و عشق وافر اخلاق حمیده و اکثر تصرفات پسندیده داشت، در خانواده قلندریه مرید شاه عبد اللطیف اکبر آبادی^۳ خلیفه حضرت شاه شوق قلندر که به چند واسطه دست ارادت به حضرت سید خضر رومی می رسد بود، در سنّ صغیر به مکتب^۴ خانه به تحصیل علم مشغول بود ناگاه حضرت شاه عبد اللطیف سیر کنان در قصبه پالی بر در آنحضرت فرود آمد، برادرش به تقدیم مراتب خدمت و تواضع او کوشید، شام که آن حضرت به عمر چهارده سالگی حسن و جمال بر کمال داشت از مکتب برخاست، شاه عبد اللطیف او را پیش خود خواند و شفقت ها نمود و به خود کشید، او حضرت از همه افسرده خاطر شده شب و روز حضوری پیر اختیار کرد پس از چند روز که شاه عبد اللطیف قصد اکبر آباد نمود برادرانش فرمود من برای تربیت او از عالم غیب مأذون شده ام بالفعل نزد شما می گذارم، بعد روانگی شاه عبد اللطیف پس از دو روز جذبه کامل بهم رسید به عرصه قریب باز شاه عبد اللطیف آمد او را تلقین نمود پس حالات عجیب و کمالات غریب را مالک شد. در اثنای سخن گفتن از جهت کمال مشاهده سر رشته سخن را سهو می کرد و صد صد بار نام هر یک را می پرسید و مجرد ماند و به قید غذا و قوت هرگز نبود و برای رفع خطر قضا حاجت نیز قید نداشت و لباسش

۱. الف: 'امانت'؛ د: 'اعانت' کرد ۲. الف: 'سلسله' 'ایست' ۳. الف: 'اکبر آبادی' ندارد

۴. د: 'به کسب' خانه ۵. د: 'ده' روز

جامه و دستار مشایخانه پوشیدی، از غایت کمالات رئیسان وقت روی نیاز بدو داشتند و خوارق اعلانیه ازو سر می زد، وقت تحریر احوال بصدور حیات.

موج احوال آن قدوة حق پرستان خدا شناس، آن سرخیل و ارستگان قید صورت و لباس، آن طبیب علت‌های نفسانی، آن شفا بخش پنهانی، آن گشاینده قفل بسته دل به اشاره کلید ابرو، آن نماینده صور حقایق به مواجهه آیینه رو، آن واقف رموز خفی و جلی، مقتدای اهل تلقین **شاه مظهر علی** مرید شاه خاکی قلندر لاهوری از بزرگان روزگار به یاد دوست دایم بیدار، در تصوف بس رتبه بلند و درجه ارجمند داشت، از حجره خود قدم بیرون نمی کرد از نهایت کم خوری غیر از استخوان و پوست باقی نبود مدام شگفته خاطر ماندی، اگر چه بزرگانیش از قدیم به خانواده چشت بیعت کرده آمده اند او به امر غیب به سلسله قلندریه در آمد، مرزا کلب علی روایت نموده که محمد هاشم نام یکی از احبای من اخذ فواید دینی آنحضرت نموده به مجاهدات و مشغولیها در آمد، یکی نساء مغنیه که پیش از ترک محبوبه او بود شبی به خلوتش در آمد و وسوسه شیطانی بر انگیخت، قریب بود که عهد بوبه محمد هاشم بشکنند، آن حضرت درون حجره پیدا شد طیانچه بر رخس زد و از آن باز داشت، وقت صبح که محمد هاشم که به ملازمت پیر رفت از سر گذشت شب او را آگاه ساخت و از پیر^۱ چیزها منع فرمود، وقت تحریر احوال بصدور حیات.

موج احوال آن صاحب حالات کرامت آمیز، آن در عشق محبوب محبت بیز، آن به سایر صفات اولیاء الله، **حضرت شاه شکر الله** از نژاد شیخ سعدی کاکورویست، مرجع مرتاضین خوارق کیش و ملجای عاشقین دلریش، در تصوف بس عظیم القدر بود، کمالاتش ازینجا قیاس باید کرد که شاه^۲ عبد الله نام مریدی داشت، وی به تقریبی امیر زاده را که مرده بود زنده ساخت، چون به خدمت پیر آمد در حجره بند نمود قفل کرد، دیری نگذشت که قاضی و مردم حکام رسیدند که ما به صلب او آمده ایم که احیاء موتی کرد و پاس شرع نگاه نداشت، پیر اشاره به حجره کرد و کردند شاه عبد الله را نیافتند، قول پیر را غلط انگاشته مواخذه

۲ الف: 'که عبد الله' نام

۱ الف: 'و ازین خبرها' منع

نمودند، گواهان شرعی گذشتند، بعد کردن احیاء موتی عبد الله داخل آن حجره شد قاضی و غیر آن لاچار برگشتند، مردم از شاه شکر الله استفسار احوال عبد الله کردند، فرمود که او همان وقت در پتنه رسید، تاریخ قلم بند نمودند از تحقیق قول شیخ به تصدیق رسید، رحمة الله علیه.

نهر سیوم:

در احوال شهدا:

قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله اکرم الشهد بخمس کرامات لم یکرما بها احد ولا انا. یعنی به درستی^۱ که حق تعالی گرامی کرده است شهیدان را به پنج کرامت که گرامی نه کرده است هیچکس را و نه مرا. احدها، ان ارواح جميع الانبياء يقبضها ملك الموت و ارواح الشهداء يقبضها الله تعالى یعنی به درستی که^۲ ارواح همه پیغمبران قبض می کند ملک الموت و ارواح شهیدان را قبض می کند الله تعالی. الثانی، ان جميع الانبياء يغسلون و انا والشهداء لا يغسلون یعنی به درستی که همه پیغمبران غسل داده می شوند بعد از مردن و من هم چنین باشم و شهیدان غسل داده نمی شوند. والثالث، ان جميع الانبياء یکفنون و انا کذاک والشهداء لا یکفنون یعنی به درستی که همه پیغمبران کفن داده می شوند و مرا همچنان باشد و شهیدان را کفن داده نمی شود. الرابع، یسمون الانبياء الموتی و انا کذاک یقال مات محمد والشهداء لا یسمون با الموت بل یقال احیا یعنی می نامند همه پیغمبران را بعد از وفات مرده همچنین ما را خواهند گفت که مرد محمد و شهیدان را مرده نمی نامند بلکه زنده می گویند. الخامس، ان الانبياء یشفعون يوم القيامة و انا کذاک والشهداء یشفعون کل يوم و يوم القيامة به درستی که شفاعت خواهند پیغمبران روز قیامت و من هم و شفاعت می کنند شهداء هر روز و روز قیامت هم. ازینجا باید فهمید که مرتبه کشتگان حق جل و علی از کل مراتب بلند تر گردانیده است و عجیب متاع عظیم الشان است چنانچه در کلام قدسی خبر داده من قتل نفسه فلنا دینه پس انبياء و صلوة الله علیهم چرا حسرت نبرند چون

۳. ج. د: همه ندارد

۲ الف: که ندارد

۱. د: بد وستی که

به نزدیک حق تعالی هیچ مرتبه از مرتبه شهادت بزرگ تر نه بود از آنجهت این نعمت مخصوص خاصه به اهل بیت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نصیب گردانید و علما گویند که فضل خسروی که شهدا راست موجب شرف شهدا بر انبیا صلوٰه الله علیهم اجمعین نتواند بود زیرا که از فصل حق تعالی بر ذات پاک انبیا آن درجات عطیات مبدول اند که ما لا عین رأت^۱ و لا اذن سمعت و لا خطر قلب احد نظیر این تقریر می تواند بود که سپاهی اسبی به این خوبی داشته باشد که در طویله بادشاه نباشد^۲ مطبوع طبع بادشاه بوده باشد پس از جهت ملکیت آن اسبی^۳ نمی تواند بود که آن سپاهی از درجه بادشاه درجه زیاده داشته باشد چرا که ملکیت یک اسب به این شخص که اگر رتبه حاصل است الوف سلوف آن از نعمتهای عالم رتبه به بادشاه متحقق.

موج احوال آن سلطان سبطنت دنیا والدین^۴، آن بالیقین محمود ارباب یقین، آن غنچه شاخسار گلبن شهادت، آن ارغوان گلشن سعادت، آن گلزار جراحات کاری، آن لاله زار محبت باری، آن صبح شفق پوش روشن دلی، آن آفتاب عالم ناب متجلی، آن مورد افضال کمال، آن پروانه شمع^۵ ذات بی زوال، آن محل اعتقاد شاه و گدا، آن به کشتی شاه و گدا ناخدا، آن مدد عامش نصرت خاص، آن از غایت کرامت اخص الاشخاص، آن کوه کرامت تکبیر، آن بر شکوه سعادت منیر، آن بسمل عید قربان رضای معبود، محبوب حق حضرت سالار مسعود به سپه سالار امیر ساهو بن میر عطاء الله علوی بن طیب بن محمود بن^۶ ملک آصف بن بطل بن عبدالمنان محمد حنفیه بن علی مرتضی کرم الله وجهه. در مرآة مسعودی نویسد که سلطان محمود غزنوی خواهر خود سترمعلا نام را به سالار ساهو کدخدا کرد از وی حق تعالی سالار مسعود را به وجود آورد، این تمام شجاعت و میل جهاد به کفار برای حلالیت دین و علو مقدمات اسلام محبت^۷ رب العالمین

۱ الف: 'فاین رات' ۲ د: 'که سپاهی اسبی ناین خوبی داشته باشد که در طویله بادشاه

نباشد' ندارد ۳ الف: 'اسبی' ندارد ۴ د: 'ضیاء الدین'

۵ الف: 'شمع' ندارد ۶ ح: 'ن عمر بن ملک ۷ ج: 'محمد محبوب رب العالمین'

سالار مسعود را از فیض خاندان معلی شان حضرت اسد الله الغالب بوده^۱، بعد از ایمة معصومین رضوان الله علیهم اجمعین آن نعمت دو جهانی و خاصه عطای سبحانی که مطلوب جمیع واصلان حق است بر سالار مسعود بی پرده متجلی گشت که تا امروز ظهور کرامت علانیه او حاص و عام را حرف بر علو کمالات نیست. در مرآة مسعودی است که وی هفده ساله بود مثل شاهزادگان با مصارف بلند محفل دل پسند داشت و بیشتر صحبت با علما و صلحا و فقرا داشتی و تذکره غیر از قال الله و قال الرسول در مجلس او نگذشتی، چون وی را جمال با کمال بود بسیاری از آرزوی^۲ دیدار فرحت آثار او حاضر می ماندند، چون سلطان محمود لشکر کشید و فتح نمود و سومنات را غارت نمود اموال خارج از شمار از نقد و جنس و جواهر به دست آورده بت سومنات را گرفته معاودت به غزنی نمود و بر در دولت سرای آن بت را بینداخت^۳ رسولان کفار کشمیر رسیدند به عوض مبلغ خطیر درخواست پس یافتن آن بت نمودند، درین مقدمه بادشاه از حسن میمندی وزیر مشوره نمود وزیر گفت شما سلطان اید شاه را خزانه وسیع برای فوج می باید مبلغ خطیر از اینها بگیرند و بت را به کفار سپارند، سلطان برین مقدمه اندکی راضی شده بود که سالار مسعود غازی حاضر بود گفت به وزیر، ای خواجه شما^۴ می خواهید که به روز حشر آذر را بت تراش خطاب کنند و محمد را بت فروش، سلطان از شنیدن این کلمه بت را بشکست، جواهر به قیمت^۵ گران از ارسال کفار ده چند زیاده در شکم بت بر آمد و حسن میمندی وزیر از سالار مسعود غازی خصومت گرفت، سلطان برین مقدمه اطلاع یافته روزی به سالار مسعود گفت که تو دیده مائی^۶ و بی تو زندگی دشوار می شمرم^۷ لیکن حسن میمندی وزیر^۸ روادار اقامت تو به حضور من نیست به لحاظ بعضی مقدمات که اصلاح آن از حسن تعلق دارد به خاطر می گذرد که شما به سرحدات شکار بازید یا در خدمت پدر سالار ساهو بروید به ملتان، بعد چندی سر هنگ میکائیل را روانه

۳. د: 'بت را بینداخت' ندارد

۲. د: 'وی' دیدار

۱. ج: 'غالب' 'فزود'

۶. الف: 'نور دیده های'

۵. الف: 'نعمت' گران

۴. الف: 'شما' ندارد

۸. الف: 'وزیر' ندارد

۷. د: 'می شمرم' ندارد

ساخته ترا طلب می کنم پس حضرت سالار از سلطان محمود رخصت شده از پنجهزار سوار و خلعت و خیمه و خرگاه راه هند گرفت، در اثنای راه باز بر طایری راند، باز توجّه به طرف طایری^۱ نکرد، بر شجری نشسته و آواز دادن آغاز کرد هر چند طلبیده نه آمد، سالار فرمود این مقدمه خالی از حکمت الهی نباشد، این درخت^۲ را ببرند و بیخش بکنند، چنان کردند خزینۀ بی شمار برآمد آن را بار کرده همراه گرفت و مردم از هر جوانب و اطراف در ملک طلب داشت تا به رسیدن دهلی زیاده از يك لك سوار جمع شده بود و رای مهپال حاکم دهلی جمعیت فوج و فیلان جنگی بسیار داشت فیما بین جنگ واقع شد، لشکر کفار قتل شد^۳ و رای مهپال و برادرش سری پال بگریختند آنها هم به قتل آمدند، هر چند مردم مبالغه نمودند که سالار بر تخت دهلی نشیند فرمود من جهاد برای تخت نمی کنم ما را به خدا راریست که سوای او و من دیگری نداند، میر سید اعزالدین امیر همراهی سالار که در آن جنگ به مرتبۀ شهادت رسیده بود او را دفن کرده امیر بایزید جعفر را با يك لك پنجاه هزار به دهلی گذاشته به انتظام اچ و ملتان تعلّق به او کرده کوچ به طرف میرته نمود^۴ رایان آنجا اختیار کردند، از آنجا به قنوج آمد، رای جیپال زمیندار آنجا مراسم عبودیت و اطاعت بجا آورده ضیافت فرستاد و خود به گوشه پوشیده شد، حضرت سالار عبور گنگ نموده به ستر کهه آمد که در آن وقت از قنوج تا ستر کهه هیچ آبادی سوای ستر کهه نبود اقامت نمود و فوجها و عمال به اطراف و جوانب تعلّق ساخت چنانچه سالار سیف الدین عم خود را و میان رجب سالار کوتوال لشکر خود را به سمت بهرائچ روانه ساخت، بعد ازان مهی بختیار را با يك لك هشتاد هزار سوار که از سمت فردوس تعین نمود و امیر حسن عرب با هشتاد هزار کس طرف مهونه تعین فرمود و میر سید^۵ علی که الحال به لال پیر مشهور است با يك لك چند هزار سوار^۶ کس طرف گویاسو رخصت داد و ملک فضل را با نود هزار کس به طرف جونپور رخصت نمود و خود با حشمت و شوکت در ستر کهه شکار می باخت و همانجا غازیان به زور شمشیر عمل قرار

۱. الف: به طرف 'طائر' ۲. الف: 'درخت' ندارد ۳. د: قتل 'شد'

۴. د: میرته 'شود' ۵. ج: میر 'سعد' علی ۶. ج: 'سوار' ندارد

واقعی کردند، رایان کره مانك پوراؤل دو زین اسب از جادو ساخته برای هلاکت سید الشهداء به طریق تحفه فرستادند مقبول نه افتاد آخر کدام حجامی ناخن گیر از زهر آب داده به مصلحت رایان کره مانك پور آمد بهر کیف ناخن گیر به ناخن آنحضرت رسید زهر سرایت کرد، از استعمال زهر مهره شفا یافت، حضرت سالار غسل شفا نموده به هر جوانب و اطراف عاملان از قصه زهر و شفا توأم مطلع^۱ نموده خطی به والد خود که صوبه دار کاهیر بود نوشت، چون سالار ساهو والد آنحضرت ازین حکایت مطلع شده به مادر سالار شهدا آن خط بنمود از حکایت زهر بر وی حالتی رو^۲ داد که از همان خدشه بعد چندی زندگی قضا کرد استخوانش به غزنی فرستاد سالار ساهو به سلطان محمود عرض داشت نمود که بجای من حاکم دیگر فرست که به خاطر ستر معلا من همراه سالار مسعود نرفته بودم اکنون او از میان بر خاست من به هند پیش سالار مسعود می روم، چون سالار ساهو به ستر کهه مع فوج رسید سالار الشهداء استقبال نموده مراسم عبودیت به تقدیم رسانیده تاسه روز مجلس جشن آراسته نمود، چون خبر مقدم سالار ساهو به جمله کفار رسید زور اسلام زیاده دانسته متغیر و متحیر شدند، رایان گره مانکیور به رایان بهرایچ نامه نوشتند و به دست زنارداران و حجام دادند که برسانند، ملک فیروز هر سه جاسوسان را از رهگذر دست آورده حاضر ساخت به شفاعت سالار الشهداء زنارداران امان جان یافتند و حجام به قتل رسید، بر مضمون رقایم مطلع شدند نوشته یافتند که رایان مانکیور به رایان بهرایچ نوشتند که اهل اسلام بیگانه طریق^۳ دخل درین ملک کرده اند ازین طرف ما و از آن طرف شما بر آئیم آنها^۴ را هلاک سزیم حضرت سالار ساهو به افواج کثیر سوار شد و در فوج مقرر ساخته جماعی بر سر رایان مانکیور و قومی بر رایان کره فرستادند، جنگ عظیم شد، هر دو رایان شکست خوردند و به قید آمدند، سالار ساهو آنها را به ستر کهه فرستاد، سالار شهدا به بهرایچ^۵ به سالار سیف الدین نوشت که اینها را به احتیاط نگهدارند، پس سالار ساهو ملک عبداللہ را با سی هزار سوار در کره و ملک قطب حیدر را با بیست هزار سوار در مانکیور

۳. ج: 'طریق' ما

۲ الف: 'مدد' داد

۱. ج: 'اطلاع' نموده

۵. ج: به بهرایچ 'فرستاد'

۴. ج: 'اینها' را

گذاشته خود معه تمام غنائیم معاودت به ستر کهه نمود، ناگاه خبر رسید که در عزنی سلطان محمود رخت حیات ازین جهان بر بست، چون این خبر در تمام اقلیم فاش شد و به سمع رایان و جمله کفار ان رسید، همه ها یکدفعه شادان^۱ شده با هم نامه و پیام نمودند که اصل ایشان نمائند، حالا سعی در دفع ایشان به این طور باید نمود که به نوبت خود هر يك رایان بجنگند و تمام لشکر اسلام را غارت کنند و درین ضمن نوشته سالار سیف الدین از بهراچ رسید که رایان آنجا شورش و فساد انگیزه اند بی امداد حضور سوای جان دادن امری دیگر از من متصور نیست، پس سالار الشهداء از سالار ساهو رخصت شده به بهراچ به تاریخ هفدهم ماه شعبان سنه چهار صد و بست و سه هجری رسید، بعد چندی عرضداشت عبد الملك فیروز حاکم ستر کهه رسید، معظم خان قاصدان را متغیر دیده حقیقت حال پرسید، از واقعه سالار ساهو خبر دادند، وقت فرصت تحویز نموده معظم خان و شرف الملك و ظهیر الملك و عین الملك و ملک نیک بخت و دیگر امیران یکجا شده راقم را به سالار الشهداء دادند، بر وفات پدر مطلع شده دانست که به بست و پنجم وفات یافت و به موجب وصیت در ستر کهه مدفون شد، مراسم^۲ تعزیت بجا آورده، روزی فرمود از روری که به هند آمده ام یکروز به آرام نگذشت ازین زمین بوی اخلاص می آید، مردم از فراست مقصود این کلام دریافتند و خاموش ماندند، چهار ماه در غم و شادی بهر کیف گذرانیده چون ماه محرم دیده شد روری در قیلوله به خواب دید که سالار ساهو به افواج عظیم بر لب آب گنگ فرود آمده در میان^۳ پسر و پدر ملاقات شد، بسیار نشاط و فرح نمودند، آخر سالار ساهو سالار الشهداء را اندرون برد، ستر معلا مادر آنحضرت را دید بر فور دیدنش فرمود، ای مسعود خوش آمدی، اینک برای خیر تو اسباب مهیا ساخته ام پس گلدسته که به دست خود داشت در گلوی سالار الشهداء انداخت و گفت^۴ که شادیانه زنند و مجلس نشاط سازند، در غوغای خورمی آنحضرت بیدار شد بعد نماز ظهر صلحا و علما و

۱. الف: 'شادان' ندارد ۲. ج: 'پس' مراسم ۳. ج: 'آمده' و 'در میان'

۴. ج: د: 'فرمود' که

فقرا که جماعی کثیر این قوم پیوسته حاضر الخدمت می ماندند جمع نموده بیان تعبیر خواب نمود و کتاب تعبیر نامه را طلبیده در فصل هفتم دید نوشته یافت اگر^۱ چنین خواب ببند به شهادت دین فائز شود، این احوال را خوانده سالار الشهداء آه سرد بر آورد و شکر خدا گفت و این شعر خواند:

آه بیک بارگی یار کمین ها گرفت چون^۲ دل ماتنگ دید خله دگر جا گرفت
پس حضرت سالار نیک دل ملک را پیش باس دیو و سهدیو و غیره رایان برای سوال و جواب اطاعت فرمود آنها قبول نکردند، صبح همه کفاران و رایان بالشکر عظیم بر چهار گروه بهراج آمدند، سالار الشهداء شباشب با فوج^۳ بر سر آنها رسد، سالار سیف التین را هراول نموده و باقی را میمنه و میسره مقرر ساخته خود مقابل رایان شد، جنگ عظیم در میان آمد بسیار کفار به قتل رسیدند و اکثری از آنان^۴ به قید آمدند و ازین طرف اسلام هم مردم شربت شهادت چشیدند آنها را نماز خوانده به خاک سپرده اسپان و دیگر اشیای کفار که به غارت اهل اسلام آمده بود آن را گرفته سالار الشهداء به بهراج آمد، از طرف^۵ حرارت هوای گرم سالار الشهداء به زیر شجر گلچکان که امروز مرقد شریفش در همان موضع زیارتگاه خلق است بر چپوتره نشست و آنجا را پسند نموده آنجا باغی ساخت و آن درخت بر سر تالاب سورج کند بود که بر وضع آفتاب شکلی از زر ساخته معبد و قبله خود کفاران قرار داده پرستش آن می کردند، بعد چندی رایان هزیمت خورده به رایان جوانب و اطراف نوشتند که این کودک به رایان^۶ فتح نمود و اراده اخراج و استیصال مایان دارد و بعد از ما بر شماها خواهد تاخت، همه ها در جواب نوشتند که مایان شریک شمایان هستیم و عنقریب می رسیم پس سهدیو و باس دیو و غیره بالشکر کثیر آمده متفق با رایان بهراج شدند و انواع تدبیر مثل خارهای آهنی به زیر آب داده پیش صف میدان انداختند و آتش بازی افروختن وقت جنگ معین ساخته بر جوی کنیله رسیدند و به حضرت سالار الشهداء پیغم جنگ نمودند، سالار الشهداء به مشورت امیران لشکر بر سر آنها تاخت، بسیاری اهل اسلام در آتش بازی و خار

۱ ح: اگر کسی چنین

۲ الف: خون دل

۳ ج: معه فوج خود بر

۴ د: اکثری از رایان

۵ ج: طرف ندارد

۶ ج: بر مایان فتح

آهني هلاك شدند، هر اول مقابل كفّار مانند، سالار الشهداء از جانب ديگر در كفّار افتاد و مردم بي شمار كفّار را به قتل رسانيده هزيمت داد و با عنايت بعد دفن و نماز و فاتحه شهدا معاودت به بهرائچ نمود و در غم كشته شدن ياران به سير باغ كه خود ساخته بود توجه مي داشت آخر فهرست و شمار آنچه رنده و سلامت مانده بودند نمودند، سي لك چهل و پنج هزار هفتصد و پنجاه كس باقي بر آمدند، بعد سه ماه كفّار از هر طرف جمع شده يك دل^۱ با افواج مور و ملخ به بهرائچ آمدند و گرد كردند، در آن وقت سنّ شريف سالار الشهدا نوزده ساله بود، رئيسان تمام لشكر خود را فرمود كه از تابع داري و خدمت گذاري شماها^۲ راضي و شاكرم، آنچه حقوق محبّت بود همه بجا آوريد، اکنون عرصه زيبست خود را تنگ مي بينم عذر دارم كه اگر از من به نسبت شما تقصيري رو داده باشد براي خدا معاف كنيد، گريان گريان همه ها روي نياز به زمين ماليدند و ثناخواني كردند كه از تو هميشه مهرباني به حال مايان به عمل آمده تقصير را چه حساب؟ باز فرمود قرار آباي من است كه رو از ميدان نگردانم و اكثر جنگ نمودم فتح يافتم، حالا مردم بي شمار گرد كرده اند پس من مي خواهم اين وجود كه سرمايه حجاب است در محبّت حق ببازم، همه ها گفتند من از جان نثار كردن تقصيري نخواهم^۳ كرد، سالار الشهداء از آن وقت طعام و آب ترك داده به برگ تنبول و عطريات كار داشته و در حجره به خدا مشغول مي ماند، آخر به تاريخ سيزدهم رجب سنه چهار صد و بيست و چهار هجري به وقت صبح كاذب لشكر كفّار بر سر چوكيداران لشكر اسلام رسيده آغاز جنگ نمودند، سالار الشهداء تقاره كرده و سالار سيف الدين عمّ خود را به كمك مردم چوكي پيش فرستاد و خود غسل نموده و جامه هاي مصفّ پوشيده و عطريات مالیده و امروز بر خلاف عادت جوشن و خود نپوشيده كه مقصود از شهادت داشت بر اسب ماديه خنگ سوار شده شادان و خورّم به زير شجر گلچكان كه در معامله مدفن خود آنجا دريافته بود بر چبوتره نشست و مسلمانان به جنگ مشغول شدند، بي شمار مردم از اهل اسلام شربت شهادت چشيدند^۴، شب به

۱. ج: يك دل 'كشتند' ۲. ج: 'شماها' راضي ۳. د: 'تقصيري' 'بخواهم'

۴. ح: 'چشيد' شب

هر طور گذرانیده از صبح باز آغاز جنگ شد، از صبح تا وقت نماز ظهر دو حصّه لشکر شربت شهادت چشیدند، خورم شده فرمود الحمد لله که به مطلوب حقیقی پیوستند، پس سالار سیف الدین و دیگر امیران را در همان میدان به خاک سپردند و به عرص رسانیدند که لشکر اسلام رو به شهادت آورد قدری قلیل باقی اند، فرمود که الحمد لله دیگر همه شهدا را آورده در سورج کند بیندازند که ظلمت این مقام تا قیامت دفع شود، چنان کردند، بعد از آن فرمود که شهدا را در چاه و غار بیندارند که دست کفار که به تن های پاک ایشان نرسد پس وضوی جدید کرده نماز ظهر ادا نمود و نماز حنازه شهدا بر مدفن گزارده فاتح به روح پاک آنها رساننده سوار شد و رو به میدان نهاد و دمار از کفار بر آورد و بسیاری را به قتل رسانید و از هر طرف صفهای کفار را بشکست. القصه رای سهدیو و مهر دیو با جماعی کثیر کفار بر فوج سالار الشهداء افتادند و از همراهیان محبوب رب العالمین جزوی مردم باقی مانده بودند در میان باغ گرد و پیش اقامت داشتند، کفار از هر طرف گردا گرد تیر باران کردند، اول وقت عصر روز يك شنبه ناربخ چهاردهم رجب سنه مذکور تیر قضا در شه رگ سالار الشهداء رسید کلمه شهادت گویان از بالای اسب ماده خنگ فرود آمد.

موج احوال آن صاحب شهادت و ولایت توأم، آن فخر شهدای و صوفیان محترم، آن شهید خدنگ غمزه جانان، واصل به دوست حضرت سکندر دیوانه درویشی صاحب کمال از سلسله خواجه ابراهیم ادهم قدس سره بود، از جهت تعشق سالار الشهداء مدام چوبی به دست گرفته در خدمت همراه لشکر ماندی و این شعار ادهمیان است که سر و پا برهنه دارند و در سواری به جلوی محبوب خود پیاده رفتی و در قرب و مصاحبت محبوب از جمله امیران فضیلت داشت، معدن صدق و صفا، مخزن مهر و وفاء، مالک مرتبین، محمود کونین، مجاهد صوری و معنوی، مشاهد جمال شاهد سفلی و علوی، در عشق از همه آزاد و به نمّای وصل زندگی بر باد، از خاصان خداوند بالا و پست و در محبت محبوب سر به دست

بوده، سالار شهدا را^۱ به دست گرفته زیر شجر گلچکان خوابانید و سرش به کنار خود گرفت و زار^۲ می‌گریست، سالار شهدا يك بار چشم‌ها کرده و کلمه‌ها خواند جان به مشاهده جانان تسلیم نمود، حاضران با چشم‌گریان و دل‌بری‌ان شمشیر کشیده به لشکر کفار می‌رسیدند و شهید می‌شدند، چند تیر متواتر بر سینه حضرت سکندر دیوانه رسیدند شهید شد، بعد قتل سایر از اهل اسلام کفار به باغ در آمدند نعلش سالار شهداء را حق تعالی از نظر آنها مستور نمود برای تدابیر کشتگان لشکر خود به فرودگاه لشکر خود‌ها رفتند، از شهدا چند کس که زخمی بودند به سمت شهر رفتند آنها غیر از شهدا دیگر کس نبود مگر شب سکھپال ماده‌سگ سالار شهدا آمده بود تمام شب پاسبانی اجساد شریف شهدا از شغالان^۳ نمود الغرض چون خبر شهادت سالار الشهداء به آن تاجدار مهم جان‌بازی، آن صاحب دیهیم کشور جانگدازی، آن وارث شجاعت حیدری، آن مورد مقامات صفدری، آن غریق بحر شهادت، آن محمود ارباب سعادت، آن مقیم جنات النعیم حضرت میر سید ابراهیم که از امیران اعظم و یاران خاص و وفادار و هم‌سن سالار الشهداء که برای محافظت خیمه و خرگاه بود رسید خود را بر زمین زد و لرزه بر اندامش رسید و بی‌شعور گشت، بعد ساعتی به هوش آمد باقی مانده‌های فوج را طلبید و گفت من به نسبت محبت سالار شهدا درین ملک آمدم به او چنین واقعه رو داده حالا کجا روم و به که رو نمایم؟ غیر از مردن چاره دیگر نیست شما را اگر همراهی من منظور است بهتر و آلا نه، بخدا سپردم این بگفت و اسب طلبید و همراهان گفتند که قرار ما و شما یکی است لیکن به شب کجا خواهید رفت؟ فردا به روز روشن حان ببازیم، ناگریز شب را متوقف شد و در گریه گذرانید، آخر شب از اندوه اندک تکیه کرد در آن وقت خوانی دید که بر بلندی مثل کوه تمام بساط از گلهای بهشت آراسته اند و تمام شهدا که آن روز جان یافتند دور کرده خوش و خورم نشسته در میان آنها بر تخت مرصع و مکمل سالار شهداء جامه‌های سرخ پوشیده جلوس نموده و بر سرش چتر شاهی می‌گردانند، میر سید ابراهیم هر چند قصد بالا رفتن و نزدیک سالار الشهداء رسیدن می‌نمود میسر نمی‌آمد، سالار

۱. الف: 'را' ندارد

۲. ج: د: زار' زار'

۳. الف: از اسفالان'

شهدا فرمود هنوز تو قائل این مجلس نشده ای؟ فردا داخل ما خواهی شد، پس سالار الشهداء برخاست و اسب طلبیده سوار شد، میر سید ابراهیم دنبال دوید که مرا چه حکم است؟ فرمود که وجود عنصری ما در باغ افتاده است همانجا به خاک مستور کن و دیگر شهدا را اگر توانی مدفون سار، پس هر دیو^۱ کافر را بکش کار تو هم ساخته خواهد شد، پس سید برخاست و غسل نمود و لباس پاکیزه پوشیده و عطریات مالیده وقت صبح فتح نصرت فیروزی اسلام ظلمت زدای کفر ظلام سلطان الاشجعین معرکه محمود، سالار قافله سالاران مسعود، ذوالفقار دین مصطفی، شهسوار بن شهسوار^۲ لافنا، امجد آل احمد، افضل شهداء راه سرمد، مظهر حال اجداد، مورد دولت خدا داد، برقع پوش شهادت بلند، جام نوش سعادت ارجمند، صاحب قبای شهادت به اتوی شمشیر، از بیشه شجاعت اسد الهی شیر سوار شده به میدان شهادت رسیده، سالار الشهداء را با همان لباس در زیر درخت گلچکان مدفون ساخت و سکندر دیوانه را به اندک مفاصله از قبر سالار شهدا نیز مدفون کرد و به قدری تفاوت از قبر سکندر دیوانه قبری برای خود مهیا نموده و اسب مادیه خنگ را به جایش مستور به خاک نمود، باقی شهدا که در سورج کند افتاده بودند خاک بر آنها توده نموده آن موضع را تا قام قیامت از پرستش کفار موقوف داشته محل زیارت اسلام نموده پاس روز بر آمده به میدان کارزار رفت، کفار از استماع خبر لشکر اسلام که باز آمدند سهر دیو چون مار پیچیده با سایر کفار به میدان آمد، حضرت سید اسب راند، سهر دیو را بیجان ساخت و خود هم شربت شهادت چشید، یاران سید شهید را برابر سکندر دیوانه که از اول قبر برای خود موجود ساخته بود دفن نمودند و بار خودها به جنگ در پیوستند و همه ها شهید شدند، هیچ کس از مردم اعیان رنده نمادند همه در میدان کشته شدند مگر چند کس خدمتگار و علام سید سالار شهدا که زخمی بودند به جاروب کشتی مشغول شدند، پس بعد شهادت سالار الشهداء که خبر یافتند همه ها شاد شدند و محفل نشاط آراستند قسمی^۳ که بعد فوت سلطان محمود غزنوی خرّم شده و بیخ

۱. ج: پس 'سهر دیو' ۲. ج: شهسوار 'میدان' ۳. ج: د: 'قسمی که بعد

سالار شهدا را سست انگاشته محاربه در پیش نموده شرب^۱ شهادت چشاندند هم چنان بعد شهادت سالار الشهداء بیک مصلحت بر سایر تابعین و توابع و نوکران و عمالان سالار الشهداء دست قتل دراز کردند پس باید دانست که عامل و جمله توابع و تبع تابعین سالار الشهداء بکشتند همین جهت است که در هر قلعه یک شهید موجود است، با کرامت و خوارق شاید در آن وقت همان شهید عامل آن مکان بوده باشد و کثرت شهدای همراهی آن حضرت از آن بیشتر است که به شمار آید اگر صرف آنهایی که مشهور عالم اند به قید قلم آیند دفتر کثیر الضحامت گردد و از حمله یادات این می نماید که شهر به شهر و دبه به دبه و قصبه به قصبه و قریه به قریه بلك در اکثر ویرانه ها و برها غالب که در آن وقت آنجا آبادی باشد و حالا ویران گشته پر شده استخوان شهدای همراهی آن حضرت موجود است و کرامت از ایشان سر می زند و عجیب تر آنکه افضال حق قسمی که بر سالار شهداء مبذول شده به احوال دیگر از مقربان لایزالی دریافت نمی شود که جامعه بی شمار لکھو کھا از حاجب و چوبدار و شحنه و پیاده و سوار و کوتوال و خدمتگار هر کس که از همراهانش از دست کفار به قتل آمد همه را حق تعالی شهید با کرامت نمود چنانچه در بجنور ملك عمر شهید بسیار صاحب قوت باطن اند، حضرت شاه بدر عالم قدوایی قادری مرید حافظ ابو القاسم بجنوری حصول کمالات از دولت سقایی که به صحرای مزارش چندی نمود حاصل کرد^۲ و بسایی قوال را مرض برص از برکت خاکش دفع شده^۳ و آن برین نوع است که قوال مذکور به حضور مرقش می سرائید ناگاه فدوة العارفین برای زیارت آن حضرت رفت، بعد فاتحه گفت این وقت از خشمت خشمت این جا همین صدا می رسد، بسایی آنچه خواهد یابد، زنهار سوای شفای مرض خود دیگر نخواهی او چنان کرد، صبح بیدار شد هیچ آثار برص به خود نیافت و قبول عالم شهید در قلعه هدیه به بسیار کرامت و بزرگی و جلال حاجت روای خلائق آنجا است و در قلعه توندیا کھیره ملك مردان شهید با بسیاری فضایل و بزرگی کار روای خلائق آنجا است و در گویا مثوال پیر به عبو

۱. ج. د: 'شربت' شهادت ۲. د: حاصل 'گردد' ۳. ج. د: دفع 'شد'

درجات حاجت روای هر مستمند است، عرض تا کجا شرح دهد، از مزار هر يك شهدای همراهی حضرت سالار فوّاره فیض جاری است و تانیاست خواهد^۱ مانند. از بهر ایچ بر چهار گروه پیر نصر الله صاحب کوس و علم و خوارق بسیار شهرت دارد خصوص حضرت سرخو شهید به بسیاری مراتب^۲ مشهور^۳ و کیست درین ملک که از کمالات عالیات ایشان هر جا مطلع نیست احتیاج نگارش کاتب حروف ندارد، رحمة الله عليهم اجمعين.

موج احوال آن سید صاحب میراث اجداد، آن به کسوت اغنیا مورد دولت معاد، آن شهید تیغ دلدار، عارف کامل **میر سید حسین خنگ سوار**، در مرآة الاسرار نویسد در کتب این طائفه او را میر سید حسین مشهدی می نگارند، از سادات عالی قدر مشهد مقدّس بود و نسبت اجداد ائمه اهل بیت^۴ داشت و به جهت ستر احوال در لباس اهل دنیا در صحبت اغنیا کمالات معنوی کسب نموده در آراستگی ظاهر و باطن بی نظیر وقت بود، موافق سنت اجداد خود به نیت جهاد همراه معزالدین سام معروف^۵ به شهاب الدین غوری در هندوستان رسید، چون سلطان مذکور بر اهل هند فتح یافت قطب الدین ایبک را در دهلی لقب نموده معاودت طرف ولایت نمود، میر سید حسین مشهدی را نیز به رفاعت قطب الدین ایبک گذاشت، قطب الدین^۶ آن حضرت^۷ را به حکومت اجمیر که پای تخت پتهورا بود معین ساخت، آنجا حضرت را با خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی فوق الحد پیدا شد، در سیر العارفین آرد بسیاری خلائق آن نواح به سعی میر سید حسین در خدمت خواجه بزرگ به شرف اسلام مشرف شده بیعت نمودند و کفار و متمرّدان آن نواح^۸ بر میر سید حسین عداوت دینی داشتند، وقت می جستند، درین اثنا خبر فوت قطب الدین ایبک رسید آن حضرت به معدود چند بر تبیلی اقامت داشت، کفار آن مور ملخ در همان شب ریختند سید را به اصحابش

۱. د: 'خواهد' ندارد ۲. ج: 'علو' مراتب ۳. ج: مشهور است

۴. ج: اهل بیت علیه السلام ۵. الف: 'معروف' ندارد ۶. د: قطب الدین را

۷. د: آن حضرت 'میر سید خنگ سوار' ۸. د: از در خدمت تا. آن نواح ندارد

شهید کردند، صبح خواجه بزرگ رفته سید را به اصحاب او همانجا دفن نمود و حرف است که در هندوستان چنین جا روح افزا بوده باشد و کرامت علانیه ساعت به ساعت از مزارش آشکار می گردد و سال وفات دیده نشد مگر قطب الدین ایبک در شش صد و هفت یا عشر فوت کرد.

موج احوال آن سعادت مند به پایه عرش سایه، آن ذخیره فیض شهادت مایه، آن ازلی سعید سید معروف شهید، از یاران سید حسین خنگ سوار مشهدی، در سال هفتصد هجری از حضور بادشاه دهلی برای گیرای کفار معین شد، اهل اسلام را از دست کافران به آویزش و مجاهده پناه داد و جان ها نثار^۲ فی سبیل الله نمود، در آن وقت مانند او کس شهید شدند اندک توجه ایشان به فتح مهمات سگان آن جا و عالم کفایت است. شیخ چندین چشتی در موضع مده خوابگاهش رفتی از غایت رسوخ و نیاز به کثرت طعام پحتی به محتاجان دادی، از آنجمله یکی توغان شهید است مزارش در قصبه پودها از سرکار دسور، کرامت آنست که مرد خوش خود صالح شب بر مزارش می تواند مانند بر زشت خو چندان سنگ بارد که متمایل اقامت نشود و رو به گریز نهد، دیگر میان شمس شهید است که در نزدیک قصبه مده آسوده است، مردم از کرامات او اولاد یافته اند، شیخ دهودهن شهید در سواد دسوار آثار مزارش نمانده بود امیر خواست که در آن میدان چوگان گاه سازد، شب در معامله جمله احوال سرگذشت خود فرمود او صبحی آنجا رفته مزارش بیاراست.

موج احوال حسان شهید مزار شریفش در دیوتانه زیارتگاه خاص و عام است. گویند که ناموس شخصی می رفت و هزنان زنان را اسیر کردند، آن حضرت لله بر سر ره زنان تلخته زنان را خلاص داد و معركة عظیم نموده شهید شد، سرش از تن جدا کرده بی سر بر اسب خود سوار شده^۳ می آمد، چون به دیوتانه رسید زنی به تعجب گفت این سوار بی سر می آید، همانجا از اسب در افتاد، مدفونش

۳. ج: وجدا گردیده

۲ الف: داد و جانها نثار ندارد

۱ الف: و هفت ندارد

۴ الف: سوار شد آمد

ساختند الآن کرامت و خوارق از خاکش جاریست، کفار ان اکثر قابو یافته تاخت قصبه به خاطر می آرند که آن حضرت را بر شیر سوار شده مقابل خودها مستعد به جنگ می بینند و می گریزند و دست نمی یابند چنانچه راجا رام نام عزم دیوتانه کرد، آن حضرت را بر شیر سوار دیده از اسب در افتاد و حنجر او به شکم او درآمد.

موج احوال آن شمع دو منور در يك لاكن، آن دو يوسف در يك پيرهن، آن دو نجم سعد در يك برج، آن دو در پر آب در يك درج، آن خاتم شهادت را دو نگین، حضرت زين الدين و ملك وزير الدين^۱ ايشايان را درين حال تفاخر خلعت فيض خاص و^۲ در عبوديت و بندگی مزيد اختصاص بايد شمرد. صاحب احسن القصص نويسد که اين هر دو برادر اشجع روزگار و ار صلاحی نامدار بودند که محاسن اخلاق و محامد اوصاف در دفاتر نگجده، آباي ايشان در سلك خدمت سوروئی سلاطين اشتغال داشتند و با صلاحا دوستی بسيار می داشتند لهذا از اکتاف عالم از طرف عجم و عرب بعضی به سابقه استدعا بعضی بغير آن در عهد ايشان تشریف آوردند و بوطن اختيار کردند و ختم های قرآن بسيار کنانيدند^۳، هر روز چهار شنبه التزام غسلی که آن در استجابت دعا اثری عظيم شهرت دارد کرده بودند تا حق تعالی شهادت ايشان گردانيد، ملك زين الدين در سینه نهصد و بست و شش در شیر یکی از غلامانش زهر داد و شيخ وزير همراه سلطان ابراهيم در نهصد و دو شهيد شد، از مرقده هر دو کرامت سر می زند، رحمة الله عليهم اجمعين.

موج احوال آن بنده مسعود، سلطان محمود، سلطان دکهن است، حلیم و کریم و فقرا دوست، علما و مشايخ را از اعزاز^۴ بسيار مسرور کردی و مستفيد بودی و در خدمت شيخ علی متقی اعتقادی عظيم داشت. در تاريخ دهلی نويسد اکثر پالکی سواری شيخ را او کتف داده به منزل رسانيده و در زمستان به محتاجان پوششی پنبه رسانيدی و در^۵ روزهای مولود سرور کائنات عليه افضل الصلوة اطعمة لذیذ به

۱ ج: ملك زين الدين ۲ ح: فيض عام ۳ ح: می کنانيدند

۴ الف: اعزاز ندارد ۵ الف: در ندارد

افراط یحیی و به صلحا و فقرا و مساکین خوار نیدی، آب به دست آنها از دست خود افگندی چنانچه به دوازدهم ربیع الاول روز مولود آن حضرت صلی الله علیه و سلم از خدمت طعام فقرا فارغ شده خواب نمود، غلامی داشت برهان نام، او آن بادشاه را ذبح کرد و وقت وزرا و امرا سلطان را ظاهر کرد که بیمار است يك يك كس را علیحده علیحده به خلوت برده شهید ساخت بعد چندی آن ملعون هم کشته شد.

موج احوال آن شهید یقینی، **حضرت سید حسینی** عرب زاده است، در سالی که راناسانگا بر چندیری دست تاراج بر کشاده اسلامیان را به انواع اذیت اخراج ساخت او از بنگاه خود به گجرات آمد، در دانه چندیری شد که شکسته دلان را یآوری کند، چون به دسور رسید هندوی را به تقریبی بکشت و هندوی حاکم آنجا بود جماعی کثیر بر سر ایشان فرستاد و سنگسار نموده او را معه رفقا شهید کردند، مسلمانان او را آنجا مدفون ساختند.

موج احوال آن به شراب شهادت سر مست، آن فی سیل الله سر به دست، آن چمن شهادت را نونها، شهید تیغ تسلیم **حضرت غازی کمال**، در مآثر الکرام نویسد با کمال صلاحیت آراسته از بانگر مئو وطن به جهت تحصیل علم به بلگرام آمد، روزی کافران بر مسلمانان برای جدال بر^۱ آمدند، وی از طرف اسلامیان بر کفار حمله کرد، به يك ضرب شمشیر از دست کافری سرش جدا شد، بر يك دست سر خود نهاده^۲ و سوی شهر روان شد، ضعیفی از جمله تماشاگران او گفت، سر خود را به دست خود می آرد، بر فور شنیدن این کلمه نیزه بر زمین نصب کرد و بافتاد و جان به حق گردید، آن نیزه از کرامت شجر عظیم شد، مزارش عقب عید گاه بلگرام، زیر آن شجر زیارت گاه خلق، رحمة الله علیه.

نهر چهارم:

و درین نهر چهار شعبه اند:

شعبه اول مجملی در احوال سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی و

۱ الف: جدال بر آمدند ۲ ج: و بدست دیگر تیره گرفته سوی

بعضی اولیا که به وساطت سلسله ایشان به دوست واصل و ملحق شده اند.

موج احوال آن نهنگ طوفان شام لجة سبحانی، آن شیر عالی مقام نیستان
ما اعظم شانی، آن قبله واصلین بی پرده، آن کعبه مسافرین ره نورده، آن فرع اصل
حقیقت، آن اصل فرع طریقت، آن نامور اقلیم گمناسی، سلطان العارفین حضرت
بایزید بسطامی، وی از طبقه اولی است و اسم مبارکش طیفور بن عیسی بن آدم بن
سروشمان، جدش گبری بود مسلمان شد، وی از اقرا خضرویه ابو حفص حداد و
یحیی معاذ است و خواجه شقیق بلخی را نیز دیده بود. در مرآة الاسرار نویسد از^۱
قول فرید عطار که وی اکبر مشایخ و اعظم اولیا و حجت خدا و قطب عالم و
مرجع اوتاد، ریاضت و کرامات بسیار داشت و در مقام قرب و هیبت غرقه آتش
محبت، مدام تن را به مجاهده و دل را به مشاهده می داشت، کمالاتش ازین جا
قیاس باید کرد که خواجه جنید گفت که خواجه بایزید در میان ما چون جبریل
است در میان ملائکه، نهایت مرد^۲ میدان که جمله روندگان به توحید روان اند
هدایت خواجه بایزید است، به حقیقت ذاتی اعلم هادی اولیای اعظم شایسته
منتهای مدح و آراسته از ذم و قدح، مصباح خائنه ارشاد، مفتاح خزانه مراد، مرکز
دایره قدسیان، دایره مرکز سبوحیان، مخزن عنایات ربّانی، معدن تائیدات سبحانی،
تاجدار اورنگ علم و عمل، نقش نگین خاتم سلیمان مرسل، مفسر آیات مراتب
ذات، مظهر تجلیات اسما و صفات، سر حلقه عاشقان یزدانی، سر جمله حقیقت کیشان
ربّانی، آفتاب سپهر ملت و آئین، سلطان کشور حق الیقین، معشوق عاشق نواز،
عاشق و معشوق با ناز، اسرار دان سرادقات عزّت، رموز فهم خلوت و وحدت، جبریل
وحی تصوّف، عریزان مصر معانی را یوسف، لامکان معراج ولایت، عرش اعظم
علو مرتبت، بدرقه راه معرفت، حدقه چشم حقیقت، او بی مثل عالم مثال و بی
مثال خلیفه ذوالجلال بوده است. چون مادرش به مکتب فرستاد به سورة لقمان
بدین آیه رسید ان اشکر لی ولوالدیک، ترجمه این است که حق تعالی می فرماید
که مرا شکر گو و خدمت مادر و پدر کن، معنی این آیت به دلش کار کرد، لوح

۱. الف: از ندارد

۲. ج: د: 'مرد' ندارد

نهاد و دستوری خواسته به خانه رفت و از مادر گفت درین آیت حق سبحانه و تعالی به خویش هم می خواند و به تو هم می فرماید یا سرا از خدا بخواه همه از آن تو باشم یا که به خدای بخش که در هر آن با او باشم. مادر گفت حق خود به تو بخشیدم و ترا به حق سپردم، پس خواجه ار بسطام بر آمد و سی سال در بادیة شام می گشت و ریاضات شاقه می کشید، صد و سیزده پیر را خدمت نمود و از ابو علی سندیفنادر در توحید آموخت و او را الحمد و قل هو الله تلمذ نمود، پس در خدمت حضرت امام جعفر صادق افتاد. روزی^۱ حضرت فرمود با یزید کتاب از طاق فرو گیر، گفت کدام طاق؟ حضرت امام فرمود مدتی شد این جا هستی طاق کتاب را ندیده ای؟ گفت مریا آن چه کار که در پیش تو سر بر آرم به نظاره نه آمده ام، امام خرقة ملبوس خاص خود را بدو داد و فرمود اگر حال تو چنین است پس به بسطام رو که کار تو تمام شد، پس به بسطام آمد و بر مسند ارشاد نشست عالمی به وی تولا نمود و خلائق را هدایت کرده به مرتبة تکمیل رسانید، اقوال و حالات و کشف کمالات او اگر سایر نویسندگتری علیحده گردد و شیخ فرید عطار در تذکرة الاولیا معراج بایزید علاحد نوشته و کدام کمال ازین زیاده خواهد بود که در حق او امام زمان فرموده که کار تو تمام شد، در يك صد و شصت هجری متولد شد، مدت عمرش يك صد و سی و سه سال در بیست و هشتم شعبان سال دو صد و سی و چهار هجری وفات نمود و در بسطام مدفون شد.

موج احوال آن مقتدای آندار، آن پیشوای مقدسان نامدار، آن مقرب سبحانی، قطب وقت خواجه عبد الله داستانی لقب وی شیخ المشایخ بود، به انواع علوم بهره تمام داشت، وی را کلام دقیق و اشارات بسی لطیف، به سوّم واسطه مرید عمر بسطامی مرید و برادر زاده شیخ بایزید بسطامی بود. در کشف المحجوب نویسند وقتی در بسطام ملخ^۲ به کثرت آمد خلق نالش نمود، او بالای بام شده روی به آسمان کرد، همه ملخ برخاستند تا نماز دیگری نمانده، در ماه رجب چهار صد و هفده وفات.

۱. ج. د: روزی 'امام'

۲. د: 'ملخ' بکثرت

موج احوال آن مؤده وصل مطلوب، آن پای فشرده کوی محبوب، آن مبرا از خطرات نفسانی، غوث وقت **خواجه ابوالحسن خرقانی** از محتشمان این طایفه بس گرامی منزلت اندر تصوف بود، نامش علی بن جعفر بن سلمان خرقانی است، وی مرید شیخ ابوالمظفر ترك الطوسی، وی از شیخ ابویزید اعظمی، وی از شیخ محمد غزنی، وی از بایزید بسطامی. چون طی منازل سلوک به حسب تربیت روح حضرت بایزید بسطامی نموده لهذا در شجره علیه نقشبندیه بلا واسطه او را به شیخ بایزید بسطامی می رسانند بلکه ثانی بایزید می نامند، وی در وادی تصوف بس گرامی قدر، کلمات او را اهل تحقیق سنند کنند و بس معظم دانند و در بحر حقیقت او حکایت سنجیده اند. در نفحات نویسد شبلی گفته است آن خواهم که نخواهم، ابوالحسن گفت این هم خواستی است، چهل سال است که تقسیم يك شربت آب سرد یا يك شربت دوغ ترش می خواهد هنوز نداده ام و هم قول اوست چهل سال تا در يك وقتم و حق بدلم می نگرند بجز خود را نمی بیند، روز سه شنبه دهم محرم سال چهار صد و بست و پنج وفات یافت.

موج احوال آن فتوح غیبی طایفه علیه، آن کلید فتح سلسله نقشبندیه، آن شاهد شاهد لامکانی، قطب ارشاد شیخ ابوالقاسم گرگانی مرید شیخ عثمان مغربی است، وی از ابوعلی کاتب، وی از شیخ ابوعلی رودباری، وی از خواجه جنید بغدادی لیکن فیض تمام و انتهای انجام و اختتام سلوک به حسب روحانیت خواجه ابوالحسن خرقانی داشت لهذا در سلسله نقشبندیه او رسیده به خواجه ابوالحسن خرقانی می رسند. شیخ در وقت خود بی نظیر بود و به مرتبه کشف قوی داشت در کشف المحجوب آرد وقتی مرا واقعه افتاده طریق حل آن به من^۱ دشوار آمد به قصد ملازمت شیخ گرگانی رفتم، او را در مسجد که بر درش تنها یافتم استاده واقعه مرا بعینه با ستون مسجد می گفت، من ناپرسیده جواب خود را یافتم، گفتم ای شیخ این واقعه منست، گفت ای پسر به حکم الله این ستون ناطق شده از من سوال کرد مرتبه شیخ از این جا قیاس باید کرد^۲ او را فضایل بسیار است، سینه

۱. الف: آن یمین

۲. الف: کرد ندارد

وفاتش به نظر نه آمده.

موج احوال آن علاج فواد دردمندان، رواج معارف ارجمندان، دُر دریای سرمدی، قطب عالم **ابوعلی فارمدی** نامش فصل بن محمد و شیخ الشیوخ خراسان بود، در وقت خود متفرد بود به طریقت خاصه خود در تزکیه و مواعظت شاگرد و خلیفه شیخ ابو القاسم گرگانی است. در نفحات نویسد وی در خدمت شیخ ابوالحسن خرقانی نیز رسیده و فیضها ربوده و از شیخ ابوسعید ابوالخیر نیز در ابتدا تلقین یافته چنانچه از قول او همان جا نوشته که من خرقة از شیخ ابوسعید یافته ام و بسیر فواید برداشتم لیکن به تحصیل علم مرا مقید بود چون روزی قلم از دوات برآوردم سفید بر آمد، به امام قشیری این مقدمه گفتم، او فرمود علم از تو دست کشید تو هم از علم دست بردار، پس رخت خود را از مدرسه به خانقاه آوردم، سال وفاتش به نظر نه آمده.

موج احوال آن جامع جمیع مدارج کمال، آن قانع بنیان جهل جهال، آن خزینه کشف و گنجینه همه دانی، قطب وحدت **خواجه یوسف همدانی**، در نفحات نویسد کنیت او ابویعقوب است امام و عالم صاحب احوال و مقامات و کرامات بود، ابتدا از همدان برآمده و در شیراز از شیخ ابواسحاق تلمذ نمود، از ذکاء طبیعت از سایر شاگردان نزدیک استاد معزّز گشت بعدش از شیخ ابوعلی فارمدی بیعت نمود و تلقین شده به مجاهدات در آمد، با شیخ عبدالله جوئی و حسن سمنانی اکثر صحبت داشته پس به مرو رفت از آنجا به هرات باز به مرو رفت، از کلبه خود غیر از نماز جمعه بر نه آمدی، مذهب حنفیه داشت و در نفحات نویسد وی چندی در کوه زر هم ساکن بوده عبادت نمود، وی بس مشایخ عظام بود، شصت سال بر مسند هدایت و ارشاد مانده، در چهار صد و چهل متولد شد و در پانصد و پنج وفات نمود، در اثناء راه هرات همانجا به خاک سپردند^۱ پس ابن التجار مرید استخوانش را به مرو آورده به خاک سپرد.

۱. اله: در آئید

۲. ج: 'لحاك' سپرد کردند

موج احوال آن درد و معاملات غربی و شرقی **خواجه عبد الله برقی** خلیفه اول از خلفای رابع یوسف همدانی است. در رشحات نویسد عالم و عارف صاحب خوارق و کرامت بوده، اجدادش در قریه برق توابع خوارزم گوسفند داشتند، در بخارا بر سر پل سورستان متصل قبر ابوبکر کلابادی قبر اوست.

موج احوال آن با معشوق حقیقی ملاقی **حضرت خواجه حسن انداقی**، انداق قریه ایست از بخارا و رای انداق مرو در رشحات نویسد مرید و خلیفه خواجه یوسف همدانی است^۱، صاحب دوام عبادت و تربیت مریدان قوت مخصوص داشت خلق را دعوت به خدا کردی و متابع سنت و آداب پیغمبر بود، از غایت عبادت و کثرت مشاهده از بهم رسانیدن قوت عیال متعذر بود، خواجه یوسف فرمود عیال مند درویش اند و مباشرت بعضی امور ضروریست که در آن اهمال عقلاً و نقلاً و شرعاً جایز نیست، گفت حال من بجای است که به حال کار دیگر ندارم، خواجه یوسف غیرت کرده عبادت نمود، آن شب حق تعالی را به خواب دید ارشاد یافت یوسف ترا^۲ بیانی عقل دادم و حسن را بینایی عقل و دل، از آن روز مقبول دل مرشد شد و نوعی تکلیف به او نمی کرد، در بست و ششم رمضان پانصد و پنجاه و دو وفات یافت، طرف شرقی قبر اسحاق کلابادی مدفون شد.

موج احوال آن پیشوای عارفین، آن مقتدای کاملین، آن نکهت نسیم وصل، آن مشاهده انوار بلا فصل، آن خدیو اقلیم معنوی **حضرت خواجه احمد نیسوی** خلیفه یوسف همدانی است و ترکان ایشان را اتسیوی گویند و اتارا در ترکی به مشایخ بزرگ اطلاق کنند و رئیس شهر است مشهور از بلاد ترکستان مرقد و مولد او آنجا است. صاحب آیات و کرامات جلیله و مراتب و مقامات رفیعه، در طفلی نظر قبول بابا ارسلان که قدمای مشایخ ترک و از عظمای ایشان بوده است.

۱. د: در رشحات نویسد... تا. . خواجه یوسف همدانی است ندارد

۲. ج: ما ترا

باب ارسلان پیغمبر صلی الله علیه وسلم او را تربیت نموده به فیضی خاص رسانید و تا حیاتش حضوری او را نگذاشته و بعد وفات هم به موجب اشارت او به بخارا آمده در خدمت خواجه یوسف سلوک را تمام کرده سر منشئه مشایخ ترك گردید، بیشتر اهل ارشاد آنجا را نسبت ایشان پیوندد و اساسی آنها را طول دانسته صاحب رشحات می نویسد مگر بعضی را نوشته نمی شود، سال وفاتش به نظر نه آمد.

موج احوال آن عشق سرشت، آن فارغ از خوبی و زشت، آن طالبان حق را حاجت روا **حضرت منصور انا اعظم خلیفه حضرت خواجه احمد^۱ ئیسویست** و خلف باب ارسلان بود، رشحات نویسد عالم علوم ابتدا حال از والد خود تربیت یافته بعد فوت به موجب اشاره روح پدر به خدمت خواجه^۲ احمد ئیسوی شتافته، تصوف را به پایه تکمیل رسانیده از مشایخ عظام گشت، تاریخ وفات معلوم نشد.

موج احوال آن به آسمان کمال مهر و مه **حضرت عبد الملك خواجه**، جانشین پدر بود، ملتها طالبان را هدایت کرده در گذشت.

موج احوال آن کتاب حقیقت را دیباچه **حضرت تاج خواجه** خلف و خلیفه عبد الملك خواجه است و پدر زنگی انا است که ذکرش می آید، از تربیت پدر خود و رای علم ظاهر در علم طریقت رتبه بلند بهم رسانیده بعد از بلوغ به هدایت طالبان مقید شد، سعید انا خلیفه دوم خواجه احمد ئیسویست، مدة العمر به تربیت طالبان مقید ماند.

موج احوال درویش دردمند صوفی **محمد دانشمند** سیومی خلیفه خواجه احمد ئیسویست، در ابتدا که خواجه احمد خلق را به ذکر جهر مبالغه نمودی وی خواست که احتساب نماید خواجه یعقوب کمال بر قلب او تصرف نموده به دام آورده تلقین نمود و نه مرتبه تکمیل رسانید.

۱. الف: 'احمد' ندارد ۲. د: 'خلف باب ارسلان تا به خدمت خواجه' ندارد

موج احوال آن میم معالی معانی شیخ جلال الدین مجرّه ترکستانی از خلفای خواجه احمد ئیسوی است، مولدش بنگاله بود، روزی ابواب معرفت به طفیل شما کشوده شد حالا می خواهم باب اسلام بر روی کفّار بکشایم، نیز هفت صد اصحاب خود همراه داده رحمت کرد راجه کردار یکتیم لك سوار مقابل او شده مقبول گشت، حضرت حکیم انا از کبار مشایخ ترك و خلیفه شیخ احمد یسوی است. در رشحات نویسد نامش سلیمان و حکیم لقب داشت، حکمت های ایشان که به زبان ترکی در معاملات درویشان گفته مشهور و معروف از جمله فواید انقباس اوست، در خوارزم وفات یافت، در قره آق فرغان که قلعه سفید است مدفون شد.

موج احوال آن برگزیده در گاه خدا حضرت زنگی انا، وی را زنگی بابا نیز گویند، خلیفه و اصحاب حکیم انا است. گویند زوّار آن را از قبرش آواز الله به سمع می رسد، پسر تاج خواجه است که ذکرش بالا گذشت، به موجب اشاره پدر خود به خدمت حکیم انا پیوست و اتمام سیر سلوک نمود. بعضی گویند ویرا تلقین از حکیم انا به حسب روحانیت بود به ظاهر ملاقات نشده، وی را کمال عالیست، برای سترحال گله گاوان شهر را به چراگاه می برد و از اجرت آن کفاف نمودی، حسن انا و سید انا که نامش احمد است و صدر انا و بدر انا این چهار تن در يك مدرسه تحصیل علم می نمودند در بخارا، ششی يك دفعه به خاطر هر چهار رسید که آگاهی از علم باطن باید نمود، صبحی اسباب را به تاراج داده به جانب ترکستان مسافر شدند، چون آن حضرت را گله بان گاوان دیدند نفرت^۱ نمودند مگر اوزون حسن انا اندکی نیاز به خاطر آورد، زنگی انا بر قلب آنها تصرف نموده به خود کشید و هر يك را به مرتبه تکمیل رسانید، هر يك صاحب کرامت و خوارق شدند. اسماعیل انا خلیفه سید انا است، سیار بزرگ بود، در تربیت طالبان قوّت مخصوص داشت. اسحاق انا فرزند اسماعیل انا بوده، صاحب صفای قلب در استعجاب مقام داشت^۲.

۱ د: 'تقرب' نمودند

۲ الف: 'اسحاق انا فرزند اسماعیل انا بوده صاحب صفای

قلب در استعجاب مقام داشت' ندارد

در رشحات آرد، شیخ عبدالله خجندی به خدمتش رسیده اراده استفاده داشت، او گفت تو مرید خواجه بهاء الدین نقشبندی بعد دوازده سال در بخارا ترا^۱ مقصد حاصل خواهد شد. المین بابا خلیفه صدر اتا بود، بعد پیر طالبان را هدایت بخشید، شیخ علی شیخ خلیفه المین بابا است، بعد مرشد تربیت طالبان نمود، مودود شیخ خلیفه شیخ علی^۲ بوده بعد وی مستعدان^۳ را تربیت داد. کمال شیخ از کمال و کبار اصحاب مودود شیخ بوده، در ولایت شاش اقامت داشته، درویشی ازو درخواست نمایش ذکر آره نمود، او ذکر آره چند بار کرد، آن درویش گفت این مکن^۴ که دل ما درد گرفت و قول دیگراست که آن درویش گفت در ذکر تواز عرش تافرش سوخت می شود. خادم شیخ از اجله اصحاب مودود شیخ بود، ابتدا در ماوراء النهر بلکه ولایت شاش مقتدا بود، جمع کثیر بد و ملاقی بودند از آنجا با جمعی کثیر مریدان بر مزار شیخ سعدالدین کاشغری آمده مقیم شد و همانجا وفات یافته مدفون شد.

موج احوال آن سرمایه قطب الاقطابی، آب پیرایه اولوالالبانی، آن کلید خزینه کامرانی **شیخ عبدالخالق غجدوانی**^۵ در رشحات آرد، خلیفه خلفای اربع خواجه یوسف همدانی است و سردفتر سلسله خواجهگان بود و مولد و مرقدش غجدوان است از ولایت بخارا بر شش فرسنگ واقع و پدرش را نام عبدالجلیل امام گویند از اولاد امام مالک مقتدای وقت عالم صوری و معنوی صحبت دار خضر علیه السلام از مضاعف روم بود، از بعضی حوادث با متعلقان به غجدوان آمده مقیم شد، همین جا خواجه متولد شد، اول تربیت او از خضر علیه السلام^۶ آید، وی در طریقت حجت است و مقبول همه فرقه، علی الدوام در راه صدق و صفا و متابعت شرع و سنت و مخالفت بدعت و هوا کوشیدی، آخر پیر طریقت او خواجه یوسف همدانی شد، از حصول غایت کمال نمار يك وقت در کعبه می خواند و وصیت نامه که برای

۱. الف: 'مرا' مقصد

۲. ج: 'شیخ' بوده

۳. د: 'مستفیدان' را

۴. د: 'پس کن' که

۵. د: 'او' در رشحات

۶. د: 'از مضاعف

روم. تا..... خضر علیه السلام ندارد

مرید خود اولیا کبیر نوشته چندین کلمات نوشته که عامل را موجب هدایت گردد.

موج احوال آن درویش صاحب تحقیق، **حضرت احمد صدیق** خلیفه اول از اربع شیخ عبدالخالق است. در رشحات آرد، اصلش از بخارا، بعد وفات مرشد جانشین شد و هدایت نمود، چون وفات نزدیک رسید همه یاران مرشد را به متابعت خواجه اولیا کبیر و خواجه عارف مبالغه نمود، چون وفات کرد در قریه مغان بر سه فرسنگی بخارا مدفون شد.

موج احوال آن بدر منیر **خواجه اولیا کبیر** وی خلیفه دوم خواجه عبدالخالق است. دایمابه تحصیل علم به صحبت عبدالخالق رسیده به اندک فرصت فتح باب گردید و بسیاری را هدایت بخشید، چون وفات کرد بر خاکریز حصار نزدیک برج عمار بخارا مدفون شد.

موج احوال آن رهرو وادی بی منی **خواجه دهقانی قلنی** خلیفه اول است از خلفای اربع خواجه اولیا، بعد مرشد مدت العمر هدایت نموده وفات کرد، قبرش در قریه قلت دو فرسنگ از بخارا واقع شد.

موج احوال آن مرشد و هادی **خواجه زکی خدایادی** خلیفه دوم اولیا کبیر است، صاحب ارشاد بود، قبر در قریه خدایاد است از بخارا بر پنج فرسنگ.

موج احوال **خواجه سرکمان** خلیفه سیوم اولیا کبیر است، بزرگ بود و صاحب ارشاد، چون وفات یافت نزدیک مرشد دفن شد، خواجه غریب خلف و خلیفه چهارم اولیا کبیر است، بس عالیشان بود اندر تصوف، شیخ حسن بلغاری در نود سالگی او را دیده معتقد شد. شیخ سلف مرد بزرگ بود، از شیخ حسن پرسید خواجه غریب را چه دریافتی؟ گفت مردی سلوک تمام کرده و جذب هم دارد، درین عمر بست و هشت تن اولیا را ملاقات کرد اول ایشان سعد الدین حمویست و آخر خواجه غریب. خواجه اولیا پارسا به غایت بزرگ بود، قبرش در

مندرس. خواجه حسن ساوری خلیفه دویم خواجه غریب است وی از قریه ساور است قبرش نیز در مندرس. خواجه اکمان خلیفه سویم خواجه غریب است، قبرش در بخارا نزدیک حوض مقدم خواجه اولیا غریب. چهارمی خلیفه خواجه غریب است خواجه سلیمان کرمنی وی سیومی خلیفه از خلفای خواجه عبدالخالق است و بعضی گویند وی از اجله خلفای خواجه اولیا، بسیار بزرگ بود، کلمات عجیب در تصوف دارد. خواجه محمد شاه بخاری خلیفه اول خواجه سلیمان بود، بعد از مرشد قایم مقام شد. شیخ سعدالدین غجدوانی خلیفه دویم خواجه سلیمان، بعد مرشد به دعوت خلق مشغول شد. شیخ ابوسعید بخاری از کبار اصحاب خواجه سلیمان بود، ازو پرسیدند که سخن طریقت گفتن کرا رسد؟ گفت هر کس را که ظاهرش تمام این زمین پسند کنند و باطنش را اهل آسمان پسندیده دارند

موج احوال آن ملک ولایت بی نظیری حضرت خواجه عارف^۱ ریوگیری

وی خلیفه چهارم خواجه عبد الخالق غجدوانی، مولد و مدفن ریوگیر است متصل بخارا و به چند واسطه پیر خواجه بهاؤالدین نقشبندی است.

موج احوال آن خدیو ملک معنوی حضرت خواجه محمود انجرفغندی

خلیفه خواجه^۲ عارف ریوگیر است، افضل و اکمل. در رشحات نویسد مرقد و مولد او فغنودیه توابع بخارا، ازو پرسیدند که ذکر چهار چرامی کنند؟ گفت تا خفته بیدار شود و غافل آگاه گردد و رو به راه آرد. وی را کلمات مناسب تحسین اند اندر تصوف و کرامت بس عالی. خواجه ثنائی یکتائی او نموده که درین وقت مثل او نیست.

موج احوال امیر خردانکنون نامش امیر حسین خلیفه خواجه محمود

است، از بزرگان زمان و مرجع طالبان، وی را برادر بزرگ بود امیر حسن نام، وی مرید و خلیفه خواجه محمود است لیکن امر ارشاد امیر خرد را از پیر بود و فیر امیر خرد در الکنی به صفة پیر او. خواجه علی ارغندانی خلیفه امیر خرد بود، قبرش در

۲. الف: 'خواجه' ندارد

۱. الف: خواجه 'یوسف' ریوگیری

ارغندان بر پنج گروه بخارا واقع شد.

موج احوال آن سامع لا کلام کلام قدسی، آن جامع کلام لا کلام النبی، آن قبله اصحاب بی ما و منی، قدوة متورعین **خواجه علی رامیتنی** لقبش عزیزان است، خلیفه دویم از خلفای خواجه محمود مرشد، وقت وفات برای دعوت و تلقین طالبان به او حواله نموده و سایر اصحاب را به او سپرده بدو واسطه پیر خواجه بهاؤالدین نقشبند است، خوارق و کرامات بی شمار ازو به عمل آمده. مولوی معنوی درین شعر بدو اشاره می کند:

گر نه علم حال فوق قال بودی کی شدی بنده اعیان بخارا خواجه نساج را^۱
مولد شریفش رامتین قصبة ولایت بخارا و قبر در خوارزم مشهور و معروف، حضرت ایشان را بس کمال عالیست و بی نظیر زمانه بود، سید انا توابع خواجه احمد یسوی به او تقاضی داشت، روزی کلمه سوی ادبی گفت، در همان نزدیکی ترکان دشت خفجاق تاختند و با دیگران پسر سید انا را هم بند کرده بردند، سید انا دانست این مقدمه ازان سوء ادبی که به نسبت حضرت عزیزان کردم باشد، به خانه خود سفره بیاراست و به خدمت عزیزان به معذرت تمام دعوت التماس نمود، عزیزان مقبول داشته به سرای آمد، دیگر اکابران شهر هم حاضر بودند، خدام نمکدانی بر سفره گذاشت، عزیزان^۲ را وقت خوش بود گفت انگشت علی به نمک نرسیده و علی دست به نان نبرده تا که پسرش حاضر نشود، ساعتی بر نه آمد که پسر سید انا از حجره جنب بر آمد، حضار را حیرت فرو گرفت و از پسر کیفیت آمدن پرسیدند، گفت دیگر مرا معلوم نیست یا که به آن جماعه بودم یا خود را درین جماعه می بینم، روز دو شنبه بین الصلواتین بستم و هشتم ذیقعه سنه هفتصد و یازده و به فولی پانزده وفات یافت. خواجه خرد فرزند کلان حضرت عزیزان است، در حیات والد خود به سن هشتاد سالگی رسیده اصحاب خواجه او را خواجه بزرگ می گفتند و نامش خواجه محمد بود، روز دو شنبه وقت چاشت هفدهم ذیحجه سنه هفت صد و پانزده وفات یافت، نوزده روز از نقل پدر. خواجه

۱. الف: را ندارد

۲. د: معذرت تمام دعوت ... تا ... گذاشت عزیزان ندارد

ابراهیم فرزند کوچک حضرت عزیزان است، پدر وقت وفات سایر امانت و خلافت و دعوت خلق و هدایت طالبان ذمه او نموده، حضار را استعجاب آمد که باوجود فرزند کلان به او می سپارند، فرمود او عنقریب به من می رسد، در هفتصد و نود و سه وفات یافت. خواجه محمد کلاه دور که قبرش در خوارزم است، خلیفه عزیزان است. خواجه محمد حلاج بلخی که قبر او در ولایت بلخ است از کمال خلفای عزیزان است. خواجه محمد باوردی که قبرش در خوارزم است خلیفه حضرت عزیزان است.

موج احوال آن عزیزان مصر ولایت 'عزیزان' آن به متابعت شریعت غرا به سنجیده میزان، آن وسیله شفاعت اهل معاصی، **خواجه محمد بابا سماسی**، اکمل و افضل اصحاب حضرت عزیزان است، مولد و قبرش در قریه سماسی توابع رامتین است، مرشدش وقت وفات سایر امانت و نعمت و تلقین طالبان بدو سپرد، از کمالان و هادیان وقت بود، خواجه بهاؤ الدین نقشبند را نظر قبول به فرزندی اوست، پیش از تولد خواجه مکرر بشارت مسعودی او نمود، چون متولد شد فرمود آن را به فرزندی خود قبول نمودم و سابق از وجود او خبر داده ام، پس روی به امیر کلان نموده فرمود این خلیفه تو خواهد بود، زنده از تربیت او غافل نشوی. بابا سماسی را کمالات بس بلند اند، سال وفات به نظر نه آمد. محمد صوفی سوخاری خلیفه بابا سماسی بود، قبرش در سوخار توابع بخارا بر دو فرسنگ. خواجه محمود سماسی خلف و خلیفه بابا سماسی است، دانشمند علی از کبار خلفای بابا سماسی است.

موج احوال آن مرهم رنجوران دردمند، آن امام سلسله نقشبند، آن سلطان عارفان، آن مقتدای واصلان، آن سرمایه فضل و کمال **حضرت سید امیرکلال خلیفه بابا سماسی** است. از مقدسات روزگار بود، تا در پوست مادر بود هر گاه لقمه شبهه به شکم مادر می رفت او را دردی و قلقی بی غایت بهم می رسید، در تکرار این مقدمه را دریافته به احتیاط کوشید، وی را کمالات عالیهست و کدام کمال زیاده ازین خواهد بود که خواجه بهاؤ الدین نقشبند تربیت یافته اوست، سوای چهار

۱. د: 'آن عزیز مصر ولایت عزیزان'

۲. د: 'به تربیت'

کوشیدی و تربیت او به موجب وصیت پدر از شیخ حماد الدّین دهستانی خلیفه امیر کلال شد.

موج احوال آن مقتدای اولیاء عالی قدر، آن به مسند هدایت صدر، آن عارف ربّانی پیشوای وقت **شیخ عارف دیکرانی** خلیفه دویم است از خلفای اربع امیر کلال، مولد و مدفن او قریه دیکرانیست از قصبه هرات، وی مقبول مرشد بود. در نهایت کمالات خواجه بهاء الدّین نقشبند از و بعد امیر فیض ها یافته و به تحریمش کوشید، وی را مقامات بس عالی است اندر تصوّف، چون وقت آخر رسید سایر نعمت و خلافت به خواجه محمّد یار عطا نمود و خواجه بهاء الدّین نقشبند را برای اعانت و امداد او مبالغه نمود. مولانا امیر اشرف^۱ بخاری خلیفه مولانا عارف است، بعد مرشد تربیت طالبان نمود، امیر اختیار دیکرانی خلیفه مولانا عارف است، صاحب ارشاد بود، شیخ یادگار کن سرورنی خلیفه امیر کلال است و کن^۲ سرون قریه توابع بخارا است. شیخ جمال الدّین دهستانی خلیفه چهارم امیر کلال است^۳، از غایت کمال او^۴ بعد وفات پیر او خلائق بدو پیوستند، اکنون تربیت و تلقین را مناسب تو هستی، فرموده به پسرش روا دارید لایق این امر اوست، پس خلائق آنجا رفت، امیر کلال در شی از اجلّه اصحاب امیر کلال است، درش قریه ایست توابع بخارا، بعد وفات به تربیت طالبان قیام نمود، خواجه علاء الدّین غجدوانی پیش او حصول صحبت خواجه بهاء الدّین نقشبند تربیت و تلقین از و یافته، شیخ شمس الدّین کلال از کبار اصحاب امیر کلال است، پیاده به حرمین شتافته به عراق رفت، مشایخ وقت را دریافت و طریقه مراقبه ایشان را به ماوراء النّهر آورده انتشار داده، در ابتدا با خواجه بهاء الدّین نقاضی داشت آخر رفع شد، علاء الدّین کن سرورنی اصحاب امیر کلال است و سوای او مثل خواجه شیخ درازونی و مولانا جلال الدّین کشی و مولانا بهاء الدّین طورسی و شیخ بدرالدّین میدانی و شیخ هر دو کرمینی و خواجه محمّد دانکنی بسیار بوده اند، رحمهم الله اجمعین.

۱ د: 'شرف' بخاری ۲ د: 'دکن بیرون' قریه ۳ د: 'به' فرموده مرشد مربی امیر عمر

شده است شیخ محمّد از کبار خلیفه امیر کلال است^۴ الف: 'او' ندارد

مولانا بهاء الدین قشلائی در رشحات آرد، صاحب آیات و کرامات پدر عارف دیکرانی و پیر صحبت و استاد خواجه بهاء الدین نقشبند است و شیخ عارف پیش از حصول شرف صحبت اسیر کلال از والد خود تربیت و فیض یافته بلکه مرید پدر بود بسیار بزرگ بود.

موج احوال آن مجدد^۱ قول و قسم شیخ قسم در کرامت اولیا آرد از مشایخ ترك ورزند خواجه احمد یسوی بود، خواجه بهاء الدین نقشبند در انتساب ارشاد تصوّف در ابتدای حال بدو بوده، در حق خواجه نقشبند او فرموده بود این صفت طلب گاری که در تو می بینم در کم کسی از طالبان^۲ مشاهده کرده ام، بی آنکه بیمار شود^۳ روزی طالبان و فرزندان را در بخارا بحضور خواند و گفت وقت من آحر است و چند کلمه توحید بر زبان آورده جان به جانان سپرد.

موج احوال آن پسندیده منتهیان، آن برگزیده عالمیان، آن در کرامت و کشف بی خطا، حضرت خلیل اتا از کبار مشایخ ترك است. خواجه بهاء الدین نقشبند ازو نعمت یافته. در کرامت الاولیاء نویسد که خواجه بهاء الدین نقشبند فرماید حضرت حکیم اتا در خواب مرا به بزرگی ولایت^۴ نمود و سفارش کرد پس در بازار بخارا به خلیل اتا ملاقی شدم، آن وقت فیما بین کلمه به عمل نه آمد، پس مرا طلبید، با قدری میوه رفتم، خواستم اطهار خواب کنم، فرمود آنچه ترا بر ریان است مرا عیان است ازین باعث حالت من دگرگون شد، خدمتش ملازم گرفتم چیزهای عجیب و غریب ازو مشاهده کردم، از اتفاقات سلطنت ماوراء النهر برو مسلم شد در آنحال هم در ملا^۵ رعایت صحبت او می نمودم و در خلا محرم صحبت خاص او می بودم، اصلا در آن عوغای بادشاهی تفرقه به حال او راه نمی یافت و در حق من دعا کرد هر که خدمت درویشان کند بزرگ شود.

۳. د: 'نی ابله تیمار شوق'

۲. د: 'این بده' کرده ام

۱. د: 'مجدد' ندارد

۵. د: در 'بلا' رعایت

۴. د: 'دلالت' نمود

شعبه دویم:

در احوال دستگیر بر مستمند خواجه بهاء الدّین نقشبند:

موج احوال آن آفتاب عالم تاب برج عرفان، آن درر غرر درج ایمان، آن بیضای هادی هدایت، آن هویدای کوچه کراست، آن گل چین ریاض ریاضت، آن تضمین غزل افادت، آن ملک المشایخ کبار، آن سلطان مرتاضین سعادت دثار، آن خدیو قیاض جهانیان، آن رهنمای طرق اسرار خلائق 'اعلمیان'، آن حامی بیضه اسلام، آن معاد خواص و عوام، آن دستگیر هر مستمند حضرت **خواجه بهاء الدّین** نقشبند، از مقدس اولی و اعظم اصفیا و اکبر مشایخ بود، از طفلی آثار ولایت و انوار هدایت از جبهه او آشکار بود و بی اختیار قول او در هر مقدمه که فرمودی راست آمدی، از طفولیت نظر قبول به فرزندی خواجه محمد بابا سماسی و تعلیم و آداب طریقت به حسب ظاهر از حضرت امیر کلال داشت و از مولانا عارف ریوگیری و خلیل اتانیز صحبت داشته و در حقیقت ویسی است، از روح خواجه عبد الخالق غجدوانی تمام تربیت و عنایت یافته، غرضی که وی را کمالات بس بلند است. قول اوست آنچه منتهای قدم بایزید بود اول قدم بهاء الدّین است، دو حج گزارده درین اسفار اکثر مشایخ وقت را مثل زین الدّین تایبادی را دیده است، اقامتش در بخارا بود، در طاعت و عبادت همانجا وفات یافت روز دو شنبه سیوم ربیع الاول هفتصد و نود و یک هجری دست به دعا دراز کرد و مدتی هم چنان ماند، چون بر رو آورد نفس مبارکش قطع شد.

موج احوال آن مطلع دیوان حقیقت سرمدی، آن فقره رنگین انشاء شریعت محمدی^۲، آن طوطی سخن سرای شکرستان لسان العیب، آن عندلیب خوش نوای گلشن حقیقت لاریب، آن مقتدای محبت و عشق بازی، سر حلقه محققان شمس الدّین محمد حافظ الشیرازی. در احسن القصص نویسد مجرّد و محفوظ و متوکل، در بذل و ایثار و عشق و انکسار و جود و سخا و زهد و ورع و ترک بس مایه عالی داشت، نذور و فتوح اغنیا قبول نداشته، سلطان احمد بعدادی از غایت نمنا مقدّمش را

۱. ح: 'نفعتی' غزال

۲. ح: اسرار 'حالی'

۳. ح: د: شریعت 'احمدی'

به بغداد خواست، غزلی نوشته فرستاد و نرفت، دیوان وی جوشش راز الهی و جلوه گاه حقایق و معارف نامتناهی باید شمرد^۱. حضرت شیخ عبدالحق دهلوی و صاحب تذکره دولت شاهی و دیگران بر ولایت^۲ او مقر و ملا محمد صالح هرگانوی نویسد، وی مرید و خلیفه حواجه بهاء الدین نقشبند است، ابتدا حال با شاخ نبات نام زنی مغنیه او را تعشق رو داد، به جهت وصل او مدتها حیل و فکر نمود از غیر التفاتی او میسر نگشت، از غایت یاس صبر نمود و به حق سبحانه و تعالی مناجات کرد، ناگاه جذبه الهی او را در گرفت، از دنیا و اهل دنیا اعراض کلی نمود، درین غزل که خواندنش برای فتح مهمات حکم قضای میرم دارد اشاره ازین مقام نموده است، غزل:

دوش وقت سحر از غصه نجاتم دادند واندر آن ظلمت شب آب حیاتم دادند
چه مبارک سحری بود چه فرخنده شمی آن شب قدر که این تازه براتم دادند
من همان روز بلیدم که طفر خواهم یافت که بر آن جور و جفا صبر و نباتم دادند
این همه شیر و شکر کز سخنم می ریزد اجر صبریست کز آن شاخ نباتم دادند
در تذکره دولت شاه نویسد که او اعجوبه روز گلو بود، سخن او را مقامی است از استعداد بشری خارج ازین جهت لسان الغیب می گویند و ترجمه اسرار می نامند، سخن او ساده و بی تکلف آماده حقایق و معارف داد معنی داده صاحب فضل و کمال بی انتها بود. شاعری دون مرتبه اوست، در علم قرآن نظیری نداشت و به علوم دیگر نیز، حضرت سید قاسم انوار از عایت اعتقاد مدام دیوان حافظ به حضورش سند کردی، صحبت حافظ با صلحا و درویشان بود و لطیفه مطبوع گفتی، در هفت صد و نود و دو هجری^۳ اوفات و 'خاک مصلاً' تاریخ اوست، مرقد شریفش در شیراز حاجت روای خلق است.

موج احوال آن به عشق الهی حق اندیش و دل ریش^۴ خواجه محمد درویش، در گلشن محمدی نویسد، به شش واسطه فرزند حضرت بهاء الدین نقشبند است، به موجب اشاره جد امجد خود بخارا را گذاشت و به عزم هند می آمد، چون به

۱. الف: 'شمرد' ندارد

۲. د: 'نسبت' او

۳. د: 'به تحریر' وفات

۴. ج: 'دل ریش' ندارد

بدخشان رسید سلیمان مرزا بادشاه آنجا مقدّمش را گرامی داشته نگذاشت و به انواع خدمت پیش آمد، بعد چند سال آن حضرت وفات یافت، خواجه محمّد ولد خواجه محمّد درویش به طریق شیوه بزرگان خود به ارشاد و تلقین طالبان نواح بدخشان مشغول بود، یکایک عزم سفر هتد نمود، در این اثنا خواجه عبد الله نام با دو برادر از نژاد خواجه بهاء الدین نقشبند نیز از بخارا رسیده با هم رخت سفر بربستند، در راه از قطع طریقان محاربات عظیم چنان به میان آمد که آن سعی و تردّد باعث اسارت و قبولیت دل بادشاه گردید، هر سه برادر را به خطاب خانی و عبد الله خان را به القاب هر دل فیروز جنگ مقرر شده به انواع عنایت خسروانه مرفّع گشتند، چون آن بادشاه زندگی قضا کرد و نوبت سلطنت نورالدین جهانگیر بادشاه عادل رسیده نیز به دستور عنایت از حال ایشان منقطع نگشت بلکه زیاده از سابق مرحمت به حال ایشان شد. خواجه محمّد با وجود دنیا دل در دین گرو داشته و در دیار دکهن در محاربات کفار شریعت شهادت چشید. خواجه مرزا بن خواجه محمّد را بادشاه به اقامت بجلور^۱ توابع لکهنو با چند دیهات مصارف به استصواب شیخ عبدالرحیم بجلوری^۲ جای اقامت فرمود، خواجه به رسم آبا و اجداد خود دل به یار و دست به کار شیوه اختیار نموده پیوسته بیه طاعت و عبادت با جمیع اسباب دنیا و ملک داری گذرانیدی حتی که در محفل رسول علیه السلام مدام حاضر شدی و اولاد او الآن آنجا موجود است.

موج احوال آن مهر سپهر ولایت، آن سپهر مهر هدایت، آن کاشف حقیقت ملکوت، آن ناظر انوار قدس و جبروت، آن به سایر مقامات رسا **خواجه محمّد پارسا**، پارسا لقب از زبان خواجه بهاء الدین معین شده، از محبوب ترین یاران و خلیفه خواجه بهاء الدین است. در هر دو سفر حجاز همراه پیر مانده، وی را کشف بسیار هوی است. روزی جمعی به امر حاکم در صحبت حدیثی ازو بحث نمودند، او از کشف مسند را به کتب خانه غیری دریافته طلبید و تصحیح حدیث نمود، بعد وفات پیر یک بار به حج به قصد خود رفته در عمر هفتاد و سه سالگی بخت و

۱. الف: 'نجنور تانع لکهنو' ۲. الف: 'بجنوری' جای

۳. د: 'آن سایر مقامات رسا خواجه محمّد پارسا' ندارد

چهارم ربیع الآخر سال ششصد و بیست و دو هجری در مدینه وفات یافت، برابر قبر عباس عم رسول مدفون شد. شیخ زین الدین عراقی از یمن سنگ سفید آورده مزارش ساخته بود. خواجه ابونصیر بن محمد پارسا و لقبش^۱ حافظ الدین شاگرد و حلیفه پدر خود است. در علم ظاهر و باطن سخت جواد بود سوای نفی وجود و بذل موجود کار نداشت، از غایت علم خلق ازو مسئله می پرسیدند از جمله خوارق اوست بر وقت پرسیدن مسئله^۲ کتاب را^۳ که وای کرد همان مسئله بر می آمد، در هشتصد و شصت و پنج وفات یافت، 'سر خدا' تاریخ اوست. مولانا فغانری از متوسلان خواجه بهاء الدین نقشبند است و بعد خواجه ارشاد از خواجه محمد پارسا یافته مدت‌ها ملازم خدمت مانده، سخت محرم بود، گفت بارها دیده ام بعد نماز عشا خواجه محمد پارسا غایب می شد و بانگ نماز صبح شنیده می آمد و نماز می کرد و خواجه مسافر خوارزمی از محصلان و ملازمان خواجه بهاء الدین است، او بعد پیر خدمت خواجه محمد پارسا اختیار نموده فیض ربوده. روزی وی قوالان را به مشوره^۴ محرمان^۵ به حضور خواجه بهاء الدین اجازت سرود داد و شنید، خواجه فرمود نه من می شوم و نه کسی را از شنیدن باز می دارم.

موج احوال آن محزن الهام ربّانی، آن معدن بشارت سبحانی، آن بهار باغ جاودانی، **خواجه علاء الدین غجدوانی** خلیفه خواجه بهاء الدین نقشبند است و بعدش صحبت خواجه محمد پارسا و پسرش اختیار نموده، این بزرگان صحبت او را مغتنم می شمردند چرا که او پیش از مصاحبت خواجه بهاء الدین در شانزده سالگی به امیر کلال داشتی، خلیفه امیر کلال را دیده بود، استغراق بر علاء الدین بسیار غلبه داشت و گاه بودی^۶ که در عین تکلم از مجلس غایب شدی او عین نسبت این راه شده بود. خواجه محمد پارسا گفتی چون او را می بینم نسبت حضرت عزیزان می آید، وی به غایت افضل درین طایفه است این مختصر گنجایش تفصیل نیافت. حضرت سید قاسم تبریزی از مستفیدان خواجه بهاء الدین نقشبند

۱. د: 'پارسا و حافظ الدین' ۲. د: 'نه سلسله' کتاب ۳. د: 'کتاب که وای'

۴. د: 'خواجه بهاء الدین... تا... محرمان بحضور ندارد' ۵. د: 'گاه نوی که'

است. در رشحات آرد، خواجه عبدالله احرار فرمودی من به همه عمر کلان تراز سید قاسم ندیدم، بر ملاقاتش چنان می بینم که جمله کائنات بر گرد او می گردد و در ایشان فرو می رود و گم می شود و خواجه سراج بر میش برمش دیهی است به نواح بخرا مرید امیر حمزه امیر کلان بود آخر به صحبت خواجه بهاء الدین پیوست و فیضها ربود، در مبادی^۱ حال او را استغراق در ربود، سه شبانه روز به افاقه نه آمد، به پیر او امیر حمزه خبر کردند، گفت به گوشش بگوئید جایی که رسیده از همانجا برگرد^۲، چون این خبر به گوش رسیده به افاقه آمد. مولانا سیف الدین میناری، منار قریه ایست از ولایت فرنگ به نواح تاسکند، وی از کبار اصحاب خواجه بهاء الدین است. پوشیده نماند در خدمت خواجه چهار سیف الدین بودند - یکی محبوب یکی مقبول یکی مقهور یکی مردود، آنکه محبوب بود آن حضرت است، خاطر پسند پیر بود، نا حیات پیر حاضر خدمت بود، بعد وفات پیر به حسب اشاره خدمت علاء الدین عطار اختیار نموده، بسیار بزرگ بود، کمالات عالی داشت، اخذ من رشحات. مولانا سیف الدین قبول لقبش خوش خان بخاری بود، اول خدمت علاء الدین^۳ دریافت مشرف صحبت سلسله خواجه^۴ بزرگ شده و اخذ فواید نموده مشغولیها داشته و از جمله ترك نموده، بسیار بزرگ بود. مولانا سیف الدین مقهور لقبش بالاخانه است، ابتدا بسیار ریاضت نموده در تصوف پای بلند پیدا کرده. روزی حضرت خواجه به راهی می رفت، او همراه بود، ناگاه شیخ محمد حلاج که بسیار مرید داشت و معتبر بود و از حضرت خواجه انکار خاطر نشین کرده بود برابر سید حضرت خواجه به ملایمت و اخلاق مشائیت او چند گام نموده، سیف الدین را خوش نه آمد، خود را در میان انداخته چند گام دیگر مشائیت نموده خواجه را این ادا خوش نه آمد، چون سیف الدین برگشته آمد فرمود خوب مشائیت کردی حلاج را به این بی ادبی خود را برباد دادی و بخارا خراب کردی، در چند عرصه سیف الدین مردود پادشاهی آمد بخارا را تاراج داد. هفت خلیفه بودند - شیخ

۱. د: 'مساری' حال ۲ الف: همانجا 'گرد'

۳. د: 'عطار' دریافت ۴ د: 'مولانا' بزرگ

احتیار و شیخ سعدی بر میشی که اول ملازم خدمت خواجه بود و بسیار قبولیت داشت، چون خواجه برو آورده شد در صحبت شیخ محمد حلاج پیوست. سیف الدین مردود، ویرا لقب خوارزمی است، تجارت پیشه بود، دعوت پیر کرد، خواجه با اصحاب آنجا رفت و تناول طعام نمود، او بعد از طعام خوردن میوه و شیرینی که ضابطه خواجه بود مهیا نکرد، خواجه فرمود طعام بی دم داشتی او گران شده خیال بد در خاطر آورد^۱ خواجه مشرف به خطر او شده خاطر مبارک از وی برتافت و در محفل خود راه نداد.

موج احوال آن عالم علم حقایق، آن ناظم نظم دقایق، آن ثاقب سپهر مناقب، آن دستگیر محمسه عواقب، آن زینت پیرای سجاده خلافت، آن چاشنی خوانچه^۲ کرامت، آن گنجینه معارف^۳ و اسرار خواجه علاء الدین عطار نامش محمد بن محمد التجریست، وی از محبوب ترین مریدان و افضل خلیفه^۴ و اکبر اصحاب و داماد خواجه بهاء الدین نقشبند است. وی را مقامات بس عالیست اندر تصوف و خوارق بلند و حالات دل پسنده و تصرفات عظیم و قدم به عایت مستقیم و علوت شان در مشیخت و عالی عنوان در طریقت، مخدوم محدودمان عصر و فخر کسوت فقر بوده است. کمالات او ازین جا قیاس کنند خواجه در حیات خود طالبان را بدو سیردی و فرمودی که عطار ما را سبک بار ساخته، وی را کلمات عجیب است اندر تصوف و کمالات بس بلند داشت، به شب چهارشنبه بیستم رجب سال هشت صد و دو وفات، در ماوراء النهر مدفون شد.

موج احوال آن سرور حلقه ابرار و اخیار حضرت حسن عطار خلیفه و خلف علاء الدین عطار است، بسیار بزرگ بود، سلاطین وقت از غایت اعتقاد به رکابش دویده و در تربیت طالبان دستی قوی داشت. صاحب نفحات آرد وی صاحب جذبه قوی بود، از جذبه هر کس را که خواستی از عالم شعور به وادی کیفیت^۵

۱. الف: 'خواجه فرمود طعام بی دم داشتی او گران شده خیال بد در خاطر آورد' ندارد

۲. ج: 'مرکز' کرامت ۳. د: 'گنجینه' متعارف ۴. د: 'خلیفه' ندارد

۵. ج: وادی 'بی کیف'

می‌رسانید و در ماوراء النهر و خراسان تصرّفات و کیفیت او مشهور. از مشاهیر صاحب کرامت بود، در شب دو شنبه عید قربان سال هشت صد و بیست و شش وفات یافت، قبر او برابر قبر پدر دارد.

موج احوال آن سرمایه کمالات جذّ بزرگوار حضرت یوسف عطار خلف و خلیفه حسن عطار است، بسیار بزرگ صاحب کمالات و حالات بود، از هر قسم تصرّفات داشت. حضرت 'بهاء الدّین عمر مکتوب او در رشحات داخل است در مقدمه ذکر حبس نفس و سلسله ولایت او تا امروز جاری است. شیخ عبد الرزاق خلیفه علاء الدّین عطار ست، در مبادی حال خدمت خواجه نقشبند دریافته از آنجا تربیتش حواله خواجه علاء الدّین عطار شد، م در متابعت سنّت و شریعت قدم مستقیم داشت و تقوی شعار او بود. وی را حالات عجیب و کمالات غریب است این مختصر گنجایش نیافت. مولانا ابوسعید از اکمل اصحاب خواجه علاء الدّین است، بعد از وفات پیر خدمت مرشد زاده خواجه حسن را اختیار نمود، قوّت خاص و حالات اختصاص به او ارزانی بود. خواجه عبد الله امانی اصفهانی او اکمل اصحاب خواجه علاء الدّین عطار است، روز اوّل که به خدمت پیر محقق شد پیر این شعر خواند:

تو مباح اصلاً کمال این است و بس رو درو گم شو وصال این است و بس
شیخ عمر ماتریدی از اصحاب خواجه علاء الدّین عطار است^۱، صاحب کیفیت و حالات بود. درویش احمد سمرقندی کنیت او ابوالمیامن است و لقب جمال الدّین و ناسش احمد بن جلال الدّین سمرقندی. وی اگر چه مرید زین الدّین خوافی است لیکن بیشتر فیض از علاء الدّین عطار یافته، مرد با برکت و صاحب کرامت بود، وعظ می‌گفت تاثرها داشت. در رشحات احوالش به تفصیل کمال نوشته این مختصر گنجایش نیافت.

موج احوال آن سرمایه آفیض و کامرانی سیّد شریف جرجانی از جمله

۲ ج: 'بسیار بزرگی داشت مولانا احمد مکه اصحاب

۱ ج: د: 'شیخ بهاء الدّین

۳ د: 'سپهر بیضی و'

علاء الدّین عطار است'

منظوران و مقبولان خواجه علاء الدین عطار است، از قول اوست تا که در خدمت شیخ علا کمالا که از عظام مشایخ شیراز^۱ بود برسیدم از رقص نرهیدم و تا که خدمت علاء الدین عطار را^۲ انگزیدم خدا را نشناختم، وی را حالات بلند و تصرفات دلپسند است.

موج احوال آن مقبول واصلان حق، آن دایم به حق مستغرق، آن میم معلی معانی، **حضرت خواجه عبدالله اصفهانی** مرید خواجه علاء الدین عطار است. دریای عوارف و کمالات، معدن معارف و تواجد سر حلقه اهل ارادت و محبت بوده. در گلزار اسرار نویسد در اول ملازمت از پیر این شعر ارشاد یافت: **توز خود گم شو وصال اینست و بس گم شدن گم کن کمال اینست و بس رحمة الله علیه.**

موج احوال آن گوشواره کرامت کبرا، آن طاق ولایت ولایت صغرا، آن جام وحدت گوش **حضرت مولانا نظام الدین خموش**، از کمال اصحاب خواجه علاء الدین عطار است، از افضل اصفیا و اکبر اتقیا شنی عظیم و همّت بلند و خدا طلبی داشت، صفای باطن او را حکایتها در رشحات ثبت افتاده، وی را جذبه و استغراق قوی بود، بسیار ریاضت ها نموده و کمال او زیاده ازین چه باشد که شیخ سعدالدین کاشغری خلیفه و تلقین یافته اوست.

موج احوال آن شیخ الشیوخ عظیم الشان، آن از هر آفت دارالامان، آن ماسوای الله از همه بری، **حضرت مولانا سعدالدین کاشغری** در ابتدای تحصیل علم نموده دولت آنچه ظاهری داشت ترك آن نموده خدمت مولانا نظام الدین خاموش گزید، سعادت و آثار و ولایت او را حق تعالی از طفولیت^۳ عطا کرده، در وقت تحصیل در بعضی اسفار او را با طفلی صاحب کمال که هم درس او بود الفتی پیدا شد، شبی پهلوی پهلوی خوانیده خواست که دستش گرفته به چشم خود مالد، صورتی از دیوار خانه شق نمود با شمع حاضر شد او را مانع آمد، از آن روز الفت

۱- ج: از قبولیت عطا

۲- د: عطار را ندارد

۳- د: شرایع

آن پسر از دلش زایل شد پس مجاهدات شاقّه نموده به مرتبهٔ تکمیل رسیده، خوارق و تصرفات عالی داشت و مثل مولوی جاسی در دریای حقیقت حلقهٔ ارادت او به گوش خود دارد، آخر خوارق او بسیار در رشحات نوشته است این مختصر گنجایش آن نیافت. در هشت صد و شش و به قولی شصت هجری وفات یافت، آن روز چهار شنبه هفتم جمادی الآخر وقت نماز پیشین بود. آن حضرت را دو فرزند بودند - یکی خواجه محمد اکبر المعروف به خواجه کلان که تلقین از ملا جاسی یافته صباح پنج شنبه دوازدهم جمادی الآخر سال نهصد و چهارده وفات یافت و فرزند دوم آن حضرت خواجه اصغر معروف به خواجه خرد^۱ در ولایت پرواز در نهصد و شش وفات یافت، نزدیک پدر خود مدفون شد.

موج احوال آنها همدم^۲ دم تیغ مریخ، آن هم سرپیر شیخ، آن گذاشته ما و منی حضرت شیخ عبدالکبیر یعنی خواجه ابراهیم شاشی خال حصرت خواجه عبدالله احرار است، عارف و عامل و فاضل و کامل در اذوان و مواجید این طایفه نصیب تمام داشت، مصاحب سید شریف جرجانی بود و به اتفاق او خدمت خواجه عبدالله این شعر نوشته:

پیدا است حال مردم رند آنچنان که هست
جرم کسی که فاش کند هر نهان که هست

خواجه عماد الملک شیخ فاضل و کامل خواهر خواجه عبدالله احرار به عقد نکاح او بود، از قول اوست بر مجموع احوال و مواجید استقامت بهتر است و محبوب تر: یار هم ملک استقامت ده کاستقامت ز صد کرامت به مولانا مسافر از سلسلهٔ مشایخ ترک بود و بعضی سخنان لطیف اندر تصوف از خواجه عماد الملک بسیار ظاهر می کرد از خواجه عبدالله احرار.

موج احوال آن صدوق علم یقین خواب شهاب الدین جد پدری خواجه عبدالله احرار است. در رشحات آرد صاحب آیات و مقامات و احوال و مواجید و

۱. د: 'خواجه خرد' ندارد

۲. د: 'سپهر' دم

کشف قوی بوده است، با مجاذیب صحبت بیشتر داشتی، در اکثر اسفار که قطع طریقان مزاحم او می شدند همان مجاذیب را به آوار بلند یاد نمودی و مدد خواستی، آن همه مجاذیب به مدد او می رسیدند از آنها رها می دادند. به وقت آخر خود همه فرزندان را وداع نموده و در حق خواجه عبدالله احرار نوازش فرموده گفت که این بچه فخر مشایخ زمان و ممدوح زمانیان خواهد بود، پرورش او به وجه احسن کنند بلکه از سایر حالات^۱ او به تفصیل بیان ساخته. خواجه محمد شاشی برادر پدری خواجه شهاب الدین است وی را نیز در طور و طریق ولایت شهره کمال بوده، خواجه محمد و خواجه محمود فرزند خواجه شهاب الدین اند. خواجه محمود پدر خواجه عبدالله احرار است و بسیار بزرگ بود، وی را جذبات ازلی بود، وقتی که در پشت پدر خود بود پدرش از جذبه چهار ماه رو داده بود که از ملاقات و اکل و شرب باز مانده بود پس ولی مادر زاد باید دانست. کمالاتش زیاده از حد در رشحات نوشته یافتیم این مختصر گنجایش به خود نیافت، به موجب اشاره والد رساله به احوال بزرگان سلسله نوشته است.

موج احوال آن متصرف ولایت برتر، **خواجه بهاء الدین عمر**، مشایخ خراسان است، خواجه عبدالله احرار به ملازمتش رسیده است. صاحب رشحات از اقوال او آورده مردی دیدم به عجایب حالات، هر که به دیدن او برفت مناسب او زندگانی می کرد و خود را هیچ نوع ممتاز نمی گردانید مگر اربعین می نشست به دستور پیران رحمة الله علیه.

موج احوال آن نسخه حقایق سرمدی، آن صحیفه حقیقت محمدی، آن گلدسته ریاحین تودد و اخلاص، آن نافه سر بسته عشق و اختصاص، آن به دین و ملت معین و حامی، قطب اکبر حضرت نور الدین عبدالرحمن جامی، در خانواده نقشبندیه مرید شیخ سعد الدین کاشغری است. وقتی که او در خدمت پیر رسید پیر^۴ فرمود شاهبازی^۵ به چنگ من افتاده است و خدمت خواجه پارسا را نیز

۳. ج. د: 'بخود گنجایش'

۲. ج: 'در ملاقات'

۱. د: 'و کمالات او'

۵. الف: 'بازی چنگ'

۴. الف: 'در خدمت پیر فرمود'

دریافته در طفولیت و خیلی مرحمت و عنایت به او نموده و خواجه احرار به عایت احترام او نمودی و فرمودی که آفتابی در خراسان است یعنی ذات مولانا و مردم غیب به روشنای چراغ ما وراء النهر می آیند، این اشاره به خود نموده، از محققان عالی مرتبه و متصوّقان معانی منزلت به غایت رفیع الشان و به عهد خود بی مثل زمان، احتشامش از معاصران افضل و احترامش از زمانیان اکمل و صاحب تذکره دولت شاهی که شاگرد مولانا است نوشته که مولد شریفش جام و مسقط الراس مبارک او قریه جرجر و منشاء هرات و مرجع سلطان و فقیر شاه بی تاج و سریر بوده است. در سفینه الاولماء نویسد لقب اصلی او عماد الدین است و لقب مشهور نورالدین و تخلص جامی و پدرش احمد بن محمد دشتی و دشتی محلّه ایست از محلات اصفهان مذهب حنفی داشت، و آنچه مشهور است در عوام که نقل به مذهب شافعی^۱ نموده خلاف است و این نامستور است، کتاب چهار مذهب حضرت شیخ ابو سعید فرغانی را از مکه همراه آورده به مسایل^۲ احوطه عملی می نموده اند مثل وضو ساختن بعد از مس مراة و مس اندام نهانی و غیرهما، جامع بود میان علم صوری و معنوی، مقبول عالم و مقتدای اهل ما وراء النهر و خراسان. سلطان محمد میرزا را از کمال عقیدت و نیازمندی به ایشان بود، ستر احوال به مرتبه غالب حال او بود که هرگز به کشف و کرامت دل نه آوردی بلکه گفتی که بر کشف و کرامت اعتقاد^۳ نیست و خود را در علم ظاهر و شاعری^۴ پوشیدی و گفتی که ستر حال شرط این راه است و معهدا چندین مصنفات که نموده هیچ خالی از ذوق و شوق نیست، چند اشعار در ابتدای حال وقت جذبه شوق گفته اینست.

لذّت عشق فرو رفته مرا در رگ و پی عشق می گویم و جان می دهم لزلّت وی
غم عشق از دل کس کم مبادا دل بی عشق در عالم مبادا
متاب از عشق رو گر چه مجاز نیست که آن بهر حقیقت کار ساز نیست
و به مظاهر صوری هم تعلق داشته

۱. الف: 'صفاهان مذهب حنفی داشت و آنچه مشهور است در عوام که نقل بمذهب شافعی' ندارد

۲. الف: 'نمسايل' ندارد ۳. الف: 'اعتماد' نیست ۴. ج: 'شاعری' ندارد. د: 'و شادی'

کار جامی عشق خوبانست و هرسو عالمی
در پی^۱ انکار او او همچنان در کار خویش

از ملفوظات اوست هر چند عارف کامل و اصل بعد تحقیقات محبت ازلی
و اتصال محبوب لم یزلی، در هر چه نگرَد جز يك^۲ نه بیند و در هر چه آویزد جز يك
چیز نخواهد آتا در اواخر از جمیع تعلقات ترك و اجتناب نموده می فرمود محبت
آن است که در همه چیز تعلق کند و خواست او خواست محبوب گردد.

با عشق توام هوا نماند است و هوس با آتش سوزنده چرا ماند خس
خواهد از و مقصود دل خود همه کس حامی از تو تراهمی خواهد و بس
مدام در وجد و ذوق می بود و چند نوبت سماع نیز فرمود. در گلزار ابرار آرد در مقدمه
سرود ابتدا حال گفتی تا که مردم لایق شنودن سرود نشود چه طور بشنود چرا که
بدون افروختن چراغ مطالعه کتاب دشوار، آخر چندان ذوق سرود بهم رسید که
امتداد اوقات در وجد و بیخودی محو ماندی که حضاران و مغنیان را طاقت اقامت
نماندی و زایل شدی، مجبور می نشستند و او استاده می ماند^۳، با وجود چندین
فضل و کمال در لطیفه گوئی و معمه دانی بی نظیر بود. روزی شخصی از مولانا
درخواست انار ترش نمود، مولانا را آدم حاضر نبود، تأمل کرد، درین اثناء میر حیدر
معمانی که از تلامذه او بود آمد، مولانا خذف ریزه برداشت و آن را دو نیم کرده بر
طاس زد، حیدر معمانی برخاست و رفته انار ترش آورده^۴ داد، سایل متحیر شده
کیفیت امر از حیدر معمانی پرسید که به طور الهام مولانا از سوال من تر آگاه گردانید،
گفت به طور معما^۵ را ازین خبر داد، سایل تصریح آن خواست، گفت خذف ریزه
را که مولانا دو نیم کرد و بر طاس آرد آواز بر آمد طن و طن تجنیس خطی ظن است و
ظن به معنی گمان و گمان به صورت کمان و کمان قوس را گویند و قوس را چون قلب
نمایند سوق می شود سوق به معنی بازار و بازار و نادار يك صورت دارد، سایل
گفت بازار و نار دار ازین خود دریافت شد ترش را چه قسم دریافتند؟ گفت مولانا
خذف را دوپاره کرده بر طاس زد دو نیم میجانش نیم است و بیم معنی ترس و ترس و

۱. د: 'در پی' ندارد ۲. د: 'از يك جز' نه بیند ۳. ج: 'استاده' 'بماند'

۴. ج: 'بسایل' داد ۵. ج: 'ازین امر' خبر داد ۶. الف: 'بر' طاق' زد

ترش يك صورت پس دریافتیم که می فرمایند انار ترش آرد. از کمالات و خوارق عادات ارو کم سر زده و این معما کدام از خرق خالیست نگارنده زخار را که اول احوال شریفش از گلزار ابرار نوشته بود، شبی در واقعه ایما شد که از هر سه کتب احوال مارا بنویس بنابر آن از سفینه الاولیا و گلزار ابرار و تذکره دولت شاهي احوال آن صاحب کمال را نوشتم و تصانیفش شواهد النبوه و لوايح بهارستان جواب نخلستان و نفحات الانس و شانزده رساله دیگر در علوم مختلف تفسیر و حدیث و عروض و قافیه و معما و غیره و سیزده لجه عربی و فارسی در شرح کتب ابیات اکلیبر و از منظومات ده نامه و هفت در مثنوی که هفت اورنگ نام دارد و سه دیوان سوای آن حواشی و تعلیقات و رقعات و ابیات متفرقه که مجموعه چهل و چهار جلد است به عدد لفظ جام که ازو یادگار عالم مانده. به قول صاحب سفینه الاولیا ولادت شریفش در خردجر جام در بسمت و دویم شعبان سال هشتصد و هفتده، مدت عمر شریف هشتاد و يك سال وفاتش در هزدهم محرم سال هشتصد و نود و هشت، وفات خواجه احرار سه سال بعد روز جمعه وقت اذان سنت واقع شد، قبر در خیابان هرات، رحمه الله علیه.

موج احوال آن گرامی منزل به فقر و فنا، آن عالی مقام در زهد و ورع، آن مجموعه نکات عشق حضرت باری، مرید مرشد پسند **مولانا عبد الغفور لاری** در سفینه الاولیا آرد که مرید مولانا عبد الرحمن جامی است، لقب وی رضی الدین بود، اصل از اعیان لار اولاد سعد عباد انصار اصحاب رسول الله صلی الله علیه و سلم بود، مرشدش را به نسبت او خیلی توجّهات بود نیز ازین بیت یر می آید:

آنجا که فهم و دانش مرغی بود شکاری بلزی است نیز پرواز عبد الغفور لاری

چنانچه مولانا جامی مرید کم گرفته و فرمودی که يك مرید کامل بس است و این اشاره به ملا عبد الغفور بود که به علوم صوری و معنوی پایه کمال داشت چنانچه حاشیه بر شرح ملا و نفحات الانس نوشته حل مشکلات و لغات آن را نموده بعد طلوع آفتاب روز يك شنبه پنجم شعبان سال نهصد و دوازده هجری وفات نمود و در^۲ دایره مرشد خود در خیابان هرات مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن مجاهد عشق الله مولانا فتح الله از اقران و مصاحبان مولانا نورالدین عبد الرحمن جاسی است. در گلزار نویسد در طریقت استوار قدم و در حقیقت ثابت و ستوده دم، ابتدا حال در خدمت مولانا غیاث الدین احمد از راه دوستی آمد و شد داشتم، روری گفت که دلم از سیر کتب علمی سیر شده اراده ترک و مجاهده دارم، مولانا گفت که این مقدمه را در خدمت مولانای جاسی ظاهر کن، همچنان کرد، فرمود لختی کتب دیگر بخوان، چنان کرد و بعد از آن ترک نموده به مجاهدات در آمد.

موج احوال آن واقف اسرار مولانا غیاث الدین احمد بن مولانا علاء الدین مکتب دار، در گلزار نویسد مرید حضرت مولانای عبد الرحمن جاسی است، در نقشبندیه تمام عمر به صفای جسم از غسل و وضو و طهارت و روفت روب درون از اکتساب دل را گرو داشته، مولانا محمد روحی از راه يك جهتی می خواست که اجازت نامه از جانب خود به نام او نویسد و از خلافت پدر بزرگوار خود شرمساری و انمود به خلافت^۱ نامه او خویش را شایسته ندانست^۲، عذر نمود، مولانا نور الله می فرمود پور مکتب دار از شیخ روحی حالا اکثر و بیشتر بلکه از پدر خود نیز بر جاده سلوک قدم استوار تر گذارد، در سال نهصد و پنجاه وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن یکتای کمالات، آن بی همتای حالات، به مراتب ولایت فایز، مولانای نور الله بن حسین واعظ نسبت بیعت از مولانا سعد الدین کاشغری نقشبندی دارد در گلزار آرد آوی از فروغ الله نور السموات والارض روشن ضمیر و از خزانه ان من شیء الا عندنا خزائنه تونگر دل بود، در علوم کسبی و وهبی و در شناخت مراتب الهی و کتبی کمال یکتایی داشت. ابتدا حال چون به درس در آمد رساله از نحو نخوانده بود که جذبه عشق الهی او را به خود کشید. از قول اوست که شیخ عبد الکریم یمنی مرا بشارت داد عتقرب است که شهرت تو از علم صوری و معنوی شایع عالم گردد و آخر همچنان شد، چنان دیدم که باران علوم از چار سو آب آسابر سر من می ریزد و در يك شب نیمی از قرآن لفظاً و معناً از بر شد آخر

۱. ج: 'بخلاف' نامه ۲ الف: 'خویش را شایسته ندانست' عذر ۳. د: 'از وی فروغ

قوت دانشموری و حقایق شناسی دمیدم ترقّی مقامات نموده فایز به منزل مقصود گردیده، در سال مایه عاشر وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن اشرف و عالی سلسله نقشبند، آن مرشد روزگار و هادی دلپسند، آن کاشف راز پرده اسرار **مولانا علاء الدین محمد مکتب دار**، در گلزار نویسند مرید مولانا سعد الدین کاشغری نقشبندیست لیکن از فیض ملازمت شیخ عبد الکبیر یمنی که به يك واسطه خلیفه شیخ عبد الرحمن مصریست راه سلوک او کشایش یافت و پای همت او رهگرای بلندی شد. روزی شیخ یمنی تعریف حدیث قدسی پرسید، گفت کلامی که بی نوسل فرشته به نفس ناطقه پیغمبر علی السلام فرود آمد، شیخ یمنی گفت پس بر این اندازه گفتار این طیفه نیز حدیث قدسی بود، یکی از حاضران گفت اگر چنین گویی مراتب اولیا و انبیاء مساوی گردد، پاسخ داد، نی، از آن رو که آن نسبت در پیغمبران بالاصالت در اولیا تبعیه است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن از عجم صوری راه معنوی یافته، آن به زور کمالات بر افلاک شتافته، آن در یگانه صدف معانی **حضرت مولانا علاء الدین قوهستانی** ناشی محمد بن عبد الله المومن انیریست، از اجله خلفای شیخ سعد الدین کاشغری بود. در تذکرة ملا محمد صالح نویسد، او در تحصیل علم بود، به شرف بیعت مولانا سعد الدین کاشغری مشرف شد، متحیر بود که ترك تحصیل نمایم و مشغول عبادت شوم یا کار تحصیل من بالفعل باقیست، روزی به مدرسه فیروز شاه به حجره رفته در رابست، از گوشه محراب آواز آمد ترك نما و بیاسا، از آنجا برخاست به گورستان رفت آنجا از نجم الدین نام دیوانه ملاقات شد، برای حصول تفول پیش او رفت، گفت بالفعل در مسجد فیروز شاه بودی، گفت آری، فرمود نه گفتم که ترك نما و بیاسا، از آنجا در خدمت مرشد آمدم مراقب بود چون سر بر آورد فرمود اطرح افراح مثل مشهور است یعنی ترك تحصیل بی حاصل نما پس او را به ذکر قلب تلقین نمود و مشغول گردانید تا یکی از اهل الله گشت. در کرامت الاولیا نویسد

مولانا علی صاحب^۱ رشحاحات روزی به خدمتش رفت، دو کس به حضورش نشستند سبق مصباح می خوانند و مولانا کتاب در دست گرفته غایب اند، به خاطرم رسید چه قسم درس گفتن ست که جمعی قرأت کنند و ایشان حاضر نباشند؟ فی الحال مشرف به آن خطر شد، فرمود هر چند می گویم من اهل بیت درس ندارم قبول نمی کنند شما هم بگوئید شاید پذیرا نمایند، سال وفات از لفظ 'پیر رفت' بر می آید.

موج احوال آن عالی احوال، آن صاحب کمال، آن با ملایکه عین به عین، حضرت مولانا نظام الدین حسین، پور مولانا علاء الدین مکتب دار است، در طریق نقشبندیه مرید پدر خود است. صاحب گلزار نویسد در جوانی معرفت پیران و در پیری ریاضت جوانان داشت. از عنفوان تا هنگام وفات در یاد خدا سرخوش رفت، شوق سیاحت به درجه او را بوده است. در یک بار در راه روم به وثاق سیدی مهمان شد و دختر سیزبان به صداع دایمی دردمند بود، آن شب آن الم دیرینه تسکین یافت، بامدادان چون مهمانان مسافر شد نالش و کاهش هر روزه باز گشت، صاحب خانه آن راه رو را به یک بهانه باز گردانید هم برین نمط دو سه نوبت عزیمت و مراجعت به کار رفت آخر افشای راز شد که صحت آن دختر به یمن قدوم این مرد است به نکاح او سپردند. میر علانیری که ذکرش می آید از شکم اوست، وفات در مایه عاشر، رحمة الله علیه.

موج احوال آن رسیده به سروری میر علانیری خلف و خلیفه پدر خود مولانا نظام الدین حسین است. در گلزار نویسد گفتار دلپذیر و کردار شگرف نمای او نسخه حلال و بحال ربانی بود. گویند به هنگام استیلای ترکمانیه دو سیه دل بدبخت از پرستاران قاضی محسن در حالی که میر نبود در باز کرده در آمدند، فرزندانش از بیم ترسان گریختند، آن دو تن ستمگار دست تاراج کشوده باز گشتند، چون صاحب رسیده هولناکی خون روان دید به جانی که آن دو ناکس رفتند خشم آلود نگاهی کرد، همان وقت کشتائنده دراز پا در افتاد دستش خرد شکست و آن دیگر به دیوانگی رسوا شده باز گاهی هوش نه آمد. قاضی^۲ محسن از معاینه این حال بسیار خوش شد، همان ساعت از خجالت به سوی منزل میر شتافت، خانه نشینان باز از^۳

۱.ج: 'صاحب' ندارد

۲.ج: 'قاضی' ندارد

۳.د: 'بازار' آمدن

آمدن هجوم مردم ترسیدند فرمود که هراس مخورید برای عذر و دجویی می آیند، در مایه عاشرو فات، رحمة الله عليه.

موج احوال آن همای بلند پرواز، آن در محبت و جوانمردی ممتاز، آن مرشد روزگار و هادی رهبر، افضل عصر مولانا زین الدین محمود کمانگر در گلزار نویسد، مرید مولانا نظام الدین حسین بن مکتب دار است، عامل و عارف و عاشق عالی همت والا فطرت، ملتها در خراسان بسر برد، در کثرت بدعت و خلاف شریعت که از سگان آنجا به عمل آمد به اختیار خود بدر آمده به سوی قندهار افتاد، در عتقوان او را تمنای تحصیل علم در رسید. روزی به خدمت مولانا نور الله درخواست نمود او فرمود از تحصیل علم به منصب قضا و صدارت رسی بهتر آنست که به خدا مشغول شوی، التماس کرد می خواستم به نیروی صرف و نحو و به وسیله منطق و معانی لطایف و عجائب رموز فرقانی و نکات حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم اندازه فطرت دریابم، پس قبول کرد و گفت به درس مولانا غیاث الدین بن احمد خرکشی کن پس به اندک فرصت در همگی فتون سواد بهم رسانید و به عالمی اجرای فیض کرد، از قول اوست کسی را که غیر از خدا مراد بود از خدمت درویشان بهره نبیند^۱ در مایه عاشرو فات، رحمة الله عليه.

موج احوال آن از افضل امت مصطفی خواجه مرتضی در گلزار نویسد پیوند خویشی^۲ از مولانا زین الدین محمود کمانگر داشت، به غایت همت بلند و عالی فطرت بود که به نیستی و بی نوایی خوش دل بود. گویند سالی در آغاز سلوک از دیار عراق با چهل بنده ترک که همه در آئینه روزگار بخوبی و بی مثال عکس هم بودند مسافرت گزید، جمله به هنگام همت مسعود در راه خدا آزاد نمود و سوای هر چه داشت به سلسله محتاجان بخشید چنانچه به قوت خود نیازمند گردید پس او را که سختی و تنگی زمانه رو داد یکی از همرازان او گفت فلان غلام تو صاحب دولت کثیر است چرا تصدیعه می کشید، به این بیت جواب داد:

گرچه گرد آلود فقرم شرم باد از همتم گر به آب چشمه خورشید دامن تر کنم
در همتش فتور نه آمد، به مایه عاشق وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن درویش عالی احوال بابا حیدر ابدال از مصاحبان شیخ زین الدین محمود کمانگر است. در گلزار نویسد که وی از سایر مرادات باز مانده مطلق به سوی دنیا التفات نکرد، به غایت صاحب تجرید و تقرید بود، از الفاظش آرند که به خورشهای چاشنی بخش کام و گلو در بند انداختن خواری و خواهش افزاید و دل به میل دنیا گرو مکنید و در سایه خنک مخسپید که چنین خواب تیرگی به دل بخشد و از هرزه گویی زبان در قفس کنید تا به یاد حق گلستان نواند ساخت، سخنان ازین بیشتر است و در هزار و ده هجری به ملاء اعلی خراسید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن باور یافته محفل باریاب محفل خدا، آن ناظر جمال با کمال حضرت مصطفی، آن از کمال کمال به مرتبه سبوحی حضرت مولانا شمس الدین محمد روحی اصلش از قریه روح که نه فرسنگ از هرات مفاصله دارد، مرید مولانا سعد الدین کاشغری است، از کبار مشایخ به عایت احوالی قوی و ریاضات وافر و تصرفات ظاهر داشت^۱ که ابتدای حال تمتای دیدار رسول صلی الله علیه وسلم او را بود، روزی در خدمت والده خود رفتم، آن وقت او کتابی می خواند، در آن دعایی نوشته بود که اگر این را شب^۲ جمعه کسی بخواند رسول صلی الله علیه وسلم را ببیند، رخصت خواندن دعا از والده گرفته به خلوت خانه در شب جمعه به خواندن مشغول شدم، بعد آن یاد داشتم هر کسی که در شب جمعه سه هزار مرتبه درود بر پیغمبر علیه السلام فرستد ضرور از رویت مشرف شود، از غایت شوق آن شب درود را هم خواندم به خواب دیدم که در سرای خود می روم مادرم انتظار دارد چون مرا دید فرمود زود شو که پیغمبر صلی الله علیه وسلم به خانه من آمده نشسته^۳ است سرا برد^۴ و به رویت رسول صلی الله علیه وسلم مشرف ساخت، دیدم که آن سرور صلی الله علیه وسلم نشسته اند و جمعی کثیر گردا گرد حاضر اند

۱. الف. از کبار مشایخ به عایت احوالی قوی و ریاضات وافر و تصرفات ظاهر داشت ندارد

۲. ج. د. کسی بشب جمعه ۳. الف. نشسته ندارد ۴. ج. بزرودتر و برویت

و مکاتیب نوشته به اطراف و جوانب می فریستند و گوی املا حضرت رسول صلی الله علیه و سلم می کنند و مولانا شرف الدین عثمان زیارت گاهی گاهی که از علمای دین زمانی بوده اند می نویسند، مادر دست مرا گرفت و عرض کرد یا رسول الله صلی الله علیه و سلم پسری که وعده کرده بودی دراز عمر و دولت مند خواهد شد همین پسر است، آن جناب صلی الله علیه و سلم به طرف من نگاه کرد و تبسمی نمود و فرمود آری این مقدمه آنست که مادر من پسری در غایت جمال داشت آن زندگی قضا کرد، بر مادر غم زیاده بود، شبی آن سرور صلی الله علیه و سلم در خواب فرمود عم مخور ترا فرزندی صاحب جمال و دولت بهم رسد و عمر دراز خواهد یافت پس حق سبحانه و تعالی مرا به مادر من داد، پس آن سرور صلی الله علیه و سلم به مولانا عثمان فرمود مکتوبی برای آن پسر بنویس! مولانا کاعذی نبشت مشتمل بر سه سطر و در زیر آن سطر مثل گواهی که بر قباله ها می کنند نوشت و پیچیده به دست من داد و من روان شدم، بخود اندیشیدم که درین چه نوشته اند؟ باز در جناب رفته عرض کردم که یا رسول الله صلی الله علیه و سلم درین کاعذ چه نوشته اند؟ از دست من گرفته واکرده ملاحظه فرمود، من به يك بار خواندن مضمون آن سطور^۱ را یاد گرفتم باز پیچیده به دست من داد، اراده التماس دیگر به خاطر رسید که از صدای کس بیدار شدم دیدم مادر من تسبیح در دست گرفته می آید، فرمود چه در خواب دیدی؟^۲ گفتم چنین دیدم، فرمود من هم همین دیدم، در شب برأت سال هشتصد و بیست هجری وفات رو داد، در درگاه شیخ الاسلام شیخ عبدالله انصاری و به قول صاحب رشحاح روز دوشنبه شانزدهم رمضان سال نهصد و چهار^۳ 'مرشد عصر' تاریخ اوست، رحمة الله علیه. در کرامت الاولیا نویسد يك بار پس از سه روز از مقام خود برای تلاش نان برخاست، آواز شنید که آخرش به نانی محبت ملوا گذاشتی، طپانچه بر روی خود زد و برگشت و عهد کرد اگر بمیرد از گرسنگی تلاش نان نکند، بعد چندی او را داروی قوی حاصل شد که محتاج قوت نماند و روری در مسجد مربع نشسته بود آواز آمد که در حضور

۱. الف: آن سطور ندارد

۲. الف: دیدی ندارد

خداوندی بی ادب نشستن چه؟ از آن روز تا چهل سال سوای دوزانو به طور دیگر نه نشست، این اشعار تاریخ وفات او:

زبده عارفان روی زمین روح پاکش به اوج علین
مرشد عصر بود تاریخش ز اتفاقات دهر گشت نهی

موج احوال آن سرچشمه اصحاب دردمندی **بابا شهاب الدین بیرجندی** از کبار اصحاب مولانا سعد الدین کاشغریست، عالم به علوم صوری و معنوی، بیرجند قصبه ایست از ولایت خاین و نامش احمد بن محمد است، پدرش بر کوه سینا شیخ احمد جام در معامله فرمود که فرزندی آید هم نام من کنی، او از من است. بابا را آثار ولایت و انوار هدایت از طفولیت بود، در تهجد گذاری و تقوی شعاری مرتاض بود، صاحب حالات عجیب و حکایات غریب است، او آخر از درس علوم ظاهر دست کشیده مشغولیها داشته در سال هشتصد و پنجاه و شش یا هفت وفات یافت، در مقابر^۱ پیر مدفون شد.

موج احوال آن نور چشم عارفان، آن معشوق عاشقان، آن قافله سالار متابعان پدر، آن سلطان زاده گروه برتر، آن حاجت روای حاحتمندان، مرشد زاده **حضرت خواجه کلان** خلف و خلیفه شیخ سعد الدین کاشغریست. مورد افضال بیکران، سرچشمه و اصلان، محمود کاملین، مددوح و اصیین، نردبان فیض و افاده، به مسند خلافت سجاده، کوه پر شکوه رعایت، بحر اوج حمایت، طاء طور طاعنهای هادی هدایت، غیس عنای غالب، قاف قمع قالب، وی دواى درد مندان و کامران مستمندان بوده است، دوازدهم جمادی الثانی سال نهصد و چهارده وقت صبح روز پنج شنبه وفات یافت.

موج احوال آن ماح^۲ اولیای خدا، **علی بن الحسین الواعظ الکاشفی** المشتهر **بالصفا** مرید خواجه کلان بن سعد الدین کاشغریست و بیعت او به حضور مولانا عبد الغفور لاری واقع شد. مقبول مقبولان بارگاه الهی و از تصنیف

رشحات محبوب محبوبان ذات نامتناهی بوده کسب این راه را کرده است، بیشتر خدمت مولوی جامی نموده و مدام با اولیا صحبت داشت، بزرگ بود.

موج احوال آن قبله کاملین اعظم، آن کعبه موحدین معظم، آن در کمالات نظیر خواجه معروف کرخی، قطب العالم حضرت خواجه یعقوب چرخي مقتدای عاشقان و پیشوای واصلان، در زهد و ورع و ریاضت و کرامت بس رتبه رفیع را مالک بود. صاحب نفعات گوید که وی اصل از جرج بود که یکی از دیهای غزنی است و در رشحات می آرد که موضع جرج یکی از دیهای ولایت حصار است، بعد از تحصیل علوم به خدمت حضرت خواجه نقشبند رسید و التماس ارادت کرد خواجه فرمود که ما بخود کاری نمی کنم امشب به بینم اگر ترا قبول می کنند ما نیز قبول کنیم، خواجه یعقوب گفت هرگز شبی از آن سخت تربیر من نگذشته بود، چون بامداد پیش خواجه رفتم فرمود قبول کردند اما تو در صحبت خواجه علاء الدین عطار خواهی بود، پس بعد از آن ارادت مرا به شغل و فوق عددی تلقین فرمود و چند مدت در خدمت آن حضرت بودم تا آن که مرا اجازت سفر و ارشاد دادند پس به طرف بدخشان افتادم الغرض خواجه یعقوب بعد از نقل خواجه نقشبند قدس سره به خدمت خواجه علاء الدین عطار پیوست و به خدمتش نعمتها یافت تا آنکه به مرتبه تکمیل و ارشاد رسید و تا زمانی که خواجه علاء الدین در قید حیات بود از خدمت او جدا نگشت بعد از آن بر مسند ارشاد نشست و فیض به خلق رسانید و تا چنان شد که مثل خواجه ناصر الدین عبدالله احرار مدام به تربیت او پرورش یافت.

موج احوال آن قطب اقطاب عالم، آن صحیفه منقش و علمک مالک تکن تعلم، آن از اکبر متعابعان طریق رسول الثقلین، آن برهان اولیا و اتقیاء خافقین، آن گنجینه عشق و اسرار پروردگار، حضرت ناصر الدین خواجه عبد الله احرار ولد خواجه محمود بن خواجه شهاب الدین شاشی، او نبیره خواجه محمد ناسی است که بزرگ دوستان دانشور متبحر شیخ ابوبکر محمد بن اسمعیل قشقلان شافعی بود چنانچه احوال اکثر بزرگان ایشان را در لجّة سهروردیه باید خواست و مادری نسب

حضرت خواجه به عبدالله بن عمر فاروق رضی الله عنه منتهی می شود و در خانواده نقشبندیه مرید مولانا یعقوب چرخ‌یست، او اولیای عظیم الشان و از مکاشفان اسرار لامکان، مقبول درگاه غفور الرحیم و محمود بارگاه رسول کریم، به مشاهده احدیت^۱ محظوظ، شارح حقیقت لوح محفوظ بود. در گزار نویسد ولادت با سعادت او در ماه رمضان هشت صد و شش هجری و عمر عزیز او هشتاد و نه بود. در آغاز چهار سالگی نسبت آگهی اسرار الهی داشت چنانچه از قول آن جناب است که در عمر دوازده سالگی به قیاس احوال خویش عقیده داشتم هیچ کس از آفریدگر خود عاقل نخواهد بود آخر معلوم شد که این عنایت ازلی بود. در زمان مرزا شاه رخ در هری بودم، دست من نیروی تصرف بشری نداشت، روزی در بازار گذشتم، گدای گفت شیئا لله، دستار کهنه بر سر داشتم به نان پزی دادم که به دیگ شویی تو بکار آید، به این گدایان^۲ سیر بخوران، گدا را نان خورانید و دستار واپس کرد، نگرفتم، در وقتی که حاجت روانی مسلمانان ممکن باشد ذکر و مراقبه بر وقت دیگر باید گذاشت، ابتدا ثمره خدمت که قبول دلها است بر نتیجه ذکر و مراقبه مقدم است و آن که برخی عبادات نافله را از خدمات اخوان الصفا بهتر دانسته اند گمانی صرف و زعمی محض، من این طریق از تحریر و تلقین کسی فرا نگرفته ام بلکه از آثار خدمت آموخته ام که خاصیت خدمت چیست، هر کس را به بارگاه قرب از دری می در آرند و مرا از در خدمت در آورده اند، ازین رو خدمت محبوب هم آغوش منست و مال و منال و ضاع و عقار و گله و مواشی و اسب و املاک او از اندازه شمار بیرون بود. روزی در شهر هری به کلبه شیخ بهاء الدین عمر در آمدم، پرسید در شهر چه چیز است؟ گفتم دو چیز! شیخ زین الدین و اصحاب او، می گویند همه ازوست^۳ و شیخ قاسم و پیروان او سرایند که همه اوست، گفت سخن نخست درست رفت چنانچه دلیلی چند بر تقویت این گفتار صدق آثار فرمود، اگر مقدمات آنرا تا ممل سپارند به هر کدام مثبت مدعای ثانی گردد، باز دلیلی چند فرمود که همین حال داشت، بر خاطر رسید که اقرار قول اول بهتر است

۱. ج: بمشاهدات حدیث، محفوظ ۲. ج: گدایان، سیر ۳. ج: همه اوست، و شیخ

و اعتقاد به گفتار آخرین به حقیقت سزاوارتر. می فرمود چون به خدمت مرشدی حضرت مولانا یعقوب چرخ‌ی رسیدم فرمود بابا بیابیعیت کن، بر فور اراده بر جنبش^۱ بیاضی دیدم که باعث نفرت گردید، تامل کردم، بر خطرۀ من آگاه شده فی الفور به صورتی جمیل نمودار شد، از دیدن آن دل بی اختیار گردید، بیعت نمودم. کمالات او از آن زیاده تر است که به قید تحریر گنجد و کدام کمال بزرگی از آن زیاده تر است که او را حق تعالی ولی مادر زاد پیدا کرد. به سلخ ربیع الاول هشتصد^۲ و نود و پنج هجری هشتاد و نه روز بعدد سال حیات خود بیمار مانده به ملاء اعلی شتافت و به سمرقند مدفون گشت، رحمة الله علیه، دو خلف آراسته به جوهر سلف گذاشت.

موج احوال آن جواهر زواهر درج ولایت، آن کواکب ثواب برج هدایت، آن هر کدام به عشق الهی سرشار و بیدار، فرزندان^۳ جگریوند خواجه عبد الله احرار **خواجه محمّد الله** که خواجه کلان و خواجه کاء خواجه بسیار مرد بزرگ متابع سنت و ماحی بدعت بود و کمالات در علم عقلی و نقلی به درجۀ داشت که پدر بزرگوارش به تعظیم و تکریم او کوشیدی که چنین اخلاق از پدران به پسران نمی زیبد، در نهصد و نود وفات یافت.

موج احوال خلف ثانی حضرت عبد الله احرار **خواجه محمّد یحیی** است که ثانی جانشین پدر بزرگوار خود بود، در شیوة علم و فضیلت اکبر و سجادة نشین به جدبه و حالت^۴ و جلالت ولایت اقدام، روزی به دیدن مولانا روحی رفت، او بسیار آن حضرت را گرامی داشت لیکن همگی اوقات هم نشینی به خاموشی از طرفین گذشت، چون برخاست مولانا ثنای آن حضرت بسیار کرد، مردم بدو رسانیدند فرمود آن روز من در صحبت با مسفعت او به فنای خویش و اثبات او مشغول بودم، ستایش من در حقیقت ستایش اوست زیرا که آن وقت حقیقت

۱ ج: 'جیش' بیاضی

۲ ج: د: 'سال' هشتصد

۳ ج: آن فرزند، جگر

۴ ج: 'وصالت' و 'جلالت'

ارجمند او در من جلوه گر بود. خواجه عبداللّٰه احرار اکثر به خانه خواجه یحیی ذکر امیر المومنین حسین علیه السّلام بسیار می کرد و می فرمود که روح ترا به ولایت و شهادت شهید دشت کربلا نسبتی تمام دارد، آخر هم چنان شد که خواجه یحیی از دست گمراهان در سفر با دو فرزند خود خواجه محمّد ذکریا و خواجه عبدالباقی در پانزدهم محرّم نهصد و شش هجری به درجه شهادت رسیدند، هر سه نعش بزرگ را آورده در احاطه خواجه عبداللّٰه احرار مدفون ساختند، رحمة اللّٰه علیه.

موج احوال آن مورد اماکنه قدسیه، آن صاحب حصول زیارت نبویه، آن نقّاره دودمان نیک نهادی **خواجه عبدالهادی بن خواجه عبداللّٰه** مشهور به خواجه کاء. در گلزار نویسد در همّت و فطرت دریا مشرب و در جود و بخشایش ابر رحمت و در فقر و تجرید نقش شاخ خزان دیده، در حقایق و معارف صورت نهال^۱ به بهار آرمیده داشت، حج بیت اللّٰه و زیارت رسول اللّٰه نموده سیر روم و شام سایر اقالیم و بلاد کرد و با حکام و سلاطین آن دیار محالست مکرر گردید، نوعی تواضعهای ایشان را مقبول نداشته و از هیچ بزرگی دولتی قلبی و کثیری به طریق نذر سوغات نه پذیرفت. مولانا عبدالرحمن جامی روش سیر وسلوک او را به غایت پسندیده بود، مدام ستایش می کرد، چون از آن سفر معاودت نمود و به ملارمت خواجه عبد اللّٰه احرار جدّ خود مشرف شد يك هزار و دو صد و هشتاد مثقال که در مدت سفر از مردم قرض گرفته قوت نموده بود حکم فرمود که ادا نمایند که این پسر در اقطار و امصار بعیده نگهبانی ناموس فقر من و محافظت ننگ خواجهگی ما بسیار نمود، رحمة اللّٰه علیه. او دو پسر داشت - خواجه عبدالکافی و خواجه قاسم، اولین به رفاقت همایون در جنگ بر خورده غرق دریا گشت، دومی سفر حجاز و زیارت مدینه منوره^۲ نموده به سیر روم و یمن به ریاضت و مجاهده گذرانیده و زیارت بزرگان حیات و ممات نموده به خدمت مولانا اسمعیل شروانی که بزرگ خلیفه خواجه عبد اللّٰه احرار بود رسم بیعت^۳ بجا آورد و لیکن حقیقت فرزندی خود که به خواجه عبداللّٰه احرار داشت ظاهر نساخت، چون مولانا اسمعیل به عالم بقا

۱. الف: شمال به بهار

۲. ج: مدینه نمود

۳. ج: بیعت ندارد

رحلت نمود خواجه عبد الحق محی الدین که به زیارت مکه معظمه رفت قاسم تجدید بیعت به خدمتش کرد چرا که عم او بود، رحمة الله علیهم اجمعین.

موج احوال آن عاشق ربّ و دودخواجه^۱ **خاوند محمود** دومی پسر خواجه محمد عبدالله است. طی منازل درویشی و کمال را از تربیت جدّ بزرگوار خود نمود و از صحبت ملا جامی نیز فیضهای علوم صوری یافته دوره نموده شرف سعادت حاصل ساخت، پس به هند آمد به انواع خدمت و اعتقاد پیش آمد، رحمة الله علیه. چند فرزند داشت هر یک به بزرگی خاندان مظهر بود.

موج احوال آن فخر آل احرار، آن دفتر اطوار، آن به ولایت عالی مستحق **خواجه عبدالحق** لقب اوست، سومی پسر خواجه محمد عبدالله بن خواجه احرار است. علوم صوری و معنوی دریافت، صاحب تکمیل طریقت و واقف علوم گردید و به انواع اوضاع جدّش تلقین گردانید از آن جمله این است روزی در باغ او را تلقین نمود و این قطعه بر لفظ مبارک راند، قطعه:

ترا یک پند بس در هر دو عالم که برتابد ز جانّت بی خدا دم
اگر تو پاس داری پاس انفاس به سلطانی رسانندت درین پاس
پس به هندوستان آمد، همایون پادشاه به انواع خدمت پیش آمد، سرزا کامران مرید او گردید، به غایت در مجاهده خود را انداخت ریاضت نمود سپس به حرمین شریفین رفت، مردمان آنجا خادم آستانه مبارک به رسم عادت خود بی ادبی می نمودند او را ناخوش می آمد، شبی خانی از اغتیا به صواف رفت، صدای شنید که این خانه زادگان درگاه ماست اعزاز ایشان به از اعتراض و تشویش خاطرش برطرف گشته از آن باز پیوسته به اقامت آنجا به ادب و احترام خادمان می کوشید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در استقامت یکتا، آن به پاس ادب بی همتا، آن بر جاده شریعت مقیم **خواجه عبد العلیم** چهارمین پسر خواجه محمد عبدالله بن خواجه

۱ الف: 'خواجه' ندارد

احرار است. در گلزار نویسد در صورت و سیرت مانند پدر بزرگوار خود بود. در خدمت گزاری والدین و برادران به عایت مقید بود و کارهای خود را معطل داشته در کمایت مهمات دیگران می کوشید. خواجه عبدالحق محی الدین می فرمود که برادرم عبد العلیم در فرزندانش حضرت خواجه مانند کوه راسخ و اقطاب ثابت است، در کارهای او تزلزل و تردد دخل ندارد و صفاتش از حوصله تحریر بیرونست، آخر عمر به کاشغر رفت، چند سال آنجا به قید حیات بود آخر رخت سفر آخرت بپوشید، رحمه الله علیه.

موج احوال آن ازلی سعید **خواجه عبدالشہید** خلف رشید خواجه کاء بن خواجه عبد الله احرار است. صاحب تاریخ بدآونی نویسد وقتی که خواجه عبد الشہید متولد شد او را به خدمت خواجه عبد الله احرار بردند، حضرت خواجه او را در کنار گرفت و فرمود مرد خواهد شد پس هم چنان شد که خواجه صاحب کمال ظاهری و باطنی گردید^۱، ریاضت شاقه کشیده مجاهده بسیار کرده مجموعه کمالات انسانی شد و عالمی را فیض رسانید و در طریقه سلوک قدم به قدم جد بزرگوار داشت. در سمرقند آمده هیزده.... ایجابود، خلیفه وقت به استقبالش رفته حاصلات پرگنه حماری توابع پنجاب خرچ خانقاهش مقرر ساخت، در سته نهصد و هشتاد و دو می فرمود که وقت رحلت ما نزدیک رسیده است و ماموریم به این که مثنی استخوان خود را در سمرقند به گور خانه آبا و اجداد رسانیم و متوجه سمرقند شد، چون به کابل رسید در همان ایام مرزا شاه رخ اهل کابل را اسیر کرده متوجه بدخشان بود، به وسیله شفاعت خواجه قریب ده هزار آدمی از قید ارباب ظلم و طغیان نجات یافتند. چون به سمرقند تشریف برد بعد از دو سه روز جهان فانی را پدرود کرد و در جوار آبای بزرگوار خود مدفون شد. رتبه خواجه از آن عالی تر است که خوارق و کرامات از آن خلاصه کمالات ذکر کرده آید^۲.

موج احوال آن مورد معاملات و هب **مولانا اسمعیل عرب** مرید خواجه

د. ۱: 'کردند'

د. ۲: 'ریاضات شاقه... تا... ذکر کرده آید' ندارد

عبدالشّهید بود. خدمت روضه همایون بادشاه ذمه او بود، پنجاه هزار تنکه سالیانه می یافت، از علبه جود و سخاوت مالک دیناری نه بود ازین جهت به عهد خویش مالک دینار بود. شبی در معامله مجلس پیغمبر را دریافت، سفره شیر و برنج آراسته دید، پیغمبر علیه السلام فرمود اخوند با ما شریک شمود، او با خواجه همان وقت بیعت نمود، قبرش نزدیک قبر عبدالله بن عبد الوهاب، رحمة الله علیه.

موج احوال آن گلدسته انجمن احراری، آن ثوابت آسمان عشق حضرت باری، آن هریک فایز به مقام وحدت و اسرار، **خلفای عالی قدر خواجه عبدالله احرار**، گلهای رنگارنگ گلستان ولایت و اثمار گوناگون بوستان هدایت، پروانه های شمع انوار حقیقت و انوار شمع پروانه های شریعت، اعظم طیفه علیه و اکابر زمره نقشبندیه بوده اند. در گلزار نویسد افضل این گروه پرشکوه **سید حسن** است که احسن و اعلم و اقدم خلافت شعار آن 'بود، پدرش در خردسالی روزی او را به ملازمت^۱ خواجه احرار برد، کانسسه^۲ پر از غسل به حضور حاضر بود، به موجب رسم کودکان مولانا خواهش کانسسه^۳ کرد، خواجه پرسید چه نام داری؟ گفت غسل! خواجه به نبسم فرمود، عنصر کوچک را قابلیت تمام و قبولیتی صحیح سپرده اند این قدر که کام^۴ او از غسل شیرینی بر گرفت چنان مشغول آنست که نام خود را در غسل گم کرده جز غسل نامی بر زبان نمی آرد، اگر کام جان او را به چیزی شیرین تر از شهد^۵ چاشنی مند گردانند هر آینه به وجه استغراق او از آن زیاده تر خواهد بود، آنگاه او را از پدرش گرفته به تلقینش پرداخت، او به جهت اکتساب صوری و اقتباس نور معنوی باعث گردیده به چنان مرتبه تکمیل رسانید. این چنین به کشف خصرات قلوب مومنان ادنی^۶ کمال اوست که مصنف رشحات را روزی از جهت اختلاط خواجه احرار که با ملوک و اعنیا بود کراهتی به خاطر رسید، همان وقت به خانه مولانا سید حسن رفت، آن وقت او تصحیح احیاء العلوم می کرد آن را

۱. الف: 'شعاران' بود ۲. الف: 'بملازمت' ندارد ۳. الف: 'کانسسه' ندارد

۴. الف: 'عنصر کوچک را قابلیت تمام و قبولیتی صحیح سپرده اند این قدر که کام' ندارد

۵. ج: 'عسل' چاشنی ۶. د: 'اولی' کمال

گذاشته فرمود روزی در خدمت خواجه قدس سره بزرگی حاضر بود، خواجه بدو فرمود شخصی که آمیزش او با ملوک و سلاطین بحسب کشایش کار وابسته خلائق فروماند و درهای بسا مظلومان داشته باشد او را کلبه عزلت گزیدن و به عبادت نافله و تربیت پرداختن چگونه باشد و ارین هر دو وضع نزدیک شما کدام یکی مستحسن است؟ جواب داد با ابناى دولت آمیختن و حمایت فروماندگان عاجز کردن، تبسم کرده فرمود اکثر در ظاهر چنین فتوی می دهند و در باطن ارین مقدمه اعتراض می کنند، معلوم کردم که مولانا با خطر من آگاه شده تسلی نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال کمالات لازم مولانا قاسم در گلزار نویسد او را سایه خواجه احرار می گفتند به سبب آنکه به پیروی پیر خود فنا فی الشیخ مراد از آنست بسیار می کوشید، استغراق او در بحر توحید بر شناوری او در لجة سلوک غالب بود، حقایق پناهی از جمله احباب خواجه احرار مولانا قاسم را معتقد بود ستایش او در خلا و ملا بسیار می کرد، روز دو شنبه وقت غروب آفتاب ششم ذیحجه سال هشتصد و نود و یک وصال یافت، لفظ 'فیاض' تاریخ رحلت اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مختصر معانی^۱ از مطول میر عبد الاول، در گلزار نویسد از نیشاپور آمده به خدمت خواجه احرار پیوست و طریقه رابطه برگزید و رابطه طریقه استوار ساخت. فخر الدین علی صفی پسر مولانا محمد حسین واعظ کاشفی نوشته است که پدرم در نیشاپور با حضرت میر هم حجره و هم سبق بود لهذا رعایت سابقه پدر نموده به من نهایت الطاف و اشفاق مبذول داشته مصاحب خود می کرد و بر سبیل حکایت اکثر کوائف خود را ارشاد می نمود. روزی گفت چون من به ملازمت حضرت خواجه احرار مشرف شدم تا هفت سال به مجاهده طریقت کوشیدم در آن ایام هرگز به حال من متوجه نشد بلکه آزار و جفا که نصیب دردمندان صادق است می کشیدم، چون طاقت من طاق شد روزی در حجره پا

۱ ج، د: 'معنی' از

دراز کرده سر و روی خود به فوطه پیچیدم و با وجود نصیحت و ملامت گفتم ای عبد الاول درین جهان بسیار کس از سعادت ولایت و از دولت قربت بی بهره اند تو نیز یکی ازین گروه باش، ساعتی نگذشت که حضرت خواجه بر در حجره احساس پای نمود هم چنان افتاده ماندم آخر آوار حضرت خواجه به بانگ بند رسید، ای عبد الاول آسوده نخسپ که کار تو همه تمام شده، در نهصد و پنج وفات نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال هادی و رهبر **مولانا جعفر** در گلزار نویسد عالم و عامل عارف و عاشق کامل کیفیت بی خودی و فرورفتگی او بر هوشمندی او غالب بود و خموشی بر گویای فیروزی داشت. روزی می گفت ابتدای حال از تحصیل علم دل آزاده بودم و انحرافی به طریق حقیقت فقرا داشتم، در معامله حضرت خواجه احرار را دیدم پرسیدم بنده کی بخدا رسد؟ فرمود وقتی که از خود فانی شود، چون بیدار شدم اثری^۱ عظیم به خود یافتم به خدمت خواجه شتفتم بر فور شرف قدمبوس فرمود، مولانا جعفر بنده به خدا کی می رسد؟ وقتی که در بندگی او از خود فانی می شود این بیت مولوی معنوی خواند:

چون تو نبودی که بود جمله خدا بود و بس

چون تو نماندی که ماند جمله خدا ای گدای

در سال نهصد و نود و سه وفات یافت.

موج احوال صاحب حیات^۲ جاودانی **مولانا برهان الدین جیلانی** در گلزار نویسد تحصیل علم در ابتدا به اتمام رسانید، از موالی سمرقند دو تن را دانشمند مادر زاد می گفتند یکی مولانا عثمان دوم مولانا برهان الدین، آخر الامر چهل سال مدام از دولت ملازمت خواجه احرار ذخیره فیض خدا شناسی نموده یارای يك لحظه جدایی نداشت، در هشت صد و نود و سه از روز رحلت مولانا جعفر هشت روز پیشتر وفات یافت، رحمة الله علیه.

۱. ج: د، 'از سعادت ۲. ج: 'اثر' عظیم ۳. ج: 'صاحب جاودانی'

موج احوال غواص بحر معانی **مولانا لطف الله جیلانی** خواهرزاده برهان الدین^۱ والملة جیلانی، در گلزار نویسندگان علوم شریعت و طریقت، خداوند صفت، بسط و بشاشت تکلم تبسم آمیز داشت، شی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم را در وطن خود به صورتی دلربا به خواب دید و فریفته آن جمال نواری شده، چون به خدمت خواجه احرار رسیدم بر لفظ مبارک بر سبیل قصه از حضاران فرمود، مردم سعادت مند جمال جهان آرای پیغمبر صلی الله علیه وسلم را به صورتهای لطیف مختلف می بیند، در اثنای این سخن به سوی من نگریست آن وقت او را در همان صورت مثال پیغمبر علیه السلام دیدم که آن شب پیغمبر را دیده بودم^۲ به این صورت در سلسله او گرفتار شدم، از مداومت صحبت او به کمال صور علیه خود رسیدم، رحمة الله علیه.

موج احوال آن تقاوة سلسله نقش بند **مولانا شیخ خداوند** به تصفیه و تهذیب خدیو تزکیه و ترتیب بود. در گلزار نویسندگان کلوهای املاک خاصه پیر بزرگوار ازو تعلق بود. روزی ارادتمندان صاحب اعتقاد سلسله احراریه در محله خواجه کفشیر جمع بودند و هر یک سخن در بیان نصرقات فانی آن حضرت گذاردند، از تصرقات نفسی بر زبان نه آوردند، گفتند اقتباس این فیض از گفتار شما می خواهم فرمود، ابتدا حال که اکثر اکتساب و اشتغال در فیض معرفت به من کشودند مرا به کفایت مهمات زراعت و غیره بر گماشت، شغل امر ظاهری علت فتور عمل باطنی گردید، در کمین فرصت وقت بودم، حضرت را در خلوت یافتم خواستم که ضمیر خود را به عرض رسانم بر خطره آگاهی یافته فرمود ای شیخ بنای کار و بر و اصل کلی این طایفه خلوت در انجمن است و اخمای طریقه از غیر زیرا که محب با غیرت حجاب محبوب خود را دوست می دارد جز شغل به کارهای ظاهر برقع دیگر نیست خواستم عرض کنم که اجتماع^۳ این امر خطیر نقد حوصله من نیست، فرمود مردانه قدم نه، حق تعالی بر آورنده امیدها است درین اثنا بر من نظری از توجه انداخت که دولت گاه گاهی به صندوق دلم پر گردید که

۳. الف: 'اجماع' این

۲. الف: 'دیده ام'

۱. الف: 'برهان المله جیلانی'

مدام به هیچ حالت آن احوال از دلم زایل نگشت، رحمة الله عليه.

موج احوال در طلب عشق گویان **هل من مزید مولانا ابو سعید** در گلزار نویسد ابتدا حال در مدرسه مرزا الغ بیگ اکتساب درس متداوله می نمود، يك دفعه از علم تحقّر او را دست داد، از مدرسه برآمده در راه را به آشنای ملاقاتی^۱ گردید پرسید از کجای می آیی؟ آن آشنا گفت از خدمت شیخ الیاس عشقی که در کوه نور می باشند همان دم مولانا سوی کوه روان شد، چون گذر بر مدرسه خواجه احرار کرد خواجه آن وقت از سواری آمده بر در خود استاده بود خواست که ملازمت خواجه کرده روانه شود چون به خدمتش رفت و نشست بر فور خواجه این بیت بر خواند:

در کوه چه می روی بمن باش امروز معاذ در جبل نیست
از شنیدن این مولانا از حیرت در گرفت به خاطر آورد باز این شعر را خواجه بخواند
فوراً مولانا نام آبریزان آورد و گفت این بیت که شنیدی از اشعار شیخ کمال است
پس به خدمتش سیر سلوک را تمام کرد و در پرده شد، رحمة الله عليه.

موج احوال آن بر گزیده حضرت سبحان **مولانا سلطان خلیفه** خاص خواجه احرار است. در گلزار نویسد صاحب علوم صوری و معنوی به اجازت خواجه به حج رفت بعد فراغت باز به خدمت خواجه رسید. روزی خواست که به ملازمت پیر رود به طریق توجّه با مراقبه جمعیت خاطر بدست آورده به خدمتش بروم میسر نشد، بالآخر بر وضع نفی و اثبات به قدر حضوری حاصل شد، حفظ آن نموده به خدمت خواجه رفت، پس از لحظه خواجه فرمود سلطان گاهی بر نفی و اثبات مشغول می باشی؟ گفت آری! فرمود همین دم نسبتی به ظهور پیوست که ثمره نفی و اثبات است.

موج احوال آن فارغ از اندیشه مستقبل و ماضی **مولانا محمد قاضی** در گلزار نویسد صاحب علوم شریعت دانای سلوک طریقت بود، طبعی بلند و فهمی

۲. د: نام ندارد

۱. ج: راه آشنائی ملاقی؛ د: آشنائی را گردید

ارجمند داشت. در وقت حقایق گذاری و معارف سرایی خطاب خواجه بدو بودی. سلسله العرفین نام کتابی در تمهید مناقب و شمایل و فضایل و خصایص خواجه عبد الله احرار مرشد خود تصنیف نمود در آن احوال بیعت خود مفصل نوشته. روز وفات خود خواجه که در قرین کمان گران در سایر حضاران فرمود هر کس را هر خواهشی و مطلبی که به خاطر باشد التماس نماید از آن جمله اول خطاب این احکام از مولا ناقاضی بود عرض نمود مرا فقر قبول است، فرمود، بشری لنا بعد از آن یکی فرمود که هزار تنکه از شارخی به مولانا محمد قاضی ده که فقر اختیار کرده، رحمة الله علیه.

موج احوال مولانا خواجه علی تاشکندی در گلزار نویسد او خادمان قدیم و وکلای مستقیم در گاه خواجه است. در آغاز سلوک در تاشکند به خلعت خلافت مفخر گشت، به هنگامی که پیر بزرگوار از خراسان به وطن خود تشریف آورده به کار زراعت پرداخت او در عمر بست سالگی به ملازمت او آمد و او حضرت به نسبت او بسیار نوازش و عنایت فرمود، بعضی هوسناکان او را تحصیل اکتساب علم نموده متوجه سمرقند کردند، در اول منزل مرضی او را در گرفت راه سمرقند گذاشته به وطن خود تاشکند رفت، بعد صحبت کامله باز به خدمت خواجه رسید بقیه عمر بر در دولت^۲ گذرانیده، رحمة الله علیه.

موج احوال صاحب حالات خداوندی شیخ حبیب تاجر تاشکندی در گلزار نویسد معرفت و حقیقت شعار شایسته خدمت و پسنندیده کار بود. خدمات طعام لنگر و تربیت خوان مخلصان و متعلقان بلده تاشکند برای صواب نمای او مفوض بود و به بازوی سعی و پیروی شناخت او درین مهمات به تقدیم رسانید تا آخر نفس مصاحب و حاضر خدمت پیر بزرگوار ماند، رحمة الله علیه.

موج احوال مولانا نورالدین تاشکندی از ابتدای طفولیت عنفوان جوانی تصور محبت خواجه احرار به دل داشت، در هشتصد و چهل دانه کبود قام از وبا به

۱. الف: در ندارد

۲. الف: بر در دوست گذرانیده

خواجه پدیدار شد آن را بر خود کشید و جان نثار مرشد کرد و خواجه را آرام گردید و صحت شد، رحمة الله علیه.

موج احوال سرگروه 'اصحاب خاك ري مولانا زاده اتراری نام او عبد الله است. در گلزار نویسد بعد از بسیار ملاقات روزی به خاطر آورد که به طور دیگر مریدان مرا تلقین ذکر نمی نماید، خواجه بر نیت او مشرف شده فرمود سبق ذکر مناسب دیگرانست، استعداد تو^۲ در غایت لطافت و نهایت بلند است به آموزش به ذکر محتاج نیستی، چندی اکتساب کمالات نموده اجازت سفر حج یافت، بعد فراغت حج به شام رفت سیر آن حدود نموده در مصر دمشق اقامت گرفت در آن دیار هادی پیروان طریقت گردید، آخر وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال در عشق محبوب دایم به بقراری **مولانا ناصر الدین اتراری** برادر خورد مولانا زاده اتراریست. در گلزار نویسد در آغاز شهرت ولایت احراریه او را به حضرت خواجه اعتقادی و ارادتی بهم رسید، به سبب تعشق خاطر تخیلی داشت بنابر آن عازم تاشکند گردید، در آن ایام خواجه احرار به باغستان کوه تاشکند بود پس از چندی موسم بهار رسید برای سیر بالای کوه همراه خواجه بالا رفت، آنجا لاله زاری بود خواجه يك گل گسسته بدو داد و سایر کیفیت ضمیرش را از روی کشف بر لفظ مبارک راند، از شنودن آن رازهای دلی متفعل شده اعتقاد کامل بهم رسانید به خدمتش بوده اکتساب سعادت دینی و دنیوی برداشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن معدن ایمان **مولانا عبد الرحمن** از بزرگ دانشوران لاهور است، به خدمت شیخ عبد الحق احراری بیعت داشت، در سال نهصد و پنجاه وفات یافت، رحمة الله علیه. به بسط ولایت دو شاه رخ مولانا حسام الدین سبز و مولانا حسام الدین سرخ به سلسله نقشبندیه ارادت و بیعت داشتند، در لاهور صاحب حرکات انواع فنون و خداوند ستوده اخلاق بودند، در سال نهصد و هفتاد وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال حضرت خواجه دیوانه بدو واسطه مرید خواجه احرار است، شیخ رفیع الدین در رساله سیر خود نویسد، در صورت به مدرسه آن صاحب کمال مقیم شدم، حال بر فیض صوری و معنوی دیدم بیشتر مسافران بیت الحرام به مدرسه او اقامت نموده بر کشتی سوار می شوند و اصلش ارتوران است تا امروز ظهور ولایت او بر مزارش هویدا است، در هزار و شانزده وفات. هم او نوشته در کلیر سید حلیم که معاصر نورالدین محمد جهنگیر بادشاه بود زیارت نمودم، خوارق کثیر از خلق بدو مسبوب شنیدم.

موج احوال آن پاکیزه سرشت، آن بری از خوب و زشت، آن معنی معنی، مولانا اسمعیل استردانی، از مریدان خواجه عبدالله احرار است. شیخ عبدالحق نویسد به مکه معظمه اقامت داشت و مدت‌ها آنجا درس گفته پس به ریاضت آمد يك نان از خانه نان بر که مناسب اوقات غربا باشد ولی کم وزن و از آرد مختلف^۱ و خمیر متافق می آورد گسسته آب در آن آسیخته در ناله شده به حق تعالی مناجات کردی که بی این نمی توانم مانند، لاچارم و الا هرگز قصد نمی کردم و می خورد و شریف مکه پیوسته به خدمتش رفتی، آن حضرت گفتی من غریب ام آمده که فارغ البال اینجا در عبادت مشغول باشم، شمار رئیس وقت اند از آمدن شمار جوع خلق به من خواهد شد و در اوقاتم خللها^۲ خواهد افتاد و به هزار تکرار به ملاقات گاهی شریف را اجازت داده رخصت کرد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قدوة معبدان، آن زبده موحدان، آن عاشق ذات الله اکبر حضرت شیخ خاوند ظهور بن خواجه عمر در تذکره^۳ باغ معانی آرد از جانب پدر خواجه زاده و مادرش سیده بود، از کبار مشایخ نقشبندیه خواجهگان ماوراء النهر است، کرامت علانیه داشت. از اقوال او است توحید در شریعت حق را یکی گفتی و یکی دانستن است اما در طریقت جدا کردن دل است از غیر حق سبحانه که توحید یگانه گردانیدن تن است از شهوات برای عبادت و یگانه گردانیدن دل

۱. الف: 'مختلف' ندارد

۲. ج: 'خللی' خواهد

۳. ج: 'در تذکره باغ' ندارد

است از خطرات برای عبودیت و الآحق واحد و توحید واحد. ابتدا حال اخذ فوائد از والا بزرگوار خود نمود سپس به خدمت اکثر مشایخ رسیده فیض ها ربوده. جدّ مادری خواجه^۱ احرار بود، در هفت صد و پنجاه و پنج هجری وفات نمود. مولانا هند و خواجه ترکستانی در رشحات نویسد از جمله مقبولان و منظوران سابق خواجه عبد الله احرار بود، از شیخ زاده های ترکستان سپاهی بود از تربیت آن حضرت بر هوامی رفت، خواجه آن احوال را از و سلب نمود باز عنایت نه کرد و مولانا اسمعیل قرکئی پسر سیف الدین قاری خلیفه خواجه بزرگ و مرید و خلیفه خواجه احرار است، بسار بزرگ بود و سه اسمعیل دگر بوده اند از خلفای آن حضرت اول اسمعیل قمری و ثانی اسمعیل شمسی، سیوم اسمعیل طالب علم، هر یکی بزرگ بوده اند.

موج احوال آن قطبین فلک ولایت، آن قمرین سیهر هدایت، آن به عشق معشوق سرشار و واله، **خواجه هاشم و خواجه صالح** ساکن دهنندی از مضافات سمرقند بوده اند. در سفینه الاولیا نویسد، بدین وسایط دست ارادت ایشایان به خواجه احرار می رسد، خواجه هاشم برادر کلان و خرد خواجه صالح است، وی از خواجه کلان، وی از خواجه جویباری، وی از خواجه محمد کاشانی، وی از مولانا محمد قاضی، وی از خواجه عبد الله احرار الی آخره. ابتدا حال هر دو برادر مقتدای ماوراء النهر بودند و خلائق آنجا از غایت اعتقاد و ارادت با ایشایان داشتند، آخر صالح به بلخ رفت، کرامات بسیار از و سر زده، در ماه محرم به سال هزار و چهل و هشت وفات یافت، مزارش در بلخ و خواجه هاشم به سمرقند افتاد و اظهار خرق و عادات به مرتبه شد، روز دو شنبه پنجم ربیع الاول سال هزار و چهل و شش هجری وفات کرد و مزارش در هبیدیه^۲.

موج احوال آن سیمرغ قاف قدرت، آن همای اوج ندوت، آن مظهر شان خداوندی **خواجه خواجگی امکنکی نقشبندی** امام صوفیه مرتبه عالی و سلطان اتقیا

۱. ج. د: خواجه 'عبد الله' احرار ۲. د: 'رحمة الله علیه است'.

مرتبه متعالی، مالک ممالك عرفان، والی ولایت کون و مکان، مظهر شان ربوبیت، واحد میدان عشق احدیت بوده است. مرید پدر خود خواجه درویش محمد، وی از خال خود محمد زاهد، وی از خواجه عبدالله احرار. در خلاصه التواریخ نویسد، در علم و عمل و استقامت و حرق عادات بی نظیر زمانه بود، مدام عمل به عزیمت می نمود و از بدعت پرهیز کردی، در غایت صدق و اخلاص کوشیده مدام از خلق خود را پوشیده می داشت و در پرورش نسبت باطنی و طریقه توجّه این طایفه علیه ممتاز بود و اشراف خواطر و اسرار بیشتر از او به ظهور گرفته غرض که صاحب تصرفات عجب. در کرامات الاولیا نویسد حضرت خواجه از اولیای عظیم القدر است، در اشعه ولایتش چون نور بدر مشرف عالم بود، سی سال در ستر احوال می کوشیده، عبدالله خان والی توران در معامله دید که آن سرور صلی الله علیه وسلم در بارگاه عظیم جا دارد^۱ و مردی با عصادر حضور استاده عرض احوال مردم می کند^۲ و جواب می ستاند، آن سرور صلی الله علیه وسلم شمشیری برای خان عنایت کرد آورده به کمر خان بست صورت آن عزیز یاد داشت و مدام به تفحص و تلاش می بود، چون به جناب مولانا خواجهگی رسید آن حلیه را شناخت، اعتقاد کامل بهم رسانید و نیازمندیها نمود از آن بعضی مردم ارجوع به خدمتش شد و مرجع خاص و عام گردید. از جمله خوارج آن حضرت که شیر محمد خان با پنجاه هزار سوار بر باقی خان آمده او غیر از چهار هزار نه داشت مضطرب گردید، به خدمت مولانا رجوع آورد و نیازمندی نمود، آن جناب او را بر جنگ تحریص کرده بشارت فتح فرمود، باقی خان با شیر محمد خان جنگ نموده ظفر یافت، سه کس از طلبه^۳ به عزم حضور مولانا خواجهگی روان شدند، از روی امتحان به خاطر آوردند که اگر مولانا را کرامتی است دو کس اطعمه خواهش کردند و یک کس کدام طفل صاحب جمال^۴ که برای خاطر من حاضر سازند چون بعد حصول قدم بوس نشسته بحسب خواهش شان اطعمه طلبیده پیش هر دو کس گذاشت و

۲ الف: 'گفتند'؛ ج: 'می کنند' ندارد

۴ د: صاحب 'حال'

۱ الف: 'جا داد'

۳ ج: 'طیبه' بعزم

سیومی را گفت که درخواست تونامشروع است از فقیر توقع مدار و امتحان کرده پیش این طایفه نباید رفت چرا که سوای این کار دیگر امور هم با ایشان تعلق دارد اگر مشرف به خاطر شما نگردد بی اعتقادی به شما آید از برکات ملاقات محروم خواهد ماند، در سال هزار و هشت و به قولی هزار و ده به عمر نود و پنج سالگی ازین عالم وفات کرد.

موج احوال آن پیشوای موحدین، آن رهنمای مجددین، آن قطب اقالیم معرفت، آن مرکز دائرة حقیقت، آن ظل الله بلا ریب و اشباه، فانی به خود **حضرت باقی بالله**، اسم شریفش خواجه محمد عبدالباقی و به زبان خاص و عام مشهور باقی بالله و لقب وی شاه بیرنگ است، مرید و خلیفه حضرت خواجه خواجگی امکنکی است، فقرات مضامین رنگارنگ، هدیه محفل بارنگ، آن شاه نیرنگ که رنگ به رنگ عالم هیچ رنگ در خلوت بی رنگی قلبش رنگ بست و فقرات وحدت آهنگ افلاک معوی نقش لوحه دل خلد منزل آن ملایک شمایل که به چشم حق بین او تارهای بی قانون قانون عالم رنگ، وی فخر سلسله خواجه بزرگ نقشبند و حاجت روای هر مستمند بوده است، از اعظم اولیا و اکبر مشایخ، مرتبه رفیع و خلق وسیع داشت. همت او را از این جا قیاس باید کرد وقتی که شیخ عبدالحق دهلوی سند حدیث از عرب کرده به دهلی آمد به ملاقات او رفت، خواجه فرمود علم حدیث را در هندوستان جاری کردن ضرور، شیخ گفت کتب حدیث درین ملک نیست و بغیر مبلغ خطیر کتب از عرب آمدن نمی تواند. خواجه گفت خدا کریم است بعد چندی خلیفه وقت لك روپیه هدیه به خواجه فرستاد، خواجه آن روپیه را به منزل شیخ فرستاد که این هدیه بنابر هدیه کتب است، شیخ آن همه مبلغ به مکه و مدینه فرستاد کتب حدیث طلبیده رواج این علم به هند نمود و در متابعت خیلی مایل بود و اطاعت پیران خود در مقدمات مناهی به آن مرتبه کردی که پیوسته به سلسه های سرای لته بسته می داشت که صدای آن مناسب صورت ساز و سرود است و خوارق و عادات او از احاطه فهم زاید سوای آن که در دهلی چبوتره مزار مبارکش را از سنگ چیده اند، از گرمی

آفتاب به هیچ فصل حرارت به فرش سنگین مقبره محسوس عالم نمی شود. وقتی یکی از کمال یاران او گفت اگر چه بنده مرید خواجه باقی بالله است فاما در حقیقت باقی بالله است، غمازان این مقدمه معرض او رسانیدند، از راه غیرت رشته ارقالین گسسته عقدی داد تمام علوت کمال آن اصحاب سلب گشت، بعد چندی آن مرید خود به حضور خواجه رسید ملتفت نیافت، مدت ها خدمت شایسته بجا آورده به وعده های مبلغ خطیر از سلطان و امیران وقت فتوح بدو میر سید یکی از خدام خواجه را مقرر ساخته سفارش ساخت، به سعی خادم حضرت خواجه متوجه شد، فرمود آن رشته عقد کرده بچوبند هر چه هست در آن است، یکی از خادم در گاه برداشته 'بود به آن مرید سلب احوال داد همین که عقد و اشد به دستور بر مقامات ولایت خود را یافت. در ملفوظ نویسد ابتداء بر دست خواجه عبیده توبه نمود سپس به مولانا لطف الله خلیفه خواجه خواجگی پیوست، بار دیگر در خدمت بندگان افتخار شیخ که به سمرقند از کبار مشایخ سلسله خواجه احمد ئیسوی بود کرد بعد از آن در خدمت میر عبد الله بلخی رسید و تجدید توبه کرد سپس به روح خواجه بهاء الدین نقشبند نسبت یافته توبه کرد، آخر به خدمت حضرت خواجه خواجگی امکنکی رسیده بیعت نمود طریقه خواجگان اخذ کرده به مجاهدات کوشیده ظل الله گشت، عمر شریفش همگی چهل سال، به تاریخ بسط و پنجم جمادی الثانی سال يك هزار و دوازده وفات، 'هادی شریعت بود' تاریخ یافته، مزارش در دهلی قبله حاجات عالم.

موج احوال آن سرزمین و اصلان خواجه عبدالله المشهور به خواجه کلان

خلف حضرت باقی بالله است. صاحب مآثر الکرام نویسد ولادت او شهر ربیع الاول سنه يك هزار و ده هجری اتحاق افتاده، چون هر دو فرزند در منتهای عمر پدر بزرگوار خود پیرایه هستی پوشیدند حضرت خواجه باقی بالله به حضرت شیخ احمد مجدّد الف ثانی فرمود امید از حیات کم مانده از احوال اطفال خبر دار باید بود، هر دو طفل را که در ایام رضاعت بودند در حضور مبارک خود طلبیده به شیخ مجدّد

سیرد، حضرت مجدّد حسب الامر توجّه نمود، به مثابة که اثر ولایت از ناصیه اطفال هویدا گشت حضرت باقی بالله در سال يك هزار و دوازده رخت حیات برپست و به عالم قدس خرامید. خواجه کلان به سنّ تمیز اکتساب فضایل صوری و معنوی حاصل کرده به پایه کمال تکمیل بر آمد و تذکرة مشایخ يك لك بیت تالیف کرده و هیزدهم جمادی الاولی^۱ سنه يك هزار و هفتاد و چهار بساط هستی برچیده در مقبره پدر بزرگوار مدفون شد، قالوا انا لله و انا اليه راجعون.

موج احوال آن کوی معرفت نبرد خواجه عبد الله المعروف به خواجه خرد
ولادت ایشان ششم ماه رجب بعد چهار ماه از ولادت برادر کلان از بطن مادر دیگر است^۲، صورت و سیرت با پدر بزرگوار مشابَهت تمام داشت، قرآن را حفظ کرد، در علوم عقلی و نقلی استعداد^۳ تمام حاصل نمود و درس می گفت و برخی حواسبی بر بعضی کتب درسی تعلیق کرد به سرهند در سایه تربیت حضرت مجدّد قدس سرّه جا گرفت و از معارف خاصّه ایشان فروان بهره داشت و تفویض خلافت و ارشاد ممتاز گردید و به وضع آزادگی^۴ عمر بسر آورد و در ماه و تاریخ پدر بزرگوار یعنی پست و پنجم جمادی الآخر روز چهارشنبه سال يك هزار و هفتاد پنج به رحمت الهی پیوست، در مقبره پدر بزرگوار آسایش گرفت.

موج احوال آن مسافر اقالیم دیبیه، آن مجاهد میدان یقینه، آن به حسن خصایل جبلی، حضرت خواجه تاج الدین سنهلی از مقنندایان زمانه و به کمالات یگانه مشاهد و جمالات شاهد و در زمانه خویش واحد بود. در خلاصه التّواریخ نوشته که وی مرید شیخ الله^۵ بخش در سلسله عشقیه بود اما از پیر هیچ کسود کار او نشد، بعد وفاتش به ترعیب خواجه حسام الدین ابرار صحبت خواجه بیرنگ حضرت باقی بالله گزید و نه یمن توجّه آن حجت موحه الهی به مواهب عالیّه مشرف گشت، در آنجا دو طریق صحبت خواجه بیرنگ بی نظیر بر آمد اما بر

۳. الف: 'استوار'

۲. د: دیگر 'دست داد'

۱. د: 'جمادی الثانی'

۴. ج، د: 'وارستگی' عمر ۵. الف: 'عبد الله' نحش

وقت تفحص گفتی که مرید^۱ شیخ الله بخش ام چون این خبر به خواجه بیرنگ رسید فرمود نان از دیگری گرفتن د نام دیگری بردن از آن روز خود را مرید خواجه بیرنگ می گفت. وقتی خواجه بیرنگ بدو فرموده بود که از تو کثیر خلفای من فیض گیرند و ارادت آرند، بعد وفات خواجه که آن حضرت به حرمین شریفین رفت از آنجا به آن حضرت اعتقادی بهم رسید چنانچه قصر عالی در یمین به نام آن حضرت مشهور و برپا است. از اقوال آن حضرت است، وقتی که از مرید سوی ادبی به حق پیر واقع شود پس پیر را لایق نیست که به سبب احوال او سعی نماید لازم آنست که توحه و سعی برقع ظلمت و مکدرات خواطر و قلب او کند و رفع ظلمت بی ذکر نفی اثبات نمی شود. کمالات و تصرفات آن حضرت از آن بیشتر است که به تحریر راست آید، به روز چهارشنبه قبل از مغرب هیزدهم جمادی الاول از سال هزار و پنجاه و یک هجری واقع شد، مزار در مکه معظمه نزدیک حرم شریف رباطی که خود ساخته بود واقع است.

موج احوال آن ظاهر کرامت، آن ماهر ولایت، آن در عشق و محبت
 بقرار **خواجه حسام الدین ابرار**، در خلاصه التواریخ نویسد از اجله مریدان خواجه بیرنگ است و در حق مرشدش می فرمود که حسام الدین صاحب جمیع کمالات یاران من است بنابر آن بعد مرشدش^۲ جانشین سجاده او^۳ شد، وی را اقوال مطبوع است نزدیک مشایخ بزرگی. پرسید که محبت افضل است یا معرفت؟ گفت محبت، چرا که محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم را حق تعالی محبوب خواند و خوارق عادات آن حضرت را بسیار بوده اند. روزی به خدمتش ظاهر کردند فلانی دختر خود را به فلانی می دهد چه می فرمائید؟ ارشاد کرد آن جوان فن سیاحت می داند این مقدمه به خدمتش تکرار نمودند همین فرمود، سایلان معنی این الفاظ نزدیک خود خواب دانسته به شگفت آمدند و عقد بستند^۴ چندی بر نه آمد که آن جوان

۳. د: 'ناهر' ولایت

۱ ج: گفتی 'من مرید' ۳. ج: 'به' یمین

۴ الف: 'مرشدش می فرمود که حسام الدین جامع جمیع کمالات یاران من است بنابر آن بعد' ندارد

۵ ج: 'او' ندارد ۶. د: 'عقد چندی'

برای غسل به دریا رفت و در آب عرق شد. وقتی خواجه حسام الدّین در دامن گره بتیلی در اجمیر خیمه زد، دید که حضرت میران سیّد حسین خنگ سوار به اشاره بالای گره او را طلبید فوراً بر آن ارتفاع رفته خیمه زد، به شب چندان باران آمد که حقایق ایزدای عظیم یافتند و اسباب و اموال شان تلف شد، در عمر شصت و شش سالگی در اکبرآباد بیمار شد، به خواجه سراج الدّین پسر خود گفت تو حالا پانزده ساله ای، در عمر یازده سالگی من پدرم از سر گذشته بود، مولودخوانان را طلبیده و گفت این غزل را بخوانند:

ای دل من صید دام زلف تو دام دل ها گشته نام زلف تو
به صبح آن روز که غرّه صفر سال هزار و چهل و سه بود که به جوار رحمت به حق پیوست استخوانش را به دهلی آورده به جوار مزار خواجه بیرنگ مدفون ساختند.

موج احوال آن صاحب کشف خداداد شیخ الهداد از اعظم^۱ یاران خواجه بیرنگ است. در خلاصه التواریخ نویسد در تهذیب اخلاق و تصفیه باطن و دوام حضور سوختی کمال داشت. گویند خواجه بیرنگ جمعی کثیر را به حضور خود طلبید و از بس صفای باطن که درو مشاهده می کرد و احوال هر یک از روی کشف دریافته معرض خواجه می رسانید و مرشدش می فرمود که الهداد در توجه و حضور آب روان است که استادگی نمی داند و از همه یاران درین صورت ممتاز است. وی را کمالات حالات بس بلند اند این مختصر اینجا گنجایش نیافت، در بست و سیوم شعبان سال هزار و پنجاه و یک وفاتش واقع شد و قبر به جوار خواجه بیرنگ در دهلی.

موج احوال شیخ عبد الواحد اجوده‌نی خیلی مشایخ را دیده بود، در خدمت خواجه باقی بالله نهایت اخلاصی داشت و خواجه در غایت خاطر او می کوشید^۲ عبد الواحد دستور داشت رویت ماه نو نمی کرد تا که بشره کامل بهم نمی رسید، اوّل ماه را دیده روی کامل دیدی، روزی بعد رویت ماه بشره باقی بالله در هوا از

۱. الف: 'نام زلف

۲. الف: 'از عظیم

۳. الف: 'او بکوشید'

عیب مدد نمودند باز متلاشی این امر نشد^۱ این وسوسه از خاطرش بر طرف شد، رحمهم الله تعالی^۲.

موج احوال آن قافله سالار راهروان صراط مستقیم، آن سرخیل پیروان سنت حضرت رسول کریم، آن محب و مقبول در گاه ربّانی، مرجع اقطاب حضرت شیخ احمد کابلی سرهندی مجلّه الف ثانی، از اولاد پاک نهاد حضرت عمر فاروق رضی الله تعالی عنه است. جدش فرخ^۳ شاه کابلی که از سلاطین کابل بوده در خانواده نقشبندیه مرید و خلیفه به استحقاق حضرت باقی بالله است. عطار^۴ احکام سنت و شرع، ستار الهام زهد و ورع، قبضه شمشیر ولایت، شمشیر قبضه حمایت، شبهای فیض را صبح صادق، دانش اصلاح ضعف قلب را حکیم حاذق، عین عشق معنوی، میم محبت مصطفوی صلی الله علیه وسلم، آبگینه عطریات صمدیت، طبله روایح احدیت، معنی کلمه فنا فی الرسول، کلمه معنی تصوّف و اصول، صدر نشین مشایخ ذی شان، گرداب نشین بحر نقشبندان، افضل^۵ ارباب امت محمدیه و اکمل اصحاب نقشبندیه بوده است. از کابل به هند توطن اختیار کرد، وی از اجله مشایخ و اعظم اولیای متأخرین است، شانی بزرگ، حالاتی قوی، دست گیرا داشت و تربیت طالبان توجهی مخصوص او را بود که به اندک التفات ساکنان عالم سفلی را به مقام علوی می رسانید. اکثر شاهبازان را حسن تلقین آن رموزدان حقیقت معرفت به مرتبه تکمیل و ارشاد رسیدند که سلسله عالیّه نقشبندیه از خاندان معلّی شان آن حضرت در هندوستان رواج یافته. صاحب تذکرة الاصفیا نویسد، او را مذهب علاء الدوله سمنانی بود در انکار وحدت وجود در اواخر^۶ آن بعضی بر شیخ تهمت بستند که شیخ می گوید که مرتبه من زیاده است از مرتبه خلفای راشدین رضی الله عنهما اما این محض بهتانست و افترای مخالفان چرا که صاحب سفینه الاولیا گوید این فقیر خود شنیده از سیادت تقابت پناه فضایل و کمالات دستگاه حقایق و معروف آگاه افضل المضلا عصر علامی فهامی مبرک

۳. الف: 'فرخ' شاه

۶. ج: 'اواخر' حال

۲. د: 'تعالی' ندارد

۵. د: 'فضل' ارباب

۱. د: 'قسم' این

۴. د: 'عطا' احکام

شیخ بن فصیح الدّین می فرمود وقتی که ما را عبور به سرهند واقع شد ملاقات شیخ احمد رو داد، در اثنای ملاقات به خاطر گذشت اگر شیخ را کرامت است باید که آنچه مردم از ایشان بیان می کنند خاطر نشان می سازند و دیگر آنکه شنیده بودم خواجه باقی بالله که پیر ایشان است بی اجازت مولانا خواجگی امکنکی مرید می گرفتند و دیگر آن که به خواجه خواند محمود ایشان چه اعتقاد دارند؟ چون ساعتی پیش شیخ نشستیم، جزوی کاغذ از زیر مسند خود مرا داد که مطالعه کن، آن را تمام بدیدم، گفت ازین چیز ظاهر می شود، گفتم ازین هیچ چیز ظاهر نمی شود و آنچه درین حا است درست است، گفت پس بدانند که آنچه از ما واقع شده همین است و باقی افترا، بعد از ساعتی باز گفت روزی خواجه خواند محمود این جا آمده گفت که خواجه باقی بالله اجازت صریحی از پیر خود ندارد به جهت آنکه روزی مرشدش خربزه می خورد و قاح قاح را خود بریده به دست و مریدان حاضران می داد و به خواجه باقی نداد، اصحاب گفتند خواجه باقی نیز حاضر است، فرمود ما خربزه درست به او دادیم، خواجه ازین استنباط کردند مرا اجازت ارشاد دادند، من گفتم که این چنین نیست چرا که هرگز این چنین سخنی من از پیر خود و دیگران نشنیدم بلکه خواجه باقی اب می کرد که این کار از دست من نمی آید و این بر را من نمی توانم برداشتم. مولانا خواجگی می فرمود ما اجازت دادیم و ترا این کار باید کرد، درین اثنا چندین مردم از ریش سفید که حاضر بودند نیز گفتند ما در آن مجلس حاضر بودیم که مولانا خواجگی اجازت ارشاد به خواجه باقی داد، خواجه خواند محمود گفت پس ما غلط شنیده بودیم، بعد آن شیخ احمد گفت آنچه مریدان خواجه خواند محمود به ایشان اعتقاد داشتند خواجه آن چنان نه شنید^۲ و من اعتقاد به خواجه ندارم، هر سوالی که به خاطر اخوند گذشته بود شیخ جواب داد و حضرت شیخ در بعضی مقامات فرموده در ابتدا چون مرا درد خدا طلبی پیدا شد متابعت درویشی از نقشبندیه نمودم و به فرموده او راه می رفتم، مجذوب شدم، آخر عنایت خواجه ها مرا به سلوک آورد، از روح امیرالمومنین علی رضی الله

تعالی عنه پرورش یافتیم، به اسمی که رب این درویش بود رسانید و به برکت این اسم حقیقت محمدی را از روح خواجه بهاء الدین نقشبند دریافتم و از عمر فاروق ملازمت نمودم سپس از روح پرفروش سرور انبیا صلی الله علیه و سلم تا مقامی که مخصوص^۲ اقطاب محمدیه است ترقی و صعود دست داد و به مدد روح خواجه علاء الدین عطار خلیفه خواجه بهاء الدین نقشبند مقام قطب ارشاد دیدم و همین مقام را از سرور انبیا عنایت یافتیم، از آنجا به مقام اصل صعود روری شد این جا مددی از روح غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر هم به فقیر شد که به اصل الاصل فقرا محرم گردانند. علو کمالات و فضیلت حالات شیخ احمد را ازین حاقباس باید کرد که خواجه بهاء الدین نقشبند در رسایل خویش خدا را به عزت و جلال یاد نموده نوشته که منتهای قدم بایزید در سلوک و معرفت و مقام ولایت ابتدای قدم بهاء الدین است، همچنان آنحضرت حق جل و علا به جلالت و بزرگی یاد نموده به رساله خود نوشته که منتهای قدم خواجه بهاء الدین نقشبند^۳ ابتدای قدم است. مدت حیاتش شصت و سه سال به بست و هفتم صفر سال يك هزار و سی و چهار به جوار رحمت حق پیوست، مزار در سهنند^۴ وارث رسول^۵ تاریخ اوست، سراج حنبل^۶ نیز یافته اند.

موج احوال آن رگ نفسانی رازده نیست، آن در کمال دو قدم از پدر بیشتر، آن معلولان هجر را حکیم حاذق، قطب وقت حضرت شیخ محمد صادق پسر کلان شیخ احمد سر هندیست. از علمای کبار و عرفای عبادت شعار با غربا و مساکین راه مدارا به قدم^۷ تفقد می پیمود. در طفلی همراه پدر به خدمت خواجه باقی بالله رفته مرید شد و به اندک زمانه سیر این راه را طی نمود. در مرآة جهان نما نویسد، کشف کون بسیار داشت، پدر عالی قدر اکثر ازو کیفیت قبور و احوال گویی پرسیدی، او آخر تربیت از پدر یافته، وی سه ماه تلقین یافته باقی بالله بود که

۱ د: آن اسم ۲ الف: 'بخصوص' اقطاب ۳ الف: 'ابتدای قدم بهاء الدین است هم

چنان آن حضرت حق جل و علا بجلالت و بزرگی یاد نموده به رساله خود نوشته که منتهای قدم

خواجه بهاء الدین نقشبند ندارد ۴ د: آن قدم تفقد

درویشی سیّاح مشایخ جهان را دیده و از هر يك نعمت حاصل ساخته به دهلی رسید و از خواجه باقی بالله جمال حال خود را ظاهر ساخت و التماس کرد که اگر فی زماننا کسی را ازین زیاده مرتبه باشد نشان فرمایند، وی شیخ محمد صادق را اشاره فرمود، شیخ تمام مرتبه^۱ او را از کشف دریافته ظاهر ساخت و چون مقام خود را بیان نمود آن درویش حیرت گرفته به نیازمندی پیش آمد، شیخ به مقام حیرت بود هر کس بدو پیوستی دلش از ما سوا^۲ سرد گشتی.

چيست عارف که چون بدو برسی برهی از هزار بوالهوسی در عمر بست و پنج سالگی در سال هزار وفات.

موج احوال آن قدوة اهل شرع، آن پیشوای اهل ورع، مقتدای طایفه درمندی **حضرت شاه یحیی سهرندی** خلف و خلیفه شیخ احمد است، در علم ظاهر بهره وافر و حظّ تمام داشت^۳، لقب شاهی بدو خلاف خاندان از شاه سکندر قادری رسیده به همان لقب مشهور گشت و یحیی اسم او را پدر بزرگوارش پیش از تولّدش از عالم غیب شنیده بود. روزگاری به افاده علم صوری و معنوی پدرش ماند، در سال هزار وفات کرد متصل مقبره پدر مدفون شد.

موج احوال آن فلك کمالات مشیحت، آن سپهر حالات طریقت، آن متشرّع و وحید **حضرت شیخ محمد سعید** خلف و خلیفه شیخ احمد سهرندیست. علوم ظاهری و باطنی بر کمال داشت و در فضایل و حالات یکتا بود در ورع و شرع بی نظیر زمانه، پیوسته به ارشاد طالبان و تدریس اشتغال داشتی و خازن رحمت لقب اوست. در اواخر به دهلی آمد چون عازم سهرند شد به اثناء راه در عمر هفتاد سالگی روز جمعه بست و پنجم جمادی الاول سال هزار و هفتاد و يك وفات کرد، نعش مبارکش را به سهرند برده در گنبد پدرش مدفون ساختند.

موج احوال آن سلطان مشایخ سنت و شرع، آن برهان اهل زهد و ورع، آن ولی عالم پناه **حضرت فرّخ شاه** پسر شیخ محمد سعید است، از فضایل اکبر و

۱. د: شیخ تمام مرید او ۲. ج: 'ما سوا الله' ۳. الف: بهره وافر داشت و تمام حظّ

اولیای برتر، منبع جود و احسان، فیض رسان طالبان بود و اخلاق به غایت داشت، در اتباع سنت کوه راسخ بود. در مرآة جهان نما نویسد، اورنگ زیب بادشاه به غایت احترام او کردی و اعتقاد بدو داشتی، وی مرجع سلاطین و محققین بوده است. شاه غلام محمد قدوای والد قدوة العارفین که ذکرش می آید مرید اوست، از احوال آن صاحب کمال احوال فرخ شاه باید دانست، در وقت تالیف مرآة جهان نما به حیات بود.

موج احوال آن^۱ پرورده ولایت، آن راه نور د اقلیم هدایت، آن بری از بُعد و دوری^۲ **شیخ محمد بایزید سهانپوری** خلف شیخ بدیع الدین است که ذکرش نوشته شده و خلیفه شیخ محمد معصوم است. در مرآة جهان نما نویسد او سنّ صغیر داشت که پدرش در گذشت، مختصرات به وطن خوانده مطولات به سهرند مطالعه نمود، بیعت از پیر کرده به مجاهدات در آمد، در چند مدت سرآمد اولیای اعظم گشت. در استقامت و تمکین و بذل و ایثار و عشق انکسار رتبه بلند یافت، خرقة خلافت از مرشد یافته به وطن رسید عالمی به وی تولا نمود، حکام وقت روی نیاز بدو آوردند و او غیر از سرای خود جایی برفته و از فیض علوم صوری و معنوی خلق را بهره ور گردانید، در دفع امراض خلق تصرف کافی داشت، به هر کس که نگاه کردی شفا یافتی، سال هزار و یک صد که روز دو شنبه بود به ملاء اعلی شتافت، متصل قبر پدر در سهارنیور دفن شد.

موج احوال آن^۳ شاه باز بلند پرواز صحرای طریقت، آن همای اوج شریعت، آن غوّاص بحر توحید، آن پیشوای اهل تفرید، آن مفرد خانواده الف ثانی مجده، قدوة المتکلمین **حضرت شاه غلام محمد پسر شیخ خان جهان قدوای** است که ذکرش در لجة قدویه باید خواست. متوکل، متشرع، متورع به اتباع سنت مجاهده سخت داشت و این سعادت از ازل او را ارزانی شده بود، در عمر نه سالگی با پدر خود که پیش از ترک شراب خوار بود احتساب کرد که همین سبب توبه او گشت.

۱. ج، د، آن ندارد ۲. الف: دور و بعدی

۳. الف: آن ندارد ۴. د: پسر ندارد

پس شاه غلام محمد علم صوری را به پایه تکمیل رسانیده به لشکر اورنگ زیب بادشاه رفت و نوکر شد، آنجا هم از مرتکب مناهیات به احتساب در آویخت، سلطان به این مقدمه آگاه شده قضای لشکر التماس کرد قبول نه نمود، مرزا کام بخش شاهزاده او ارا مصاحب خود گردانید، بعد چندی در سهرند خدمت حضرت فرخ شاه را دریافت و سند حدیث^۱ نمود، در عین عرفان نویسد که مادرش عابده کامه بود، از طمولیت به موجب تلقین او مشغولیه با خدا داشت، بعد سند حدیث از حضرت فرخ شاه بیعت کرد و چهارده سال زانو به زانو مانده فیضها ربود و به مرتبه تکمیل رسید پس پیر^۲ گفت حالا ترا احتیاج صحبت نماند به وطن باید رفت، عرض کرد روش این سلسله بس مشکل، آنجا اگر کسی قصد بیعت نماید چکار کنم؟ گفت در دهلی که برسی از شیخ عبدالقادر قادری فرزند شاه اعظم خیالی اجازت قادریه بستان، او^۳ همچنان کرده به وطن آمد و به دایره مقبره شیخ محمود قادری قلندر لکهنوی بقیه عمر در عبادت و مجاهده و مشاهده متابع سنت به علوی تمام و خلق را بر آن تحریص داده گذرانیده، بعد از سه چهار روز از خصمنایکی مزاج اهلیه او را که ملالی بهم می رسید الحال^۴ قبول عقد تجدید می کرد و حضار را گواه می گرفت، سید شاه عبد الرزاق بانسه مقید نماز نبود، چون به خدمتش می رسید ضرور نماز می کرد، مریدانش^۵ درین مقدمه چیزی گفتند، شاه عبد الرزاق گفت این غلام محمد نیست این را شرع محمد باید دانست که به صورت انسان مجسم شده چه طور به حضور او نماز بخوانم و ملا نظام الدین را به جهت آنکه اسم شریف حضرت عمر بی کلمه رضی الله عنه گفت چین بر چین آن صاحب یقین هویدا گشت، حجابی^۶ واقع گردید که متعذر ملاقات گشت ناگزیر ملا کمال الدین را ل که تقریر صاف و مطبوع داشت به اصلاح مزاج آن حضرت فرستاد، در چند روزی موجب رفع حجاب فیما بین گشت، کمالات او بس عالی اند و کدام کمال زیاده تر ازین باشد که مثل قدوة العارفین خلف و خلیفه داشت،

۱ د: سند خدمت

۲ د: بیشتر گفت

۳ ج: ستانم همچنان

۴ ج: ایجاب قبول

۵ الف: مریدانش بذاتش ۶ الف: جمالی واقع

احوالش مع دیگر فرزندان و خلفا به لَجَّة قادریه باید خواست، سیزدهم صفر سال يك هزار يك صد و سی و شش وفات قبر در دینتهی شاه عبدالرحمن چشتی.

موج احوال آن لَجَّة حقیقت یزدانی^۱، شاه عبدالاحد^۲ ثانی خلف و خلیفه شیخ محمد سعید است. صاحب عجائب حالات و غرائب مقامات بود، در شعر وحدت تخلص می کرد و کمالات او از این جا فیا س باید کرد که مثل شاه گلشن شاعر مرید و خلیفه داشت. در مرأة جهان نما نویسد وی از موحدان عالی است، قریب سی و پنج جلد و يك جلد مکتوبات قدسی آیات دارد که دلیل بر کمال اوست، وی را فراسست ظاهری و باطنی بسیار بود فیصها از محمد معصوم عم خود نیز یافته، روزی بر قبر غازی الدین خان گذشت فاتحه خواند و گفت این مرد محدث معلوم می شود^۳ انوار حدیث از مزارش متجلی است، حضار گفتند پیوسته قرأت حدیث می شنید.

موج احوال آن شگوفه بهار وصل، آن شگفته شگفته فصل، آن با کرامت ظاهر حضرت سعدالله معروف به شاه گلشن شاعر، از اولاد زبیر ابن العوام اصحابی است. در تذکره علی قلی خان نویسد مرید شاه عبدالاحد ثانی است. در تصوف بس مرتبه عالی داشت، مدت العمر مجرد ماند و مطلق میل به مشیخت نکرده، از اغنیایه رعونت آمیختی و به مساکن انکسار داشتی، وارستگی او از این جا قیاس باید کرد که روزی در دیهی قریب شام از حجره بر آمد و غایب شد، دوستان کوچه به کوچه در دهلی متلاشی ماندند و نیافتند پس پیدا شد، استفسار نمودند، گفت از حجره که بر آمدم کیفیت شام^۴ احمد آباد گجرات یادم آمد، دل من بی اختیار شده به گجرات رفته^۵ سیر نموده باز آمدم، شعر گفتی گلشن تخلص می کرد، صد هزار بیت را دیوان دارد این شعر ازوست.

به صد دقت توان فرمود معنی های ناز او
که شرح حکمت العین است مژگان دراز او

۳. الف: می شود بدارد

۲. د: عبد العهد ثانی

۱. الف: یزدانی ندارد

۵. الف: نموده

۴. ح: د: نام احمد

در يك هزار و اچهل و يك بست و يكم جمادى الثانى وفات، قبر در دهلى.

موج احوال آن ممتاز، آن مرتاض، آن به غایت جوانمرد **خواجه مير درد** خلف و خليفه خواجه ناصر مرید شاه گلش است و از حضرت محمد انبیر هم اجازت یافته شاغل ذاكر صاحب حلقه و ارشاد و مسند آرای فقر و مشیخت بود، مجاهده بسیار کرده و چند تالیفات در اصطلاحات صوفیه جمع آورده و تصنیف هم کرده آن مقبول این طایفه گشته.

موج احوال آن به آسمان کمالات ماه دو هفته، آن به چمن عبودیت غنچه شگفته، آن قبله قافله ورع و صلاح ابد **حضرت شیخ محمد عابد** در اشارات مظهریه نویسد اصلش ستام که قصه ایست به نواح سهرند عارف و کامل حاجی و محدث و متقی و متوزع کمال بوده است، در لقمه حلال بسیار کوشیدی، وقتی حاکم گله گاوآن^۲ را چپ؟ کرد، او مدتی گوشت بالفاظ آنکه شاید از همان گاوآن باشد نخورد و لهذا به خانه احبّاف رود نمی آمد که لقمه این^۳ چه قسم بود، اگر نخورم نپذیرد مگر به خانه مولوی هدایت الله پانی پتی که او هم در لقمه احتیاط داشتی دو يك سبق حدیث و هدایه می داد به طلبه باقی مدام مشغول به مسجد ماندی، مرید شیخ عبدالاحد است و مرزا جان جانان با وجود ادراك صحبت سید نور محمد بداؤنی سیر سلوک را به خدمت او تمام کرد چنانچه از اقوال حضرت مرزا بسیار کمالات و حکایات او نوشته دیدم این مختصر گنجایش به خود نیافت، قوت ارشاد وی را بسیار بود، به اندک فرصت طالب به^۴ مطلوب می رسانید و او را از صفولیت انبیا به خواب می آمد و شفقت می نمودند بهشت را به خواب دیده قبل از صغر سن مقبول در گاه الهی بود، او تجرد داشت وقتی درد شکم او را لاحق شد اطبا از علاج باز ماندند و زنی را برای مالش شکم معین کردند، اول به مهر عقد به او کرد و بعد صحت طلاق داد و مهر حواله او نمود

۱. ج. د: يك صد و چهل ۲ الف: گله وان

۳. ج: لقمه اش چه ۴ الف: طالب و مطلوب

و در محفل او سخن دنیا و اهل دنیا نمی رفت و اگر کسی چنین تذکره در میان آوردی آزردہ شدی، وی مقدس بود، هیزدهم رمضان یک هزار و یک صد و شصت و فات، ویرا خلفای صاحب مقام بسیار بوده اند، بدگی خواجه موسی و مخدوم اعظمی در قصبه دهنیر بر مزار جد^۱ مخدوم اعظم نشستہ عالمی را فیض می رسانید و چند مریدین صاحب ارشاد گذاشته در پرده شد و حضرت مر را مظفر که شیر بیشه شریعت و پهلوان میدان طریقت است عالمی را فیض رسانیده در گذشت و حضرت میر مسلمان هم، رحمة الله علیهم.

موج احوال آن بر گزیده آفریدگار، آن فارغ از غیریار، آن محل توصیف مرحبا **حضرت سید میرجان طباطبا** مرید شاه عابد است، مستغنی و متوکل و متورع و مجرد و متشع مشرب ایثار داشت^۲ صاحب کرامت بود، خوارق ازو به عمل آمده، در مجاهده بسیار کوشید صاحب مشاهده گشت، وقت تحریر اوراق در لکهنؤ بصدر حیات.

موج احوال آن قطبیت مآب، آن سجاده نشین قطب الاقطاب، آن شارح امر موهوم قطب الوقت **شیخ محمد معصوم** خلف و خلیفه شیخ احمد سهرندیست. در خلاصه التواریخ نویسد در علم ظاهر و باطن کامل بود، سه جلد مکتوبات تصنیف اوست که سه دریای حقایق و معارف اند، اسرار غریبه و اطوار عجیبه از آن بسیار آشکارا می گردد و سلطان وقت را به او خیلی نیازمندی ها بود، وقتی به عزم کعبه آستین پیرهن بر جهاز زد اصحاب تاریخ را قلم بند نمودند، به دهلی رسیده در ملاقات فی ما بین بادشاه شاه جهان شکریه بیان نمود که فلان تاریخ خادمه محل کائنات پر زهر حواله من کرد خواستم که فرو برم، آن حضرت نمایان شده از میل آن مرا باز داشت، اصحاب تاریخ افشاندن و این واقعه واحد یافتند و به روز تولد او شیخ احمد فرموده بود که این فرزند مرا مبارک آمده، دهم ربیع الاول سال هزار و هفتاد و نه وفات 'رفته ز جهان امام معصوم' تاریخ اوست.

۱. د: جد 'خود' ۲. الف: 'مستغنی و متوکل و مجرد و متشع مشرب ایثار داشت' ندارد

موج احوال آن دلیل کمالات جد و پدر، آن ضیای 'قلب مشابه پدر، آن کامل کاملان پسند حضرت محمد نقشبند خلف و خلیفه شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد است، از جمله کبار مشایخ وقت انقطاع و توکل و ورع بر کمالات داشت، در متابعت سنت قدم به قدم جد و پدر خود بود، احلاق و فروتنی و تفقد و خدمت غربا شعار خود داشت. ابتدا بهره ور از صوری علوم^۲ گشته مجاهدات نموده به مرتبه؟ کاملان رسید، اورنگ زیب بادشاه نسبت او خیلی نیازمندی داشت و امیران علی هذا القیاس، از خانه سلطان عالمی از اساس نقد^۳ و جنس مجوز مراعات گردیده، به کرات زیارت حرمین نمود، در وقت تصنف مرآة جهان نما به قد حیات بود.

موج احوال آن یادگار کمالات اجداد، آن مورد دولت خدا داد^۴، آن ذخیره فضایل و برکت شیخ عبد الله معروف به میان حضرت خلف و خلیفه شیخ محمد معصوم است، در سلك خدا شناسان^۵ صاحب ارشاد انگشت نما بود. در مرآة جهان نما نویسد به مرتبه^۶ شفقت و عنایت از پدر ممتاز بود از آن مرجع طالبان بلاد و امصار گشت و در سعی صوری و معنوی با هیچ کس بغافل نکرده، پدرش که ازین جهان نقل^۷ کرد از عایت محبت مدام به ناله و نفیر می گذرانید حتی که مرض صعب پیدا شد، اورنگ زیب به منت ها او راه دهلی طلبید و به احترامش کوشید و به دفعات به مقام سکونت او آمد، اطبا علاج کردند آرام نه نمود، چون مرض زیاده شد بادشاه رخصت وطن داد، در اثناء راه در حالت نزع گفت السلام علیکم یا رسول الله و جان به مشاهده جانان تسلیم نمود.

موج احوال آن کامل بلا اشتباه حضرت مغلو شاه از نژاد شیخ احمد سهروردیست از شهر نجیب آباد، با جنبه وسلوک توأم در مسجدی بود، برای تنفر خلایق در مسجد شش خر مهره بر وضع قمار مدام باختی، در رمضان روزی

۱. الف: 'نر' قلب	۲. الف: 'علم' گشته	۳. الف: 'آسائش' نقد و جنس
۴. الف: 'داد' ندارد	۵. ج: 'خدا' شناسی	۶. د: 'بمیرید' شفقت
۷. الف: 'فضل' کرد		

یکی از احبابش با مجذومی^۱ رقم و نذر از دور فرستاده، حامل پرسید چه نام داری؟ جواب داد مغلو، به نفرت^۲ خط و نذرش پیش نهاد و رخصت^۳ خواست، گفت امروز مهمان من باشی، گفت دعوت تو حرام است، در رمضان به خانه خدا قمار را کار می فرمایی، گفت مالک نیست خدا است، حامل به مبالغه رخصت خواست، گفت این آزار جدام ترا درویشان آنجا دفع نکردند؟ گفت درویشان زمانه قمار باز و شراب خوار یکی از بزرگان وقت شمائید توجه کنید، اندکی خاك برداشت و بدو داد که به جراحت خود برسان و بگو خدایا به برکت خود و رسول خود و به بزرگی حاك مغلو چهکی بار مرا آرام ده، او چنان کرد، بعد يك هفته بیمار را شفای کامل حاصل^۴ شد، آنچه جسدش ریخته بود برابر آمد، مرید وی شد وقت تحریر احوال بقید حیات.

موج احوال آن نقاوه خاندان عالی، آن زبده دودمان متعالی، آن به عالم علوی سریع السیر، مرشد روزگار حضرت شاه زبیر، خلف و خلیفه شیخ محمد معصوم است، به غایت عالی احوال و تصرف بود. سید نورالحسن خان بلگرامی فرمود که احوال آن حضرت را در دهلی شنیدم که قبل از نادرشاهی به نهایت علوت و کرامت در دهلی بود، تصرفات عجیب از وی سر می زد از آن جمله است چون از جامع مسجد بعد ادای فریضه برآمدی و متوجه مقام اقامت شدی، طالبان دو رویه صف بسته ستادی به هر يك نگاهی می کرد، در همان نگاه فیض باطنی به آنها می رسید ترقی حالت می نمودند و در وقت آمدنی نادر شاه سگان دهلی را و سوسه رو داد، به خدمت التماس نه آمدن او کردند، فرمود دریافت جواب خواهم داد، بعد دو روز فرمود حضرت امام مهدی آخر الزمان همراه او اند خرابی در دهلی و قتل ساکتان بر دست او معین است، صرف مغل پوره محله که مقام افاست فقیر است معاف شده آخر هم چنان شد که او حضرت فرموده بود. ایشان را مریدی بود صاحب سلوک که شمشیر برهنه مدام به دست داشتی و اکثر بر مزار حضرت باقی

۱. د: 'مجدومی' رقم ۲. ج: 'حامل نفرت'، د: 'حامل حضرت' خط

۴ الف: 'حاصل' ندارد

۳. الف: 'و حقیقت' خواست

بِاللَّهِ مَانَدِي وَ بِه اوقات به شرف زیارت سلطان الممشایخ نظام الدّین احمد بداؤنی هم رفتی، چندان عزّت ولایت او بر خاص و عام غالب بود که احدی یارای مکابره و قوّت مطارحه نداشت، وی را کمالات بس بلند و حالات به غایت ارجمند بود، قطب وقت بایدش شمرد، تاریخ وفات دیده نشد.

موج احوال آن کوه پر شکوه حسنات و اعلی توفیق حضرت شیخ محمد صلیق از نژاد شیخ احمد سهرندیست، صاحب کمالات بلند مراتبات ارجمند با خوارق کثیر و کرامت پر بود، در دهلی امیران وقت نیازمندی تمام بدو داشتند و فرّخ سیر بادشاه مرید او بود، محمد صابر بریلوی فرزند میر سید علیم الله نعمت و خلافت و بیعت او داشت^۱ از ریاض الاولیاء .

موج احوال آن ممدوح عاشقان، آن مطبوع واصلان، آن به راه خدا به غایت مستقیم حضرت شاه مقیم از قوم مغل است، وی را محصور و مجرد باید دانست، از بدخشان به طفلی در دهلی افتاد، چون به سنّ شعور رسید در حلقه مریدان شاه زیر در آمد، از ریاضات فوق الطّافه به مرتبه تکمیل و ارشاد رسید، اکثر در استغراق مآندی، یک بار از حکم پیغمبر صلی الله علیه و سلم به زیارت حرمین شریفین رفت و یک بار بحسب طلب خواجه بهاء الدّین^۲ نقشبند عازم بخارا شد و در اثنای راه به نواح کابل قطع طریقان بر قافله اش ریختند و غارت کردند و پیرهن شریفش نیز بردند، او رجوع به حضرت خواجه آورد فی الحال خواجه نقاب بر چهره گذاشته اسب سوار بر آمد و بالای کریوه رفت و پیراهنش را از متمرّدان باز ستید و بدو داد، ازین خرق مردم قافله بر کرامت او قایل شده آداب بزرگی به تقدیم رسانیدند و شهرت عظیم یافت، در بخارا که رسید بعد زیارت حضرت نقشبند چندان هجوم خلق بر وی گشت که دستوری خواست و روانه شد و در تبّت رسید بر درخت شفتالو استاد خواست که چند دانه از آن شجر بخورد ناگاه قوم قطع طریقان رسیدند دست از آن باز داشته توجّه به محاربه نمود و مخاطب به شجر شده گفت خواسته بودم که از دانه تو قدری بخورم میسر نشد ترا می باید که سنگ شوی، آن شجر سنگ شد^۳.

۱ ج: 'ازو'، د: 'ازو درخت' ۲ ح: 'بهاؤ الحق' نقشبند ۳ د: 'نشد'

بعد فراغت مجاهده باز آمد مناجات کرد الهی این شجر میوه دار از عرض من سنگ شد خلق از نفع آن محروم ماند امیدوارم که این سنگ را تاثیری بخش که بهر بیماری که بدهند صحت و شفا حاصل شود، این دعای او قبول افتاد، در ریگ آن زمین سنگی بر وضع شفتالو بر می آید^۱ آن را سائیده بهر بیماری می دهند شفای حاصل شود پس از آنجا به دیوار لکهنو افتاد، کرامات که از او سر زده اگر تمام نویسد دفتری علاحه گردد و متواتر به قول آرد، در خرق مشهور اند.

موج احوال آن گنجینه حقایق وحدت، آن محقق و مدقق علوم معرفت، آن صاحب اخلاق صحیح و سقیم، یگانه زمانه **خلیفه ابراهیم** در سلسله نقشبندیه مرید شاه جلال الدین حسین بود و در خدمت باباشاه سعید پلنگ پوش اورنگ آبادی نیز رسیده اخذ فواید نمود و در کابل خدمت خواجه عبدالحلیم که هم پیر شاه جلال الدین حسین مرید عروة الوقتی خواجه محمد معصوم بن الف مجدد ثانی بودند. در تذکره علی قلی خان نویسد حضرت خلیفه را مرتبه ارجمند است اندر تصوف، در متابعت شریعت خیلی مستعد بود و کمالات او^۲ ازین جا قیاس باید کرد که امی محض بود لیکن داغ همه علمای زمان و متعلمان جهان عالم علوم لدنی و کاشف اسرار سلونی دفتر هفتم مثنوی مولوی معنوی به اشاره روح پر فتوح حضرت مولوی و پیر خود^۳ جلال الدین حسین شش هزار بیت نظم در آورده سر حقایق و معارف که تا هنوز مخفی بود او بیان نمود و به تقریرات معارف ربانی از معاصرانش هیچ کس را مقدور مقابله نبود و خواندن مثنوی به آهنگ ولایت در هندوستان ازو جاری شده، پدرش محمد علی معروف به حاجی بابا از ترکستان به هند افتاد، مرد بابر کت بود، تفسیر سورة اخلاص به آیات تصنیف او منسوب می کنند، مولد حضرت خلیفه در دهلی، چون به شباب رسید در سلك تونگران اورنگزیب همراه شاه جلال الدین که جمال حال خود را به لباس سپه گری مستور می داشت و قطب زمانه خود بود ملازم می شد، بعد چندی مخفی از آن حضرت بیعت نمود به مجاهدات در آمد^۴ بلکه پسران اورنگ زیب رسوخ نیاز بدو اظهار نمودند و

۱. د: می آمد آن ۲. ج: او ندارد ۳. د: شیخ جلال الدین ۴. د: آمدند

بهادر شاه را در حیات پدرش نوید سلطنت داده بود. پوشیده نماند که حضرت خلیفه را نواب صفدر جنگ صوبه دار از دهلی به لکهنو آورد و انواع تحایف^۱ و ضیافت و خدمات^۲ لایقه بکار برد. حضرت قدوة العارفین فرمودی که حضرت خلیفه را به نسبت فقیر خیلی شفقت بود، الحق که همچو شخص کسی کم دیده باشد و خصوص فقیر چنین جامع کمالات صوری و معنوی ندیده، داناء^۳ و ذکاء فهم او مشابه حکمای پیشین بود، حضرت مولوی روم در مثنوی خویش که قصه عاشق شدن سه شهزاده بر در دختر شاه چین نوشته دو^۴ شهزاده را به اتمام رسانید، احوال سومی شهزاده ناتمام مانده آن را حضرت خلیفه صاحب بر وزن و دستور مثنوی مولوی به نظم آورده که نزدیک خلائق به دفتر هفتم مشهور شده، این ابیات از دیباچه اوست، ابیات:

ای جلال اللّٰهین ز جانان کن بیان احسن القصه بگو از جان و جان
قصه برگویم ز اسرار قدیم از عدم چون شد ظهور این عدیم
اولاً از^۵ پرده این^۶ اسرار را بعد از آن بگشای تو اصل راز را
در حقایق و معارف ذات خلیفه بی نظیر بود، در سال يك هزار و يك صد و چند وفات یافت، مزارش بر لب آب گومتی، نگارنده زخار در وقت دفن او حاضر بود، اولاد ایشان بر قبر او موجود اند.

موج احوال آن نقشبند توّد و دود، آن متعدّد اعداد غیر معدود، آن ازو دود نفحات غیبی به راه گلشن، درویش کامل **حضرت شاه روشن**، مغل بود، نام وی روشن بیگ است، از کمال مریدان شاه مقیم، بسا صاحب کمال و عالی احوال، مجرد و متوکل، صاحب ریاضت و مجاهده و خلق و احسان و سرمایه برکت و مایه کرامت بود و خوارق ازو مردم ظاهر می کنند، نگارنده زخار آن صاحب کمال را دیده بود، با این همه فضایل نقوش تکثیرات را خیلی ماهر بود و صحیح می دانست، تا وقت تحریر احوال به صدر حیات .

۲. ج. د: انواع 'وظائف' ۲. د: 'وحدت بلائیه' ۳. د: 'داناء ندارد' ۴. الف: 'او' شهزاده
۵. د: 'اولا از' پرده ۶. الف: 'از' اسرار

موج احوال شاه قطب الدین محمد اشرف الحسین ساکن مئو شمس آباد و خلیفه شاه محمد زبیر سهرندی، مرد مقدس و متورع و مجاهده ممتاز به فقر و فنا^۱ بود، به حرمین رفت بعد حج به مدینه نیز رفت، بعد چندی در مسجد پیغمبر خدا وقت نماز عصر وفات کرد در ماه رجب.

موج احوال واقف حقیقت الله مرزا عطله الله سرید حضرت شاه زبیر است، میان محمد فاسم گوید که من در بریلی خدمتش را دریافتم، عجائب حالات دیدم قریب چهل سال است که از مسجد که منزوی شده بیرون نه آمده، و بر احوالش استعراق^۲ غالب دیدم، به عایت بزرگ، در احوال از احوال سلف یاد می دهانید^۳.

موج احوال صوفی سالم کابلی است، از پیش سلطان متعینه سهرند بود آنجا او را جذبه عشق^۴ در رسید، از همه در گذشته مرید شاه محمد زبیر شد، از دنیا و مافیها محترز و از ماسوی الله متنفر محرد بلکه محصور مدت العمر گذرانیده، مرشد او را هفت خلیفه بودند از آنجمله او هم به شمار بود، او به لکهنو افتاد در مسجد کتره ابوتراب خان اقامت داشت، سوای مشغولیها کار دیگر نداشت، بسیار بزرگ بود، شاه ابوالعدل باشنده اکبر آباد بود، بیعت از شاه محمد زبیر داشت، فی زمانها در تصرفات حالات^۵ و کیفیّت مقامات و عبادات مثل او در نقشبندیه نیست، در شاه جهان آباد مقاومت دارد، در صدر حیات.

موج احوال آن اضطراب آفتاب انوار، آن قلاب ماهی اسرار، آن تیغ برهنه در تبعیت شرع متین حضرت سیف الدین خلف و خلیفه محمد معصوم بن شیخ احمد سهرندیست، یگانه زمان و بی نظیر دوران بالعشق و صفا بود، سلاطین وقت روی نیاز بدو داشتند، روشن آرا بیگم و گوهر آرا بیگم بنات شاه جهان نادرشاه خیلی اعتقاد به خدمتش داشتند، ویرا با لباس فاخره و تکه مرصع میل بود، عالمگیر اورنگ زیب روزی گفت احوال صوفیان مکلف به سمع مبارک رسیده باشد،

۱ الف: بفروفا وقت

۲ د: استعراق نمود

۳ الف: میدانید

۶ الف: حالات ن دارد

۴ د: جذبه حق

فرمود احوال زاهدان خشك نیز شنیده باشند پس صحبت ما درست افتاد از آن باز ملاقات با ایشان واقع نشد، وقت توجّه او دوازده صف می نشستند و فیض می یافتند و دستور داشت هر که به حلقه او داخل می شد خیرگیری قوت او نمودی که بی دغدغه مشغول به حق باشند، ویرابزرگی بیش از آن است که به تحریر آید، در سال هزار هجری وفات کرد.

موج احوال آن به زیر اطلس فلک به شوق گلبدن کم خواب، آن با نامشروع دایم به احساب، آن از خاصان بارگاه صمد **حضرت سیّد نورمحمد** مرید حضرت سیف الدین معصوم است، مزار شریفش در بداؤن قبله حاجات محتاجان است، از افاضل صوفیه اهل صفا و اکبر اتقیا به راه خدا، عالم، عامل، فقیه بود، خوارق کثیر و تصرف کبیر ازو به عمل آمده، پاس شریعت و اتباع سنت بی قیاس سرعی می داشت، در اشارات مظهریه آرد، روزی در بیت الخلا پای راست را بگذاشت و آن خلاف شرع است آن قدر مکدر گردید که مطلق آثار باطن دروی نماند، بعد چهار روز بسط بروی ظاهر شد و احتیاط در مشروبات و ماکولات به غایت داشتی، مردم اطعمه لطیف به کثرت می فرستادند به صدق تحقیق صوری و معنوی اگر بی شبه یافتی خوردی والا دفن کردی. شخصی گفت دفن کردن رزق چه قسم باشند؟ اگر خود نخورند^۱ به دیگران بخشند، فرمود آنچه بر خود نپسندم بر دیگران کی روا دارم؟ دیده و دانسته برادر مومن را زهر دادن چه لازم؟ همانجا به اقوال مرزاجان جانان آرد که در مباوی حال که من راه می رفتم اگر نظرب صاحب جمالی می افتاد به اشتیاق می دیدم، چون به خدمت آن حضرت می رفتم فرمودی امروز از نگاه تو بوی رنا می آید چندان کشف قوی داشت که به تحریر نه آید، وی را کمالات بس عالیهست این مختصر گنجایش به خود^۲ نیافت، در یازدهم ذیقعد سال يك هزار و يك صد و سی و پنج هجری به دارالبقا رحلت نمود.

موج احوال آن سر حلقه مرتاضان، آن سرزمره ممتازان، آن دلیل وادی

۱. د: 'بجورند' دیگران ۲ الف: 'بیافت'

رهمنونی حضرت سید محمد بداونی^۱ به يك واسطه مرید^۲ شیخ احمد سهرندیست در خلاصه التواریخ نویسد صاحب ورع و کمال و شرع و حال بود، در اکل حلال و تقوی به عایت مرتاض بود، بی تحقیقات کامل بر هیچ شی توجّه نمی کرد و کشف به غایت داشت هر وارد اتی که بر^۳ مریدانش می گذشت او ظاهر می فرمود و در تحایف اطعمه و غیرها قباحات های خلاف^۴ ورع آن حضرت از کشف فرمودی عرض که وی را کمالات بیشتر است و کدام ازین زیاده تر خواهد بود که مثل حضرت مرزا مظهر جان جانان شاهباز بلند پرواز صحرای حقیقت و طریقت مرید و خلیفه داشت، تاریخ وفات به نظر نه آمد، مزار در دهلی به سرای عرب است، اکثر غربان گویند^۵ که نیم شب آن حضرت را اکثر در وضو کردن می یابیم و به چشم ظاهر می بینیم.

موج احوال اخوند ملا موسی ساکر پتی کوت محبوب علی خان افغان
مرید فرزنداناش گوید که مرید و خلیفه شیخ احمد سهرندیست و مشهور به صحت^۶ است که سم مار سیاه افعی به فرزندان و مریدان و تابعانش اثر نمی کنند به اجازت متابعانش اطفال از راه تسحیر مار می گیرند و مضرت بر نمی دارند.

موج احوال آن مرجع مست و هوشیار، آن منبع خوارق بی شمار، و اجله راستین حضرت شاه نظام الدین به سلسله نقشبندیه مرید پدر خود است، او از خلفای شیخ محمد مجتهد ثانی بود، ار عارفان حق و به کمالات صوری و معنوی مستحق، در تصرف مرتبه رفیع داشت و تصرف ولایت وسیع بود، حضرت شاه هدایت فرمود، ابتدا حال در سنّ دوازده سالگی به زیارت حرمین برفت، وقت معاودت از درویشی قادریه او را ملاقات شد، ریاضات شاقّه کشید بعد از آن که به لاهور آمد باوجود بیعت در نقشبندیه و تصرفات صوری از ملبوس و طعام و سواری اسب غایت به صفا داشت و سرود هم می شنید فامّا بر وضو لارد و لا کد^۷ اقوالان

۱. الف: 'محمد سید بداونی' ۲. الف: 'محمد' شیخ احمد ۳. الف: 'بر' ندارد

۴. الف: 'فیاضهای خلف' ۵. د: 'گوید' که ۶. د: 'بصیحت' است

۷. د: 'لارد و کما کد' اقوالان

که می آمدند منع نبود و از طرف خود طلب می نمود. شیخ محمد معظم و شیخ نور محمد مریدان آن حضرت که متوطن لاهور بودند گذارش نمودند که آن حضرت را تصرف بر قلوب چندان بود به هر کسی که نگاه فرمودی فی الحال حالتش متغیر می شد و سروری و مستی تواجد حاصل می آمد و فقرای مست و هوشیار به خدمتش به اعتقاد می آمدند و خوارق عادات بر وضع کشف حالات خلائق و نفس رانی خیر و شر بسیار از ظاهر می کنند. نگارنده زخار به يك خرق آن حضرت اکتفا نموده که زنی منکر درویشان بود، شوهرش فوت کرد، مردم او را به خدمت آن حضرت بردند، فرمود چه حاجت داری؟ گفت می خواهم که شوهر خود را ببینم، فرمود خلاف شرع است، عرض کردی بی این مقدمه مرا قرار نیست، فرمود چشم بند کن، چون چنان کرد شوهر خود را دید، بر پای آن حضرت افتاد، فرمود اگر میی داشتی صحبت مباشرت هم ترا ازو حاصل آمدی، متاهل بود، شیخ ضیاء الدین و شیخ صدر الدین خلف آن حضرت بودند. چون وقت آخر رسید از پسران فرمود که مرا در لاهور دفن خواهند کرد آنها خلاف امر^۱ نموده نعش مبارکش را به وطن شریفش که موضع چماری اربل تانده عمله^۲ پرگنه جلندهر بردند آنجا رسیده خواستند که نعش مبارکش را به قبر کنند که فوج کفار آن سکه رسیده آن شهر را غارت کردند، پسران آن حضرت از همان روز تباه شدند، وفاتش در مایه عاشر هجری.

موج احوال آن مقرب بارگاه احدیت، آن مقدس درگاه صمدیت، آن جامع جمیع فضایل انسانی، آن مورد مجموعه حقایق ربّانی، آن شهید طپانچه رضای جانان، موحد کامل **حضرت مرزا جان جانان** شب جمعه یازدهم رمضان متولد شده، صاحب شرع تاریخ تولّد اوست، چون موافق ضابطه آن وقت جدش تمنای اسم مبارکش را از اورنگ زیب سلطان نمود، فرمود پسر جان پدر می باشد و پدرش را نام مرزا جان است او را جان جانان گویند لهذا به این اسم مشهور شد و متخلص به مظهر است و از جناب الهی به شمس الدین حبیب الله مخاطب گشت. از پیشوایان صوفیه اهل صفا و مقدمان اصحاب زهد و ورع، شانی عظیم و

قدم مستقیم داشت در شریعت و طریقت، هندی مولد، علوی نسب، نقشبندی مشرب و حنفی مذهب بود چنانچه درین مکتوب خود تصریح این مقدمات فرموده و مکتوب اینست: عزیزا برخوردارا، مکرر التماس تحریر حسب و نسب از فقیر^۱ کرده، چون فائده معتدبها بر آن مترتب نبود تغافل می نمودم، اکنون سماجت از حد گذشت مجملی محرر می گردد و دریابند سرمایه وجود فقیر در آغاز کف آبی و در انجام مشیت خاکی و در عالم اعتبار نسب این خاکسار به بیست^۲ و هشت واسطه به توسط محمد بن حنفیه به شیر بیشه کبریا علی مرتضی علیه التحیه والتسلیم^۳ می رسد امیر کمال الدین نامی یکی از اجداد فقیر در هشتصد هجری به تقریبی از بلده طایف در مملکت ترکستان افتاد، با صبییه یکی از حاکمان آن حدود که سردار الوس قاشقالان بود وصلت دست داد^۴ چون او را پسری نبود بعد فوت حکومت آن ناحیه تعلق به اولاد ایشان گرفت. وقتی که همایون بادشاه سلطنت هندوستان از دست افغانه^۵ سور متخلص گردانید^۶ آن دو برادر مجنون جان و بابا جان نام که به سه واسطه به امیر مذکور می رسند همراه آورده احوال این هر دو در تاریخ عهد اکبری مسطور است و نسبت مادر این بزرگان به خانواده امیر تیمور صاحبقران می رسد و نسب فقیر به چهار واسطه^۷ به باباجان منتها می شود و در اشارات مظهریه در بیان طریقه مجددیه ملفوظ او آرد چون بابا جان فوت شد نبیره او مرزا محمد امان که پدر حد اوست با صبییه اکبر شاه وصلت یافت، از علو نسب خود و جدّه آن حضرت خواهر خاله زاد اسدخان وزیر بود به غایت بزرگ بود، از صفای باطن تسبیح جمادات می شنید و درس مثنوی مولوی معنوی در مستورات می گفت و جدّه^۸ آن حضرت در پرده دنیا خود را مستور داشته در صحبت ملوک سیر مالک الملک والملکوت می کرد و مرید می گرفت و تلقین به اکتساب می داد و مشرب چشتیه داشت و پدر آن حضرت در سلسله خانواده قادریه مرید شیخ

۱. د: 'فقر' کرده ۲. ج: 'نسب' و هشت ۳. ج: د: التحیه 'و الثنا می رسد'

۴. الف: 'دوست' او ۵. الف: 'عقاعنه' شور ۶. د: 'مخلص گردانیدن' آن

۷. الف: 'به چهار واسطه' ندارد ۸. الف: 'وصیت' آنحضرت

عبد الرحمن قادری که با جذب قوی و تاثیر تمام داشت بودند، حضرت مرزا جان جانان سعید ازل و محمود ابد بود. در سایر علوم بهره کاس داشت، زائچه طالع او از زایچه طالع محمد صلی الله علیه وسلم به تجویز 'منجمان دو' چیز کم داشت و مهتر ابراهیم حلیل الله در سن صغیر در معامله برو تفقد و تفصل و عنایت و شفقت فرموده، در صحبت پدر در صغر سن که ذکر صدیق اکبر شنیدی بالیدی و مسرت برداشتی آن اصل محبت خلقی بود، به عمر هفده سالگی که يك هزار يك صد و سی و يك هجری بود در سلسله نقشبندیه از سید السادات شاه نور محمد بداونی احازت و خلافت یافت و از حافظ محمد محسن نواسه^۲ شیخ عبدالحق دهلوی که مجاز محمد معصوم و مرید و خلیفه محمد صادق است نیز تربیت یافته و ترك لباس هم آنجا نمود، چون سید وفات یافت شش سال مجاور مرقد او ماند و از روح او فیضها ربود، شیخ علی کنیری شیخ العرب اعظم خلیفه محمد صدیق نبیره شیخ احمد سهرندی این مقدمه را به تصریح از مریدان او ظاهر ساخته و از حافظ سعدالله خلیفه محمد صدیق بسیار فیضها یافته دوازده سال خدمت او نمود، چون حافظ در سیزدهم شوال يك هزار و يك صد و پنجاه و دو وفات یافت از خدمت شیخ عابد خلیفه شیخ عبدالاحد سیر سلوك او به پایه تکمیل رسید و از خصوصیات مقامات مجددیه از خلّت محبت و محبوبیت واقف شد و اجازت چشتیه او را بحسب روحانیت حضرت خواجه قطب الاسلام بختیار اوشی و نوع دیگر سلسله صابریه چشتیه و اجازت سهروردیه و قادریه نیز داشت لیکن تمام روش او منحصر به نقشبندیه بود، در قادریه و چشتیه هم اکثر مرید کرده است و يك اجازت^۴ و تلقین وی را از حاجی محمد افضل سیالکوٹی مرید محمد نقشبند بن معصوم و خلیفه عبد الاحد یافته این هر چهار بزرگ که پیرو پیرو صحبت^۵ و پیرو بیعت و پیرو طریقت مرزا مظهر جان جانان اند نقشبندیه مجددیه اند غرض حضرت میرزا از مقدمات زمانه بود به

۱. الف: 'نحوه منجمان ۲ الف: 'و' چیز ۳ د: 'نواب' شیخ

۴ الف: از 'نقشبندیه بود، در قادریه و چشتیه هم اکثر مرید کرده است و يك اجازت' ندارد

۵ ح: 'پیرو بیعت'

مرتبه پاس شریعت داشت و بسیاری را از تلقین به مرتبه تلقین رسانید، معاصر شاه ولی الله محدث دهلوی بود فیما بین هر دو بزرگ مکتوبات راز و نیاز بسیار به ترقیم آمده اند این مختصر گنجایش آن نیافت، اگر چه از آن صاحب کمال خوارق کم به عمل آمده به رسم پیران خود لیکن تا وفات هر چه که بی اختیار او ربانش بر آمده بی کم و بیش همچنان بوقوع آمده. میر محمد متین که به حلقه ارادتش در آمد و خرقة خلافت یافت و مامور به اقامت دکن شد برای وجه کفاف عیال ملتمس شد، فرمود سه سال يك رویه یومیه ترا از غیب خواهد رسید سپس به اسباب رزاق روزی خواهد داد هم چنان واقع شد و آن حضرت شعر هم گفت این رباعی مناجات اوست:

خدا در انتظار حمد مانست	محمد چشم بر راه ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفی بس	محمد خادم حمد خدا بس
مناجاتی اگر باید بیان کرد	به بیتی هم قناعت می توان کرد
محمد از تو می خواهم خدا را	الهی از تو عشق مصطفی را

چون آن حضرت از کسان نجف خان امیر دهلوی بر غم سنت و جماعت در شب به خلوتش در آمدند و پستول که معروف به طپانچه است بر سینه بی کینه آوردند، بیفتاد يك روز زنده مانده وفات کرد، سیوم روز مردم برای فاتحه او جمع آمدند، حضرت موسوی فخرالدین گفت شب شخصی به خواب دیده است که جناب حضرت علی مرتضی رضی الله عنه حضرت میرزا را در چادر سرخ به حضور پیغمبر خدا بردند و التماس کردند که ناحق فرزند مرا کشتند، جناب پیغمبر علیه السلام فرمود او را به سزارسان بعد از چند روز بیماری^۱ بر نجف خان صعب رونما گردید اطباء به علاجش کوشیدند، او گفت دست بردارید از علاج من که به نخواهم شد، جناب حضرت علی مرتضی از دست خود مرا خنجر زده است، بعد چند روز نجف خان بمرد تمام عملة او بر هم خورد، حضرت میرزا در يك هزار و يك صد و سیزده متولد شد و هشتاد و دو سال عمر یافت، در شب دهم محرم که شب شهادت حضرت امام حسین رضی الله عنه است وفات یافت، در دهلوی نو مدفون شد،

رحمة الله عليه. مریدان بسیار بودند بالفعل حضرت مولوی نعیم الله بهرایچی طریقه آن حضرت را به وجه احسن از سایر طریق برپا می دارد و مرد بزرگ انوار دیده و کار کرده در غایت توکل با وجود تاقل زندگانی بسر می برد و حالاتش دلیل احوال پیراوست و مولوی ثناء الله پانی پتی اعظم خلیفه حضرت میرزا است، بسیار مرتاض ممتاز اندر توحید و تفرید، کتاب ارشاد الطالبین تصنیف نموده خیلی مناقب پیر خود بیان ساخته.

موج احوال آن کامل لا کلام حضرت ملا عبد السلام از نژاد مخدوم اعظم ثانی و ساکن دیوه بود، عالم صوری و معنوی بر کمال داشت، مرید شیخ احمد سهرندیست. وقتی شاه جهان سلطان ملاقات او خواست ملا قبول نکرد لهذا معاش قصبه ضبط شد، اکابران او را به هر کیف به حضور بادشاه بردند، پا دراز کرده به مجلس پادشاه نشست و گفت من از آداب سلطانی خیر ندارم لهذا نمی آمدم، بادشاه با حصول مقصد اهل معاش او را رخصت داد، بسیار بزرگ بود، از ریاض^۱ الاولیاء.

موج احوال آن مطلع دیوان تودد و وفاق، آن مقطع قصیده حالات عاشقان آفاق، آن به هوای مضامین عشق طایر^۲ به خواهش نقش ناصر شیخ ناصر علی شاعر، مرید شاه معصوم حلف و خلیفه شیخ احمد مجدد الف ثانی است، مولد و موطن و منشاء او سهرند است. در سرو آزاد آرد، ابتدا حال به اقرار فقیر الله مخاطب به سیف خان بدخشی چون جوهر با شمشیر ملازم بود بعد فوت او به ذوالفقار خان بن اسد خان وزیر آمیخت علی بود ذوالفقاری به دست آورد و به مدحش شعری گفته:

ای شان حیدری ز جبین^۳ تو آشکار نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار در صله آن زنجیر فیل و مبلغ خطیر یافت همه را الله در ساعت بخشید و با ذوالفقار خان به کرناٹک رفت و آنجا صحبت شیخ حمید مجذوب را دریافت و به نسبت او خیلی معتقد گردید و فیضها گرید، چندین اشعار در مدح او گفته يك بیت از آنجمله اینست:

۲. د: ز 'حسین' تو

۳. د: 'طاهر' بجوایش

۱. ج: 'ریاض' الاولیا

گر جمال او بر آمد از نقاب روزنی هر خانه گردد آفتاب
آخر الامر از دکن به هندوستان آمده و در دهلی رخت اقامت انداخت، حضرت
قدوة العارفين فرمودی که شیخ ناصر علی درویش صاحب حالات بود، در پرده
شاعری و مصاحبت اغنیا جمال حال خود را مستور از نظر حلائق داشته مثل
مشهور هر چه به دیگ است به چمچه می آید مضامین اشعار او هرگز خلاف
اصطلاح این طایفه نشده و نیز همتش که بالا گذشت بر ترك ما سوالله او گواه
است و در مدح اشعار او سر خوش شاعر گفته:

در ملك سخن بود جهان گیر علی در مشرب دل ولی علی پسر علی
با شعر علی نمی رسد شعر کسی ز آنسان که خط کسی به خط میر علی
پس به تاریخ بستم رمضان سته يك هزار يك صد و هشتاد هجری به جنت الماوی
خرامیده و عمر شریفش شصت سال بقرب و چار روضه سلطان المشایخ به دهلی
مدفن یافت رحمة الله علیه، متاهل بود عبد العظیم نام پسر عقب گذاشت.

موج احوال آن مورد عنایت ارواح، آن مشرف به فرح و فلاح، آن درج
اسلام و ایمان **حضرت میر نعمان** اصلش از بلدة کشم است از بلاد خراسان، پیش
از تولدش شبی امام حنیفه کوفی با پدر او در معامله فرمود ترا فرزندی آید به وجود
به نام من تسمیه او بکن از آن موسوم به اسم نعمان است. در جوانی شوق خدا
طلبی بدو رسید سیر بلاد نموده در دهلی به خدمت خواجه باقی بالله پیوست
و ریاضات نمود، به موجب ارشاد وقت آخر حضرت باقی بالله از فیض خدمت
شیخ احمد سهرندی در تصوف مرتبه خود بجایی رسانید که مورد خرقة و ماذون
ارشاد خلایق برهان پور رخصت یافت. در مرآة جهان نما نویسد مردم آن
دیار خیلی استفاده صحبت آن عاشق پروردگار حاصل کردند و محفل او تاثیرها
داشت، از حضورش خاص و عام را مستی رو می داد، در معامله پیغمبر خدا صلی
الله علیه و سلم به طرف آن حضرت دیده به صدیق اکبر فرمود هر که مقبول احمد
است مقبول محمد است و مقبول محمد صلی الله علیه و سلم مقبول سرمد.

مرزا بهاء الدین از نگارنده زُخار گفت وقتی که آن حضرت مقیم اکبر آباد شد تاہل نمود و از مریدان و مصاحبان خود که همراه داشت نیز مبالغہ این امر کرد آنها به اظهار قَلت معاش انکار کردند یکی را کیمیا آموخت که الآن در فرزندانش این علم جاری است و به کس محتاج نیستند و به جد من رنگار ساختن ارشاد کرد تا امروز ما نیز در کار رنگار مشغول ایم و سوای بدات خدا در هیچ احتیاج به کسی محتاج نمی شوم فی الحقیقت بود، پس از آن تاہل میر نعمان را میر ابو الفتح نام پسری آمد که خلیفہ پدر گشت، بسیار صاحب کمال بود و او را نیز میر هاشم که ذکرش می آمد که فرزند حق تعالی بخشید، وفات میر نعمان در ہزدم صفر سال یک ہزار و پنجاه و ہشت قبر در آگرہ.

موج احوال آن بلند مقام در کمالات، آن ارجمند معاملات در حالات، آن برخورد کرده وجہ حلال لازم، **حضرت میر محمد ہاشم** نبیرہ میر نعمان است. در مرآة جهان نما نویسد او نیز از نمد کلاہی بر سر داشت، شبی به خانہ یکی از مخلصان خود رفت صاحب خانہ را تاکید نمود کہ برای فقرا طعام از وجہ حلال مہیا سازند، بعد ساعتی شور برخاست کہ بز مذبح ہمگی گرم شد میر فرمود بز از وجہ حلال نباشد تحقیق کردند ہم چنان بود، یک چندی در برہان پور مانده بہ موجب فرمودہ مرشد بہ اکبر آباد آمدہ مقیم شد و بہ تربیت طالبان اشتغال^۱ داشته و عالمی را فیض رسانیدہ در سال یک ہزار و چند فوت کرد در اکبر آباد قبر.

موج احوال آن سید عالی نژاد، آن درویش از دو عالم آزاد، آن بر خاتم ولایت نقش نگین **حضرت سید شاہ زین الدین**، وی برہانیوری از نژاد امجاد حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین^۲ بخاری است، در طریق نقشبندیہ مرید والد خود سید اسد اللہ خلیفہ شیخ ابو امظفر، وی از شیخ امان اللہ، وی از ہاشم کشمی، وی از حضرت مجدد الف ثانی. حضرت سید جامع بود میان علم صوری و معنوی در ریاضت و تفاوت^۳ و پاس شریعت غرا کہ درین خاندان معمول است خیلی پایہ عالی داشت، از نہایت کمالات مرجع خاص و عام و امرا و فقرا بودہ و با

۱. الف: 'مشغول' داشته ۲. ج: د: سید جلال 'حسین' ۳. د: 'تفاوت' و پاس

وصف توکل جود^۱ و سخاوت و مسافر پروری چندان به حالش غالب بود که پیوسته صد آدم همراه او نان می خورد و برای معاش^۲ سلطان وقت و امیران هر چند مبالغه کردند^۳ مقبول نداشت، چهار هزار وسی جلد کتاب هر^۴ علوم به کتب خانه او بودند، در سال يك هزار و يك صد و شصت و يك هجری وفات یافت، عمر شریفش نود و چهار سال شده. هفت پسر عقب گذاشته از آنجمله چهار صاحب فضیلت اند و مدرّس بوده اند، شاه فصیح الدّین و شاه کریم الدّین نبیره آن حضرت که راوی این اخبار اند به طریق سیر در لکهنؤ تشریف آوردند راقم اوراق به خدمتش رسیده و مشرف شده، حمال حال از بشرة ایشان ظاهر و باهر بود.

موج احوال آن مقبول جناب حضرت محمّد^۵، آن مسعود خلیفه شیخ احمد^۶، آن مزین مسد میروری، سراج الهند حضرت شیخ بدیع الدّین سهارنپوری مرید و خلیفه شیخ احمد سرهندیست و مقبول جناب پیغمبر صلی الله علیه و سلم بود، پیوسته حاضر مجلس سرور کائنات می شد و مخاطب به خطاب سراج الهند گردید. ابو البقا در مرآت جهان نما به تصنیف خود^۷ نویسد که والد من عم زاده او بود، ابتدا حال شاه بدیع الدّین به اکتساب صوری در سهرند درس کوشیده به پایه تکمیل رسانید سپس از پیر بی نظیر تربیت ها یافته مجاهدات نموده در اندک زمانه ما ذون هدایت خلق اکبر آباد شده بدانجا رسید و عالمی را فیض بخشید، بعد زمانه به سهارنپور رفته آن نواح را به نور ولایت خود منور ساخت، در پنجاه سالگی قرآن مجید را یاد گرفت، هر روز يك ختم می نمود و درس هم گفتی و متابعت شریعت بسیار می کرد و تصرف نهایت موثر داشت. وقتی سیدی به علت محاسبه گرفتار حاکم شد او پیش حاکم رفت و توجه باطنی بر قلب او نموده سید را خلاص داد، وی را بسیار بزرگی بسیار است، در يك هزار و چهل و دو وفات، قبر در مسجد خاتقاهش شیخ جمال الدّین نیز^۸ خلیفه شیخ احمد بود رحمه الله علیه.

۱. د: 'خود و سخاوت' ۲. الف: برای 'محسن' ۳. ج: مبالغه 'نمودند'

۴. ج: د: 'بر علوم' ۵. الف: 'صلی الله علیه و سلم' ۶. الف: 'شیخ احمد' ندارد

۷. ج: د: 'خویش نویسد' ۸. ج: د: 'پیر خلیفه'

موج احوال آن در کمال ظاهر و باهر **شیخ محمد طاهر** مرید و خلیفه شیخ احمد سهرندیست. در مرآة جهان نما نویسد صاحب مقامات علیه و حالات شگرف بود، تواضع و اخلاق پسندیده و فروتنی و نیاز انکسار به درجه اتم به خلق می نمود، پیر را در حق او نوازش ها بسیار بود، یک بار در حق او دعا نمود بلیه قضی میرم را مبدل به سعادت او گردانید، از پیر اجارت قادریه و چشتیه هم یافته به بلدة لاهور رفت و به تربیت و تکمیل طالبان کوشیده و بسیاری را تعارف از معارف کتانیده در گذشت، سال معلوم نشد.

موج احوال آن مقبول بارگاه لا ابالی **حضرت شیخ حمید بنگالی** در مرآة جهان نما نویسد مرید و خلیفه شیخ احمد^۱ سهرندیست، از وطن به لاهور رسیده تحصیل علم نموده معاودت نمود، در اکبر آباد به خانه عبد الرحمن مفتی کابلی وارد شد، در مسئله وحدت وجود انکار تمام داشت و از شیخ احمد سهرندی خیلی بیزار بود، ناگاه شیخ سهرندی به اکبر آباد آمد و به حوالی سرای مفتی اقامت کرد، روزی بر خانه مفتی آمد و تصرفی بر قلب شیخ حمید نمود و از همه انکار برآمده مرید شد و طریق مجاهده پیش گرفت و قایل وحدت وجود گشت، به امیر نعمان بسیار موذت داشت پس با خلافت و نعمت رخصت وطن یافت آنجا هنگامه ارشاد و تلقین و تربیت مدتها برپا داشته به سال هزار و چند وفات کرد.

موج احوال آن نیز ولایت و عرفان، آن لمعة معارف و وجدان، آن بزرگ امجد **حضرت شیخ نور محمد** بعد تحصیل علم خدمت بسیاری مشایخ در بلاد و امصار دریافت و کشود کار نیافت سپس خدمت شیخ احمد سهرندی اختیار کرد، یافت آنچه یافت چنانچه به پیر اکثر مذکور یافت آن عاشق صادق در خدمت پیر خود حضرت باقی بالله به علوت تمام نوشته درین مختصر نمی گنجد چون او را مقام حیرت و استعراق ارزانی شده پیر اجازت و خلافت داده به استقامت بلدة سنه که به کنار گنگ است اذن داده رخصت نمود آنجا رفته به کنار شهر کلبه گزید چندی هدایت عالم نموده وفات یافت از مرآة جهان نما.

۱. الف. 'شیخ احمد' ندارد ۲. د: 'پیر' ولایت

موج احوال آن مرتاض مراتب معالی شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی و حسن ابدال قریه ایست میان کابل و لاهور در مرآة جهان نما نویسد مرید و خلیفه شیخ احمد سهرندیست، ابتدا بسیار سیر کرده و مشایخ وقت را دیده فاما هیچ جا دلش تعلق نگرفت آخر به خدمت شیخ احمد تسکین خاطرش گردید مجاهدات نموده به مرتبه اشرف مقام فایز گشت، به موجب رخصت پیر به وطن مالوف خود چندی هنگامه هدایت بر پا داشته وفات کرد.

موج احوال آن رونده راه به خوش طوری مولانا عبد الواحد لاهوری اول مرید خواجه باقی بالله بود و آخر تربیت و انصرام کار از صحبت شیخ احمد سهرندی نموده خرقة خلافت یافت، چندان به نماز^۱ و عبادت الفت گرفته بود پرسید که در بهشت نماز خواهند خواند؟ گفتند آن مکان راحت است نه^۲ عبادت، آهی بر کشید که من چه طور در بهشت زنده خواهم ماند.

موج احوال آن برگزیده حضرت اله مولانا امان الله وی رانیز^۳ لاهوری نویسد، مرید و خلیفه شیخ احمد سهرندیست، انقطاع کلی داشت به توکل و استغنا بر سر می برد، پیاده قصد حجاز می نمود، ارادتمندان زاد و راحله پیش آوردند قبول نکرد، در سال هزار سی و یک بعد طواف حرمین به همد رسیده وفات کرد.

موج احوال آن گروه منزل درویشی طی^۴ شیخ عبد الحی از حصار شادمان بلاد اصفهان است، بعد فراغ علم صوری خدمت شیخ احمد سهرندی را دریافته خرقة خلافت یافت ماذون افامت بلده پتته شد، در آن دیار قبولیت بسیار یافت مرجع صالبان و مسترشدان گردید و به همین شهر سکونت داشت و بهمین سنه و شهر، شیخ نور محمد که هم از مریدان شیخ احمد بود هم پیر با هم در عبادت و طاعت گزرائیده شیخ احمد گفتی عبد الحی قطب آن بقعه است.

موج احوال آن فایز مرتبه نشاط و مسروری شیخ محب الله مانکپوری اول

۱. د: نیمار، عبادت

۲. ج: د: به، عبادت ۳. ج: د: وی را، پیر

۴. الف: طی ندارد

مرید شیخ فضل الله بود آخر از شیخ احمد در اجازت نقشبندیه حظ وافر برداشت و رخصت شده به وطن رفت، از بدسلوکی اهل بلده به خدمت شیخ نوشت او را اجازت اقامت اله آباد داد آنجا مقیم شد و در تربیت صالبان کوشش نموده در سال هزار اربین جهان در گذشت.

موج احوال آن اهل کمال بی گمان **میر محمد خان**^۱ در خلاصه التواریخ می نویسد اصلش تاشکند مقیم اکبر آباد بود، مرید شیخ عبدالحی است^۲ پیش از ترک حضرت میر به مرضی مبتلا شد، پیغامبر^۳ علیه السلام در معامله بدو فرمود ترک دنیا کن چنان کرد صحت یافت آخر از صفای باطن و علو کمال به هر کسی که بقیه آب وضوی خود دادی هر مرض را شفا بخشیدی اکثر در عظیم آباد ماندی.

موج احوال آن مقبول در گاه سرمد **شیخ غلام محمد** پسر شیخ عبدالباقی است که احوالش به لَجَّة سهروردیه به خلفای مولانا اسحاق مرید سید راجو قاتل باید خواست، مرید و خلیفه شیخ احمد سهرندیست، ابتدا عزم حاصل نموده به قصد روزگار سلطان به اکبر آباد در خدمت برادر خود شیخ بدیع الدین که بالا ذکر یافت رفت، بدیع الدین او را به خدمت شیخ احمد سهرندی برد، از يك نگاه آن حقایق آگاه به جمیع مرادات سیر گشته ترك نموده بیعت ساخت و ریاضات پیش گرفت، در تبعیت^۴ شریعت مایل بود، خوارق عادات او ظاهر شده، مریدان پیر بعد انتقال پیر بدو پیوستند و افاده گرفتند، سخت مرتاض بود، شیخ آدم بتوری را نسبت اتحاد بدو بسیار نوشته اند و احیاء موتی ازو نیز به عمل آمده، بسیار اهل بود، هشتم ذی حجه سال هزار و شصت و سه وفات قطب عالم ازین جهان رفته، تاریخ اوست قبر در سهارنپور. شیخ محمد ابوالبقاء مؤلف مرآة جهان نما پسر همین شیخ غلام محمد است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عاشق داب سرمدی **شیخ پیر محمد جنیدی** به زهد و تقوی آراسته به فضل و کمال پیراسته مرید شیخ احمد دیوبندی خلیفه شیخ سهرندی^۵ در

۱. د: محمد 'جان'

۲. د: آن 'پیش'

۳. د: نبی 'پیغمبر'

۴. الف 'بیعت' شریعت

۵. ح: شیخ احمد سهرندی بود در

قصه جنید توابع حصار مشغول بود از مرآة جهان نما.

موج احوال شیخ عبد الوهاب نقشبندی لاهوری اطوار و آثار پسندیده داشت، تا اهل نگرمت مجردانه زیست، پنجاه سال در يك حجره بسر برده نفس گیرا داشت، مردم بسیار از وی فیض گرفتند در سال دهم جلوس اورنگ زیب به عمر هشتاد سالگی در پرده شد قبر در لاهور.

موج احوال آن شیخ المشایخ هدایت عنوان، آن بحر زخار فیض بیکران، آن مطلق العنان در فنای اتصال، آن مقتدای کاملین اهل وصال، آن راسخ در رضا و صیوری قطب عالم حضرت شیخ آدم بنوری کسیت ابو عبدالله است و بنور وطن او بود، اکبر مرید و اعظم خلیفه شیخ احمد سهرندیست از اجله صوفیه اهل اصفیاء و بررگ مشایخ شانی عالی و احوال بلند کیفیت ارجمند در تربیت طالبان بغایت دستی قوی داشت به اندک توجه ساکنان عالم سفلی را به مقام علوی می رسانید چهل خلیفه صاحب کمال و عالی احوال او را بودند بعضی از آنها را احوال بجای خود نوشته می شود. اگر چه قومیت او افغان مشهور است^۱ لیکن افغانی ساکن بنور، گفت وی از نژاد بندگی شیخ اسمعیل فرزند میر سید محمد گیسو دراز است. صاحب خلاصة التواریخ نویسد که ابتداء احوال او پیشه سپه گری داشت نوکری حاکمان می کرد، چون جذبه از جذبات^۲ حق بدو رسید ترك کلی نموده در خدمت شیخ احمد سهرندی پیوست و مرید شد و ریاضات و مجاهدات از روی خلوت و چله نمود تا که فایز به مطلب شد. از رساله نکات الاسرار تصنیف آن حضرت در خلاصة التواریخ آورده که فقیر در واقعه دیده که صحرای است عظیم و آنجا کوهی بس بلند و بر آن قصریست بس رفیع، مردم خیل خیل و گروه گروه قصد آنجا دارند فقیر نیز قصد آنجا کرد نزدیک رسیده دیدم بعضی به دامن کوه و بعضی به پیشانی کوه و اکثری به میخ قلعه و برخی بر در قلعه رسیده اند و در قلعه بند است کسی را یارای اندرون رفتن نیست بهر کیف فقیر اندرون قصر رفت دید

۳ د: 'خدمات' حق

۱ الف: 'آن رايح' ۲ ج: 'مشهور است' ندارد

سرور کائنات علیه افضل الصلوة والتحيات نشسته تلاوت مصحف می فرماید و سه کس را ابنای زمان کمر خدمت بسته بپا استاده اند شامل آنها فقیر نیز استاد، دیدم فقیر و آن سه کس مطلق لباس ندارم مگر بر سر آن سه کس مو است و فقیر از آن هم معزا، چون علیه افضل الصلوة از تلاوت قرآن مفروغ شده بیرون در قصر شده آن سه کس آنجا استاده مانند^۱ و فقیر قرآن^۲ و رحل گرفته عقب آن سرور شد، سورة فاتحه تا آخر مرا تعلیم فرمودند و ابواب جمعی غموض و رموزات و مشابهات و اسرار قرآنی بر دلم کشودند و از ختم کردن قرآن امیر المومنین علی مرتضی را رکابی به رکابی با وجود ابقان و تقن گاهی گاهی خدشه که راه بشریت می شد رفع گشت. در مرآة جهان نما نویسد او علم ظاهر نداشت ابواب علم لدنی بر وی کشوه بودند هیچ عالم و طلبه سبقت به بحث^۳ ازو نمی یافتی، در همانجا نویسد امیری از من درخواست بیعت به خانواده چشتیه نموده و من اجازت آن سلسله را از کدام مشایخ نداشتیم، شب مرا حضرت شیخ فرید خرقه خلافت چشت از دست مبارک خود پوشانیده و به آن طالب فرمود که دامن شیخ آدم از سر اخلاص گیر صبحی آن طالب شادان رسید و مرید شد. همانجا از بزرگی نقل آمده که روزی به جمعه شیخ با اصحاب خود بر دجله بود بایک بار خود آنجا ماند دیگران را به شهر فرستاد که نماز جمعه گذارند و خودش طهارت کرده بر مصلّا نشست و پرید^۴ و بر آسمان رفت، در عرصه یک دو گانه باز بر مصلّا حاضر شد یکی از مریدان آن حضرت روزی به خاطر آورد که کمال من از مرشد من زیاده است فی الحال دست و پایش شل شد حکما به معالجه^۵ او مستعد شدند مرید گفت این جراحه را مرهم مرشد من کار خواهد کرد، به حکم شاهجهان بادشاه در سال هزار و پنجاه به حرمین شریفین رفت به انواع تفضلات و عنایت از جناب پیغمبر علیه السلام مشرف شد، در سیزدهم شوال سال هزار و پنجاه و سه بروز جمعه وفات یافت، وقت نفس اشک از چشم مبارک او جاری بود و بعد قبض روح هم چنان ماند، بزرگی حاضر بود آب چشم او را بخورد و قبر آن حضرت در بقیه نزدیک مزار حضرت عثمان رضی الله

۱ ج: 'ماننده' و فقیر ۲ د: 'مفروغ شد'. ت: 'فقیر قرآن' ندارد ۳ الف: 'بجهت'

۴ د: 'پرید' و ۵ د: 'مبالغه' او

عنه واقع شده آنجا به آدم هند مشهور است 'مدفون به جوار عثمان' تاریخ اوست .

موج احوال شاه سلطان بلیا و شاه مظفر اودهی بسا صاحب کمال و عالی احوال خلفاء شیخ آدم بتوری اند در بیعت^۱ شریعت و طریقت مانند میر سید علیم الله بریلوی بودند^۲ در ریاض الاولیا آرد حافظ حمید الدین بلیا داماد و شاگرد و خلیفه شاه سلطان بلیا بود، بزرگی و ورع بر کمال داشت. در ریاض الاولیا نویسد، شیخ حمید^۳ هندال جتل با کل زئی افغان شاه جهان پوری مرید حافظ حمید الدین بلیا است، موحد و متوحد و منشع و متقی و صاحب صلاح و یکی حاجی عبد الحمید خلیل بکر شیخ اکبر محی الدین عربی و مصنفات او که بود و مکرر است کس نه فهمد که همین شیخ حمید هندال است و حاجی حمید هم آخر این اعتقاد توبه کرده است به روایت شاه مدن فرزند حضرت غوث الاعظم^۴.

موج احوال داننده اسرار معبود شیخ مسعود موطنش غازی پور مرید شیخ آدم بتوری است بسیار با برکت و صاحب کمال بود، روزی لشکری آنجا نزول کرد شخصی به دیدنش رفت و گفت عبدالرحمن خان شاهجهان پوری را که درین^۵ لشکر است بیارند کلمه^۶ الحق آگاه گردانم او یک شب در خلوت با شیخ صحبت داشت تمام مقام فقر بر وی سکشوف گشت باز محتاج خلوة نشد، ریاض الاولیاء. حاجی بهادر^۷ گهاتی نیز اعظم خلیفه شیخ آدم است، بسیار صاحب کمال بود، شیخ عثمان شاهجهان پوری نیز از خلفای آدم شیخ عبد الله گهاتی از فحون عرفاء زمانه و خلفای شیخ آدم بتوری بود.

موج احوال آن فرزند مرتضی و بتول، آن پیرو سنت قدم بقدم رسول، آن سلطان متابعان شریعت غزّاء آن از خلاف قول پیغمبر بالکل مبرا، آن ظاهر و باطن فنا فی رسول الله^۸ اسم با مسمی حضرت میر سید علیم الله مجاهداتی که از آن یگانه

۱. الف: 'بیعت' شریعت ۲ ج: 'بوده'

۳ الف: 'شیخ حمید' ندارد

۴. د: 'موج'. نا. حضرت غوث الاعظم' ندارد

۵. د: 'را که درین' ندارد

۶ ج: 'همه' الحق ۷ الف 'حاجی' ندارد

۸. الف: 'الله': 'ناصن فی الرسول'

زمانه در باب نفرت دنیا و به اتباع طریقه نبویه بظهور آمده بعد از صحابه کرام در دیگر اولیای متاخرین کمتر یافته می شود، ندور و فتوح از آن کس مقبول می داشت که سر مو از شریعت انحراف نداشتی، پس بهم رسیدن چنین لقمه حلال حکم عتقا داشت، تا چهارده سال لقمه حلال دانسته بیشتر اوقات ار^۱ شکار ماهی و اثمار گولر خام^۲ و گوکهر و جوش داده خوردی و در اهل خانه چه عیال و اطفال را نیز همین غذا مقرر بود و از خاصه در تقسیم طعام که مجاهده مرعی داشته از تسویه تقسیم در میان صغیر و کبیر پیر و جوان و عبد و مولا و مقیم و مسافر از عهدی در سلف تا خلف به عمل نه آمده و مردی نگشته^۳ که در مقدار و در اقسام طعام از نفس و کشف اصلا تفاوت به میان نه آوردی چون به مدینه منوره رفت به نهجی که در اتباع سنت نبوی صلی الله علیه و سلم دقیقه ناسرعی نگذاشته به بیعت طریقه صحابه به موجب حدیث نبوی علیکم بسنتی و سنة الحلفاء الراشدین به حدی بجان^۴ کوشیده در بازاری که خلیفه اول امیر المومنین ابی بکر صدیق پارچه می فروختی قدری پارچه بهم رسانیده در آن بازار فروخت و از کوهی که حضرت علی مرتضی رضی الله عنه پشتاره^۵ همزم آوردی از آنجا همیشه آورده به همان بازار فروخت علی هذا القیاس از مشاهده این حال و حرارت او در شرایع سگان اهل مکه و مدینه در حق او می فرمودند و مثل می زدند هذا کابی ذوالفقاری که در نصرت دنیا و^۶ مجاهده نفس زاهد ترین صحابه بوده اند رضی الله تعالی عنه، ابلاغ کمالاتش آنکه سلطان اورنگزیب عالمگیر بادشاه به خواب دید که جنازه پیغمبر علیه السلام داشته است و ارواح مقدسات انبیاء و اولیاء برای نماز^۷ جمع آمده اند چون بیدار شد به تعبیرش متحیر ماند، درویشی بود که او را به جهت بعضی اقوال بی باکانه صوفیانه به طعن الحاد به او می کرد کس را پیش فرستاده تعبیر این خواب خواست، او گفت به شب میر علیم الله که در اتباع سنت قدم بقدم رسول رفت وفات نموده، آن تلویخ را ضبط کردند به تحقیق رسید در همان شب آن حضرت وفات یافت، سمند تیز گام قلم بر قضای صفحه کمالاتش اگر تلذذ یک قلم قلم گردد و ناقه^۸ سبک^۹ خرام

۱. الف. 'از' ندارد ۲. ج. 'گولر' د. 'گولر خام' ندارد ۳. د. 'نگفته' که

۴. د. 'فروخت' کوشیده ۵. د. 'تقرب اسناد' مجاهده ۶. ج. 'نماز جنازه' ندارد

۷. د. 'بیک' خرام

به وادی صفات کراماتش اگر سر براه آرد يك منزل منزل حیرت شود وی عاشق صادق ذات خدا و مجسم شرع مصطفی بوده است. سید علیم الله از نژاد حضرت قطب الدین کرهی بود پدرش از کره در نصیر آباد اقامت کرد آن حضرت سلاح سپه گری در بر داشت چون مشرف بیعت حضرت شیخ آدم بنوری گردید گفت معه اهلیه اقامت مگه دارم پیر فرمود خیر است لیکن در اثنای راه اگر کسی تواضع استقامت تو نماید مقبول دار، به وطن رسید از اهلیه گفت اگر مقدور رفاقت من داری از خویش و قبیله در گذر و کنیز کان را براه خدا آزاد کن، اهلیه گفت همه از من تواند شد اما آسبا گردانی تنها از من نباشد، گفت درین امر من با تو موافقت خواهم نمود و پس تمام متاع خانه براه خدا به محتاجان بخشید و به کمال تجرّد و توکل و جوانمردی از وطن برآمد، چون در بریلی رسید گذارش از پیش حضرت شاه عبد الشکور مجذوب که از اعظم عاشقان الهی بود افتاد، او گفت همین جا تو وطن باید گزید انکار کرد، مرشد تو به توجه فرمود؟ پس بر کمال ولایت و عرفان شاه عبد الشکور قایل شده قبول کرد و مقام اقامت را نشان خواست، او سنگی بدست گرفته بیرون شهر انداخت و گفت جائی که افتاد مقیم شو و پس آن حضرت بر لب جوی سئی^۱ اقامت نمود و گاه جنگلی را سایه ساخته در آن برو ویرانه می گذرانیده، روزی اهلیه اش گفت از کثرت ماران و گرگان در باره اطفال قباح^۲ بنظر می آید فرمود درین مقدمه دعا نموده ام و مستجاب گشته تا قام قیامت ماران و گرگان در^۳ آیین جابه فرزندانم آسیب نخواهند رسانید الآن در آن وادی هیچ فرزند او را این هم و غم رو نداده، چون خواست دختر خود را به کسی نکاح کند از غایت تبعیت سنت به مگه رفت و تحقیق نموده آمد که خاتون قیامت رضی الله عنهارا رسول خدا صلی الله علیه وسلم زیرین مصرعه آسیا به جهیز داده به موجب آن خود هم پرداخت. صاحب احسن القصص می نویسد جهدی که او در امور اجرای شریعت و اعلام اوامر و نواهی بجا آورده زمانه ها است که تحریر قلم یاد ندارد و جهادی که در ریاضات شاقه او بر خود پسندیده ملتتهاست که از آوازه مجاهدان دین بدین منزلت در گوش جهانیان اثری نمی گذارد،

ج. ۳، د: 'در ندارد

۲ د: 'صاحب بنظر

ج. ۱، د: 'سعی اقامت

سرایا خود را در دست امور شریعت گذاشته سر مو تجاوز در احکام شرع بر خود دیگری روا نداشتی، از بی شریعتان آن قدر محترز بودی که هدیه و نیاز ایشان بر خود حرام دانستی بلکه هیچ مسلمانی را روا نداشتی که چیزی ازین چنین کسان به قرص یا هدیه هر چند ضرورت باشد بگیرد مگر از کافران مقدار سه باره اعلام اسلام ملاقات جایز داشتی و طعام از خانه کسانی که سرود می شنودند و ماتم میت بر غیر رسم شریعت که درین دیار رواج می دارند هر گز نخوردی، هر چند که از پرهیز گاران بودی روزی آن حضرت به شاه عبد الشکور پیغام فرستاد که تهاون در نماز از همچو کاهلی باعث تردد و خطر می شود و به پیغامبر آموخته بود که اگر جوابی دهد بحکم تجدد امثال شك بر طرف تواند نمود خواهی گفت که اگر هفتاد هزار جد حق تعالی بر عاشق ارزانی فرماید بر هر جدش علاحه عبادت واجب بلکه فرض عین است چون این معنی در خدمت شیخ عبد الشکور بیان کرده از ذوق آن سخنی وجدی کرد که از دست رفت، کمالات حضرت شاه علیم الله زیاده از اندازه تحریر قیاس است، وفات کرد قبر در بریلی.^۱

موج احوال آن مقتدای^۲ متورعان حضرت محمود خان افغان^۳ از قوم بازید خیل در خرجه شکار پور بود آخر به دهلی شد مرید سید علیم الله بریلی است. در ریاض الاولیاء آرد بغایت صاحب^۴ جذبات و مواهبات پدرش مرید شیخ آدم بنوری^۵ بود و خیلی کمالات داشت و مادرش صالحه عاده تا هفتده سال پرورش پسر بر آن وضع کرد که لقمه مشتبیه به دهن پسر نداده پس گفت اکنون ترا تلاش هادی راه باید پس او سید^۶ ازل در بریلی آمد و به سید علیم الله بیعت نموده مجاهدات کرد و سیر سلوک را تکمیل رسانیده وطن یافته^۷ چون به شاه جهان پور برسید بزرگی از کشف مقام ولایت او^۸ در یافته دختر خود را به زنی او داد در دهلی

۱. د: 'موج احوال شاه سلطان عیاذ شاه مظفر اودهی اینجا آمده است' ۲. د: 'منور' ندارد

۳. د: محمود خان 'آن' ارفوم ۴. د: بغایت 'حاجت' ۵. د: بنوری 'ندارد'

۶. ج: د: 'سعید بزرگی' ۷. ج: وطن یافته 'ندارد': د: رخصت وطن مادر چون به شاه جهان.

۸. ج: 'او' ندارد

از وی دو فرزند بوجود آمدند محمد معصوم و غلام محمد، اولین به فضایل^۱ صوری و معنوی آراسته و دویمی که غلام محمد بود سرمایه عشق و انکسار^۲ و رازدار بزرگوار بر^۳ آمد مردم را بر شرف^۴ کمال او اعتقاد کلی است حضرت محمود خان محمود خاص و عام بود، پنج سال سابق از حادثه شاه نادر که دلی خراب شد تاریخ آمدن اوست وفات کرد.

موج احوال آن رونده راه متین محمدخان ترین ساکن شاه جهان پور، محمد خان ترین ساکن شاه جهان پور مرید سلسله شیخ آدم بتوری در ریاض الاولیاء از اقوال اوست، به مقامی که من رسیده هر کس به آن مقام می رسد در دنیا نمی ماند داخل قافله مردان غیب می شود.

موج احوال آن چار حد شریعت، آن دیوار حرم حقیقت، آن چار عنصر جسم کمال، آن چار مصرعه رباعی جمال، آن چار تفسیر شریعت حضرت احمد، حضرت سید آیت الله و سید محمد هدی و سید ابو حنیفه و سید محمد، چار چمن اولاد سید علیم الله چار سراغ حقیقت الله بوده اند، هر يك در زهد و ورع و اتباع سنت و شرع قدم به قدم والا بزرگوار خود بودند، نوعی تحایف نه وریدند خصوصاً میر سید محمد از همه خورد تر بود و مانند آخرین مصرعه رباعی از علوت تصوف مذاق دیگر داشت، خلاق به مذاحی او می کوشد از عمده اکابر میان محمد صابر خلف سید آیت الله نبیره سید علیم الله است. سخت تارك دنیا بود و اتباع سنت بر روش جد بزرگوارش داشت و سید میر محمد ثنا خلف میر سید محمد هدی رفتار بر طریق بزرگان خود داشت و میر محمد حنا خلف میر محمد ثنا صاحب احوال عالی بود، شعار داشت از انسان و با حیوان هر که به نظرش بیمار یا مجروح آمدی به کلبه خود آوردی و مرمت نمودی بلکه ریم و خون او را از دست خود پاك کردی، يك بار کدام مجذوب که در بیماری شدید در غایط و بول می غلطید به مکان خود

۳. الف: 'آمد'

۲. الف: عشق و 'آهنگ'

۱. د: اولین 'عمل'

۵. ج: 'درست' نمودی

۴. د: 'تصوف' کمال

آورده خدمت نموده، هم چنان در وقت رفتن حج شتری مجروح را مرمت نمود و در مدینه وفات یافت. گویند او را مرض اسهال غالب آمد، دو روز که از حیات باقی ماند از اسهال نجات یافت، پیغمبر صلی الله علیه و سلم به تشریف فرمود که محمد حنا را خدمت کن، شریف آن حضرت را شست و پارچه سفید پوشانید و گفت آنچه تمنا باشد بیان کن، آن حضرت فرمود ما را به حضور روضه مقدس نشانند چنان کردند، کلمه گفتن آغاز کرد و در همان حالت بعد دو روز کلمه گویان روحش پرواز به ملا اعلی نمود. میر محمد ممتاز خلف سید ابوحنیفه در عنفوان ازین جهان رحلت کرد و میان محمد صابر از شیخ محمد صدیق و میان محمد واضح ظاهرا بیعت از شاه ولی الله محدث کرده بسیار بزرگ بوده است.

موج احوال آن ناظر حال جلال و جمال **میان شاه لعل** لعل کان ولایت و کان لعل کرامت بود، احوالش تصدیق حال سید علیم الله می نمود پسرش میان مهدی هادی روزگار بود فوت کرد. پوشیده نماند که این حضرت در ستر کرامت و اظهار خوارق خیلی متمم و مستور الاحوال اند و در خاندان ایشان رسم ملفوظ هرگز نیست. گویند که ملفوظ مشایحان ذیشان و درویشان عالی عنوان ما را^۱ دنیا ترک کرده از دیانت و درایت که خود را بزرگ دانسته ملفوظ سازیم این احوال از مولوی کریم در یافته نو شتم لیکن آنها که درین ورق جمع اند هر یک را شمعی از محفل صاحب شریعت و آفتابی از آسمان^۲ حقیقت بید دانست.

موج احوال حضرت **مولوی فیض الله** مرید میان لال جمال حال خود را در لباس تدریس^۳ مستور داشته تمام شب بخسپیدی سید احمد شاه خلیفه سلاطه سید^۴ برکات مارهره فرمود من او را در شاها آباد دیدم و از هر مو و اعضای او^۵ ذکر اسم ذات جاری بود.

موج احوال آن مستور الحال به زمزمه صوفیان **عبد الله خان** مرید میان شاه

۳-ج: 'تدریس' ندارد

۲ الف: 'از پیمان'

۱-ج: 'ما را' بیاضی

۵ الف: 'او' ندارد

۴-د: 'از سید' ندارد

لال است بسیار مشایخ وقت را دیده رقیق^۱ القلب متشرع نماز گزار، نوکری برای قوت حلال، ریاض الاولیاء نام کتاب در احوال الاولیاء متأخرین نوشته در سرای معالی خان محلات لکهنؤ مقیم بود از مدت نگارنده زخار را تمنای ملاقات و ملاحظه کتاب او بود روری در خوابگاه نیارمند آمد بنده در جواب بود برفت چون بیدار شدم تاسف کردم ساعتی بر نه آمد از ملاقات او بسیار مسرور شدم، ذکر به تلفظ از لسان او جاری بود و این معمار را باز آمدن او به سبب تعلق خاطر من بود که از کشف دریافته بود.

موج احوال آن فایز به بزرگی و درویشی، آن مایل به حفاظت و ستر پوشی، آن مخفی در عشق مستقیم **حضرت شاه عبدالکریم** عرف شریفش بڈی میان است، از باشندگان قصبه چوراس از نژاد شیخ زین الدین خواهرزاده حضرت^۲ شیخ نصیر الدین اودهی چراغ دهلی، بسا مرد صاحب کمال و عالی احوال بود، رسمی دانش از حضرت مولوی حقانی از قطبی تاهدایه خوانده و به سبب اتباع سنت حضرت مولوی او را بسیار دوست داشتی، در طریقت بیعت از حضرت میان لعل نبیره میر سید علیم الله بریلی دارد، قدم به قدم پیران خود در اصول و فروع طریقه نقشبندیه بوده است و چندان ستر به احوال خود داشت که کس را وقوف به احوالش^۳ نه بود.

موج احوال **شاه ناٹ شاه آبادی** نیز درین سلسله است، بسیار بزرگ بود در هر مسجد که در آمدی شکست ریخت را مرمت نمودی و فرش بوریا گسترانیدی و به آب وضو کردی و ناٹ در برداشتی.

موج احوال کامل لا کلام **حضرت مولوی عبد السلام** مرید حافظ عبد الغفور است که پیشوای نقشبندی بود و حضرت موسی نقشبندی کوت بنی بدو نوشت که وبا و طاعون در عالم پیدا شد عالم تلف می شود من باشما هر دو کس یکی اگر جان خود نثار خلق نماید عالم محفوظ می ماند حافظ جواب نوشت من

۱. الف: رقیق القلب

۲. الف: حضرت ندارد

۳. الف: به ذاتش نه

حال^۱ خود نثار نمودم بعد نماز عشا کلمه حق بر زبان رانده جان بحق شد، طاعون در عالم موقوف شد و مولوی عبد السلام از قوم مغل بود، عالم علوم سیاحت بسیار کرده به هراقلیم گردیده به کشمیر رفت ابوالبرکات خان ناظم آنجا از اسپ در افتاد استخوان دست او بشکست هر چند معالجه کردند راست نآمد خشک شد، از دعای آن حضرت دست امیر به صورت اصلی آمد، امیر^۲ از بس اعتقاد آن حضرت را مقیم در^۳ کشمیر گردانید و قریات مصارف خاتقه معین ساخت بقیه عمر به جود و احسان و خدمت مسافران به طاعت و عبادت گزرانیده در پرده شد، خوارق ازو بیان می نماید.

موج احوال آن بزرگ عالی شان آن مشاهدۀ انوار حضرت رحمان، آن مجاهد دین و کامل ولی، افضل العصر حضرت سید شاه امید علی از محققان روزگار متشع کرامت شعار متوطن ردولی است، مرید و خلیفۀ حضرت شیخ آدم بنوری است، کمالاتش انتهای ندارد، در سفر حج روزی در ویرانه صحرای شام اوقتاد و خادمانش به خاطر آوردند که امروز فقه شد بر خطرۀ شان مطلع شده فرمود که چه چیز خواهید خورد، گفتند هر چه خدا دهد، فرمود شیر و برنج اولی است ساعتی بر نه آمد که شخصی شیر و برنج آورده او همه را سیر خوراند، چون ازو مردم تفحص کردند که این قدر رحم درین ویرانه بر وقت شب به حال درویشان از چه سبب؟ گفت ماده گاوی داشتم گم شده بود از دور شماها را دیده نیت کردم که اگر ماده گاوی را بیابم شیر امروزه را دعوت درویشان کنم، چند گام رفته ماده گاوی را یافتم و نیت می آوردم^۴ کمالات او از آن بیشتر است که به قید قلم آید^۵ قریب صد سال سن شریفش رسیده به تاریخ نهم جمادی الاول سنه یک هزار یک صد و هشت هجری مقدس به جوار قرب مطلق پیوست، در ردولی به گنبد مدفون است، رحمه الله علیه. شاه غلام ردولی آدم خلیفۀ آن جناب است، سلطان صاحب کسب و ریاضت بود سخنان تصوف و توحید بسیر فرمودی، شاه عبد الرزاق و

۳. ج: د: آن حضرت را در مقیم کشمیر

۱. ج: د: جان خود ۲. ج: امرا از

۴. ج: د: نیت را بجا آوردم ۵. د: قلم آمد

شاه نصر الله امیتهوی اکثر اجازت و بیت ازو یافته در تربیت طالبان قوت مخصوص داشت، بسیار بزرگ عالیشان بود، شاه لطف الله ردولی هم اعظم خلیفه آن حضرت است، کمالات ظاهر و باطن داشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن محیط دایره من لدن، آن اسرار پرده کن، آن در بحر استغراق دایم به غواصی حضرت شیخ عبد النبی سنام چوراسی، مرید حضرت شیخ آدم بنوری است و بعضی گویند مرید شیخ طاهر حجام وی مرید شیخ سلطان که روضه ایشان در دهلی متصل حجره شاه کراس است. در ریاض الاولیاء آرد که نام پیر شیخ عبد.....^۱ شاه موسی حلاق بود که بیعت از شیخ آدم بنوری بسیار بزرگ بود و حلاقی بکسب او بود بلکه براه خدا سر مردم می تراشید و حاجی امان الله از سفر مکه به سمت بیت المقدس رفت در حوالی آن به صحرای شیخ زید نام مرتاض کلبه داشت، سخت صاحب کرامت بود مسافری را در ساعت اطعمه لذیذ^۲ و گرم به کثرت تمام از خانه خود دادی و این خرق او بود و خود بعد شش ماه افطار کردی درین قافله کسی هندی لاهوری هم آمده، شخصی گفت من^۳ لاهوری پس او ثنای شیخ عبد النبی شروع کرد و بشارت می کردند عبد النبی از اعظم خلفای حضرت شیخ آدم بنوری است از اولیاء عظیم القدر و برفلک هدایت مثابه بدر و بر مسند ارشاد صدر بود، از قوم کهنتری بوده است، از علوم چه فارسی و عربی و هندی نوعی بهره نداشت از فیض قدرت الهی و پرتوی جناب حضرت رسالت پناهی ابواب علوم نامتناهی بروی کشاده بودند، غوامض و معانی کتب حقیقت و معانی را شروح لایقه نوشته که مردم از ادراک آن عاجز و مقصر چنانچه شرح فصوص الحکم تصنیف حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سره به احسن طریق نوشته و نکات اولیاء سلف را که کاملاً ملّت از تاویل آن عاجز بودند تصریح فرمود، صحافی از مریدان مرشدزاده او گفت شیخ عبد النبی چون به سنّ تمیز رسید شوق اسلام و اراده خدا طلبی و خاطر به غلبه داشت همدران ایام شاه

۱. الف، ج ۲: 'جای خلی است' ۲. د: 'شوند' و گرم ۳. ج، د: 'گفت منم'

عبد الوهّاب قادری وارد آنجا گشت بر دست او اسلام آورد^۱ اخذ فوائد قادریه سلسله نموده مجاهده^۲ نمود صاحب مشاهده گشت پس شاه عبد الوهّاب سایر نعمات که داشت^۳ بدو ایثار نموده ولایت خدمت شاه عبد الله سلطانپوری فرموده مسافر گشت. شاه عبد الله مرید حاجی شریف شاهابادی سرهندی وی خلیفه شیخ آدم بنوری بود، چون شیخ عبد النبی به خدمت شاه عبد الله رفت فیضها به سلسله نقشبندیه به فراوان نعمت حاصل ساخت، چون شاه عبد الله^۴ قصد مکه نمود، شیخ محمد طاهر عالم پوری خلیفه خود را سایر نعمت و اجازت تلقین طالبان کرد شیخ را نیز بدو سپرد، او بوجه احسن در تربیت شیخ مقید شده به مرتبه تکمیل رسانید، شاه شهریار لاهوری مرید و خلیفه به استحقاق عبد النبی^۵ است در مراتب حالات و علو کمالات بس رتبه عالی داشت، عبد الصمد خان و ذکریا خان و حالی خان امیران و ناظمین لاهور^۶ مرید او بوده اند. شاه علام رسول پیکوالی که در دوآبه حالدهر متصل^۷ آرثر مانده است نیز خلیفه اوست، صاحب^۸ کمال بود علما و فضیلائی وقت به خدمتش رسیدند، بی تامل از مشاهده جمال حال او بیعت نمودند و معبد می شدند امروز که سال يك هزار دو صد و پنج هجری است به مسند ارشاد و تلقین صدر است. حضرت شیخ بهره یاب خلف و خلیفه شیخ شهریار است، در کمالات صوری و معنوی قدم بقدم پدر بزرگوار خود بود به عزم حج که مسافر شد به شکارپور توابع سند رسید آنجا خدمت حاجی فقیر الله مدرّس محقق مشایخ دیشان عالی عنوان که به تربیت طالبان قوت مخصوص و در بیان تصوّف مشابه فصوص بود دریافت، او گفت يك هزار جلد کتاب تصوّف پیش خود موجود دارم اگر بست هزار جلد دیگر بهم رسد به هدیه آن همت می گمارم، شیخ رساله مکتوب شیخ عبد النبی با خود داشت پیش وی نهاده بعد مطالعه فرمود چندین کلام اولیا در کتب خواندم مذاق این غذا چاشنی دیگر^۹ دارد خادمان^{۱۰} آن

۱. ج: اسلام آورده و اخذ ۲. ح: مجاهد نمود ۳. د: نعمات در شب بدو

۴. د: رفت فیضها تا عبد الله ندارد ۵. د: شاه عبد النبی

۶. الف: لاهوری ۷. الف: متصل ندارد ۸. الف: بغایت کمال

۹. د: چاشنی ذکر ۱۰. الف: باحسان

رساله قبول نمود شیخ^۱ بهره یاب معاودت در مگه نمود که در ملک سبند بودند یاری رسید انتقال کرد، رحمة الله علیه و در تربیت طالبان و ارشاد مریدان نظیر خود نداشت عجایب حکایات و غرایب خوارق عادات از وی منقول است، درویشی بخدمتش نوشت که فلانی^۲ از اولیا سلف فرموده که من از حق تعالی دو سال خورد سال ام این کلمه چه معنی دارد؟ اولاً از اخلاق درویشی کم رویی^۳ خود انکار نمود چون از اصرار از حد زیاده گذشت جواب نوشت که اسرار کاملین را کاملان دانند اما بلی آنکه هر سوالی را جوابی در خور است به فهم ناقص فقیر می رسد که در همه صفات حقیقی حضرت باری حلّ اسمیه بنده را در راه فنا محازا حصه می رسد که به ظاهر آنرا شرکت حقیقی و مجازی تعبیر توان کرد مگر در دو اسم که آن مختص به ذات باری اند و عبد را از آن بهره نیست یکی قدم و دویم بقا که حق سبحانه و تعالی قدیم است و باقی ایست و بنده حادث و فانی، پس دو سال کتابت ازین صفت خواهد والله اعلم بالصواب. محمد ذاکر نیرۀ شاه عبد النبی به دختر اعز خان امیر صاحب که نسبت تربیت از قطب الاسلام داشت کد خدا بودند، تاریخ وفاتش دیده نشد.

موج احوال آن واصل بی فصل و دوری حضرت شیخ بایزید قصوری در
مرآة جهان نما آرد از مریدان شیخ آدم بنوری است، در ترك و تجرید موصوف از غایت بی تعلقی در کوچه و بازار گشتی و سر و پا برهنه ماندی و از معروف و نهی منکر خود را معذور نمی داشت، در دهلی مواعظ و نصیحت بسیار کرد، از بادشاه شفلارش محتاجین نموده کامیاب می ساخت، در سال هزار و نود فوت کرد، مزار در دهلی.

موج احوال آن درویش مقام عالی شاه عبد الله کوهانی مرید شیخ آدم بنوری است. در مرآة جهان نما آرد به ورع و تقوی آراستگی داشت، او را مریدان بسیار بوده اند از سلوک و گذاشته بودند، اورنگ زیب سلطان به نسبت و خیلی محبت داشت، رحمة الله علیه.

د. ۱: هیچ بهره یاب

د. ۲: که ملافی

د. ۳: ردی خود

موج احوال آن مرجع سلاطین با کرامت، آن منبع ریاضات و عبادت، آن مقتدای ایناریان دهر، آن افضل و اکبران عصر، آن خلافت نگشته یک سر مو، رئیس المشاهدین **حضرت شاه بلزید الله هو** در احسن القصص نویسد از خلفای عالیشان شیخ آدم بتوری است، در ابتدای هر کار و هر عزم و هر جهد لفظ الله هو بر زبانش همیشه جاری بود و ترك و تجرید به مرتبه داشت به غایت مغلوب الاحوال^۱ بود هر گاه که کلمه الله هو بر آمدی از حضار چه امیر و فقیر و سلطان در سفر و حضر درخواست لفظ الله هو از زبانش بر آمدی و قسمت می کرد، در خویش و بیگانه و مسلم و کافر فرق نمی فرمود و سوال هیچ کس رد نمی کرد به حدی که دستار و حامه و پاجامه اگر به بخشش می رفت بر لنگی اکتفا نمود^۲ و اگر آن راهم سایی می رسید به وی داده در آب تا کمر در آمدی آن گاه بی خواست او لنگی یا چادری کسی اگر می آورد بسته از آن آب بر می آمد گوئید ناجری^۳ میوه چند هزار در دهلی آورده بود به سبب نارسیدن خریداران از آن میوه در چند گاه قریب ریختن رسید تاجر این معنی به طریق شکوه بخت خود به خدمت شیخ اظهار نمود، شیخ گریان شده^۴ گفت اگر تو گل بر خدا کرده همه میوه به فقرا و حاضران این مجلس بدهی اگر از جای بهایش بهم خواهد رسید بتو رسانیده خواهد شد، تاجر قبول نموده تمام میوه به نظر شیخ گذرانیده، شیخ در همان ساعت تمام میوه به هر حاضر قسمت نمود، همان روز دختر سلطان اورنگ زیب برین معنی اطلاع یافته از تقد مقدار بهایش به نذر شیخ فرستاد شیخ تسلیم تاجر نمود. معمول داشت هر زن که به شوهری او راضی شدی سرش تراشیدی به خانه خود جای دادی و هر يك را خبر گرفتی و ار مقدمات زن و شوهری کلری نداشت، بعد هر هفته درویشان شهر را به عارت گری به خانه خود دعوت نمودی و به زن ها فرمودی که در مکان بیت الخلا رفته مستور شوند، فقرا در آمده تمام خانه را عارت کرده می بردند، همان روز خدا از آن زیاده می رسانید، کمالاتش و تصرفاتش زیاده از حوصله تحریر است، نهم جمادی الاول در يك هزار یازده هجری وفات فرمود، مزارش در دهلی

۱: ح: 'مغلوب الحل' بود

۲: ح: د: 'می' نمود

۳: ح: 'چیزی' میوه

۴: ح: 'رسیده' بود

۵: د: 'شده' ندارد

‘صاحب شریعت’ تاریخ اوست.

موج احوال آن مورد مقام لی مع الله حضرت سید عبد الله اکمل ترین مریدان و خلیفه شیخ بازید الله هواست، تصرفات ظاهره و خوارق باهره داشت.

موج احوال آن همی عرش آشیان، آن عنقای بلند پرواز لا مکان، آن مظهر شان مقلوب القلوبی، آن مریدان ‘مظهر معاملات ستر عیوبی’، آن در متاخرین نقشبندیه به وادی زمزمه منادی ‘قطب الاقالیم حضرت میر ابو العلی اکبر آبادی بن میر ابوالوہاب بن عبدالسلام بن عبد الملك بن عبد الباسط بن میر تقی الدین کرمانی که به بست و هشت واسطه نسبش به حضرت امام حسین صلوٰۃ الله علیه می پیوند و جد مادری میر ابو العلی خواجه عبد الله احرار است و در خانواده نقشبندیه بیعت از سید عبد الله عم خود دارد که به این واسطه به حضرت خواجه احرار منتهی می شود. سید عبد الله از خال خود خواجه محمد یحیی وی از عم خود خواجه عبد الحق ملقب به خواجه محی الدین، وی از خواجه عبد الله احرار فیض مدام و عنایت لا کلام از روح حضرت خواجه بزرگ معین الحق چشتی داشت، میل سرود و سماع به حسب اجازت آنجا بود چنانچه الآن متابعتش فاعل این کار اند، آن حضرت از اکابران دین و عاشقان رب العالمین سالار قافله صوفیه اهل صفا، پیشوای اهل تواجد و سماع، شانی عظیم و حالی قوی و برکات خاص و حالات اختصاص اخص الحواص ربّانی داشت، صحبتش در حق طالبان حکم کبریت احمر داشتی و تصرف بر قلوب قسمی که او را دست داده به احوال دیگری کمتر شنیده می شود. روزی به راه می رفت فیل مست آن پیش در رسید در باب احتراز هر چند مبالغه نمودند شنوا نشد چون نزدیک رسید نگاهی بر او انداخت فی الحال فیل مست به رقص در آمد بعد هفت روز که افاقه نموده آن لذت و شوق او یاد نموده سر خود را بر زمین زده و جان

۱ ج. د: ‘مریدان’ ندارد

۲ الف: ‘مرتبہ میادی’

۳ ج: ‘کمتر’ مشاهده

۵ ج: ‘و’ ندارد

۴ ج: ‘فیل’ ندارد

بداد. در ملفوظ آن حضرت نویسد که جدّش میر عبد السلام از سمرقند به هند افتاد در سرای مزبله متصل دهلی اقامت گزید^۱ مولد آن حضرت آنجا واقع شد. میر عبد السلام به زیارت حرمین رفت فایز مطلب شده همانجا انتقال نمود و مدفون شد و میر ابو الوفا^۲ پسرش در حضور پدر در فتح پور سیکری انتقال نمود، نعشش را به دهلی آورده به مدرسه متصل لعل دروازه مدفون کردند. پس آن حضرت در خدمت میر محمد فیضی جد مادری خود پرورش و تربیت یافته^۳ در منصبداران سلطانی به اعزاز تمام نوکر گشته متعینه راجه مان سَنگهه صوبه دار بنگاله شد، چون محمد فیضی^۴ در بنگاله به قلعه داری بردوان به درجه شهادت رسید به سایر مناصبات و تعلّقات و دنیا داری شهید را به آن حضرت راجه معین ساخت ناگاه آن حضرت سه کس بزرگ را به خواب دید فرمودند که وضع خود را بگزار و طریق ما پیش گیر و غم روزی مخور بعد از آن يك کس سر آن حضرت تراشیده دیگری قمیص خود را بدو پوشانید، چون بیدار شد شورش^۵ عشق بر خاطر شریفش غالب آمد سر خود را تراشیده و قمیصی دوخته پوشید، راجه هر چند درین امر مبالغه نمود منظور نه فرمود آخر راجه گفت مرا مهم در پیش است و شما فرزند شیر بیشه لاقتا از شجاعت بس بعید است اندکی این سخن بر خاطرش گران آمد تا انقراغ آن جنگ ملحق لشکر ماند فاما لباس درویشی را تغییر نه نمود معلوم شد که آن سه کس که به خواب نظر آمدند حضرت علی و حسنین بودند رضی الله عنهم، سپس سایر اسباب و اموال به تاراج داده و به قدم در آمد و به ریاضت در^۶ کوشید و به اجمیر رفت و به روح حضرت خواجه معین الدین خیلی مناسبت بهم رسانید و به انواع افضال مشرف شد و به موجب اجازت آن جناب معرفت خادمان خرّقه یافت پس به اکبر آباد آمد و بر مسند هدایت نشست و عالمی به وی تولا نمود و استفاده یافت و سلاطین وقت روی نیاز آوردند. کمالات و خوارق عادات آن حضرت لا حد ولا تحصی. در ملفوظ نوشته یافتیم لیکن کدام خرق ازین زیاده تر

۱. الف: اقامت گزید^۱ ۲. الف: میر ابو وفا^۲ ۳. ج: تربیت شده^۳
 ۴. د: محمد خیلی^۴ ۵. د: شورش عشق^۵ ۶. ج: ریاضت کوشید^۶

خواهد بود که مثل حضرت میر سید محمد کالی میرید حضرت جمال اولیاء با وصف چندین کمالات که رسیده بود مردم ایشان را قطب وقت می دانستند از خدمت آن حضرت فیض و تلقین یافت از^۱ همه در گذشت طریقه ایشان را شعار خود ساخت به تاریخ نهم صفر رور سه شنبه سال يك هزار و شصت و يك هجری به ملاء اعلی شتافت، مزارش^۲ در اکبر آباد حاجت روای خلایق آنجا است و پسرش میر فیض الله بزرگ و بزرگزاده صاحب^۳ سجاده پدر و پسرش میر نور الله بعد^۴ پدر قایم مقام جد شد و خلفای آن جناب خوب خوب بوده اند چنانچه میر عبدالماحد از اهل^۵ میردان اوست صاحب ذوق و سکر و حالات و سرعلاء الدین برادر زاده آن حضرت و مولانا ولی محمد و باقی بیگ و صوفی علی قلی و میان لها^۶ خان که موسوم لعل محمد شد خیلی صاحب برکات و تصرفات بودند مسکن و مدفن او کوت قاسم در ملک^۷ میوات اوست. میر شاه محمد و میر سید اشرف^۸ حواجه حمیل بدخشانی و حکیم بایزید و سید صدر الدین معروف به سید لعل و شیخ محمد صالح اورنگ آبادی و شیخ یزید^۹ دریا آبادی و مرزا محمد مراد مرتضی خانی و مرزا محمد سعید و شیخ سید و مرزا عبد الله بیگ و شیخ ولی محمد و شیخ رحمان و شیخ رحمانی و شیخ بدرالاسلام و علی رضا بیگ و شیخ عبدالحکیم و قربان بیگ و شیخ دوست محمد و حافظ بلال^{۱۰} و سید اسمعیل و غیره بسیار اند که هر يك صاحب ذوق و عشق و حالات و ریاضات و بعضی صاحب خوارق و عادات بوده اند، رحمة الله علیهم اجمعین.

موج احوال آن جامع علوم، آن واقف اسرار غیر مفهوم، آن عاشق الله ربی، عارف کامل سید مریدی از سادات عالی درجات بلگرام است، نسبت بیعت او به چند واسطه به میر سید ابوالعلی اکبر آبادی می رسد، از ممتازان اشرف و اعلی این

۱. ج: یافت و اضافه	۲. د: مزار شریفش در	۳. ج: صاحب ندارد
۴. الف: بعد ندارد	۵. الف: لاؤ خان	۶. الف: در ملک ندارد
۷. د: سید المشرف	۸. ج: شیخ بایزید	
۹. د: حافظ بلال		

طایفه بسا شانی رفیع و حالی قوی داشت. صاحب مآثر الکرام نویسد صاحب شمایل و لطف خصائل حافظ کلام مجید کتب مختصرات^۱ تا حاشیه علامه دوانی بر تهذیب المنطق نزد سید اسمعیل بلگرامی خوانده بعد از آن از شیخ یسین فتوحی تلمذ نموده آحرار ملاً ابوالواعظ هر گامی فراغ نمود، بعد از آن در سلسله میر ابوالعلی اکبر آبادی نقشبندی بیعت نموده طریق مجاهده پیش گرفت و به اندک فرصت صاحب مشاهده گشت، به تقریبی در مارهره وارد شد از آنجا به اترولی تشریف برد، شیخ محمد عاقل خیر مقدم حضرت سید یافته استقبال کرد و به ادب و نیاز تمام ایشان را به منزل خود برد و دستار خود را در صحن خانه گسترده که قدم مبارک برو دستار گذاشته راه طی فرمایند، چون اصرار از حد گذرانید سید ملتزم قرین قبول ساخت. روزی در اثنای صحبت با شیخ محمد عاقل فرمود استماع افتاده که توجه شما بسیار موثر است حالت بیخودی می آرد در علوم ظاهری آنچه دست^۲ مایه ما بود از شما دریغ نداشتم^۳ الحال شما را می باید که توجه باطنی خود را از من دریغ نفرمایند، شیخ به پاس ادب استادی در مقام اعتذار در آمد میر مبالغه بسیار نمود شیخ امتثال امر نموده مراقب نشست میر را معلوم شد اگر به دفع نمی پردازم توجه او موثر می افتد متوجه دفع گردید، شیخ سر بر آورد و تبسم کرد و گفت من اوّل عجز خود به عرض رسانیدم به تاریخ چهاردهم شعبان روز دو شنبه سه يك هزار يك صد و هفتده هجریه مقدسه جهان فانی را وداع نمود.

موج احوال آن به عشق و معشوق واله حضرت شیخ محمد صالح، وی مشهور اورنگ نشینی است میر ابوالعلی اکبر آبادی بود، در تصرفات قوت مخصوص داشت، وقتی بر دجله نشست بود ماهی بزرگ برجست مردی در حضّران تمنای آن ماهی نمود شیخ تصرفی کرد که ماهی از آب جست نموده پیش آن متمناً افتاد، وقتی در مجلس سرود تصرفی نمود تا سه روز هیچ کس را افاته رو نداد، حافظ جمال در سلسله شاه ابو العلی بود به ترجیح اعتقاد خاص و عام گشت.

۱. الف: 'مختصرات' ندارد

۲. د: 'دست' ندارد

۳. الف: 'دریغ' داشتیم

موج احوال آن عظیم الشان فی الکشف و عرفان، آن حلیل القدر درگاه حضرت رحمان، آن در فهم رموزات فنای توحید صاحب بهره، افضل الزمان حضرت **سید برکت الله** ساکن مارهره، از عاشقان سرشار و مشتاقان بی اختیار در فنای توحید مرتبه رفع داشت و تمام عمر حلاف اصلاح طایفه علیه قدم نزد، به غایت معظم و مکرم بود. در بیاض الاولیاء^۱ نویسد از اولاد امجاد میر سید عبد الجلیل بن میر سید عبد الواحد بلگرامی است، صاحب کمال از بزرگان عالیشان حالی قوی و احوالی دل پسند داشت، از اجله مشایخان بود، در خانواده چشتیه مرید و خلیفه حضرت سید مرتبی است و خرقة خلافت از شاه فضل الله عرف شاه حبوب بن میر سید احمد کاشفی داشت و تربیت در سلوک از سید لطف الله معروف به شاه^۲ لدها بلگرامی هم یافته. صاحب مآثر الکرام نویسد شاهبازیست که آشیانش سمدرة المنتهی و یگانه تازیست که میدانش شمشعنة ولایت از جبینش پیدا شد، جبروت فقر^۳ از ناصیه اش هویدا، مدّة العمر بر آستان خالق گذاشت و قدم بر در امیر و مخلوقی نفرمود، اسیر و فقیر فرش آستانش بودند و گوی سعادت عرصه علوی و سفلی می ربودند. صاحب بیاض الاولیاء نویسد وی منبع برکات و مورد تجلیات عالیات بود، شرایف حالات و عظیم صفات او از آن زیاده است که در دایرة تحریر و حوصله تقریر گنجایش نماید، به فررندان خود وصیت نامه^۴ به وقت وفات نوشت از آن کیفیت مذاق او در یافت می شود که بچه مرتبه بود؟ آن اینست آل محمد و نجات الله سلمهما الله و ابقی هما سلامت باشند این چند نصیحت نوشته شده بر آن عمل نمایند و این رساله را همراه با خود دارند باید که مشغول به یاد الهی باشند و به کتب فقه و سلوک الفت نمایند و از مقام خودها جنبش نکنند و به خانه مخلوق و مردم دنیا نروند و به زیارت قبور و به دیدن عالمی که ولی داشته باشد با آنکه ظاهر او به دین و دیانت آراسته باشد البته البته روند و دیدن او را سعادت کونین دانند و به هیچ کاری و مطلبی به حاکمی و به کسی رجوع نکنند که سازنده کارها کارساز اوست و حسبه لله برای کار خلق با هر کس تملق و لجاجت نمایند که ثواب

۳. الف: 'مروت' از

۲. ح: 'نه شاه ندارد'

۱. ح: 'ریاض الاولیا'

۴. الف: 'نامه' ندارد

است. روزی حاکمی با این عاجز برای کاری مخالفت کرد در گذر کردم اکثر عزیزان به او ملتجی شدند قبول نکرد و گفت اگر فلانی^۱ درین مقدمه سرا رقعہ نویسد ازین کار و از آن کار بگذرم، این همه عزیزان به این محتاج الله تقاضای رقعۀ نوشتن به کد و جهد پیش کردند لاچار شده این بیت نوشته فرستادم، بیت:

آن که رخسار ترارنگ گل نسرين داد صبر و آرام تواند بمن مسکین داد
خواند و باز آمد و موافقت نمود بهر حال در یاد او باشد و بر آن فقر والله ولا تقنطرا
من رحمة الله والتوکل علی الله بر دل و جان و زبان جاری دارند و طریقه ظاهر با اسلوب
لآزد ولا کد^۲ پیش سازند و شعار دین را به قید و تکلف هر چه کرده اند دریغ نکنند
جاهدوا فی سبیل الله آری جهاد اکبر همین است که خود را آرام ندهند تا که آرام
نمایند، محاربه با نفس کنند و به محکمه رجوع نشوند و بر خلق هر گز هر گر
اعتماد نکنند و بدین ها محتاج نشوند، ابیات:

باغ مرا چه حاجت سرو صنوبر است شمشاد خانه بردم از که کمتر است
نصیحتی کنمت یاد گیر و در عمل آر که این حدیث ز پیر طریقتم یاد است
مجو درستی^۳ عهد زمانه سست نهاد که این عجزه عروس هزار داماد است
المقصود علم و عمل پیش گیرند و بر آن معذور نشوند و از روی آنکه چشم گریان و
دل بریان و عمل خالص و اجابت دعا و رفاقت درویشان و مسکن مسجد و آه
دردناک و اخفای حال از مدد الهی و از فیض عالم پناهی میسر شود آمین ربّنا، به
تاریخ دهم روز عاشوره سته يك هزار يك صد و چهل و دو جان به مشاهده دادار
تسلیم نمود. غلام علی آزاد در تاریخش گفته، ابیات^۴:

سید کامل روشن دل و صاحب یرکات چون ازین دار فنا رفت بحق یافت وصال
کرد آزاد رقم سال وفاتش بدو طور یوم عاشور هزار و صد هم چهل و دو سال

موج احوال آن دو سرو آزاد گلشن تو گل، آن دو کلمه برقع احتیاج خلق
منفع، آن دو ناقه ختن رسول الله، سید آل محمد و میر سید نجات الله معروف به

۲. د: 'درستیش' عهد

۲. الف: 'لآزد کد'

۱ الف اگر 'خلاق'

۴ ح: 'قطعه'، الف: 'تاریخ'

شاه میان است، هر يك به صفات رضيه و شمایل مرضيه موصوف بودند و به موجب وصيت پدر نامدار خود تمام عمرهای خود^۱ را هر يك جنس حقوق ارشادش را بجا آورده زندگانی نمودند، مرد ممتاز و مرتاض بوده اند کما ينبغي حقوق سجادگی پدر خود را از متابعت صور و معنوی بجا آورده به جوار رحمت حق پیوستند انا لله و انا اليه راجعون الآن ازین^۲ در اولاد این^۳ هر دو بزرگان طریقه سلاسل بیعت و جانشینی و اکتساب و ریاضات جاریست زاد الله بفضلہ، آل محمد در پانزدهم رمضان و سید نجات الله بست و نهم شوال وفات یافت.

موج احوال آن عامل لارد ولا کد، آن مشرف کمالات لاحد، آن کشته غشوه و غمزه، سلطان المعشوقین **حضرت شاه حمزه** سرمایه معارف و بلند پایه تعارف، عاشق با صفا محب با وفا، مجاهد کامل مشاهد مشاغل، در تصوف رتبه ارجمند داشت خلف و خلیفه حضرت سید آل محمد سجاد نشین سید برکات است. درین خاندان معمول است که در هر وقت تقرّر خلافت و اجارت تازه از فرزندان میر سید محمد کالی می گیرند آن حضرت در ستر احوال و استقامت قدم به قدم جد^۴ و پدر خود بود بزرگیها کمال داشت خوارق ازو سر زده اند، در ستر کرامت به نسبت اجدا د زیاد عامل بود، چهاردهم محرم يك هزار و يك صد و نود و هشت وفات یافت.

موج احوال آن سید مقدس حالات، آن در تصوف عالی درجات، آن مستور الحال به اسرار سرمد، **حضرت سید آل احمد** خلف و خلیفه حضرت شاه حمزه است و سجاد نشین جد خود بود. در تصوف و طریق مجاهده و استقامت تواضع و ایثار قدم به قدم جد و پدر بود، ستر احوال بر خود لازم داشت، خوارق ایشان نگارنده زخار بریک کلمه اکتفا نموده که کدام کمال ازین زیاده تر باشد که مثل سید احمد شاه که ذکرش می آید مرید و خلیفه داشت و مع هذا ابراهیم بیگ عزم سفر نموده تفاعل خواست، آن حضرت اجازت کرد که مضایقه نیست فاما این سفر

۵. الف: 'این' ندارد

۲ ج: 'د' ازین' ندارد

۱ ج: 'د' خود 'هائی'

۴ ج: 'جد' ندارد

بازی طفلان است هم چنان واقع شد، از منازل دور که همراهی لشکر گذاشت و قصد مارهره نمود و برای اسپان او که خوب بودند قطع طریقان خیل خیل و گروه گروه کمین کردند، چون او بر جمن رسیده منتظر کشتی شد و خوف دزدان داشت آن حضرت از کناره دیگر خود را به ابراهیم بیگ نمود و اشاره عبور کرد، فی الحال کشتی رسید، او عبور کرده به سلامت در حضور رسید، وقت تحریر اوقات بصدر حیات.

موج احوال آن سید السادات، آن ذخیره برکات سید برکات، آن از عارفان اسرار اله حضرت سید احمد شاه از سادات شاه جهان پور مرید و خلیفه سید آل احمد است، صاحب الحال عرفان و غرائب کشف بود و به منزل نگارنده زخار به تقریبی تشریف آورده مقیم شد، از تمایش کمالاتش تصریح علو درجات پیران ایشان مشاهده گشت، سخت متعبد بود پیوسته در حجره بسته می داشت، شب و روز به مشغولیه گذرانیدی از بعضی مکاشفات که اکثر درویشان که به احوال نگارنده زخار اشاره کرده بودند آن حضرت آن مقدمات را از کشف دریافته بیان ساخت، قایل کمال کمال او شدم حکایات رفعت شان درویشی او بسی بلند است این مختصر^۱ گنجایش ندارد.

موج احوال آن ذخیره تواجد شوق، آن وتیره عشق مافوق، آن سرگروه طایفه و داد حضرت شاه فرهاد از قوم مغل است مرید و خلیفه دوست محمد خلیفه حضرت میر ابو العلی اکبر آبادی است. در عشق و صفا و قوت باطن و تصرف بر قلب حاضران حلقه خیلی موثر داشت، خوب خوب مردم از فیض آن صاحب کمال به پایه تکمیل رسیدند، کشف به عایت قوی داشت مردم به نسبت او اعتقاد واثق داشتند، مایل سرود و سماع بود به ضابطه این سلسله، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صندوق علوم صوری و معنوی، آن درج معاملات اسرار یقین حضرت مولوی برهان الدین خلیفه شاه فرهاد است، او مرید به دلاورخان میواتی

۱. الف. 'مختصر' ندارد

مرید میر ابوالعلی عجیب بزرگی داشت مردم شیفته اخلاق او بودند، کسب و ریاضت بی شمول کرده به پایه تکمیل رسیده مردم دهلی بدو مطیع به اعتقاد بودند، بسیاری مردم را فیض رسانید، از اشرف مجاهدان بود، کمالاتش زاید از حصر تحریر است.

موج احوال آن صاحب کشف قوی، آن خدیو ملک معنوی، آن فی زماننا مغتنم **حضرت شاه منعم** مرید شاه اسد الله خلیفه شاه فرهاد است، قوت توجه بعایت داشت و تهایت سائر احوال بود و کشف او ازینجا فایس باید کرد روزی از مریدانش در مجلس سماع برخاست بعد اقامت آن مرید را فرمود که بیرون مجلس شو او تامل کرد حکم کرد او را بدر کنند مردم پرسیدند که سبب آن چه باشد^۱؟ فرمود اوّل که نشسته بود حالت بدو^۲ پیدا شده بعد اقامت آن حالت رفع گردید، از جهت خجالت استاده بود و درویشی دروغ روا نیست این باعث است که بدر کردم، چون وقت وفاتش نزدیک رسید همشینیان را فرمود که وقت آخر است شماها بدر بروید مرا در تفرقه از رجوع حق مگذارید، مرزا گهسیثا التماس کرد که بجای آن حضرت که باشد؟ فرمود حسن رضا خواهد ماند پس مولوی حسن رضا را پیش آن حضرت گذاشته همه ها جدا شدند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن معدن صدق و یقین، **شاه قطب الدین** معروف به ساون، از نژاد امجاد حضرت گنج شکر خلافت و فیض از شاه منعم داشت، از جهت زخمهای کار بصارت او رفته بود پیر روزی تا دیری بر چشمانش تصرف نمود بینا شدند، او مقیم و منزوی بر روضه پیر خود است راوی شاه علام حیدر.

موج احوال آن درویش با صدق و صفا **حضرت مولوی حسن رضا** از رئیسان رای پوره توابع عظیم آباد در خانواده نقشبندیه مرید و خلیفه حضرت شاه منعم که مرد مرتاض و ممتاز و صاحب ریاضات و مکاشفات بود و به چند واسطه به

۱. الف: از فرمود که بیرون مجلس شو او تامل کرد حکم کرد او را بدر کنند مردم پرسیدند که

سبب آن چه باشد^۱ ندارد ۲ الف: بدو^۲ ندارد

حضرت میر ابو العلی اکبر آبادی می رسد. حضرت مولوی جامع علوم صوری و معنوی به غایت صاحب اخلاق و پیوسته با شاهد مقصود در تودد و وفاق یگانه آفاق بود، بعد تحصیل مزاج گرامی او به صوب تدریس متوجه نگردید پیوسته به ریاضات گذراندی و اخلاق و تواضع را شعار خود ساخته بود و رسم توجه در مراقبه به احوال مجلسیان خاصه فعلش باشد، در عظیم آباد به مسجد آدینه مقیم بود، تاقل کرده فرزند هم دارد، وقت تحریر اوراق سن شریفش به چهل و پنج رسیده، از جمله کراماتش آنکه شیخ حیات النبی که معتقد آن حضرت بود در عین سفر هنگام معاونت از کلکته در اثنای راه زندگی قضا کرد، آن حضرت از روی کشف آگاه گشته به گریه در آمد خلق را استعجاب بود ناگاه خبر واقعه او رسید، مردم خواستند که به خدمتش طاهر^۱ کنند در همان گریه فرمود که من^۲ از پیشتر واقف ام و سبب گریه ما نیز همین بود، وقت تحریر اوراق بقید حیات.

موج احوال آن سرمایه صدق و وفا شاه پارسا پدرش مولوی غلام حسین مرید شاه اسد الله بود، وی ارادت از شاه منعم آورده، مرد بابرکت و فضایل شاغل و کامل بود، شبی مراقب نشسته بود، شخصی غلام خود را وقت شب آواز داد علام به خواب بود نشنید، از راه خشم برخاست، آن حضرت آنجا خوابیده بود علام دانسته خندان بزد که به تحریر درست نیاید، بعد در یافت او را انفعال بود و آن حضرت عذر می کرده، شاه محمد فصیح نام یکی از مریدان پدر او مولوی غلام حسین از آن حضرت فیضها یافته چندان مجاهده نموده که مهره گردنش کج شده بود.

موج احوال آن ذخیره درد و شوق، آن صاحب حالات مافوق، آن پیوسته مستغرق بالله حضرت شاه وجه الله ساکن عظیم آباد مرید شاه منعم است و تربیت و تلقین از شاه حسن رضا یافته، ابتدا حال از پدر يك رویه را تقد و جنس یافته بود جمله به راه خدا^۳ بخشید و از يك چادر سفید بر آمد و خانه را از حکم تاراج فرمود معه خشت و چوب همه محتاجان برداشته بردند بعد از آن به نواح لکهنو آمد

۱. الف: 'ظاهر' ندارد ۲. ج: 'من' ندارد ۳. الف: 'خدا' ندارد

مدتها اقامت داشته بالفعل وقت تحریر اوراق خبرش به کعبه شنیده می شود، شیخ فتح الدین روایت نموده که من آن حضرت را دیده ام آثار کمال از حالش هویدا، عشق و سوز بر خاطرش پیدا، وقت سماع بیخودی و بی اختیاری او را رو می داد، ترک و تحرید به غایت مرتبه داشت که از مقدار امکان بشریت بیرون باشد.

موج احوال آن صاحب ضمیر متجلی **شاه حسن علی** سید عالی نسب و صاحب کمال باطنی است، مرید و خلیفه شاه منعم عظیم آبادی، او عالمی را به راه خدا دلالت نموده و شاه منعم او را برای تلقین شاه مدن لکهنو فرستاد، چون در منزل بریلی رسید برای ملاقات شاه لعل نقشبندی رفت و او را شاه لعل استفسار سلسله فرمود^۲ چون دانست که به چند واسطه به امیر ابو العلی می رسد طعن زد که خلاف شرع بود، شاه حسین علی برنجید و پرسید از چه رو خلاف شرع بود؟ گفت از سماع، شاه حسین علی گفت که از خاندان آن خلاف شرع من^۳ يك سنگ ناپاکم اگر توجه کنم تسبیح از دست شیخ بیفتد و اگر توجه مرا حرکت شیطانی دانسته باشند استغفار بخوانند و اگر شیخ بر من توجه کرده تسبیح را از دست من بیندارد مرید شوم برین معنی شاه لعل به نواضع پیش آمد، شاه حسین علی وقت تحریر اوراق در صدر حیات.

موج احوال آن در حیات به حالت ممات **شاه حیات** مرید شام منعم عظیم آبادی است به غایت رقیق القلب و صاحب ذوق و تواجد و سماع در پخته وفات یافت، راوی^۴ احوالش مرزا کلب علی.

موج احوال آن عاشق صاف، آن موحد مثابه اسلاف، آن از گرامی اهل یقین **حضرت مرزا گهسیثا** موسوم به رکن الدین نبیره شاه فرهاد و خلیفه مولوی برهان الدین است. در عنفوان جوانی از دهلی به عظیم آباد آمد و چاکری می کرد، روزی مولوی برهان الدین او را مرشد زاده خود دانسته تاسف کرده آن نکته در دل

۱. ج: 'آبادی' و 'عالمی'

۲. ج: 'د: سلسله' نمود'

۳. ج: 'د: شرع' يك

۴. الف: 'راوی' ندارد

مرزا کار کرد از همه بیگناه شده بدو بیعت نمود و طریق مجاهده پیش گرفت، ابتداء توکل اختیار کرد آخر در فتوح بروی مفتوح گشت، خرچ خانقاه بس بلند داشت، در اندک مجاهده صاحب مشاهده گشت، چندان حال صحیح بروی غالب بود که استخوان پای او بشکست، شکسته بند که اصلاح آن خواست از عایت درد قبول نکرد قوالان را حاضر ساختند، چون حضرت مرزا را حالت رو داد شکسته بند خاطر خواه خود در اصلاح استخوانش کوشید و او را مطلق خبر نشد، در حلقه او بس فیض جاری بود، حالانش تصریح طول می خواهد به این مختصر نگنجد، احوالی مرزا را از حدر خان خلفه او باید دانست. وقتی در مجلس عرس پیران او را حالتی رو داد جست کرده در آب گنگ که پائین خانه مجلس بود در افتاد غرق شد، تمام رسم تعزیت او بجا آوردند، بعد چهار روز او به دایره مرشد آمد تفحص حالات او نمودند گفت يك بار که در آب غرق شدم خود را به آن ساحل گنگ یافتیم، سه چهار روز در سیر جنگل مانده باز آمدم، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در اصحاب جنات النعیم حضرت شاه مقیم مرید پدر خود بود و تمام تربیت از شاه اسد الله خلیفه شاه فرهاد یافته، بس^۱ بزرگ بود مولوی محمد عظیم ملانوی^۲ به سلسله میر ابوالعلی وسیله داشت، مولوی عمر مرید ملا نظام الدین تربیت کرده بود، از ریاض الاولیاء.

موج احوال آن منبع توجه و فیوضات بحال طالبان، آن مجمع حالات و کمالات کاملان، آن از عاشقان ذات حصرت ذوالجلال، اکمل العصر حضرت میر سید جلال رضوی الدهلی البخاری از نژاد امجاد مخدوم جهانیان سید جلال بخاریست، از پاکان این طریق و در بحر مشاهده غریق به عایت بزرگ اندر تصوف و نهایت عالیشان در کسب و ریاضات، تصرفات ظاهر غلبه توجه باهر داشت، استغراق بر حالش به مرتبه غالب بود تصرف بر قلوب خاصه شعار تلقین او بود سید خیرات علی بن سید شاه کمال نبیره آن حضرت به روایت فرمود که آن

۱. الف: بس 'از' ۲. د: عظیم 'یدانوی'

جناب ابتدا به سپه گری اشتغال داشتی، چون جذبه عشق^۱ الهی بدو رسید ترك آن وادی کرده از شیخ لال محمد خلیفه میر سید ابوالعلی بیعت نموده طریق مجاهده و نامرادی پیش گرفت چون صاحب مشاهده گشت عالمی به وی تولّد نمود، تاثیر توجه او را انتهای نیست، بعد از حضرت سید اعلی صفای باطن به احوال دیگر خلفایش یافته نمی شود. روزی از حانه اش فرمایش آب شد او به سقه از دست اشاره کرد یعنی آب ببر به رمور آن اشاره سقه بتواجد در آمد و رقصیدن گرفت و دویده شاخ گاؤ گرفت، گاوش نیز رقصیدن گرفت بعد افاقه آب رسانید و ترك به این مرتبه داشت که هنگامه سرود و سماع که ممد اذواق این سلسله است بسیار می فرمود. اورنگ زیب به استماع این خبر به عاقل خان صوبه دار دهلی نگاشت که قاضی و مفتی و محتسب که ارباب شرع اند به خانقاه سید جلال فریسد و از حرکات نامشروع باز نمایند، چون به موجب امر بادشاه ارباب شرع به خدمت او رفتند خبر آمدن آنها یافته دوستان و خدما او ملتئم شدند که اگر مرضی باشد ما به آن به مکابره و مجادله بآنها پردازم، فرمود که تاثیر را شماها قبل اید یا نه؟ گفتند آری، فرمود باز اگر تاثیر صحیح است بر ارباب شرع هم خواهد شد، چون قاضی و غیره آمدند و در ممانعت سرود زبان کشودند جواب داد که به روز فاتحه عرس پیران موافق معمول قوالان می آیند، من هم می شوم والا نه، برای لذت یاد الهی محتاج سرود نیستم و فقیر از شنودن سرود فرحتی^۲ بهم می رسد آنها گفتند اگر چنین است ما هم متوقع فرح هستیم پس سوی مریدان خواجه جعفر و شاه ناج الدین هیچ در هیچ و شاه عبد اللطیف که بعضی الفاظ هندی موسوم به هولی که قوالان می سرایند و منسوب به تصنیف اوست و دیگران که حاضر بودند نگاهی کرد آنها نعره کردند بر فور سnoch^۳ آن صدا اهل شرع را حال متغیر شد در ذوق و شوق به دیر نشسته بودند^۴ بعد از آن رخصت شدند چون ماجرا به صوبه دار رسانیده مشروحاً به حضور سلطان نوشت بر عرضی صوبه دار دستخط شد اگر سیدی به این حالت

۱ الف: 'عشق' ندارد

۲ د: 'فرحت' بهم

۳ د: 'شیوخ'

۴ ج: د: 'ماندند'

سرود می شنود مزاحمت نرسانند بلکه خود رقبه برای خرج وارد صادر معاشی به طریق یومیّه یا دیهات اگر قبول فرماید مقرر سازند، صوبه دار به خدمتش رسید و مطلب خود را ظاهر ساخت جواب داد که از چند روز ترك کرده ام اگر بر گرفته شما بروم پس چه چیز ترك کردم کمالاتش ار آن راید که بقید قلم آید، به تاریخ بسبت و سیوم جمادی الثانی سنه يك هزار و يك صد و شش هجری به ملاء اعلی شتافت، مزارش در دهلی زیارتگاه خلق.

موج احوال آن مستغرق دایم سید^۱ محمد قایم منظور نظر و مرید حضرت سید جلال است. در تذکرة العارفین نویسد وی دوازده سال در غاری بر وضع قبر کندیده مشغول مانده اواخر سکر و محو بروی غالب آمد و شاه عبداللطیف که نقوش هندی او را قوالان می سرایند مرید سید جلال بود.

موج احوال آن عاشق محبوب پسند، آن از افاضل مقدسان خانواده نقشبند، آن مقتدای روندگان راه متین، مخدوم اعظم مولانا خواجگی احمد بن جلال الدین، پسر دوست محمد کاشانی خلجی^۲ است. در گلزار آرد از اولاد پاک نهاد شیخ برهان الدین خلج صدیقی حنفی مذهب^۳ مولانا کاشان فرغانه بود، در سلسله مرید مولانا محمد قاضی که از بزرگ خلفای خواجه عبد الله احرار بود، از اولیای گرامی قدر به غایت بزرگ و عالیشان در تربیت طالبان قوت مخصوص داشت اکثر شاه بازان به یم ننگه کیمیا تاثیر او بپایه ولایت رسیدند و کمالاتش انتهای ندارد وقتی ظهیر الدین بابر بادشاه به تسخیر هند بر سلطان سکندر لودی لشکر کشید و جنگ عظیم به میان آمد و چون غلبه لشکر لودی بر فوج بابر بادشاه بدان مرتبه گردید که آهنگ میدان گذاری نمودند، بابر بادشاه تصوّر حلیه قدسیّه خواجه عبد الله احرار کرد معاً سواری بر اسب و کسموت سفید پیدا شد، از برکت قدومش بابر بادشاه سلطان لودی را شکست داد و او آن حلیه را همان وقت به قید قلم آوردند، در وقت فرصت چون ننگه نیک کردند، یکی از

۱. الف: 'سید' ندارد

۲. الف: 'کاشانی' خلجی

۳. الف: 'مذهب' ندارد

بزرگان این خانواده حاضر بود شناخت^۱ و گفت چنین نور به حس مولانا خواجگی احمد است، همان روز ورق حلیه را معه بسیار تحف و هدایا به خدمتش فرستادند و این چند بیت را در نیاز نامه نگاشته تمنای ضمیر خویش ظاهر ساخته:

از هوای نفس گمره عمر ضایع کرده ایم
پیش اهل الله از اطوار خود شرمیده ایم
يك نظر بر مخلصان خسته دل فرما که ما
خواجگی را مانده اکنون خواجگی را بنده ایم

در نهصد و چهل و نه هجری با دوست وصال یافت

موج احوال آن افضل ائمت، حضرت احمد خواجه بهاء الدین محمد خلف مولانا خواجگی کاشانی است و از برادران آکلان خود خواجه کلان نیز بهره مند بود، صاحب گلزار نویسند او را حظی از ولایت حاصل، بسا بزرگ و عالی مرتبه بود، کشف و کرامات اربو بسیار به عمل آمده، رحمة الله علیه.

موج احوال ذخیره اسرار الله مولانا لطف الله، مرید^۲ مولانا خواجگی است. در گلزار نویسند کریو نور و منار معرفت و بادیه پیمای مراحل مراقبت بود، از سعادت تلقین و دولت خدمت ملا محمد قاضی بسیار بهره تکمیل و کمال یافته. در سمرقند در میان او و شیخ حسین خوارزمی در تعصب سلسله مناظره رفته مولانا بر خوارزمی از لطافت طبع و حسن تقریر غالب آمد، چون با خوارزمی سلطان زمان معتقد بود، برای زیان بردن مولانا حکم داد: انا لله و انا الیه راجعون، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ذخیره افتادگی مولانا ولی میانگی مرید مولانا خواجگی کاشانی است، در گلزار نویسند در مغاک گوشه مسجد بخارا اقامت داشت،

۱. الف: شتافت و گفت ۲. د: برادر کلان

۳. الف: مرید ندارد ۴. ج: حکم نمود

واقف انفس و صاحب شناخت خاطر بود، هر وقتی که سخن گفتی مجلسیان را هوش بجا نمآندی، در مثنوی مولوی معنوی توجیهات عارفانه سپردی، صاحب منزل کرامت و مقام تمکین بود، رحمة الله.

موج احوال آن عالم و فاضل طریقه ملامتی **مولانا پاینده قلہتی** در گلزار نویسد مرید مولانا خواجگی است، تا پابندگی خود را به حقیقی پابندگی در باخته زنده پابنده شد، سایر علوم نقشی از ناصیه حال او پیدا بود، او به غایت فنون فراهم آورده و نقوش قرطاسی را پرده فیض نفوس قدسی ساخته، در لباس درس گویی ظاهر افاده معارف باطل به مردم می رسانید از ورطه ریا سلامت بر آمد آسوده از سبب سلوک می زیست، عالمی را فیض رسانید صاحب جود و ایثار بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن به ریاض کمال دایم به نخلبتندی، **مرزا شاه نقشبندی** مرید مولانا شاه خواجگی است. در گلزار نویسد سخاوت و جود و احسان به مرتبه داشت همین سخاوت را سرمایه فقر ساخته^۲ خود به احوال الفقر فخری داشتی و صاحب کشف و کرامات بود، می گفت، به پنجم نسبت به حضرت خواجه بزرگ می پیوندم و از باطن آن جناب فیضها برداشته ام، در ظاهر ارادت مولانا خواجگی دارم، کمالاتش زاید از بیان است، در نهصد و هشتاد و فوات نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن^۳ **آمآب شیخ قصاب** مرید با مالک خلافت و نعمت از حضرت مرزا شاه دارد در بخارا صاحب خانقاه و خانواده بود، بیشتر زمانه به جذب و جلال گذرانیدی، آخر به سلوک در آمد، به انتهای او را خوش آمدی در سیر هم اگر کسی قصد همراهی او می کرد به درشنی پیش آمدی و گفنی آن چه شما می خواهید به من نداده اند و آنچه شما بجوئید در من نیست بیهوده^۴ گردیدن چه لازم؟ در نه صد و هشتاد وصال.

۱. ج: مرید شاه ندارد

۲. ج: ساخته بود

۳. ج: د: آن عشق

۴. ج: به بیهوده

موج احوال آن کلید کشایش کار عشق حضرت باری، **خواجه جویباری** سرو جویبار وحدت و چشمه ساز تشنه لبان خضر^۱ پیما بود، مرید مولانا خواجگی است، چون معاصر شیخ قاسم بود هر که به ملازمت شیخ قاسم رفتی بر ازلی استعداد او نگاهی کرده، اگر از جمله سعادت متدان می دانستی به خدمت خواجه جویباری رو براه کردی و فرمودی کلید کشایش خدا طلبان به دست او سپرده اند و گر نه به دعا کردن جواب یافت. یکی از شاعران وقت او گفته:

مرید خواجه جویبار باش شاهی کن برو به شهر بخارا و هر چه خواهی کن
در نهصد و هشتاد به ملاء اعلی شتافت، رحمة الله.

موج احوال آن خلف بزرگان **خواجه کلان**، پسر خواجه جویباری است، در سعادت دینی هم پای وحدت پژوهان باستانی، در تصرفات دینوی همسر فرمان دهان روزگار بود. در گلزار نویسند با این همه در کار طریقت و شیوة آزادگی و رسم بی تعلقی و آئین درویشی يك شمه فرو نگذاشتی، بعد از دریافت التماس دوستان و حضّاران در کلبه که داشت در آمدی و به عبادت مشغول شدی، تمام عمر بر این نمط گذرانید، در نهصد و نود که وفات کرد، از حجره او غیر از شکسته آبوریا خشتی کهنه برنیامد، رحمة الله علیه

موج احوال آن خزینه کمالات نادر، آن به تربیت طالبان قادر، آن در عشق و مجاهده یگانه **مولانا خرد بیوانه** دست ارادت به داس مولانا خواجگی است. در گلزار نویسند از خدا شناسان آگاه دل و آگاه دلان خدا شناس بود، مدام به وقت بیان حقایق و معارف از غایت گرمی چهره بر افروختی و مستی معنی از دلش جوش زدی و سخنان بلند از زبان چنان بر آوردی که فهم آن مشکل بودی، فرمانروای شهر بلخ پیر محمد خان اوزبك در خدمت مولانا خواجگی خواهش خلیفه و پیشوا نمود که در سلسله وحیدیه نقشبندیه حلقه حلقه مردم را شرف به بیعت سازد، سایر خلفای خود را مجتمع ساخته مولانا این مقدمه را در میان انداخت، هر کدام بر

د:۱. خضر سیما

۲. الف: گسسته و۱

حسب امر مرشد به رفتن بلخ حاضر بودند، اما مولانا خرد آن وقت در آن مجمع حاضر نبود^۱ چون حاضر شد مولانا فرمود ای دیوانه ترا پیشوای درویشان بلخ ساخته اند بر خیز و فکر رفتن آنجا کن و آنجا رسیده به رهنمونی طالبان مقید شو، فرموده بجا آورده مقدمات رهنمایی درویشان^۲ به سنجیده ترین وضع به سر انجام رسانید، در نهصد و نود و چند وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب ترك و انصاف ملّا دولت صحاف معروف به کا کا مرید حضرت مولانا خواجگی است. در گلزار نویسد ضمیر دریا نظیر او جواهر اسرار و لالی تصوف در اصداف تعارف و درج تصرف بسیار داشت، مدتها در بلخ عالمی را هدایت بحشید، اکثر آن به مطلب حقیقی فایز شدند، روزی رازداری آشنای شادی صوفی در صومعه او آمد و گفت کا کا در وقتی که به جست و جوی مقصود و داد و ش داشتی و به دوکان صحافی می نشستی چه قدر خوش وقت بودی، اکنون دریافتم که خائقه و کلبه نشینان ترا از خلوت با قرب به انجمن دوری انداخته آشفته دل دارند، چشم پر آب کرده آفرمود: راست می گویی، در نهصد و نود به جوار قرب حق پیوست، مدفن در بلخ، رحمة الله علیه.

موج احوال آن دُر شهوار صدف سعیدی، **خواجه کلان خواجه دهیدی** خلف و خلیفه مولانا خواجگی است. در گلزار نویسد صاحب تصرف قلوب و شرف ضمائر بود، به صد تمنای آن حضرت را آقا خان از سمرقند به بخارا برد، خلائق کثیر آن دیار به شرف بیعت^۳ مشرف شده شیوه جانگدازی گزیدند و فایز^۴ مطالبات شدند، در سال هزار و شش وفات یافت. در بخارا مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقبول جهان، **خواجه کلان** خلف و خلیفه مولانا خواجگی کاشانی است. در گلزار نویسد اکثر گفتارش خواص غبار فزای در معنی و تکثیر دیدارش احکام ربّانی، مشاهده در صورت داشت، به تربیت طالبان خدا در بلخ

۱ د: حاضر شود^۱ ۲ ح: د: بلخ سنجیده ۳ ج: کرده ندارد ۴ ج: خان از^۴ ۵ د: تبعثش شرف ۶ د: و تاثیر مطالبات

خوش وقت زندگانی کردی، چون عبد الله خان بلخ را به حکم پسر خود عبد المومن سلطان نامزد فرمود، او را غرور دولت و جوانی از خاك نشینان و^۱ درویشان و بادشاهان و گدایان دو گروهی عجب اند، نبودند و نباشند به فرمان^۲ کسی درخواست تعظیم و تسلیم به رسم^۳ نوکران نمود، و درین بلوای عام از آن حضرت هم پیغام داد، آن حضرت فرمود، چنین حرکت خلافت احوال این حال است، آزرده شده بود که آن حضرت از ملك من بدر روند، پس به تاشکند رحل اقامت افکند، به تقریبی از آنجا به بلخ رفت، کمالات او زاید از بیان است، عالمی را هدایت و کمالات بخشید، کریم ابن الکریم مراد از ایشان است، در سال هزار و هفت وصال یافت، در بلخ به محله شوقیان درون خانقاه او دفن نمودند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ید بیضا کلمات موسوی، آن مظهر معاملات عیسوی، آن به ولایت مشهور آفاق، بی نظیر وقت حضرت **خواجه اسحاق** حلف و خلیفه مولانا خواجگی است و از مولانا لطف الله برادر خود نیز فیضها ربوده.^۴ در گلزار نویسد، زندگی بخش معجزات عیسوی درس خدیو عالم صوری و معنوی بود، هر که به او دمی نشستی کامیاب مطلب گشتی، گویند چون به دشت قبیچاق به سیر رفت صحرا صحرادر تمام نواحی آنجا گردید، ترکان ملوکات خیل و انبوه انبوه از مشاهده جمال ولایت با کمال از کفر بر آمده داخل دایره اسلام شدند و خوار عادات مانند بخشش بینایی چشم و صحت مرض^۵ و امثال آن اشکال امراض برص از نگاه صحت ایمای او شفا یافتند و ازین جنس کراماتش در آن دیار بسیار مشهور است، از نمایش^۶ چنین کرامت خلاق آنجا را بی پرسش و تأمل به دایره اسلام آمدن و به دستش بیعت کردن نا گیر افتاد، از خواجه التماس پیشوائی معلّم نمودند، جمعی صوفیان در آن سر زمین تعیین نمود، چندان رهنمونی و اسلام آموزی روز بازار شد که حاکم کاشغر محمدخان بن عبد الکریم خان مرید آن

۱. الف: 'و' ندارد

۲. الف: 'فرقان' کسی

۳. الف: 'رسم' ندارد

۴. د: 'بوده' در

۵. الف: 'او تمام

۶. الف: 'مرض' برص

۷. الف: 'نجاتش' چنین

حضرت شد و حاصلات^۱ پشم کافی ابی را با فتوحات دیگر به نام خانقاه نشینان او سال به سال نامزد ساخت، خواجه نیز از روی خان دیوانه اشتر نام را که مستی با مستوری هم آغوش داشت به کاشغر فرستاد، جذبۀ او هر که انکار نمودی به عقوبت بد مبتلا گشتی، در سال هزار و ششم عبد المومن خان بن عبد الله خان به خدمت آن حضرت سخنان ناسعادتمندی ظاهر نمود که از سمرقند دستوری رفتن بلخ نمود، آن حضرت روانه شده به منارل کوچک آهسته آهسته می رفت، رازداران^۲ سبب آهسته خرامی او پرسیدند، فرمود زود^۳ است که به سمرقند باز گشت، می کنم پس حلد چرا باند رفت، نصف^۴ راه طی نشده بود که خبر قتل عبد المومن خان رسید، از همانجا به سمرقند معاودت فرمود، در هزار و هشتم وفات یافت، همانجا مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در راه خدا رحیل، مولانا اسمعیل در گلزار نویسد، بزرگ محدث است، کتب فقه و سنّت را در ایران به خدمت شیخ الاسلام مولانا سیف الدین احمد^۵ شهید هروی و حضرت امیر سیّد جمال الدین عطاء الله تصحیح و مطالعه فرموده در سلسله نقشبندی ارادت داشت، به ملازمت امیر عبد الله هروی که به میرقظبی نامور مرید شیخ جمال^۶ الدین واعظ هروی بخاری بود مریدانه سلوک می کرد، در نهصد و هشتاد وفات، در لاهور مدفون شد.

موج احوال آن شیخ جان گداز محفل اخلاص، آن پروانه جان سوز مجلس خاص، آن به راه خدا از اکابر خاک میزان، آن قطب وقت حضرت شیخ درویش عزیزان، از اکمل خلفای مولانا^۷ پاینده اخسیکتی نقشبندی، مرید مولانا میر خرد عزیزان بلخی خواهر زاده مخدوم اعظم صاحب حالات سنیّه جذبات قویه، در بلخ کوس مشیخت می زد و در سال نهصد و نود و سه به عالم علوی عروج نموده و مولانا پاینده اخسیکتی را نقشبند ثانی و شیخ ولی تراش، او را می گفتند، خضر راه

۱. الف: 'حاصلات' سنگ ۲. الف: 'رازداران' ندارد ۳. ج: 'فرمود است'

۴. الف: 'تصنف' راه ۵. ج: 'احمد' ندارد ۶. ج: 'جلال' الدین

۷. د: 'خلفای' مولانا میر خرد عزیزان 'بلخی'

از خود رفتن و بلند کوچه به خدا پیوستن بود، ناظران از مشاهده جمال با کمالش مدهوش می گشتند و خدا طلبان در اندک فرصت به سرحد کمال می رسیدند، در بخارا مسند نشین ارشاد بود و همواره باب سخا و ایثار بر روی خلاق می گشود و در سال هزار و ده عالم پدرود نمود، الغرض شیخ درویش عزیزان او پاکان آفاق و ان مشتاق او را احرار ثانی می گفتند که جامع غناء صوری و معنوی بود، قریات فراوان در ملك داشت حاصلات آن را همه در صرف وارد و صادر می ساخت، حضرت در وقت نماز جمعه دست بالا کرد کسی را به تعرض قدرت نشد، آخر دست فرود آورده اشاره به اقامت کرد، بعد فراغت نماز بادشاه وقت که در نماز حاضر بود به ادب تمام استفسار نمود، این توقف به کیفیت خاص چه بود؟ فرمود^۱ از هفت گروهی بلخ دیهی است در آنجا عبد الله خان آدینه مسجد نام مسجدی عالی بنا نهاده و در آنجا همه موجود اند، وقت نماز مقید که سقف مسجد آغاز فرو رفتن کرد دست بالا کرده به نگهداشت سقف مشغول بودم تا همه بیرون آمدند، بعد از آن گذاشته شد تا فرو رفت، بادشاه مردم را به تحقیق این معنی فرستاد، موافق همان تاریخ بر آمد، موضع اقامت او عجدوان^۲ در جوار خواجه جهان بعد وفات همانجا مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن شه سوار میدان تجرد، آن یگه تاز فضای جان فزای مقام تفرّد، آن بیدار در حالت عشق و انتظار، آن به مشاهده دلدار سرشار، آن به یاد حق کرده هر دو عالم فراموش، افضل الزمان **بابا شاه سعید پلنگ پوش** از کمل خلفای شیخ درویش عزیزان است، وجه تلقب آنکه همیشه^۳ پوست پلنگ در بر داشت، مولد بابا عجدوان است پدرش متمول بود، در اوایل حال به تحصیل علم رسمی می پرداخت، وی را افران لوای فوقیت می افراخت، روزی بعد درس با شرکا مقابله داشت در آن حال دید که جوقی از قلندران در گذشت و شخصی است در میان ایشان بسی منور، به سجرّد دیدن متجذب شده در پی او رفت، چون آن شخص به مسکن خود رسید التماس همرنگی نمود، او فرمود، فقیری کار دشوار

۱ الف: از هفت

۲ الف: عجدوان

۳ د: همه پوست

است به تحصیل مقید باید شد که سن شما تقاضای آن دارد، در آن 'وقت هفتده ساله بود، دست از طلب باز نداشت، آن بزرگ او را برهنه ساخت ازاری مرحمت فرمود، همان ساعت آن قدر جذب قوی در گرفت که راه بیابان پیش گرفت و قریب یازده سال در ویرانه ها و صحرا برین متوال برهنه می بود، در قرشی به هفته دو^۲ بار بازار علی العموم می شود، گاهی روز بازار می آمد، هر چند مردم تواضع لباس می کردند قبول^۳ ننمود و بین الجمهور به دیوانه سعید مشهور بود، بعد یازده سال روزی در بازار قرشی در هجوم مردم به افاقه آمد و لباس شخصی را گرفته خود را پوشید، مردم در شگفت ماندند که دیوانه سعید هوشیار شد و آن شخص که او را جذب کرده بود بابا قل مرید نام داشت، بعد افاقه^۴ باز در آنجا به خدمت بابا قل مرید رسید و همراه به حرمین شریفین رفت و هم در رکاب سعادت به بحارا مراجعت نمود تا آنکه روری بابا قل مرید دست او را گرفته به خدمت شیخ درویش عزیزان گفت، این فرزند ما است، تربیت او حواله شما می کنم که مرا وقت نزدیک رسیده، بابا قل مرید در همان ایام رحلت کرد، بابا سعید خدمت شیخ لازم گرفت و از فیض تربیت والا به درجه کمال و^۵ تکمیل رسید، بابا قل مرید پیر خرقه است و حضرت شیخ پیر ارادت یعنی بابا سعید بعد ورود هندوستان به حراست لشکر عازی الدین خان فیروز جنگ نامور گردید، بنابر آن مدام همراه این لشکر می گردید و او را اشراف عام و خوارق و عادات بسیار بوده است، خلیفتی عبد الرحیم بلخی از اعظم خلفای بابا شاه مسافر است، در سنه یک هزار و یک صد و سی هجری مطابق قطب المحققین در^۶ دار السلطنت لاهور متوجه لقا گردید، نقل فرمود وقتی که ایشان خرد یعنی بابا شاه مسافر از اورنگ آباد مرا به خدمت ایشان کلان یعنی بابا سعید در لشکر فیروز جنگ فرستاد، در اثنای^۷ راه در خواب می بینم که دو فیل پیش و پس می روند و فقیر درمیانه است، فیل پیش صغیر الجثه

۱. د: 'وی را' وقت

۲. الف: 'قریبی' بهفته

۳. ج: د: 'نمی' نمود

۴. الف: 'اقامه' باز

۵. الف: 'و' ندارد

۶. الف: 'دار السلطنت'

متوجه لقا

۷. الف: 'در اثنای خواب' می بینم

در کمال مستی و شورش و فیل قفا عظیم الجثه با تمکین و کمال آهستگی می رود و بعد بیدار شدن چنین به خاصر رسید که فیل پیش ایشان کلان اند^۱ و فیل قفای ایشان خرد در مراتبه عظیم تر باشند، چون به خدمت ایشان کلان رسیدم شش ماه در خدمت بودم، گاهی هیچ خطره را به خود راه ندادم مگر روری به سعادت حضور فایز بودم و سخن در حقایق و معارف می رفت، همان واقعه رویا در بطن خطوط کرد، ایشان کلان دفعتاً این آیه فرو خواندند، لا نفرق بین احد من رسله و کرت دیگر روزی با جمعی حرف می زدند که به خاطر بگذشت، چون اندیشه را پیوستگی به کل حالق شود چرا به معاش و معاشرت رو آورد، فوراً ملتفت شده فرمود تقاضاء این نشاء چنین است، انبیاء علیه الصلوة والسلام با وجود مرتبه نبوت ازین فارغ نبوده اند، روزی فرمود چهل سال است که خواب از چشم من رسیده والی تصرف نه نموده، رحلت ایشان هفتم رمضان سنه یک هزار و ده هجری به سواد شهر کلبر در لشکر فیروز جنگ واقع شد، نعش مبارکش را به اورنگ آباد آورده در تکیه شریف دفن کردند، این مصرعه تاریخ است:

قصر جنت بود مکان سعید

موج احوال آن سزاوار ستایش و نیایش، آن فارغ از رسوم آرایش و نمایش، آن معمور از کمال و خوارق عادات وافر، اکمل الزمان، حضرت بابا شاه مسافر، لواء ولایت بردوش از ارشد خلفای بابا سعید پلنگ پوش. میر غلام علی آزاد بلگرامی که هفت سال بر تکیه شریفش به اورنگ آباد مانده این ابیات تصنیف خویش به مدح آن حضرت در مآثر الکرام نوشته:

فطب زمان صاحب شان عظیم	شاه مسافر به در حق مقیم
خسرو بی تاج و نگین و علم	تاج ده فیصر و خافان و جم
ریشه به اسرار حقیقت دواند	دامن همّت به دو عالم فشاند
خود شکنی ها اثر ذکر او	روشنی دل اثر فکر او
بادشه سلسله نقشبند	یک نظر او دو جهان را پسند

۱. الف: 'اند' ندارد

مرشدش بابا سعید فرمود شانزده کس از ما مرخص شدند، همه مخفی رفتند مگر شاه مسافر احوال ما را ظاهر کرد، مولد و منشاء بابا مسافر عجد و انست و نام اصلی او حافظ محمد عاشور، مرشدش مسافر خطاب فرمود، در اوایل به خدمت میر عطاء الله ساکتری پیوست و به طریق یکرویه ریاضت ها کشید، بعد چندی حضرت میر ایشان را رخصت سیاحت داد، از آنجا در غور آمده دوازده سال اقامت نمود، با مشایخ آنجا صحبت داشته از آنجا به کابل آمده با شاه سعید را دریافت و به حلقه ارادتش در آمد، بعد هفت سال رخصت گرفته به حرمین شریفین شتافت و بعد تحصیل ابن سعادت در اوایل عهد خلد مکان به هند معاودت نمود و در اورنگ آباد جایی که امروز تکیه و مرقد مبارکش موجود است طرح اقامت ریخت و تا نفس واپسین برنخاست و حاشیه نشینان بساط ارادت را به صدر کمال و تکمیل رسانیده و چهارم رجب سنه یک هزار و یک صد و بست و شش هجری، دامن از عالم سفلی برجید و پهلوی پیر خود جانب قبله آسایش گزید، مرزا عنایت الله بیگ اندجانی متخلص به راجی گوید:

مسافر شاه ارباب معارف مقیم عرش شد از فرش این طاق
خرد تاریخ سال رحلتش گفت مسافر شد ز عالم قطب آفاق
رحمة الله علیه.

موج احوال آن فاتح کشور پندار و منی،^۱ آن سرفراز اقلیم فروتنی، آن کوه پر شکوه تحمّل و استقامت، آن مورد کرامت کرامت، آن والی مملکت بذل موجود، قطب وقت حضرت شاه محمود از اعجوبه زمانه در عشق و جوانمردی مردانه، مقبول مقبولان محمود محمودان، جای خلافت و خاکساری سین سروری و سرداری، لحاف^۲ حفاظت سلسله پلنگ پوش عزیز مسافران خانه بر دوش، وی موصوف به صفات ملکی و مقبول خلائق فلکی بوده است. حضرت میر سید آزاد در مآثر الکرام نویسد بعد وفات بابا شاه مسافر به فرزندش و پسر^۳ خواندگی او به غایت خردسال بود، اکثر کسان مثل شیخ محمد یوسف که علم ثابت از شاه

۱. د. نو، مستی

۲. د. 'لحاف' ندارد

۳. الف: 'میر' خواندگی

ارزانی تلمذ نموده بر بساط خلافت نشست به سبب ناوشی روح حضرت بابا شاه مسافر هیچ سجاده نشین فلاح ندیده تباه شدند چنانچه در وقت شیخ محمد یوسف بادی عظیم وزید که اشجار از بیخ بر افتادند به عرصه بعید فتادند، شیخ یوسف خلع از خلافت نموده گفت که در مقدمه خلافت و سجاده نشینی شیخ بابا غیر از محمود دیگری فلاح نخواهد برداشت ناگزیر به جوهر و اجماع و صلاح خلائق شیخ محمود مسند سجاده را زینب بخشید، چندان حقوق صوری و معنوی را بجا آورده که قلم از تحریر عاجز است، مدام يك هزار چهار صد فقرا را وظیفه می رسانید و لکوها خرج نمود نهر از حوی به تکه خود آورد درین مقدمه محض خرق عادت او مکشوف می شود و شغل و عبادت و ذکر با خدا و فیض رسانی عالم دیگر نمی دانست و مولوی غلام نبی بلگرامی روایت نمود که من در خدمت شاه محمود رسیده ام، چهارده عالم نوکر داشت بعد از نماز صبح تا دو پهر معنی قرآن تحقیق می نمود بعدش چیز وظیفه رسانی فقرای تکیه دریافته قدری از ما حضر تناول نموده قیلولة می کرد، وقت ظهر بر می خاست نماز ادا می کرد از آن وقت تا عشا در نماز مجاهده و مشاهده شغل داشتی، بعد عشا از جلوت به خلوت در آمدی و مشغول به خدا شد و با چندین علو مشیخت و مصارف عمده خود را کمتر از کمتر می دانست از تمام مقام خود می گذشته به مقام ارواحنا و اجسادنا^۱ رسیده بود.

موج احوال آن فایز مقام نشاط و مسرت حضرت حلجی نصرت بلخی الاصل
از مریدان شاه محمود بود، در رستم نگر من محلات لکهنو تکیه ساخته اقامت نمود، بسیار مرد بابرکت بود و شاغل چهل سال با عبادت جماعت جمعه و عیدین و خدمت فقرا و مسافران مشغول بوده، با تجرد تمام و تفرّد مدام زندگانی مردان وار بسر برده، خلیفه آن حضرت گویند که ابتدا حال در ولایت از اکثر بزرگان خرقه و نعمت و خلافت یافته، اکثر آن خوارق علانیه او ظاهر می کنند، با قدوة العارفين خیلی محبت داشت، چون وفات کرد در بلده به دائرة خود مدفون گشت، رحمة الله علیه.

۱. الف: 'از' ندارد

۲. د: 'اجسادنا' ندارد

موج احوال آن^۱ مستغرق مشاهده^۲ سبحانی، آن فایز مقام حیرانی، آن معنی نکات پر معانی، **حضرت قاضی ادریس سامانی** مشرب نقشبندیه داشت، مردی ممتاز و شاغل عابد و زاهد به قوت مجاهده به مقام مشاهده فایز، چندان استغراق بر وی غالب بود که فرزندانش به حجره او اطعمه می داشتند^۳ هر گاه که به افاقه می آمد می خورد و اکثر هم چنان دو سه روز طعام افتاده می ماند، روزی وی در استغراق بود خادمانش همه در آن حجره پُر کردند، تا شش ماه زیر به همه همچنان افتاده ماند و وی را خبر نشد، از غایت علوّ همت به حضرت شیخ احمد سهرندی محدّد الف ثانی مکتوبی نوشت که احوال من تا این جا رسید که از غایت استغراق خواب و خور یاد نیست اگر انتهای معرفت همین است قلمی نمایند که خاطر جمع شود، اگر این مقدمه ازین زیاده باشد طلب نمایند که به خدمت رسیده حصول استفاده نمایم، شیخ در جوابش نوشت، بمقام شما خیلی عالی و بلند است، لیکن مطلوب شیء بعید، خانه خانه شما است، هر گاهی که خواهند بیایند، قاضی عزم بالجزم کرد که برود ناگاه خبر وفات شیخ رسید بعد ازین همین مقدمه به خدمت شیخ آدم بنوری خلیفه شیخ التماس نمود، او نیز مثل جواب شیخ خویش نوشت، قاضی قصد خدمت شیخ آدم نمود و درین ضمن قاضی وفات کرد، من بعد آن پسر قاضی ادریس که هم مرد صاحب کمال بود در خدمت شیخ آدم رسیده مستفید شد.

موج احوال آن مجاهده کثیر را ذخیره، آن بری از صغیر و کبیره، آن قبله صالحین **حضرت مولوی خیر الدین** سورتی^۴ الاصل است مرید شاه نور الله، وی مرید خواجه نقشبند، وی مرید حضرت محمد معصوم ثانی^۵ انتساب او برین نمط، حضرت مولوی از شاه نصر الله، وی از شاه اشرف، وی از محمد طاهر، وی از شاه فیروز، وی از شیخ عبد النبی سام جوراسی، وی از حضرت شیخ آدم بنآوری، میر امیر حیلر نبیره سید غلام علی آزاد که مکرّر به خدمتش رسیده بیان فرمود

۳. الف: 'طعام' ندارد

۲. د: 'می دانستند' هر گاه

۱. د: 'آن' ندارد

۴. ج: د: 'سورتی' الاصل ۵. الف: 'معصوم' 'ذیلی'

طریق نقشبندیه بروی به غایت غالب بود، به مجاهده کبیر و ریاضت کثیر نموده و تصرف بر قلوب داشت و سخت حاجت روای عالم بود و غریبان و بیگسان و بی مقدوران روار بیت الحرام را قوت و سواری مهیا ساختی، درین تصرفات اکثر از احکام به مبالغه امداد کنانیدی و بیشتر از پیش خود برین نمط دادی که دولک رویه هر سال محمّد علی خان صوبه دار ارکات برای صرف حاجیان به خدمتش می فرستاد و او بعد رفع احتیاج حاجیان آنچه باقی ماندی به مکه ارسال نمودی. شیخ رفیع الدین در رساله احوال سیر خود نوشته من به خدمتش مشرف شده ام، به هنگام سفر حج مشکات شریف را در خدمت او سند نمودم و احازت گرفتم، اگر زمانه برو نازد بجا و زمانیان بدو فخر کنند اولی است، دو بار حج نموده، از پنجاه سال به درس حدیث و افاده طالبان اشتغال دارد، چنانچه بسیاری مردم از وی کسب کمال صوری و معنوی حاصل ساخته اند و روارین حرمین را ماوا و ملجا است، رئیسان ممالک و شریفان حرمین به احترام او می کوشند و با این همه مسافران دائره را اکثر طعام از دست خود می رسانید و آن حضرت را رسایل اندر تصوف اند که محبت سالکان باشد و دیگر تصانیف مفید بسیار دارد و غرضی که از عایت مقدسات است، وقت تحریر اوراق بصدر حیات و محمّد صالح و نظام الدین دو پسر آن حضرت اند، هر يك به فضیل انسانی آراسته، چنانچه فقیر زیارت حرمین بر غراب او مصاحب شده نمود.

موج احوال آن متصرف ولایت مستوری مولوی عزیز الله بن ملا محمّد ولی از نژاد ملا قطب الدین سهانویست، چهاردهم شعبان سال يك هزار و شصت و هفت هجری متولد شد، از مسعودان ابد و محمودان ازل بود، پیش از تولد پدرش خواب عجیب که تعبیر آن مشرف بر تولد فرزند صالح و عالم باشد دیده بود. در اندک مدّت از سایر علوم فارغ التحصیل شد و صلوة قریب البلوغ که از وی به عمل نه آمده بود قضا کرد و چون شاه حفیظ الله مرید حضرت مولوی خیر الدین سورتی^۱ به لکھنو آمد ازو بیعت نمود، طریق عبادت و مجاهده خاندان

اجازت گرفت و مشغولیه‌ها گزید، چون شاه حفیظ الله به خدمت پیر خود رفت بعد چندی مولوی را تعطّش ملاقات مولوی خیر الدین غالب آمد، به رخصت والد به سورت رفت، مثل میان ابوسعید بریلوی و غیرها^۱ مانع شدند قبول نکرد، به اثنای راه سایر اسباب قطع طریقان گرفتند، پس به سورت رسید و خدمت مولوی را دریافت و اکثر فیض برداشت، عرض که مولوی عزیز الله سخت مرتاضان و ان بود، بیست و هشتم جمادی الاول روز جمعه وقت صبح سال يك هزار و يك صد و نود و يك هجری وفات یافت، در سورت قبر اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقبول^۲ درگاه حق علیم و رسول کریم، حضرت عبد الحکیم^۳ از جوانمردان سلسله نقشبندیه در شاهجهان پور، بس مشایخ عظیم القدر بود، در تبعیت شرع و جامعیت ورع آیتی بود، درس بسیار گفتی به همه طلبا به کثرت تمام نان می داد و مزارش^۴ در شاهجهان پور است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن واقف اسرار لرضی و سملوی حضرت جلال خان رهیلہ ثم الجراتی در ریاض الاولیا نویسد، خیلی بزرگی ها داشت، خصوص تاثیر نگاه او در دفع امراض خلق تاثیر سخت برکت داشت، مرض هیچ نوع از نگاه او باقی نماند و در تربیت و طالب نفسی قاطع او را بوده باذل خان البلخی از مریدان خاندان او مرد بزرگ بود.

موج احوال آن سرمایه سنت و اتقا، حضرت غلام رسول گجراتی خدا نما، در ریاض الاولیا آرد او نقشبندیست، او به غایت در فقر و کمال و اجلال ولایت شان بزرگ داشت، عالمی از فیض تقنین او به مرتبه تکمیل رسیدند^۵ مرید جلال خان روهیلہ است. چون پیر او محضر شد او را اجازت داد که به تربیت سایر طالبان به تو سپردم، غلام رسول بلخی از مریدان غلام رسول گجراتی است، معبد و مجتنب از اغنیاء بود، جواهر خان اله آبادی مرید غلام رسول گجراتی بود، در پرده سپه گری جمال حال و ولایت خود پوشیده داشتی.

۱. الف: و غیره

۲. الف: مانع شد

۳. الف: آن متمول

۴. د: عبد الحکیم

۵. الف: و مزار

۶. ج: تکمیل رسیدن

شعبه سیوم:

در بیان مجملی از احوال بزرگان شطاریه، مبدأ این سلسله شیخ عبداللّه طیفوریست که معروف به شطاریست. صاحب مرآة الاسرار گوید که شیخ عبد اللّه مرید شیخ محمد عارف طیفوری، وی از شیخ محمد، وی از پدر خود حداد قلی ماوراء النهری، وی از خواجه ابوالحسن خرقانی، وی از خواجه ابوالمظفر ترک الطوسی، وی از خواجه ابویزید العشقی، وی از خواجه محمد مغربی، وی از سلطان اعارفین خواجه بایزید بسطامی که معروف به طیفور شامی است، وی از حضرت امام جعفر صادق، وی از آبا و اجداد خود صلوات الله علیه وسلم الی آخره. در سلسله طیفوریه اول کسی که ملقب به لقب شطاریه گشت شیخ عبد اللّه بود و معنی لفظ شطار نیز رو است و در اصطلاح صوفیه نام شطار شغل باطنی را گویند که از کسب آن فنا فی الله و بقا بالله حاصل گردد و همانجا از جواهر خمسّه می آرد قال النبی صلی الله علیه وسلم ينزل علم الشطار قبل الفرقان فی صدری فتحقق حقيقة الاشياء من الازل الی الابد پس این علم شطار از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم به حضرت علی مرتضی رسید و آن حضرت بر فرقه صوفیه ایثار فرمود بنا بر آن آن شغل باطن میان جمیع سلاسل صوفیه معمول گشت، چون عبد اللّه از کمال ریاضات و مجاهدات آن شغل علم شطار را کماحقه عمل نمود به آن صفت موصوف گشت، آن زمان مرشدش شیخ محمد عارف او را به شطار ملقب گردانید، از آن وقت این سلسله شطار از شیخ عبد اللّه انتشار یافت، ازین جهت مریدان او الآن به آن لقب مشهور اند و در گلزار نویسد که پیران این سلسله را شطار از آن خوانند که در سلوک شاه راه طریقت از مشایخ دیگر خانواده ها تاثیر تر و گرم رو تر اند.

موج احوال آن خدیو اقلیم ارشاد، آن سلطان وادی معاد، آن محقق اسرار پروردگار، پیر به استحقاق حضرت شیخ عبد اللّه شطار از کاملان صوفیه اهل صفا سطوت و شوکت ظاهری و باطنی به مرتبه داشت، نسب شریفش به شهاب الدین سهروردی مرشد و مرید و خلیفه شیخ محمد عارف طیفور است، وی به چند

واسطه به سلطان العارفين بايزيد بسطاسی الی آخره. از پیر به سرهند معه طبن و علم مامور گشت، فرمود: هر جا که برسی کوس معرفت آشکارا گردانی که هر کس طالب است ببايد تا ارشاد نمايم و پيش هر مشايخ روزگار که برسی باوی حواهی گفت اگر شما خبری دارید به من ايتار نمائيد و الا آنچه من داريم ار شما دریغ نیست پس به هر بلده و قصبه که می رسید مثل ملوک خیمه می زد و کوس می نواخت، رفته رفته کناره مانتک پور خیمه زد، شیخ حسام الدین از سر کمال^۱ اخلاق فرمود، عبد الله مسافر و من مقيم، برای ملاقات باید رفت، چون عبد الله خبر مقدم او یافت از خیمه بر آمد که مبادا آتش فقر او خیمه و خرگاه را بسوزاند زیر^۲ شجری ملاقات نموده باز گشت، چنانچه حقیقت مفصل در مرآة اسرار داخل است درین مختصر نگنجد. چون عبد الله به جونپور رسید شیخ ملقب به لقب قاضی به سلك مریدان او در آمد و دیگران نیز پس وی در مندو رفت از تواضع حاکمان آنجا اقامت گزید، چون آنجا گذار حضرت سلطان سید اشرف جهانگیر واقع شد شیخ عبد الله خیلی فیض^۳ از خدمت سلطان برداشته شیخ عبد الله را در تصوف به غایت مرتبه ارجمند و حالات دل پسند است، در سال هشتصد و نود وفات، مرقد شریفش قبله حاجات اهل مندو^۴.

موج احوال آن اسناد معاملات ترك و تجريد، آن متلقن مقامات توحيد و تفرید، آن اعلی بزرگ به عبادت گذاری شیخ محمد اعلای بنگالی مشهور به^۵ قاضاً شطاری اعظم خلیفه شیخ عبد الله شطار است. مظهر کمالات انسانی، مورد حالات و جدانی، به غایت مرتبت و نهایت رفیع^۶ منزلت بود. در گلزار ابرار نویسد در هشت صد هجری حضرت عبد الله به هند آمد، چون به بنگاله گذار فرمود به مشایحان آنجا^۷ خبر رسانیدند که درویشی از ولایت بالا دست ایران و توران می رسد و می گوید در خلوت و جلوت به هر طریق هر کس خواسته باشد از من ملاقات

۱. الف: کمال الحق؛ ۲. الف: بر شجری ۳. ج: فیض ندارد

۴. الف: اهل هند؛ ۵. الف: مشهور بشیخ ندارد ۶. ج: رفیع ندارد

۷. ج: رفیع ندارد

نماید و گفتگوی در توحید کند، هر که کم آگاه این مقدمه باشد از دیگری اخذ فوائد سازد، شیخ قاضاً گفت که از ولایت با لادست چنین شخص لاف زن بسیار می رسند، چون شیخ عبد الله معاودت به گجرات مندو نمود شیخ قاضاً را بزرگانیش در معامله فرمودند که کشود کار تو از همان مرد لاف زن مقدّر است پس شیخ خود را به خدمت شیخ عبد الله شطّار رسانید، چهار روز بر در افتاده ماند اجازت نیافت، بعد از آن مشرف به قدسیوس شد، ارشاد یافت که از اسم و رسم پدر خود گذاشته به شطّاریه شهرت دهد، مقبول نمود بعد چندی از خرقه فخر ازل و ابد یافت و معاودت به وطن نمود حضرت سبحانه تعالی^۱ شیخ قاضاً را برکات عظیم عنایت فرمود، کمالات او اظهر من الشمس است و درین دیار مقدم و مرشد سایر مردمان شطّاریه اوست، در^۲ سال مایه عشر وفات نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن بزرگ و بزرگ راده، آن استاد گروه^۳ افاده، آن مست باده
 السست شیخ ابو الفتح هدایت الله سرمست خلف و خلیفه حضرت شیخ قاضاً شطّاریست، از بزرگان و کاملان دهر به غایت عالیشان اندر تصوّف و در بیان حقایق و معارف رتبه عالی داشت و کرامات بسیار از وی سر زده. در گلزار آرد که در آغاز جوانی از پرورش پدر خود باز مانده، آخر کار سلوک از صحبت حضرت شیخ ظهور حاجی حمید که ذکرش در خلفای شیخ قاضاً می آید تمام کرد، چون بعد تکمیل حقیقت و معرفت شیخ ظهور بدو خرقه داد و گفت پدرت شیخ قاضاً قدس سرّه این خرقه برای صاحبزاده عنایت به من کرده بود^۴ در پوش و رهنمای طالبان خدا باش و شیخ ظهور خود خرقه خلافت از شیخ ابو الفتح گرفت و خود را در خلفای او مشهور گردانید، سبحان الله چه ادای حقوق پیر پرستی و چه لحاظ آداب مرشد زادگی است. چون در سال نهصد و چهل و شش همایون بادشاه صوبه بنگاله گرفت در عایت ادب ملاقات با شیخ نمود، وقت باز گشت از نهایت منتها و دلداری همراه گرفته متوجّه آگره شد و در اثنای راه از دشمنان بادشاه را چشم

۱. الف. حصرت 'لخانه' قاضا

۲. الف: 'ار' سال

۳. د: 'استاد کرده' افاده

۴. د: 'کرد بود'

زخم رسیده، آشفتگی و پراگندگی در لشکر ظاهر شد، شیخ ناچار بقیه عمر در حاجی پور گذرانید، همانجا وفات یافت و مدفون شد. شیخ رکن الله خلفش و خلیفه سجّاده نشین شده تمام عمر به آداب صوری و معنوی و عبادت و ریاضت در علم و عمل در حال و قال حقوق سجّاده نشینی بجا آورده در پرده شد. شیخ کمال الدین قریشی خلیفه اوست، مرید شیخ عبد الرزاق جهنجهانویست آنجا باید دریافت.

موج احوال آن صدف گوهر اسرار دریای هاهوت، آن شهباز بلند پرواز صحرای لاهوت، آن امام اولیای متاخرین، آن برهان قاطع منکرین، آن به کثرت مجاهده طبقات فلکی دریده، آن به نیروی مشاهده به مقام ملکی رسیده، آن محب حبیب^۱ دست دو عالم برداشته، آن به تبدیل اشیاء علم کرامات افراشته، آن طرّه طرار از سلسله قادریه، آن غرّه ناصیه خانواده شطّاریه، آن مستغرق مشاهده ذات علی الدوام قطب وحدت شاهان میرسیّد علی بن قوام رشحات سحاب مداد به صحن قرطاس^۲ صفاتش از تیره روی خویش نادم و شرمنده و صریر^۳ ککک از نقطه پردازی بیاض اوصافش به فریاد رعد چون بید لرزان مانده، وی دلیل آن ربّ العالمین مظهر رحمت رحمة اللعالمین بوده، سیّد نظیر علی فرزند آن حضرت گوید که در سلسله عالیّه قادریه مرید پدر خود سیّد قوام الدّین سوانوی است که بدین وسایط به حضرت غوث الثّقلین منتهی می شود. سیّد قوام الدّین از پدر خود سیّد سعید حاجی الحرمین، وی از سیّد صدر الدّین راجو قتال، وی از مخدوم جهانیان، وی از مخدوم رکن الدّین ابو الفتح ذکریا، وی از شیخ بهاء الدّین ابو عبد الله، وی از شیخ محیّ المله والدّین عبد القادر گیلانی الی آخره و اجازت قلندریه از شیخ عبد القدوس معروف به شاه فدن بن شیخ الاسلام شاه عبد السلام قلندر یافت و نعمت چشت و مداریه و شطّاریه از حضرت شیخ محمّد اعلا بنگالی معروف به شیخ قاضاً حاصل ساخت و تمام عمر حصول کسب^۴ کمالات بوضع شطّاریان

۱. الف: آن 'سخت حبیب' ۲. الف: بصحن 'فرجامی' ۳. الف: 'حریر' ککک

۴. الف: 'کسب' ندارد

نمود، بر طریقهٔ این سلسله چندان مصروف بود که بعد از شیخ عبد الله شطّار از دیگری به عمل نه آمده باشد. نگارندهٔ اوراق در حین نوشتن احوال آن صاحب کمال متحیر بود که داخلی احوال ایشان به لُجّه قادریه سازد یا شطّاریه، شیئی دیدم که آن جناب از دست مبارک خود اوراق احوال خود را گرفته مقدم لُجّه شطّاریه بهتاد، الامر فوق الادب چنان کردم، الغرض سبّحانه و تعالی تصرفات عظیم و کرامات و افرو عشق کامل و ترك مطبوع و استقامت مستقیم به او عطا کرده، افتخار سلسله شطّار و متصرف معاملات مست و هوشیار کرده شیخ وقت گردانیده بود، کمالاتش را پابانی نیست، شمع مبارک خیر محمدی عالم متبحر به اراده بیعت به خدمتش رفت دید آن حضرت لباس سرخ پوشیده است به پاس شریعت متّفر شد، دست به بیعت نداد، شب در معامله دید آن حضرت به همان لباس در بر رسول صلی الله علیه و سلم غلطیده است و آن جناب می فرماید ای علی در حق تو علی ابن ابی طالب گوید که ثانی علی بلکه عین علی پس در حق اُمّت من دعاء خیر کن او برای اُمّت دعا کرد و شیخ اذهن جونپوری و قاضی خان ظفر آبادی که معاصر او بودند روزی با هم گفتند هر کس اوّل بمیرد احوال قبر بگوید اوّل آن جناب به جوار رحمت حق پیوست، این هر دو بزرگان بر مزارش رفتند و این مقدمه به خاطر داشتند، فی الحال قبر شق شد دستی بر آمد با کاغذ زرد بر آن این شعر^۱ نوشته بود:

چندین فنون شیخ نیرزد به نیم خس راحت بدل رسان که همین مشربست و بس
 شخصی از ساکنان جونپور به خدمتش عرض کرد که اولاد ندارم، فرمود: در
 قسمت تو نیست، گفت: از اولیاء حق که عین ذات حق اند کس بی بهره نرفته،
 پس آن حضرت پسر خود را فرمود اهلّیه تو حامله است، آن پسر به این بهیید،
 قبول نمود پس قاش پانی طلبیده به دهن مبارک خود برد فضله^۲ به اهلّیه خود به که
 بخورد چنان کرد همین که فضله آن پان به شکم آن نیک بخت رسید طفل از
 شکمش گم شده به شکم اهلّیه سائل در جونپور نمودار شد که شکمش بزرگ
 گردید، بعد چندی آن طفل را زائید، هنوز آن طفل در جونپور موجود و مشهور به
 این کرامت اند. سید نظر علی فرزند آن حضرت گوید میر سید قوام الدین پدر^۳ میر

۱ الف: شعر ندارد ۲ ج: د: آن به پسر داد که به اهلّیه ۳ ج: د: پدر میر سید

سید علی از سادات عالی درجات سوانه ناظم چکله مراد آباد بود. روزی با کافر جنگ نموده شربت شهادت چشید، مرقه شریفش در موضع بهوانی پور بر لب جوی بهوت از سنبهل بر سه کروه زیارتگاه خلق واقع شد، در آن معرکه میر سید علی شمشیری بر دوش راجه رد که تا سینه شکافته^۱ خون بر قلب او رسید صدای بر آمد شکمش چاک نموده دید دل او سنگ شده بود، دانست که دلش را باعث اعتقاد و پرستش بت سنگ گشته بود، اگر کسی پرستش خدا کند مورد ترجمه اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ گردد همان وقت ترك آن وادی نموده به جونپور پیش عم خود سید محمد خان سوانوی که حاکم آنجا بود آمد، اهلۀ خود را که دختر سید محمد خان بود از دارالامارة آورده بیرون شهر کلبه ساخت و به مشغولیها در آمد، بعد چندی به نظام آباد توابع اعظم گره در خدمت شیخ عبد القدوس قدن بن شیخ عبد السلام قلندر رفت، او فرمود فلان عار را بر کن، چنان کرد و گفت فرموده بجا^۲ آوردم آن روز شیخ عبد القدوس آن حضرت را پیش امام نماز نموده، شیخ قدن را هفت پسر بودند عالم هر هفت نماز عقب آن حضرت بخوانند، بعد فراغت نماز شاه قدن فرمود که قدن سات پوت نیثا علی سب نعمت لا ترجمه اش^۳ به فارسی آنکه قدن هفت پسر داشت و یک پسر هم چنان بر نه آمد که نعمت بگیرد و همه نعمت قدن علی به غارت برده پس از خدمت شیخ قدن آن حضرت با جمیع نعمت و عطای خرقه خلافت رخصت شده به جونپور آمد و از شیخ بهاء الدین جونپوری اخذ فوائد نمود به ریاضت شاقه در آمد پس در موضع آنجا آبادی موسوم به 'سرای میر' به نام خود ساخت و به عبادت و ریاضت در آمد از آن جمله اینست که سی سال به خادمی خدمت نه فرمود، هر چه می کرد از دست خود می کرد بعد از آن از خادمان کار و خدمت گرفت و بعدش بقیه عمر بر طریق شطاریان رفت و چندان طریق این سلسله را محفوظ داشته که سر دفتر بزرگان این^۴ خانواده گشت، ابتدا حال مرید نمی کرد، شبی پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم را^۵ دید که می فرماید ای علی دهل بر در خود می زنی و از احوال خلق غافل می باشی؟ عرض کرد یا

۱. الف: سینه 'شکافید' ۲. الف: 'بجا' ندارد ۳. د: 'ترجمه این' بفارسی

۴. الف: 'این' ندارد ۵. الف: 'را' ندارد

رسول الله صلی الله علیه وسلم دهل از تست و خلق از تست علی بیچاره در میان کیست؟ فرمود به تلقین و ارشاد خلق مشغول شو از آن روز دست مریدان به بیعت ستید و اکثر ساکنان عالم سفلی را به مقام علوی رسانید چنانچه بعضی از آنها را احوال نوشته خواهد شد. شخصی به خدمتش ظاهر کرد که من در معامله از جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم پرسیدم که از بایزید و علی قوام چه فرق است؟ فرمود بایزید بیرون حجره من و علی قوام درون حجره من، کمالات و خوارق عادات آن بی نظیر عصر و یگانه دهر هزار در هزار است بنا بر رفع محرومی اوراق و افزونی برکات از هزار یکی و^۱ از بسیار اندکی می نویسد. مولوی برکات الله خیر الدین پوری گفت، روزی آن حضرت نشست بود شخصی می رفت پرسید کجامی روی؟ گفت، به جونپور، فرمود، فلان حوض که بر سر راه است و بالایش درخت پپیل باشد زیر آن درخت فقیر بسیار اسم مبارک الله گرفته است آن شجر و آن حوض را سلام من برسان، چون آن کس بر آن حوض رسید شجر و آن حوض را^۲ سلام آن حضرت گفت، شجر فی الحال خم شد و آب حوض از جوش با شور و شغب ده گز بلند گشت و باز ساکن شد، میر محمد زمان راسخ مثنوی که در احوال آن جناب گفته این خرق را بدین نمط نوشته، در طفولیت آن حضرت بر حوضی و به زیر شجری که در سوانه وطن که در طفولیت بازی می کرد آن حا پیغام فرستاد و بر حوض و شجر این حالتها گذشته و از طرفه کرامت آن حضرت آن است که خشتهای مزار شریفش^۳ سنگ مرمر شده اند چنانچه این نگارنده اوراق به شرف زیارت آن جناب مشرف شده به چشم خود دیده چند درجه خشت بالکل سنگ مرمر شده اند و به خشت های درجه میانگی به این نوع سنگ مرمر شدن شروع شده است که نصف خشت خشت و نصف خشت سنگ مرمر، فرزنداناش می گویند که حکم است تا قام قیامت همه قبر سنگ مرمر خواهد شد و نیز هرگاه از فرزنداناش کسی بیمار می شود دست را بر آن قبر می نهند اگر اثر عرق معلوم می شود از زندگی او مایوس می شوند و واقعی است او می میرد، به

۳. د: 'و' سنگ

۲ الف: 'را' ندارد

۱ ج: 'از هزار یکی' ندارد

تاریخ بست و هشتم و به قوسی شب بست و ششم صفر سنه نهصد پنجاه و پنج هجری وفات یافت، در سرای میرتوابع اعظم گره متصل جونپور مزارش قبله حاحات سگان آن دیار است، رحمة الله علیه. میر سید محمود خلف و خلیفه میر سید علی قوام بسیار صاحب کمال بود، به نهم رمضان وفات یافت، ولی رمانه سید قوام علی از فرزندان میر سید علی قوام مرد بابرکت است و صاحب ریاضت.

موج احوال آن مورد عنایات بیکران، آن ولی برحق سیف زمان، آن محرم نغمه الست، قطب زمانه **حضرت شیخ مبارک بالا** نیست در خیرالبیان ملفوظ شاه عبدالرزاق جهنجهانوی نویسد، عموی زاده و برادر رضاعی شیخ عبدالرزاق جهنجهانه اعظم مرید و اکبر خلیفه میر سید علی ان بن قوام است^۱ آیه صحیفه کرامت و مطلق سفینه ولایت مطلق^۲ به غایت محاهد و نهایت مشاهد خوارق کثیر و^۳ مرتبه کبیر در تصوف داشت، از غایت جلالت طبع آنچه از زیانش بر آمدی فی الحال صورت گرفتی لهذا دوبار مرشدش حالات و کمالات او را سلب نموده بود، اول بار بدان جهت شبی در عالم وجد به دست شب گرد افتاد آن نشناخت که او درویش است، فرمود گردن تو شکستم چون به خانه رفت و خواست به راه زینه بر بام شود بیفتاد و گردنش شکست، شاه ان برین ماجرا مطلع شده احوالش را سلب فرمود، او پیوسته به گوشه افتاده می ماند. روزی فیل مست حاکم وقت سلسله را گسسته به شهر در آمد و عامی را هلاک ساخت، شاه ان فیل مست^۴ حیوان خون چندین بنی آدم کرده، فیل مست من اگر از حیوانی او را یافته کشته باشد تعجب نیست مبارک حاضر سازند شیخ مبارک را^۵ بیاوردند شاه عاشقان در بغل و کنار خود گرفت نعمتهای که ازو باز ستیده بود شی زاید کرده بدو عنایت ساخت آینده از نفس رانی احتیاط نمود، مدت ها آن حضرت بر آن طریق مانده شبی به کلبه ضعیفه برای آتش رفت او نداد و به نسبت شیخ دشنام شروع نمود، شیخ گفت^۶ ترا رنجی رسد و روان شد، پسرش به درد قولج مبتلا شده بمرد آن

۱. الف: 'است' ندارد

۲. الف: 'مطلق' ندارد

۳. الف: 'و' ندارد

۴. الف: 'مست' ندارد

۵. الف: 'را' ندارد

۶. الف: 'شیخ گفت' ندارد

زال این ماجرا به شاه عاشقان رسانید آن حضرت باز نعمت وی را سلب ساخت و این بار مایوس مطلق شده به جهنجهانه وطن خود رسید، حضرت شاه عبدالرزاق بخانه اش رفته تفحص^۱ احوال نمود و بعد دریافت خطی درباره شفاعت و سفارش شیخ مبارک به شاه عاشقان نوشته بر سمیل کرامت از جهنجهانه و سرای میر چهل روزه راه است جواب طلبید و بر حسب طلب شاه عاشقان شیخ مبارک را رخصت فرمود، شیخ^۲ به حضور مرشد رفته مشرف گشت و آنچه یافته بود مرحمت یافت، مدت حیات مرشد فصد وطن نکرد او را کرامت بیشتر است این مختصر گنجایش ندارد، مشهور است ورا بالادست از آن گویند که در کرامت و^۳ خوارق بلند است^۴ و در معاصران به کرامت بالادست مشهور بود و مکتوبات شیخ عبدالرزاق و میر سید علی قوام در مقدمه به شفاعت آن حضرت ملاحظه نموده ام چون تفصیل طول داشتند به این مختصر گنجایش نیافت.

موج احوال آن برگزیده کامل، آن محمود واصل، آن سرمایه سروری حضرت شیخ اله بخش گنج بخش گره مکتبصری، مکتبصر قصبه ایست از دهلی سی گروه فاصله دارد بر لب دریای گنگ متصل سمنهل، مرید شیخ مبارک بالادست است. در باغ معانی نذکره میر نقش علی نویسد و با توکل و گمنامی و قناعت ریاضات شاقه نموده طالبان را هدایت بخشید،^۵ جامع بود به علم صوری و معنوی همراه پیر خود در خدمت سید عاشقان رفت، سید عاشقان فرمود مبارک اله بخش این^۶ شیر در دام تو افتاده لایق صحبت علی است، پس به اجازت پیر خود مدتها در صحبت شاه عاشقان ماند و فیضها بر داشت و به پایه تکمیل تصوف رسیده، وقت رخصت مخاطب به خطاب گنج بخش^۷ شد پس تا چهل سال بر مسند ارشاد و طالبان حق را هدایت نمود، سید در مجلس وی بود که طشت شستن دست معه طعام حاضر آوردند به خدام گفت اول پیش سید طشت بدار که الهاشمی اولی بالتقدیم. در بداونی نویسد شیخ اله بخش چهل سال بر جاده فقر و قناعت تربیت

۱. الف: تحقیق احوال ۲. الف: شیخ ندارد ۳. ج: د: کرامات خوارق

۴. د: بلند است ندارد ۵. الف: هدایت بخشند ۶. الف: این ندارد

۷. د: بخش ندارد

طالبان نمود به صورت^۱ دید توکل و قناعت او صحبتش یاد از خدا می داد، به عمر هفتاد سالگی به طریق سیر در سنبهل رفت عجزه خدمت شیخ بیجو سنبلی عبده دهر و رابعه عصر تا مدت سی و پنج سال بی شوهر بود و غیر از اسرار افطار نمی کرد و غائبانه به آن حضرت ارادت آورده متمنای ارشاد گشت، شیخ گفت بغیر تقرری سنت نبوی ازین سخن ها سخن می رس، او بر محضر سوار شده به خدمت شیخ آمد^۲ و به حباله عقد شیخ خود را بداد، بعد چند روز هر دو ازین جهان در گذشتند، وفات شیخ اله بخش به عمر متجاوز از هفتاد به تاریخ نهم رمضان وفات نمود، حضرت شاه که قبرش در میرت مشهور به کرامت است از کمل خلفای شیخ گنج بخش اله بخش هست.

موج احوال آن مسترشد کاملان **حضرت موسی عاشقان بهرائچی** خلیفه میر سید علی قوام است بعایت بزرگ بود کمالاتش زاید از بیانیست و کدام کمال از آن زیاده تر خواهد بود که مرشدش فرمودی که موسی عاشقان و عاشقان موسی

موج احوال آن مردانه در جان نثاری **حضرت شیخ حاجی شطاری** مرید پدر خود است که مرید شاه عاشقان بود، برکات و تصرفات باهر داشت.

موج احوال آن مرد نبرد درد، آن به نمایش خوارق فرد، آن کاملان متمنای دست بوسی، شرف الولايت **حضرت دوست محمد شاه دوسی** وی^۳ را حق سبحانه و تعالی سلطان اقلیم عرفان و فرمانروای کشور امن و امان ساخت، نسبت بیعت از شاه تراب مرید میر سید علی قوام داشت، وی معاصر شاه عبدالرزاق هانسه بود فیما بین اتحاد زیاده از مقدمه تحریر داشتند^۴ بلکه شاه عبدالرزاق ازو به ارادت و ادب پیش آمده، روزی فرمود ای سید عبدالرزاق ترا فرزند نیست، يك فرزند در پشت فقیر است از سبب تجرد او ظاهر نشده، پشت خود را به پشت من مس کن آنرا به تو بخشیدم، شاه عبدالرزاق چنان کرد چون او را حق تعالی فرزند بخشید غلام

۳. الف: 'وی' ندارد

۲. د: شیخ 'آورده'

۱. الف: 'نصواب' دید

۴. الف: 'تحریر' است

دوسی نام کرد، وی را خوارق بلند و کرامت ارجمند بود، در لکهنؤ بر سر گومتی اقامت داشتی، وقتی بیمار شده، شاه عبدالرزاق به دیدنش آمد، فرمود کجا آمدی؟ گفت: برای حصول قدمبوس و ادراك صحت مزاج، فرمود دوسی چه قسم است؟ عرض کرد او هم بیمار است، فرمود من بقیه عمر خود را بدو دادم، رخصت شوید شاه عبدالرزاق التماس نموده القای آن حضرت را از القای فرزند عزیز می دارم فرمود برو آنچه شدنی است خواهد شد، شاه عبدالرزاق رخصت شد، آن حضرت بعد چند روز ازین جهان انتقال نمود. روزی شاه آفاق خلیفه شیخ پیر محمد لکهنوی از مرشد پوشیده برای افاده به خدمتش رفت، شب زیاده گذشته بود، کشتی نافت مضطر برگشت و از عدم حضوری مرشد آنچه شکایت می انگاشت^۱ طاهر کرد، آن حضرت برخواست و بر روی آب روان شد و شاه آفاق را فرمود بر قدم من قدم نهاده بیا، چنان کرد عبور دریا شد و آب از ته نعلین بالا نشد^۲ کمالاتش او ازین جا قیاس باید نمود مثل شاه عبدالرزاق هانسه خدیو ملک معنوی تابع او بود، از وفات شاه عبدالرزاق پنج سال پیشتر ازین جهان نقل نمود بر دریای گومتی مدفون شد. معتقدان عواقب بر مزارش گنبدی ساختند رحمة الله علیه.

موج احوال آن واقف اسرار مشرقین **شاه محمد حسین**، مرید و خلیفه شاه دوست محمد دوسی است، مشایخ عظیم به عایت قدم مستقیم داشت، مدام به مجلس سرور کائنات حاضر شدی، زهد و تقوی شرع و ورع را عامل بود، به غرة سفر وفات، از تذکره العارفین، آن به فضایل و کمالات محتوی شیخ عبدالحی سجاده نشین شاه محمد حسین است، در تذکره العارفین نویسد، در سماع غلو^۳ تمام داشت، غیر از داندۀ موسیقی را مرید نمی کرد و لهذا ارادتمندان در موسیقی مهارت بهم رسانیده بدو مرید شدند، روزی بعد زیارت شیخ^۴ المشایخ به کلبه می رفت، بچه های هنود دف زنان و سرودگویان رسیدند، اواز دست در افتاد، به مریدان گفت: در سرود موافقت به آن جماعه کنند، سایر مجمع را حالتی رو داد

۱. الف: 'نگاشت'

۲. د: 'بالا شد'

۳. الف: 'علوم' تمام

۴. ج، د: 'سلطان المشایخ'

هنود نیز بی خود شدند، جمعی بر دست آن صاحب کمال اسلام آورده بیعت کردند، بست و هفتم رمضان مایه اثنی عشر وفات.

موج احوال آن شربت فوت^۱ روح نشنه کامان شربت دیدار، آن باقوتی قوت قلوب ضعیف القلوب بیدار، آن از درد و تجلیات معرفت^۲ صاحب ضیاء، رئیس الابرار حضرت شیخ حاجی محمد ابن محمد عیسی، ساکن جونپور، از اولاد خواجه عثمان هارونی است، مرید پدر خود بود، که به چهار واسطه به میر سید علی عاشقان می رسید، ریاضات شاقه می کشید آخر الامر سکر بر وی به درجه غالب آمد که حالت جذب بهم رسانید، چنانچه اهلیه برادر کلانش اکثر پاه زنجیر کرده در حجره مقید می ساخت، چون وقت نماز تهجد می رسید بی آنکه کسی در حجره بکشداید در مسجد جله خود رفته به نماز تهجد مشغول می شد و بعد از آن از زنجیر پا آواز می داد و به حالتی سکر می فرمود، محمد باد پاپائین پانو، فقیر حاجی محمد دهنی پانو، ترجمه آن به فارسی این است که میر سید محمد بادپای چپ است و من پای راستم، آخر الامر شهره ولایت او شایع عالم گردید، مردم از جوانب و اطراف به تولایش بر آمد^۳ و به فیض بیعت مشرف شدند، از حمله خوارق عادات او این است که به خانه اش چاهی بود اگر رسن و دلو موجود نبودی خود اندرون چاه می رفت و وضو کرده بر می آمد، يك دفعه اتفاق رفتش به موضع سنجرپور متصل سرای میر افتاد و آنجا چند اشخاص چاه می کندیدند و آب بر نمی آمد، ایشان را صورت فقیر دریافته به منت و الحاح پیش آمدند و گفتند ما این چاه را کندیده ام آب بر نمی آید، درین مقدمه توجه فرمائید، اندکی آب دهن خود به چاه انداخت، همه چاه از آب پر شد و روزی وقت شام از سنجرپور عزم رفتن جونپور نمود، خادم گفت: جونپور دور است بر عصا خود و خادم سوار شدند فی الحال خود را در جونپور یافتند، در سته يك هزار و شصت و نه هجری وفات یافت. قبر در قریه خاصك پور به همسایه^۴ محله سیاه من محلات جونپور معروف و مشهور است.

۱. د: 'موت' ۲. الف: تجلیات 'معروف' ۳. ج: د: بتولایش 'در آمدند'

۴. الف: 'همسایه' محله

موج احوال آن مورد و خوارق پیر، آن درویش روشن ضمیر، آن از عاشقان علی عاشقان سیدی **حضرت شیخ مبارک خیر محمدی**، باشندۀ توابع ماهر است، مرید پدر خود شیخ خیر الدین مرید خواجه معین الحق، از فرزندان حاجی چراغ هند ظفر آبادی بود، به حکم پیر آنجا رندگی بسر برد و مزارش نیز آنجا است و نعمت و خلافت را^۱ از جمیع سلاسل از حضرت میر سید علی قوام هم داشت، شیخ مبارک در خدمت حضار رسیده تمنای تلقین نعمت ظاهر ساخت، دست مبارک بر سینۀ شیخ مبارک کشید خاطرش^۲ محو شد، شیخ حیران شد،^۳ علم حاصل کرده بودم تاراج یک سوار علم کلام دلائل و براهین تحصیل علم حقیقت آمده پس و غیر معلوم می نماید حق تعالی ترا^۴ چنانچه بعد حصول علم حقیقت روز^۵ اشکال از علم ظاهری از ولایت آن حضرت شیخ مبارک را یاد کرد^۶ این مسایل بده شیخ عرض کرد که نیست چنان توجه فرمود که سایر بلکه مع شئی زاید او را جواب هر هر مسئله را شافی داد، مولوی عبدالشکور از فرزندان شاه مبارک خیر محمدی خرقة دست به دست از آبای خود یافته و از شیخ محب الله اله آبادی و شاه جمال اولیاء کروی نیز نعمتها یافته صاحب^۷ خدیو نشاتین صوری و معنوی بود، سید درویش جد سادات مفتی محله جونپور و شاه سلطان محمود از فرزندان خواجه عثمان هارونی داماد و خلیفۀ آن حضرت بودند و هر یک صاحب ذوق و شوق و از مشرب^۸ صوفیه بهره کلی داشتند چنانچه آن سلك طریقه بیعت از خاندان شان منفک نگشته و شهرت اعتبار بزرگی فرزندان شایع عالم است، دیگر فرزندان حضرت شیخ مبارک در خیر الدین پور معموله ماهر قیام دارند.

موج احوال آن عاشق صادق^۹ سینه دریده، آن بعد مجاهده تمام جام وصال چشیده، آن فرزند حضرت علی و کامل ولی، اکمل الفقرا **حضرت شاه سید ظفر علی**، از سادات عالی درجات خاص سلیم پور و نسبت ارادت در خانوادۀ شطاریه

۱. د: 'رائد' ۲. الف: 'حاضرش' محو ۳. ۵ و ۴. در همه نسخه ها جای خالی دارد
 ۴. الف: 'یاد' گیرد ۷. الف: 'صاحب' ندارد ۸. الف: 'مشرف' صوفیه
 ۹. الف: 'صادق' ندارد ۱۰. ج: 'حضرت' سید شاه ظفر

مرید حضرت حاجی غلام مصطفی قاضی پیران، دهار که قصبه ایست در انواع برهانیپور د کهن داشت، از کمل مجاهدان و اکبر عاشقان شانی رفیع و حوصله وسیع داشت، ابتداء حال^۱ تا شرح مآل تحصیل علم نموده بود که جذبۀ طلب خدا به خاطرش غالب آمد، تنها به کمال تجرید دیوانه وار تابست و چهار سال جابجا به تلاش مرشد گردید از هیچ جا خاطرش جمع نشد، ناگزیر بر وضع ملحدان خود را کشید و این طریق هم برای همین تلاش بود، هم درین ایام درویشی دیگر که هم درد احوال آن حضرت بود به مصاحبتش^۲ در آمد و رفیق گشت، هر جا که درویش و مشایخ می شنیدند خود را می رساندند و درخواست راه خدا می کردند، آنها اول قدم ترغیب صوم و صلوٰۃ می نمودند، گفتمی که تربیت این امور والد من کرده^۳ است و از آنجا بر می گشت، بعد از آن از فقرای غیر اسلام مثل جوگیان و سنداسیان و بیراگیان ملاقات نمود، از عدم حصول مطلب از آنها هم منتفر گشت، بعد آن شهرت ولایت حضرت حاجی غلام مصطفی شنید، به د کهن رفت، چون به دروازه حضرت قاضی رسیدند آن حضرت در محله سرای بود نشستند، این قدر تصرف حضرت بر ایشان پیش ملاقات تاثیر کرد که درویش دیگر از غایت الحاد بعضی حرفات کلام مجید را در پای خود بسته بود خود به خود بکشد و تعظیمش بج آورد، چون حضرت قاضی بر آمد به ملازمتش مشرف شدند و عرض کردند مایان از مدت در تلاش کلمه الحق هستیم^۴ حضرت حاجی همان وقت چیزی در گوش آنها فرمود، تسکین کامل حاصل یافته بیهوش در افتادند، بعد افاقه به خانواده شطلویه شرف بیعت شدند و از اذکار و اشغال و اکساب طریق آن سلسله تلقین یافتند، تا دو سال به خدمتش بودند و فیضها ربودند بعد آن با نعمت و خرقة خلافت رخصت شده به دهلی آمدند، عالمی تولا نمود حتی که رئیس آنجا روی نیاز آوردند، چند سال آنجا ماند، قایم جنگ پسر محمد خان بنگش به خدمتش معتقد بود^۵ بعد چند روز از سلطان رخصت وطن خود به فرخ آباد شد و آن حضرت را به کمال نیاز مددی و به تمنا فرخ آباد آورد، چند سال آنجا ماند بعدش بدرالاسلام

۳. الف: 'والد این کرده'

۲. الف: 'بمصاحبتش'

۱. ح: 'حال ندارد: د: 'احوال'

۵. ج: 'د: معتقد گشت'

۴. الف: 'هستم'

گویاموی از غایت التجا و آرزو نهایت اعتقاد به بانس بریلی که خودش حاکم آنجا بود آورد، بعد چند سال که بدر الاسلام خان از حکومت بریلی معزول گشت، آن حضرت در سلیم پور وطن خود تشریف آورد و به موجب اشاره بطن نکاح نمود، دو فرزند حق تعالی او را عطا کرده^۱ سید ذوالفقار علی و سید علی که به زیور صلاح و فضائل انسانی آراسته موجود اند، کمالات و حواری عادات از آن بیشتر است که به تحریر آید، تاریخ و ماه سال وفاتش به نظر نه آمده، مرقد شریفش به موجب وصیتش در قصبه سهالی زیارت گاه خلق است، معاصر قدوة العارفین بود، انا لله وانا الیه راجعون. از خلفای او یکی شاه حب علی پسر سید حسن خان کو که محمد شاه بادشاه دهلی اول حال در وقت استقامت بانس بریلی به کمال نیازمندی ها پیش آمده مراتب عقیدت خود را ظاهر می ساخت و تمنای بیعت می برد، آن حضرت انکار می فرمود که تو عمده زاده هستی اجدادت راضی نخواهند شد، فقیر مورد الزام خواهد گشت، تا دو سال این گفتگو در میان ماند مگر در آداب و اعتقاد شاه حب علی فرق واقع نه گشت، آن حضرت از دریافت استقامت مزاجش او را مرید ساخته به اذکار و اشغال^۲ طریقه خود تلقین فرمود، بعد وفات مرشد خود در مرشد آباد بر کناره جوی بهاگیر نهی مکانی مصفا ساخته به ریاضات مشغول شد، بعد از مجاهده صاحب مشاهده گشت، اعیان آن دیار مطیع و معتقد کمالات او شدند، در آن نواح شهرت عظیم یافت، پس او قصد زیارت مکه کرد، قطع طریقان در اثناء راه او را شربت شهادت چشاندند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سلطان الاولیا عالی مقام، آن رئیس الاصفیا با رفعت و احتشام، آن اعظم رهنمای و اکبر وحید، قطب آفاق **حضرت شیخ ظهور حاجی حمید**، از محبوب ترین مریدان و اعظم خلیفه حضرت شیخ فاضلاً شطاریست، از اکبر محققان معرفت رب العالمین و اعظم مدققان در تصوف به غایت احترام و در تصرف^۳ نهایت احتشام داشت، صاحب گلزار نویسد که در گوالیار حضور

۳. الف: در تصوف

۲. د: کار و اشتغال

۱. ج: د: عطا کرده

زیستی، پدرش مولانا ظهیر الدین غزنوی بر وضع بازرگانی از غزنی به هند آمد، در سنه هشتصد و سی حضرت حاجی حمید متولد شد، چون يك ساله گردید مادرش زندگی قضا کرد، پدرش پرورش نمودی و مدام در حضر و سفر همراه داشتی، ناگاه شبی بر کاروان دردان رسیدند، ظهیر الدین شهید شد صبحی مقدم قصبه که نزول کاروان به سوادان بود برای تفحص و چگونگی احوال آمد، آن حضرت از درد تنهایی و بیکسی و یتیمی بر خاک در جزع و فزع بود، مقدم آن حضرت را بر داشته در کنار گرفت و از گوشه زنی پیدا شد پرسید تو کیستی؟ گفت: دایه این طفل منم، پس به کنارش داده به خانه خود برد و پرورش می نمود، چون به سن خرد رسید به اکتساب دانش کوشید، چون آن مهم به کفایت انجامید آن قصبه را گذاشته به گوالیار مقیم شد و به خدمت شاه قاضاً شطاری پیوست و به سلسله او ارادت آورده در اندک روزگار از یمن تلقین مرشد فایز به مطلب حقیقی گشت، بعد وفات پیر در خدمت مخدوم زاده شاه ابوالفتح هدایه الله سرمست گذرانید، چون از عمر شریفش چهل سال گذشت اجارت و خرقه و خلافت از مرشد زاده گرفته به سفر حجاز پرداخت، چنانچه این احوال مفصل به احوال شیخ ابوالفتح نوشته شد، پس در اثناء راه به هر معرکه رسیدی از مشایخ آنجا فیضها ربودی چنانچه طریق سلسله اویسیه را از خدمت شیخ علی شیرازی که علی ثانی لقب داشت و مرید شیخ عزیز الله ابن عبدالله مصری است و به روایتی اوبی واسطه از روح ابوالوقت خواجه اویس قرنی یمنی مرید شد و مشرب چشمتی از شیخ محمد عنایت چشمتی که بزرگ خلیفه خواجه معین الاسلام خلیفه شیخ حسام الدین مانکپوریست اجازت و خلافت یافت، آخر مساسك حج بجا آورده شیخ حمید عازم طواف مدینه منوره شد، چله چهل سال به شرف جاروب کشی روضه اقدس نبوی علیه السلام گذرانیده، چون به سن کبیر رسید به حضور روضه منوره استاده ملتمس گشت که بنده را ناتوانی و پیری دریافت می شود، فرزند صوری ندارد و امانت های بزرگان که با خود دارد به که سپارد؟ در جواب دو خرد سال را مشاهده کردند از سید که این ها به تو در هند مشاهده خواهد افتاد پس اربین دستوری به هند رسید، چون به

دیار گوالیار آمد بعد چندی شیخ پهل و شیخ محمد دو برادرانش هفت و هشت ساله به تلاش رهنمای معرفت الهی می گردیدند، آنها را بخود کشید و تلقین نمود، بعد دو سال شیخ پهل را همراه گرفته به صوب بهار سیر نمود و شیخ محمد را در کوه چنار به کلبه عبادت و ریاضت گذاری مشغول ساخت، پس از سیزده سال و چند ماه آن حضرت از بهار برگشت، شیخ محمد ملاقات نمود، کتاب جواهر خمسہ که او تصنیف نموده بود ملاحظه کرده پسند فرمود، در بست و سیوم ذیحجه سال نهصد و سی وفات فرمود، به زمین بهار و سارن مدفون شد، رحمة الله علیه. قاضی نور الدین صوفی خلیفه حضرت شیخ ظهور حاجی حمید بس بزرگ بود، بست و پنجم جمادی الاول وفات.

موج احوال آن خدیو کشور عشق و عرفان، آن سلطان ممالك خرق و برهان، آن به جناب احدیت منظور و مقبول، اکمل العصر حضرت فرید الدین احمد معروف به شیخ پهل از درویشان عالی مجاهده، ققرای مدام مشاهده، به عایت رفیع القدر و به کمالات مشهور مشابه پدر بود، خلیفه حضرت شیخ ظهور حاجی حمید است. صاحب گلزار الابرار نویسد نصرت بر قلوب عالم به علوت تمام داشت، از شاه تا درویش و از بزرگ و خرد زمانه مرید او بود و مولانا جلال بودی، فراوان اقسام دعوت می دانست، همایون بادشاه مرید او بود و مولانا جلال پتنوی که مرد بزرگ صاحب دانش صوری و معنوی استاد همایون سلطان بود و از سلسله سهروردیه بهره وافق داشت و مولانا محمد علی که در خانواده نقشبندیه علم ارشاد و تلقین بر افراختی به سبب موافقت بادشاه وقت لاچار شده و ارادت به شیخ پهل دادند و در سنه نهصد و چهل و هفت که شیر خان سور...^۱ یافت در نواحی قنوج ناپدید شدند، از قول شیخ^۲ پهل است که شیخ فضل الله بنگالی و برادر شیخ محمد و فقیر پهل سه تن در کوهستان به آهنگ ریاضت در آمدیم، باشندگان آنجا خبر دادند که از دو سال از بزرگان خود شنیده آمده ایم که درین عار درویشی به خدا مشغول منزویست و ما هیچ کس را مقدور ملاقات نیست،

۱. خوانده نشد ۲. الف: 'شیخ' ندارد

به درخواست ما نشان آنجا بخشیدند، ما هر سه کسی در آن غار در آمدم، چون قدری راه رفتیم پیرزنی نورانی جبین بر سجاده نهاده مراقب یافتیم، از رسیدن ما آگاه کردند^۱ برخاسته پیش آمد و نهایت مهربانی و تفقّدات نمود، هر يك را به خطبی سر بلندی بخشید و از الفاظ معرفت و حقیقت خبر داد بزودی در حلوت در آمد، پس از ساعتی آواز دادم که برگردم و رخصت شوم؟ پاسخ آمد که او واصل^۲ حق گشته، سامان این سفر مهیا داشت، به کار داشته به خاک سپردیم، شیخ پهل را به دوستی همایون بادشاه مرزا همدال شهید کرده، مدفن مبارکش بر در قلعه بانه بر کوهی که قبه ابست واقع شده، رحمة الله علیه.

موج احوال آن فوّارة فیض گونا گون، آن محو مشاهده ذات بی شبه و بی نمون،
آن انبی ساهر علوم، آن به فتای احدیت معدوم، آن مرناض به گروه جان سپاری،
غوث الاولیا حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری، بن خطیر الدّین بن عبداللطیف بن معین الدّین قتال بن خطیر الدّین بن بایزید بن قدوة الواصلین الکبار شیخ فزید الدّین عطّار و در خانواده شطّاریه مرید و خلیفه و نذر قبول به فرزند شیخ ظهور حاجی حضور عرف حاجی حمید است. اسم شریفش شیخ محمد بود، چون به شرف بیعت مشرف شد او فرمود شیخ محمد غوث، مردم معترض شدند، بی دریافت احوال غوث خواندن چه معنی دارد؟ گفت به این طریق است اگر کسی فرزند خود قطب عالم نام کند بآک ندارد، غرض که مرناضان وقت و ممتازان ملت به غایت مجاهد و مرتبه نهایت را مشاهده، در علم نکشیر بی نظیر و مقدمات کرامات صاحب افسر و سریر، مرجع علمای عالی مقام و مرشد کاملان خبرت التزام، فیضش به حکم اکثر بر خاص و عام دل پذیر بوده است و قبولیت و کمالات او ازین جا قیاس باید کرد که رسول صلی الله علیه و سلم در معامله او را پیش امام نماز جنازه شیخ احمد محمد نارنولی گردانیده و سلاطین وقت به ارشادش حلقه فرمان برداری در گوش داشتند، در او را غوثیه تصنیف آن حضرت دیده شد که این بیچاره را پردگیان سرادقات عزت برداشتند جامه خلافت عطا کردند و به جای خود نصب

۱. ج: آگاه گردید؛ د: گردد؛ ۲. الف: داخل حق

کردند و وارث نمی گردانیدند، پس^۱ به موجب حکم پیر خود شیخ ظهور به طرف چنار رفتم و در کوه ها و برها دوازده سال خلوت و چله کشیدم و در هشت ماه سه بار خورده بودم، آنجا مردم برای بیعت از فقیر متمنا شدند، چون ما و ن این امر نبودم عذرها نمودم، واسطه خدا و رسول به میان آورده مرید شدند و فقیر اذیتها کشید. آخر فقیر را حضرت بایزید بسطامی پیش حضرت صمدیت برد، فرمان آمد^۲ از حال کبریایی اطلاع نمودم، هر که ترا از ما خلاص بیند خلاص داری بود، سلسله^۳ تو حکم دریا دارد هر که در آید پاک گردد، پس رسول الله صلی الله علیه و سلم ارواح سایر اولیاء را طلب فرموده قولست فقیر آشکارا ساخت، ازین حنسن سشتر مکاشفات که آن حضرت را در عالم معامله رو داده آنجا نوشته است این مختصر گنجایش آن نیافت. در بداؤنی نویسد از روز ترك تا روز وفات لفظ من از زبانش بر نه آمد، غله که به کس عنایت نمودی گفتمی که این قدر میم و نون به فلان کس دهند، علم دعوت از برادر کلان خود شیخ پهل تلقین یافته، چندان^۴ شرایط او را به پایه انتهار رسانیده که در هندوستان از دیگری به عمل نه آمده، بعد از فتورات هند که شیر شاه سوری در پی آزار آن حضرت شد سفر گجرات اختیار نمود، در سند سلاطین آنجا به نیاز و اعتقاد پیش آمدند، چون از گجرات به آگره آمد سلطان وقت یعنی همایون بادشاه مرید شد، پس بعد چندی به گوالیار رفت و بر مسند ارشاد نشست و به تربیت طالبان مشغولیها گزید و عالمی را از فیض مملو ساخت و اکثر مردمان عالی قدر از یمن تلقینش به مرتبه تکمیل رسیدند، شیخ وجیه الدین گجراتی عالم علوم صوری و معنوی باوجود بیعت جای دیگر و حصول چندین کمالات عاشیه او را بردوش خود گرفته، شخصی گفت: مثل تو عالم امی را مرشد گیرد، گفت الحمد لله پیر من مثل پیغمبر من امی است، يك کرور تنکه مدد معاش داشت جمله صرف محتاجان می نمود، کمالات و خوارق عادات او زیاده از اندازه تحریر است تا کجا شرح دهد، کتاب جواهر خمسہ و اوراد غوثیه تصنیف آن جناب، اگر کسی به نظر تحقیق بیند داند که امی را این قدر علم صوری خرق

۱. الف: 'پس بحکم پیر'

۲. د: فرمان 'آید'

۳. ج: 'سلسله' ندارد

۴. ج: یافته 'چندان'

عادت است. بعد از عمر هشتاد سالگی در نهصد و هفتاد هجری در آگره وفات نمود و به گوالیار مدفون شد، رحمه الله علیه، 'صاحب دعوت و معارف' تاریخ اوست.

موج احوال آن 'کریم، آن ابن الکریم، آن در محبت و عشق مستقیم، آن مقبول در گاه شیخ نورالدین ضیاء الله، خلف و خلیفه غوث الاولیا است^۲ در فقر و تواضع و اخلاق پسندیده اطوار در مجاهده و مشاهده جویای اسرار، شانی بزرگ داشت. در گلزار نویسد، تمام عمر به استقامت عبادت کرده در سال نهصد پس در رحلت پدر بزرگوار خود به گوالیار چند روز مجاورت روضه منوره نموده به آگره رفته اقامت گزید، خانه و خانقه ساخته سی و پنج سال چله نشین کلبه خدا شناسی بود، پیوسته در حلوت با خلق آمیزش سلوک و حاجت روای محتاجان کوشیدی، در علم حدیث شاگرد محمد طاهر نهرواله و تحصیل سائر فنون از شیخ وجیه الدین گجراتی کرده، در حمیع علوم استاد وقت گردیده، در ظاهر اگرچه دروغ سجاده نشینی صورت نیافت به باطن سرلابیه از جنبش آشکار بود و خرقة خلافت پدرش در حین حیات خود به هنگامی او سند حدیث می کرد و مع شیخ نور محمد فرستاد، به سیوم رمضان سنه یک هزار و شش از دنیا به عقبی رحلت فرمود، رحمه الله علیه.

موج احوال آن آماده کیفیت درویشی شیخ حمزه بن شیخ سدید قریشی در گلزار نویسد، وطن او دیپالپور مالوه از اولاد خواجه بهاء الدین زکریا ملتانی مرید شیخ ضیاء الدین بن غوث الاولیا بود، پرهیزگار نیکوکار خجسته کردار بایدش شمرد، وجه قوت خود را از مزدوری ظروف ساری مس و روئین می کرد و ندور و فتوح از کس نگرفتی بلکه از مزدوری خود به دوستان ایثار کردی، در سال هزار و پنج ازین جهان نقل نمود به وطن خود مدفون شد. سه پسر گذاشت از آن جمله دو پسر بر روش پدر بودند.

موج احوال آن جانشین بزرگان لا کلام شیخ بده عبدالله نام، گراسی فرزند و سجاده نشین غوث الاولیا است و مادرش از اولاد حضرت گنج شکر بود، در

۲ الف: 'است' ندارد

۱ ج: 'آن' ندارد

گلزار نویسد که تلامذه شیخ وجیه الدین گجراتی و شیخ مبارک گوالیاری و راوان علم در برداشت، عباى رموز دانی **کنت کنزاً مخفياً** بر دوش او باید شمرد و سخاوت او انتهایى ندارد، بعد وفات غوث الاولیا اکبر بادشاه جهت تعمیر روضه پدرش خواست، گفت، معلومی که منظور خواطر سلطانی است به فقرا امداد شود که خطیره ساخته شمه مصرف درویشان سازد، مقبول افتاد، بر علوهمت و رموزدانی اکبر بادشاه او را به لباس سپه گری انداخته به انواع مرحمت و عنایت مصاحب خود گردانید و یک بار به و کالت به ایران فرستاد، روز وفاتش از غایت ایثار و عنایت به خانه او چندان بر نه آمد که به تجهیز و تکفینش کفایت کند، در سنه یک هزار و چهارده که جهانگیر بادشاه جلوس ممالک بعد پدر خود نمود، او دستوری خواست که فقیر زاده ام به خواهش خلد مکان به این وادی کمر بسته بودم، اکنون عمرم به پایان رسیدند سر آخرت هم ضرور، بادشاه وقت اجازت ترک داد پس دل به عبادت الهی و جاروب مزار پدر بزرگوار تحریص داده نشست، از آن باز قدم او را لغزش نه آمد، در سال یک هزار و بست و یک وصال به دوست یافت، پهلوی قبر پدر نامدار مدفون گشت رحمة الله علیه.

موج احوال آن بیت فقرار دیف شیخ عبداللطیف بن شیخ نور محمد احمد آبادی

در گلزار نویسد پدرش نور محمد را غوث الاولیا برای خدمت فرزند خود شیخ ضیاء الله به مصر نهر و اله فرستاده بود، چون تولد شیخ عبداللطیف^۱ در فقر و فاقه شده بود چون به پایه خرد رسید آن استعمال پرورش فقر و فاقه برای سلوک او در فقر اختیاری^۲ نادر افتاد و پایش ثابت بر توکل ماند، از مشرب شطاریه بهره یافته به انزوا نشست تمام عمر از کس هیچ نگرفت و به این شعر مولانا جامی عمل نمودی:

جامی مکن اندیشه که تغییر نیابد
در روز ازل آنچه^۳ مقدّر شده باشد

در سنه هزار بست و دویم رحلت نمود رحمة الله علیه.

موج احوال آن درویش بامسرت و ابتهاج، شیخ صالح حافظ بن خان

۱. الف 'عبد اللطیف' ندارد ۲. د: 'اختیاری' ندارد ۳. الف: 'آنچه' ندارد

محمد بن تاج مرید شیخ ضیاء الله بن غوث الاولیا، در گلزار نویسد مولد جاپنیر گجرات،^۱ در صلاح و تقوی و توکل و استقامت قدم را استوار داشت، حفظ قرآن کرده، پیوسته به تلاوت اشتغال داشتی و اذکار و اشغال اوقات عاقل نبودی، از ابتدای حال تا انتها همیشه توکل گزین بود، تا آخر وقت مجرد ماند، یک خرقة از شیخ القلوب و یک از شیخ جلال شطاری و از اکمل الدین برهان و از شیخ روشن و از فرزندان غوث الاولیا نیز خرقة یافته و از دیگر مشایخ دیار که در آن روزگار بودند، درباره او نیز قبولیت فیض رفته، بعد از وفات پیر خود شیخ ضیاء الله مسافرت نمود، در مندو اقامت گزید، بقیه عمر همانجا مانده گذراند، از هزار و بست و دو سال پیش گذشته که با نگارنده گلزار در سفر رفیق و در وطن همسایه مهربان است.

موج احوال آن مجرد طریق طریقت، آن مفرد حقیقت حقیقت، آن وجه معقول حقیقت الله، فاتحه مهمات **حضرت شاه نصرالله**، از نژاد خواجه جنید بغدادی، در تجرید مرتبه تفرید داشت، بسیار بزرگ و ممتاز وقت و مرتاض زمانه بود، قوت کمال و علوت احوال او را ارین جاقیاس باید کرد که اکبر بادشاه چوبه لکهنورسید به دیدن او رفت در حجره خود را وانکرد و رخصت ملاقات نداد، بادشاه چون به کاکوری به جهت ملاقات شاه بهیکه رفت شکایت غیر التفاتی شیخ را بیان نمود، شاه بهیکه بادشاه را به خدمتش آورد، بادشاه دید که دو شیر عقب شیخ استاده انتظار حکم دارند، چون بادشاه از مجلس برخاست چند طبق پر از زر سرخ و فرمان پنج هزار بیگکه زمین در خدمت شیخ فرستاد، مقبول نه فرمود، در ملفوظش آرد که به عمر دوازده سالگی به موجب امر باطن در خدمت شیخ محمد غوث گوالیاری بیعت نمود و مجاهدات شاقه کرده به مرتبه تکمیل رسیده مورد عنایت خرقة خلافت گشت، روزی نشسته بود که مسخره چند از روی امتحان زنده را کفن کرده پیشش آوردند و درخواست نماز جنازه کردند،^۲ گفت مرشدم

۱. الف: از بن غوث الاولیا است در گلزار نویسد مولد جاپنیر گجرات، ندارد

۲. ج: د: جنازه نمودند

در خانه است هرگاه برآید نماز خواند، آنها تعجیل کردند و مبالغه از حد گذرانیدند ناگزیر همین که تکبیر گفت آن شخص مرد، بعد نماز هر چند سعی کردند که او برخیزد و درویش را تمسخر کنم او مرده بود، به جرز و فغان درآمدند، شیخ محمد غوث از شور و غوغا از خانه بر حقیقت حال مطلع شده به سید تاج الدین فرمود که نصر الله را ماندن لکهنو مقدر است اظهار چنین کرامات آنجا باید، آن حضرت گفت که در لکهنو حسد به درجه دریافت می شود، شاه بدیع الدین مدار از آنجا آورده شده نصر الله چه طور خواهد گذرانید، فرمود حسدان او تا قیام قیامت زیر زمین خواهند بود، پس همراه سید تاج الدین به لکهنو آمد حابی که مزار شاه پیر محمد لکهنویست شبی گذرانیده در مقامی که امروز^۱ در آخرت اوست آنجا برو، جنگل بود اقامت گرفت و به عبادت مشغول شد،^۲ عالمی به وی تولا نمود به حلقه ارادتش درآمدند، کمالات و خوارق عادات او زیاده از تحریر است، بعد هفته مدام از خضر علیه السلام او را ملاقات و تلقین بود، نقیه عمر در لکهنو گذرانیده به یازدهم رجب در عهد اکبر بادشاه ازین عالم به ملاء اعلیٰ شتافت و فرزنداناش که به روضه او مجاور اند از اولاد شیخ سکندر برادر آن حضرت که مزارش نیز اندرون روضه شیخ است باشد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در عقیدت یکسو شیخ ماکهو، مرید غوث الاولیا است. مجردانه زندگی کرد. در گلزار نویسد مدتها بر وضع توکل گذرانید، به سرود و سماع معرفانه سلوک کردی قوالان خوش الحان مدام حاضر خدمت او بودی، در چهل سالگی بر بناچهره هانسو نام فریفته خاطر شد، از یمن توجه دلی او آن محبوب توفیق توبه یافت و در معامله درویشی درآمد، خدمت عاشق به جان پیش گرفت به ارشاد و هدایت او راه صفا سپرد و در حنجره لحن داودی داشتی، در سال هزاردهم وفات یافت، رحمة الله.

موج احوال آن رونده راه سرمد شیخ سراج محمد، خلیفه غوث الاولیا است از دانش کسبی و وهبی آگاه و از علوم متداوله غریبه بهره مند، در گلزار

۱ ج، د: آن روز در ۲ ج: مشغول گشت

نویسد بر مخزن شیخ نظامی گنجوی شرحی نوشته که معدن حقایق است بلکه کلید مشکل کشائی آن گنجینه ناپیدا در به دست روزگار سپرد، در سال نهصد و هشتاد و دو از خاندیس آمده در برهانپور خانه گزیده، به اندازه درس و تلقین به عالم فیض رسانید در شعبان سال هزار و دهم به عالم قدس خرامید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جلیل القدر صاحب جلال، آن صاحب ارشاد اهل کمال، آن دایم به یاد دوست در بیداری، نقش نگین محبت میر تاج الدین علی جلال بخاری، جامع میان علوم حسبیّه و نسبیه مرید و خلیفه شیخ غوث محمد^۲ گوالیاری بود، از بخارا به سبب بعضی وقایع که در آن دیار واقع شد برآمده ملتهای در دهلی و غیر آن گزرانیده بعده به خدمت شیخ محمد غوث پیوسته تربیت ها یافته به مرتبه تکمیل و ارشاد رسید و در تربیت مریدان دستی قوی داشت، شاه نصرالله از نژاد خواجه جنید بغدادی مرید شیخ غوث گوالیاری و اکبر بادشاه به خدمت او رسیده، او در عهد اکبر در لکهنؤ مرد، اولادی نداشت و مجاوران او از اولاد شیخ سکندر برادر او هستند که مزارش نیز اندرون روضه اوست، ساکن قریه روضه نواح لکهنؤ استرشاد از وی گرفته بود. نقل است سید در علم دعوت و عمل آن کامل و صاحب نفس بود و دستگاهی قوی داشت شاه نصرالله به اجارت وی به اربعین نشست، در اوایل اعتکاف چیزهای عجیب و غریب مشاهده نمود، گویند شیخ پارچه لحمی در گوشه حجره^۳ خود دید و آنأ فأنأ آن لحم مثل جنگ پرباد منفخ می شد، در اندک فرصت گوشت از زمین ناسقف به نظرش در آمد و کار به جایی رسید که به زانوی شیخ متصل و محیط او گردد، آن وقت رعبی و هراسی در ذات وی اثر کرد، همین که بر رخ مرشد خود نمود می بیند که سید بر در حجره رسید می فرماید که بابا نصرالله مستقل شو و هراس مکن و در کار خود باش فی الحال تقویتی در باطن وی پیدا شد و هرچه بود ناپدید گشت و سبب آمدن او در دیار لکهنؤ برین وجه منقول است که سید حضور بود، روزی به خاطرش گذشت که يك کس را به فرزندی گرفته تربیت باید کرد، چنان اتفاق افتاد که از بشارت

۱. الف: 'حسبیّه و نسبیه' ندارد ۲. ج: د: 'محمد' ندارد ۳. ج: 'حجره' خود

روحانیت پسران^۱ خود به جانب اوده مسافر گشت، سیر کتان در زمان سلطان جلال الدین بادشاه در قریه کسمندی نواح لکهنو رسید و چندی در آنجا توقف کرد، شیخ شبی در عالم رویای بشارت یافت که لکهنو رفته توطن اختیار کند و صورت شیخ احمد نظمی در معامله به وی نمودند که فرزند معنوی^۲ تست پس از آن وقت در غایت شوق در تجنیس فرزند موعود می بود و رفقا را نیز اشاره به تلاش به آن حلیه فرزند فرمود، آخر شیخ احمد را در قصبه کاکوری یافت و از واهبات الهی دانسته در لکهنو آورده تربیت کرد و توطن اختیار نمود، رئیس وقت روی نیاز بدو آوردند، مزار شریفش در قلعه خانگی لکهنو، رحمة الله علیه.

موج احوال آن به تلاش وصل دوست بی آب و دانه، آن در مجاهدات شاقه فرد و یگانه، آن مطلق بیخبر از امور دنیوی **حضرت شیخ بهیکه**، لکهنویست در منتخب التاریخ مسطور است که وی لکهنویست به کنار آب گوشتی درون جنگل میان غاری دور از آبادانی که کس بدان چاره نمی تواند برد و مخفی می بود و در هر هفته يك بار بعد از نماز دیگر روز جمعه افطار می کرد پیر زالی در خانه او بود که پاره نان خشك با میوه درخت کنار که خود نشانده بود برای غذای او می آورد، اگر کسی ارتکاب به مشقت مزید نموده به زیارت او می رفت، او در راه وقت معین بر در حجره آمده می نشست و سختی اصلا نمی کرد، شیخ عبدالقادر صاحب تاریخ بداؤنی نویسد در وقت حکومت سلطان حسین مرحوم در لکهنو فقیر با یار دیگر عبدالرحمن خان نام خلیفه حسن خان به قصد ملاقات او رفتیم و او را پوست براستخوان دیدم و ماران بسیار بزرگ از درون غار بیرون می کشید و اذیت او را نمی رسانید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در فن تصوف مدقق **میر سید محمود محقق** از اولاد میر سید علاء الدین کنتوری کامل خلیفه شیخ محمد غوث گوالیاری است. جامع بود میان علم ظاهر و باطن و کرامت، در نهصد و هشتاد و سه وفات یافت. شیخ

ج: د؛ پیران خود

ج: ۲؛ معنوی ندارد

ج: ۳؛ نه نشست

عبدالغفور صدیقی احمد پوری مرید و خلیفہ میر سید محمود مدقق و محقق است، مردی مرتاض بود، مدت شصت سال مجاہدہ نمود تا آنکہ بہ مشاہدہ مبدل گشتہ، در سنہ یک ہزار و سی و سہ وفات نمود.

موج احوال آن دویم در محب اللہ شیخ ودود اللہ بن شیخ معروف صدیقی است. نام او شیخ لاد بود، آنای کرام او بہ شیخ عبدالرحمن پسر حضرت صدیق اکبر می رسند^۱ رضی اللہ عنہ، مرید غوث الاولیا است. در گلزار نویسند دوازده سال در خدمت پیر بزرگوار خود بودہ طریق اشتغال مشرب شطّار و روش اذکار و سند و دعوات معلوم کردہ بہ قید عمل آورد، چون پیر او ہجرت بہ گجرات از گوالیار نمود او از سعادت رکاب او باز مانده چند سال بہ قصبہ رشتہ از مضافات مالوہ گوشہ گزید، چون آن ملک ہم در تصرف اکبر بادشاہ آمد از آنجا بہ خاندیس رفت در قصبہ جامود اقامت کرد، آن وقت عمر شریفش از صد متجاوز بود، همانجا بہ روایت شیخ الاولیا آرد کہ ہمراہ پیر خود شیخ محمد لشکر عارف بہ ملازمتش رسیدیم، پیر نورانی دیدم کہ آثار ولایت و اطوار کرامت بر جبینش آشکارا بود، در نہصد و نود و سہ ازین جہان نقل فرمود، در جامود مدفون یافت، رحمۃ اللہ علیہ. خلفش شیخ اسماعیل بست سال در خدمت شیخ الاولیاء ریاضات کشیدہ در سال ہزار و ہستم بہ اجازت پیر بر مرقد پدر بزرگوار خود رفت.

موج احوال آن مورد حال یقینی شیخ احمد متوکل اجینی، اجین شہریست توابع مالوہ، وطن او دیار ہند است. در گلزار نویسند خرقہ خلافت از حضرت غوث الاولیا داشت، بہ ذکر نہانی و زبانی پیوستہ اشتغال پاس انفاس داشت، تدبیر خردی را گہی نہ پستید و در زمان شیر شاہ سور از وطن بہ اجین افتاد و ندور و فتوح غیر از یک روزہ قوت نمی گرفت، نگارندہ گلزار را بہ او دوستی ہا و محرمیت کلی بود، در سال نہصد و نود و ہشت وفات در^۲ کنارہ حوض بیرون قلعہ اجین پیوستگی دارد مدفون شدہ، رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبداللطیف نام جانشین گذاشت کہ چراغ خلافت را بہ انواع اخلاق و تواضع روشن ساخت و ار شیخ القلوب

۱. الف: 'در' ندارد

۲. 'بر' مسند

برهانپور قرآن سرمایه حقایق و معارف برگزید، در يك هزار و هفت هجری وفات یافت، رحمة الله عليه.

موج احوال آن در اقلیم معرفت مدام رحیل **شیخ ضیاء الله** موسوم به **اسماعیل** وطن اصلی او بگوالیار، گوشه نشین در قصبة دسور، به زمان ابراهیم شاه لودی خرد سال بود، به عمر پانزده سالگی به خدمت شیخ رضی بن شیخ صفی چشتی سوانیه که از خلفای غوث الاولیه بود آئین و رسم بیعت بها آورده در اندک روزگار به تشریف خرقة خلافت مشرف شد، آخر نود سال کم و بیش در زمین مسجدی که به پهلوی خانه اوست حجره در حجره کنده به خدا پرستی و دین گذاری و جان پروری گذرانید، در عمر صد و پنج سال پانزدهم جمادی دوم سال هزار و نهم رخت آخرت بربست و در همان زمین مسجد مدفون شد، چهار پسر داشت و از آن جمله شیخ حبیب علم جانشینی فقر بر افروخت.

موج احوال آن عاشق ذات رب **شیخ جلال بن طیب**، در گلزار نویسد از فیض پایان حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری است، در پله پرهیزگاری از سلوک او گرانی داشت، به پایه خداشناسی دهر بود، قوت از شیوة قرطاس فروشی نمودی، وقتی که شیخ محمد غوث هجرت به صوب گجرات نمود شیخ پسر خود شیخ محمود نام را مرید شیخ ^۱ محمد غوث کنانید و خود نیز فیض یاب گردید، گویند او چند سال به يك پیرهن گذرانید بدین طریق اگر آستین پاره شدی نو دوختی، اگر بوسیده شدی به تازه پارچه پیوند کردی بر همین دستور تازنده بود به همین جامه کهنه بسر برد ^۲ رحمة الله عليه.

موج احوال آن صاحب ایثار و اسرار، آن به مشاهده شاهد آسرسار، آن درویش با هیبت و شوکت **حضرت شیخ دولت**، در گلزار نویسد پسر شیخ عبدالملك می زیست، مشرب شطاریه داشت، شاگرد و مرید و خلیفه شیخ بدهن

۱. الف. 'شیخ' ندارد ۲. الف: 'کهنه مرد'

۳. الف 'شاهد' ندارد

می زیست، اول حال^۱ از مرشد خود اکتساب رسمی دانش به پایه تکمیل^۲ رسانیده آخر مرید شده به خرقة خلافت ممتاز شد و از شیخ ابوالفتح هداية الله سر مست نیز فیض یافته، از ریاضات شاقه او مرتبه رفیع انور تصوف حاصل نمود چنانچه در سایر پیوستگان مرشد سر حلقه گردید و در دایرة درس او شیخ اجمل و شیخ عبدالکریم سور و سید احمد بهلوی و شیخ احمد چشتی از اولاد گنجشکر و شیخ خلیل پتنی که قصبه نوادا منسوب به اوست و شیخ سارنی و شیخ یعقوب که مدتی فضای اکبر آباد نموده و مانند این بزرگان دیگر جماعه نامور حاضر می شدند. روزی به تقرب امر مشروع به قلعه دھتاس می رفت شخصی سوال کرد صبیہ دارم کار خیر او درپیش دارم و محتاجم در مانده، آن حضرت معلومی که پیش خادم داشت جمله ایثار بدو نمود، خادم گفت در صد درم که به او می دهی برای فردا به قدر احتیاج داشتن ضرور فرمود، فردا در روزی فردا تو امانند شیخ فردایی روزی نه خواهد آمد، چون بعد ایثار چند گام رفت سواری به تعجیل رسید و بست دینار زر سرخ به نام یومیہ فرو گذرانید پیوسته از روزی آسمانی اسیدوار بودی، نذر و فتوح کس قبول نکرد، اگرچه درین امر تمنا بردند در طبع فاقه دوست در ضمیر فقیر پرور بود، در حالت قبض به صحرا رفتی، بعد از حصول بسط به کلبه آمدی و آخر عمر به مقام مدام مشاهده و پیوسته استغراق رسید، وقت نماز از حق حق گفته او را خبر می دادند يك صد و هفت سال به این روش گذرانید در سال هزار و نهم به سوی ملا اعلی شتافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن به یاد دوست دایم به دل فگاری حضرت شیخ بلاهن شطاری، از اولاد شیخ عبدالله شطار است، از شیخ حافظ خلیفه جد امجد خود مرید شده فراوان کمالات سیر حال او گردید، در زمان سلطان سکندر بودی کوس مشیخت می زد ارشاد و تربیت طالبان بر طریقه شطاری می نمود، شیخ رزق الله عم شیخ عبدالحق دهلوی محدث مصنف اخبار الاخیار از تربیت یافتگان اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب تلقین طالبان بلا توقف حضرت شیخ یوسف چریا کوتی، صاحب اخبار الاخیار نویسد درویشی بود، بر مشرب شطار حلقه ذکر بسی غریب برپا داشتی، در اثناء آن اشعار عاشقان می خواند و شوق می کرد، بدو واسطه به شیخ عبداللہ شطار می رسد، والد نگارنده اخبار الاخیار به صحبت او^۱ رسیده تلقین ذکر نموده بود، الآن اولادش در نواح چریا کوت به قصبات و قریات موجود است، رحمة اللہ علیہ.

موج احوال آن عالی همت، آن برتر قدرت، آن مظهر امن و امان حضرت سید سلطان اصلش بهرایچ است، در اخبار الاخیار نویسد درویش اهل دل و خاکسار و صاحب همت و متصرف بود، مرید شیخ علاء الدین اجودهنی بود، اما تمام تربیت و تلقین و ارشاد از خاندان شطاریه داشت، از لباس به ستر عورت اکتفا کرده^۲ بود، اکثر سر برهنه گاهی با فقیر و گاهی تنها و به رسم عالم مقید نبود، ذکر جهر بسیار می کرد، ضرب ذکر که بر قلب صنوبری می زد بعینه آواز تمثال^۳ سندان داشت، وی بر زنی هندو محبت گرفت و او را مسلمان ساخت، والیانش از بابر بادشاه نالش نمودند، حکم سلطانی رسید که آن زن بدو کند^۴، شمشیر به دست گرفت و گفت او مسلمان شده است به کافر سپردن جائز نیست، اگر خیال جنگ است زود بیاید، از جلالت درویشی او بادشاه را یارای دم زدن نماند، حضرت شاه مراد در دهلی بسیار بزرگ بود در مشرب شطاریه شاه بدیع اللہ ربانی با قدوة العارفین گفت که من در خدمت آن بزرگ رسیده ام بلکه اعتقاد بدو داشتم بسیار صاحب کمال عالیشان بود.

موج احوال آن مصدر اخلاق حمیده، آن مورد خصایل پسندیده، آن یکتای زمان به دینداری حضرت شیخ داؤد شطاری، ولد شیخ خان محمد، در گلزار نویسد مرید شیخ ظهور الدین محمود بن شیخ جلال گجراتی خلیفه غوث الاولیا

۱. ج. د: صحبت 'وی' ۲ الف: اکتفا گرفته ۳. ج. د: بعینه 'او از تمثال'

۴ الف: بدر کنید

است، صاحب سکر و صبر و از گذشتگی و شیفستگی او چه نویسد که صحرا و شهر بی تفاوت اندیشد، درویش و توانگر را فرق نکند، آباد و ویران را یکسان پندارد با این همه به کشاده پیشانی پیش آمده اظهار احتیاج را کفر طریقت شمارد و ایشار و نثار^۱ را فرص وقت داند، ابتدا حال در جوانی ترک کرده به تلاش پیر بر آمد در هر دیار که هادیان راه بودند ملاقات نمود، هیچ کس رجوع نه آورد، بر همین دستور به مندو آمد و به خدمت پیر خود بیعت نمود و بر وفور ملاقات از لمعات شعاع آثار ولایت او آثار حق شناسی روز افزونی گرفت، در اندک فرصت طی مقامات نموده بروش شطّار در^۲ آمد، بعد از سال مرشد وفات یافته تا مقدور کلبه مرشد را حاروب نمود آخر به ذوق زیارت غوث الاولیا به گوالیار رفت، از زیارت مرقد شریفش و ملازمت خلف و خلفی آن حضرت مفخر گردیده فیضها اندوخت، پس سیر دهلی و شرقی دیار و شمالی نمود و مشایخ وقت هر جا را دریافت، پس از بست سال در سنه هزار و نوزدهم در مندو به زیارت پیر آمد، باز به گوالیار رفت بعد از دوازده روز فرزند جانشین آن حضرت شیخ عبداللّه وفات یافت. به رسوم تعزیت او شریک مانده به مندو آمد، رحمة اللّٰه علیه.

موج احوال آن از مقبولان در گاه لایزالی شیخ علی شیر بنگلی از اولاد نورالهدی ابوالبرکات خلیفه بزرگ شیخ جلال الدین مجرد بود و نسبت بیعت در خانواده شطّاریه از شیخ محمد غوث گوالیاری داشت، در گلزار نویسد از همگی علوم رسمی^۳ بهره مند و از سایر علوم و فنون عقلی ماهر در شرح نزّهة الارواح که از تصنیف اوست احوالش را نه آنجا دیده ترقیم نمودم، چون به عنفوان رسید، درد خدا طلبی به دلش پیدا شد به تلاش پیر می گشت، القصّه شعی در شهر اوده شیخ محمد غوث را بحواب دید بیدار شده^۴ متمنای ملازمتش گشت، در آن اثناء شیخ محمد غوث به زیارت آسودگان دهلی رفته بود، خبر یافته همانجا به شتافت، در کیلوکهری ملازمت نموده رسم بیعت بجا آورده چندی از حضوری جدا نشده و

۳. الف: 'از همگی رسم'

۲. الف: 'بر آمد'

۱. د: 'نثار' ندارد

۴. الف: از 'تلاش پیر تا' بیدار شده 'ندارد'

فراوان فیض برداشت، چون محمد غوث از فتنه افغان سور به صوبه گجرات هجرت نمود تا بهرونچ حاضر خدمت ماند پس دستوری اقامت احمد آباد یافتند، رخصت شد، آنجا رسیده در مسجد عماد الملک روی گوشه گزیده در سال نهصد و هفتاد و چند وفات یافت، در احمد آباد مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عازم تحصیل معارف شیخ ولی محمد خان شیخ لشکر محمد عارف در گلزار نویسد به خدمت شیخ قطب جهان ذا کر نهر و اله ترک کرده بیعت نمود و تربیت از حضرت محمد غوث گوالیاری یافته، مولد شریفش جانیانیر که دارالخلافت فرماندهان گجرات است، بغایت بزرگ بود بیان وحدت و خود بر وجه اشرف نمودی، از احمد آباد به برهانپور پنج سال کم و بیش فرصت رهنمونی یافت، شرحی بر نزهة الارواح نوشت، چنانچه همگی عبارت متن از توجیه و تاویل به صوب وحدت وجود بیان نموده بسی دقیق نوشته، شیخ محمد لشکر گوید که شبی مرد به مطلب معشوق مجار فرستاد، او آمدن قبول نکرد جواب رسانیدم به گریه در آمد قطرات اشک از گوشه دستار^۱ خود برچیدم آثار خون یافتیم، در نهصد و هشتاد و هفت وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن درویش به اعتبار شیخ حمید بن لار، نعمت و خلافت از شیخ محمد غوث گوالیاری داشت در گلزار نویسد طفولیت به مکتب و جوانی به مدرسه و پیری به خانقاه گذرانید و مردی با عجائب حال و غرائب کمال بود، در هنگامی که بر شیخ محمد غوث در احمد آباد از جهت بعضی سخنان تواجد اعتراض نمودند او و شیخ وجیه الدین علوی احمد آبادی جوابهای مقول و معقول در رد اعتراض ها نوشته نمودند قصه را کوتاه ساختند اتفاقاً از گجرات وطن برهانپور تشریف آورد، سن شریفش از هشتاد متجاوز بود، محتاجگی عصا نداشت، بزرگان آنجا به احترامش^۲ پرداختند اکثر آن با مریدان بدو قدمبوس نمودند و مکرم و معظم می پنداشتند، در مایه عاشر وفات، رحمة الله علیه.

۲ الف: 'آنجان احترام'

د. ۱: گوشه 'رخسار'

موج احوال آن رونده راه بی شبه **سراجی سید مصطفی**، بن سید مبارک بن سید محمود بن سید نور بن سید راجی حامد شه، نسبت دامادی و خلیفه از شیخ محمد غوث گوالیاری داشت. در گلزار نویسند پا کیزه درون و مصفا برون، سرود و سماع را بسیار دوست داشتی، مگر سحر نغمه دلش از دست نرفتی تا که قوالان زمزمه سازی به کمال مرتبه هنرمندی که در موسیقی در کار است نه نمودی، از صبیحه شیخ محمد غوث او را فرزندان پدید آمدند، بالفعل راجی سید محمد خلف ارشد او که بجای پدر جانشین است در سال نهصد و هشتاد و نه به عالم بقا خرامید.

موج احوال آن مقبول در گاه معبود **شیخ ظهور الدین محمد بن جلال گجراتی**، مرید غوث الاولیا است و خلافت از شیخ صدر الدین ذا کر یافته. در گلزار نویسند حافظ کلام الله یاری یاوران و قوت ناتوانان بود، علم دعوت و اذکار مختلفه پیران هر خانواده دریافت، از اشتغال گوناگون طرز مشایخ و سلاسل مشهوره کمال بهره مندی داشت، با مرشد بسیار سال در سفر و حضر مصاحب مانده، چون پیر او عازم گجرات شد او را برای تربیت سگان مندو تعلق نموده، ده سال خلائق مندو را تلقین و رهنمونی کرده در هیزدهم شعبان سال نهصد و نود وفات کرد، در خاتقاه خود مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صوفی باصفا **شیخ میان عطا**، ابراهیم نام اوست، آن مشیر کاملان، آن مجلس واصلان، در گلزار نویسند فیض از اکثر سلسله متعده داشت فاما خلافت و ارشاد از شیخ محمد غوث گوالیاری دارد، صاحب حال و قال و کرامات بود، وطن شریفش قصبه بهرونچ گجرات، چون از گجرات به برهانپور آمد محمد شاه بادشاه آنجامعه سید زین الدین وزیر خود که مدتها در خاتقاه غوث الاولیا کار کرده بودند از غایت اعتقاد مرید او شدند از آن روز دیگران را که درخواست مریدی او می نمودند قبول نمی کرد، پرسیدند سبب آن چه باشد؟ فرمود اکنون در مریدی من مردم خواهند دانست که پیر بادشاه و وزیر است لله همت باقی نخواهند داشت پس همان به که خود را ازین شیوة خطرناک باز دارم، در نهصد و نود و هشت یا نه وفات نمود، در برهانپور به حظیره محمد شاه فاروقی مدفون شد،

رحمة الله عليه، 'خلیل الرحمن' تاریخ اوست.

موج احوال آن سیاح عالم مثال بی رخش **شیخ الله بخش**، در گلزار نویسد که پدرانیش چشمتی بودند، او به غوث الاولیا گوالیاری بیعت نموده، پیر او در قطع منازل و فرورفتگی در سیر مقامات حاصلش آمد و حالت مشاهده بروی غالب گردید، وقت سماع مرشد او دستش را به دست خود گرفته دور می نمود و به انواع فیض آن وقت مشرف می ساخت، به جهت مغلوبی احوال بیشتر اوقات احوال او به وجد و تواجد بودی و به سکر و بی خودی می گذرانید، سرود هر دیار لحن دیگر اکثر صوفیه را به آهنگ دیار وطن خود ذوق می باشد، او را از بر وضع سرود که از کسی اقلیم و رسم باشد تواجد می آمد و در آن حالت آنچه خیر و شر بر زبانش آمدی، فی الحال صورت گرفتی در ابتدای حال خود شیخ نظام نارتولی بدو فرمود که در معاملات فقر و درویشی مقامات عالی هنوز به من^۱ افتح نشده^۲ گفت هر گاه در نارتول منزوی می خواهی شد ابواب کمالات عالی بر ایشان مفتوح خواهد شد همچنان^۳ شد که در نارتول رسیده، شهرت تمام یافت و به سبب علوت ولایت عالمی به وی نولا نمود، آخر عمر آن حضرت یعنی شیخ الله بخش تفسیر قرآن و ترجمه حدیث را بسیار سیر^۴ داشتی تا که وفات کرد این شوق کم نشد دو از دهم ربیع الاول در نهصد و هشتاد هجری وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن تیر اندازا معرکه جهاد، آن از درس مدرسه اسناد، آن به عایت متابع سنت رسول معظم **حضرت شیخ خواجه عالم**، در گلزار نویسد از طرف پدر فرزند خواجه مودود چشمتی و از جانب مادر به مخدوم شیخ جلال پانی پتی می رسد، خلیفه و مرید با اخلاص غوث الاولیا است، با کمال مراتب ولایت و درویشی به تحصیل علوم صوری برداشته در علمای زمان سر بر آورده بقیه عمر به درس و افاده عالم پرداخته به پیروی سنت رسول کریم نیز اندازی هم می کرد، چندان کمانداری به دست آورد که تیرش بی خطا گردید، مدام بالشکر بر جهاد

۲. الف: 'هم چنان' ندارد

۲. ج: 'د: فتح' شد

۱. د: 'هنوز بمن' ندارد

۴. الف بسیار 'تر داشتی'

کفره رفتی و تیر انداختی، چون وقت او آخر رسید شیخ عبدالملک شطّاری و قاضی عبدالقادر را به بهانه عبادت طلب داشته فرمود که سرور عالم عنیه السلام با صحابه کرام تشریف آورده مرا به آن عالم می خوانند، شما گویند و گواه باشید که من به ایمان به سلامت اربین عالم می برم حکم است که در پیر پور مدفون شوم، در مایه عاشر وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مورد استقامت فوق الکرامت، آن از آفت شهرت سلامت، آن به غایت مستغنی حضرت شیخ جی، نام او عبدالحی، در گلزار نویسد خلیفه غوث الاولیا است صاحب ریاضت و قناعت و توکل و تسلیم بود و تنهایی را شعار خود ساخته، تمام عمر فتوح و نذور مقبول نداشته حتی که روزی غوث الاولیا چند گاو پر از علّه بر کفایت قوت خانه نشینان او فرستاده قبول نکرد و گفت: عرض کنند نه گرفت فرستاده پیر انداختن بنای ادب است، مرشدش باز فرستاد و پیغام داد اگر نمی گیری از خلفای خود ترا نخواهم شمرد، در جواب گفت: قوت رهنمونی تو صورت بیم او و نقش امید قبول در خیال خانه خاطر درویش پاک شسته این نهید آمیز پیغام پیر نقش بر آب است، چون جوابش به غوث الاولیا رسیده به رقت آمد و از خانه خود به مقام مرید رفت بسیار بسیار فیض و مهربانی معنوی به حالش مبدول داشته گفت: ای عبدالحق فرمان منصب استقامت و طغرای ثابت قدسی امروز مسجل بنام نامی تو گردید، اکنون علم الاستقامت فوق الکرامت در معرکه آرای طریقت برپا کن و افسر فاستقم کما امرت برسر کردار نه و سلطنت هفت کشور فقر بر خود مسلّم گردان، چون در گوالیار خلاق بدو رجوع به کثرت آوردند به دهلی رفت بعد چندی آنجا نیز همان آتش در کانسه اش شد، به پانی پتنه رفت در آن جا هم همان آفت دید، در فصبه به ردولی اقامت نمود، در مایه عاشر همان جا وفات نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مسیح دم و خضر قدم، به یاد محبوب دلبدم، آن موسی کلام به احوال اسراری، قطب الوقت شیخ عبدالله صوفی شطّاری بن کمال الدین بهول بن چاند بن محمد بن برهان الدین بن عزالدین محمود بن نجم الدین

احمد بن شمس الدین هروی عثمانی، روز دو شنبه وقت نماز دیگر دوازدهم ربیع الثانی سال نهصد و بست و چهار هجری مولد آن عاقبت محمود در قصبه سندیله رونمود، از اولیای ذوالافتدار و عارفان اسرار به غایت شانی بزرگ و حالی قوی و همّت بلند و ریاضت مدام و مشاهده دوام داشت، مرید و حلیفه بزرگ حضرت غوث الاولیا محمد غوث گوالیاری است. در گلزار نویسد در نه سالگی به تلاش علم از سندیله برآمده در گویامثو به خدمت شیخ الهداد بن شیخ سعد الله عثمانی که از خویشان مادرش بودند صرف و نحو خواندن آغاز کرد، در آن وقت قطب زمان خود شیخ بدر الدین بداؤنی باو در معامله فرمود، چند روز از ما بهره گرفتن ضرور، بیدار شده روانه بداؤن شد، رسیده هر چند تجسس نمود برو نشان آن حضرت نیافته به مسجد جامع بیرون شهرها دیده گریان و دل بریان در آمد، آنجا غنودگی او را در ربود آن حضرت به معامله به مرقد خود مبشر ساخت ششماه^۱ بر سر مرقد شیخ بدر الدین جاروب کشی نمود، یافت آنچه یافت آخر حضرت خواجه قطب الاسلام او را در معامله ارشاد کرد يك سال بر آستانه من ترا می باید ماند به دهلی رفت چون به دروازه قلعه رسید شیخ معز الدین بحاری دوجار شد او را به خانه خود برد و انواع ضیافت و^۲ تواضع پیش آمد و فرمود، حضرت قطب الاسلام تربیت تو به من سپرده زیارت روضه آن حضرت نموده از فقیر اخذ فواید کرده و از مدرّس خانقاه سبق هم خوانده باش، لب لباب و ارشاد و کافیه آنجا بخواند و پیوسته بعد فراغ نماز خفتی بر سر روضه مقدسه رفته شب به صبح آوردی، از یمن برکات ارواح مقدس قطب الاسلام مجاهده او به مشاهده انجامید، بعد يك سال شبی پیغمبر صلی الله علیه وسلم را دید و ارشاد یافت در حصار پیش مولانا برهان الدین ملتانی برو، چنان کرد از خدمت مولانا کسب کمالات صوری و معنوی نموده همراه مولانا به گجرات رفت باقی کتب به درس شیخ وجیه الدین علوی گجراتی خواند و علم حدیث^۳ و اصول آن را تعلیم از میر عبدالاول دولت آبادی فرا^۴ گرفت و اجارت نصوص شرح فصوص الحکم از مولانا مصطفی رومی یافت

۱. الف: 'ماه' ندارد ۲. الف: 'چون به دروازه قلعه رسید شیخ فخر الدین بحاری دوجار شد او را به

خانه خود برو با انواع ضیافت و ندارد ۳ الف: 'علم' خدمت ۴. ج: 'د'؛ 'آبادی گرفت'

چون در بست و چهار سالگی اینهمه کمالات صوری و معنوی به دست آورده جذبی به حالش رسید جمله کتب به مردم بخشید و در گنج باغی به ریاضت شاقه در آمد پس از چندی از غایت جذبات الهی حواس او نماند به جناب حضرت حتم المرسلین رجوع نمود که به مرشدی سراغ دهد، ارشاد یافت که محمد عوث گوالیاری را پیر خود گردان، پس به خدمت عوث الاولیا رسیده مراسم بیعت بجا آورد، در دوماه همگی انواع اذکار و اشغال مشرب عشقیه آموخته به انوار اسرار بهره ور گردید، در عرفه اضحی سال نهصد و پنجاه سر زمرة خائنه نشینان خود گردانند و حمله طالبان تفویض به او یافت، مدت دو سال پیوسته ترست طالبان مبتدی می نمود، از آن جمله هر که به پایه تکمیل و ارشاد رسیدی به عرض مرشد رسانیده خط ارشاد گرفته به او می داد به رهنمونی سکن کدما نواحی دستوری داده رخصت می کرد، پس به موجب اشاره باطن به طواف حرمین شریفین شتافت، پنج سال در مدینه ریاضات شاقه کشید و هر سال برای حج به مکه رفتی و آمدی سپس به موجب فرمان به احمد آباد آمده و به موجب حکم متاقل گشت، پانزده سال به رهنمونی حلالی آنجا بسر برده در نهصد و هشتاد و یک به گوالیار برای زیارت پیر رسید، دو سال جاروب کش مزار^۱ ماند و در نهصد و هشتاد و سه به موجب اشاره غیبی به آگره آمد در گذر متیه محل کلبه گزید، مدّة العمر هرگز به در آشنا و بیگانه قدم نه انداخت و خلف او شیخ عبدالنسی در رساله جامع الکلم صوفی که الفاظ بیان حقایق و معارف او جمع آورده تلفظات کتاب حقایق شعار او، بست سیوم جمادی الاول سال هزار و دهم جان به مشاهده جانان تسلیم نمود، در عبادت خانه خود مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن محاطب به خطاب نور الله از لوح محفوظ، آن به یاد دوست دایم^۲ محظوظ آن به راه تصوف رحیل حضرت شیخ نور محمد خلیل جانپائیری از گروه بوهره است. در گلزار نویسد مدتی شصت سال بر بساط^۳ خورده فروشی برقرار آقناعت و تسلی و توکل و سرور سپرد، این شیوة بازار نشینی

۱. ج: 'مزارش' مانند ۲. الف: بیاد 'دست دایم' ۳. الف: فروشی 'سرفراز قناعت'

را نقاب چهره خلوت در انجمن خود ساخته بود، چون غوث الاولیا از گوالیار به گجرات هجرت نمود روزی در جانیانیر نگاه کیمیا اثر او بر فرورفتگی شیخ افتاد، فرمود ای شیخ تا چند احوال خود را پوشیده داری؟ سالها است که از لوح محفوظ شیخ نور الله خطاب تو شده است، دست او را به دست خود گرفته بر خیزانید و دکان را لله یغمان به محتاجان داده به خاتقاه آورده به تشریف خرقه خلافت مشرف ساخت، دیگر تا آخر زندگی سوای قصد مسجد از کلبه خود قدم بیرون نه نهاد و مظهر الله نور السموات والارض گردید، مدفن او احمد آباد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن اکمل^۱ اهل کمال، آن بسا عالی احوال، آن دایم به عبادت مایل حضرت شیخ جلال واصل، متوطن کالپی از نسل مولانای خواجگی نحویست و از خلفای غوث الاولیا بود. صاحب گلزار نویسد روشن ضمیر توجه خاطرش خیر اخبار حظیر واله و مشتاق بزم سرود و سماع بودی، تاثیر توجه^۲ او قلب مجلسیان سرایت کردی و بیخود ساختی، در سال نهصد و نود و هفت وفات یافت، رحمة الله علیه متاهل بود، سه آپسر داشت هر یک به زیور علم و حلم و چاشمی فقر آراسته یکی شیخ افضل، دویم شیخ اجمل و سیوم شیخ معین، از هر دو برادر در جمیع علوم بیشتر است.

موج احوال آن مجرد خلوت گزین، آن مجاهد تصوف آگین، آن به یاد دوست دایم به فریاد حضرت سید شاه مراد، از سادات محله سوندهی توله من^۴ محلات برهانپور در خانواده شطاریه بیعتش به چند واسطه به شیخ محمد غوث گوالیاری می رسد، در ترك و تجرید ممتاز بود، مدة العمر محصور و مجرد مانده به عایت خلوت دوست بود، بیشتر تنها نهمستی مجاهده کثیر بر خود قرار داده خلائق را به نسبت او خیلی اعتقاد کمالات بود، ابتدا حال کتابت^۵ قرآن مجید به خاطر آورده به سبب آنکه خط ثلث نهایت خوش رقم داشت مگر مرشدش فرمود که محل تو گل است از آن باز برین کار قصد نه آورده تا از يك هزار يك صد و

۱. ج. د: آن 'کمل' ۲ الف: 'تاثیر توجه مجلسان سرایت کردی'

۳. الف: 'سه' ندارد ۴ الف: 'من' ندارد ۵. ج: حال 'کتاب'

هفتاد و پنج در قید حیات بود و در دهلی وفات یافت. شیخ علام حسین سنّائی از ترك به منصب زیور کار خانه^۱ وزیر مشغول بود، بعدش در خدمت سید شاه مراد مرید ترك آن وادی نمود و در بلده رای بریلی مکانی مصفا مرتفع تجویز کرده گوشه گزید.

موج احوال آن درویش اهل کمال، شیخ کمال^۲ بن ابراهیم بن شیخ جمال، که از نبایر سر غزل دیوان ولایت و سر دفتر هدایت شیخ نعمان اسیری است، در گلزار نویسد است ابتدا حال با مسیح القلوب فیض به نسبت اوئسیه داشت، آخر در ظاهر بدو بیعت نمود، در سال هزار و نهم وفات، رحمه الله علیه.

موج احوال آن فایز به مرتبه نشاط و سروری شیخ برهان شطاری برهانپوری در مرآة جهان نما آرد، خرقه از شیخ عیسی سندی داشت، در کسب فضایل یگانه عصر و در سلوک طریق رهد و تقوی و عدم توحّه ماسوی وحید دهر بود. قول اوست تخصیص کلمه کرم الله وجهه به اسم حضرت علی مرتضی از آنست که ایشان قبل از نبوت و دعوت سید امام علیه السلام پیشتر هرگز روی مبارک به سجود اصنام بر زمین نه نهاده بودند و حق سبحانه و تعالی وجه فرخنده ایشان را کرامت ازلی داده. در مرآت الخیام موقوف آن حضرت که علی عسکری بن محمد نقی بن محمد قاسم خوانی جمع نموده نویسد، چون او را طلب حق به کار آمد خدمت شیخ عیسی سندهی که ذکرش می آید دریافت ارادت آورد اخذ فواید نموده پانزده سال از حضوری پیر دوری نگزید، نگارنده زخار اگر کلمات تامات و برکات حالات او جمله نویسد دفتری علیحده گردد، از نژاد ابوبکر صدیق مادرش فاطمه نام سیده بود، مولدش قریه معموله خاندیس و نشو و نما در برهانپور یافته.

موج احوال آن سید سندی سید پیر متخلص سیدی بن سید علی از اولاد میر سید محمد گیسو درار و مادرش از نسل حضرت شیخ تاجن بود. در گلزار نویسد مولد شریفش برهانپور، در طریقه شطاریه بیعت از شیخ عیسی قاسم داشت، جمال حال درویشی خود را به لباس سپه گری در پرده داشتی، شاعر بود پیوسته صوفیانه

۱. الف: 'روزگار خانه' ۲. الف: 'شیخ کمال' ندارد

سخن را به نظم در آوردی، شجره پیران خود تا به ختم النبوة علیه السلام افضل الصلوة به عبارتی فصیح موزون در آورده، در محبت پیر خود چنان مستغرق بود که فنا فی الشیخ شاید همان مقام را گویند، پس از سال در عشره نخستین ده وفات نمود در حاندیس مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن مشاهد پیر به صورت حضرت مصطفی، شیخ مرتضی پسر سید محی الدین بن سید یحیی گجراتی است، وطن اصلی برودره، آن بزرگ شهرست در میان احمد آباد گجرات و به روح والا همت نیکو نیت داشت، عقیده شیفته دل تجرید دوست پیر پرست بود. در گلزار نویسد پیر بیعت او شیخ کاله شطاری برودره که اعظم خلفای غوث الاولیاء بود به تلاش انتهای مقدمات حقیقی به برهانپور آمد، از ملازمت شیخ لشکر محمد عارف فیضها یافت بعد وفات شیخ از مسیح رمان تلقین یافت چند جله کشیده احوال فنا فی الشیخ چندان به حالش غالب آمد که پیغمبر صلی الله علیه وسلم را به صورت پیر خود در واقعه مشاهده کرد، در سال هزار و دو ازین عالم انتقال نمود و در برهان پور روبروی حظیره^۱ بهکاری مدفن یافت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن ترجمه حدیث العلما ورثة الانبیاء، آن مقتدای اتقیا و اصفیاء، آن عالم علوم حقیقت و مجاز، آن مدام با شاهد واحد به راز و نیاز، آن واقف اسرار ارضی و سماواتی، قطب روزگار حضرت شیخ وجیه الدین گجراتی در خانواده قادریه مرید شیخ قاضا و ارشاد و تربیت از شیخ محمد غوث گوالیاری یافته کار را از نزد وی اتمام کرد و به مشرب صوفیه ذوقی بر وجه اتم حاصل ساخت، از اکبر علمای ملت و اعظم هندوستان^۲ دین دولت و به عایت سخاوت بلند و خلاق^۳ دلپسند داشت، به تربیت طالبان قوت مخصوص او را عطا شده بود. در گلزار ابرار^۴ نویسد در نهصد و دو و به قول صاحب مآثر الکرام در نهصد و یازده هجری از کتم عدم به پرده وجود آمد و از عمر پنج سالگی تا به سی و سه سالگی به افاده

۱ ح: 'شیخ' بهکاری ۲ الف: 'کار راز مردوی' ۳ ج: د: 'مقدس' دین

۴ ج: د: 'بلند و اخلاق' ۵ د: 'ابرار' ندارد

صوری دانش پرداخته در گجرات شصت علم آموخته و تمام عمر خلائق را به افادهٔ دانش مفخر ساخت. در بداؤنی^۱ نویسد وی بر جادهٔ شریعت مستقیم در گوشهٔ قناعت مقیم صاحب قدرت علوم عقلی و نقلی بود^۲ از صرف هوای تا قانون شفائی، شرح مفتاح و عضدی باشد که او شرح با حاشیه بر آن نوشته، به لحاظ افراط علم عالمی روزی بدو گفت، عجب است که ارشاد از محمد غوث امّی می‌گیری؟ گفت که الحمد لله مرشد من مثل پیغمبر من امّی است. در تذکرة الاصفیا نویسد که وی مدام خلائق را فیض صوری و معنوی می‌رسانید حق سبحانه و تعالیٰ رسم انسانی را ظاهر و او را مظهر ساخته، هر روز جمعه لا تعد ولا تحصى از بیماران و محنت زدگان در خدمت التماس دعا^۳ می‌نمود و اثر زود می‌یافتند و هرگز به طور خود به خانهٔ اهل دنیا نرفته مگر^۴ در مدت عمر یک دو بار به حسب طلب و اکراه از خانه به مسجد خود قدم برای نماز جمعه بیرون نهاده و خانهٔ او مسجد اقصی اکابر و اختیار روزگار بود، خود را از هیچ آحاد الناس امتیاز نداشته، به جامه درشت و کنده اکتفا می‌کرد و هرچه فتوح می‌رسید بذل و ایثار درویشان بود، در عهد سلطان محمد گجراتی مرشدش شیخ محمد غوث از هند به گجرات رفت، شیخ علی متقی فتوا بر قتل شیخ محمد غوث نوشت و سلطان آن را موقوف بر اقتضای آن حضرت داشت و چون یک بار مشاهدهٔ جمال محمد غوث کرد فریفته شده بود و گرفتار ارشاد ازو مخطور داشت آن استفسار را پاره ساخت، شیخ علی متقی بی اختیار به منزل آن حضرت آمده گریبان چاک کرد و گفت چرا به شیوع بدعت و وقوع رخنه^۵ در دین راضی می‌شوی جواب داد که ما ارباب اقالیم و شیخ محمد غوث اهل حال فهم من به کمالات او نمی‌رسد و به ظاهر شریعت نوعی اعتراض قاذح برو متوجه نمی‌کرد و ازین کلمات آن حضرت در اظهار کمالات سلاطین را باعث اعتقاد شیخ محمد غوث گردید و آن فتنه فرو نشست و در مجلس خود آن حضرت اکثر فرمودی که نظر به ظاهر شریعت چنان باید که شیخ علی متقی دارد و در حقیقت آن چنان که شیخ محمد غوث ما است حضرت رئیس المحدثین^۶ در

۱. د: 'در' هندی وی نویسد ۲. د: نقلی 'بهار' ۳. الف: 'دعا' ندارد ۴. د: مگر 'یک روز' در

۵. الف: 'رنخه' ندارد ۶. ج: د: 'شیخ عبد الحق دهلوی' در

احبار الاخیار نویسد در وقت قصد زیارت سرور کائنات علیه افضل الصلوة به دیارش رسیدیم و به ملاقاتش مستفید شدیم و به بعضی اذکار و اشغال قادریه مشرف گردیدیم، در گلزار نویسد شیخو مرید حضرت شاه جیو در قصبه کلیر داشت، گاه گاهی به سیر احمد آباد می آمد، مکتوب به خاطر آورد که در این شهر آمدن وی حصول سعادت یا بیوس وجه الملة رفتن بعید از سعادت است، چون رفت آن حضرت به خلوت بود برفور آگاهی برآمدنش برآمد، شیخو ازو مصافحه نمود و فرمود ای شیخو رو برو نگاه کن چنان کرد، پرسید از پیکر فقر صورت کرا مشاهده می کنی فرمود حلیه شیخ محمد غوث گوالبری، باز فرمود دیگر نظر بگما باز پرسید اکنون شکل کیست؟ عرض کرد جمال با کمال رسول صلی الله علیه وسلم هویدا است، فرمود سیوم بار از روی تامل بنگر، به مجرد مشاهده سبحان الله گفته سر به سجده نهاد و تکبیر و تنزیه حق سبحانه و تعالی را گفت آغاز کرد و کمالات شیخ را ازینجا قیاس ببید کرد که بچه مرتبه بود، جایی که کس است حرفی بس است ازین جنس خرق عادات و تصرفات او بسیار است این مختصر گنجایش نیافت. مولوی محمد صالح در تذکره آرد که مولوی حسن فراغی و مولوی جمال الدین جونپوری و مولوی عبدالغنی و مولانا سامکی و ملا جمال لاهوری و خواجه خرد کرمانی از جمله مشایخ بزرگ از شاگردان آن حضرت اند، يك بار هندو بچه را به تصرف ولایت مسلمان نمود، تلقین فرمود او در چند مدت به مرتبه مشاهده رسیده، تفصیل کتب تصنیفش برین نمط حاشیه بیضاوی و در اصول حدیث^۲ حاشیه تلویح بزودی، حاشیه هدایه فقه، حاشیه شرح وقایه، حاشیه مطول و مختصر، حاشیه شرح تجرید، حاشیه اصفهانی، حاشیه شرح عقاید تفتازانی، حاشیه بر حاشیه قدیم محقق دوانی، حاشیه شرح مواقف، حاشیه شرح حکمت العین، حاشیه شرح مقاصد، حاشیه قطبی، حاشیه شرح چغمی، شرح تحفه شاهي، شرح رساله فلسفی ملا علی قوسجی، حاشیه فواید ضیائی، شرح ارشاد قاضی شهاب الدین دولت آبادی، شرح ابیات سهل، شرح جام جهان نما، شرح کلید مخزن، رساله حقیقت محمدیه، روز يك شنبه بیست و نهم صفر سال نهصد و هشتاد و به قول صاحب تاریخ بداونی نهصد و نود و هشت به جوار رحمت حق پیوست، رحمة الله علیه

موج احوال آن صاحب وجه دین و ایمان، آن صاحب لوای کشف و عرفان، آن حقایق آگاه و کمالات دستگاه، ولی کامل حضرت شیخ عبداللّه، در گلزار نویسند خلف و خلیفه حضرت شیخ وجیه الدین علوی احمد آبادی گجراتی است. در تصوّف صاحب مقامات عالی و در تصرف علوم قولی و فعلی مرتبه بلند و درجه ارجمند داشت، عارف علوم صوری و معنوی و ارث کمالات ظاهر و کنوز باطن پدر بزرگوار خود بود، دو قرن کم و بیش که روزگار درس پدر عالی قدر او فیض رسان طالبان علم ظاهر و باطن مانده یک ساعت از سعادت خدمت و از دولت حضور حدانگشت، پیوسته از دانش و بمنش کام بخش او بهره برگرفت، عالم علوم حقیقت و مجار گشت، والد ماجد او وقت رحلت ازین جهان خرقة خلافت و مثال^۲ اجازت جانشینی بدو بخشیده قائم مقام خود گردانید، او چندان جسم عنصری خود را به ریاضات کشید که قوت روزمره او غیر از یک کافسه شربت نبات از دیگر چیز خواهش نبود، سبحان الله چه مجاهده با نفس است و کمالاتش زاید از بیان است. آناس بیگ رفیق نواب اعظم خان از انفاس متبرکه او به پایه منصب عمده به حضور اکبر بادشاه رسید و نواب کامیاب به کشایش خاصه سوانه لشکر کشید، جنگ بزرگ در میان آمد، شکست به صوب نواب عاید گردید، در آن وقت کش مکش از جهت اعتقاد صادق خود شیخ را آن وقت به مدد خود یاد کرد، شیخ را حاضر یافت و از اعانت و امداد شیخ در کش مکش جان به سلامت ماند، ازین جنس کمالات او بیشتر اند، به شانزدهم رجب وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عابد و زاهد، آن مشاهد و مجاهد، آن صاحب علم حقیقی و قرطاسی، شیخ کمال محمد عباسی مولد شریفش احمد آباد گجرات است. در گلزار نویسند شاگرد و خلیفه شیخ وجیه الدین گجراتی است. عالم عارف عابد حافظ محدث بود، سند حدیث از شیخ عبدالملک بینائی داشت، در سال نهصد و هشتاد از وطن به راه خاندیس به آجین مالوه آمده خانه گزید و دختر شیخ اولیا

۱. د: 'دو قرن' ۲. ج: 'و مثال اجازت'، د: 'مثال' ۳. ج: 'است' ندارد

۴. د: 'وقت' ندو ۵. الف: 'شانزدهم' ندارد؛ د: 'وفات' ندارد

کالیوی را اهل خانه ساخت، منصب افتا یافت، سمی سال در آنجا درس علوم شرعی و حکمی فرمود، اوقات شریفش يك دم از اعمال حسنات خالی نه بود، شب و روز برین فهرست تقسیم داشت در ثلث آخر شب غسل کرده، در تهجد^۱ هفت جز قرآن خوانده، به ادعیه و ذکر جهر پرداخته فرص فجر گذرانیدی، پس از آن به تلاوت مشغول شدی، بر وقت نفل و اشراق ادا نمودی، تا زوال نیم روز متصل^۲ درس گفته به اهل سبق طعام خوردی به اندازه يك گهری قیلوله کرده به نماز پیشین برخاستی تا نماز دیگر دشواری مردم به فتوا نویسی آسان ساختی تا شام به دوستان و درویشان انجمن راز گویی و سخنان تصوف و تحقیق داشتی، بعد نماز خفتن به حجره شده مطالعه سبق فردا کرده از ثلث میانه حصه به خانه نشینان و حصه به خواب دادی، از هنگام پانزده سالگی تا پنجاه چهار سال روزگار بدین نمط بسر برد و در سال هزار و سیزدهم مکتوبی به نگارنده گلزار بر طبق طلب و ملاقات به اظهار بی اعتباری عمر بی بنیاد به نهایت شوق نوشت، رفتم و حاضر شدم، چند روز انجمن توّدد و وداد برپا مانده، شب دوشنبه دهم شعبان همان سال وصیتهای دلپسند فرموده جان به جانان سپرد، در صفة درسیه مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ممتاز در عشق و انکساری **ملا موهن بهاری**، نام اصلی او محی الدّین است. صاحب مولد و منشأ بلده بهار. در مآثر الکرام نویسد در سن هفت سالگی کلام الله را ضبط^۳ کرد و به خدمت پدر خود عبدالله کسب علوم نمود، در هفتمده سالگی فاتحه فراغ خوانده چندی به وطن به تدریس طلبه اشتغال داشت به حضور شاه جهان سلطان رسید و به تعلیم شهزاده محمد اورنگ زیب متعین گردید و به خدمت شاه حیدر نبیره شاه وجیه الدّین گجراتی بیعت کرد، آخر از پیشگاه خلافت^۴ دستوری گرفته به وطن شتافت و به ریاضات و مجاهدات کار بست، در عمر هشتاد و چهار سالگی در يك هزار و شصت و هشت مرحله آخرت پیمود، رحمة الله علیه.

۱. الف. 'در ثلث آخر شب غسل کرده در تهجد' ندارد ۲. الف. 'متصل' ندارد

۳. د. 'را حفظ' ۴. ج. د. 'ملا' عبد الله ۵. ج. 'پیشگاه' خلافت

موج احوال آن در یاد دوست بری از غفلت و بیکاری **شیخ مبارک صلیقی** **محمد اشرف شطاری لاهوری**، مرید شیخ فرید گهروار است که خلیفه خلفای محمد غوث گوالیری بود، به صلاح و تقوی آراستگی داشت و در علوم دعوت میان فقرا ممتاز بود، شیخ عبدالملک مرید و جانشین والد بزرگوار خود شیخ فرید گهرواریست، به زهد و تقوی بیشتر در شهر مدکور گذرانیده، شطاری مرید شیخ جلال لوهانکی لوهانک نام کوهی است در کنار قصبه بهلسه راستین سرحد کوندوانه و خرقة خلافت از شیخ عبدالملک شطاری سارنگپوری مالوی خلیفه حضرت شیخ وحید الدین گجراتی داشت، در گلزار نویسد صاحب تصرف و تصوف در سال نهصد و هشتاد و یک به مندو آمد در خدمت نگرنده گلزار شیخ محمود جلال شطاری علم دعوت آموخت و رخصت شد، چندانکه چله کشیده جزئیات و کلیات به پایه کمال رسانیده، بنای بی نیازی بس استوار انداخت زر نقد و زمین باوجود تمتای حکام در مندو برفت سی سال در مندو از غایت توکل گذرانیده در سال هزار و دهم وصال یافت همانجا مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عظیم القدر در حقایق، آن صدر به چاربالش^۱ دقایق، آن به عشق محبوب سرگشته^۲ و واله **حضرت مولوی محمد صالح**، متوطن قریه مکده توابع عظیم آباد است، از نژاد مولوی خواجه علی مرید خلیفه مولوی شاه مارنده کلیپوری که به چند واسطه خلیفه شیخ وجیه الدین علوی شطاری بود، خرقة دست به دست در آبای خود یافته، محمد صالح مقتدای صلحا و پیشوای اتقیا و سلطان فضلا بود، در حقایق و معارف بس رتبه بلند داشت اکثر شاهبازان به عنایت تلقینش^۳ به مطلب حقیقی فایز شدند و طالبان اسرار را از آغاز تا انجام مثنوی مولوی معنوی تلمذ دادی، سلوک و تربیت آن درون پرده تمام می کرد، شاه بدیع الله گوید من خدمت او را دریافته ام، گوشه گیرمردی متوکل متورّع مشرب ایثار داشت، شیخ وقت خود بود، سن وفات دیده نه شد.

۱. د: 'چار زینلش' دقایق

۲. د: 'دلربا' و واله

۳. الف: اکثر شده بازان بعنایت تلقینش ندارد

موج احوال آن در عشق و محبت مدام به جان نثاری **میر سید غلام محمد**، ابن **میر سید معین الدین ابن میر سید محمود** محقق شطاری کنتوری احمد پوری، در فیوضات رحمانی نویسد که کنتور در ملک شرق صاحب اعتبار و درویشی و مشیخت بوده اند، جدش به تقرب قرابت آبای احمد پور را به اقامت خود رونق دادند، سید علام محمد کم سن بود، میر سید معین الدین نسخه جواهر خمسه به مرید و خلیفه خود حضرت شیخ عبدالغفور صدیقی احمد پوری سپرد که چون پسر به سن تمیز برسد تربیت نموده نسخه امانت حواله پسر **سید غلام محمد** خواهی نمود، هم چنان واقع شد، نگارنده فیوضات رحمانی به سن دوازده سالگی مکرر آن حضرت را دیده است، مرد بابرکت بود، علم و کمال از حضرت شیخ عبدالرحمن چشتی خیلی مصاحب بود، پسران خود را مرید شیخ کنانید، چون وفات کرد در احمد پور به پهلوی مزار جد خود مدفون گشت، رحمة الله علیه. سید صدر الدین احمد پوره مرید و خلیفه جد خود سید عبدالغفور مرد بابرکت و ریاضت بود.

موج احوال آن درویش درد مندان به آتش عشق مانند سپند، آن افضل العصر و المعاصر عاشق صادق **شیخ صدر الدین ذاکر**، مرید شیخ محمد عوث گوالیاری است. مجاهده بسیار کشیده مشایخ و بزرگان وقت را دیده، حالی قوی داشت. در گلزار نویسد، نام پدرش شمس و نامش محمد بود، مولد جانپانیر، پدرانش بازرگانی کردند، در سال^۲ نهصد و پنجاه که سن شریفش بیست و پنج ساله بود توفیق ترک یافته از شیخ محمد عوث ارادت آورده دوام ملازمت مرشد اختیار کرد و از تلقین دوام بهره مند گردید، چون مرشدش از گجرات به گوالیار باز گشت نمود همراه رفت، جواهر خمسه را تمام و کمال به عمل آورده از عایت پرهیز و مجاهده نفس نافرجام را به همواری رام ساخته خرقة خلافت و اجازت سلاسل مشهوره گرفته دستوی وطن یافت، سه بار دیگر به گجرات رفته یک بار به حیات مرشد خود و دو بار بعد رحلت پیر لیکن هر بار در مندو شده می رفت، آخر بار یک

۱. الف: 'خلیفه' ندارد

۲. ج: 'سال' ندارد

سال در مندو مانده بسیار خلائق آنجا را تربیت و تلقین نموده مرید ساخت، از آن جمله شیخ امان الله بن شیخ کمال الدّین کالپوی که مقتدای پرهیزگاران آفاق بود، شیخ عثمان بن لادن قریشی که سر دفتر متوکلان دهر بایش شمرده و شیخ مکنه مجرّد که مدّت‌ها در روضه شاه میان جیو مجذوب کلبه داشت و شیخ جمال پور بهکهاری و نگارنده گلزار آن وقت پانزده ساله بود، وقت معاودت وطن شیخ محمود بن جلال که^۱ از خلفای اوست برای خیرگیری و تربیت تربیت یافتگان بدو تعلّق ساخت و گجرات از خلفای و مریدان او پر است، احوال اکثری که به دریافت آمده می نویسد، کمالات آن حضرت زیاده از حوصله بیانست آخر به سبب ویرانی جانیانیر و در برودره که دوسه مرحله از آنجا دوری دارد خانقه و خانه ساخت بقیه عمر به فیض رسانی و تربیت طالبان بسر برده در سال نهصد و هشتاد و نه سفر آخرت بر بست انا لله و انا الیه راجعون.

موج احوال آن بزرگ با عشق و صفا، آن عبد به معبود با وفاء، آن به مشاهده دلدار به شکل هلال حضرت شیخ احمد بن جلال، مرید شیخ صدر الدّین ذاکر است. صاحب مجاهده و مشاهده، قرآن مجید بدان لحن خوانده که شنوندگان از هوش رفتی و مستانه به سماع آمدی. در گزار نویسد برادر بزرگش شیخ محمود در مندو اقامت داشت و او در گجرات، در قلوب هر دو برادر شوق دیدار هم دگر غالب آمد، از مقامات خود روان آشدند، در اثناء راه ملاقات واقع نشد محمود به گجرات و او به مندو رسید، بعد يك ماه شیخ احمد به مندو آمد به ملاقات باهم مسرور شدند، پس از چند ماه شیخ احمد را بیماری اسهال چنانچه امید زندگی باقی نماند هم در آن ایام شیخ شمس الدّین زنده دل شیرازی که بررگ خلیفه شیخ محمد غوث بود و در بیجاپور د کهن کلبه داشت به دیدن شیخ احمد به مندو آمد، از برکت مقدم او شیخ احمد را اندکی فرصت رونما گردید، گفت ای محمود اکنون برادر احمد را به فرزندان او باید رسانید من هم بدرقه او و رفیق سفر توام، چون امثال از باطن شیخ محمد غوث دستوری گرفته که پیری از آمد و رفت بلز می دارد این نوبت پسین

۱. د: که 'خر' خدای

۲. الف: 'روان' ندارد

زیارت بنده باشد و مدت است که برادر شیخ صدرالدین ذاکر را ملاقات نموده^۱ و شیخ وجیه الدین علوی را ندیده عمرم به آخر رسید به این بهانه به گجرات رفته و وداع یک دیگر هم بکنیم پس بر سه عزیزان به اتفاق روانه گجرات شدند بعد دو سال شیخ احمد از علایقه همان بیماری در نهصد و هشتاد و هشت به ملاء اعلی شتافت رحمه الله علیه.

موج احوال آن به عشق دوست همیشه در درد و محن شیخ محمد حسن خواهرزاده شیخ صدرالدین ذاکر است، به علیت متوکل و نهیت ممتاز، هر چند مردم به لحاظ تکلیفات او برای توکل شکنی باعث و مبالغ شدند پذیرا نداشته مردانه و مسافرانۀ زندگی کردی.

موج احوال آن بعد از مجاهده جام وصال چشیده، آن دلریش به دیدار دلدار دل را دریده، آن عالم متبخر و درویش آئین، اکمل الدرویشان حضرت شیخ شمس الدین از بزرگان اهل تصوف، بسا صاحب کمال و معدن مجاهده و کفی مشاهده، مرید شیخ محمد غوث گوالیارست، شاعر هم بود زنده دل تخلص داشت و این تخلص مشابه لقب معروف گشت در گلزار نویسد از اولاد حاکمان پارس است، در سن چهارده سالگی علوم متداوله را تحصیل نموده بر تفسیر بیضاوی حاشیه نوشت، چون سلطنت بنی اعمام او افتاد در پی آزار شیخ شدند مادرش به لحاظ آنکه زنده ماند رخصت هندوستان فرمود، درین ملک جا بجا از بزرگان وقت صحبت داشنه خیال مریدی داشت، چون اتفاق ملازمت حضرت محمد غوث گوالیاری افتاد بیعت نموده به مجاهده در آمد تا که پایه عبادت را به مرتبه کمال رسانید، از دستوری مرشد به رهنمونی باشندگان دکن رخصت یافته از گجرات به بیجاپور رفت، بر پنج گروه از شهر در صحرا زاویه ساخت و اقامت نمود، چون وقت روانگی از مالوه گجرات چند سیر گندم در زنبیل نهاده بود، چون به بیجاپور رسید قدری گندم باقی بودند آنرا به زمین انداخت روئیده تیار شدند، بر همین دستور هر سال گندم می روئیدند به قدر حاجت می گرفته مابقی آنجا افتاده می ماندند در فصل می دمیدند، چون کفاف روزی برین وجه دید از هیچ کس گاهی چیزی

نگرفت، باوجودی که اجازت جمیع سلاسل یافته بود تا که مرشدش در قید حیات بود مرید نگرفت، آخر شیخ عبدالغفور نام جوانی صاحب استعداد را در خدمت قبول کرد و تربیتش نمود او را در کلبه گذاشته در سالی به زیارت مرقد مرشد خود می آمد و می رفت، درین سفر مندو در اثناء راه می افتاد به خانه نگارنده گلزار که در حضر جامع و تکسیر شاگرد او بود قیام نمودی، در نهصد و نود و رخت سفر آخرت بربست، شیخ عبدالغفور به جانشینی او مفتخر گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن منزوی، آن به ولایت محتوی، آن صاحب توفیق رفیق
حضرت شیخ صدیق، ساکن برودره است. عطار پسری بود چون جذبه عشق الهی بدو رسید دوکان^۱ پدر بگذاشت به حضرت شیخ صدر الدین ذاکریعت نمود و در طریق شطاریه مشغولی گرفت. در گلزار نویسد در اندک زمانه ذاکر شاعلی و عارف کامل و عابد منزوی گردید، همواره به همراه بودن پیر کوشیدی، بعد وفاتش در مسجد منزوی شد بقیه عمر آنجا گذرانیده، در زمان خروج مظفر گجراتی وصال فتح خان خانخانان است از نگارنده گلزار ملاقات شده بود، در نهصد و نود و دو وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در غیر ذکر خدا مدام لب بند، آن منشاء عجائب حالات
 ارجمند، آن بهترین امت حضرت احمد صلی الله علیه وسلم، مجاهد مجاهد غالب، شیخ ولی محمد بن شیخ راجی که ذکرش در بحر متفرقات است مرید شیخ صدر الدین ذاکر بود. در گلزار نویسد او را در ابتدا حال ریاضات جذبه الهی فرو برده طرفه اینست که موای حرف توحید در دیگر کلام زبان نمی گشاد و مدام با پیر خود در سفر و حضر ملازم و خدمت گذار مانده، تا هزار و یکم زنده بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن در شریعت و طریقت شاه، حضرت شیخ امان الله پسر
 شیخ کمال الدین سلیمان قریشی ساکن کالی است. در گلزار نویسد به زهد و توکل و فقر و ایثار و راستی گذرانیدی، سلوکش جز شاهراه شریعت نه پیموده،

۱. ج. د: دوکان 'عطار'

دست همتش جز دامن نیستی نه کشید، مرید شیخ صدر الدین ذا کر شطاریست، شخصت و سه سال را عمر یافت در سال هزار و پنجم وفات. دو پسر داشت يك در حیات پدر فوت کرد دویم مقبول در گاه سرمد شیخ ولی محمد بن قاضی زاده گجرات مرید شیخ صدر الدین ذا کر است. در گلزار نویسد در نهصد و هشتاد و يك شیخ صدر الدین از جانبانیر به قصد طواف مرقد غوث الاولیا از راه احمد آباد به گوالیار روانه شد ولی محمد هیژده ساله بود که روی سلوک طریقت به خدمت شیخ او را برد ترك خانمان کرده در آن سفر همراه شیخ رفت، وقت باز گشت گذر به مندو نمود، هوای آنجا شیخ صدر الدین را خوش آمد خواهش چله نشینی به خاطرش رو داد، سه چله به آخر رسانید، چون روی عزیمت به راه وطن نهاد شیخ محمود جلال را برای پرورش نگارنده گلزار و شیخ ولی محمد را برای رفع غبار تنهایی شیخ محمود دستوری بخشید، چند سال به اکتساب صوری و معنوی در مندو گذرانیده آخر به اشارت شیخ محمود به برهانپور رفت، در سال هزار و دهم وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن شیفته جمال جانان، آن با دین و دولت نوآمان، آن نگین خاتم عرفان حقایق آگاه، حضرت شیخ عبداللطیف بن ملك شاه، وطن شریفش قصبه کور است. در گلزار نویسد طریقه استرشاد از شیخ صدر الدین ذا کر شطاریست، خداوند حقایق و معارف صاحب صفا و صلاح بود، زاد بوم نهر واله، در طفولیتش پدر او از سرگذشتش پس از چندی او را شورش خدا طلبی در سرافتاد، آوازه رهنمایی و غلغله ارشاد شیخ صدر الدین ذا کر به گوش او رسید، به خدمتش شتافته مراسم استرشاد بجا آورده از برکات تلقینش شیوه درویشی و شعار صفوت اکتساب نمود، از ریاضات شاقه و مجاهدات فوق الطافه به پایه کمال رسید، در نهصد و هفتاد به دستوری مرشد^۱ بنا بر زیارت مرقد پیران پیر خود غوث الاولیا به گوالیار عازم گشت، در اثنای راه به نارنول در حیات حضرت شیخ نظام نارنولی مشرف گشت، چندی صحبت داشته به تقریب اظهار تمنای خاکبوسی آستانه روضه

۱. ج: د، شاقه و مجاهدات فوق الطافه به پایه کمال رسید و نهصد و هفتاد بدستوری مرشد بنا

غوث الاولیا ظاهر نمود، آن حضرت گفت احوال صحبت ابتدا خود که اقامت به دایره غوث الاولیا داشت با اکثر به فضایل و اخلاق و کمالات بیان فرمود پس از شیخ نارنول رخصت شده به دهلی رفت و خدمت مشایخ وقت و زیارت مرقد خواجگان آسوده آنجا بجا آورده به آگره رسید، صحبت شیخ ضیاء الدین^۱ غوث الاولیا را دریافت آخر از رخصت مخدوم زاده به گوالیار رفت زیارت مرقد غوث الاولیا بجا آورده در مقام شجر که آن غاریست از گوالیار هفت کروه دور و غوث الاولیا در ابتدای سلوک آنجا اربعین نشسته^۲ است دو چله کشید، بعد فراغت از خدمت شیخ عبداللّه خلف و خلیفه غوث الاولیا و دیگر خلفای عالی مقام آن حضرت رخصت گرفته به جانپانیر دو خدمت شیخ صدر الدین ذا کر رسید، چون آن شهر ویران شده به بلده برودره رفت تمهید بساط^۳ خانه گزینی و کد خدایی نمود، بعد از آن يك بار به راه مندو به زیارت گوالیار نموده که به کلبه رسید بقیه عمر از آن باز به غایت سردانه و توکلانه قدم از دایره خود بیرون ننهاد، در سال هزار و هفت انتقال ازین عالم فرمود، در برودره مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عامل صلواة فی الجذبات، آن کامل قوه ممات فی الحیوة، آن بر آسمان اختر کمال^۴ روشن تر حضرت شیخ محمد جیو برهنه سر، وطن احمد آباد گجرات. در گلزار نویسند^۵ صوفیان وارسته شیخ صدر الدین ذا کر است، سلوک او با جذبات هم آغوش بود، اکثر اوقات به جذبه گذشتی عجیب تر آنکه در حالت جذبه نماز پنجگانی وقت به وقت را از دست ندادی و بیان حقایق را نوعی می نمود که هرگز خلاف اصطلاح این طایفه واقع نشدی، افسوس که به تحریر کس نه آمد^۶ که موجب فوائد سالکان این راه می شد، در سال نهصد و هشتاد و سه از خدمت پیر بزرگوار رخصت گرفته به طواف غوث الاولیا از برودره به گوالیار رفته بود همراه شیخ حبیب شطاری خلیفه غوث الاولیا به راه مالوه به وطن باز گردید، در مندو وطن نگارنده گلزار ابرار گزار کرد چند روز مصاحبتش را غنیمت شمرد،

۱. ج. د: ضیاء الله بن غوث
 ۲. الف: گسسته است
 ۳. د: بساط ندارد
 ۴. ج. د: آسمان کمال اختر
 ۵. ج. د: از صوفیان
 ۶. الف: نه آید

چون به وطن خود رفت انتقال نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن بزرگ آفاق، آن از مایل تودد ببری از تفاق، آن به تلاش لقمه حلال مدام به درد و محن، درویش دل ریش حضرت شیخ حسن بن موسی احمد آبادی و والد شیخ محمد غوثی مندوی مصنف گلزار ابرار است. در تذکره مسطور است حافظ کلام مجید و عالمی^۱ رسمی دانش در سلسله شطاریه مرید سید جلال بن سید احمد جعفر رفاعی^۲ بود، در ابتدای حال از چهار سالگی پدرش به استاد سپرد، کلام ربّانی یاد گرفت و برخی از علم آموخته بود که پدرش فوت کرد، به خدمت پیر بیعت نمود به عبادت در آمد، در سال نهصد و چهل و یک همایون بادشاه به کشایش گجرات توجّه نمود، سلطان بهادر حاکم گجرات هزیمت خورده گجرات به غارت لشکر آمده ویران شد، وضع و شریف آنجا فرار شدند، آن وقت حضرت بست و چهار ساله بود، همراه لشکر از خاندیس به مالوه رفت و در لونه‌ره رفت که از مندو بر سه کروه است اقامت گزید، چند روز به اسباب معیشت نه پرداخت، آخر چون همگی همت او مصروف به لقمه حلال بود قرطاس فروشی اختیار کرد، در چند روز بازرگانی او بر همه ابناء روزگار غالب آمده، کدخدا شد و در مندو خاص خانه گزید^۳ بقیه عمر تا سال وفات که نهصد و هفتاد و سه هجری است به هیچ حاجتی و کاری از مسجد و خانه خود قدم بیرون ننهاد، کدخدا بود سه پسر داشت، اوّل نور محمد که به بلوغ رسیده فوت کرد، دویم شیخ میان جیو مرید سید جلال بن سید احمد جعفر خلیفه شیخ صدرالدین ذاکر حال راقم نامه و سیوم شیخ محمد غوثی مصنف گلزار ابرار که ذکرش می آید

موج احوال آن مستر آیات ولایت و عرفان، آن مترجم مقالات عاشقان حضرت رحمان، آن مجاهد تقوی و زهد دین دار حضرت شیخ محمد معروف به غوثی مصنف گلزار ابرار، اسم شریفش شیخ محمد چون در سلسله شیخ محمد غوث گوالیاری بیعت از حضرت شیخ سراج الدین خان مرید و خلیفه صدرالدین ذاکر

۲. ج: 'احمد جعفر' بود

۱. د: 'عالمی' ندارد

۴. ج: د: 'شیخ' صدر

۳. الف: خانه 'آمد'

حال خود ساخته خود را غوثی لقب نمود بلکه در اکثر اشعار خود به تخلص غوثیا یاد نموده، در خاتمه تذکره خود می نویسد که مادر من همشیره سید جلال بن سید احمد جعفر است بلکه به دعا و تمنای خال خود از کتم عدم به یازدهم رجب شب جمعه سال نهصد و شصت و دو ار هجرت به پرده وجود آمدم همان خال ما را در سن پنج سالگی به دبستان شیخ کمال الدین قریشی سپرد، در هشتم سال قرآن و کتب فارسی به اتمام رسانیدم، چون از اکثر زبان آگاه گردیدم و پانزده ساله شدم که پدرم فوت کرد تا سی سالگی اکتساب رسمی دانش از هر^۱ علوم نمودم که در هر فن مهارتی بهم رساندم سپس به خدمت گذاری فقرا و مشائخان وقت مقید گردیدم که چاشنی از مذاق ایشان برگیرم، مادرم به لحاظ چنین معاملات تعلق کدخدائی در هفت سالگی به دوشم سپرده بود که به این زنجیر پای قدم از تلاش دنیا بیرون نخواهد زد، چون ما را دل از جمیع مرادات سرد بود به^۲ پیر خود بیعت نمودم به پرورش این طایفه خود را مایل گردانیدم، خیال نگارش احوال بزرگان نامدار به خاطر آمد، از خلف و خلیفه عوث الاویا فاتحه^۳ نمودم از یمن برکات فاتحه او در هیزده سال نسخه گلزار ابرار را نوشتم امید از افضل الهی دارم که از یمن بزرگان شطاریه و به برکت بزرگان مجتمع گلزار ابرار عافیت عاصی بخیر گردد.

موج احوال آن قطب یزدانی، آن مجدد قول سبحانی، آن پروانه شمع کاشانه وحدت، آن عنده لیب حق سرای آستانه کثرت، آن ذخیره حقیقت حقایق و معارف، قطب وقت حضرت شیخ لشکر محمد عارف نام پدرش ملک راجن بن ملک نیر بن ملک رکن الدین قریشی در ابتدا حال طریق اکثر اشغال و ذکر^۴ از شیخ قطب جهان ذاکر نهرواله که ذکرش در بحر متفرق نوشته شد تقنین یافته، آخر دست بیعت به دامن حضرت شیخ محمد عوث رسانید، از بی نظیران زمانه و به عهد خویش یگانه، سرتاج دردمندان عشق ذات و صاحب تاج طالبان عالم کثرت و صفات، مجاهده بسیار کرده تمام احوالش از قال و^۵ حال خلاف اصطلاح این طائفه واقع شده^۶

۱. الف: 'ر' علوم ۲. الف: 'به' ندارد: 'د' و 'پیر' ۳. ج: 'د': 'استدعا' فاتحه

۴. الف: 'و' ذاکر' ۵. د: 'و' از' حال ۶. الف: واقع 'نشده'

در مشرب شطار شانی عالی داشت، در گلزار نویسد در سال شروع هزار هجری مولد آن عاقبت محمود در قصه مهلاسه از مضافات گجرات رو نمود مادرش پس از سیزده روز و پدرش بعد شش سال به عالم بقا خرامیدند به کفایت مهمات پرورش او جدش کوشیده چون پدرانش سپاهی پیشه بودند چندی سنت آبای بجا آورده در عنفوان جوانی ترك آن وادی نموده پیشه نامرادی گزید، اول از قاضی محمود سرپوری فیضها گرفت بعدش از صحبت شیخ قطب جهان ذاکرنهرو اله تربیت یافت، در سنه نهصد و پجاه هجری در گجرات به خدمت غوث الاولیا رسید و ارادت آورده بیعت نمود، خداشناسی او را بهم رسید وقت معاودت پیر خود عزم رفاقت نمود، دستوری یافت که ترا برای تربیت جویندگان اسرار الهی به همین صوبه می باید مانند فرموده بجا آورد، کم و بیش سی سال آنجا در تربیت طالبان اشتغال داشته عالمی را فیض رسانید، به سال نهصد و هشتاد و دو به صوب برهانپور خاندیس عزیمت بر بست تا نهصد و نود و سه که سال وفات اوست ابواب ارشاد و هدایت بر روی طالبان حق مفتوح ساخته ساکنان عالم سفلی را به مقام علوی رسانید، او را کلمات دل‌گزین است اندر تصوف و تلقین فرمودی به خدا رسیدن آسان و به محمد پیوستن مشکل و مشکل ازین جهت که ایزد تعالی به همه چیز به وجه خاص متجلی است و هر یکی را راهی است بدان وجه به سوی حق ادراک تعین و تشخیص^۱ وجود مطلق بدان وجه خاص دریافت می شود و شناخت حقیقت محمدی صلی الله علیه وسلم که جامع همگی کمالات الهیه و اسکانیه است موقوف بر انصاف به جمیع کمال اسماء و صفاتی بود تا به تماسی وجوه مخصوصه تعینات متفرقه معرفت وجوه اجمالاً و تفصیلاً بهم نرسد عارف ذات بابرکات محمدی نشود، او به مقام قطبیت رسیده آگاه شده بود مذتها آشکارا نکرد، روزی قوالی آمد چند کلماتی از کیفیت قطبیت پیشش سرائید فرمود که این مطرب را از راز من که آگاه ساخت :

سر خدا که سالک عارف بکس نگفت در حیرتم که باده فروش از کجا شنید
همانجا از اقوال دختر آن حضرت است که پدرم به مرتبه ولایت بایزیدی رسیده بود،
شبی در کلبه تاریک مراقب بود، سه بار صدای یا عبدالرحمن شنید، سیوم دفعه لبیک

۱. ج: تعیین و تشخیص

گفت، ندا آمد در تلویکی نشسته چراغ فریسم، بعد ساعتی روشنی پیدا شد که تمام خانه منور گردید، دویم شوال در سال نهصد و نود و سه واصل به حق شد، رحمة الله علیه.

موج احوال در آن کمالات اهم، آن مورد حالات ابراهیم ادهم، آن از اجلّة ارباب دینداری، حضرت شیخ ابراهیم قاری شطّاری، مرید شیخ لشکر محمّد عارف است، وطن شریفش سند. در گلزار نویسد بغایت خلیق بود، نهایت انکسار داشت، خط شعاعی خوب می نوشت و قرات قرآن را به غایت لحن خوش می خواند، پیر او و مسیح القلوب در قرات^۱ قرآن شاگرد اویند، پیر او چندی فتوح بر خود حرام کرده بود، او تا بست و پنج سال هیزم از صحرا آورده فروخته بهای آن را وجه قوت پیر کرده بود، چون همراه مرشد خود پیران پیر غوث الاولیا را^۲ در گجرات ملازمت نمود مورد نهایت تفضّلات گردید^۳ و یازده سال^۴ پیش امام پیران پیر خود مانده لاهوتی مرغ خطاب یافت، از مرشدش روایت است که بعد فراغ فرض عشا به شغل هشت رکن پرداخته به سفیده صبح دم رسانیدی و استیلای عشقیه را در یک نفس بست و چهار نوبت رسم کردی. مولانا محمّد حافظ سندهی ازو گفت: محمّد شاه فاروقی صاحب قرات خوش الحان پیری و ضعیفی برای تعلیم یرده نشینان خود می جوید اگر قبول باشد تقرّر نمایم، فرمود من پیر نظر بام به فرتوتی صورت من نظر کنند که دل و نگاه هنوز به اختیار من نیآمده خجالت از همسایگان بکشند، روزی شنید مطربی می سراید که به هنگام طعام نام خدا روزی بخش یاد کنند، فرمود^۵ آفرین بر او لیکن نزد ابراهیم صوفی آنست که بی مشاهده رازق دست به طعام نبرد، در سال نهصد و نود و یک وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن میرا از ما و منی قاضی محمود مورنی قریه ایست از مرز^۶ گجرات مرید شیخ لشکر محمّد عارف عالم علوم صوری و معنوی بسیار بزرگ و صاحب مقام بود، رحمة الله علیه.

۱. الف: در خواندن

۲. الف: را ندارد

۳. د: گرد یار دبار ست

۴. د: سال ندارد

۵. ج: بحشش فرمود

۶. د: مزار گجرات

موج احوال آن سر حلقه اصفیا حضرت شیخ اولیاء، در گلزار نویسد مرید شیخ لشکر محمد عارف بود، قدم^۱ فرسای بادی^۲ صدق و صفا، کلبه نشین کوچه فقر و فنا در نسب به خواجه عبداللّه انصاری می رسد، روزی شنید که پسر و داماد کشته شد کشته پیدایشانی این مقدمه را شنیده و مطلق رنج به خاطر نه آورده به اهل خانه خود خبر رسانید که برای شما تحفه آورده ام، خدا بر صبر او پاداش^۳ بخشاد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن خلاصه مخصوصان ولایت قال، آن خلاصه پیرو طریق محمودان عالی احوال، آن مسعود سعید حضرت شیخ ابو یزید، خلف و خلیفه شیخ لشکر محمد عارف است. در گلزار نویسد چون^۴ والد ماجد او به ملاء اعلی شتافت او جانشین پدر گردید، سلطان وقت مواضعات مصرف خاتمه والدش را بازیافت نمود، او نوعی چین بر جبین نکشید و در مقام تسلیم و رضا با فقر و فاقه بر توکل چندان پای استوار گردانید که از خلوت کده خود بیرون نه^۵ آمد و به روزی خواران خوانگی که هفته هفته به فاقه می گذرانیدند دلش تنگی نمی نمود، کریم ابن الکریم ایشانند، دستور داشت که بعد نماز صبح به مکان مسیح القلوب^۶ رفته فیض عیسوی نفس گرفتی، روزی همراه مسیح القلوب به ملازمت سید ابراهیم بهگری می رفت ناگاه خادمش خبری وحشت اثر^۷ از خانه اش رسانید و التماس بازگشت نمود، فرمود به قصد ملاقات بزرگی با نیت درست بر آمده ام برنگردم چرا که آغاز را به انجام نرسانده به کاری دیگر پیوستن سزاوار حال صوفیان نبود، به اندک زندگانی بسیار کمال و عرفان حق تعالی بدو بخشید که روشش خلاف احوال این طائفه نوعی واقع نشده بلکه از اکمل این گروه احوالی که داشتند برحالش آشکارا بود، در سال نهصد و نود و نه به جوار رحمت حق پیوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن احق کمال نسیم شیخ عبدالرحیم وی را عبدالرحیم کبیرینجی

۱. ج. د. بود و قدم ۲. د. یادید صدق ۳. د. پاداش ندارد ۴. الف: چون ندارد
۵. د. نمی آمد ۶. ج. شیخ القلوب ۷. ج. وحشت ناک

گجراتی گویند، پنج فرسنگ از احمد آباد گجرات دور است. در گلزار نویسد از آنجا برآمده از برهانپور يك گروه دور به کنار رود حجره ساخته اقامت گرفت، پس از چند روز علی عادل شاه فاروقی حاکم صوبه خاندیس مسجد جامع و سرای آنجا بناساخته به عادل پور مشهور ساخته، پیر ارادت او نامعلوم، مرشد طریقت او شیخ ابراهیم قادری سندھی شطاری است، الحق شیخ عبدالرحیم مردی به غایت صاحب توکل و همت صفای^۱ به شدت داشت، چون وفات کرد در حجره خود مدفون گشت، سال وفاتش هزار و پنجم، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عاقبت مسعود شیخ محمود بن عبدالله گجراتی، مولد شریفش گجرات. در گلزار نویسد خلیفه شیخ لشکر محمد عارف است. صاحب سماع و گریه^۲ به مشاهده دلدار بود، به الحان داؤدی که دل آویز هر عالم بود قرآن تلاوت نمودی و میان جموحی محدث و ملک پیر محمد حسن که درویشی را به وزارت فرمان ده آنجا آمیخته داشت از برهانپور به سفر حجاز رفت و باز آمد. مسیح القلوب گوید که روزی در بیماری او به عیادت رفتم، گفت: ای فلان مرا هنگام سفر آخرین در پیش است، به دعایی که بر روش اهل شهود فرا شوم یاد دار و مددگار باش، رور وفاتش بر بالین با چند کس حاضر بودم، حدقه چشمش را چنان ملاحظه کردم که با گردش در نظاره است، مدتها به مطرب پسری میریسن نام تعلق خاطر داشت، در هزار و چهار هجری وصال یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مشغول به عبادت الله شیخ فتح الله بهرود قلعه بروج در صوبه گجرات به کنار رود نریده مرید شیخ لشکر محمد عارف است، ابتدا حال تحصیل علم نمود آخر جذبه محبت الهی بدو رسید مرید شد و به عبادت مشغول نمود، در چند مدت ابواب عرفان برو مفتوح شدند. روزی از رازداران خود گفت در نماز سیر عروجی روحی مرا دست داد نماز را معراج من گردانیده، صلوات تسبیح هر روز ورد او بود، هرگاه در بزم سماع نعره زدی هیچ مجلسی را طاقت ضبط نمائی که دلش به درد نیامدی، در سال هزار و چهار به عالم علوی شتافت رحمة الله علیه.

۱. ج. د: صفای 'ناطن' ۲. ج. د: سماع و 'گریان'

موج احوال آن قدم فرسای بادیة صدق و صفا، آن کلبه نشین کوچه فقر و فنا آن عاشق رب العاشق^۱ ذات رب العالمین، **تاج العشاقین** پور عبدالله سندهی است، نام او محمد است زاد بوم برهان پور. در گلزار نویسد خلیفه شیخ لشکر محمد عارف است، واله حسن صوت و شیدائی خوبی صورت بود، از آغاز سال هزار و یک تا چهار سال که^۲ نگارنده گلزار از همسایگی او و مسیح الزمان سعادت اندوخت^۳ از و نقل است که از طفولیت تا جوانی فارسی از مدرسه مسیح زمان خواندم، علوم نقلی اصطلاح شاگردی شیخ یوسف ظاهر سندهی نمود و شرح منازل السائرین و نقد فصوص و شرح گلشن راز و شرح مواقف پدرش مسیح زمان حاصل گردانید، درین اثنا به صاحب حسنی او را تعلق خاطر گردید، عشق مجازی به حقیقی مبدل گردید، به مجاهده در آمد چندان کوشید که محبوب حقیقی را در صورت مجازی مشاهده کرد، در همان سال اکبر بادشاه به صوبه خاندیسی فتح نمود او را به تهمت دوستی حاکم سابق به زندان سپردند، از سعی دوستان خلاص یافت به آگره آمد، فتح خان امیر آنجا مقدم شریفش را گرامی داشته به انواع خدمات پرداخت، به غرة جمادی نخست در سال هزار و سیزده در پنجاب ار دست راجیونان شهید شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ممتاز فی الهدایت و کرامت، آن مرتاض فی الرياضات و عبادت، آن مقتدای اصحاب عشق و رندی **شیخ عیسی بن قاسم سندهی** مرید و خلیفه شیخ لشکر محمد عارف است، عالم علوم صوری و معنوی واقف اسرار خفی و جلی، به غایت عالیشان در فقر و درویشی نهایت هدایت عنوان فی الجود و پرده پوشی. صاحب گلزار در اکثر قصایص اولیا آن جناب را به مسیح القلوب و مسیح زمان به قلم سی آرد و این الفاظ که عین عبارت گلزار است در شان او نوشته، چون آفتاب عقیدت او وحدت شعاع باشد و ماه صفوتش معاینه اقتباس بود مراقبه کرسی نشین او جهان مشاهد گیرد و سایه در نهال همت او چتر بر درویشان

۱. ج: د؛ رب العاشق ندارد

۲. الف: 'که' ندارد

۳. ج: د؛ سعادت اندوخت

سیه گلیم افروز دست بوس هنگام ارادش سرمایه آن روی^۱ عرفان بخشد و گهرفشان زیان تلقینش ره به گنج الهی وجدان نماید و يك لحظه توجّه باطنش کارساز ملك و ملكوت آید و شیوه کشاده پیشانی و دلربایی زمانیان شود، چگونه توان گفت که گلستان وجودش بهار^۲ علوم فصایل حرمی پذیر است بلکه فیض رسان وجود او نور در چمن زار عقول و علوم است، مولد شریفش ابرچپور از صوبه برار همانجا از روایات آن حضرت آرد هنگامی که به شکم مادر خود بودم استاد در خواب دید که مهتر سلیمان به خانه ام قدم ارزانی فرموده، مادرم در رویه یافت که مولانا بونس دانشور متحر درویش مستغرق بود به خانه ام آمده چون پدر من در آن هنگام در سفر بود مادرم این واقعه را^۳ به عم فقیر شیخ طاهر محدث رسانید، فرمود ازین شکم ترا فرزندی بایرکت روزی شود، پس به آن نزدیکی اوقات در سان نهصد و شصت و دو یا سه تولد فقیر گردید، عمی نام مرا عیسی نهاد، چون پدرم از سفر برگشت به جهت آن خواب خواست مرا سلیمان نام کند، به لحاظ ادب برادر بزرگ خود متاتل ماند، در نهصد و هشتاد سایه پدرم از سر در گذشت در همان سال همراه عم بزرگوار خانه کوچ به برهانپور خاندیس آمدم و کاشانه گزیدم و به تلاش رهنمای مرشد به سیر در آمدم، چون بر دو منزل برهانپور که قصبه کریسه است رسیدم راه فراموش نموده به کوهستان آواره شده دیهی دیدم به کنارش رفتم سگان آنجا به انواع دلجوئی به مقدور مقصر از مهمان نگشتند، در منزل دوم نیز چنین اتفاق افتاد پس ازین دو رویه تازه داعیه توکل به خاطر تازه گشت، رفته رفته به اجین رسیدم مشایخ آنجا را دیده و دل به هیچ کس نه آسوده به سارنگپور رفتم به شیخ عبدالملك شطاری خلیفه شیخ وجیه الدین علوی ملاقی شدم، انواع احکام مهمان پروری بجا آورده وقت تناول طعام فقیری رفیق فقیر بود که دست راست او کج بود دست چپ به طعام برد، شیخ گفت به حکم صبر کور چشمی همراه عیسی باید نه که کج دستی، درین ترانه ساعتی دلهای حاضران را موجب مسرت گردید از آنجا به گوالیار رفته چند روز مجاور روضه غوث الاولیا مانده به آگره آمد

۱. د: سرمایه یردی

۲. ج: د: نه بهار

۳. الف: را ندارد

۴. ج: خاطر آورده

فاضی جلال الدین ملتانی به سبب اخلاص عمی شیخ طاهر محدث نواز شہا فرمود. در گلزار ابرار کمالات و حالات او بسیار نوشته، در وقت تصنیف این کتاب در قید حیات بود، به قول صاحب مرآة جهان نما شیخ عینی سندھی روضۃ الحسنی نام کتابی تصنیف دارد، در برهانپور سال هزار و سی و فات.

موج احوال آن گردباد صحرای فنا، آن گرداب بحر بقا،^۱ آن درویش پاکیزه خو حضرت شیخ بالوسندھی^۲ مرور در گلزار آرد که مرید شیخ لشکر محمد عارف است در برهانپور به محلہ سندیان کلبہ عبادت داشت، چون آن به شکست ارادہ مرمت کرد در مثنوی منطق الطیر فال دید این اشعار برآمد:

گلخن است این جملہ^۳ دنیای دون قصر تو چند است زین^۴ گلخن برون
قصر تو گر خلد جنت آمده است یا اجل زندان محنت آمده است
گر نبودی مرگ را بر خلق دست لایق افتادی درین منزل نشست
پس مرمتش موقوف نموده، هر چند مردم ملتمس شدند پذیرا نکرد، در^۵ آغاز هزار و سیوم تا سال هزار و پانزدهم که عمارت گورش بنا شد بی در و دیوار در همان خرابہ^۶ بسر برد.

موج احوال آن برگزیده حضرت جبار شیخ عبدالستار و در گلزار نویسد بزرگ پسر مسیح القلوب شیخ عیسی بن قاسم است، علم ظاهر باتمام حاصل کرده در عمر جوانی توفیق ترک توبہ یافت و این سلوک او د سنور العمل ریاضت مندان خدا طلب گردیده، برادر خرد او شیخ فتح اللہ مرد بزرگ و بابرکت بود، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین.

موج احوال آن ریاضت کیش عشق معبود، آن دلریش محبت و دود، آن در کشود مقامات یافته فلاح، حضرت شیخ محمد استفتاح از نسل شیخ نصیر گجراتی از اولاد شیخ شہاب الدین سهروردیست، در تصوف و اکتساب علم و

۱. د'به حریغان درویش ۲. د'جملہ ندارد ۳. د'این گلخن

۴. ج. د'ار آغار ۵. ج. همان 'خانه'، د'خراب' ۶. ج. د'ار آغار

عمل جواهر خمسّه و اجازت و دعوت و سند اذکار و روش اشغال از خدمت شیخ محمود جلال شطّاری مرید نگارنده گلزار اخذ نمود، پس از کشایش يك چند در کوهپاره قصبه دیورش از مالوه ریاضت کشید از آنجا به گوالیار رفته زیارت مرقد غوث الاولیا بجا آورده و از خدمت شیخ عبداللّٰه و شیخ ضیاء الدّین حلف و خلفای آن حضرت فیضها حاصل ساخت و به سیر دهلی رفته زیارت قلوب و قبور ساکنان آنجا به تقدیم رسانید، پس از آنجا به گجرات آمد اکنون درین وطن^۱ آبای بزرگوار خود چراغ هدایت افروخته به تربیت طالبان مقید است.

شعبه چهارم:

مجملی در احوال شیخ بدیع الدین قطب المدار و خلفاء^۲ متابعان او در حقیقت از روح پیغمبر صلی اللّٰه علیه وسلم و حضرت علی مرتضی و امام مهدی تلقین و تربیت داشت بر طریق ویسی فلما به ظاهر بیعت از محمّد طیفور طیفوری نمود، وی خلیفه عبداللّٰه نامی بود، او از حضرت عبداللّٰه مکی، وی از شیخ عبد^۳ الربیع مقدسی و دیگر انتساب شیخ محمّد طیفوری از شیخ یمن الدّین یا امام الدّین که هر دو برادر مرید عبداللّٰه علم بردار رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بودند و خلافت از حضرت علی مرتضی داشت، وی از پیغمبر خدا صلی اللّٰه علیه وسلم^۴ و طریق انتساب دیگر شیخ محمّد طیفوری از امام الدّین مرید نور الدّین خلیفه عبداللّٰه علم بردار وی از حضرت علی مرتضی، و طریق دیگر شیخ محمّد طیفوری از شیخ مسعود طیفوری، وی از شیخ ابراهیم بلا واسطه و به واسطه شیخ احمد ابراهیم، وی از شیخ محمود، وی از طیفور سجاوندی، وی از خواجه بایزید بسطامی، وی از حبیب عجمی، وی از حسن بصری، وی از حضرت علی مرتضی و الآن در شجره بزرگان این سلسله همین طریق که به خواجه بایزید می رسد جاری است و قطب مدار مرتبه ایست در ولایت که در باطن وی را عبداللّٰه گویند، چرا که مظهر اسم ذات است، پیوسته فیض اللّٰه تعالی می کرد و فیض بی غایت بر عالم سفلی و علوی

۱. ج. د: در وطن

۲ الف: 'خلفاء' ندارد

۳. د: 'ابو' الربیع

۴. د: 'بودند' خلافت... تا... علیه وسلم ندارد

۵. ج. د: حضرت ندارد

می‌رسانند و آن در هر زمانه یکی می‌باشد و جمیع اقطاب و اوتاد و ابدال و تمامی رجال الله تابع قطب مدار می‌باشند، قطب مدار چند نام دارد و قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب عالم و قطب کبری و قطب اکبر همان يك شخص واحد را گویند و حضرت بدیع الدین قطب المدار را مقام صمدیت میسر شده بود و آن مقام را چند علامتست، هرگاه چند^۱ صوفی به آن مقام می‌رسد به اکل و شرب دنیا احتیاج نباشد و ضعف و پیری نمی‌نماید و لباس او کهنه و گردنشین^۲ نمی‌شود و هر که جمال با کمال او می‌بیند بی اختیار سجده می‌کند، این همه علامت در آن حضرت موحود بود.

موج احوال آن مجدد قول قم باذن الله، آن به نظر حق بینان عین جمال الله، آن مترنم ترانه شوق، آن متصرف مقامات مافوق، آن مظهر شان تفرید، آن آفتاب آسمان تجرید، آن بی نظیر از اولیا کبار، قطب المدار حضرت سلطان بدیع الدین شاه مدار، از عارفان اسرار احدیت و متصرفان^۳ مقام صمدیت به غایت عالیشان اندر تصوف رتبه بلند و درجه ارجمند داشت، اکثر منزوی بودی با خلق نیامیختی^۴ به روز دو شنبه برای رفع احتیاج خلایق از حجره بر آمدی مدام نقاب بر بشره داشتی، این برای آن بود هر که جمال با کمال او را دیدی بی اختیار سجده کردی و سجده غیر از معبود روا نیست و نقابش نه سوف کن شدی و نه برو گردنشستی، مدام مصفی بودی چنانچه الآن آنجا دو^۵ نقاب در کنتور به خانه فرزندان حضرت میتهی مدار موجود است. روزی قاضی شهاب الدین ملک العلما مدام پاکیزه ماندن لباس و نه سوف کن^۶ شدن او در حیات او سوال کرد، فرمود دانستم که تو عالمی نه بل جاهلی، برهای توتیمار پیوسته از عنایت الهی سفید می‌باشد اگر یکی از اولیای خود را ازین مرتبه عنایت کرد چه عجب؟ بزرگی درین مقام گوید:

فطبی که به قطبین فلك کرد قیام سیران هوش را به ادب کرد لجام
اسم شریفش بدیع الدین است به سبب ولایت قطب المداری ملقب به

۱. ج. د: 'چند' ندارد ۲. الف: 'گردنشین' ندارد ۳. د: 'مصرفان' مقام

۴. د: 'خلق' 'آمیختی' ۵. د: 'آن چادر' در ۶. ج: 'سوف' 'کهن'، د: 'کن'

شاه مدار گشت و در تحفه الابراز نود و نه نام آن حضرت نوشته یافتیم که خواندنش برای فتح مهمات دینی و دنیوی تاثیرها نگاشته است این مختصر گنجایش آن نیافت. همانجا آرد که پدر قطب المدار سیّد ابو اسحاق شامی بن زین العابدین^۱ امام حسین شهید کربلا است و به روایتی قدوة الدّین بود، از فرزندان حلیفه ثانی یا ثالث و شیخ المحدثین شیخ عبدالحق دهلوی^۲ در اخبار الاخیار حضرت قطب المدار را سیّد نوشته و نام مادرش بی بی هویدا. در سرة المداری تصنیف شیخ عبدالرحمن چشتی دهلوی^۳ نویسد که ابو اسحاق شامی از اولاد حضرت هارون برادر حضرت موسی علیه السلام^۴ در شام بود و ملّت حضرت عیسی علیه السلام داشت، فرزندانیش در صغر سن در می گذشتند، ابو اسحاق بر مزار موسی و هارون تمنّای فرزند التماس نمود بشارت یافت ترا فرزندی شود که کرامت و ولایت موسوی ازو^۵ آشکار گردد، چون آن حضرت متولّد شد آثار ولایت انبیا از جبینش هویدا بود، چون به تمیز رسید در خدمت حذیفه شامی که استاد شریعت و طریقت آن قوم بود^۶ سپردند، او توریت و انجیل و دیگر کتب آسمانی حفظ داشت و بر آن عامل بود، به تربیت آن حضرت مشغول شده در چند مدّت سایر علوم که معلوم او بود جمیع^۷ علوم کیمیا و ریمیا و همیمیا و سیمیا به حضرت آموخت چنانچه شهرت کمالاتش شایع آن ملک گردید پس پدر و مادر آن حضرت وفات یافتند، آن حضرت پیش استاد رفت و گفت شما خود از توریت مرا خبر داده اید که بعد عیسی احمد نام شخصی پیدا شود که دیدار ذات خدا از وسیله او میسر گردد، استاد گفت: احمد ازین عالم پیدا شده در گذشت تابعانش در مکه و مدینه آمدند پس آن حضرت از غایت عشق سایر اسباب و املاک خود را به راه خدا به محتاجان داده به مکه آمد و قرآن و حدیث و بعضی کتب تصانیف مجتهدان امام اعظم و امام شافعی و غیره خوانده، چون ابواب معرفت الهی ازین معلوم بر خاطرش مکشوف گشت خواست به وطن رود در طواف کعبه ندایی بدو رسید که اگر طالب هستی

۱. د: 'حسینی بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام

۲. د: موسی 'علی بیضا صوابة اسلام' ح ۳: د: ولایت 'ازو'

۳. الف: 'یود' ندارد ۴. الف: 'ج: معه' علوم ۵. الف: 'ج: معه' علوم

پس زود بر مرقد محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم در مدینه برو که رسول برحق^۱ و هادی مطلق در راه وصول به حق اوست، آن حضرت ازین مؤده تازه به مدینه رفته سعادت خاکبوسی آستانه ملایک آشیانه^۲ را مشرف شد، از روضه پاک آوار آمده السلام عليك یا بدیع الدین قطب المدار، نیک آمدی، اگر خدا خواسته است زود به مطلب رسی:

کرد چون امداد لطف کردگار از بدیع الدین شده قطب المدار
پس کمال محبت از روحانیت رسول علیه السلام پیدا کرده به ریاضت در آمد، بعد صفای باطن حضوری تمام در حجاب پیغمبر صلی الله علیه وسلم او را حاصل شد و بر دست پیغمبر علیه السلام به شرف اسلام مشرف شد و به تلقینات اکتساب معرفت مفتخر گردید، همان وقت روح آدم اولیای بنی آدم حضرت علی مرتضی رحمة الله علیه نیز حاضر بود به تربیتش آن جناب شد که این مرد طالب حق را به جای فرزند خود تربیت کن و به مطلب رسان، پس آن حضرت رحمة الله علیه به نجف اشرف رفت به موجب تلقین حضرت علی مرتضی رحمة الله علیه ریاضات و سایر مقامات صوفیه ناجیه طی کرده به مرتبه حق الحق رسیده عرفان حقیقی حاصل کرد، پس علی مرتضی رحمة الله علیه آن حضرت را به فرزند رشید خود که وارث ولایت مطلق محمدی صلی الله علیه وسلم امام مهدی بن عسکری نام داشت در عالم ظاهر به وی آشنا گردانید فرمود که قطب المدار بدیع الدین را من به اشارت پیغمبر صلی الله علیه وسلم تربیت نموده به مقامات عالی رسانیده^۳ به فرزند قبول نمود شما نیز متوجه شده از سایر کتب آسمانی او را اطلاع دهید، پس حضرت صاحب الزمان آن حضرت را در گوشه‌های جبال برده در چند مدت دوازده کتاب و صحت آسمانی به او تعلیم فرمود، نام چهار کتاب انبیا اینست فرقان و توریت و انجیل و زبور و چهار کتب دیگر که برای مقتدایان جنیان نازل شده بودند نام آن کتب این است راکوری و جاجر می و سناری و السان و چهار کتاب که بر ملایک مقرب درگاه سبحانی نازل شده نام آن کتب این است مرآة و عین الرب و میر ماضی

۱. د: 'برخی' و ۱. د: 'آسانه' را ۲. ج: عالی 'رسانده'

و مطهر افق پس آن حضرت بعد حصول علوم کتب سماوی همراه صاحب الزمان به جناب حضرت علی مرتضی رضی الله عنه رفت و خرقة خلافت معنوی^۱ بدو بخشید به مدینه به جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم آورد و از آنجا نوازشها مافیہ ماذون شد که زیارت مکه نموده به هندوستان برو هر جا که خواجه معین الدین رحمة الله علیه اشاره استقامت تو در معامله نماید مسکن گیر، چون بعد زیارت مکه آن حضرت بر کشتی سوار شد میر سید اشرف جهانگیر رحمة الله علیه در لطایف اشرفی فرماید که در يك سفر فقیر با قطب المدار در مکه بودم او به هندوستان رفت و فقیر به سیر ولایت روم رفت، همانجا یعنی مرآت مداوی از ایمان محمودی آرد که چون قطب المدار به عزم هند بر جهاز سوار شد از باد مخالف کشتی بشکست و عالم تلف شد اتفاقاً یازده کس بر تخته بودند از آن جمله یکی آن حضرت بود در چند روز آن ده کس از گرسنگی بمردند و آن حضرت از قوه ولایت زنده ماند رفته رفته آن تخته در کوهی رسید از تخته فرود آمد عمارتی عظیم القدر مشاهده کرد نزدیک رفت دید بر آن قصر پیر نورانی آدم زاده به لباس فاخره شادان نشسته می گوید بیا قطب المدار نیک آمدی صاحب ما از دیر انتظار تو دارد، لباس فاخره^۲ ملوکی به جهت تو فراهم کرده آن حضرت ازین مژده مسرور گردیده اندرون رفت، باغی فرحت بحش دلکشا تردید و يك خانه مرصع و مکمل و درون تختی بزرگ از یاقوت نهاده و مردی نورانی با عظمت و شکوه بر سر آن تخت نشسته نظر آمد، قطب المدار را با وجود چندین کمالات یارای نظر کردن سوی آن بزرگ نیافت مغلوب شده سر به سجده آورد، آن بزرگ دست بر سر او نهاده^۳ فرمود یا شاه مدار سر بردار، بیا با من طعام بخور، عرض کرد، چنان طعام می خواهم که باز اشتها به من نشود، گفت همان طعام است به فرمان خدای تعالی برای تو مهیا کرده ام، پس بر همان تخت نشانده شیر برنج خورائید در هر لقمه که فرو می برد حقیقت يك فلك مشکوف می گشت، در هفتم لقمه از عرش تافرش وی را حجابی نماند، بعدش يك دستار و پیراهن و يك ازار پوشانیده فرمود که این جامه برای تمام عمر تو کافی اند کهنه نخواهد شد و محتاج به شستن نیز نخواهد گردید

۳. الف: 'نهاده' ندارد

۲. ج: 'دفاخره' و 'طعام'

۱. ج: 'معبودی' ندو

پس دعا نمود انشاء الله تعالی حالا نوعی ترا حادّته رو نخواهد داد و ازین کوه ها به سلامت خواهی گذشت و تصرف ولایت تو در حیات و ممات یکسان خواهد بود و در هند به موجب حکم رسول صلی الله علیه وسلم از خواجه معین الدّین اجازت گرفته اقامت کنی و رحصت کرد، همین که او آن خانه بر آمد، بار اثر و نشان آن مطلق نیافت بر^۱ قدرت کمال قادر مطلق متحرّیر شده مراقبه نمود، ندای در رسید که آن مرد نورانی سر حلقه ملایک عنصری است که بر تمام عالم ربع مسکون تصرف دارد و به صفت جمال و جلال الوهیت موصوف گشته به امر الهی چه بر انبیا و چه بر اولیا مضی خاص می رساند او شحماسست؟ است آنچه دبدی فض تصرف اوست پس از آنجا روانه شده طی جبال ها نموده در نواح گجرات بر آمد، چندی آنجا مانده به اجمیر آمد به ارواح حضرت خواجه بزرگ خیلی یگانگیت^۲ و محبّت پیدا گردید چنانچه آمدن نزدیک شهر اجمیر بر سر کوه حجره آن حضرت مشهور است پس از آنجا با حصول مقاصدات رخصت شده به کلبی رفت و در مسجد کناره دریا اقامت نمود، در آن ایام مثل شاه آلائى و سید جلال الدّین مشهور^۳ به سید جمن و سید احمد باد پا از گجرات بدان جناب بیعت نموده در تصوف مرتبه^۴ بهم رسانده همراه بودند از غایت کمالات و خوارق عادات که بی حد و اندازه از قطب المدار سر زدن گرفت خلائق آن دیار بی اختیار روی نیاز آوردند، در آن هنگام حاکم کالبی قادر شاه بن سلطان محمود از نبایر فیروز شاه بادشاه دهلی بود و به خدمت شیخ سراج الدّین سوخته مستحکم اعتقاد داشت بدان سبب قصد ملاقات قطب المدار نمی کرد، از غایت شهرت کمالات و خوارق عادات علانیه میل طعام و شراب نکردن و بی طاقت نشدن و پاکیزه ماندن پارچه مدام روزی حاکم به ملازمت آمد آن حضرت آن وقت با درویشی صاحب دل در خلوت صحبت داشت، خادمان عذر کردند ما مقدور اطلاع شما درین وقت نداریم، حاکم خجالت عظیم خورده معاودت به دار الاماره نموده و با فقرا گفت که به شیخ خود بگوئید که در شهر ما نباشد، چون ازین مقدمه در خدمت آن حضرت

۳. د: 'مشهور' ندارد

۱. الف، ج: 'هر قدرت' ۲. ج: خیلی 'یگانگیت'

۴. ج: 'مرتبه' ندارد ۵. ج: 'خرق' عادات

رسانیدند معاً عبور جیحون نموده به خادمی فرمود تا سه روز آنجا باش و خبر او را بیار، همان وقت در تمام جسد حاکم آبله سوزناک پیدا شد، در خدمت شیخ سراج الدّین سوخته رفته اظهار حقیقت نمود، شیخ خرقة خود در پوشانید صحت یافت، این خبر چون به آن حضرت رسانیدند فرمود سراج الدّین چرا تسوخت^۱ به مجرد برآمدن این کلمه تمام حرارت و آبله در جسد شریش ظاهر شد و حرف سوخته سوخته شروع نموده در چند روز وفات یافت، از آن روز او را سراج الدّین سوخته گویند و در چند روز پادشاه مالوه هوشنگ ملک کالی را تسحیر ساخت، حکومت از قادر خان نماند بعد از آن حضرت به قنوج تشریف آورد، خلاص آن دیار به کمال خلوص و اعتقاد به خدمتش مشرف شدند و از شیخ اخی جمشید راجگیری قدوائی خلیفه مخدوم جهانیان صحبت مصفا و اخلاص و یگانگیت واقع شد، پس از آن نواح مکانی که خواجه معین الدّین چشتی^۲ رحمة الله علیه آن حضرت را در معامله برای اقامت تجویز فرموده بود تفحص می نمود، بعد چندی نشان آن مکان یافت، آباد نموده به مکن پور نام کرد و برای تیاری دایرة خاتمه به خدام مخصوص اشاره فرموده متوجه جونیپور شد. در آن هنگام قاضی شهاب الدّین قدوائی در عین شباب با کمال حسن و جمال به طلب خدا از بده گانو برآمده بود، شهره ولایت شنیده به خدمت آن حضرت پیوست به انواع فیوضات و عنایات بیکران مشرف شد، پیوسته به کسب و کمالات صوری و معنوی مشغول بودی، در آن وقت آن قدر تفضلات به هیچ مرید نبود که به نسبت قاضی بود، کمالات و خوارق عادات قطب المدار مثل سوخته شدن شیخ سراج الدّین سوخته از نفس رانی او و این مقدمه به احوال شیخ سراج الدّین رحمة الله علیه باید خواست و وفات شیخ قوام الدّیس لکهنو مرید شیخ نصیر الدّین چراغ دهلی از انقاس او و بشارت ولایت لکهنو به شیخ سینا و فرستادن مصلاً پیش او و تحریر کردن دعا در حق اهل بلده برای فتح مهمات ایشان بسیار است این مختصر گنجایش آن ندارد. بعضی کرامات اشرف و اعلی او در احوال خلفای آن حضرت رحمة الله علیه گذر افتاده و مع هذا الآن لحظه به لحظه و ساعت به ساعت فیض از هر جنس و کرامت

۱. دجرا 'سوخت' ۲. الف: معین الدّین 'حسینی'

بلند از مرقد مبارکش مثل فواره فیض جاری است احتیاج اظهار و بیان ندارد، روز پنج‌شنبه هیزدهم جمادی الآخر سال هشتصد و چهل و هشت وفات یافت، مزار مبارکش^۱ در مکن پور قبله حاجات اهل هند.

موج احوال آن معدن عشق و وفا، آن^۲ بحر صدق و صفا، آن از عشق و اخلاص فخر عالم نوری، اشرف المشایخ **حضرت قاضی محمود کنتوری**، ار اکبر خلفای عالی مقام قطب المدار است. حضرت شیخ عبدالرحمن چشمتی احوالش مفصل در مرآة الابرار نوشته احتیاج مکرر نگارش درین اوراق ندارد فاما برای تمهید حکایت حال میتهی مدار برخی به ضرورت می نویسد. در مرآة المداری آرد که پدر قاضی محمود رئیس قصبه کنتور بود و در خدمت شیخ ابوالفتح جونپوری بیعت داشت، وقتی قاضی محمود درخواست که مرید پسر خود گرداند^۳ شیخ ابوالفتح مقبول نداشته فرمود نصیب پسر تو از شاه بدیع الدین نام عارف و کامل است که به اندک زمانه تشریف خواهد آورد، پسر تو از یمن توجه او به مرتبه تکمیل و ارشاد خواهد رسید، در تربیت علم صوری او مقصر نشوی پس پدرش از سعی کامل فاحشه فراغ اکتساب صوری از او حاصل کنانیده وفات یافت، قاضی به جای پدر خود مسند تدریس را زیب بخشید، دو صد طلبه در مدرسه او مستفید می شدند چون مرتبه ثانی قطب المدار به تمنای ابراهیم شرقی عازم جونپور شد از نور باطن دریافته از لکهنو برای تربیت قاضی محمود متوجه کنتور گردید و به رسم عادت خود در مسجد جامع که بر در قاضی بود فرود آمد، قطب مدار عادت داشت اگر پیش امام نماز متقی و صالح حاضر نمی بودی تنها نماز فرض اداسی کرد، آن روز هم چنین اتفاق افتاد که نماز عصر تنها می گذراند، قاضی محمود مع سایر طلبه رسیده نماز جماعت کرد و از تنها نماز خوانی شاه مدار متحیر شده به خدمتش رفت و مباحثه علمی در باب فضیلت جماعت آغار کرد، شاه مدار تبسم کنان جواب علمی می فرمود، رفته رفته سخن بلند شد، شاه مدار تقاب از چهره خود

۱ ج، د، مزار مبارک

۲ الف: آن ندارد

۳ الف: خود گردد

۴ د: داشت اکثر پیش

کشیده فرمود، قاضی نگر قرآن نخوانده ای که چنین هنگامه بی معنی می کنی؟ قاضی گفت من از قرآن می گویم، فرمود^۱ در قرآن بین و بگو چون قرآن آمده در روا کردن تمام اوراق سفید به نظر آمدند يك حرف هم نوشته نیافتند، قاضی مضطرب و متحیر شده گفت که نام حضرت چیست؟ فرمود بديع الدين، فرموده شيخ ابوالفتح جونپوری یاد آمد، بی اختیار سر در قدم شاه مدار نهاد و التماس ارادت نمود، شاه مدار گفت تا که علم ظاهر فراموش نکنی ترا هرگز به مریدی مقبول نسازم، قاضی حیران ماند چیزی که در خاطر من یاد است چگونه فراموش کنم، درین امر محوری خود با نیازمندی تمام ظاهر ساخت، شاه مدار لعاب دهن خود به دهن قاضی داد، سایر علوم که خوانده بود از خاطرش فراموش گردید، پس قاضی را مرید ساخت و به شغل باطن مشغول گردانیده در چند روز به جای آن علم که حجاب اکبر بود علم لدنی حقیقت و معرفت مکشوف شد که گوی سبقت از کاملان طریقت برد، چون آن حضرت متوجه جونپور شد قاضی يك بارگی ترك و تجرید کلی نموده در آن سفر همراه شد، او را حالتی عجب رو داد، مستی و بیباکی بسیار کرد چنان حرارت شوق عشق در سینه بی کینه او پیدا گشت که چندین مشك آب برو می ریختند حرارت فرو نمی نشست، بعد مجاهدات کثیر تسکین رو داد لیکن خالی از بیباکی و مستی نبود، فطب مدار اکثر فرمودی آمدن من به هندوستان به جهت ارشاد آن مرد واقع شده. مخفی نماند که حضرت شیخ عبدالرحمن چشتی در نسب قاضی محمود پدر بیهی مدار را از اولاد حضرت عثمان نوشته، سبب آنست یکی از اجدادش را که سید یعقوب نام داشت شیخ محمود عثمانی که خال وی بود به فرزندی گرفته ولی عهد گردانیده بود و الا قاضی محمود سید صحیح النسب است بدین تفصیل قاضی محمود بن سید حمید بن سید علی الدین بن سید یعقوب بن سید محمد ماه بن سید جمال الدین بن سید معین الدین بن سید کبیر الدین بن سید مرتضی بن سید عبداللہ بن سید جعفر بن امام علی تقی بن امام علی تقی بن امام علی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر

۱ الف: قاضی نگر قرآن نخوانده که چنین هنگامه بی معنی میکنی قاضی گفت من از قرآن می

گویم فرمود ندارد ۲ ج: د: مسعود عثمانی

صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شهید کربلا بن حضرت علی مرتضی رضی الله تعالی عنه، قاضی این نسب سیادت خود را در ایمان محمودی تصنیف خویش نوشته، نگارنده زخار از تحفة الابرار یافته.

موج احوال آن فرزند صوری و معنوی حیدر کرار، آن خلیفه و جانشین قطب المدار، آن به فیض خلوت سی ساله ناظر آیات سیپاره دل، آن سرخیل پیروان انتهای منزل، آن به ولایت قطب المداری دار مدار، به مقام دوام مشاهده رسیده **حضرت میتهی مدار** از اجله اولیای عالییشان در همه مشایخان حیرت عنوان، در تصوف بساگراسی قدر، حالی قوی و همتی بلند در ریاضت و مجاهده کامل داشت، الآن فرزندانش در هر طبقه اکمل و عاشق شده آمده آند، چنانچه احوال بعضی را به جای خود می نویسد. چون شاه مدار از جونپور عازم مکن پور شد، چند روز در کنتور برای خاطر قاضی محمود مقیم گشت، روزی قاضی شاه را وقت خوش یافته التماس کرد که سایر مرادات صوری و معنوی از برکات ذات گرامی بنده را حاصل شده تمنائی دارم از هیبت جلال حضور مقدور عرض نیست، فرمود، وقت رحمت است هر حاجت که داری روا شود بیان کن، عرض کرد یک فرزند چنان می خواهم که صاحب مقامات و حالات مثل آن حضرت باشد، شاه مدار فرمود، حق سبحانه و تعالی یک فرزند رشید در پشت من عطا کرده بود لیکن من متاقل نشدم، آن فرزند به تو مبارک باشد و قسمی که می خواهی هم چنان خواهد شد، نام او میتهی مدار کنی، قاضی سجده شکر این عنایات به جناب الهی ادا نمود حضران رسم مبارک باد گفتند، بعد چند روز آن حضرت متوجه مکن پور شد، قاضی را از غایت مهربانی آنجا گذاشت و فرمود که هرگاه که میتهی مدار متولد شود مژده آن مرا خواهید رسانید و امانتی که برای آن فرزند ارجمند به پیش خود دارم حواله تو خواهم نمود، پس آن حضرت به مکن پور رفته مشغول به هدایت شد، قاضی در کنتور ماند، بعد از سه سال که میتهی مدار متولد گردید قاضی به خدمت شاه رفت و تهنیت ولادت باسعادت رسانید، شاه مدار بی غایت شادان

شده فرمود هرگاه که فرزندم میتهی مدار متولد شد پس ما را درین دیار ماندن چه کار است؟ ازین کلمه خدام و خلفا را موجب ملال گشت، به دلایل تسکین خواطرشان می نمود پس به تاریخ هیزدهم جمادی الاول روز وفات خود شاه مدار قاضی محمود را در حجره طلبید در باب تربیت و ارشاد میتهی مدار نهایت تاکید فرموده هر عملی و کسی و اشغالی که مخصوص عمل تنها^۱ آن حضرت بود به جهت میتهی مدار تربیت و تلقین نموده آن دستار و پیرهن و ازار که از مردان غیب آن حضرت یافته بود و پنجاه سال آن را در بر خود داشته و آن سوف کن^۲ و گرد نشن نشده هم چنان مصفا بود و آن هر سه حامه از بدن مبارک خود بر آورده حواله قاضی کرد که این امانت را بعد از تربیت و ارشاد به فرزندم میتهی مدار خواهی پوشانید^۳ زبانی ثقات شنیده شد^۴ که میتهی مدار چندان ریاضات نموده که به تحریر راست نیاید، سی سال به یک طاق مسجدی که خراب افتاده بود مانده^۵ کسب کمالات نموده از آنجا سوای رفع احتیاج بشری بر نمی آمد، از چنین مجاهدات به ورثه ولایت قطب المدار فلز گشته و از عنایت شاه مدار که بالا گذشت وی در میان خلق پسر شاه مدار مشهور است و فرزند او را فرزند شاه مدار گویند و باوجودی که خودش در ماه محرم ازین جهان نقل کرده مگر خلائق آن دیار به هیزدهم جمادی الاول موافق رسم فاتحه شاه مدار که اجماع خلائق هر چهار دانگ آبادی هندوستان در مکن پور به کثرت تمام می شود در کنتور مرقد میتهی مدار هم به تاریخ عرس شاه مدار خلائق بی شمار جمع می آیند و فاتحه شاه مدار داد می کنند و این از آنجا است اگرچه در سرة مداری ندیده فاما وقت رحلت قاضی محمود عنایت خرقة به میتهی مدار با دیگر وصایا این هم فرموده بود هر کس که در مکن پور رسیدن نتواند بر مرقد فرزندم میتهی مدار^۶ حاضر شوند برابر آن مرقد من داخل اند، کمالات و خوارق عادات او مناسب فرزندی شاه مدار است، مریدی داشت او جایی نوکر بود، از کدام خدشه عظیم او را در میان دیوار چیدند، وابستگان او خبر یافته از میتهی مدار ظاهر کردند، آن حضرت فرمود که او در آن دیوار رنده و خوش

۱. الف: خواهی 'رسانند'

۲. الف سوف 'کش'

۳. ح: 'تنها' ندارد

۴. د: 'با دیگر... تا... میتهی مدار' ندارد

۵. ج: بود 'آمده'

۶. ج: 'شد' ندارد

و خرم است بروید و برکنید و بیارید، این کلمه را نعیذ از عقل شمرده از عایت اعتقاد رفتند و کندیده بر آوردند صحیح و سالم زنده بود، پرسیدند چه گذشت بر تو؟ گفت مردی نورانی می آمد طعام و شراب می داد و از نجات یافتن ازین مخمصه بشارت می فرمود، هم چنان شد اکنون شمارسیدید و کندیده بر آوردید او را به خدمت میتهی مدار آورده شکرانه عنایت^۱ بجا آوردند.

موج احوال آن بزرگ این بزرگ عالی خاندان، آن ولی کامل بیگمان، آن به یاد مشتاق به بیداری، کامل روزگار **حضرت شیخ طه مداری** بن حاجی شهاب الدین بن میتهی مدار جانشین به استحقاق بزرگان بود، در سایر علوم رسمیه آگاه از اکتساب معنوی حقایق دستگاه بایش شمرده، در تربیت طالبان طرزی مخصوص داشت. صاحب تحفه الابرار آرد که او علم کیمیا و همیا و ریمیا و سیمیا می دانست صاحب خلفای بزرگ بود مثل سید محمد کنتوری و سید سلیمان اودهی که امروز از مسترشدان قدوه ابدال شیخ کرم الله در بلده مذکور مانده صاحب سجاده و خائقه و مرجع^۲ طالبان و مسکینان آن دیار است و فقیر در آن ایام که همراه جهانگیر قلی خان به بنگاله رفت وی را در اکبرنگر که به راج محل اشتهار داشته و پای تخت بنگاله در آن زمان بود ویرا دیده مثل شیخ طیب سیکروری و شیخ درون دوست پوری این هر دو عزیز بالفعل در قید حیات اند، شیخ درون را هم دیده و نیز از شیخ جدی به پدر بزرگوار فقیر نعمت و فیض رسیده، مدفن وی در سیکرور زیارتگاه است و دو خلف گذاشت هر دو به خدمت گذاری آستانه شریفش مستعد، پسر خورد وی شیخ اسماعیل وراثت عشق و انکسار خاندان خود یافته و نیز از شیخ طه به شیخ قاضا شطاری خلافت رسیده از وی به شیخ ابوالفتح حاجی پور از وی شیخ الهداد از وی پسر وی شاه نور.

موج احوال آن ازلی سعید، **حضرت شیخ حمید**، پسر شیخ طه است از پیشوایان ایر قوم بود، در آمد و شد بر خود نمی کشاد، اکثر خوارق از وی منقول است، شیخ جو دهنی اودهی مداری از وی مجاز و مسترشد بود.

موج احوال آن درویش وحید، **حضرت شیخ قطب عالم**، پسر شیخ حمید صاحب سجاده جده خود حضرت میتهی مدار بود، عمر دراز یافته صاحب عبادت و طاعت در وقت ارقام اوراق تحفه الابرار در صدر حیات.

موج احوال آن فایز به مرتبه سروری، **شاه محمود کنتوری** از اولاد میتهی مدار است، از دانش ظاهری خبردار بود، قاضی کالی قدوای مسولی که مرد صاحب باطن بود به او نسبت فرزندی داشت، شاه محمد را بادشاه وقت متولی درگاه حضرت قطب المدار کرده بود و در همین خدمات از حیات در گذشت، رحمة الله علیهم اجمعین.

موج احوال آن جلیل الشان فی الكشف والعرفان، آن ملکی صفات در کسوت انسان، آن به مشاهده دلدار دایم به جان سپاری، مرشد وقت **حضرت شیخ ثابت مداری** فخر اولاد امجاد حضرت شیخ محمود کنتوری است، خرقة تصوف از جانب آبای بزرگوار خود دارد و صاحب تحفه الابرار نویسد که وی از بزرگان سلسله مداریه است، ریاضت بسیار کرده، از مشایخان وقت بهره ور گردیده شیخ عبدالله شطاری را با وی اتحاد مکاتبات لطیف بود و دریا 'مرها سیر کرده سلسله مداریه می نگاشت، اکتساب رسمی دانش در جونپور نموده اول کسی که از نابیر قاضی محمود در جونپور آمده در جوار قدمگاه حضرت قطب المدار مسکن و عمارت بنا نهاد ویست، آخر عمر عزم بیت الله نمود به حج نارسیده ذریعة بحر عمیق چهارش شکسته وی بر تخته از تخته های جهاز که جدا شده سلامت به معموره رسیده که آنرا کالی کوت گویند آنجا متوطن گشت و متاهل شد او را فرزند پیدا شدند و اهلیه که قبل عزم حج در وطن کرده بود او نیز اولاد داشت، از آنجا قرآنی که همراه او بر تخته جهاز سلامت مانده و احوال خود قلمبند نموده به فرزند وطن اصلی فرستاد، شیخ بهاء الدین خلف او خلیفه شد، حقوق سجاده گئی به وجه احسن از رعایت صوری و معنوی چه از تعمیر عمارت در فخرپور توابع بهرائچ مقام اقامت خود و تواضع و احترام دارد و چادر و عشق و ایثار کماینبعی بجا آورده

پیش از وفات خود آب را ترك نموده هرچند غذای نمکین و محرور می خورد محتاج به آب نمی گشت. او را سه خلف ماند از آن جمله مرتاض آفاق شیخ اسحاق که صاحب مشاهده به غایت بزرگ بود در نهصد و نود و پنج وفات کرد، مرقد او در فخرپور است، از وی یگانه روزگار علامه دهر استاد عصر شیخ بدرالدین عالم که در دانشوران بی نظیر و جامع فتن علوم ظاهری و باطنی کامل بود نسبت شاگردی از شیخ عبدالجلیل سندهوری داشت.

موج احوال آن بدر عالی احوال و با دوست رابط، حضرت شیخ حمید بن شیخ جلال بن شیخ ثابت خرقه از پدر خود یافته، مرد بزرگ بود از جمله خرق عادت او این که اهلیه حامله بود، گفت ترا پسر آید^۱ و پسرش شیخ عبدالله بغایت از رموزات فقر و درویشی آشنا و صاحب سماع بود صاحب سخن شاعر، وقت زیارت مرقد حضرت قطب المدار این غزل تصنیف نموده:

می روم و شاه گویان می روم	قبله حاجات گویان می روم
هست مارا جذبه عشق مدار	با همه این راه پویان می روم
از غبار معصیت آلوده بود	روی خود از گنگ شویان می روم
هر زمان از روضه قطب المدار	از شمیم خلد لویان می روم
ای مداری هر چه داری گو مدار	چون بدیع الدین گویان می روم

شیخ حسین و دیگر فرزندان آن حضرت عالم علوم حقیقی و مجازی صاحب آن رو او ترك و کرامات و خوارق عادات بوده اند که هر يك در زمانه های خود کامل و مرجع و کارروای مهمات عالم بوده اند، شیخ نورالدین محمد در مجاهده علوم صوری و معنوی کمال مقید بود، به اعنیا نه پیوستی. شیخ ضیاء الله مردی مرتاض و ممتاز بود، در تکسیر خیلی مهارت داشت، عرض اولاد حضرت فاضی محمود کنتوری تا امروز که سال هزار و دو صد و يك هجری است بر وطیره بزرگان خود معه آداب احکام صوری و معنوی بر پای دارند بلکه یادگار سلسله مداریه طیفوریه ایشانند، خدا سلامت دارد.

موج احوال آن دلیل ولایت و کمال، آن برهان محویت و اتصال، آن ولایت جلی را متجلی، اکبر المشاهدين حضرت شاه احد علی، وطن شریفش قصبه انهونه من مضافات اوده، از اولاد امجاد حضرت میتھی مدار سلسله طیفوریه مرید پدر خود شاه علی اکبر بود، او از محتشمان این صایفه به غایت شانی بزرگ و حالی قوی و وجدی وافر داشت، از کثرت ریاضت او را حق سبحانه تعالی مشاهده غالب عطا فرموده بود، تا عمر چهل سالگی دوازده اربعین کشیده، چون بر می آمد بی طاقتی و ناتوانی برو دریافت نمی شد، یک بار در بهرائچ بر سر مرقد حضرت سالار الشهدا امیر محمود عازی اربعین کشیده چون بر آمد بر اسب سوار شده منزل به منزل به انهونه که مفاصله چهل گروه داشت رسید، اخلاق پسندیده و تواضع و سخاوت بسیار داشت، اکثر از سرود و غیر سرود هم به وجد آمدی و استغراق وی را در ربودی و ذکر جهر و نفی اثبات تادم واپسین معمول داشت، از جمله کشف او انتقال ریاست بعد نواب شجاع الدوله به پسرش نواب آصف الدوله و مختاری امیر الدوله که شانزده سال پیشتر از وفات شجاع الدوله فرموده بود که چنین خواهد شد تقلی مشهور و معروف خلائق نواح وطن اوست. روزی از اربعین بر آمده طعام برای فاتحه پیغمبر علیه السلام مهیا ساخت، با وجودی که دیگ گرم نبود و طعام بر جوشید ازیں حال پرسیدند، گفت طعام این دیگ مقبول رسول الثقلین شد، در سال یک هزار و یک صد و هشتاد و پنج هجری وصال یافت، در انهونه به مقابر جد و پدر خود مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ناخدای بحر کراست، آن دُر یگانه صدف ولایت، آن مصفا قلب و جسد لطیف، حضرت شاه عطا الله بن محمد شریف از اولاد امجاد میتھی مدار کنتوری است، خرفه دست به دست از آبای بزرگوار خود یافته و از شیخ پیر محمد سلونی نیز فیض یافته، حافظ عالم عارف کامل سلطان ارباب مجاهده خدیو اصحاب مشاهده کراست وافر داشت و قبولیت او ازیں جا قیاس باید کرد که به درویشی بنا بر اخذ فواید رجوع نمودی، آن درویش خواست که او را از خود گرداند و حرف سلسله طیفوریه از میان بر دارد، به شب دو هزار مداریه

گودری پوش بی قید را به خواب دید که به غلوی تمام و شورش مالا کلام گرد آن درویش آمدند، تومی خواهی که صاحبزادهٔ ما را به سوی خود کنی، صبحی در وی درست بر کاعذ نوشته به شیخ عطا الله سپرد و رخصت کرد و گفت ما از فقرای سلسله تو عهده برای نمی توانم کرد، حواری عادات او این است که پسرش شیخ بدیع الدین عرف شاه میان روزی به خدمتش التماس نمود که در دو يك کس بانگته مختلف بعید القیاس است گفت يك سنگ ریزه بیار، آورد، آن را بر يك بند انگشت دست خود نهاد و فرمود نيك ببین دید که يك يك سنگریزه به هر بند انگشتی دست مبارك^۱ او نهاده اند ازین برهان خدشه انکارش رفع شد، بست و دوم ذیقعه سنه يك هزار يك صد و چند از وفات بهادر شاه پسر اورنگ زیب شش ماه پیشتر وصال یافت، در کنتور مرقد شریفش زیارت گاه خلق.

موج احوال آن مسعود ابدان، محمود مویده، آن ممتاز الفقر مجاهد دین حضرت شاه میان، موسوم به سیّد بدیع الدین خلف و خلیفه پدر عالی قدر خود شاه عطا الله^۲ محمد شریف است و از روح حضرت شیخ احمد عبدالحق بسیار فیضها یافته به مرتبه ولایت و کمال رسید و از بزرگان این طایفه به درجه صاحب کمال مدام همتی بلند و سخاوت دل پستند داشت، به جهت حصول لقمه حلال چند کتب خانه عظیم الشان بن بهادر شاه بن اورنگ زیب ذمه خود داشته آخر آن را ترك نموده در کنتور گوشه گزید، به مرتبه سخاوت تمام سفره عام به حصه او افتاده بود، از تواضع و تقسیم طعام مسافران اکثر به فرزندانش فاقه گذشتی و او را خبر نگشتی، حرفی از مسعودی ازل او این است روز ولادتش شیخ قطب المدار بدیع الدین شاه شهنشاه را دیدند که به خانه او آمده است ازین معنی به بدیع الدین موسوم کردند و از جهت ترك ادب شاه میان می گفتند بسا صاحب کمال و عالی احوال بود، چهارم شعبان سنه يك هزار يك صد و شصت و يك هجری از این عالم انتقال نموده در کنتور به مقابر بزرگان خود آسوده شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن مجموعه کمالات با یقین، حضرت مولوی امین الدین، خلف

۱. ج، د: دست مبارکش
۲. ج، د: عطا الله بن محمد

و خلیفه شاه میان است، به جمیع فضایل صوری و معنوی آراسته زاهد و عابد صالح پرهیزگار یادگار احوال سلف خود، را قم اوراق به ملاقاتش به حضور قدوة العارفین قبله^۱ گاهی مرشدی مشرف شده دیدم که قدوة العارفین از او به ادب ملاقات می کرد، در ریاضت دینی او را مرتبه^۲ عالی اکثر درده و توضیح تصنیف ترتیب داده و دیگر نکته ها در علم به کار برده غنیمت روزگار بود، علی افضل خان حضرت نوری منکر او بود، شبی دید که قرآن از طاق در افتاد ورق ورق جدا شد صبح که بیدار شد شنید^۳ که مولوی انتقال نمود قایل کمال مولوی گشت، مولوی فایق و میر عبد الواسع و میر عبد الحامع سه پسر او را بودند، هر يك عالم معقول و منقول صاحب استعداد و دانش و تقوی و طهارت معبد و خدا ترس و غریب دوست علی الخصوص مولوی فایق علی از اشتغال باطن غفلت ندارد.

موج احوال آن نزهت آرای چار چمن توحید، آن تراوت پیرای گلشن تجرید، آن تاج بخش سلاطین و فقرا، آن مشغول هوای دوست سید احمد مشهور به باد پا، مرید سعید و خلیفه رشید شاه بدیع الدین قطب المدار است و در مرآة مداری نویسد او سه صد و چند چله جابجا کشیده، مزار شریفش در کولهواین است، در ایام عرس خلایق آن دیار ندور می آرند و طریق سوختن آسیب در ایام عرس زیاده می باشد اما تحقیق آنست که از مزار شریفش کسی را اطلاع نیست که کجاست بنا بر آن اکثر آن زعم حیات او دارند که از خلق گوشه گرفته و کراماتش در احاطة تحریر نگنجد اگر کسی در کولهواین راه گم می کند به طریق مسافر یا بر وضع کدام جانور نمود شده به راه راست می گذارند. در تذکره ملا محمد صالح هر گانوی نویسد که لقب وی باین پانولرزان است که چند سال بر پای چپ ستاده عبادت کرده است و سید احمد را از حضرت عون الاعظم دست گرفته به شاه مدار سپرده که کشایش این مرد به تلقین تو مقرر شد، از تربیت او غافل نشوی، چون شاه مدار از بغداد به راه سمرقند توجه هندوستان نمود در آن هنگام ماکولات و مشروبات مطلق ترك داده بود، سید احمد بعد يك هفته چیزی

۱. الف: 'قله' ندارد ۲. ج، د: 'از بس رتبه' عالی ۳. الف: 'شنید' ندارد

می خورد ناگاه در بر افتادند تا دو هفته فتوح نرسید، سید احمد از قوت عاجز شد، شاه مدار بر ما فی الضمیر او مطلع شده فرمود به جانب جنوبی قدمی چند برو و چشمه خوشی پدید خواهد آمد، به کنارش درختی سبز و در زیر آن مردی حقیر خواهد بود که طعام هفت کس از یاران خود بهم رسانیده منتظر آنها نشسته آن طعام نصیب تست، چون بر تو عرض کند بسم الله گفته نمکین طعام را بخوری و شکر نعمت الهی بجا آری و دست بر روی خود فرود آری و بدو بگویی چون طعام هفت مرد به من دادی الله تعالی سلطنت هفت اقلیم تا هفت پشت تو کرامت فرموده، چون سب رفت و بدانجا رسید آن مرد حقیر دند که حالت گرسنگی بر سبده احمد غالب است، گفت من و یاران من دویک روز صبر می توانم کرد، این شخص صالح گرسنه معلوم می شود، طعام برداشت و در پیش سبده نهاد، به موجب حکم مرشد تناول نمود، در حق او همان الفاظ دعا کرد^۲ آن مرد حقیر امیر تیمور گورگان بود.

موج احوال آن بزرگ عالیشان به کرامت مشهور، آن ولی ربیع المکان به خوارق معمر، آن خلد برین رازیب و زین، اکمل زمانه، حضرت شاه حسین، ایشان را شاه دها دها گویند و در دها رنگ سرخ که شوخ می باشد آنرا گویند آن حضرت را رنگ سرخ بود ازین باعث به این لقب مشهور شد، مرید و خلیفه میر سید احمد پائین پانو است، اجازت سلسله سهروردیه خود را از پیر خودها از جای دیگر یافته بود، اکثری چندان که نسبت ارادت به آن سلسله دارند او را از مریدی و خلافت سید احمد بائین پانو بر می آرند و انکار می دارند به لحاظ آنکه پیر من مداری نباشد، در عشق و صفا و ترک ریایکتهای روزگار بود، او را مقام مدام مشاهده که در تصوف بس رتبه بلند است حاصل بود، خاص و عام را بر شرف و کمال او اتفاق است، در عهد خویش نظیر نداشت، سال وفاتش به نظر نه آمده، در لاهور متصل پوره قصابان مزار شریفش از کثرت اشجار که پر شده و ماوای سیر شیران گشته از زیارت خلق بزمانده نقش هندی او اکثر که پر درد در تصوف می باشد مردم

۱. الف، ج: 'طعام' ندارد

۲. الف: 'الفاظ' کرد

می خوانند، رحمة الله عليه.

موج احوال آن خلیل آتش عشق خدا، آن جلیل امت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم، آن صاحب دیهم اقلیم پیشوای، قطب روزگار حضرت قاضی شهاب الدین قدوای، معروف به قاضی شهاب پر کاله آتش از اولاد اسجاد حضرت قاضی قدوه از محبوب ترین مریدان قطب المدار است، صاحب کرامات باهره و تصرّفات ظاهره، مشهور الآفاق در تصوّف بس رتبه عالی داشت و در مرآة المداری می آرد که قاضی در عین شباب از غایت حسن جمال از قریه جملائی وطن خود در عشق خدا بر آمده و به تلاش مرشد افتاد، در آن هنگام شهره ولایت قطب المدار شائع عالم شده در خدمتش ارادت آورد از مخصوصان حضور مرشد گشت و خدمت پیر کماینبغی از دل و جان نمودی و پیوسته در خدمت گزاری حاضر بوده فیضها ربوده مالا مال به غایت کمال عرفان گردید، مثل او دیگر خلیفه از محرمیت و خصوصیت در حضور مرشد نبود، چون از جونپور معاودت فرموده به لکهنو رسید قطب المدار جانمازی به دست قاضی شهاب برای شیخ مینا از غایت الطاف فرستاد و شیخ مینا خیلی اعزاز او نمود. روزی در مکن پور خلائق اطراف جمع آمده در خدمت شاه مدار نالش نمودند که بر ما وبا آمده بیماری بهم می رسد که هرگز علاج تدبیر^۱ نیست و خلائق کثیر مرده است و می برو درخواست نوحه از آن حیات^۲ دارم آن حضرت به قاضی شهاب الدین فرمود که به فلان بلندی رفته مشغول شو بلایی که برین مردم مسلط^۳ شده است برو او^۴ قاضی رفته مشغول شد بعد سه روز يك شعله آتش در گرد و غبار نمودار^۵ شده نزدیک قاضی شهاب الدین^۶ آمد او آن شعله را فرو برد، آن گرد و غبار ناپیدا شد، قاضی برخاسته به مکان خود آمد، قاضی را درد شکم به هم رسید خدام این خبر را به شاه مدار رسانیدند، خود تشریف آورده، دست حق پرست خود بر شکم قاضی نهاد و فرمود که شعله خوردی آن وبا بود از دست تو چندین خلق را حق تعالی از بلا رها بخشید، قاضی فی الحال از آن

۱. الف، ج: علاج 'پذیر' ۲. الف، ج: آن 'جناب' ۳. ج: 'متسلط' شده

۴. ج: 'نموده' شد، د: 'نمود' شده ۵. الف: شهاب 'الدین' ندارد

رنج صحت یافت، روزی قاضی شهاب پای خود به طرف حجره مرشد کرد، دیگران بحث کردند، قطب مدار فرمود بآك نیست، قاضی چندان در فنای توحید مستغرق است که سرو پای او يك حکم دارد. در تحفة الابرار نویسد که وجه گفتن پر کاله آتش او اینست که بعد فوت قطب المدار دیگران آهنی بر سر خود داشته و آتش در آن افروخته رو برو روضه مرشد مرغ می پخت و برای خوردن شمس که ذکرش می آید می داد و شبانه برای قاضی مظهر قلعه شیر می رسانید، به تاریخ ششم شوال وفات یافت، مزار مبارکش در قریه بده گانو توابع دریا باد زیتگاه خلق است.

موج احوال آن جمال الله رو از بشره مرشد دیده، آن سیرعلاقی بریده، آن به مرتبه ولایت مستبشر، **حضرت قاضی مظهر**، کامل زمانه و علوف یگانه، در مرآة المداری نویسد چون قطب المدار از جونپور به مکن پور تشریف برد بعد چند روز قاضی از يك صد طلبه برای امتحان و بحث علوم اراده خدمت قطب المدار نمود، شاه مدار این مقدمه از کشف دریافته به سید جمال الدین و شاه الاو قاضی شهاب الدین قدوائی و غیر آن^۱ مریدان خود که در فنای توحید مستغرق بودند فرمود که قاضی مظهر به اراده بحث می آید هیچ کس از شما مزاحم او نشود من به طرزی او را به راه خواهم آورد، چون قاضی معه شاگردان رسید بر فور ملاقات از غلیظ غرور علم انکار مسئله وحدت^۲ وجود در پیش نمود، شاه مدار از کمال بردباری وی را به میدان وسیع گذاشته دلیل می گفت تا هفت روز بحث در میان بود، آخر به شاه مدار غربت عالم احدیت در کار شد برقعه از روی مبارک خود برداشته و به لسان وحدت بیان فرمود، ای طفل مکتب، نیک نگاه کن پروردگار ما واحد است و در جمیع اشیاء محیط به مجرد شنیدن این سخن که جامع و فاطع اضافاتست قاضی مظهر را لرزه بر اندام پیدا شد، بی اختیار بیفتاد و به سجده رفت و در دریای توحید چنان غوطه خورد که تا سه شبانه روز خبر از خود نداشت و شاگردان جدا مدهوش افتادند، بعد سه روز شاه مدار به شاه الا فرمود که بقیه آب وضو ما را بر چهره قاضی

۱. الف: 'آن' ندارد ۲. ج: 'وحدت' ندارد

و شاگردانش بیفشان چون به حال خویش آیند آنها را پیش من بیاور، شاه الا آب بر روی آنها افشانده در خدمت شاه آورد، شاه مدار تقاب از چهره برداشته با قاضی متکلم شد قاضی با جمیع شاگردان توبه کرده به سایر شاگردان مرید شده هر يك به مرتبه بلند و درجه ارجمند رسیده صاحب ارشاد گشتند، در تحفه الابار نویسد او را قلعه شیر از آن گویند که رنگ روی سرخ داشت، قلعه سرخ را گویند، مرقد شریفش در قریه مانکه از معموله شاه^۱ آباد توابع کالی بر مفاصله هفت کروه زیارتگاه خلق، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مفتح ابواب مقامات مرتفع، آن منشاء ارباب جود^۲ و نفع، آن مشاهده جمال محبوب در انجمن، قطب وقت سید جلال الدین معروف به سید چمن از افضل خلفا و اعلی پیروان قطب المدار است، مدتها در خدمت مرشد بوده فیضها ربنوده صاحب ارشاد گشت، در مرآة المداری نویسد، چون نعمت و خلافت از شاه مدار گرفته در خدمت شیخ شرف الدین بهاری رفته مدتی بر او در پخته برابر مزار شریف نموده استاده برای استقامت خود سایل بود، شیخ شرف الدین از راه کرم در عالم ارواح فرمود که به هلیه دیو قوی است و به عالم ایذا می رساند، او را کشته استقامت کن، آن حضرت آنجا رفته آن دیو را قید نموده در زنجیر کرد و زیر سنگ گذاشت، الحال هر کس به زیارتش می رود قدم بر آن سنگ نهاده که زیر آن دیو است برای زیارت مزارش می رود. روزی شیر شاه بادشاه به خدمتش رفت و برای امتحان کرامت به خاطر آورد اکثر درین ایام سرما مرا انبه دهد دانم^۳ کامل است در دست حضرت انبه بود نیم خورده به شیر شاه داد مفر کرامتش شده فاما پس خورده دانسته نخورد به خادم خود داد و رخصت شد، حضرت به یاران خود گفت اگر بادشاه انبه را می خورد سلطنت بر فرزندانش باقی می ماند در نصیب نباشد چه کند؟ در تحفته الابار نویسد لباس غیر از يك ستر پوش دیگر اختیار نکرد، فرمودی قسمی که عریان از عدم آمده ام هم چنان عریان^۴ به گورم سپارند بر آنکه^۵ درین مقام شعری گفته:

۳. د: 'دایم' کامل

۲. د: ارباب 'خود'

۱. الف: 'شاه' ندارد

۵. الف: 'بزرگی' درین

۴. ج: 'د: یاران' خود

ز مادر برهنه رسیدم فراز به خاکم برهنه سیارند باز
در سلطنت شیر^۱ شاه به چهاردهم محرم وفات یافت، چندان نارك متاهل خرامید
یورش ملك آدم پسر خوانده او به جایش نشست او را خلفی عالی مقام بسیار
بوده اند، اول حلیفه او فخرالدین الله کردی مخاطب به زنده، ظاهر و باطن را نیک
داشتی که اقوال و افعال در احوال مشایخ را جمع ساخته صاحب کمالات بود،
شاگرد شیخ الله داد صالح سهرندی و شیخ علی متقی است، نوزدهم جمادی الآخر
سال نهصد و هفتاد وفات یافت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن برگزیده برگزیدگان، آن مقبول مقبولان، آن صاحب اسرار الله
حضرت شیخ کرم الله، در گلزار آرد که مرید شاه جمن حسینی است در قصبه^۲ بر^۳ سوی
سو بر بقالی بود فرزند نداشت، روزی در خدمت جمن حسینی از درد دل بنالید و تمنای
فرزند به عرض رسانید، فرمود که قلم تقدیر هفت پسر سرنوشت تو نگاشته به شرطی که
هفتمی را به من دهی، چون بشارت ظهور گرفت یکی پسر را به خدمت آن حضرت آورد
قبول نه فرمود که فرزند هفتمی قرار است، او را فی الحال مصیبتی در پیش آمد آن را
عدول امر شاه جمن انگاشت پشیمان شده فرزند هفتمی را به خدمتش گذرانید او را
از غایت بشاشت قبول فرموده کرم الله نام نهاد و به تربیتش پرداخت، چون به سن تمیز
رسید به اکتساب او را تلقین فرمود و مرید ساخت، بعد چندی از یمن تفضلاتش به
منزل مشاهده فائز شد تلاوت قرآن را عادت گرفته و خرقة عنایت یافت، در نهصد
و شصت و چهار بر کسب ده و دوده گفته در مندو آمده کلبه گزید، چهل سال کم و
بیش در آنجا گذرانیده در چهار و هزار سال هجرت رخت سفر آخرت بست، رحمه الله علیه.

موج احوال آن نظر قبول ارباب مقبول، آن موصول حقیقت اصول، آن
دایم در عشق و بیداری **حضرت شیخ داؤد صلاح^۴ مداری**، صاحب گلزار آرد وطن
شریفش عماد پور توابع احمد آباد گجرات است، سبب ترك او را چنین^۵ می نویسند
که در میان اطفال هم سن خود به بازی اشغال داشت ناگاه درویشی رسید و گفت

۱. د: سلطنت منیر شاه ۲. د: لر ندارد

۳. ج: د: شیخ درودحلاج مداری ۴. د: نیست ترك او از خیلی می

شَيْئًا لَّهِ سَايِر اطفال فرار نمودند، او يك پول بيش به دست خود داشت از سر ادب پيش درویش آورد، درویش پول را گرفت و لعاب دهن خود به دهن او انداخت، رسید آنچه نصیب او بود معاً نور معرفت در باطنش لامع گردید، شورش عشق الهی به جانش غالب آمد، دوستی عالم و عالمیان آهسته آهسته از دن کم کرد و به تودد و عبادت معبود افزود، رفته رفته آن شورش با جتون^۱ همسر گردید، مدام در ولوله شعر هندی^۲ خواندن و از دیگری شنیدن^۳ که یاد از عشق و آگهی^۴ از تجرید و توحید می دهد شعار خود ساخت، ازین سبب درویش کده^۵ او هنگامه^۶ صدای و سرود و ساز سماع و رقص رفت بود چون خبر به اکبر بادشاه رسید تمنای دیدنش به خاطر آورد، روزی گفت به طوری او را تصدیع ملاقات باید داد که بر خاطرش گران^۷ نگذرد چنان یکی از کسان سلطان رفت و او را به آگره به وعده سیر باغات و انهار و مکافات دلپذیر آورد، چون ارزانی مقدمش سلطان مطلع شد ابوالفضل را فرستاد که اگر به خانه من تشریف آرد بهتر والا نه مشرف خدمتش شوم، چون ابوالفضل استمزاج دریافت فرمود کسی از چندین دور آمده باشد البته درین قدر راه دیگر متعذر نخواهد شد، چون شیخ به بزم بادشاه رسید به انواع احترام و عظمت او نمود تواضع کرد و گفت از اسباب دنیا آنچه من دارم حاضر است هر قدر که آن حضرت را احتیاج باشد بگذارنید توقف ندارم و از گنج معرفت که شما دارید ما را هم در آن شریک سازید، فرمود نه من چیزی دارم که بدهم و نه ترا چیزی میسر است که بمن دهی، چند گاه به تماشای ریاض آگره بسر برده معاودت وطن نمود، چون به تصفیه سانبهر که نمک هندوستان است رسید خوش آمد، رحل اقامت انداخت، به دهم صفر سال هزار و دوازدهم سفر آخرت برگزید همانجا مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مطلع مطبوع دیوان عریانی، آن مصرع موزون غزل معانی، آن نهنگ لَجَّة کمال، آن شیر نیستان وصال، آن به کشور ترك ترك^۶

۱. د: 'سوزش باصول' همسر
 ۲. ج: د: 'شعر هندی'
 ۳. د: دیگری 'متبدل'
 ۴. د: 'مرا کجا' از
 ۵. د: 'گیران بگذرد'
 ۶. د: ترك 'پرک'

عالیجاه، ممتاز التارکین **حضرت حسین شاه**، نسبت بیعت شریفش به چند واسطه به حضرت قاضی مظهر خلیفه حضرت بدیع الدین مدار می رسد، اصلش از شیوخ قریه محی الدین پور معموله مورایان علاقه بیسواره. ابتداء حال متاهل بود، اولاد ذکور از وجود، چون جذبه الهی بدو رسید از جمله علایق متفر شده در برسیسانه که معدن گرگان و دیگر درندگان بود اقامت گزید، قریب بست سال تنهایی یار و غمگسار آنجا گذارید معلوم نشد که چه خورد و چه نوشید؟ بعدش او راجنگلی شاه می گفتند، من بعد آن از بربر آمده به نواح آن وادی به سیر می گذارید لیکن اقامت بیرون شهر به فاصله که هم حکم ویرانه داشتی می داشت. نگارنده اوراق^۱ در دهنده کهنه مشرف خدمتش شد، انواع عنایات و تفقد به عالم فرمود آنچه به چشم خود دیدم اینست **تارک** و مشغول به حق یافتن، برگ قبول بسیار استعمال فرمودی و به حضار هم بخشیدی، از دیگران شنیدم که چندان میل از اطعمه ندارد و ذکر اسم ذات حضرت الله به جهر که شروع کرد سوای صوت لسانی يك صدای قلبی او به جهر تمام علیحده شروع می شد که مانند آن فقیر از قلب هیچ درویش نشنیده، ویرانه نشستی دلیل کمال او بود، اکثر خطرات نده را از روی کشف دریافته در پرده جواب آن داد، با جناب پیغمبر صلی الله علیه وسلم بسیار دوستی داشت، از کلمات او ظاهر می شد در وقت اجماع اوراق در عمر هفتاد سالگی بصدر حیات بود.

موج احوال آن فخر عابدان، آن ستوده عارفان، آن مرد میدان جوانمردی، **حضرت شمس بنی** که مشهور شمس بنی است، مزار شریفش در بازار لکهنو واقع شده، مرید و خلیفه شاه بدیع الدین مدار بود، بسیار برگ و صاحب کرامت و خوارق و ترک و تجرید و تفرید آن از مزارش خلائق حاجت خود را می خواهد.

موج احوال آن از ولایت قطب المرداری خلاصه **حضرت سید خاصه** وی را قطب الممدار بیرون خاصه و درون خاصه می فرمود، وارث اثبای قاضی خاصه

۲ د: 'عنایات' و ندارد

۱ الف: 'اوراق' ندارد

۴ د: 'خلیفه' حضرت

۳ ج: 'سخت' تارک

حاکم بهرائچ مرید مقبول محرم اسرار حضرت خوند آگار قدس سره.

موج احوال آن مورد حالات معنوی حضرت سید راجی دهلوی از دهلی آمده در مکی پور به شرف بیعت قطب المدار مشرف شده به تلقین اکساب مفخر گردیده، خرقة خلافت یافته به دهلی مراجعت نمود، صاحب خوارق عادات بود.

موج احوال آن واقف اسرار معلی، حضرت شاه الا بعضی شاه اعلی گویند مرید و خلیفه قطب المدار است. در تحفة الاسرار نویسد صاحب لفظ بود و به کلمات انسانی متصف، فقرا و سیاه پوشان ذاکر نام وی بیاد او اوقات^۱ می گذراند، در هشتصد و چهل وفات یافته در قلعه^۲ گور پهلوی مسجد سلطان ناصر الدین محمود خوابگاه دارد، مقبره عالی قدر او مع^۳ مسجد و خانقاه مردم نیک و صالح به خادمیت او مفتخر.

موج احوال آن مدام عشق محبوب صمد حضرت شیخ محمد جنید بداؤنی که مظهر خوارق عادات و عجایب حالات بود در تحفة الاخبار نویسد هنگام رخصت او به بداؤن مرشدش قطب المدار فرمود که^۴ اهل آن دیار هر که بما نتواند رسید به شیخ محمد جنید توسل کند و هر چه از صحبت نا منظور باشد از صحبت شیخ محمد جنید یابد، دست وی دست ماست، بعد از فوت او همین شیوه معین است هر که به زیارت شیخ رسید گویا زیارت قطب المدار کرد، خوابگاه در بداؤن، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقتدای فرقة ملامتی^۵ مولانا حسام الدین سلامتی از مریدان قطب المدار است، از دانایان تیز طبع و چون عشق الهی بر وی غالب آمد در خلوت خاص قطب المدار که آن وقت هیچ خلیفه و مرید را دخل نبودی از ولوله شوق در آمدی، قطب المدار فرمودی ای ملا هیچ بی ادب به خدا نرسیده، وی گفتی شاه با ادب به خدا نرسیده، اگر من ادب می ورزیدم از جمال الله شاه محروم می ماندم اکنون که ترك ادب کردم^۶ به خدا رسیدم، شاه مسرور گشته فرمودی

۱ د: بیاد روزقات ۲ د: روضه مسجد ۳ ج: د: که ندارد

۴ د: فرقه ملاقی ۵ د: ادب کرم

سلامتی سلامتی سلامتی این لقب از آنرو بروی قرار یافت :

سلامتی نشوی تا ملامتی نشوی

به تاریخ نهم^۱ ربیع الاول سنه هشتصد و چهل ارین عالم رحلت فرمود، قبر او در جونیور جنوب رویه حاص حوص است.

موج احوال آن صاحب کرامات باهر **سید محمد طاهر**، مرید و خلیفه قطب المدار است، هرگز از مرشد خود جدا نشده، بعد از هفته و ماهی یک کف برگ درخت نیب که تلخ ترین درختهای هندوستان است خشک کرده بخوردی بعد چندی آنرا نیز گذاشت.

موج احوال آن ولی مشتهر حضرت **شیخ مظهر قدس سره**، خلیفه قطب المدار است، یک کف برنج قوت خود ساخته بود، مدتها در سفر به رکاب مرشد حاضر بودی، چون مرشدش از سیر توجه هندوستان نمود چون در ماوراء النهر رسید قطب المدار فرمود تو همین جا باش که از توبه مشام ما بوی طعام می رسد، چون مفارقت نتوانست گزید آن برنج را هم موقوف کرد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن اهل معانی، **شیخ شمس ثانی**، از چوینداران قطب المدار بود، چندی به این خدمت قیام نموده چون مرشدش وفات یافت نیز این خدمت را بر این نهج قائم داشته به مقابله دروازه روضه مبارکش در مکن پور بر عصا تکیه زده شب و روز استاده می بود به جز اوقات صلوة خمسہ نمی جنبید و بی اذن وی یارای زیارت و رفتن^۲ اندرون هیچ کس را نبود.

موج احوال آن درویش و سرور، **سید صدر الدین نامور**، متوطن جونیور خلیفه قطب المدار است، وقت رخصت او را فرمود که ترا از مذهب امام اعظم در مذهب^۳ الهی در آوردم و این آینه محمد صلی الله علیه وسلم بدست تو دادم دیوانه و مجرد و کوچه گرد خواهی زیست، اما از لباس فانی به خلعت ابدی پیوندی.

د: ۳: درین زیب الهی

۲: در خلق اندرون

د: ۱: نهم ندارد

موج احوال آن درویش بیگمان، صدروالصدور^۱ میرسید صدر جهان شاگرد و خلیفه قطب المدار است. در تحفة الابرار آرد که جامع بود میان علم ظاهر و باطن و شرعی و اصطلاحی آنچه دیگران را در انزوا ترك میسر شود او را حق تعالی در جاه و صدقات مرحمت فرمود، سیادت آن والا پایه بس سندی معروف و مشهور جهان است که سلطان سید اشرف جهانگیر نسب سادات هند و غیره از وی تحقیق می کرد چنانچه این مقدمه در لطایف اشرفی ظاهر است. چون کتاب عوارف المعارف از قطب المدار می خواند بکا و گریه بسیار کردی و بعد سه روز طعام خوردی، با قطب المدار خلی مصاحب بود، میر سید مبارک احمد خلفه اوست، میر عبد القادر ازو تربیت یافت و شیخ مبارک سرداری از سید عبد القادر، از وی سلطان شیخ محمود و خلیفه او شاه محمد بود از منتسبان شیخ محمود شیخ دانیال بنارسی بود، اهل شهر او را به کرامت و ولایت یاد می کنند و فراوان خرق ازو ظاهر می سازند.

موج احوال آن متصوف عالیجاه، آن از کاملین بی اشتباه، آن در درویشی معز و مکرم حضرت شیخ آدم ایشان را شیخ آدم صوفی گویند، از خلفای بزرگ قطب امدار است، اصطلاحات صوفیه به عبارت دقیق نوشته و خلاف این طایفه در قول نگشته، ظهور شیخ آدم صوفی در کولهاون شده بود که امروز شهرت ظهور سید احمد باد پاست، رحمة الله علیه.

موج احوال شیخ فرید، مرید قطب المدار است در تحفة الابرار مسطور است که روزی به جناب اقدس مرشد خود معروض داشت فرمان شود که چیزی بخواهم،^۲ فرمود پاسبانی دل کن که موحد ترا گویند، عرض کرد که موحد را حد یکیست، درین اثنا شخصی معروض داشت که سالک کیست؟ فرمود کسی که به بیان صدق آفاق گیرد و به بال طلب بالای نه آسمان پرد، باز عرض کرد که منصور در کدام منزل بود؟ فرمود در آن منزل بود که معشوق را به کسوت خود دید و آن کسوت را حجاب یافت.

۱. د: در میرسید ۲. د: چیزی نخواهم

موج احوال شیخ محمد از مریدان قطب المدار است، به جناب^۱ مرشد روزی عرض کرد قلندر کرا گویند؟ فرمان شد کسی به تجرید و تفرید رسید متصف به صفت الهی گشت، بقول صلی الله علیه و آله وسلم **التَّصَوُّفُ بِصِفَاتِ اللَّهِ**.

موج احوال پولادی مرید قطب المدار است در تحفة الابرار آورد که وی به جناب اقدس مرشد التماس نمود که سینه ما منور و روشن به نور حضرتست علمای ظاهر شریعت ما را چیزها می گوید، فرمود ترا زیان نخواهد کرد برقرار خود باش.

موج احوال آن به دلق^۲ کمال الیاس، حضرت شیخ الیاس مرید قطب المدار است، آن را کتابی است در مناقب قطب المدار که در حیز فهم کس نیست،^۳ در آن کتاب نگاشته به عبارتی که حاصلش به این راجع است که **المدار به محل بین النبوت والولایت**.

موج احوال آن مورد خرقة پیر، آن عبادت بی نظیر، آن مطلع اسرار سرمد حضرت حاجی سلیمان بن حاجی احمد ابراهیم حجازی، از نوئینان ساکن بنگاله داماد سلطان علاء الدین والی ملک بنگاله مرید قطب المدار است، پیش از ترک دستور خان نام داشت. در تحفة الابرار نویسد ابتدا برای حصول علم سیمیا خدمت جوگیان و سرتاسیان می کرد، روزی کوزه جوگی برای آب به دریا می برد، در صحرا از قطب المدار ملاقات شد، آن جناب کوزه خود را هم بدو داد که پر کرده بیار، بعد مراجعت از دریا در آنجا که قطب المدار دیده بود دید که جوانی دیگر راست فد استاده در تجسس در آن صحرا می گشت که آن جوان چه شد که کوزه برای آب به من داده بود؟ چون به آن جوان رسید گفت تفحص که همین جاست چون قدری راه رفته باز گشت در آنجا یک طفلی دید حیرت و تعجب او را زیاده شد، نظر بر سراسیمگی او نموده قطب المدار به حلیه که اول نموده بود خود را

۱. الف: نه جناب ندارد ۲. د آن لایق

۳. ج، د: هر کس هست در

بدو نمود فرمود کوزه را بشکن، آن جوان^۱ مدتها خدمت کفار کردی و علم سیمیا نیافتی اکنون بیاموز پس آن جناب علم کیمیا و سیمیا بدو آموخت و مرید کرده خرقه کفنی بدو عطا فرمود او آن خرقه به شیخ عارف بن جدن قاری عنایت کرد، او را به پدر مصنف تحفه الابرار داد، شیخ سلیمان عمر دراز یافته سیر و سیاحت بسیار کرده و مشایخ وقت را دریافته چند سال به جونپور مانده و مرید نمی گرفت الا عاشق صادق را، مزار شریفش در قصبه موره از نواحی سهار به مقبره شیخ طیب واقع است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن واقف اسرار فلک **حضرت قاضی عبدالملک**، در گلزار ابرار نویسد مرید قطب المدار است، دولتمندان زمان او از خاص و عام به فرمان احکام او برای دعای جان بخش او حاضر و فاتحه او را مؤثر به فتح مهمات می دانستند، تربیت با برکت او در بهرائج، شیخ محمد بائین یانو وجه لقب او آنکه^۲ دوازده سال بر یک پای چپ استاده مانده درین اثنا پای راست بر زمین نهاد^۳ مزار شریفش در کهریسه است در هر عصر جانشین او قائم مقام می باشند.

موج احوال آن برگزیده بارگاه^۴ ایزد متعال، **حضرت شاه بولن ابدال** در شاهجهان پور ابدال^۵ وقت از سلسله طیفوریه مداریه بود، صاحب حالات بلند و کرامت ارجمند است، از قریه لودی^۶ پور مسکن خود چون عزم شهر کردی رود کهنوت در میان است بروی^۷ آب آن رود چنان^۸ بر گذشتی که نعلین چوبینش تر نشدی و هر ماه^۹ او بر پشتاره هیمه بر سر خود کردی بالای سرش آن پشتاره هیمه چنان معلق آمدی که مردم آنرا می دیدند و متحیر می ماندند، راوی این احوال سید احمد شاه که احوالش در خلفای سید برکات ملوهره باید خواست، شب^{۱۰} وفات شاه بولن در نیمه مائة اثنا عشر.

ج. ۱: ای جوان	د. ۲: روزی که دوازده	ج. ۳: زمین نهاد
ج. ۴: درگاه ایزد	ج. ۵: در شاهجهان پور ابدال وقت	د. ۶: بعضوی پور
ج. ۷: برای آب	ج. ۸: جان بر	د. ۹: ماه او
د. ۱۰: هست وفات		

موج احوال آن کامل آفاق، آن واجد اذواق، آن به فلك ولايت مشابه ثابت و سیاره، افضل العصر حضرت شیخ پیاره بن قاسم بن بهکهاری بن ابوالحیر بن مولانا حسام الدین سلامتی، بزرگ خلیفه حضرت قطب المدار است، چون مولانا حسام الدین سلامتی در هشت صد چهل و فات نمود خلافت با نعمت خود و امانت خرقة حضرت قطب المدار به فرزند خود ابوالخیر سپرد، از وی به پسرش شیخ بهکهاری رسید، او به پسر خود ابوالقاسم حواله نمود، وی به پسر خود شیخ پیاره حواله نموده در سن نه صد و یازده هجری جهان فانی را گذاشت. پس شیخ پیاره که از عاشقان ذات الهی بود حقوق سخاده را کماحقه بجا آورده به ریاضات اشغال می داشت، از غایت اخلاق حمیده و اوصاف پسندیده که سایر حالاتش لایق حمد و دلپسند خلایق بود شهر جونپور بر ولایتش تولا نمود پروانه وار برگرد آن شمع کمال هجوم می داشتند، دیگر برادران را حسد به جوش آمد به خاطر آوردند^۱ که در شب به اجماع مردم بر سر آتش^۲ بایند ریخت و باید کشت و اسباب و خرقة حضرت قطب المدار را متصرف باید شد، جدش مولانا حسام الدین شب در معامله فرمود که بابا پیاره آب و دانه شما ازین شهر جونپور برخاست این بد بختان حاسدان خراب خواهد شد، تو خود را مع عیال و اطفال و خرقة حضرت پیر دستگیر در مکن پور برسان و بر آستانه عرش آشیانه حضرت قطب المدار مجاور شو، طالبان صادق را هدایت کن پس بی آنکه کسی را ازین مقدمه آگاهی باشد شباشب از شهر بر آمد، بعد طی منازل در مکن پور رسیده و حجره برای عبادت خود معین ساخت و برای عیال مکانی علیحده مقرر کرد به این صورت در عبادت مشغول شد و عالمی به بیعت و مریدی او درآمدند. در تحفة الابرار آرد که باز معلوم نشد که اولاد حضرت پیاره عقب مانده یا نه، در مائة عاشر ازین جهان انتقال نمود، رحمه الله علیه. از وی نعمت به اکثران رسیده، شیخ قاضاً شطاری از فیض یابان اوست، از شیخ قاضاً به حاجی حمید بن شمس، از وی شاه نعمت الله حسینی، از وی شاه قاسم صدیقی، از وی شیخ عبدالله کودرما، از وی سید جنید معروف به

۱ د: 'رو روند' که ۲ ح: 'د: سرایش' باید

عبدالصمد کودرما، از وی میر سید غنی، از وی شاه طیب که از بزرگان سلف هم حیثیت بود، سال عمرش از صد تجاوز نمود، بست و پنجم ذیحجه هزار و هفتده به عالم بالا^۱ رفته اولاد خلف گذاشت که جانشین اویند، دیگر مرید سید جوهر از وی شیخ ودود الله معروف به جودهن که ذکرش در بحر مجذوبان به قلم می آید.

موج احوال آن مظهر امن و امان، حضرت شیخ کمال الدین بن سلیمان، وی قریشی است مولد کالهی. در گلزار نویسد مقام تقوی و توکل و تسلیم و رضا بود و مرید شاه ارغون مداری است، اجازت دعوت اسماء الله و اذکار از خدمت شیخ رکن الدین شطاری پور و خلیفه شیخ ابو الفتح هدایه الله سرمست^۲ داشت و به زمان بازیها در افغان پور شجاع دل حان به مندو آمد استاد^۳ پدر نگارنده گلزار گردید پدرم^۴ قرآن ازو تلمذ کنانید، صد سال عمر خود به توکل گذرانید با هیچ کس ازو نیاز در میان ننهاد و به آشنا و بیگانه حرف آرزومندی نفرمود، در نه^۵ صد و هفتاد و سه رخت سفر آخرت بست در مندو مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن واقف اسرار سماواتی شیخ دولت گجراتی مرید بابا کیور مجذوب مداریست که احوال در بحر مجذوبان باید جست. در گلزار آرد که وی در خدمت شیخ کاجای سارنگپوری نیز رسیده است و از شیخ بهیکا گوالیاری خیلی فیوضات برداشته، مرد به غایت با برکت بود، مجاهده بسیار کرده فتح باب کمالات گردید، آخر در سال نهصد و هشتاد و هفت آمده در قصبه دسور کلبه بنا ساخته به عبادت مشغول شد، تا سال هزار و پانزدهم در صدر حیات، با نفس در مجاهده مانده، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب کرامات ظاهره، آن صاحب خوارق باهره، آن هادی معاملات دین حضرت شیخ فخر الدین خلف و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ ثابت است. در عنفوان جوانی توبه کرد، هنگامی که پدر بزرگوارش در یکی از

۳. د: 'آشنا' پدر

۲. د: 'محبت' داشت

۱. د: 'باید' رفته

۵. ج: 'هفت' صد

۴. د: 'مدام' قرآن

مساجد خرابه بیرون قصبة فخرپور احرام توجّه بیت الله بسته^۱ معتکف بود به تقریبی به نواح آن مسجد سر کرده گذشت، پدرش آواز داد و گفت فخرالدین سربتراش و پیرهن که پیرایه این طایفه صوفیه است بپوش، همان وقت امر پدر بجا آورد و پیش او توبه عامل يك پرگنه بود جسده به تعصب زبان حیانت بروی دراز کردند فی الحال قلم از دست خود می افگند و گفت اگر من خاینم^۲ این قلم مار شده به من گزند^۳ رساند والا به تهمت کننده، چنان شده که قلم مار شده به طرف آن تهمت کننده روان شد آخر به صد^۴ تکلف خودش آن را از مار گزنده^۵ خلاص داد، متوطن بهرائچ بود به طریق سیر به جونیور می آمد فوت وی در نهصد و چهل و دو هجری تاریخ دهم جمادی الاول در بهرائچ واقع شد، نعشش را به جونیور به جواری گنبد قطب المدار مدفون ساختند، رحمة الله علیه. از فرزندانش^۶ شاه فضل الله در بزرگی و ارستگی احصار ندارد، مطهر خوارق عادات بود، در هر زمینی که عبادت می کرد و معتکف می بود تا امروز آن زمین زیارتگاه اهل الله است چنانچه در بلدة بنارس و چوسنا برساس و میله شیخ پوره که در نواحی قصبه شهر یست میان غازی پور و سعید پور است:

آسمان سجده برد بر يك زمینی که درد يك دو کس يك دو نفس بهر خلا بنشستند^۷
 بر حجره بنارس او غالب مریدی او منزوی بود که تسخیر جن و انس داشت، بر بادشاه وقت تحکم می کرد و صاحب دولت ظاهر هم بود، بسیار مال بر باشندگان فخرپور به قدر قسمت آنها تقسیم نمود، لباس به غایت فاخر می پوشید، سید جمن بهاری لباس فاخره دیده فرمود که ما برهنگی^۸ با وجود مقدور گذران دارم شما را لباس فاخره از چه سبب؟ گفت این طایفه محبوب خدا اند بهر^۹ طریق که باشند زیبا اند، نه صد و پنجاه و یازدهم رجب وفات در جونیور خوابگاه، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ستوده اوصاف مجاهدات، آن موصوف به کمال و خرق

۱. د: 'نشسته' معتکف	۲. د: 'جانیم' این	۳. د: 'گیرید' رساند
۴. د: 'بقید' تکلیف	۵. د: 'گزیده' خلاص	۶. ح: د: 'پسراش' شاه
۷. ج: 'بنشینند' د: 'نیستند'	۸. ج: د: 'لنگی' یا	۹. ج: 'بر' د: 'هر طریق که زیبا اند در'

عادات، آنکه به محبت همتش هر دو 'عالم پامال' درویش کامل حضرت شیخ دانیال، در تحفه الابرار نویسد مرید و خلیفه سلطان شیخ محمود است که به چند واسطه دست^۲ ارادتش به حضرت صدر الصدور میرسید صدر جهان مرید سید جلال بخاری خلیفه حضرت قطب المدار می رسید بدین طریق سلطان شیخ محمود از شیخ مبارک، وی از میر عبدالقادر، وی از میر سید مبارک احمد، وی از صدور علیه الرحمة و خود وی از قطب المدر. الغرض شیخ دانیال از اجله مکاشفان اسرار و اعظام مجاهدان شب بیدار به غایت شانی عظیم و حالی قوی داشت، در بنارس اقامت داشتی، سگان تمام شهر به ولایت و کرامت او مقر و بر علوت تصرفات و خوارق عادات او مبشر و در هزار و پانزده هجری رخت سفر آخرت بر بست در بنارس مزار شریفش زیارت گاه خاص و عام. همانجا نویسد که نیز از میر سید جلال مذکور است که خلافت^۳ شیخ دانیال به سید طیب طفرآبادی رسیده که از اجله مشایخ و معمر از دیدار اهل الله مزروع بود و امروز خلیفه او شیخ الشیوخ شیخ بدن ظفر آبادی که تارک ما سوی الله و منزوی و مسترشد خلائق است، مدت‌ها گشته که از صومعه خود که در یکی از مساجد قدیمه ظفر آباد گزیده بر آمدن و به خلق الله آمیختن در دل نگذرانیده و تمام عمر حضور مانده و سال عمرش از هشتاد تجاوز نموده و حضرت شیخ محمد محمود قلندر لکهنوی جد این خاکسار نگارنده بحر زخار خرقه خلافت از سید طیب یافته، رحمة الله علیهم اجمعین.

موج احوال آن بری از خوش طعاسی و تلخی شیخ حسین معتر^۴ بلخی برادرزاده شیخ مطفر بلخی صاحب سجاده شیخ شرف الدین یحیی منیری بود، تا الی الیوم اولاد او بر سجاده مذکور اقامت دارند. در تحفه الابرار نویسد وجه تلقین و ملاقات او از قطب المدار آنست^۵ که وقتی شیخ شرف الدین یحیی منیری ورفی چند از عوارف المعارف در نور دیده فرموده که خواندن این اوراق ترا به ملازمت بزرگی دیگر نصیب است مدام این کواغذ را پیش خود دار با هر که تلمذ این اوراق در

۳. الف: 'خلافت' شیخ

۱. ج: 'بر'، د: 'بر که' عالم ۲. د: 'دست' ندارد

۴. ج: 'معمر' ندارد ۵. ج: 'آن' ندارد

قسمت نست او خود به مجرد دیدن اوراق را از تو گرفته به تو خواهد آموخت، چون به^۱ جونپور در حجره قطب المدار رسید از درون صدا به سید جمن رسید که حسین در آمده هر کس که مسمی به حسین بود این تشریف نمود گمان کرده باز آوار در داد که حسین معز بلخی آمده، وی دور نشست، حکم شد نزدیک آ، چون اندکی قریب شده به قریب تر اشاره فرمود وی بیت شیخ سعدی خواند:

اگر یکسر موی برتر پریم فروغ تجلی بسوزد پریم
قطب المدار بر زبان راند که تو سمندری از آن وقت لقب سمندری بروی قرار یافت، و برابه حز ابن لقب القاب دیگر نیست، اوراق نوشته شیخ شرف الدین ملاحظه نموده به او نشان داد و به خرقة خلافت خود ممتاز فرمود، هنگام وداع بعد معانقه فرمود که هر چه در سینه بدیع الدین است در سینه حسین، مرقد شریفش زیارتگاه زایران در بهار واقع است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مجموعه کشف و کمال، آن صاحب دولت مالا مال، آن یگانه عصر به عبادت گذاری حضرت خواجه مقری مداری از هند به لاهور افتاد و شخصی به اسم خواجهگی شادی مقری را به غلامی گرفت و حافظ قرآن کرد. در تذکره ملا صالح نویسد که وی را چون جذبه الهی فرو گرفت خواجهگی او را آزاد کرد، وی از لاهور به بدائون آمده زاویه ساخته مقیم شده. در فواید الفواد خواجه حسن دهبوی دیده ام که هر که پیش وی یک صفحه قرآن خواندی در اندک زمانه ضرور حافظ شده. روزی شخصی از لاهور به بدائون رفت و از وفات خواجهگی خبر داشت، از وی خبر خواجه پرسید و گفت چنان معلوم می شود اس سال در لاهور باران بسیار آمده و عمارات عالی را خراب ساخته و خلائق ضائع شده، بعد از آن به شهر آتش افتاد و تمام بسوخت، او گفت آری پس گفت خواجه من نیز ازین عالم نقل کرده است تو برای تسکین من چنین می گویی؟ گفت قبل از آتش و پیش از باران خواجه شما انتقال نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ناظر جمال به بیداری شیخ فخرالدین مداری صاحب تاریخ

بداؤنی نویسد او پیری نورانی مرتاض و متوکل بی تعلّق صاحب خلوت و عزلت در خروج و دخول بر خود بسته بود، به هر جمعه صوفیان به خانقاهش جمع شدی و مجلس سرود می شدی، هر چند منکران سماع مشتعل می ماندند آخر از تاثیر تواجدها رقصان می شدند^۱ بعد فراغت مجلس سفره می چید، امیر و فقیر نزدش برابر بود، مردم خانه^۲ اگر نماز به مسجد او می گذاردند آنها را نیز از تاثیر صحبت رفت دست می داد، معاصر قطب الاقطاب بندگی نظام الدین بود، رحمه الله علیه.

موج احوال شیخ جلال الدین سارچی در ملفوظ سیّد مخدوم جهانیان

نویسد، هفت صد مریدان را سبق می داد و هر يك صاحب تقوی و جوانمردی بودند، چون شب شدی هر جا که گور خراب و شکسته دیدی آنجا خواب کردی و گفתי که تا^۳ نمیرم خود را مرده سازم، آن همه شاگردان در شهر و دیهات خود اند این فقیر زیارت هر يك کرده است. شیخ برهان الدین در رساله مخدوم جهانیان نویسد در کوه لبنان خفته است، چهل سال مطلق خواب نکرده بود و مدام در مجاهده مانندی، در وقت حیات هر حاجت مندی که بر وی رسیدی با وی می گفت برای حاجتی که هست^۴ نظر بر سر ما بکن، او چنان کردی حاجتش بر آمدی، فقیر زیارت او کرده است، خطیب شهر کجه در ملفوظ سیر مخدوم جهانیان نویسد، پیوسته شراب خوردی و بر منبر خطبه خواندی، وقت وفات فرمود هر گاه بمیرم مرا از شراب غسل دهند و چون کسی را از روی ترك شراب رو دهد شیشه شراب بر قبر من ریز و تمنای او به وصول انجامد فی الواقع این فقیر مزارش دیده است پتجاه شصت صراحی بر قبر او شکسته می شوند، خلائق از برکت او توبه می نمایند و هیچ^۵ گاه بر شراب میل نمی کنند، گنج علی شاه مولدش تانده جلال پور شد از قوم نورباف بود، هدایت الله کچهوچهی گفت من خدمت آن حضرت را در فتحپور بسوه ملازمت نمودم، مجرد و مشغول و متوکل مجاهد دیدم، استفسار احوال مرا فرمود، گفتم به کچهوچهه مقیم ام مسرتها نمود که از تانده و کچهوچهه مفاصله

۳-ج: 'تا که' نمیرم

۲-ج: مردم 'خانه'

۱-د: 'میزند' بعد

۵-د: 'پنج' گاه

۴-د: کسب 'نظر'

پنج گروه است پس پرسیدم که انتساب بیعت به کدام سلسله کرده اند؟ گفت در خاندان حضرت مدار، فاما دوازده سال مشقت نمودم هیچ بر من نگشود و آخر از ارواح حضرت سید شاه عبد الرزاق بانسه قادری مرا فیض تلقین شد فتحیاب شدم اکنون از چهل سال در دایره و خانقاه میان علیم الله می مانم، هدایت الله گفت وی را کرامت بیشتر بوده^۱ موگل من از حکومت فتحپور تغیر شد، از جهت باقیات سرکار منتشر الحواس بود، به خدمت آن حضرت عرص کردم، اول تغافل نمود چون مصر شدم فرمود: به خاطرت آسیبی بدو نخواهد رسید هم چنان شد که او را حق تعالی از برکت انفاسش از بسبار بلبات محفوظ داشت و شیخ شکر الله فتحپوری گوید بسیار مرتاض است، بیشتر طعام از خانه محتسبان که معتقد اویند می خورد و می گوید اگر از خانه دیگری اطعمه مشکوک غیر وجه حل می خورم آن را ایذا می یابم، وقت نگارش احوال به صدر حیات. شاه نر کهه خلیفه سید جمن است، مزار شریفش به یک گروه از هلسه بعد عرس مرشدش زایران بر^۲ مرقدش نیز توجه نموده فاتحه می خوانند. شاه جودهن مداری مرید قصب المدار در شهر اوده مدفون است و شیخ شمس ثابت در لکهنؤ آسوده.

نهر پنجم:

مجملی در احوال خواجه ویس قرنی و دیگر اولیا که بدین^۳ مشرب مشرف بودند. در تذکرة الاولیا نویسد، قومی هستند از اولیا که^۴ این جماعه را به پیر^۵ حاجت نبود، ایشان را^۶ در حجره خود پرورش دهد بی واسطه غیری، چنانچه ویس را داده بود که به ظاهر او از سرور انبیاء ملاقات نکرد و از پرورش و عنایت آن جناب به آن مرتبه عظمی ولایت رسید که پیغمبر خدا ردای خود به جای خرقة حواله علی مرتضی و عمر فاروق نمود که بعد تجهیز و تکمیل من این را به ویس رسانید^۷ و سلام من به گوئید، که برای بخشش امت من به جناب الهی دعا کند. در تحفة الابرار

۳ ج: د: 'به این' مشرب

۶ ج: د: 'نبوت' در

۲ د: 'پیر' مرقدش

۵ ج: د: نه پیر' حاجت

۱ ج: بوده 'است'

۴ ج: 'بر' این

۷ ج: 'نه رسانید' و سلام

نویسد بعد از وفات پیغمبر صلی الله علیه وسلم نیز این فیض به احوال احوال^۱ اولیا و صلاحی امت الآن جاری است، بعضی را بعد از بیعت مرشد و اکثر بلا واسطه^۲ مرشد از روح پیغمبر صلی الله علیه وسلم ارشاد و فیض می گیرند و از ارواح صحابه کرام و اولیای عظام نیز این قسم فیض می یابند و محتاج تلقین و ارشاد پیر^۳ ظاهر نمی شوند، این مرتبه در تصوف بس عظیم است چرا که مناسبت به ارواح بی حصول تصفیه قلب بس دشوار و هر کس را که در ابتدا این دولت رو داد بر مسعودی ازل و محمودی ابد او دلیل است. و یسیان را از اکثر نوادر علوم خبر می باشد مثل همما و سسما و ریمما و کیمما، کیفیت علم همما عبارت از توسعه وقت و قبل از انتقال روح یعنی روح اگر^۴ بخواند بجهت اتمام کمالات بدنی دیگر اقوی ازین بدن اختیار کند این قسم را تناسخ می گویند و جایز می دارند چنانچه خضر علیه السلام در هر صد سال برای خود بدنی دیگر اختیار می کند و سیمما عبارت از دانستن تجعلات بدن و اظهار از عجائب و نمود از عرایب او آن است که روح اگر^۵ بخواند از بدن جدا شده سیر فرماید و بدن حواله معتمدی کند تا روزن مراجعت تلف نشود و اشاره ریمما عبارت از طیران^۶ در هوا داشته اند و حکم کیمما عبارت از ساختن اکاسیر ازینجا است:

کیمما و ریمما و سیمما این نمی دانند کس جز اولیا

موج احوال عاشق پاک جمال معنی لا اله الا الله، آن محو نور انوار حقیقت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم، آن امام تابعین عظم، آن سلطان اهل اربعین مدام، آن مجتهد قولی ارنی حضرت خواجه اویس قرنی مهر پنهان به ابر باران،^۶ رحمت ماه آشکارا آسمان، عظمت مقبول مقبول الله، خاطر پسند رسول الله صلی الله علیه وسلم، مورد تکریم صحابه کرام، و حر تابعین عظام بوده است. در تذکرة الاولیا نویسد که پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماید اویس القرنی خیر التابعین به احسان و عطف و صف ستایش کسی که ستائیده رحمة للعالمین بود به زبان من کجراست

۳. ج. د: 'اگر روح' بخواند

۲. ح. د: 'پیر' ظاهر

۱. ج. د: 'احوال' اولیاء

۶. ج. د: 'ابر باران' رحمت

۵. د: 'از حیران'

۴. د: 'اکثر' بخواند

آید، فرمودی صلی الله علیه وسلم نسیم وحنن از جانب یمن می یابم و فردای قیامت حق تعالی هفتاد هزار فرشته به صورت او یس بآفریند^۱ با او یس در میان ایشان به عرصات در آید و به بهشت برود تا هیچ آفریده آگاه نشود الا ماشاء الله که درین میان او یس کدام است چرا که در دنیا قسمی که او خود را از نظر خلق پنهان داشته عبادت کرده هم چنان آنجا هم کسی او را نه بیند، وقت وفات سید عالم صلی الله علیه وسلم صحابه کرام پرسیدند که مرقع مبارک تو که دهیم؟ فرمود به او یس قرنی برسانید و ازو درخواست دعای بخشش امت نمائید و عمر فاروق و علی مرتضیٰ معه مرقع پش خواه او یس رفتند از حائسن تحریم و عظمت بها داشتند پس او یس مرقع پیغمبر را به گوشه بنهاد و گفت خدایا تا که جمله امت پیغمبر صلی الله علیه وسلم را نه بخشی این مرقع نبوشم، ندا آید^۲ که چندین هزار بخشیدم، گفت همه را می خواهم، باز ندا آمد که^۳ چندین هزار دیگر بخشیدم، ناگاه حضرت فاروق و علی مرتضیٰ در رسیدند، او یس برخاست و گفت آه شما چرا آمدید من مرقع نمی پوشیدم تا به جمله را بخشش^۴ نمی کتانیدم فضایل او لاتعد و لا تحصی است درین مختصر نگنجد. شیخ محی الدین در رساله قدس نویسد که چون شام می شد پس^۵ می گفت این شب رکوع است تمام شب به رکوع ماندی تا صبح و به شام دیگر گفתי این شب سجده است پس تا صبح به سجده ماندی و هر شام آنچه از نقد و جنس و پارچه و اطعمه در خانه او بودی هر روز جمله به محتاجان دادی و مناجات کردی و گفתי هر که میرد^۶ از گرسنگی پس^۷ بگیرم برای او هر که میرد از برهنگی پس بگیرم برای او، از و پرسیدند خشوع در نماز چه باشد؟ گفت آنکه وقت نماز تیر در پهلورسد و دیگر پهلو بگذرد و آن کس را خبر نباشد. در روضة الاحباب نویسد از روایات ابن عباس چون خیمه حضرت علی مرتضیٰ به عزم صفین در قریه ابقار واقع شد خواجه ویس به اخلاص تمام ملحق گردید، حضرت علی رضی الله عنه به تعظیم تمام او را دریافت، ویس گفت یا علی

۱ ج: 'نبا فرمایند' ۲ ج: 'ندا آید'

۳ ج: 'هاتف آواز داد' چندین

۴ ج: 'احانت نمی' ۵ د: 'ویس می گفت'

۶ د: 'میرد' ندارد

۷ ج: 'پس بگیر'

دست بگشایان من به توبیعت کنم تو خلیفه بر حقی از آن وقت او همراه علی بود تا در صفّین از دست مردم معاویه شربت شهادت چشید. به قول صاحب تاریخ یافعی شهادت او در سال سی و هفت هجری واقع شد و حضرت قدوة العارمین فرمودی من در سفر حج به زیارت مرقد آن جناب رسیده ام، عجب حالتی دیدیم همین^۱ که به دایرة مزارش داخل شدم بکا بر من غالب آمد تا که آنجا ماندم بکا موقوف نشد چون بر آمدم جاروب کشی آنجا کلبه داشت پیش او رفتم و پرسیدم، گفت هر کس داخل دایره می شود برو بکا غالب می گردد. خواجه موسی بن زید خلفه خواجه و بس قرنی بسیار بزرگ بود، به دوّم^۲ ربیع الاول وفات یافت قبر در زابله^۳ توابع من.

موج احوال آن مجتهد ارباب ولایت، آن پیشوای اصحاب هدایت، آن استاد حقایق پیری **خواجه محمد بن علی حکیم الترمذی** از محتشمای شیوخ و از محترمان مشایخ به همه زمانها^۴ ستوده و در جمیع علوم بهره تمام داشت، در حقایق و معارف تصانیف بسیار دارد، در عهد خویش نظیری نداشت، سایر تربیت او^۵ از خضر علیه السلام بود اوّل سه سال هر روز خضر به او ملاقات کردی و آخر بروز شنبه در هفته یک بار آمدی، در ده صاحب مذهب صوفیه یکی او را مصنف کشف المحجوب دانند^۶ ابو تراب بخشی و احمد خضرویه را صحبت داشته است، مجاهده او قیاس ازینجا باید کرد که چون فتحیاب نمی شد روزی با دوستی بر کنار دجله رفت و گفت دست مرا بسته بکار خود رو، او چنان کرد پس خود را به زور کمر در آب انداخت که غرق شوم، آبش بدر انداخت، روزی ابوبکر و زاق را جزوی کاعذ تصنیف از حقایق و معارف داد که به آب اندازد، او به خانه داشت، گفت نینداختی مرا معلوم است حالا برو و ببند از چون او بر لب آب رفت جوش پیش آمد و در صندوقی سر کشاده پدید آمد در آن کاعذ داشت آب به جای خویش رفت و صندوق فرو شد.

۱ د'همه کلبه' که	۲ د: 'دهم' ربیع	۳ د: 'در' قلعه
۴ ج: د'همه' زیانها'	۵ ج: د'را' از	۶ ج: 'داند'، د: 'اخذ' ابو تراب

موج احوال آن گنجینه علوم و حکمت، آن خزینه کمال و برکت، آن مجرد آفاق حضرت ابوبکر و راق وی نیز^۱ ترمذی، مرید خواجه محمد بن علی حکیم ترمذیست، توریت و انجیل و سایر کتب آسمانی خوانده بود، تصانیف بسیار دارد و از اکابر رها و عباد در تقوی و عبادت و ورع و ریاضت یکتا بود و تجرید و تفرید بر کمال داشت در معاملات و ادب نظیری نداشت لهذا مشایخ او را مودب اولیا خواندی.

موج احوال آن به امامت مقبول، آن به کرامت موصول، آن محرم راز سبحانی، مقندای وقت **خواجه ابو علی جرجانی** مرید خواجه محمد بن علی حکیم ترمذی است، از جوان مردان این طایفه ریاضت و کرامت وافر داشت تصانیف بسیار دارد، قول اوست صاحب استقامت باش نه صاحب کرامت که خدا استقامت خواهد و نفس کرامت.

موج احوال آن مشایخ پاک، آن عاشق بی باک، آن مجسم حقایق، آن محتشم به دقایق، آن صورت موج^۲ در عالم مجازی **شیخ یحیی بن معاذ رازی**. در مرآة الاسرار نویسد خلیق با فیض تمام و بسطی مالا^۳ کلام رجای غالب بر خوف در بیان طریقت و محبت بود و گستاخ در گاه بایدش شمرد، گفتم الهی چون ترسم از تو که قهاری و چرا ترسم از تو که کریمی؟ خواجه یوسف بن حسین می گفت به صد و بیست و چهار شهر رسیدم به دیدار حکما و علما و مشایخ کس ندیدم قادر تر بر سخن^۴ از یحیی معاذ رازی، حق تعالی دو یحیی آفریده، اول یحیی بن زکریا که پیغمبر بود و خوف غالب داشت، دویم یحیی معاذ رازی که ولی بود و رجا غالب داشت. وی را کمالات و کلمات عالی است، در دو صد و پنجاه و هشت وفات یافت.

موج احوال آن کعبه مرادات خلق، آن قبله اصحاب دلق، آن منکلم به کلام الهامی، نطب الاولیا **نامقی الجامی** لقب وی زنده فیل است، صاحب تفحات گوید فرزند حریر بن عبد الله الجبلی است که در سال وفات حضرت رسالت پناه

۲-ج، د: 'لا کلام' ز جای

۲ د: 'موج' ندارد

۱ د: 'پیر ترمذی

۴ د: 'برتر سخی' از

صلی اللہ علیہ وسلم ایمان آورده بود و قول اوست که مرا منع نکرد^۱ حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم هیچ وقت از ملاقات زمانی که مسلمان شدم ندید مرا مگر تبسم کرد در روی من، وی بسیار بلند قامت و صاحب جمال بود^۲ از افزونی جمالش یوسف ابن اُمّت گفتی، در پنجاه و یک هجری وفات یافت الغرض شیخ احمد جام فی الحقیقت ویسی بود، تربیت ارشاد از روحانیت حضرت علی موسی رضا یافته، اکثر ابیات خویش بر وضع مناجات در کمال شوق بر سر روضه حضرت امام علی رضا می خواندی، این بیت از جمله است:

من غلام قنبر غلام حیدر است من غلامت را غلام با علی موسی رضا
و پیر صحبت وی شیخ ابو طاهر کرد و پیر خرقة وی ابو سعید ابو الخیر، غرض از بی^۳ نظیران جهان احوال و خوارق که از و ظاهر شده هیچ یکی ازین طایفه به ظهور نیامده. در نفعات نویسد اول اُتی بود و شراب خوار توفیق الهی او را به خود کشید از همه بر آمده سیزده^۴ سال در کوه عزلت گزید و مجاهده نمود، چون کارش نهایت سلوک رسید و فنا به توحید حاصل شد در چهل سالگی او را به خلق فرستادند ابواب علم لدنی بر وی^۵ گشاده گشت، زیاده از سه صد تایی کاعذ در علم توحید و معرفت سر و حکمت و روش طریقت و اسرار حقیقت رقم کرده که هیچ عالم حکم اعتراض بر آن نکرده و خرقة شیخ ابو سعید معرفت شیخ ابو طاهر بن شیخ ابو سعید به موجب وصیت شیخ بدو رسید، وی را کمالات و خوارق و عادات بیشتر است، چهل و دو فرزند داشت، سی و نه پسر و سه دختر، در پانصد و سی هجری وفات.

موج احوال مرشد کرامت شعار، آن پیر با وقار، آن خورده جام بی درد، صحبت دار حضرت خضر شیخ ابو طاهر گردد در مرآة الاسرار نویسد صحبت دار خضر بود و مقتدای این قوم، کرامت علانیه داشت و کدام کرامت ازین زیاده باشد که احمد جام او را پیر می کرد و ملتی با او صحبت داشته، سال وفات به نظر نیامد^۶.

۱ د: 'حضرت رسالت پناه تا مرا منع نکرد' ندارد ۲ ج: 'حضرت علی مرتضی از

۳ د: 'بی نظیران ۴ ح: 'پانزده' د: 'هیزده' سال ۵ ج: 'د' روی 'گشاده

۶ د: 'نه آید'

موج احوال آن مسترشد عارفان رفیع الشان، آن مرشد کاملان حیرت عنوان، آن پیشوا و هادی **حضرت شیخ زین الدین ابوبکر تابیادی**، تابیاد موضعی است از نواحی باخرز، در علوم ظاهر کامل و در صفای باطن و کشف بحر بی ساحل، در حقیقت مرید ابو طاهر خوارزم است و در علم شاگرد مولانا نظام الدین هروی و در خدمت بانا محمود طوسی مجدوب غایت اعتقاد داشت، اخذ فواید بسیار از او کرده و قول صاحب نفحات همانجا آورده که شیخ زین الدین ویسی است، از روح شیخ امام جام نعمت یافته حسب ارشاد شیخ به زیارت امام علی موسی^۱ 'رضارفته، ملك غناك الدین از معتقدان او بود، به جهت مظلومی از او آزوده گشت بعد چندی آن ولایت به اختیار امیر تیمور در آمد، در نصف النهار^۲ روز پنج شنبه سلخ محرم سنه هفت صد و نود و يك به ملاء اعلی شتافت.

موج احوال آن فایز مرتبه برتری **مولانا محمد ساغری** ساغر قریه ایست توابع سمرقند، ویسی بود بزرگی بر کمال داشت، در علم ظاهر و باطن نصیبی کامل وی را حق تعالی عطا کرده بود. در رشحات نویسد از جهت استقامت بر شریعت و متابعت نسبت ابواب علم باطنی بر وی گشودند، احوال ارباب ولایت میسر حال او گشت خواجه محمد پلوسا به خدمتش رسیده است و با مولانا تاج الدین قرابت^۳ داشت.

موج احوال آن مورد توفیق سعادت، آن منبع معاملات افادت، آن عاشق ذات معبود **حضرت شیخ داؤد** زاد بوم^۴ قریه پور کام^۵ از مرز خاندیس هفت گروه شمال سوی قریه سیر است. در گلزار نویسد سپاهی پسری بود در جوانی سعادت توفیق فرا رسید ترك سپاه گری و اسباب نوکری گفت، جز نیزه به جای عصا در دست نگرفتی و تیر و کمان از خود جدا کردی، رسم ارادت برهنمای نیاورد فیض اویسبه از سیمای احوال او جلوه گر بود و به طریقه چشم میان جذب و سلوك حالتی داشت، بنای سخن بر هوشمندی نهاده پریشان گویی سپردی لیکن از سخنان خشم^۶ آهنگ باز زود گشتی و پرده مهربانی نفس می سرودی و از آمیزش مردم و

۱. ج: امام موسی علی رضا ۲. د: تصنیف آنها را در روز ۳. د: 'مراتب' داشت

۴. د: 'از و قوم' قریه ۵. ج: 'پور کام' از ۶. د: 'چشم' آهنگ

آبادی گریختی و عمر به تنهایی در صحرا گذرانیدی، به خدمت سید شاه محمد اخسیکتی استاد راقم تذکره گلزار به رسم دوستان پیش آمدی و به شیخ جمال پور شیخ بهکھاری بسیار آمیختی، در سال هزار و دهم هجری وفات نمود، در مندو همسایه بابا بهرننگ خوابگاه گزید.

موج احوال درویشی اساس **شیخ عبد الله کهنواس** پیر بیعت او به تحقیق نرسید، مشرب اویسیه داشت در گلزار نویسد بنا خانه توکل و اساس ایوان آزادگی بس بلند و اسنوار درست، هرگز به اهل دنیا روی نیاورده مدفن آگره در مائة عاشر وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صادق عشق باز، آن شاهد در راز و نیز، آن سرگروه عارفان **شیخ علی افغان** در گلزار نویسد به مشرب اویسیه فیض از سلسله چشت داشت، پنجاه سال مجاورت روضه مولانا مغیث چشتی^۱ اجینی کرده صد سال عمر یافت، با شاهدان ظاهر صورت تعلق خاطر داشتی بر روش قنندران مجرد زیستی، تمام عمر به هیچ مخلوقی نیاز نیاورده و از کلبه خود قدم بدر کسی نینداخت،^۲ در سال هزار و دوازدهم نگارنده گلزار اجین رفت گفته فرستاد به سبب پیری طاقت راه رفتن ندارم و اشتیاق ملاقات شما بسیار، اگر^۳ به کلبه فقیر قدم رنجه شود بعید از اخلاق نخواهد شد، به خدمت اقدس^۴ رفتیم، به انواع مهربانی و الطاف نوازشها فرمود، وقت رخصت گفت این ملاقات آخری است بعد از چندی شنیدم که وفات کرد، در روضه مولانا مغیث مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن شهنشاہ افلیم بی پایان، آن سلطان وادی^۵ کرامات فراوان، آن سرزمرة واصلان **سید احمد افغان** گوشه گزین قصبة بجواره من اعمال پنجاب پور شیخ محمد بن الیاس غرغسنی والد آن حضرت در اکتساب فضیلت صوری و معنوی پایه بلند داشت و در حقایق و معارف رتبه ارجمند، چون برهان مشایخ شاه

۳. د: اکثر یکلبه

۱. ج: د: 'چشتی' احسنی ۲. د: 'نا انداخت' در

۴. ج: د: 'بخدمتش رفتیم' ۵. الف: 'وادی' ندارد

محمد بخاری که مزار شریفش در لاهور است يك دفعه برای ملاقات شیخ محمد به فصبه بجواره رفت چون هنگامه^۱ معارف در میان آمد از ملاحظه عایت جلالت فقر و درویشی شیخ فرمود که باوجود شرف سیادت خود را از قوم غرغسنی باز نمودن چرا است؟ این نوید ازین جانب است یا از آن جانب، جواب داد ماسوای يك جانب دیگر جانب ندانم، سید گفت حق دانسته می گویم ترا فرزندی اگر نصیب شود سید احمد خطاب کنی، ازین جهت آن حضرت به سید احمد موسوم گشت، الغرض حق سبحانه و تعالی سید احمد را کمالات فراوان و عرفان بی پایان عنایت ساخت، در طریقه پیروی شیخ علاؤ الدوله سمنانی داشت و خود را بی بیعت صوری نسبت ویسی می گردانید^۲ الحال چون پدرش وفات کرد به شرف جانشینی مقیم کردند، مراسم سلوک آبای را دستور العمل ساخت شیوه درس و دانش بیشتری از پدر خود فراهم نموده بود، مابقی از شیخ الهداد^۳ لاهوری تلمذ کرد، در سال هزار و پانزدهم چون اکبر بادشاه زندگی قضا کرد و تخت سلطنت از قدم جهانگیر بادشاه مزین گردید^۴ سلطان خسرو بن جهانگیر به اغوای بعضی امیران به طرف لاهور رفت، نادرشاه خود را بدو رسانید که او را بار گرداند، جنگ به میان آمد سپاه^۵ شاهزاده شکست خورد، چون اجماع خلائق به خاتمه سید احمد بسیار می شد بادشاه او را قید نموده در سال هزار و بست هجری خلاص^۶ یافته به مندو آمد، نگارنده گزار ملازمت او نموده در حقایق و معارف گویی بس رتبه بلند و کمالات دلپسند دیده و شنیده، وقت تحریر گلزار بصدر حیات.

موج احوال آن مورد الطاف عوث صمدانی، آن متصرف مقامات عشق رئانی، آن مستقیم در تودد و اخلاص و یاری، افضل العصر حضرت شیخ محمد بن عبد الملك قاری در زهد و ورع و عشق و صفا پایه بلند دارد. صاحب گلزار الابرار نویسنده وی از اولاد خالد بن ولید است، عبور بر کتب متداوله در درس پدر بزرگوار خود کم کرد و در علم قرأت استاد گردید گزارش نمود که بر خرقة خلافت پدر

د.۳: مزین کردند

د.۱: می کرد ابتدا الحال ۲ ج: شیخ الهداد ندارد

ج.۴: سپاه ندارد ۵ الف: خلائق یافته

بزرگوار خود دل ننهادم و همواره سعادت پرورش از باطن غوث العرفا جیلی^۱ جستم فراوان دلبستگی و سپردگی به خانواده قادریه پدید آمد، بی وضو هرگز نام پیر باطن خود نگرفتم، جملگی دشواریها به اندک توجه من از روح غوث العرفا رنگ آسانی پذیرفتن گرفت، پیوسته به پاس^۲ انفاس دل کرو داشت در زندگانی روری کشایش کار از دنیا اندوزان نخواست، مولانا محمد عاکف گوید، روزی در نماز او را به شان شاهباز در پرواز دیدم پس از سلام هم چنان در صف نشسته یافتم^۳ روزی هم خوابه جلال او گفت سیورغال از بادشاه نمی ستانید آنچه فتوح می رسد قسمت می شود هنگام بابست حز فروماندگی چه پیش آید؟ لب به تبسم شیرین ساخته فرمود درین وقت چه در کار است؟ معلومی به عرض رسانید هنوز سخن انجام نیافته آوازی دستک به گوش او رسید، خرد سالی بر در رفت، شخصی استاده بود همان مرکور را به دست آن پسر سپرد و خود نیز برگشت، چون به نظر کدبانو در آورد گفت درویشی از توانگری بسط افزا تراست باز گشت به افزایش ایزدی باید نمود، چون هنگام واپسین سفر نزدیک شد گفت محمد را به جای برگماشته اند لیکن هر کجا روم آگهی نیست، پس از هشت روز که آن چهاردهم ماه رجب سال نه صد و هشتاد و چهار بود رحلت نمود خوابگاه آگه.

موج احوال آن سلطان ارباب علم و الکمال، آن برهان علم لدنی والافضال، آن دقیقه گذار الفاظ سرسری افضل الزمان حضرت شیخ محمد بن شیخ ابوالحسن بهکری صاحب گلزار ابرار آرد وی شافعی مصری معدن فضایل نشأتین و مظهر اسرار کونین بود، تا انجام ایام زندگانی هر سالی به طواف حرم محترم مکه مشرف از مصر به روش پدر بزرگوار خود می شد. گویند چون سال عمر عزیزش به میزان هیزده رسید در علم حدیث استاد شد و در جمیع فنون مصنفات دارد از جمله کراماتش آنکه سید احمد قادری فرمودی چند سال به خدمت شیخ محمد بسر بردم^۴ هر دیار در محفل معرفت گذار او حاضر شده هر یک مقاصد و

۱. ج. ۵: 'رضی الله عنه' جستم ۲. ج. ۲: 'پیوسته' لباس^۴ ۳. ج. ۳: داشت 'وزندگانی'

۴. د. ۴: 'یافته' روزی ۵. ج. ۵: 'مردم' هر

مسایل^۱ خود را در زمان^۲ خود از جهت عدم قدرت به زبان عربی به عرض می رسانیدند او جواب همه به زبان عرب می گفت هرگز سایل و مجیب در فهم مدعای سوال و جواب به ترجمه نیز منند نمی آمدند، در عشره^۳ اخیر مائة عاشر به عالم علوی عروج فرمود، مولد و مدفنش مصر و او را اولاد کرامت بنیاد بسیار است از آن جمله پیشوای ارباب رشد و ارشاد پو مشهور او تاج العارفین نام که بحر علوم عقلی و نقلی و کشفی و کسبی مانند پدر بزرگوار خود بی همتاست، بر حسب صورت و معنی جانشین خاص اوست.

موج احوال آن سرمایه امانت اقطابی، آن بلند پایه ولایت مآبی،^۴ آن ولی مبین شیخ علاء الدین بن شیخ نور الدین اجودهنی از اولاد گنجشکر است. در اخبار الاخیار نویسد فرید دهر و وحید عصر بود، صاحب اخلاق حمیده و صفات ملکیه، وی از بدو فطرت مهذب و مودت آمده بود، لقبش فرید ثانی است او را با روحانیت خواجه قطب الاسلام رابطه خاص بود، درویشی پیش وی تریاق آورد او گفت بر ما هم تریاقی هست باری استحان کنم، گنجشکی را آورند قطره زهر در کام او چکانید چون بمرد پاره کاک لنگر خورده آب کرده به آن گنجشک داد زنده^۵ شد، وفاتش در نه صد و چهل و نه بود، رحمة الله علیه.

موج احوال سید سلطان بهرائچی درویشی اهل دل بود و خاکسار صاحب همت، وی مرید شیخ علاء الدین اجودهنی بود اما به طریق و تلقین و ارشاد از مشرب شطاریه داشت، از لباس اکتفا به ستر عورت می کرد، ذکر جهر بسیار کردی ضرب ذکر که بر قلب صنوبری^۶ مثل آواز سندان داشت.

موج احوال آن واقف حالات عرشیان، آن سامع مقامات^۷ نوریان، آن صاحب نعمت دوجهانی حضرت مولانا جلال الدین ابویزد نورانی بی واسطه از روح متبرکه که آن سرور عالم صلی الله علیه و آله وسلم مستفیض بود، در کرامت الاولیا

۱. ج. د: مقاصد و مسایل خود ۲. ج. د: در زمان ۳. ج: ولایت مآبی،

۴. د: او زنده شد ۵. د: میزد مثل ۶. د: مقالات نوریان

نویسد صاحب مقامات عالیّه و معاملات علیّه بود و مولانا عبدالرحمان جامی را به نسبت او خیلی محبت بود، از اقوال اوست که روزی در خدمت مولانا جلال الدّین رفتم دست مرا گرفته به باغ خود برد و اجازت خوردن انگور نمود خود به خانه رفت من انگور سیر خوردم، از یاران من شخصی چند حوشه ذخیره کرد باعمان مولانا بار ستید که حکم ذخیره صاحب باغ نکرده است، چون مولانا آمد گفت 'کسی را که اجازت اندرون باغ شد از خوردن و بردن اجازتست، پس طعامی آورد و خورانید باز دیگر که به خدمتش رفتم و رسیدم از یاران من به خاطر آورد که اگر مولانا جلال الدّین را کرامت است کشمش تربه من دهد، بعد صحبت داری که رخصت شدم اندرون رفت طبقی از مغز^۱ پر کرده آورد و بدو داد و گفت کشمش در باغ من کمتر می شود و در سنه هشتصد و شصت و دو هجری وفات یافت، مرقد در توران است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن بادل مصفا و نورانی شیخ جلال الدّین ابو سعید نورانی فرزند طریقت مولانا جلال الدّین ابویزید نورانی بود، ریاضت شاقه کشیده به وطایف و عبادات بسر می برد اما در حقیقت ویسی بود، از روح نبوی صلی الله علیه وسلم تربیت یافته دعای سیفی و اوراد فتیحه را از آن حضرت مامور گردیده، در شریعت و تقوی بی نظیر وقت خود بود و عالی معتقد ارادت وی بودند، در نهصد و بیست و سه در گذشت 'در طریقت' تاریخ^۲ اوست.

موج احوال آن در تقوی منجلی مولوی طفیل علی ویسیه مشرب داشت در بنارس به کمال تقوی و توکل و صلاح آراسته،^۳ محمد هاشم نام سید زاده را تلقین و توجه نمود او را حالتی رو داد که مجذوب شد.

موج احوال آن درویش باطیع سلیم سید ابراهیم در بنارس ویسی بوده است، بسیار صاحب احوال و عالی مقام جمال حال خود را در لباس دنیا مستور

۱. ج. د: 'گفت کسی' ۲ الف: 'معز ندارد' ۳. الف: 'تاریخ ندارد'

۴. د: 'می داشت محمد هاشم'

داشتی بعضی از بزرگان او را به خدمت حفاظت لشکر حاکم بنارس می دانستند.

موج احوال آن غریق بحر مشاهده، آن رئیس گروه^۱ مجاهده، آن دایم به فنای اتصال، آن متصرف ولایت جمال و جلال، آن دفتر حقیقت ارض و سما، افضل العصر حضرت شاه افضل خدانما ویسی مشرب است از مواهب الهی و عنایات رسالت پناهی مقامات عشق و کمال را به پایه نکمین رسانید، از محققان اسرار و مشاهدان انوار پروردگار،^۲ در عرفان و کرامت صاحب رتبه ارجمند علانیه^۳ و در حقایق فهمی عشق و اخلاص مرتبه بلند، خدیو اقیم حالات صحیح و متصرف ولایت کمالات وسیع، درج گهرهای بحر معانی برج اختر کمالات انسانی، اشعه انوار ذات لمعه انوار صفات بود. حضرت پیر شیر فرماید معاصر حضرت سید حسن رسولنماست، پیوسته به دایره خود مست نشست بودی، رسولنما مدام به مریدان خود گفتی روبروی حق نما بگذرند و آن برای این^۴ بود هر که از پیش نگاهش گذشتی فی الحال به قدر حوصله یک مستی بر حالش هویدا شدی، پدرم شاه محمد تقی و شاه ملا فیض ازو گرفته و دیگر شاه بازان از فیض نگاهش به سیر و طیر صوری معرفت پرو بال یافته اند، از جمله حالانش آنکه در دهلی به دائره خود که امروز دار آخرت اوست نشست ماندی و کف از دهان جاری بودی و آنچه از حیر و شر از زبانش بر آمدی فی الحال صورت پذیرفتی، به دویم یا^۵ غره ربيع الاول ازین عالم انتقال نمود، رحمه الله علیه.

موج احوال آن الیاس بحر مراد، آن خضر بر عالم ایجاد، آن ولی کامل بهشتی حضرت میان اله داده^۶ چشتی کامل زمانه در تصرفات یگانه بسا عالیشان اندر تصوف و عشق و ریاضت بود، از قوم یوسف زئی ساکن اهله وند است ولی مادرزاد خوارق از سن صغیر ازو بوجود آمده به غایت صاحب کمال و عالی بود، در تربیت مریدان قوت مخصوص داشت، شیخ عمر ساکن پنج پیر اعظم خلیفه اوست و آن حضرت مشهور به چشتی است فاما دست بیعت بکس نداده به

۱: در رئیس 'گروه' ۲: ح: پروردگار بود ۳: ح: 'علانیه'، د: 'نملا متیه' و در ۴: ح: 'آن' بود ۵: ح: 'له' غره ۶: ح: 'میان' الهداد چشتی

طریق ویسیان او را فیض از عالم باطن بود، از جمله کرامت او یکی آنست که شخصی از کنار به دریا افتاد آن وقت حضرت ایشان را یاد نمود و مدد طلبید، دوازده گروه در میان دریا در ته زمین به زور آب رفت نوعی خلل او را رو نداد جای زنی دامن گرفته بر آورد و او را ' آن آب طلب کرد که تشنه ام و یک بار بدرخواست زنی شوهر او را از هند یک لمحہ موجود ساخت، متاقل بود اولاد بسیار دارد، حضرت مولوی جان محمد که راوی این حکایتست از نژاد اجداد آن صاحب کمال به بسیاری بزرگی و کمالات موصوف، در لکهنؤ مقیم بود، با نگارنده زخار محبتی داشت، میان الہداد دوم ربع الثانی وفات کرد، چون به قبر او را سپردند فرو رفتگان قبر را طاقت بر آمدن نشد، سبب آنکه با شیخ عمر مرید خود عهد کرده بود که بدون دیدن توبہ آن عالم نخواهم رفت، چون عمر رسید چشم را کرده او را دید و تبسم نموده چشم را بند کرد بعد از آن به خاکش سپردند.

موج احوال آن خدیو کشور ترک و تجرید، آن صاحب دیہیم اقلیم کمال تفرید، آن والی سلطنت نشاط و سروری، قطب روزگار حضرت **شیخ جنید غازی پوری** مشرب قادریہ داشت، از روح پرفتوح حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی فراوان فیض معنوی برداشته به مرتبہ تکمیل رسید، شاه غلام حسین^۲ فرزندش گوید خواہر زادہ و داماد سیف الملوک وزیر شیر شاہ سور بود، ابتدا حال در غایت ناز و نعمت زندگی بسر می کرد روزی خیاطی را بہ جهت کندہ دوزی چنان زد کہ^۳ بہ ہلاکت رسید، سیف الملوک نصیحت کرد کہ چنین خشم^۴ بہ حال غریبان نباید مبادا ترا ہم آسیبی از غیب رسد، این کلمہ بہ دلش کار کرد تنها از خانہ بر آمد و زیارت حرمین شریفین نمود، بہ کربلا و نجف اشرف رفت، از آنجا بہ حسب امر جناب رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہ بغداد رفت و در ناودان روضہ محبوب سبحانی مدتہا ماند و از روح پاکش تلقین یافتہ اخذ فواید نمودہ مجاہدات نمود بہ مرتبہ رسید کہ حکم قطب ربانی صادر شد کہ جنید

۱. الف: 'او از آن ندارد' د: 'جنید فرزندانش'

۲. ج: 'توبت' بہ ہلاکت ۴ د: 'چشم بحال'

را خرقهٔ من دهند، فرزندان خرقهٔ عطا فرمودند با حصول نعمت و خرقه از بغداد به دهلی آمد و به مسجدی مقیم شد و به سیف الملوک پیغام فرستاد دختر خود را که اهلیه فقیر است زود به دهلی روانه سازد، وزیر کس را فرستاد، او آن حضرت را شناخته به وزیر تصدیق جنید کرد و وزیر به دهلی رفته به استقامت وطن مبالغه نمود پذیرا نکرد و گفت روجهٔ من به من خواهد رسید، پس شیخ بعد چندی به غازی پور رفته به کنار دریا در موضع کاوی پور بر لب آب کلبه بنا نهاده به عبادت مشغول شد، چون شیر شاه کشته و سوخته شد وزیر کشتیهای اموال و اطفال روانه سهرام کرد، متصل کلبه شیخ گشتی روجهٔ آن حضرت بایستاد و از رفتن باز ماند، ناگزیر روجهٔ او را بدو سپردند، این جا قول شیخ راست آمد و شرف به تصرف گشت، القصه سایر غلامان و کنیزکان و اموال و حشمت وزارت که وزیر به اهلیه او گذاشته بود همه را لله بخشید و کنیزک و غلامان را آزاد نمود، اهلیهٔ آن حضرت را بر تنهای و بیکسی خود روزی گریه آمد، فرمود به سوی اشجار بر 'ببین چون دید همه اشجار از زر و سیم به نظرش آمدند، بر دست آن حضرت توبه نموده به عبادت مشغول شد، او را هم حق تعالی مرتبه در حقیقت و معانی عطا نمود، کمالات و خوارق عادات آن جنید زمان زیاده بر اندازهٔ تحریر است. به کمالات بلند و مراتبات ارجمند تصرفاتش مشهور عالم است برای رفع محرومی اوراق يك نقل که به از اصل باشد نوشته می شود. روزی آن حضرت نشست بود که به خادمان امر کرد که مهتر خضر علیه السلام برای فقیر تختی به راه دریا فرستاده است، مردم میل به گرفتن^۱ او بر آوردن آن دارند به دست کس نمی آید شما ها روید و بیارید، ایشان رفتند^۲ او از دریا بر آورده به حضور رسانیدند، آن تخت^۳ الان به دایرهٔ مزارش موجود است که تا امروز با وجود تحقیقات و تجویزات عقلا و ماهرین فن دریافت نمی شود که این تخت از چوبست یا از سنگ اگر از آهن خطی بر تختهٔ او کشید آهن در نمی آید بدین جهت سنگش دانند و وزن سنگ ندارد بدان سبب چوبش تصوّر نمایند فاما ندانستند که این کدام چوبست، خلق به زیارتش می آیند، به تاریخ

۱. د: 'به' نین ۲. د: میل 'نگرفتن'

۳. د: 'رفته' و از ۴. ج، د: تحت 'تا' آن

.... به ملاء اعلی شتافت، رحمة الله عليه .

موج احوال آن ولی الله شاه عبداللہ، خلف آن حضرت عارف باللہ بسیار صاحب کمال بود و پسرانش شاه محمد مجذوب که مرد صاحب کمالات و خوارق عادات بود، احوال آن را به لجة مجازیب باید خواست و در هر طبقه از فرزندان شیخ جنید سالك و مجذوب خوب خوب گذشته اند بالفعل شاه غلام جنید که راوی این حکایتست از کمالات سلف خود یاد می دهاند و مرد متوکل شاغل کامل با اخلاق حمیده و صفات پسندیده در لکهنؤ تشریف آورده بود، راقم اوراق ازو ملاقی شده.

موج احوال آن مورد حال جوینده یابنده، آن به آسمان انزوا تلبنده، آن مورد افضال وهب، سر حلقه گوشه گیران حضرت شیخ عبدالرّب، خلف مولانا شرف الدین فرزند مخدوم اعظم ثانی، احوالش^۲ در خلفای مولانا نقشبند داخل شده بود وی را از مواهبات الهی بی آنکه به کسی بیعت نماید و تلقین کرد جذبۀ محبت خدا به خود در کشید، هفت ساله بود که پدرش انتقال یافت، اکتساب رسمی دانش به پایه کمال رسانیده، چند روز مفتی هفت بدۀ لکهنؤ ماند و تا مدخل این امر حرفی از زبانش در امور شریعت خلاف^۳ واقع نشد چون رئیسان وقت در اکثر فتوای موافق رای خود ازو در خواست نمودند خلاف شرع دانسته خود از آن امر خلع ساخت و به کلبۀ خود منزوی شد، مطلق ملاقات عالم سوای فرزندان خود موقوف گردانید و شیوۀ نامرادی گزید، محرّر سطور روزی به خدمتش رفت و استفسار احوال بیعت او نمود، فرمود من بیعت بکس نداده ام و از جمله کشف او آنست که در حین این تکلم فرمود می دانم که نگارش احوال بزرگان می کنی و زیاده بر استعداد علم ترا بلکه بهم رسیده است و ارادت احوال خود را بر نا^۴ اهل ظاهر نخواهی کرد، در وقت تحریر اوراق بصدور حیات .

۱ د: 'یاو' میدهاند

۲ ج، د: 'احوال' در

۳ ح، د: 'خلاف' واقع

۴ ج، د: 'نهرت اهل' ظاهر

موج احوال آن سرمایه جلال کمالات، آن گرانمایه علوت حالات، آن دایم به خیال پیوند درستی و راستی، مقدس روزگار میر سید عبدالجلیل تخلص به واسطی، از خواص انقیاد اجله علما در تزکیه قلب و تصفیه باطن و تقدس ذات و جلال صفات یگانه روزگار بود، راقم اوراق زخار در نوشتن احوال آن صاحب کمال از بعضی جهات مثل رفاقت و مصاحبت سلاطین و ثروت ظاهری او متوقف بود، شبی حضرت سید علام علی آزاد را در معامله دیدم که نسخه مآثر الکرام تصنیف خود را پیش بنده گذاشته مقام احوال خود را بر آورده فرمود که این سه احوال را سربگیر و الانه^۱ به دست نخواهد آمد، صبح بیدار شده در نسخه مذکور آن مقام را بر آورده دیدم نوشته یافتم که بنده آزاد از غلامی میر سید عبدالجلیل واسطی بلگرامی و میر سید محمد خلف او میر سید طفیل محمد تحصیل نموده، پس احوال این هر سه بزرگ را نوشتم و داخل درین کتاب بدین طور نمودم، ایشان را در ویسیان و خلف ایشان را در مریدان شاه لدها چشتی و میر طفیل محمد را در متفرقات، سید آزاد آرد که میر سید عبدالجلیل را بیعت بر طریق ویسیان در عالم باطن از سید یسین حموی سجاده نشین غوث الصمدانی بود، در رویا دست بیعت از روح منور مطهره آدم اولیا حضرت علی مرتضی داده مدام مصاحب و محروم^۲ بودی چنانچه در منقبت آن جانب قصیده تصنیف نموده، این اشعار ازوست:

دین پناها به وصل ^۳ او آگاه	دل پاک تو شمع عرفان است
کرده ام بیعت تو در رویا	این سعادت به فضل رحمانست
دستم آخر گرفته ای به کرم	می شناسم که این چه احسانست
من و این مرتبه کجایکس	مور پرورده سلیمانست

ابتداء تحصیل علوم از جابجا و شیخ غلام نقشبندی لکهنوی و حدیث از سید مبارک محدث بلگرامی حاصل نمود، او را حق تعالی در سایر علوم عقلی و نقلی و تفسیر و حدیث و لغت و فنون عربیت و تاریخ و موسیقی مرتبه عالی بخشیده بوده و احادیث نبوی و اسماء الرجال و اشعار و امثال اخبار و فن تاریخ آن قدر مستحضر

۱. ج، د، نه بدست

۲. ج، د: محروم بودی

۳. ج: توصل او

بود که به اندیشه در نیاید و قاموس اللغة من اوله الی آخره ازبر داشت، غرض که به آن جامعیت کمالات بود که در فهم نگنجد، نام بلغرام بهمین^۱ وجود فایض الجود او شهره آفاق گردیده، سید علی معصوم مدنی مصنف سلافة العصر در اورنگ آباد به آن حضرت ملاقی شده، از اقوال اوست که مثل سید عبدالجلیل جامع علوم ندیدم و مولانا غلام نقشبند از فکر خود دایرة تاریخی نوشته به علامی فرستاده و وضع دایره ننوشته^۲ او از فهم عالی خود کهنه^۳ دایره دریافته دایرة دیگر از فکر خود در ازدیاد لطافت طرح کرده به خدمت شیخ ارسال داشت و حضرت سید از پیشگاه سلطان اورنگ زب عالمگیر اکثر فوج داری تهتته بهکرو و وقایع نگار جابجا در ملک هندوستان مانده و در شعر گوئی رتبه عالی داشت چنانچه شعر حضرت شیخ^۴ سعدی شیرازی درین ابیات منقبت آدم اولیا حضرت علی مرتضیٰ تضمین نموده:

ابن ملجم چو بر شه مردان	از سربغیه ^۵ زخم رو کاری
تپش زخم شعله زد بر دل	تشنگی ریخت رنگ بسیاری
شربتی ساخته ز مشک و گلاب	تا نشاند حرارت ساری
شاه گیتی پناه از سر لطف	گفت با خادمان دریاری
که ازین جام جرعه بخشید	بهر آن بحر نوش خونخواری
ابن ملجم چو شربتش دادند	کرد ابا از سر زیان کاری
تا مگر زخم سوده الماس	نزد نشتر دل افکاری
زین ابا شاه صورت و معنی	کرد از بحر لب گهرباری
من بخوردم جرعه از کوثر	تا ندادیم من به آن ناری
واسطی چو شنیده این قصه	خواند این بیت از صلب گاری
دوستان را کجا کنی محروم	تو که با دشمنان نظرداری

از آن حضرت خرق عادت هم به عمل آمده یکی آنکه در دهلی وفات کرد و نعش شریفش را در^۶ صندوق کرده در بلغرام در چهارده روز آوردند از صندوق بر آورده بر

۱. ج: 'بهمین' وجود

۲. د: 'پیوسته' او

۳. ج: 'به' صندوق

۴. ج: 'حضرت شیخ' ندارد

۵. ج: 'تعنه زد'؛ 'بعینه' زخم

چارپائی گذاشته میر طفیل محمد او را در قبر کرده مطلق به اعضای او خللی^۱ نرسیده بود تا به دیگر تخللات^۲ چه رسد میر سید غلام علی آزاد در اورنگ آباد بعد وفات آن حضرت تب محرق بهم رسانیده^۳ امتداد ایم گذشته که مفارقت نمی کرد، ششی آن حضرت را در معامله دید که فرمودند که خیلی تصدیع برداشتی فردا تب مفلوحت خواهد کرد هم چنان شد سال وفات در شب شنبه بست و سیوم ربیع الآخر يك هزار و يك صد و سی و شش هجری واقع شد، رحمة الله عليه.

موج احوال آن واقف اسرار معنوی شیخ امجد دهلوی، در زمان سلطان بهلول التزام زیارت آستانه قطب الاسلام بسیار نمودی و به روحانیت ایشان متوجه بودی و انتساب فتح و استفاده خود بی واسطه به خواجه می کرد و مرید می گرفت، مقبره او بالای حوض شمسی است، رحمة الله عليه.

موج احوال آن درویش مصفی سید غلام مرتضی پسر شاه تیمور اله آبادی اویسی است ابتدای حال به تحصیل علم پرداخته بعد از آن خدمت بزرگان اختیار کرد و به دهلوی رفت سیاحت کرده به اکثر درویشان ملازمت نمود از هر يك اخذ فواید کرد، نقاب بر رو مدام می داشت کس را روی خود نمی نمود این نیازمند راقم حروف در لکهنؤ به خدمتش رسیده، مرد با برکت بود نعمت طریق اویسیان یافته، پدرش نیز اویسی بود، رحمة الله عليه.

موج احوال آن صحیح الحال فی العشق المحبوب، آن صاحب کمال دلیل عالم مرغوب، آن در فنای شاهد بی نشان معدوم، افضل العصر حضرت شاه معصوم اصلش قصبه کاکوری او را از روح مطهره سنوره صلی الله علیه و آله وسلم تلقین و فیض بود، ار بدو فطرت طلب الهی پیدا شده بود، در لکهنؤ بر مزار متبرکه حضرت شاه مینا آمده خدمت مردم می کرد، وجه معاش خود از مزدوری می نمود بعد چندی بر روضه حضرت مخدوم شاه سلونگ رفت و مشغون ماند

۱. د: او خلل ۲. ج: 'تحالات'، د: 'تحلات' چه ۳. ج: د: 'رسانید' امتداد

۴. ج: د: رفت 'و'

بعد چندی از آنجا به فتح^۱ پور آمده و قیام نمود از آنجا به بسوه رفت و اربعین کشیده حضرت سید شاه عبدالرزاق هانسوی از آن راه گذشت، شنید درویشی درین جا معتکف است، رسید و آواز داد که ای مرد خدا روی خود بنما، جواب نداد و دروا نکرد، او بار گردید^۲ بجای مقصود خود رفت، آخرش به وطن اصلی خود رجوع نمود، از مناقشه و حسد برادران در آنجا ماندن نتوانست به قصد اقامت در لکهنؤ آمده در سرای معالی خان استقامت نمود، از ابتدا تا انتها روی خود را پوشیده داشت، گاهی کسی بشره شریفش را مفصل ندید الا محمد ابراهیم و عبدالطف و عبدالباری پسران او که وقت مو تراشی بی حجاب می نشست و این خدمت از دست پسران می گرفت، او را درین حال شانی عظیم است بیکسانه و غریبانه و توکلانه می گذرانید، بسیار مرد با یرکت بود و صاحب کمال.

موج احوال آن فرزند مرتضی و بتول^۳، آن متکفل رویت جمال رسول صلی الله علیه و آله وسلم، آن دستگیر در ماندگان خوف و رجا، آن حاجت روای دنیا و عقبی، آن خلاصه خاندان صاحب انما، دواى دل درمندان میر سید حسن رسولنما وی را نهایت کمالات بی نظیر و حالات دلپذیر بود، صاحب نواجد و سماع به غایت سخا و نهایت مصفا که فتوحات را هرگز بر خود صرف نساختی و متابع شرع شریف بودی، کراماتش در باب رسولنما هر که و مه سگان هندوستان ظاهر و باهر است در فوایح العرفان آرد وی از سادات عالی درجات نارنول است، در مشرب صوفیه و یمی بود، از روح ختم المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم پیوسته تربیت یافته مقامات^۴ معرفت را طی نموده از طفولیت آثار مسعودی از جبینش طالع بود که با اطفال شرفا به قسمی بازی کردی که مناسب حالات شرافت باشد^۵ و چون به سن تمیز رسید آنچه یافتی حق الله از آن به محتاجان دادی، به سبب بعضی خدشات و مناقشه اقربا پیش حکام اکبر آباد آمد و بجهت عسرت معاش چندی تعلیم به اطفال نمود سپس که ترك به خاطرش در گذشت آن همه

۳. ج. د: 'بتول' آن

۲. د: 'ناز' کردند

۱. د: 'شیخ' پور

۶. ج. د: 'در' ندارد

۵. د: 'شرافت' باشند

۴. الف: 'مقامات' ندارد

مقدمه را گذاشته به دیار جونپور افتاده و تحصیل علم نمود، معه استاد دیوان عبد الرشید و چند طلبه بنارس رفت به صومعه رخت اقامت انداخت، کفار را یلرای مکابره به آن حضرت نشد^۱ از آنجا استاد را به اله آباد رخصت داد و خود به جونپور آمد از آنجا به قصبه بهلول که ده کروهی مشرق کهنه است رفت، جلال الدین چودهری آنجا مقدمش^۲ را غنیمت دانسته به انواع خدمات لایقه پیش آمد و صوبه دار لکهنؤ به دلیل چودهری به خدمتش شتافت گوناگون خدمتها خواست، مقبول نیفتاد، آخر به لکهنؤ آمد از ملا عبد القادر فاروقی که ذکرش به خفای بندگی شیخ جعفر فرزند قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین نوشته شد ملاقات کرد، اکثری کتب را از ملا تلمذ نمود، مدت اقامت او در جونپور و بنارس و بهلول و لکهنؤ چهارده سال، در همین چهارده سال او شب قدر را یافته و طریق سجدات کونین که آن وقت معمول است واقف شد، پس به^۳ نارتول رفت به کرامت و خرق عادت به نظر مردم آنجا درآمد، هر چند مردم به عظمت او را می خواستند او خود را^۴ از قال و حال ذلیل و خوار می نمود مثل آنکه رو سیاه کرده در کوچها گردیدی و آن سخنان که باعث طعن خلائق بحالش باشد می نمود و دیوانه و مجنون خود را^۵ قرار داده طی منازل تصوف می فرمود و از لباس فاخره و اطعمه لذیذ تمام عمر میل نفرمود و فرمودی:

در طلب کردن^۶ حقیقت کار از خدا شرم دار و شرم مدار

و نیز فرمودی:

گر نیست در وجود تو احلاص را وجود صد سال گریه مگه مجاور شوی چه سود
دوازده سال در نارتول بود باز به حکم آن سرور صلی الله علیه و آله و سلم به دهلی رفت، شب به جایی و روز به مکانی گذاریدی، یوسف خان خواجه سرا معتقد او گشت، شهرت قدومش به دهلی شایع شد، عالمی بوی تو لا نمود حتی که از برهان کرامت امیران روزگار روی نیاز آوردند بلکه سلاطین خاکپایش را سرمه دیده می ساختند^۷ کرامات و خوارق عادات او به کثرت ظاهر شده اگر تمام نویسد

۱. حضرت شد
۲. مقدم را
۳. د: مقدس را
۴. د: میدانش نارتول
۵. ج: د نخود را
۶. ج: د: بی حقیقت
۷. دیده ساختند

دفتری علیحده گردد بنا بر آن بر نقلی چند اکتفا است، اول آنکه رویت جمال با کمال رسول صلی الله علیه و آله وسلم از اشخاص هر جنس عالم و طلبه و فقرا و امیر مشرف ساختی بلکه از اغنیای^۱ دنیایی^۲ پیشکش به قدر حالت و استعداد او مقبول نساختی و به این کثرت مشاهده کنانیدن جمال رسول در مقدسین و متاخرین به احوال دیگر صاحب^۳ شنیده نمی شود. شخصی به خدمتش به شکل کمال تهی دستی و لاچاری می آمد^۴ و سایل می شد، باوجود چندین کثرت جود و احسان او را به صد تقاضایك فلوس می داد، خلق را استعجاب بود که به چنین محتاج بحشمت ایشان قاصر است سبب چه باشد؟ بعد چندی او را ز ندگی قضا کرد صره از سرخ به کمرش غسالان یافتند، چون ورثه نداشت آن صره را حاکم گرفت، آن وقت کشف آن صاحب کمال به خاطر آوردند که ازین جهت بحق او کم عنایت بود شخصی به خدمتش آمد و رفت داشت و تحصیل علم می کرد، روزی ازو فرمود در خواب مرتبه ترا دیده ام که فقیر مرتبه غلام تو باشد خالقی را حیرت دست داد که شاید او را مرتبه در ولایت بهم رسد که فوق مرتبه ولایت آن حضرت باشد، ناگاه او به همراه عاقل خان نوکر شده به سمت اجمیر رفت و از دست کافران شهید شد و به کرامت شهرت یافت. پوشیده نماند که اهلایه آن جناب درخواست رویت رسول صلی الله علیه و آله وسلم نمود بعد چندی که حمل زوجة او ظاهر شد فرمود ازین حمل خبر ندارم زوجة آن حضرت را حرارت و غیرت این امر چندان غالب شد که روحش نزدیک انتقال رسید، آن وقت رویت رسول حاصلش آمد فرمود:

تا نگرید^۵ بچه حلوا فروش بحر بخشایش نمی آید بجوش چون وفات او نزدیک رسید از چهار ماه پیشتر يك کانسۀ شیر غذا معین ساخت آخر سه روز مستقبل قبله يك پهلوی غلطیده ماند و خاموش بود، آخر به تاریخ بسبت و دویم شعبان المعظم به وقت عصر روز شنبه کلمۀ حق دوبار آهسته و يك بار بلند فرموده جان به مشاهده جانان تسلیم نمود.

۱. ج. د: از اغنیای ۲. ج. د: 'قیصه' ندارد ۳. ج. د: صاحب 'و حال'

۴. الف: 'آید' ندارد ۵. ج. د: 'تا نگرید'

موج احوال اوپس ثانی و محبوب ابرار محبتش **سید شاه هاشم** پسر کلان میر سید حسین رسولنما بود، عالم علوم صوری و معنوی عابد و زاهد و دومی پسر سید عبداللہ بن حسن رسولنما و ممتاز مرتاض در تصوف بود، از دہلی بہ نرنول رفت از خلق گوشہ گزید و مطلق نیامیختی بلکه خود را برای رجوع نہ آوردن عالم مجنون ساخته بود، سوئی پسر ایشان سید عطاء اللہ مرد عالم بود، شیخ محمد فیض داماد میر سید حسن رسولنما است، از علم صوری بہرہ کامل داشت و چاشنی معنوی ہم او را بود، پنجاہ سال بہ کمال مصاحبت خدمت آن حضرت نمود، صوفی مزاج بود، از شغل باطنی غافل نمی ماند، در سن يك هزار يك صد و سہ وفات کرد، سید قاسم بن سید ہاشم نبیرہ میر^۱ سید حسن رسولنما مرد بزرگ بود، درس ہم گفتی و عبادت ہم کردی و لباس غربا پوشیدی، آثار فضایل از ناصیہ او مبین بود، اکثران ازو تلعین بہ اکتساب ہم شدند و آن حضرت را مریدان و خلفای خوب خوب بودند چنانچہ علی خان و غضنفر بیگ مدۃ العمر بہ جناب آن حضرت گذرانیدہ از مجاہدہ بہ مشاہدہ رسید، صاحب برکت و عظمت بود، خرق عادت اکثر از ایشان سرزده مقبول دل مرشد خود بودند، اکثر در مجاہدہ متامل گرسنگی بسیار می شدند کہ موجب تحسین نظر گیان می شدند.

موج احوال آن واقف معارف معانی **سلطان محمد کرمانی** مردی عالم بود ترک نمودہ در مسجد می گذرانید و از آن حضرت فیض یاب در مقدمات تصوف شدہ، مدرس بود اکثر ندور کہ بہ خدمت می آورد می گفت این پیشکش شکرانہ است، جمال خان مدرس از آن صاحب کمال فیضها ربودہ.

موج احوال آن درویشی و شکستگی را برہان **میلان ابراہیم خان اعظم خلیفہ سید حسن رسولنما** است، صاحب علم صوری و معنوی مدرس و متوکل صاحب کشف و کرامت، در شکستگی احوال چندان کوشیدی کہ پارچہ خود را از دست خود شستی و بہ چشم اطفال خود را دیوانہ نمودی و شورش و سنگ آنها خوردی و خوش ماندی و ندور و فتوح آنچه یافتی از نقد و جنس ہمہ را براہ خدا دادی، مرد با جمیع فضایل ممتاز بود.

موج احوال آن آگاه رمز فقر، آن درویش صاحب حشمت و فر، آن کامل بیگمان میان سعید خان خلف و^۱ خلیفه میان ابراهیم خان، در فقر رتبه بلند داشت حتی که رئیسان دهلی روی نیاز بدو داشتند و ندور و فتوح به لکھو کھا گذشت^۲ همه را صرف محتاجان نمودی و اکثر احیاض صحن مسجد را از اطعمه لذیذ و گوناگون پر کردی و فقرا را اشاره بخوردن و برداشتن آن نمودی^۳ و اکثر اغنیا و دنیا داران هم از مطبخ او سیر می^۴ شدند، مرد صاحب کمال و عالی احوال بود، هر کس در خواست دعا به جناب الهی ازو نمودی بی تعین و تقرر پیشکش متوجه نمی شد، چون سائل به مقصد میرسید آن اقرار را به زور و تقاضا گرفتی و به مساکین دادی. قدوة العرفین فرمود فقیر^۵ وارد دهلی شد، روزی به دایرة او رفت دیدم شخصی با کچکاران موافقت می کرد فی الحال مرا دیده پائین آمد و آلودگی دست را شسته گفت در تلاش کیستی؟ گفتم سعید خان، تبسم کرد و معافه نمود و مرا جای نشاند و به تواضع پیش آمد، دانستم که فرود آمدنش محض از کشف بوده است، در دهلی مزار شریفش یزار و بتبرک.

موج احوال آن گوهر درج معانی حضرت مولوی وجیه موهانی سید عالی قدر درویش صفت عالم متبحر مرید و خلیفه میان سعید خان است، وقت تحریر او را به صدر حیات، اخلاق حمیده و سخاوت و تواضع پسندیده دارد، بسیار بزرگی بایدش دانست، شاه کل اعظم خلیفه سید حسن رسولنما است، به غایت در تصوّف مرتاض بود، صفت آن صاحب کمال بسیار شنیده شد، میان نتهی خان عرف شاه نصرت سهرندی از روح سید حسین رسولنما نسبت یافته تلقین به اکساب گشته از مجاهدات به مرتبه تصفیه قلب رسید و لباس دنیا را تبدیل نداده، صاحب فضایل بود، پسرش علام حسین بالفعل به صلاح و تقوی به صدر حیات است و از معنی خالی نیست. علام محی الدین خلیفه میان نتهی خان نصرت است، صاحب ذوق و سماع بود، در تصرف پایه بلند بهم رسانده و علم صوری وافر داشت و در لصایف معما و

۱. ج: خلف و خلیفه ۲. ج: د. لکھو کھا که 'گذشت'

۳. د: اکثر احیاض. تا. آن نمودی ندارد ۴. الف: می ندارد ۵. ج: فقیر ندارد

دیگر نظم و نثر خیلی مهارت کلی بوده است. شیخ لعل محمد خادم قدمگاه رسول از مریدان سید حسن است، بسیار ریاضت کشیده که چهارده سال سر و پا برهنه به تلاش محبوب گردید، سپس مقصودش حاصل گشت، صاحب کشف و کرامت بود، اخلاق لازم محمد هاشم بن محمد کاظم سید حسینی الحسنی نیز مرید پاک اعتقاد میر حسن است، کتاب فوائح الفرقان ملفوظ سید حضرت که این مجموعه از او بر آورده نگاشته ام نگاشت و چندان مقامات تصوّف و بیان حقیقت سلوک و حقایق و معارف در آن بیان نمود که از ملاحظه و مطالعه تعلق دارد آن وقت کمال سید دریافت شود، رحمة الله علیه. در وبشی در حجره جامع مسجد دهلی سی سال مقیم مانده در گذشت، گویند به واسطه و یا بلا واسطه مرید حضرت میر سید حسن رسولنما بود، شاه احسن الله گوید دو فلوس مایه داشتی، هر صبح جگر گلو آورده کباب پختی، چون از قیمتش موافق مایه مفرّری دو فلوس برای کفایت قوت او آمدی هر دو گرفتی مابقی موجودات تقد و کباب به حضار گفתי که تاراج کرده بگیرند بسیار بسیار بزرگی او ظاهر می کند، آخر همانجا وفات یافت.

موج احوال آن مطایع حالات ایت عند ربی آن مجاهد مقالات و لاینام قلبی، آن محصور اقلیم عشق و نامرادی، آن مشهور مقام روحی و فوادی، آن در خلّت ولایت به مشابیه مهتر خلیل، سلطان افراد حضرت شاه عبدالجلیل در مرآة الولايت تصنيف خود شیخ عبدالرحمن می نویسد نام پدرش شیخ عمر صدیقی ساکی بیانه بود و دست ارادت در ظاهر به کس نداد، بر طریق و بیسیان از روح مطهر و مؤثر حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین پیوسته تربیت یافته چنانچه در دیباچه رساله سیر مقامات فقر موسوم به اسراریه تصنیف کرده، آن حضرت می نویسد این عبارت به لفظ مبارک از آن رساله نوشته می شود، چون عبدالجلیل در فکر عبد و جلیل در آمد بجز خلیل هیچ نیافت بی آنکه در ظاهر او را پیری باشد الغرض به جمیع فضایل و کمالات صوری و معنوی آراسته از اولیای عظیم الشان و متبحران معدوم انسان طرزی خاص و اوضاعی مخصوص در صفای باطن از ابتدا تا انتها بیک عنوان

داشت، با وجودی که محنت به راحت و مجاهده به مشاهده مبدل گشته بود لیکن از غایت بلند همتی سیری حاصلش^۱ نمی شد: فرد

جمال در نظر و شوق همچنان باقی گدا اگر همه عالم بدو دهند گدا است ترك و آزادی، توکل و تجرید او را یاد از بیان است، در مدت عمر گاهی خانه و سکونت در يك جا و اقبال فتوح و ندورش نبود، از لباس اطعمه لدید مطلق میلان نوعی نداشت همان لباس اذا تم الفقر ژنده هزار میخی و کفنی پیوندی، روز اول در بر انداخته بود تا آخر عمر آن را در قبر برد، از لباس مشیخت و مقتدایی التفات نه نموده و حق سبحانه تعالی دولت عشق خود مادر زاد به او بخشیده ابواب علم لدنی بر وی گشوده بود، مسعود ازل و محمود ابد ایشانند، تمام عمر به مسافرت و سیاحت به کمال استعنا اکثر تنها بسر برد و هر جا که می رسید خواه مسجد ویرانه یا قبرستان یا باغی که خارج از آبادی باشد اقامت می گرفت و اگر کسی طعام پخته می آوردی و بی طلب پیش نهادی قدری از آن تناول می فرمود، چندان استغراق وجود مطلق بروی غالب آمده بود که بی سوال هرگز سخن نمی گفت و در جواب از غایت نرمی و تواضع چیزی فرمودی و از مدح و قدح کسی کار نداشت، شگفته و کشاده پیمانی ماندی، آن حضرت را مقام فردانیت حاصل بود چنانچه خود^۲ می گوید، فرد منم با سرو پا جمله تحیر تحیر هم تحیر در تحیر

هم در مرآة الولايت آرد چون اندر در پای وحدانیت یعنی حضرت شاه عبد الجلیل از کتم عدم بر پرده وجود در آمد^۳ به حکم من سعد سعد فی بطن امّه از ایام خرد سالی دولت مادر زادش آشکارا گشت، شیخ عثمان که به جمیع فضایل انسانی از صوری و معنوی آراسته بود از فقیر کامل نقل کرد که در عمر پنج سالگی آن حضرت بما گفت امشب واقعه دیدم که حضرت ابوبکر صدیق از راه شفقت فرزندی مرابر دوش خود گرفته به مجلس رسول خدا صلی الله علیه وسلم برد، آن حضرت به کمال ذره پروری بر زانوی خود نشانده نهایت تفضل فرمود که به تقریر راست نیاید، شیخ عثمان گفت که من همان وقت دریافت نمودم که این عزیز به مرتبه تکمیل رفیع ولایت خواهد رسید و به فیض العلماء و رقة الانبیاء فایز خواهد شد

۱. د: سیری حاصلش

۲. د: خود ندارد

۳. الف: آید

و محمد یعقوب مردی درویش صالح بود از فقیر گفت در همسایه پدر شیخ عبد الجلیل يك مردی صاحب دولت سکونت داشت پسرش قرآن خوانده ختم کرده بود، به خانه او مجلس عشرت ساختند، مردم از هر اقسام جمع آمدند و اسباب مسرت آماده گشت، شیخ عبد الجلیل در آن ایام هفت ساله بود از مادر خود پرسید که این چه شور و شادی است؟ گفت پسرش ختم قرآن نموده هر گاه تو قرآن خوانده ختم خواهی کرد برین دستور من هم شادی خواهیم کرد، گفت من امروز ختم قرآن می کنم شما شادی بکنید، مادرش حیران مانده تعافل نمود سود نکرد^۱ خواه مخواه قرآن به دست مادر داد که شما نگاه بکنید من یاد به خوانم، لاچار به جهت استحان مادرش قرآن گرفته گشود و دیدن گرفت، آن کشف اسرار الهی از سورة فاتحه آغاز نمود و بی تعلیم بشر به فیض تعلیم قوله تعالى الرحمن علم القرآن تمام کلام مجید در نهایت فصاحت خوانده ختم کرد و از غایت شادی مادر و پدر پروانه وار بر گرد آن شمع عرفان خود را نثار کردند و جشن عظیم نمودند و از حضرت حسن صاف خلیفه به استحقاق آن حضرت شنیدم که گفت من زبانی آن حضرت شنیده ام که در عمر پنج سالگی حق تعالی به فیض خاص خود عالم^۲ توحید بر فقیر مکشوف گردانید و لیکن خرد سال بودم لهذا از خانه بر آمدن اقتضای وقت نبود، بهر قسم در میان قبیله بسر می بردم بعد از آن بتابستر حال چیزی خواندن شروع نمودم و به رسم اهل عالم می گفترانیدم و اکثر علوم نقلی و عقلی و مصنفات صوفیه تکرار می کردم پس به امداد فیض عالم لدنی در جمیع علوم صوری و معنوی دستگاه تمام بهم رسانید، اگر چه خود را در میان طالب علمان پوشیده داشتی فاما بعضی اوقات بی اختیار خوارق عادت ازو^۳ سرزد می شد. روزی حسن صاف گفت که چون آن حضرت به شباب رسید بیعت به پیر در خاطر آورد شبی حضرت خواجه معین الدین او را به خود کشیده تلقین فرمود و در جمیع مقامات عالی عبور بخشید، به تدریج به مرتبه تکمیل و ارشاد رسانید از آن روز آن حضرت به ریاضت شاقه مشغول شد و اکثر صوم و صال می داشت و دوسنی به اهلبیت رسول خدا به مرتبه داشت بعد

۳. ج: 'ازو' ندارد

۲. ج: 'د: خود' علم

۱. الف: 'سود' ندارد

از آن به دهلی رفت مدت‌ها آنجا مانده با مشایخ صحبت داشته چون بر آمد به لاهور رفت، در آن مدت در آن نواح سیر نمود چون رضا مندی والدین شرط درین راه است بنا بر آن از آن طرف برگشته به خدمت پدر عالی قدر خود آمد. روزی پدرش از شوق تمام سلوک راه طریقت بیان می فرمود، احوال حضرت متعیر گشت و رقت کنان بی اختیار به پای پدر افتاد و درخواست نمود که غریب از جمیع کار مایوس و در مانده است و هیچ کار راست نمی آید این را به راه حق تعالی آزاد کن پس پدرش در گریه آمد و گفت بابا حضرت یعقوب علیه السلام به آن قوت نبوت طاقت مفارقت بوسف علیه السلام نیاورد من ضعیف چه طور برداشت این محن توانم کرد؟ دیگر بسیار قال مقال ازین جنس مانده آخر پدرش حق خود بخشیده به حق سپرد و رخصت کرد پس وی به سیر در آمده براه ولایت ماوراء النهر به اجمیر رسید به نعمت و عنایت گوناگون مشرف شد و رخصت گردید، در شهر انبیر اکبر آباد و نواحی آن شده و مشایخ وقت را دریافته در مکن پور مشرف به زیارت حضرت شاه مدار گردیده به لکهنو آمد مگر این دفعه توقف نه^۱ نموده از امیتهی به نهندی توابع بیسواره رفت آنجا شاه پیر محمد ملتانی عاشق صادق به آتش عشق مبتلا به تلاش پیر کامل داشت او را مرید کرده همانجا گذاشته به اله آباد رفت، از آنجا به بنارس رسید و سیر بلدات بنگاله نمود، در همان نواح روزی از یاران خود فرمود که شب در معامله دیده ام که حضرت خواجه بزرگ معین الحق والتین چشتی از حجره مبارک خود بر آمده و فقیر هم همراه است پس يك دیگ کلان پر از طعام کهچری رو بروی آن حضرت آمد، حضرت از کمال مهربانی طعام بخش به دست فقیر داد که این طعام را قسمت کن، خلائق مجموع کشیر بودند به آنها تقدیم نمودم چنان به حاضر می گذرد که نعمت فقیر تمام شد، غالبست که وجود عنصری را مفارقت واقع شود پس به لکهنو تشریف آورد و در مسجد حضرت شیخ محمود قلندر که بیرون آبادی شهر بود اقامت گرفت، پس روز پنج شنبه تنها به جهت سیر بر آمد، در جایی که امروز مرقد مبارک آن حضرت است در آنجا ساعتی نشست، مالی باغ لیموی زرد آورده گذرانید آن را به دست حق پرست

خود گرفته از آنجا برخاست، در مسجد محمود قلندر به یاران گفت که امروز يك جای مقبول دیدم فردا شما هم خواهیم دید، یاران حیران ماندند پس در همان شب قریب صبح گفتم، خود که ژنده هزار میخی در درگاه شیخ نصیر الدین چراغ دهلی یافته بود تمام عمر با خود داشته چنانچه ذکرش بالا نوشته در خود پوشید پای دراز کرده کلمه هو بر زبان راند جان به مشاهده حق تسلیم نمود این بیت دیوان حافظ عین حال او گشت:

این جان علویت که به حفظ سپرده دوست روزی رخس بینم و تسلیم وی کنم
وصالش قریب صبح روز جمعه نوزدهم ربیع الآخر در سنه يك هزار و شانزده هجری در زمان سلطنت نورالدین محمد جهانگیر بادشاه واقع شد.

موج احوال آن مظهر فضل و الکرم، آن ناظر رقم لوح و القلم، آن استاد معاملة ارشاد و تلقین، آن صدر نشین مقام حق الیقین، آن پیشوای مشایخان حمیده الاوصاف قطب الاولیا حضرت حسن صاف از اعظم خلف و اکبر مریدان شاه عبدالجلیل لکهنویست، احوال 'قوی و عشق وافر و ترک کامل و قرب خاص حق سبحانه تعالی او را عطا کرده بود، آن قدر ریاضات و مجاهدات به قدم نوگل و تجرید او کرده بود از تکمیل درین هزار سال کمتر کسی کرده باشد، حضرت شیخ عبدالرحمن چشتی در مرآة الولايت می آرد امروز که سنه يك هزار و شصت و هفت هجری می گذرد عمر شریفش قریب هشتاد و هفت سال رسیده است درین مدت در ریاضات و مجاهدات و هم تجرد و تفرید پیر ما مطلق تفاوت نیست، چون بر زبان ترجمان الهی مرشدش مخاطب به خطاب حسن کرده است بنابر آن در جمیع احوال صوری و معنوی مصفا است و مقام صفا که همین مطلوب صوفیه اهل صفا است در آن مرتبه چندان الفت گرفته است که هیچ مرادات التفات ندارد الا استغراق به فنای 'توحید مطلق پس این دولت عظمی به که دهد، مرزا حیدر بیگ برلاس جد حضرت حسن صاف همراه طهر الدین بابر بادشاه در نهصد و سی و دو هجری از ولایت ماوراء النهر به لباس اغنیا به هندوستان آمده در قصبه جهت انباله

مقیم گشت، اولاد نیک نهاد او ملّتی آنجا ماند، مرزا مراد بیگ برلاس پدر حضرت حسن صاف در زمان جلال الدین محمد اکبر بادشاه به تقریبی از قصبة چمت انباله به عزم سهسرام روانه شد، چون اراده طریقت از حضرت قمیص قادری داشت در قصبة سادهوره برای رخصت از آن حضرت رفت، در آن ایام حضرت حسن صاف بست ساله همراه پدر خود بود، او حضرت را صفای باطن جوهر استعداد در ذات بابرکات او دریافته خرّقه از بدن خود کشیده بدو عنایت نموده رخصت کرد، از آنجا به تھانیسر رسیده ملازمت حضرت شاه جلال تھانیسری نمود مورد الطاف و عنایات بیکران گردیده به سهسرام رسید، مطلق مزاج خود را از تلاش دنیا سرد کرده چند روز به حسب صورت در عشق مجازی افتاد و جمال مطلق را در صورت مفید مشاهده می نمود، چون عمر او به بست و هفت سالگی رسید در آن ایام حضرت فرد مطلق شاه عبد الجلیل آنجا وارد گشت او را کمال شوق و غلبه عشق به خدمتش رسید به مجرد ملازمت عشق مجازی مبدل به عشق حقیقی گردید، از نهایت شوق به مشرب خاص او همرنگ بر آمد، بزرگی خوش گفته:

۱. اگر عشق نبود و غم عشق نبودی چندین سخن نغز که گفتی که شنودی
۲. اگر باد نبود و سر زلفش که ریودی رخساره معشوق بعاشق که نمودی

از روز دیگر به شغل باطن او را مشغول گردانید همی توجّه مرشد بر حق در چند روز از هستی خود بر آمده به فانی احدیت مطلق چنان مستغرق گشت که جمله قبیل را احوال صادق او مکشوف گشت بیکبارگی او را ممتد گردانید پس او را از جمیع تعلقات بر آمده به خدمت فیض بخش مرشد خود استقامت گرفت، از خدمات شایسته به کمال آن حضرت مخصوص گشته کسب کمالات نمود و قدم به قدم مرشد خود در سیر سلوک مقید گشت و گاهی مرشدش به جانب او نگاهی کرده فرمودی به خدمت بزرگان سابق طالبان و مریدان کثیر جمع می شدند اما نعمت بیک دو کس می رسید و نعمت ما مخصوص بتو خواهد رسید و خصوصیت این

۱. ج. ۵: شعر این طور است.

که عشق نبود و غم عشق نبودی رخساره معشوق بعاشق که نمودی

۲. ج. ۱: شعری ندارد

مقاله تا امروز بر همه ظاهر است با وجودیکه هفت خلیفه صاحب مقام عالی حضرت شاه عبد الجلیل را بودند بعد وفاتش پس و پیش جا بجا متفرق شدند و به اطراف و جوانب سیر نمودند و همانجا انتقال کردند، آن حضرت تنها در آن ویرانه بی اسبابا کل و شرب و بی خانه و خانقاه تمام عمر صرف نمود، مردم شهر هم نمی دانستند که در آن ویرانه خطرناک^۱ که از سالها مسکن گرگان و دیگر سباع بود او تنها چه طور خواهد ماند، در آن وقت غذایش از برگ درختان و گیاه بود و صحبت با حیوانات داشت، مطلق ملاقات انسان میسر نمی شد، بعد از مدّت حقایق آگاه حاجی شمر محمد بك حجره گلی ساخت آنجا بسر می برد و کمالات و خوارق عادات او نه به آن مرتبه اند که این مختصر گنجایش آن نداشته باشد، برای آنکه این تالیف از آن محروم نباشد حکایتی به قلم می آرد، بعد از تعمیر حجره از کمال اعتقاد حاجی شیر محمد هم به جای آن عاشق سرشار اکثر می نماید، روزی مار سیاهی يك انگشت او را در دهی خود گرفت او مضطرب شده از حجره خود بر آمد دیده که در حجره آن حضرت آتش افتاد و می سوزد، هر چند شور و فریاد کرد سود نداشت آنجا در ویرانه که بود آتش را سرد می کرد آن حضرت در عالم استغراق میان حجره افتاده بود خبر از کون و مکان نداشت تا به آتش چه رسد؟ بهر قسم حجره سوخته شد حق تعالی از راه فضل و کرم خویش آن حضرت رامعه خرقه سلامت نگاه داشت، قوله تعالی یانار کونی بردا و سلاماً علی ابراهیم پس باید دانست العلماء و رفته الانبیاء اشارت ازین مقام است. سلطان العارفین خواجه بایزید بسطامی گفت که من بروز حشر در آتش دوزخ می درآیم تا آتش دوزخ از آتش عشق من سرد گردد:

هر کسی آن آفتاب اینجا نیافت^۲ آنچه آنجا وعده بود اینجا نیافت
روایت شیخ منصور آورده روزی آن حضرت در میان حجره در بسته نشسته بود ناگاه دیوار حجره چاك شده و آن حضرت بر آمد اجسادنا و اروحنا ازین مقام عبارتست حضرت شاه عبد الرحمن چشنی در کیفیت حال خود می نویسد که

۱. الف: بی اسباب اکل و شرب و بی خانه و خانقاه تمام عمر صرف نمود مردم شهر هم نمی

۲. الف: اینجا 'نتافت'

دانستند که در آن ویرانه خطرناک^۱ ندارد

این نیازمند را قریب چهل سال است که به حلقهٔ ارادت آن حضرت در آمده است درین مدت گاهی در خلا و ملا آن حضرت را به جانب کشف و کرامات و خوارق عادات و دیگر تصرفات ظهور مایل نیافته الا به فنای توحید مطلق، سبحان الله باوجود چنین ستر بی اختیار خرق ارو سر زده از جمله اش اینست حضرت شاه عبدالجلیل سه مکتوب به اسم حضرت حسن صاف نوشته از کمالات آن صاحب کمال خبر داده است آن هر سه مکتوب اینست: مکتوب ششم از جانب فقیر عبدالجلیل به جانب حسن صاف، آن حسن را که بی اختیاری غالب است از غلبهٔ حسن است، آری، هر گاه در دیدهٔ حسن حُسن تحلی کند حسن و حسن و حسن حسن نماید، چون یکسان نماید آن زمان حقیقت الله نور السموات والارض بروی رو نماید به این جانب هم معلوم است که آن حسن حسن خود کشیده است و حسن لایموت دیده است، از حسن آن حسن رسیده است تا حسن صاف شده است ولیکن آن حسن را باید که هیچ گاه در حسن و حسن و حسن تفریق نکند صم بکم عمی مانند صم بکم عمی عارفان را از حیرت است و عاقلان را از غیرت، حسن آن باشد که حسن خویش را در حسن بیند، حسن و حسن و حسن رانه بیند، مدت حیاتش نود و یک سال در نهصد و هشتاد نبوی متولد شد و به تاریخ بست و یکم ذی الحجه در سنه یک هزار و هفتاد و یک هجری مقدس در حجرهٔ خاص خود مستور گشت، 'حسن صاف موحد در پرده شد' تاریخ فوت اوست و بعضی گویند که بر دروازهٔ حجره مصرعی نوشته در را بست کرده گرفت:

جان داد حسن دریچه بر بست

انا لله و انا اليه راجعون.

موج احوال آن فنا فی الشیخ به دم نفرید و آن مجاهد قرب به قدم تجرید، آن در کثرت مشاهده انوار الله، موسوم در عالم شیخ نور الله آن حضرت را شاه نور الله گور که گویند، از محققان کار دیده و کار کرده او به جمیع کمالات پسنیدیده گوی سبقت ربوده. در مرآت الولايت می نویسد که وی یار قدیم و محرم اسرار و

ندیم حضرت سلطان الافراد شاه عبد الجلیل لکهنویست، چنانچه سایر یاران بزرگ آن حضرت بر کمال احوال مقر بودند و پاس ادب را به وجه احسن بجای می داشتند و او مزاج دان و ادا فهم مرشد خود بود، اوایل حال چند مدت به خدمت شیخ فتح الله جوکھے قیام داشت، چون جمال ولایت سلطان الافراد مشاهده نمود بی اختیار آنجا بر آمده از غایت عشق و احلاص به خدمتش افتاد، از آن روز گاهی جدا نشده پیوسته در حضور بوده، از کمال ریاضت و مجاهده به صفای باطن می کوشید از عنایت بی غایت آن حضرت به مرتبه تکمیل رسیده و فنا فی الشیخ که می گویند عبارت از ذات نابركات حضرت شیخ نور الله است و در ظاهر نیز^۱ از تصوّر جمال آن حضرت صورت جسمانی خود را مبدل ساخته به شکل مرشد خود بر آمده بود، این از نادرات زمانه است و اثر کمال قرب باطن است و زیاده ازین کدام کمال است که به تحریر آید، چون مرشدش از سرای فانی در پرده شد شیخ نور الله مدت شش ماه بر سر^۲ مرقد آن حضرت قیام داشت، بعد از آن به موجب اشاره باطن خدمت آستانه متبرکه را به شیخ حسن صاف گذاشته خود مسافر گشت تا چند سال خبر او را طرف داس کوه کماون می شنیدم که در کماون تجرید و گمنامی می گذرانید و جمال حال خود را از نظر اغیار پوشیده می داشت^۳ و به فنای احدیت بسر می برد، بعد از آن به عالم بقا خراسید، رحمه الله علیه.

موج احوال آن سید مسند ولایت و آن مقید ارشاد و هدایت، آن صوفی اهل کمال، فنا فی الله حضرت سید جلال مردی بابرکت عظیم و جوان مردی با قدم مستقیم اجداد او از سادات عالی نسب کربلا بودند و پدرش میر سید سلام الله خلیفه شاه قصب قادری مردی صاحب جاه بر سجاده مشیخت مستقیم بود لیکن میر سید جلال و میر سید حامد از کمال صدق و اعتقاد آن جاه مرادات را به جاه نامرادی انداخته به خدمت حضرت سلطان الافراد قدس سرّه پیوستند و نوازشها یافته به مرتبه فقر و فنی توحید رسیدند مفخرت ازل و ابد حاصل نمودند، کمال

۱. د: ظاهر 'بیر' ۲. الف: 'سر' ندارد

۳. ج: می 'دارد'

۴. ج: 'عبد الجلیل' ندارد

سعادت مندی ایشان ازین جا قیاس باید کرد که شیخ عبدالجلیل^۱ با آن شان بی تعینی و استغراق اکثر به جهت تربیت و ارشاد در قصبة سکهری تشریف می برد و نعمتی معنوی ایشار می نمود، بعد از وفات آن حضرت هر دو برادر مذکور به جهت دریافت سعادت زیارتش در لکهنؤ آمده بودند چند مدت کسب کمالات نموده از رخصت حضرت حسن صاف باز به وطن تشریف بردند و میر سید جلال بعد از وفات میر سید حامد^۲ یک مرتبه در لکهنؤ باز آمده بود، چند ماه به صحبت راحت بخش حضرت حسن صاف به فراغ خاطر گذرانیده ذوقها حاصل نمود، این فقیر کاتب حروف مرآة الولايت نیز به شرف ملازمت آن سید پسنده اطوار بارها بهره مند شده بود، بعد آن به رخصت حضرت حسن صاف به وطن رفت و چند ماه آنجا به قید حیات مانده به عالم بقا خرامید و وی بزرگ مهمان دوست بود خدمت فقرا به راه اخلاص می نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سید واصل انوار وحدت، آن کاشف اطوار و اسرار حقیقت، آن محمود روزگار سزاوار مجاهد، عاشق صادق حضرت میر سید حامد در مرآة الولايت می آرد از محبوب ترین یاران سلطان الافراد حضرت شاه عبدالجلیل بود، به جمال صورت و کمال معنی آراسته عشقی نیکو و طبع سلیم و همتی بلند و تواضع دل پسنده داشت و در میان یاران به تقرب محبت آن حضرت ممتاز بود، چون مرتبه اول آن حضرت از جونپور در قصبة سکهری تشریف برد میر سید حامد در عمر چارده سالگی به حکم من سعد سعد فی بطن امه از جمیع مرادات بر آمده به آن حضرت پیوست و به کمال عنایت و شفقت مخصوص گشت، روزی آن حضرت خوش وقت زیر درختی بیرون قصبة مذکور نشسته بود که وقت بخشش در رسید، پس به توجه تمام میر سید حامد را به شغل لاهوتی مشغول گردانید، گویا تیری بود که به هدف مقصودش رسید و حقیقت وحدت وجود به وجه احسن بر وی منکشف گشت و سکر و بی خودی غلبه نمود، چون آن حضرت از آنجا برخاست لاچار او هم موافقت کرد اما بیک پای استاده ماند که قدم دویم کجا گذارد؟ اعیار از پیش

۱. الف: تسکینی ندارد

۲. الف: تنقید ندارد

بصیرتش برخاسته بود، آن حضرت آگاه نمود او را تسکینی^۱ بخشید و از مقید^۲ به سوی مطلق نشان داد، آن زمان به حال آمده روانه گردید از آن وقت همیشه در حال توحید مستغرق می بود، ده سال به خدمت آن حضرت به اوقات مختلف کسب کمالات نمود، موافق مشرب خواجگان چشت سیر مقامات کرده به مرتبه تکمیل رسید و آن حضرت از کمال مهربانگی چیزی از وی دریغ نداشت، بعد از وفات آن حضرت بر مسند ارشاد نشست و شهرت عظیم یافت، هر کس به خدمتش می رسید به مشاهده جمال ولایت او فریفته و مستقاد او می گشت، چون در میان او و حضرت حسن صاف محنت فوق الحد بود بعد از وفات آن حضرت سید حامد قریب سی و چند سال در قید حیات بوده به عالم بقا خرامید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سید اهل کمال، آن دایم به مشاهده ذات ذوالجلال، آن فرزند حضرت شفیع المذنبین، اشرف المجاهدین **حضرت میر سید شمس الدین** در مرآت الولاية می نویسد که وی مردی آزاد و مرتاض جهان دیده و صحبت های خشک و تر گذرانیده، از یاران محرم سلطان الافراد حضرت شاه عبد الجلیل بود، میر سید حامد او همد گریک جدی و هم وطن بودند، حضرت شیخ حسن صاف می فرماید که چون آن حضرت از سیر ولایت بنگاله بر گشت و از شهر راج محل بر آمده متوجه جانب ولایت بهار گردید در آن اثنا میر سید شمس الدین خان مان ترك نموده از جمیع فیوضات بر آمده به خدمتش پیوست و مشغول عنایت و نوازش گردید، در چند مدت از کمال تجرد سیر سلوک نموده با مشرب خاص آن حضرت هم رنگ گشت و جذبه قوی بهم رسانید. روزی سخن در سیر و سیاحت می گذشت او درخواست اجازت مسافرت نمود، آن حضرت فرمود که اگر اراده سیاحت داری پس سیر دراز بکن و اشارت به جانب ولایت بالا دست کرد، پس آن جوان مرد همای همت زمین خدمت به بوسید و برخاست و مسافرت معنوی در پرده سیاحت صوری پیش گرفت و مدت هفت سال بی زاد و راحله به قدم توکل و تجرید تمام ملک خراسان و عراقین و مکه معظمه و مدینه منوره و روم و شام و فرنگ و دیگر بلاد سیر نموده با هر اقسام مردم صحبت بر پا داشته به راه کشتی در ولایت

گجرات آمد و چند روز سیر آن دیار نمود، بعده در حضرت اجمیر به شرف زیارت حضرت خواجه بزرگ قطب الوحده مشرف گشته سیرکنان بعد از وفات حضرت سلطان الافراد مرشد خود در لکهنؤ رسید و به فیض زیارت بهره مند گردیده به صحبت^۱ احسن صاف راحت حاصل نمود، باره طرف وطن خود تشریف برد و حضرت حاجی نور الله نیز در مسافرت مدکور رفیق صحبت او بود، این فقیر کاتب حروف مرآت الولايت نیز مدتها به خدمت حضرت حاجی نور الله صحبت داشته بهره مند گردیده است، مردی موحد آزاد و از جمیع تصرفات صوری و معنوی فارغ بود، ابدال و ش زندگی می کرد، اکثر بزرگان مشرب را دیده و صحبت داشته بود، کسب طریقت به عنوان متعدده عمل نموده و تصرفی در آن عملها نیکو داشت، آخر از همه گذشته در حال توحید مستغرق می بود و چند مدت درین دیار تشریف می داشت بعد از آن به دیار بنگاله رفت و همانجا به جوار رحمت پیوست، رحمه الله علیه. آمدیم بر سر سخن، اول میر سید شمس الدین بعد از وفات حضرت شیخ عبد الجلیل قریب چهل سال در قید حیات بود در آخرها شهرت بسیار یافته و کمالات وی در هر جا منتشر گشت و ارین عالم مردانه به عالم بقا رحلت نمود^۲.

موج احوال آن تارک جاه فی محبت الله، آن از عنایت حق معارف آگاه، آن مشاهده انوار از عنایت تکدد ممتاز، عاشقان حضرت میر طاهر تیز رو ایشان را میر طاهر^۳ جونپوری گویند، مردی بابرکت صاحب اخلاق حمیده ظاهر و باطن آراسته از یاران سلطان الافراد است^۴ وی به لباس اهل دنیا معه اسباب سهیگری از اسپان و شتران کثیر از بدخشان به هند رسید اما طالب حق بود از ولایت تا هندوستان هر جابریگی و درویشی شنید به خدمتش در خواست هدایت می کرد و هر کس به قدر حالت خود چیزی می فرمود، مردی سیاح جهان دیده صحبتها گذرانیده بود، چون سلطان الافراد مرتبه اول به جونپور تشریف برد او هم در آن ایام به طریق امتحان به خدمتش رسیده ظاهر ساخت نیازمند اکثر بزرگان را دیده

۱. د: 'حضرت احسن'
۲. د: نمود 'رحمة الله علیه' ۳. ج: طاهر 'تیز'، د: 'طاهر پیر'

۴. د: 'الافراد است'

استفاده گرفته ریاضات و مجاهدات بسیار نموده و انواع اذکار و اشتغال تعمیل آورده اما کشود کار نگشت آن حضرت در عین استغراق بود به زبان ترجمان الهی گذشت که عمل بی علم و ذکر بی فکر بکار نمی آید **التفکر ساعة افضل من عبادة الثقلين** واقع شده است پس او به مد شد مهربانی فرموده آن تفکر بنده را عنایت فرمایند، چون وقت بخشش رسیده بود او را در خلوت برده به فکر^۱ مراقبه **قوله تعالى و فی انفسکم افلا تبصرون** با ترتیب شرایط تلقین فرمود پس چنان سرایت بخشید روز دیگر تمام اسباب دنیا را به تاراج داد و از جمیع تعلقات گذشته به کمال تجرید به خدمت مرشد خود پیوست و مدت ها کسب کمال نمود، بعد آن از خدمت مرشد رخصت شده به سیر بالا دست رفت و آنجا با شیخ احمد سر هندی صحبت واقع شد، او بی طلب خرقة خلافت از جانب سلسله خواجگان نقشبندیه عطا فرمود و اجازت بیعت داد، پس از آنجا برگشته باز به خدمت مرشد خود رسید و خدمت شایسته بجامی آورد، به غایت سرگرم بود، بعد از وفات آن حضرت شهرت تمام یافت، طالبان و مریدان کثیر گرد آمدند، بعد از وفات سلطان الافراد يك قرن و کسری بر مسند ارشاد متمکن گشت به تاریخ هفتم ماه رجب سن يك هزار چهل و هفت مردانه ازین عالم رحلت نمود در جونپور مدفون گشت و فرزندان او هنوز در شهر مذکور به جای پدر عالی قدر هستند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن درویش از جمیع قیود آزاد، آن به مشاهدۀ تجلیات سرور و شاد، آن عامل طریق اخلاق بی نهایت خوش طوری، کامل زمانه **حضرت شیخ سعدالله لاهوری** مردی مجرد آزاد در مقام فقر و فنا و توحید ممتاز بود، در مشرب خاص سلطان الافراد محرمیت تمام داشت، در سفر سالها مصاحب بوده کسب کمالات می نمود و فضیلت ظاهر نیز داشته و از جذبه بطن هم بهره کلی یافته، بعد از وفات مرشد خود چند روز به لکهنؤ مانده مسافر گشت بعد از چند سال باز به لکهنؤ آمد، حضرت حسن صاف می فرماید بعد از وفات آن حضرت در جمیع یاران شیخ سعد الله ترقی نمود، او را به خدمت حسن صاف محبت و اخلاص فوق الحد

بود، از جمیع سیر هر مرتبه معاودت که می نمود برای دیدن حسن صاف البته می آمد و هر گاه که می آمد ملتئی به خدمتش مانده راحت می گرفت، این فقیر کاتب حروف مرآت الولايت باز به شرف ملازمت حضرت شیخ سعد الله بهره مند شده، وی از کمال عشق مرشد خود سلطان الافراد که به دل خود داشت جمیع تصنیفات آن حضرت را یاد گرفته بود، این فقیر در ابتدای سلوک هر سه رساله آن حضرت سیر مقامات و رموزات و مکتوبات پیش او خوانده در بیان حقایق و معارف و نکات توحید و ارشاد طالبان دستی قوی داشت، اکثر مردم خوب از فیض تربیتش به مرتبه ارشاد رسیدند، شیخ عارف در اخودهن پتن شهرت بسیار یافته^۱ بود از حمله باران اوست و شیخ میتهی در حضرت اجمیر سکونت دارد نیز از خدمت وی ارشاد یافته، اکثر یاران شیخ سعد الله در دیار لاهور و به طرف ولایت گجرات صاحب شهرت اند، مفصل تا کجا نویسد، او قریب يك قرن بعد از وفات مرشد خود بقید حیات صوری بود اما هرگز در جای سکونت اختیار نکرد، در نهایت تجرید و تفرید به سیر و سیاحت افراد و ش می گذرانید و باوجود جذبه اخلاق تمام داشت آخر به ولایت دکن رفته مردانه ازین عالم رفت و در شهر برهانپور مدفون گشت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن مشتاق لقای جانان، آن به عشق و کمال توأمان، آن عاشق ذات یزدانی **حضرت حاجی شیخ سید محمد ملتانی** از مریدان حضرت شاه عبدالجلیل است، در مرآت الولايت نویسد که ابتدای حال با کمال صلاح و تقوی آراسته در طلب مرشد کامل قرار و آرام نداشته در قصبه تهلیدی اقامت داشت، شبی در معامله دید که بزرگی عارف و کامل در مسجد قصبه مذکور نشسته است او که ملاقات کرد ذکر حدادی و قلندری تلقین فرمود، صبح بیدار شده به مسجد رفت دید که حضرت عبدالجلیل در آنجا نشسته است، سعادت قدم بوس حاصل ساخت، آن حضرت او را استعداد جوهر خدا شناسی دریافته برای تربیت و هدایت او چند روز در آن قصبه متوقف گردید، اکثر اشغال ذکر و فکر را مکرر طریق به او تربیت نمود متوجه اله آباد گردید مزارش در تهلیدی است.

۲. ج: 'حاجی' محمد

۲ ج، د: 'گرفته' بود

۱ د: 'به' تربیتش

موج احوال آن انیس محفل عاشقان شاهدان، آن متقی و اکمل زاهدان، فایز مقام اهل کمالی، **شیخ نور الله** معروف به شاه حالی، در فیوضات^۱ رحمانی آرد مرید و خلیفه حضرت حسن صاف است و از محبوب ترین برادران علاقی شیخ عبد الرحمن چشتی دینتهوی بود، دلق پوش عذر نیوش خدا یاد دیگر فراسوش بود، در وادی فقر و فنا شانی عظیم داشت، از رمزیه سرود رغبت کمال داشتی و در آن احوال پیوسته او را حالت آمدی ازین جهت او را لقب حالی افتاد، همیشه در ریاضت و مجاهده قیام داشتی و از طفولیت ترك نموده به خدمت حضرت^۲ حسن صاف پیوست و تلقین یافت و مجاهدات نمود و از حضرت شاه عبد الرحمن چشتی برادر علاقی^۳ خود که ذکرش می آید نیز فیض یافته و به مرتبه غایت عقیدت و اخلاص و محبت که به خدمت برادر بزرگ خود داشت لهذا خلافت و سجاده نشینی حضرت شاه عبد الجلیل که از حضرت حسن صاف به حضرت شیخ عبد الرحمن رسید و حضرت او غایت مناسبت احوال او دریافته آن خلافت و سجاده نشینی را به شاه حالی عنایت ساخته چون حضرت شاه عبد الرحمن از نالش بعضی کسان به لشکر بادشاه شاهجهان رفت، او از کثرت اخلاص جدایی آن حضرت قبول نداشته فقیری را نوکر نموده برای خدمت در گاه گذاشت خود همراه شیخ عبد الرحمن به اجمیر رفت، چون بادشاه از آنجا به برهانپور رفت شیخ هم ملحق لشکر ماند، چون لشکر به نواحی آجین رسید شاه حالی را بیماری رو داد لهذا در آجین ماند، بعد صحت عازم برهانپور گردید، به اثنای راه چون به سرای اکبر پور که بر گذر لب آب^۴ نریده است رسید تعللی بدو واقع گشت جان به مشاهده جانان تسلیم نمود و همانجا مدفون شد. شیخ خان محمد برادر زاده حضرت شیخ عبد الرحمن که مصنف فیوضات رحمانی مملووظ آن جناب است نیز درین سفر حاضر بود. پوشیده نماند که چون حضرت شیخ عبد الرحمن از دکهی معاودت به وطن نموده رسید کمال رسم تعزیت شاه حالی بجا آورده نهایت تشفی و تسلی عیال و اطفال آن حضرت را کرده به دستور خلافت و جانشینی و تولیت در گاه شاه عبد الجلیل و حضرت

۱. ج: 'فتوحات رحمانی' ۲. ج: 'حضرت' ندارد ۳. ج: د: 'بزرگ'

۴. الف: 'آب ندارد'

حسن صاف به شاه عبد الله بن شاه حالی عنایت نمود، چون شاه عبد الله در لیاقت و وجاهت و علوم کسبی بهره داشت از جهت کمال سلیقه و محبت داری سربلند خان امیر او را همراه خود به گجرات بردن درخواست نمود، شاه عبد الله پیاری نام فقیر حایک را نوکر نموده به جاروب کشی در گاه حضرت شاه عبد الجلیل معین ساخته به گجرات رفت، بعد چند سال از آنجا بیمار شده به خانه آمده اند کی فرصت یافته بود باز قصد گجرات نمود، چون او را اولاد نبود به مد نظر بیماری خود سایر شرکات و تولیت و خلافت در گاه به اختیار همشیره خود گذاشته عازم گجرات گردید، در سنبهل رسید^۱ زندگی قضا کرد همانجا مدفون شد، همشیره شیخ عبد الله به لحاظ آنکه سوای قدوة المتوکلین شاه غلام محمد و قدوة العارفین شاه عبد النبی دیگری در فرزندان حضرت شیخ عبد الرحمن چشتی و شاه حالی لایق و مناسب این امر نیستند^۲ لهذا به این هر دو بزرگ تولیت و خلافت معه تبرکات عنایت نموده، چون خلافت حضرت قدوة العارفین شاه عبد النبی به این ذرّه بی مقدار نگارنده زخار رسید سندی جدید به اثبات عنایت سابق از شیخ محمد نواسه حضرت شاه حالی به مواهر و گواهی اکابر و اصاغر اسیتھی در لکهنؤ و دیگر اطراف و جوانب نویسانده گرفت، حق تعالی از برکت جاروب کشی مزار حضرت شاه عبد الجلیل و حضرت حسن صاف به مطالب دینی و دنیوی فتح یاب گرداند، بحرمة النبی و آله الامجاد.

موج احوال آن سرمست بادء السمت، آن مقتدای موحدان حق پرست، آن جامع رموز فقر و فناء، آن پیشوای صوفیای اهل صفا آن آگاه اسرار حقایق سرشتی، اکبر روزگار نوجوان **حضرت شاه عبد الرحمن چشتی بن عبدالرسول بن شاه بده علوی** که به ده واسطه سلسله نسب شاه بده به مولانا عود سترکھی که از افاضل صوفیه اهل صفا بود می رسد و چند واسطه نسب مولانا عود به حضرت عباس بن علی شهید کربلا می پیوندد، در فیوضات رحمانی ملفوظ آن حضرت می نویسد چون به چهار سالگی رسید شروع بسم الله از زبان فیض بنیان^۳ حضرت بندگی شیخ

۱. د: سنبهل 'رسیده'

۲. د: امر 'هستند'

۳. د: فیض 'میان'

محمد خلف و خلیفه حضرت قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین عثمانی تلقین یافت می فرمود که شیرینی و چاشنی ارشاد بندگی شیخ محمد هنوز در کام و زبان من موجود است چندی تحصیل نموده در عین شباب سیزده سالگی همراه پدر خود در دهلی به سرکاری امیر نوکر گردید، در سن نوزده سالگی از غایت جذبه محبت خدا ترک آن وادی کرده به خدمت حضرت حسن صاف خلیفه حضرت شاه عبد الجلیل لکهنوی ارادت آورده به ریاضت مشغول شد، از خدمات شایسته چهل سال از خرقه خلافت و جانشینی به امثال و تولیت درگاه حضرت شاه عبد الجلیل از حضرت حسن صاف عنایت یافت و اکثر^۱ به نعمات سلوک و نعمات چشت از حضرت قطب الوقت^۲ مخدوم شیخ حمید بن مخدوم قطب الدین فرزند حضرت قطب ابدال مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردلوی حاصل کرد چنانچه شجره به اکثر خدای خود که بخشید به سلسله حضرت مخدوم عبدالحمید نوشت و یک خرقه و اجازت سلسله خانواده متعدده به موجب حکم سلطان اشرف جهانگیر از حضرت میر سید حسن شریف سجاده نشین آن حضرت مرحمت یافت الغرض او را اجازت چهارده خانواده است و در دیباچه مرآة الاسرار می نویسد که به حسب باطن این نیار مند ویسی است که از ابتدای سلوک تا الآن تربیت و نوازش و نظر قبول به فرزندی از روحانیت پاک حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی رحمة الله علیه یافته به امداد فیض روح آن جناب سیر مقامات و احوالات موافق مشرب صوفیه اهل صف نموده به مشاهده نور ولایت امام مطلق فایز گشته بر اسرار وجود مطلق بهره مند گردیده. تفصیل^۳ این اجمال به تحریر راست نیاید فهم من فهم و از جناب حضرت شیخ احمد عبدالحق ردلوی قدس سره نیز نظر قبولیت به فرزندی و تلقین و عنایت دارد، الغرض او جل و علا شانه او را شانی عظیم و حالی قوی و عشق وافر عطا کرده شیخ المشایخ وقت خود گردانیده، از حصول حقیقت و نهایت معرفت تحقیق دقیقه ای از دقائق و مسئله ای از مسایل تصوف فرو نگذاشت به این لحاظ او را مجتهد صوفیه اهل صفا باید گفت چنانچه درین مقدمات او را مصنفات بسیار است یکی مرآة الاسرار به احوال اولیا و ذخیره حقایق و معارف و

۱. ج: 'مقامات سلوک و نعمات' ۲. ج: 'قطب ابدال' مخدوم ۳. د: 'بفضل' این

مقامات ولایت به تحصیل مدارج و حقیقت اسامی رجال الله و غوث و قطب و افراد و اقطاب با مراتب قوه و منزل و مقام ایشان قسمی که در مسایل فقه فتاوی عالمگیری که جامع جمیع مسایل است هم چنان مرآة الاسرار مجموعه تمام اسرار معرفت و حقیقت الهی باید شمرد و مرآت المداری به احوال شاه بدیع الدین مدار و احوال حضرت سالار مسعود غازی، مرآت الو لایت با احوال حضرت شاه عبد الجلیل که به حضور حضرت حسن تالیف نموده به نظر آن حضرت گذرانید و مقبول افتاد، اوراد چشتیه در باب عملهای اسماء طریق خاندان چشت وجود و ایثار انتهایی ندارد باوجود عدم قبول نذور و فتوح تمام عمر بر قلیل معاش تصرفات ملوکانه به اوضاع مخصوص و اطوار مسعود جوادی و قیاضی او هیچ کددام دارد و صادر و مسافرو محتاج دنیا دار و درویش مقصر نبود چنانچه به لحاظ قلیت معاش و کثرت تصرفات خلائق را محض خرق عادتش مکشوف می گشت و این مقدمه از یمن عنایت حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی بود که ابتدای حال در معامله از آن جناب بشارت تصرفات صوری و معنوی یافته بود ازین باعث تمام عمر به افراط تمام و به اقسامات مکلف اطعمه لذیذ بهر خاص و عام تواضع و تقسیم نمودی که تشریح و تصریح آن درین مختصر گنجایش ندارد و سیر و مسافرت هم کرده به کجھوچه جهت زیارت حضرت سید اشرف جهانگیر و به جونپور برای زیارت بزرگان آنجا و بهرائچ بندر طواف مرقد سالار الشهدار حضرت امیر مسعود و اله آباد و اوده و اکبر آباد چنانچه در اکبر آباد به ملازمت حضرت شاه عثمان ساکن بیانه که بسا صاحب کمال برادر حقیقی حضرت سلطان الافراد شاه عبد الجلیل لکهنوی مشرف گشته و به موجب ارشاد او به خدمت حضرت احمد سهرندی که در آن هنگام به موجب حکم سلطان وقت مقید شده آمده بود ملازمت نمود و چهار دفعه به زیارت حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی مفتخر^۳ گشت، بر وقت معاودت هر چهار دفعه زیارات حضرت خواجگان چشت در دهلی مشرف شد و یک دفعه به جانب^۴ ولایت دکهن تا اورنگ آباد رفت و مشایخ آنجا را دریافت و فی مابین صحبتهای

شوق و محبت می ماند و رفتن آن حضرت به دکه‌ن به سبب نالشی بعضی حاسدان که به حضور سلطان وقت نموده بود اتفاق افتاد، آخر سلطان وقت اقوال حاسدان دروغ انگاشته به عذر تمام پیش آمده حاسدان را از منصب و خدمات معزول ساخته و در باره آن حضرت در باب معاش تواضع بلیع نمود به رسم عادت خود هیچ قبول نکرد الا کتاب حدیث شریف مستقی صحیح بخاری بعد آن دو دفعه به حسب طلب و خواهش اورنگ زیب به دهلی رفت و فیما بین ملاقات با کمال^۱ محرمیت می ماند، کمالات و خوارق عادات او بیشتر از آنست^۲ که این اوراق بحود گنجایش ندارد برخی تیرکا آنچه الی یومنا تصرفاتش بر هر خاص و عام مکتشوف است و آنچه برین نیازمند راقم حروف بحر زخار رو داده اکتفا کرده می نویسد چون آن حضرت را بعد تیاری روضه مقدسه حضرت شیخ^۳ احمد عبد الحق ردولوی و شاه عبد الجلیل لکهنوی و شاه حسن صاف خلیفه شاه عبد الجلیل مرشد خود فراغت شد^۴ برای خود مکانی و باغی در قصبه دینتهی بیاراست، اگر چه آن مکان بالفعل از جهت به مقدوری فرزندانیش بی مرمت افتاده است لیکن سنگی یا خشتی از آن مکان یا شاخی و برگگی از آن اشجار بانگار بشکنند نتیجه نیک نه بیند چنانچه میرنواب عامس امیتهی دو سنگ^۵ از سنگهای افتاده خاقاهش به زور گرفته بکار آورده بود به انواع عذاب گرفتار شد که تشریح آن طول است و این نیازمند راقم حروف را میل نقل کتاب مرآت الاسرار تصنیف آن حضرت به خاطر آمد از جهت بی استعمالی خود و طوالت نسخه میسر نمی آید، از کمال اشتیاق به روز کتابت می کرد و به شب در حرارت گرفتار می ماند، شبی وقت قریب نماز صبح به خواب دید که یک بست کلان که به زبان هندی چهار گویند از وهتی به سوی لکهنو در باد تند پریده می آید و بالایش یک جوان نشسته است چون نزدیک خانه بنده رسید از آن کسی پرسیدم که این از کجاست می آید؟ گفت از وهتی بعد ساعتی حضرت قطب العارفین از برون در دستک داد بیدار گردیده حاضر شدم، فرمود برین بی استعمالی و نا طاقتی

۳. ج: 'شیخ' ندارد

۱. ج: 'نهایت' محرمیت ۲. ج: 'از آنست' ندارد

۵. د: 'امیتهی' و 'دستک'

۴. د: 'سند' برای

تو حق سبحانه تعالی فضل خود کرد کتاب مرآت الاسرار از فرزندان حضرت شیخ عبد الرحمن چشتی که از ووهتی برای هدیه شباشب رسیده است اینک موجود دارم بگیرد مبلغ قیمتش را دیدم حقیقت حال خود را بیان نمودم، فرمود تصرف و تراجم بزرگان از آن ریاده است، چون کتاب را گشودم آن نسخه مطالعه خاص آن حضرت بود و آن حضرت هفت زوج به نکاح خود در آورده بود، اولاد عقب نماند مگر اولاد شیخ محمد حلیم برادر آن حضرت منسوب به فرزندان آن جناب مشهور اند، مدت حیاتش نود سال به تاریخ هفتم شعبان المعظم روز یک شنبه به وقت ظهر سنه یک هزار نود و چهار هجری به حواری رحمت حق پیوست به سرای خاص خود مدفون شد. سید عبدالمقتدرخان نبیره سید صدر جهان ساکن قصبه پهبانی مرید آن حضرت بر مرقد مبارکش گنبد بنا ساخت این مصرعه تاریخ سال وفات اوست به کمال عشق کامل و این هم گفته اند:

چون لباس هستی خود کرد شق جان حق شد جان حق شد جان حق
و ازین شعر هم تاریخ او در آخر مصرعه بر می آید:
هاتفی غیبی بلاریب و ریا گفت الرحمن علی العرش استوی
و آن جناب را خلفای صاحب ریاضت و مقامات بوده اند.

موج احوال آن جانبداران بعشق الله، آن مصروفات همگی به فی سبیل الله، آن مجاهدان واقف اسرار حقایق سرشتی، **خلفای علی قدر شاه عبدالرحمن چشتی** خاصه امّت حضرت احمد چنانچه میر جمال محمد از سادات گجرات بود که سیر کنان به خدمت آن حضرت رسید و ریاضات نموده مشرف به خرقه گشت و به وطن رفته به جوار رحمت حق پیوست، رحمه الله علیه.

فی امان الله **میر فهیم الله** بعد حصول تکمیل از شرف خرقه مشرف شده به نواحی لاهور اقامت گرفت، خلائق به او توالاً نمود، اکثر آن از فیض تلقینش فایز به مطلب گردیدند، روند راه سرمد حضرت میر سید نور محمد عرف سید جهاؤ زید پوری ولد میر سید محمد شریف ابن سید جلال الدین میر سید ابو الفتح خلیفه شیخ

محمد غوث شطاری گوالیاری اعظم خلیفه آن حضرت است، در حین حیات مرشد خود بعمر پنجاه سالگی وفات نمود مرقدش در زید پور است.

رونده راه ذوالجلال شیخ ولی محمد اندال اکبر خلیفه آن حضرت است، او ار غایت خدمت و عشق به مرتبه معنوی پیر خود بود همراه آن حضرت در سفر سمت گجرات به نواحی جوده پور میرته در قریه کنل در پرده شد به آنجا دفن کردند این شعر در تاریخ وصال اوست:

از سر عشق در نهایت شور داد جان در محبت رحمن

درویش متین حضرت شیخ فرید الدین عرف کنند بن شیخ محمد^۱ سندهوری از اولاد شیخ عبدالله انصاری سیر هرات اکمل خلیفه شاه عبد الرحمن چشتی است، به قصد زیارت بیت الله از خانه مسافر شد، بر هشت گروه از خانه خود جان بحق سپرد، نعشش را به وطن آورده مدفون کردند، رحمة الله علیه.

درویش مقبول شیخ عبدالرسول ستر که وطن اوست خلیفه با استحقاق حضرت شاه عبد الرحمن چشتی است، در اصلاح صوفیه خیلی ماهر و آشنا بود، او از شرف خرقه گودری خاص پیر خود مشرف شد از وطن انتقال نموده در اله آباد اقامت گزید، بسیار بزرگ بود پسرش شیخ عبد الرحمن بسا صاحب کمال و خوارق بود و ملا برکت اله آبادی بن عبد الرحمن بن عبد الرسول در علمایس مرتبه بلند داشت چنانچه مشهور است.

به درویشی مایل شیخ محمد فاضل ردولی وطن اوست فرزند حضرت شیخ احمد عبد الحق محبوب ترین خلیفه حضرت شاه عبد الرحمن چشتی است او را بعد تربیت و تلقین که فایز به مطلب شد، پیراهنی که به موجب اشاره حضرت شیخ عبد الله ردولی شاه عبد الرحمن یافته بود به شیخ فاضل عنایت نموده رخصت کرد که بر^۲ آستانه جد بزرگوار خود باشد.

شیخ خان محمد مصنف فیوضات رحمانی ملفوظ حضرت شاه عبد الرحمن چشتی مرید او بود.

۲. الف: 'بر' ندارد

۱ ج: شیخ محمد 'شهید'

مجاهد راه محمد شیخ ابو محمد برهان پوری است اگر چه مرید پدر خود شیخ محمد طاهر نبیره شیخ مخدوم عیسی شطاری بود فاما بیمن الطاف حضرت شاه عبد الرحمن سلوکش تمام شد، آن معصوب را محتدر سید عبدالمقتدر مرید و حلیفه شاه عبد الرحمن است با وجود اسباب دنیا داری خالی از مقدمات دینی و معاملات یقینی نبود، بعد از وفات پیر روضه منوره اش را او تعمیر ساخت رحمة الله علیه.

موج احوال آن عاشق با وفا، آن کامل با صفا، آن ترك جاه را عامل، افضل زمانه **حضرت شاه فاضل** از قوم مغل تركمان از کمال ریاضات مصفی گشته بود، شانی رفیع داشت. در فیوضات رحمانی نویسد در عمر هیزده سالگی جذبه عشق الهی بحالش غالب آمد خانمان گذاشته سیر کنان به این دیار رسید، از واسطه شاه سحادریش به خدمت حضرت شاه عبد الرحمن پیوست و به شرف بیعت مشرف شد در چند مدت از کثرت ریاضات به مرتبه تکمیل رسید در حجره اربعین او شاه عبد الرحمن تشریف برده تلقین فرمودی بعد از آن بموجب امر مرشد به گور کهپور رفته اقامت گزید، خلائق آنجا از یمن تلقینش بفیض بی کران رسید همانجا به جوار رحمت حق پیوست همانجا مدفون شد^۱ و پیر را به نسبت وی مکاتبات پر فیض است و میر سید نور محمد که از عمده سادات زید پور ارادت و خلافت از شیخ عبد الرحمن چشتی داشت به نسبت او آن حضرت را خیلی لطف و شفقت فرزندان بود، بست و هفتم جمادی الآخر در سنه يك هزار و هشتاد و چهار وفات یافت، رحمة الله علیه. در اقلیم بادیه پیما شیخ سلیم خواجه سرا از سرکار عبد الله خان زخمی از امیران بادشاه جهانگیر بود بعد وفات آقای خود دلچ درویشانه پوشیده سیر کرده به دینتهی رسید از حضرت شاه عبد الرحمن ارادت آورد ملقب به شیخ سلیم گشت در بلده پته اقامت گزید، اکثر از بلده مذکوره به ملازمت مرشد خود میر سید مرد با ادب و صاحب ریاضت بود چون فوت کرد در پته مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مفتدای اصحاب التارکین، آن پیشوای ارباب الموحدین،

۱. ج. د: مدفون گشت

آن مقرب بارگاه حضرت سبحان، مخاطب ولی الله شاه عبدالرحمن از اولاد امجد حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولی است و نسبت ارادت و خلافت از حضرت شاه عبد الرحمن چشتی دینتهی داشت، وی را درین حال همتی بغایت بلند و مرتبه ارجمند و ذوق سماع بدرجه اتم داشت. شاه ولی الله خلف او گوید جد من شیخ محمد مرید حضرت شاه عبد الرحمن چشتی دینتهوی بود، روری که پدرم به سال هزار شصت و پنج هجری متولد شد شاه عبد الرحمن دینتهوی فرمود بخانه شیخ محمد فرزند متولد شده که وارث مقام ولایت من باشد معاً سوار شده به ردولی رفت و به لعاب دهن خود بدهن من داد گفت که عالمی ازین پسر فضی دنا و دین خواهد ربود، نام خود به این پسر دادم بعد آن معاودت به دینتهی کرد چون پدرم به دوازده سالگی رسید محبت الهی پیدا آمد، جانب جنوب قصبه ردولی روضه متبرک حضرت شاه رانا پدر بی بی زهره که مردمان نسبت عروسی بحضرت سالار مسعود عازی می کند نماز تهجد می کرد چون به سن بست سالگی رسید به پیر بیعت نموده به دکن رفت و نوکر اورنگ زیب بادشاه گشت و همراه عظیم الشان شاهزاده متعینه بنگاله شد شاهزاده او را به نظامت هوگلی مقرر ساخت آنجا به انواع عنایت خلق را فیض رسانید شمی او را^۱ در خواب امر ترک از روح حضرت شیخ احمد عبدالحق و شیخ عبد الرحمن دینتهوی گردید صبح سایر خیمه و خرگاه به راه خدا تاراج داده به اهلیه خود شعری نوشت:

ز خویش و از همه خویشان خویش بیرون شد

خبر کنید به لیلی که قیس مجنون شد

و روانه دهلی گردید و چندی بر مزار خواجه قطب الاسلام فیضها ربود، سپس به دینتهی آمد و بزیارت مرقد پیر مشرف گشت و از روحانیت پیر ارشاد بر چهارده خانواده رخصت وطن یافت پس به ردولی رفته مسند ارشاد بیاورست و بست و پنج سال زیبای طالبان نمود و خوارق عادت و کرامت ازو بسیار ظاهر شده و طرفه این است که علم ظاهر چندان نداشت روزی قاضی عبد العظیم و ملا عبد الستار مدرس از روی امتحان کرامت او دایره هندی که در شرح وقایع مسطور است ازو

۱. الف: او را ندارد

استفسار کرد او به مهمل ترین تقریر تشریح کرد قاضی بر کمال و قوت ولایت او قایل شد، قدومش بوسیدند و روز وفات وصیت کرد که قوالان همراه جنازه من تا لب گور سرود کنان باشند وصیت بجا آورند، خلایقی که همراه جنازه او بودند هر يك را سرودی و نوری به خاطر پیدا آمد که قرب مواجید بودند، سلح رجب رور پنج شنبه سال يك هزار يك صد و چهل و سه به رحمت حق پیوست خلف و خلیفه او شاه ولی الله بذل و سحا موجود با قدوة العارفین خیلی محبت داشت.

موج احوال آن نفس را مظهر حضرت علی اکبر از اولاد امجاد حضرت بندگی **نظام الدین امیتهی** است ابتداء حال پیش سر بلند خان سر گروه دو هزار سوار بود و مدت العمر محصور و مجرد مانده و يك دم از خدا غافل نمی ماند، بظاهر دست بیعت بکس نداد ذکر و فکر و کشف و کرامت و مجاهده و مشاهده را مالک بود تکلّفات ظاهر از سبب فراغت و کثرت اموال زیاده داشتی، با قدوة العارفین خیلی محبت داشت روزی گفته فرستاد که عنقریب است به آن حضرت فراغتی ظاهر رو دهد آن چنان شد که دیهات مداخل هزار روپیه در ماهه شجاع الدوله برای مصارف دایره معین ساخت بعد پانزده سال بار پیغام فرستاد که حالا آن فراغت ظاهری شما موقوف، بعد چندی آن دیهات را میر مذکور موقوف کرد، در مائة اثنی عشر هجری وفات یافت مرقده در امیتهی.

موج احوال آن حافظ صحیفه فرقان آن متکلم مدام با حصرت سبحان، آن دایم به کلام الهی شاغل ممتاز روزگار **حافظ محمد فاضل** از جایگان مکینه محله من محلات بلدة لکهنو در سن صغر حافظ غلام محمد سورتی بنا بر تحصیل علم به لکهنو آمد به حلقه شاگردان ملا نظام الدین رحمة الله علیه داخل گردید، حضرت حافظ به خدمتش پیوست و قرآن شریف یاد کرد چندان قبولیت در قرأت و لحن او از افضال الهی پیدا شد که سامع را طاقت سماعت نمی ماند و از کمال اخلاق و انکسار و فروتنی هیچ مجلس شب عرس بزرگان و هیچ فاتحه سوم میتانی را قوت نمی کرد و چنین حرکات را او عبادت می دانست، از غایت اخلاق درویشانه و طریق بزرگانه بود، روزی نیازمند سوال کرد که در تمام عمر چه قدر قرآن خوانده

باشید و نسبت بیعت از کجا دارید؟ گفت تا امروز که سنه يك هزار و دو صد است پنج هزار قرآن خوانده ام و قریب سه صد قرآن در تراویح رمضان المبارك خوانده باشم بلکه شش صد چرا که هر قدر منزل که شب منظور خواندن در تراویح می باشد همان قدر اول در روز خوانده صحت کرده بشب می خوانم، روزی حضرت قدوة العارفين رحمة الله عليه فرموده که چهل سال حافظ محمد فاضل در اول عشره رمضان المبارك يك قرآن در تراویح به مسجد تکیه فقیر ختم می نماید، بعضی اوقات در عین قرأت حافظ را حالتی که دست می داد که از خود می رود و این صدای قرأت معلوم می شود که آواز غیب است نه واسطه لسان ایشان نمی آید و در مقدمه بیت گفت که بعد حفظ قرآن دستور مقرر نموده بودم که به وقت نصف الیل دو سیاره پایان مزار شاه عبد الجلیل قدس سره ایستاده شده می خواندم، روزی آن حضرت را بچشم طاهر دیدم که دست مرا گرفته برابر سینه مزار خود پشت به قبله کرده فرمود که این جا استاده قرآن خوانده باش، از آن وقت فقیر را اعتقاد بدان جانب از حد زیاده شد بعد چندی بحاطرم رسید که حضرت شاه عبد الجلیل اگر مرا مرید کنند چه خوش باشد؟ روری دیدم که پایان مرقد خود قبله رو نشسته است فقیر رفته سلام کرد به نزدیک خود طلبیده جا داد دست فقیر در دست حق پرست خود گرفته فرمود تو از آن مائی پس معلوم نشد که آن حضرت اویسی نسبت به ارواح حضرت شاه عبد الجلیل دارد فی الحقیقت عشق و انکسار و اخلاق و بی نفسی او دلیل صریح بر صاحب دلی اوست روری حضرت مولوی غلام یحیی خلیفه شاه بدر عالم فرمود که شی فقیر را حضوری جناب اقدس پیغمبر صلی الله علیه وسلم میسر آمد شنیدم که شخصی مذکور حافظ محمد فاضل در حضور نمود، آن حضرت از زبان وحدت بیان فرمود که حافظ محمد فاضل ما پس مقبولیت او ازین جا قیاس باید کرد که بچه مرتبه دارد؟ جایی که کس است حرفی بس است، وقت تحریر احوال بصدر حیات.

موج احوال آن مراد حدیث العلماء ورثة الانبیاء آن مقتدای اتقیا و اصفیا
 آن صاحب نسبت با روح غوث الثقلین، رئیس الابرار حضرت مولوی غلام حسین از ممتاز آن معلوم الاسرار و مرتاضان واقف اصوار بغایت محتشم و نهایت محترم،

آن در تصوف و تعلیم صوری از هزار اقسام بسی پایه بلند داشت چندان مسایل فقه که او را بر زبان بود علماء را از مطالعه کتب میسر نشود و در علم طب مهارتی کلی داشت به تفسیر و حدیث بی بدل زمانه و در فارسی دانی شهر اسناد چه بل بسایر هند استاد بایدش شمرد، آن قدر نعت فارسی که او را معلوم بود عامه و اوسط خلقت ایران نمی دانستند، کتب دقیق این فن از نظم و نثر در بلاد خطّه اوده تشریح و تصریح کرده اوست و در اصطلاح صوفیه اهل صفا و کتب مذاق ایشان مثل مثنوی مولوی معنوی و فصوص الحکم و غیر آن تصانیف دقیق که در تصوف رهروان وادی وصال را تحت متنی و برهان مبین است، قسمی که او می دانست از دیگر ممکن نبود و بچند قلم خوش رقم بود و این همه کمالات در هفتده سالگی حاصل ساخت، او را علم لدنی حاصل شده بود با این همه کمالات انکسار او نهایتی ندارد، در تواضع و تمنا یا تونگر و غریب اخلاق مساوی داشت و همه دانی او از اینجا قیاس باید کرد که نگارنده زخار ندید و نشیند که کسی از وی علوم هر جنس که سوال کرده باشد و او عاری آمده باشد چنانچه روزی از سر امتحان تمنای نقش اسم با بدوح نمودم فرمود از درویشی که آثار مستی عشق از احوالش آشکارا بود نقشی بمن رسیده که مثل آن مدّت العمر جای دیگر ندیده ام بتو اجارت می کنم چون نیک^۱ دیدم بمردم که نمودم همه را محل استعجاب بود که مانند آن ندیده بودم، دست بیعت بظاهر نداد از روح غوث الاعظم میر سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمة الله علیه پیوسته فیض ربودی و خیلی عشق بدان جناب داشت و شب و روز به شغل باطن مشغول ماندی و بعد چندی که او را ترقی مقام در سیر سلوک رو می داد لازم بود که ده بست روز جذب بر وی غالب شدی بعد از آن سبوك آمدی روزی در آن حالت گفت اگر خواهم این بچه آسیب و این شجر ناصق شوند و کلمه طیب بخوانند غالباً وی ولی مادر زاد بود پدر عالی قدر او شیخ محمد عظیم از اولاد شاه حسن غوری صاحب ولایت قصبه نوح که بر لب دریای جمن است در قصبه دیوناته معموله پر گنه بهار توابع اسلام نگر متها مضاف اکبر آباد دختر شیخ عتیق الله فرزند حضرت کبیر الدین اولیاء که احوال این

۱. د: 'نیک' دیدم

هر دو بزرگان را درین کتاب به لَجَّة متفرقات باید خواست کدخدا شده تمنای فرزند داشت، روزی درویشی شیئاً لله سوال کرد مادر حضرت مولوی ما حضرت به سایل فرستاد و درخواست دعای تولّد فرزند نمود، درویش گفت ترا فرزندی آید صالح و ارادت بیعت به خاندان غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر رحمة الله علیه نماید، مادرش از آن روز تا روز تولّد حضرت مولوی بر هر دانه گندم يك بار سورة اخلاص خوانده ازو ساخته می خورد، چون او پنج ساله شد شاه فقیر الله قادری که احوالش درین کتاب بجای خویش آمده سیردند اکثر علوم از آن حضرت ساخته به دهلی رفت تکمیل سایر علوم صوری که بالا تحریر یافت به عرصه هفده سالگی نموده به صوبه اوده آمد در قصبه امیتهی بندگی نظام الدین توطن گزید و از سپهگری قوّت متعلقان می رسانید، در ستر حال چندان مصروف بود تا به اظهار کرامت چه رسد؟ لیکن بعضی اوقات بی اختیار خرق از وی سرزده، روزی همراه امیر چند منازل بیک روز قطع نمود به موضعی رسیدند که علف اسپان میسر نشد، لشکریان اسپان خود را به زراعت انداختند وی اسپ خود را به نسبت سپاهی اسپ او را نیز در زراعت انداخت مولوی فرمود اگر اسپ من است میل به زراعت که ملك غیر است نخواهد کرد، اسپش هرگز زراعت نچرید، روزی فرمود که مسئله وحدت وجود بعد از سیر کتب مطوله متصوفه بعنایت الهی بر فقیر کشف شد چنانچه يك شیء^۱ است که در بیان نیاید و در تمام اشیا ساریست جمله خلائق مثل رقعہ های مرقع بر خود دارد، با قدوت العارفین خیلی محبت و صحبت بحرمانه داشت، از منظومه حضرت مولوی این چند اشعار در بیان يك صد و سی مسئله فرض درینجا به تحریر آمده کیفیت مذاق و مذهب و علم و ترکیب نظمی او مشابه محك است، وقت تحریر احوال بصدر حیات، متاهل بود، اولاد ذکور دارد، شیخ غلام محمد متخلص به فایق خلف و شاگرد آن حضرت در سخن گوی طبع رسا دارد، این مطلع ازوست:

فضا که باده گل رنگ را ظهور نوشت بلوح جبه مستان هو الغفور نوشت
قصیده تصنیف حضرت مولوی اینست:

حمد خدای جهان خالق^۱ انسان و جان
 باد درود خدا بر رسل و انبیا
 رحمت حق بر دوام باد بر آل عظام
 پس بهمه تابعین گشته ز صدق و یقین
 فرض مسلیل بدان يك صدوسی گشته آن
 جمع ز شوق تمام کرده بزرگ انام
 کرسی خیرالبشر چار بود ای پسر
 احمد عبدالله است مادر او آمنه است
 هاشم رابی خلاف دان توز عبدالمناف
 مذهب اهل سنن چار بود بی سخن
 مذهب نعمان چیست اوست امام نجست
 شافعی آمد امام دویم ای نیک نام
 مالک عالی مقام آمده سیوم امام
 احمد حنبل یقین کرده اکمال دین
 فرض وضو چله هست شستن رو و دوست
 مال برویت بدین بار زن ای نور عین
 پنج شد اسلام رابی شك و شبهه بنا
 از پس آن روزه دان باز زکوة ای جوان
 سیزده فرض نماز هست و شش احکام باز
 روی سوی قبله آر پوشش عورت بدار
 هست قیام آن زمان باز تو قرآن بخوان
 قاعده آخر بساز تا شودش برگ و ساز
 روزه ماه صیام سی بود ار شد تمام
 پنج تو وقت نماز فرض بدان از نیاز

گویم در هر زمان از سر شوق چنان
 خاصه به خیر الورا کوست شه کن فکان
 باز به صحب کرام از کرم بی کران
 حامی دین متین کرده مدارا ضمان
 تاسیش از عاصیان منکرش از کافران
 دیده چو در خاص و عام شهرتش اندر جهان
 شد همه مشهور تر باد کن از شوق جان
 مطلبش جد شده است او تور هاشم بدان
 چونکه بیان گشته صاف جان شده رطب اللسان
 یاد کن ای نیک فن تازئی اندر جهان
 آمده يك سر درست سلحت ره خوش عیان
 کرده به موزون کلام سنت احمد بیان
 حب بخیر الانام داشت عیان و نهان
 مذهب او چارمین گفته خورد و کلان
 مسح ربع سر است غسل دویا دست شان
 مال تو تا مرققین ساعد خود آن زمان
 کلمه بود اولاً گشته نماز آن گهان
 از پی حج شوروان گرتو بداري توان
 نیت و تن پاک ساز پاکی ثوب و مکان
 هفت پس ارکان شمار اول تکبیر هان
 باز رکوع است و آن از پس آن سجده تان
 باز خروج از نماز کن تو بروز و شبان
 نیتش ای نیک نام سی بشمر جاودان
 فجر و دگر ظهر باز عصر و دگر شام خوان

۱. ج: 'خالق' ندارد

هست عشا در شبان آخر هر پنج دان
 پنج ز تکبیر دان فرض شده بر کسان
 هفت بلیمان یقین گفته صفت اهل دین
 باز به املاک او جمله شده خیر خو
 پس بکتاب کز خدا نازل گشت از سما
 پس به رسولان او جمله شده راست خو
 باز بروز جزا کز پی آن وعده را
 نیک و بد بنده را قدر بود از خدا
 نعت همه را بود خلق چو زنده شود
 شد رکعات نماز هفتده ای نیک ساز^۲
 چار بدیگر گذار سه نو به مغرب بدار
 ساخته موزون ما نظم چنین خوش ادا
 چرخ نماند نثار ز انجم انوار دار
 گفته غلام حسین نظم خوش ای نور عین
 تا بشود او شفیع پیش خدای سمیع

حجت این جمله خوان ز آئینه یاکی نشان
 چلو تو در نعش خوان گوید^۱
 بگروی اول ازین با حق هفت آسمان
 کرده بطاعات رو گشته بفرمان دوان
 ساخته جبریل را تا بودش در میان
 بر همه توحید گو گشته بدل وز زبان
 کرده خداوند ما آید آن ناگهان
 گشته نه در بدر فها رو تو بخوان در قرآن
 در تن هر یک رود بیشک جان و روان
 فجر دو گردید باز چار تو در ظهر دان
 وقت عشا هست چار هفده شمار بیان
 یک صد و سی فرض را خوانده بچنت بر آن
 همچو در شاهوار بر سر آن بی گمان
 صاحب بدر و حنین یاد برد مهربان
 بخشد قدر رفیع بدهد از نار امان

موج احوال آن عارف اسرار الهی، آن محرم رموزات نامتناهی، آن عاشق ذات خدا حجة السالکین حضرت محمد رضا از محبوب ترین فرزندان مولوی عبدالقادر است، از روح حضرت شیخ عبد القادر گیلانی رحمة الله علیه او را نسبت فیض و ارشاد و تلقین منتظم بود، درین حال فقر شانی عظیم و قدمی مستقیم داشت، ریاضاتی^۳ که به قوم تجرید و تفرید ازو بعمل آمده در سایر اولاد حضرت مولوی یافته نمی شود و فخر خاندان معلی شان خود بود. در خلاصة المنقب آورده چون جذبة محبت الهی از ایام طفولیت به حالش غالب بود به رسم خاندان خود شروع تحصیل علم ظاهر از حضرت شاه پیر محمد لکهنوی و مولوی محمد وارث برادر خود نمود فائداً سعادت ازلی به سبب کثرت مشاهدات انوار ذات میسر نشد

۱. ج. د: 'خوانده نشد' ۲ الف: ای 'نیک باز' ۳ د: 'ریاضتهای' که

پس بریاضت شاقه و مجاهدات فوق الطاقه که از اسلاف اهل باطن بر روی قرطس بود عالم را ازو معاینه افتاد، اول اربعینی در لکهنو نشست در حجره را به گل و خشت محکم بسته غیر از سیوی آب با خود نداشت همین سرزمین يك اربعین به صحرای نواح اله آباد گذرانید، روزی که بر آمد به عزم سفر همان روز چند گروه منزل رفت وی دوام صایم الدهر بودی و حالت استغراق بر او به مرتبه غالب بود که هفته هفته افاقه نمی شد و آن وقت در حجره وا کرده به جماعت نماز می گذارید وی اکثر اوقات بکمال تجرید و تفرید در صحرا و ویرانه به شغل صفای باطن مشغول بودی، روزی قوالان آغاز سرود پیش او کردند روی خود را به سجده نهاد يك شبانه روز به عالم استغراق در سجده بود، تصرفات او از آن بیشتر است که درین مختصر گنجد، وقتی به کمال همّت و جوان مردی بی زاد و راحله به راه خشکی و ویرانه به بغداد رفت و به زیارت حضرت محبوب سبحانی رضی الله عنه مشرف گشته از آن جا به حرمین شریفین رفته افتخار ازل و ابد حاصل ساخت بعد آن به بصره رفت والی آن جا بغایت اعتقاد به خدمتش ارادت آورد، مکانی مصفا مرتّب ساخت و جماعتی کثیر از تلقینش فیض یاب شدند، چون از هجوم خلق آنجا متنفر گشته به مدینه آمد از آن جا به بلده مصر رفت به تاریخ بست و دویم رمضان المبارک سنه يك هزار و هفت هجری جان به مشاهده جانان تسلیم نمود، در شهر مصر مدفون گشت، مرقد مبارکش زیارت گاه خلق است، مزارش آن جا به رضای هندی مشهور است.

موج احوال آن فانی فی الله و باقی بالله، آن مورد من سعد سعد فی بطن امه آن جلیس اولیا و عارف لا ابالی ولی مادر زاد **حضرت شاه خیللی** از عجائب قدرت الهی و غرایب افضال نامتناهی بحکم آن که:

که آرد خلیلی ز بتخانه گهی^۱ آشنای به بیگانه
مولد آن عاقبت محمود در قریه از اعمال پرگنه دریا آباد به خانه کدام هندوی از قوم
لوده رو نمود، چون به سن هفت سالگی رسید بلا واسطه ارشاد مرشدی جاذبه^۲

۱. ج.د: 'کنی' آشنای

الهی او را به سوی هدایت ابدی در کشید هر قدر بتهای سنگین و بعضی اشجار که معبد جمله کفار آن قریه دید ز آتش بودند از تیری بشکست و از دست حق پرست خود تقاره می نواخت ارو کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله بر می آمد از معاینه چنین حال پدرانش و جمله کفار آن قریه متفق شده به خیال آن که او رواج طریق اهل^۱ اسلام در میان مایان می خواهد که جاری کند در پی آزار و هلاکت او شدند، جده اش برین معنی مطلع شده از سر کمال شفقت چادری سفید و چند فلوس بدو داد، گفت از جهت اختلاف عقاید جانبری تو از دست مردم این جا دشوار می نماید هر جا که دلت خواسته باشد برو مرا زندگی تو عزیز است، در هر مشرب که خواهی باش پس آن حضرت از آن قریه بر آمده در برقریه کهنوری معموله دریا باد که مطلق آمد و رفت انسان آن جا نبود و بی اطلاع خلائق رفته نشست و مدتها گذشت هیچ کس از^۲ باشش او در آن بر آگاه نشده، بعد چند سال محمد نواز نام زمین دار موضع مذکور از ترس حاکم مع عیال و اطفال خود به اراده استقامت اندرون آن بر رفت، ناگاه از آن حضرت ملاقات شد، از مشاهده جمال با کمال او و ظهور بعضی تصرفات و خرق عادات چنانچه اکثر تواضع قلیان می فرمود و می گفت ازین شجر چند برگ گرفته مالیده بجای تماکو نگهدار و آتش نهاده بکش، چون چنان می کردند لطافت ذایقه و تلخی او را از تماکو قسم اول بهتر می یافتند، اعتقاد کامل بهم رسانیده حاضر خدمت می نمودند بعد چندی که هراس حاکم از خاطرش بر طرف شده از آن بر به دیه خود آمده احوال استقامت آن حضرت مع سایر کوائف و حالات کرامات در خلق ظاهر ساخت، خلائق انبوه انبوه از هر اطراف و جوانب و دیار^۳ و جوار به خدمتش آمدن شروع کردند بعد ملاقات که رخصت می خواستند از پرند و درند و چرند هر جانور که آن وقت پیش نگاه آن حضرت می شد به او امر می کرد که آنرا تا کناره برسان، فی الحال آن جانور همراه می شد تا کناره بر می رسانید و بر می گشت و این بدرقه حیوان برای آن بود که در اثنای راه بر خطره شیر می بود، با هر کس که جانور به

۳. د: 'چه' سال

۲. د: 'از' ندارد

۱. الف: 'اهل' ندارد

موجب حکم آن حضرت همراه می شد شیر نزدیک او نمی آمد، چون دوازده سال آن حضرت را در آن بر گذشت روزی فرمود من عازم دهلی ام، خواجه قطب الدین بختیار کاکی مرا می طلبد آخر الامر به دهلی رفته بر مسند ارشاد نشست، عالمی به تولّایش در آمدند از آن جمله مادر محمّد شاه بادشاه^۱ دهلی به کمال نیازمندیها معتقد او شد، اکثر به خدمت حاضر می ماند، روزی فرمود که محمّد شاه پسر تو اگر پیش من بیاید هفت مشّت بر پشتش بزنم که تا هفت پشت سلطنت از فرزندان نرود، چون مشیت الهی مقتضی برین نبود به خاطرش نگذشت، کمالات و خوارق عادات او نه چندانست که این مختصر گنجایش آن داشته باشد مگر نقلی به طریق ترک می نویسد. روزی فرمود 'رجاک دیهه جهانندی دیس سونابه بهل متی رهی ساری رات بالوحبه نه لوی، ترجمه آن این است که سید شاه عبد الرزاق بانسوی ازین جهان انتقال کرد دیار ما از عرفان خالی شد مردی خوب بود تمام شب زبان را به کام خاموشی نمی گذاشت چون روز و وقت تاریخ^۲ وفات سید شاه عبد الرزاق^۳ را تحقیق نمودند از قول او مطابق یافتند تاریخ و سال و ماه وفاتش مکشوف نگشت، در وقت محمّد شاه سلطان دهلی که ابتدای عصر قدوة العارفين بود وفات یافت انا لله و انا الیه راجعون.

موج احوال آن معدن عشق انوار، آن دایم به مشاهده دلدار، آن مظهر صفت رحمٰن، درویش کامل حضرت شاه مرزا برهان از قوم مغل چغطه بود، فی الحقیقت ویسی است، نعمت عشق و فقرا از روح مطهره متوره حضرت غوث الاعظم میر سید محی الدین عبدالقادر گیلانی^۴ داشت او را درین مشرب حالی قوی و کشف کامل و عشق وافر و ذوق سماع سرود به افراط بود، اکثر به اظهار حقیقت حالات هر کدام بی باکانه به موجب مشاهده کشف خود خبر می داد، هم چنان به ظهور^۵ می آمد حتی که قدوة العارفين از جهت اخلاص تمام اگر کدام عقده پیش می آمد از آن حضرت می فرمودی که این مقدمه را دریافته بگویند و او دریافته ظاهر می کرد چنانچه در هنگامی که یکی از اهل فرنگ که در بلوہ تکیه

۱. ج. د: شاه سلطان

۲. د: تاریخ ندارد

۳. د: ظهور ندارد

قدوة العارفين واقع شده بود مفصل ذکر آن به احوال حضرت شاه رحمة الله خليفه قدوة المتوكلين نوشته شد، آن حضرت فرمود که از معامله دریافت نمایند او صبحی گفته فرستاد کدام زن این مقدمه را به اصلاح خواهد آورد هم چنان شد که زوجه فرنگی مختار کل مصلح این امر شده.

موج احوال آن قبله محققین، آن کعبه موحدین آن دُر یگانه دریای توحید، آن فرد زمان عالم تفرید، آن سرمایه وصال **حضرت خضر^۱ ابدال** پیر حضرت شاه میر لاهوری است، کرامت ظاهر و تصرف باهر داشت، جلالت فقر او از احوال متقدمین یاد می داد، از سخت ترین مجاهدان و افضل مشاهدان مقتدای اهل انزوا و به مشغولان پیشوا بود. در تذکرة العارفين شاه محمدی نویسد بر کوه سیوستان در تنوری خلوت گرفته بود و با کسی التفات نمی داشت و هیچ خادمی به خود نمی گذاشت، روزی امیر آن جا به دیدنش رفت، آن حضرت را بر سنگی در استغراق یافت چون پا بر سنگ نهاده مطلق حرارت آفتاب در سنگ محسوس نیافت، از غایت تواضع امیر سایه خود را بر آن حضرت انداخت به افاقه^۲ آمد پرسید کیستی؟ گفت حاکم وقت، گفت، چرا آمدی؟ گفت: می خواهم خدمتی^۳ بمن فرمائی، گفت: ازین بهتر خدمت نباشد که سایه خود را از من بر طرف ساز، چنان کرد بعد از آن امیر گفت: اسیدوارم که در وقت خاص مرا از دعا کامیاب فرمایند، فرمود آن وقت خدا نصیب فقیر نکند که سوای دوست خیال دیگر به خاطر آید ویسی بود از روح غوث الثقلین شیخ عبد القادر گیلانی رحمة الله علیه فیض مدام حاصل می کرد.

موج احوال آن الیاس بحر استغراق، آن خضر وادی وفای، آن به حقایق حقیقت راوی، شاه عبد الخالق سرساوی سرسا قریه ایست توابع یتن مدفن حضرت شیخ فرید گنج شکر ویسی مشرب بود حالی قوی و همتی بلند و نفسی قاطع داشت، کمالاتش زیاده از اندازه تحریر است، وقتی او را بدریا انداختند، یازده روز

۱. الف: 'خضر' ندارد

۲. الف: 'پا' ندارد

۳. د: 'خانه' آمد

۴. د: 'خواهم' خبر من 'بمن'

در آن آب با استغراق مانده سلامت و زنده بر آمد، ازین جنس حالاتش بس بلند و خوارق عادات به کثرت داشت، از عمده مرتاضین بود به آخر عشره مایه اثنی عشره وفات. شاه نور علی فرزند سید جلال گوید که روایت کرد این قصه از محمد فاضل مرید شاه عبدالخالق و احوال محمد فاضل در عشق و انکسار و تواجد و شوق بی مثل بود، شوق ساز به غلبه^۱ داشت حتی که خادمانش ساز سرود مدام با خود داشتند، چون او را مستی رو دادی و به تواجد آمده رقص نمودی خادم ساز را می نواختند و او در آن رقص ذکر نفی و اثبات نمودی، اگر کسی تقلید آن کردی فی الحال مهره گردنش بشکستی، اکثر استغراق برو غالب ماندی، وضوی نماز عشاء می نشست و به استغراق می آمد، تا صبح هم چنان نشسته می ماند، به غایت عالی احوال و صاحب حال بود.

موج احوال آن تارك جاه، آن کامل بی اشتباه، آن به غایت مصفا، صاحب بوریای بی ریا شاه بی پروا خود به حجره در ذکر جهر مشغول می شد^۲ و طالبان بیرون حضره مشغول می شدند و خلفه نکردند، فیض جهر او از درون حجره در قلب طالبان تاثیر می بخشید، رحمة الله علیه، از رئیس اراکان راج محل است، از طفولیت او را سعادت ازلی رو نمود، از ارواح بزرگان به طریق ویسیه فیض و نعمت یافت، مدّتی به سیر کوشیده از لباس غیر از ستر پوش مقید نشد، طریق ملامتیان می رفت، مدّتها به کوهستان و بر ریاضات نمود، حقایق و معارف بسیار گفتی، ذوق از سماع به وجه اتم داشت مکرر گزارش مکنون اکثر مردم بدو اعتقاد راسخ دارند و خوارق بلند ازو ظاهر می کنند، وقت تحریر احوال بصدر حیات.

۱. د: 'سایه مغلیه' داشت

۲. الف: 'و طالبان بیرون حجره مشغول می شدند و حلقه

نکردند فیض جهر او از درون جهر در قلب ندارد

BAHR-E ZAKHKHAR

VOLUME II

by
Wajihuddin Ashraf

Edited by
Azarmidukht Safavi

INSTITUTE OF PERSIAN RESEARCH
A.M.U., ALIGARH

IN COLLABORATION WITH

CENTRE OF PERSIAN RESEARCH
OFFICE OF THE CULTURAL COUNSELLOR
EMBASSY OF ISLAMIC REPUBLIC OF IRAN
NEW DELHI